○ جمیع العلم فی القرآن لاکن
تقاصر عنہ افہام الرجال!!

الاختصار البیان فی

مافی القرآن

○ صد جہاں باقیست در قرآن ہنوز
اندر آیاتش یکے خود را بسوز!
(اقبالؒ)

شبّیر بخاری

مخدوم جہانیاں اکیڈمی - علّامہ اقبال ٹاؤن لاہور

الہامیات کا ترجمہ، تشریح و تفسیر انبیاء و رُسل کے سوا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے عجمی زبانوں کی تنگ دامانی اور عربی زبان کے مخصوص مزاج کے پیشِ نظر، قرآنی اصطلاحات کا ترجمہ ممکن نہیں ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ جو کچھ ہو سکتا ہے وہ حضورِ رسالت مآبؐ کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں ان کے تربیت یافتہ اور مزاج شناس اہلِ علم کی وضاحتوں سے قرآنِ مجید کے مفہوم سمجھنے اور سمجھانے کی ایک تشنہ سی سعی ہو سکتی ہے۔ اور یہ طلبِ علم کی حقیر سی ابتدا ہی ہے، انتہا ہرگز نہیں!

۷۸۶

○ جمیع العلم فی القرآن لاکن
تقاصر عنہ افہام الرجال !!

الاختصار البیان فی

مافی القرآن

○ صد جہاں باقیست در قرآں ہنوز
اندر آیاتش یکے خود را بسوز !
(اقبالؒ)

شبیر بخاری

مخدوم جہانیاں اکیڈمی ۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مجلسِ ادارت

(سید) شبیر بخاری ۔ سید تجمل بخاری

پروفیسر اشرف بخاری ۔ سید ارشد بخاری ۔ سید امجد بخاری ۔

معاونت

بیگم اختر سجاد بخاری ۔ بیگم حبیبہ علی رضا بخاری ۔ بیگم و سید امجد بخاری ۔ بیگم تسنیم بخاری ۔ بیگم انیس بخاری ۔ بیگم و سید تنویر رضوی ۔ بیگم و سید انور بخاری ، بیگم و سید اجمل بخاری ۔ بیگم و سید مبشر بخاری ۔ بیگم و سید مشرف بخاری ۔ بیگم سید ارشد بخاری

جزاءھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

مقامِ اشاعت

۵۲۳ ۔ جہان زیب بلاک مخدوم جہانیاں اکیڈمی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

کتابت :۔ محمد نواز

طباعت :۔ تعداد بار اول ۵۰۰ سو

سن اشاعت :۔ ۱۴۰۸ ہجری المقدس بمطابق ۱۹۸۸ عیسوی

ہدیہ :۔ دعائے خیر

۷۸۶

کلماتِ ابتدائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ تبارک وتعالےٰ، وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہٗ،
اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد و بارک وسلم۔

اما بعد یہ بندہ عاجز و عاصی بَری از خطایا و معاصی، امیدوارِ فضل وکرم باری المدعو بہ غلام شبیر بخاری ابن سید غضنفر علی بخاریؒ عرض پرداز ہے کہ کتابِ زندہ، کتابِ حکمتِ لایزال و قدیم ، کتاب اسرارِ تکوینِ حیات (اقبالؒ) کتابِ نظامِ ثباتِ کائنات، فرقانِ حمید، قرآنِ مجید، لاریب ہر دور کی ہیئتِ اجتماعیۂ انسانیہ کے لئے شفا ہے، رحمت ہے، نور ہے اور ہدایت ہے۔

○ علامہ ابنِ جریر طبریؒ کی تحقیق کے مطابق اس کتابِ مبین کے چار نام اللہ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ نے بالاہتمام بیان فرمائے ہیں القرآن، الفرقان، الکتاب اور الذکر اور ان اسمائے الحسنیٰ کے اوصاف کی مثالی ہم آہنگی کائناتی بصیرت کی عظمتوں کی معراج ہے۔ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواماً ویضع بہ آخرین گویا ع

تقدیرِ امم دیدم پنہاں بہ کتاب اندر!

○ امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہٗ نے تعلیماتِ قرآنی کا بڑی خوبصورتی سے احاطہ فرمایا ہے کہ فی القرآن نبأُ ما قبلکم وخبرُ ما بعدکم وحکمُ ما بینکم اور ان تعلیمات کی تشریح، تبلیغ اور عربی وغیر عربی زبانوں میں تفسیر و ترجمہ کا مہتم بالشان کام چودہ صدیوں کی طویل انسانی فکری وتحقیقی کاوشوں پر محیط ہے یغوص البحر من طلب اللآلی کے مصداق، علومِ معرفتِ الٰہی کا یہ بحرِ ذخّار ہر نسلِ انسانی سے لولوئے لالا لانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ؎

صد جہاں باقیست در قرآں ہنوز　　اندر آیاتش یکے خود را بسوز

علمائے متقدمین رحمہم اللہ تعالےٰ نے اس خصوص میں غیر معمولی انہماک اور عمیق مطالعاتی بصیرت کے ساتھ ساتھ پاکیزگیٔ فکر و عمل کو بھی اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا تھا اور بلاشبہ ان کا ایک بہت بڑا طبقہ ابرّھم قلوباً واعمقھم علماً کی حسین تعبیر تھا۔

○ قاضی البیضا عبداللہ بن عمر البغویؒ کے نزدیک اعظم العلوم مقداراً وارفعھا شرفاً ومناراً علم التفسیر الذی ھو رئیس العلوم الدینیہ ورأسھا ومبنی قواعد الشرع واساسھا اور علمائے مفسّرین میں العلامہ فخر الدین رازیؒ بھی ہیں جن کے بارے میں ابن خلکانؒ کا کہنا ہے کہ ان کتبہ و قد انتشرت بنھا نہ

فی البلاد ورزق فیھا سعادۃ عظیمہ فانّ الناس اشتغلوا بہا ورفضوا کتب المتقدمین اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ یہ کتاب بیانٌ للناس ہے اور سید قطبؒ کے عقیدے کے مطابق الحیاۃ فی ظلال القرآن نعمۃ! نعمۃ لایعرفھا الّا من ذاقھا: نعمۃ ترفع العمر وتبارکہ وتزکیہ۔ — اور اس کے مفسّر امام المفسّرین رازی تھے اور پھر معقولات ومنقولات کے ربطِ باہمی سے فکرِ رازی و عشقِ رومیؒ کا امتزاجِ حسین ہوا۔ اور دین ودانش کی دنیا میں نئی نئی صبحیں طلوع ہوئیں۔

○ الاستاذ الحکیم الشیخ طنطاوی جوہری اپنے تفسیری علمی کارنامے کی شروعات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں وکان ابتدا التفسیر اذ کنتُ مدرّسا بمدرسہ دارالعلوم فکنتُ القی بعض آیات علی طلبتھا وبعضھا کان یکتب فی مجلۃ الملاجی العباسیہ وھا انا اذا یوم اوافی التفسیر مستفیضاً باللطیف الخبیر اور پھر دانشوروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے ایہا الفطن! انّ ھذا التفسیر نفحۃ ربّانیہ اشارہ قدسیہ بشارہ الرمزیہ امرتُ بہ بطریق الالھام......

عربی تفاسیر میں فہم قرآن اور اظہار مطالب کی جو سہولت میسّر ہے، فارسی اور اُردو زبانوں کے تفسیری سرمائے میں نہیں ہے۔ کسی اور قدیم زبان کی طرح عربی بھی امّ الالسنہ ہے اس کی زبان، بیان، قواعد، معانی، محاورات، اصطلاحات اور تلمیحات کا اپنا الگ مزاج ہے اور کسی بھی عجمی زبان میں اس کی وسعت، جامعیت اور ہمہ گیریت کو کماحقہٗ اپنے اندر سمونے کی صلاحیّت نہیں ہے اور جب عربیِ مبین کا قرآنِ حکیم سامنے ہو تو ممکن لسانیاتی وسعتیں تنگ ہو جاتی ہیں اور پھر خالص دینی اصطلاحات کا ترجمہ تو ممکن ہی نہیں، الصلوٰۃ، الصوم، الزکوٰۃ اور الحج کے مفہوم کے اظہار میں نماز، روزہ، ٹیکس، یاترا یا اسی قسم کی کسی عجمی زبان کے الفاظ واصطلاحات بلاشبہ ناکافی اور تشنۂ معانی ہیں۔ بایں ہمہ قرآن فہمی کی قابلِ قدر مساعی فارسی اور اُردو زبانوں میں بھی ہوئیں۔ اور ان سے ان زبانوں کو سمجھنے والے لازماً مستفید ہوئے۔

○ برصغیر میں حجۃ الاسلام عبقریٔ عہد حضرت شاہ ولی اللہؒ نے علوم خمسہ (علم الاحکام، علم مناظرہ، علم تذکیر بآلاء اللہ، علم تذکیر بایّام اللہ اور علم تذکیر موت) پر تفہیم تعلیماتِ قرآنی کی بنیاد رکھّی اور عجمیت نے جو بعض اشکال پیدا کر دیئے انہیں بڑے سلیقے اور حسنِ تدبیر سے حل کیا۔ آیات نسخ ومنسوخ کی تعداد ⑤ تک محدود کر دی۔ علم معرفت اسبابِ نزول میں وسعت پیدا کی معرفتِ علم تفسیر (الفوز الکبیر فی اصول التفسیر) میں محکمات، متشابہات، اسلوبِ بدیع، اختلاف فی التفسیر اور استنباط مسائل میں بصیرت افروز بحث کی۔

○ شاہ عبدالقادرؒ اور شاہ رفیع الدینؒ نے ان کے فیضِ تربیت سے اُردو زبان میں فہم دین پر پہلا اور بنیادی کام کیا جسے مولانا نذیر احمد دہلویؒ اور مولانا فتح محمد جالندھریؒ نے زبان و بیان کا موزوں تر اسلوب دیا، مولانا نذیر احمد دہلویؒ نے ترجمے میں اُردو محاورات کو زیادہ اہمیت دی اس سے ترجمے کی مقبولیت میں تو اضافہ ہوا لیکن بعض مقامات پر زبان کا وہ سنجیدہ معیار برقرار نہ رکھا جا سکا جو قرآنِ مجید کی شان کے شایان تھا۔ مولانا محمد علی جوہرؒ نے اس ترجمے کی افادیت کی بڑی تعریف کی لیکن اس کا کوئی لازم انہیں ضرور کھلا۔ مولانا نذیر احمدؒ نے اس ترجمے کی خصوصیات میں ایک خصوصیت یہ قرار دی کہ انہوں نے عربی اور اُردو کے اختلافِ لسانی کو پوری طرح ظاہر کر دیا ہے۔ ترجمے کو تفسیر نہیں بنایا، البتہ توضیحِ مطلب کے لئے کہیں محذوف یا کہیں مقصد کے اظہار کے لئے، کہیں تحسینِ ترجمے کیلئے عبارت بڑھائی ہے۔ (خطوطِ ہلالی کا بھی اہتمام کیا ہے) ان دونوں ترجموں نے عام اُردو دان طبقے میں کافی مقبولیت حاصل کی اور اس کے ساتھ ساتھ علمائے دیو بند، دہلی، سہارن پور، بریلی، لکھنؤ، لاہور، پشاور، کراچی نے سلاستِ لسانی، وسعتِ بیانی اور تفہیماتِ قرآنی کی بہار آفریں رعنائیاں بکھیریں۔ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا انور شاہ کشمیریؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا احمد علیؒ لاہوری، مولانا ثناء اللہؒ امرتسری، مولانا فرمان علیؒ، مولانا محمد علی لاہوریؒ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ، مولانا عبدالحقؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا حمید الدینؒ فراہی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ مولانا امین احسن اصلاحی چند تابندہ و درخشندہ نام ہیں۔

○ مولانا ابوالکلامؒ نے ان اسباب و موثرات کا جائزہ لیا جو فہم حقیقتِ قرآنی میں مانع ہیں۔ ان کے چودہ نکات میں قرآن مجید کو وضعی اور صناعی سانچوں کا پابند بنا دینا، سَلَف ایمان میں قوی تھے اور خَلَف علم میں۔ میں اعتدال کی راہ قائم نہ کرنا، اسرائیلیات کے لغو قصّوں سے قرآن مجید کے دامن کو داغدار کرنا، اسلاف سے تغافل اور اخلاف کی غیر محتاط روش کا نوٹس نہ لینا، قرآن مجید کے طرزِ استدلال کو دور از کار دقیقہ سنجیوں میں ضم کر دینا منطق و فلسفہ یونانی کی اصطلاحات کی غیر ضروری اہمیت جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یوں سمجھا گیا کہ قرآن مجید کو وقت کی تحقیقاتِ علمیہ کا ساتھ دینا چاہیئے۔ قرآن مجید کے مرکزی مقاصد سے صَرفِ نظر، عربی لغت و ادب سے تہیدامنی۔ ہر عہد کے فکری موثرات کی دینی علوم پر یلغار، چوتھی صدی کے بعد علوم اسلامیہ کی تاریخ کے مجتہدانہ دور کا اختتام، زمانے کی بدذوقی نے ہر کج اندیشی کو سہارا دیا متداول تفاسیر میں اقوال کی پرکھ کے کمزور پیمانے، تفسیر بالرّائے کا دروازہ کھل جانا۔ مولانا بوجوہ تفسیر کے عظیم الشان کام کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے بایں ہمہ انہوں نے

قرآن فہمی میں اپنے دور کو ایک نیا ذہن دیا۔

○ ان فکری بنیادوں پر جن مفکرین کی سعی وجہد سے بھرپور مہم آغاز ہوئی ان میں حمایاں نام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا ہے۔ مولانا نے اس دور کے عالم اسلام میں نشاۃ ثانیہ کا نیا تصور ابھارا اور تعلیمات قرآنی کو عالمی سطح پر جس جس میدان میں بھی چیلنج درپیش تھے، ان کا پوری مومنانہ فراست اور استقامت سے مقابلہ کیا۔ انہوں نے تفہیم القرآن لکھ کر اس دورِ انحطاط میں ایک قابلِ تقلید خدمت سرانجام دی، ان کے بعض رجحاناتِ فکری یا اقداماتِ عملی سے شدید سے شدید اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ان کی بعض علمی و تحقیقی عظمتوں پر عمیق سے عمیق محبت کے گلہائے عقیدت بھی نچھاور کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے عصرِ حاضر کے مترجمین اور مفسرین کے کام کے پیشِ نظر کچھ نئی جہتوں کا تعین کیا۔ ان کا خیال تھا کہ ایک اوسط درجے کا تعلیمیافتہ مسلمان عربی زبان سے پوری طرح واقفیت نہ رکھنے کی وجہ سے علومِ قرآن کے وسیع ذخائر سے استفادہ کر سکنے کی صلاحیت سے محروم ہے متداولہ تراجم و تفسیریں روانئ عبارت، زورِ بیان، سلاستِ زبان اور تاثیرِ کلام کا فقدان ہے۔ قرآن مجید کا طرزِ بیان تحریری نہیں، تقریری ہے اور اسے اکثر ملحوظ نہیں رکھا جاتا رہا۔ سورتوں کی واقعاتی پسِ منظر نگاری بھی عموماً تشنہ ہے۔ علاوہ ازیں اصطلاحی زبان کو ساتھ لے کر چلنا ضروری ہے جس کا دامن عموماً ہاتھ سے چھوٹ جاتا رہا ہے، مولانا کے نزدیک ترجمے کے طریقے میں یہی ایک بڑی کسر اور کمی ہے۔ اور اس کی تلافی کے لئے انہوں نے ترجمانی کا نیا ڈھنگ اختیار کیا ہے اور یہی ان کے خیال میں عصری آگہی کا اقتضا ہے انہوں نے اس سلسلے میں جن تین بنیادی امور کا خاص طور پر ذکر کیا ہے اس میں پہلا یہ ہے کہ موضوعِ قرآن انسان ہے، دوسرا اہم مرکزی موضوع خدا، نظامِ کائنات اور انسانی ہستی کی تکوین میں مناسب لائحہ اور صحیح رویہ ہے اور تیسرا اہم موضوع وہ مدعا ہے جس میں صحیح رویئے کی طرف دعوت اور ہدایت کی وضاحت کی جاتا ہے۔

○ قرآن مجید کے متعلّمین اور معلّمین کے لئے علماء و مفسرینِ تعلیماتِ قرآنی کی تبلیغ و تدریس و تفسیر و ترجمہ کے یہ تجربات حد درجہ گراں قدر ہیں، اور ان سے قرآن مجید کی بہتر اور مفید تر تدریس کے نئے نئے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں اس عاجز نے ایک عام معلم کے طور پر ۱۹۳۸ء میں اس وقت کے سرکاری مدارس میں قاضی عبدالمجید قریشی کی درسِ قرآنِ حکیم کی اسکیم کو طالبعلموں میں آزمایا اور پھر پدرِ گرامی سید غضنفر علی بخاریؒ اور اساتذہ محترم مولانا عبدالحق جامعیؒ، مولانا الحاج حفیظ اللہ خان تلمذ

مولنا میر حسن سیالکوٹیؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولنا محمد شاکرؒ، مولنا سید بدرِ عالمؒ، مولنا احمد علی لاہوریؒ، مولنا عبدالعزیز المیمنیؒ، مولنا غلام مرشدؒ اور علامہ علاؤ الدین صدیقیؒ کی حسنِ تربیت میں یہ ممکن ہوا کہ سرکاری مدارس میں تدریس قرآن مجید کا پروگرام مختلف ادوار میں نتیجہ خیز ثابت ہوسکا اس نظام تدریس میں رفتہ رفتہ ہر دور کے مفسرین کرام کے ثمراتِ فکر شامل ہوتے چلے گئے، اور اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالبعلموں کے لئے کسی ایسی مرتّب علمی سعی کا منصوبہ پرورش پاتا رہا جس میں طلباء کی ذہنی ضرورتوں کے مطابق قرآن مجید کی تدریس و تفہیم کے عمل میں مناسب پیش رفت ہو۔ اور علومِ عالیہ اور علومِ آلیہ کے حسین امتزاج کی بھرپور کوشش ہو، خواہ اس کا دائرۂ کار کتنا ہی محدود ہو!

اس منصوبے کے مطابق کچھ بہتر تجربات ان نوجوانوں کے ساتھ ہوئے، جن سے خاص طور پر اپنی ملازمت کے بعد، قرآن مجید کی مطالعاتی نشستوں میں رابطہ ہوا، ان کا دائرۂ افادیت امریکہ، انگلستان اور مختلف مقامات پر اسلامک سنٹرز تک رسائی سے بفضلہٖ تعالےٰ وسیع تر ہوگیا، دیارِ غیر میں مخلص و صالح مسلمان نوجوانوں میں قرآن فہمی کا ولولہ محسوس کرکے میری بہتر سالہ بوڑھی ہڈیوں میں بھی خدمتِ قرآن کا جذبہ بیدار ہوگیا اور میں نے سب سے پہلے ایک سوالنامے کے ذریعے سے اس دور کے مسلمان نوجوانوں کے قرآن فہمی میں حائل روکاٹوں کا جائزہ لیا، اس کے کچھ اظہارات کی تفصیل یوں ہوسکتی ہے۔

(۱) طلباء کی ایک بڑی تعداد عربی زبان کے روایتی اشکال سے ذہنی طور پر الجھنوں کا شکار ہے۔ لیکن جب انہیں گزشتہ چالیس سالوں میں قومی ذرائع ابلاغ کے ذریعے سے اُردو زبان میں کم و بیش ۲۰ فی صد عربی الفاظ شامل ہونے کے شعوری علم کے ساتھ ساتھ عملاً لسانی مشاہداتی تجربے کا موقعہ ملا تو انہیں انگریزی زبان کے مقابلے میں عربی کے فروغ کے امکانات روشن تر محسوس ہوئے، اور ان میں سے ایک طبقے کا خیال ہے کہ اگر کسی زبان سے تعلق اور اس کی تحصیل میں گرمجوشی کا بہتر وسائل رزق پر مدار ہے تو فی زمانا عربی زبان بولنے والے ممالک میں تلاشِ رزق کے بہتر مواقع موجود ہیں۔ نوجوانوں میں عربی زبان سیکھنے کا رجحان ترقی کر رہا ہے اور یہ زبان قرآنی عربی سے کتنی ہی مختلف کیوں نہ ہو اس سے قرآن فہمی میں مدد مل سکتی ہے۔ طلباء کی بزم ادب اور یونینوں کے اجتماعات کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوتا ہے اور قرأت و تجوید کے فروغ کے لئے ہمارے علماء بڑا مثبت کردار ادا کر رہے ہیں، دنیائے اسلام کے ہر اچھے قاری کے کیسٹس موجود ہیں، اور اس طرح تبلیغی اداروں میں علماء کی تعلیماتِ قرآنی پر مشتمل تقاریر کے مجموعے بھی مہیا ہیں اور کیسٹس بھی بفضلہٖ تعالےٰ یہ فضا تعلیمات قرآنی کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بہت سازگار ہے اور عربی زبان کی مقبولیت بھی بڑھ رہی ہے۔

(۲) طلباء کے ایک گروہ نے بعض تفاسیرِ متداولہ کے حواشی اور تشریحی فٹ نوٹس میں فرقہ واریت کے رجحانات پائے اور ان کے جانب دارانہ رویّوں کی بھی شکایت کی چنانچہ اس طالبعلمانہ کوشش میں چار تراجم و تفاسیر کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ، شاہ عبدالقادرؒ شاہ رفیع الدینؒ۔ اس خصوص میں امام غزالیؒ کے اس قابلِ قدر مشورے سے فائدہ اٹھایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کے صاف ستھرے ترجمے اور مختصراً شانِ نزول بیان کر دینے سے قرآن فہمی میں زیادہ مدد مل سکتی ہے ان چار تفسیروں کے ساتھ ساتھ ہر مکتبۂ فکر کی اہم تفاسیر زیرِ مطالعہ رہیں۔ ہر طبقۂ متشددین کے ساتھ ایک اعتدال پسند معلمین کا طبقہ بھی تو ہے جو ان حقائق کا مبلغ ہو جن سے قومی اتحاد کی کوششیں مضبوط سے مضبوط تر ہوں۔ جو یہ کہے کہ مجھے قینچی نہیں سوئی درکار ہے میں کاٹنے کے لئے نہیں آیا ہوں میں تو پھٹے ہوئے دلوں کو سوزنِ محبت سے سینے کے لئے آیا ہوں۔

(۳) امریکی اور یورپین ممالک میں رہنے والے پاکستانی نوجوانوں کا مشورہ ہے کہ قرآن مجید کی ہر تفسیر و ترجمہ کے تقابلی مطالعہ میں کتبِ سماوی پر مزید توجہ دی جائے اور جہاں جہاں زبور، تورات اور انجیل کے حوالے ہیں ان حوالوں کو من و عن درج کیا جائے اور یہ مشن عالمی سطح پر اختیار کیا جائے۔ اس خصوص میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ یہ کتبِ مقدسہ اپنی اصلی حالت میں نہیں ہیں ہم جانتے ہیں کہ توریت پندرہ سو ق م میں عبرانی زبان میں مرتب ہوئی۔ ۲۸۴ ق م میں اس کا یونانی ترجمہ منظرِ عام پر آیا۔ اسے پانچ کتابوں پیدائش، خروج، احبار، گنتی اور استثنا میں تقسیم کیا گیا۔ ۶۹۸ میں گم ہوئی ۷۵ سال کے بعد ملی۔ ۹۷۱ ق م سیق شاہ مصر کے حملہ یروشلم میں چھ سو سال ق م بخت نصر کے دورِ جارحیت میں جلادی گئی۔ عزرا نبی نے اپنی یادداشت کی بنیاد پر مرتب کی جو پھر پانچ حملوں میں ظالمانہ عصبیتوں کا نشانہ بنی، سنی سنائی روایات پر اسفارِ موسیٰؑ مرتب ہوئے اور ان میں غالب حصہ الحاقی ہے۔ (جیویش انسائیکلوپیڈیا جلد نہم) اسی طرح انجیل بلا شبہ حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی، ۳۴ نسخے نیقہ کی کونسل میں پیش کئے گئے، چار نسخے متی مرقس لوقا، حواری پال کے، ۱۳ خطوط، پطرس جان جوڈ کے مکتوبات اور یوحنا کے مکاشفات صحیح قرار پائے باقی جعلی، ۳۲۵ عیسوی میں قسطنطینؒ اعظم نے ۳۰۰ مقتدر پادریوں کی کونسل بنائی اصلی و نقلی نسخوں کی پہچان کا یہ طریق اختیار کیا گیا کہ عشائے ربانی کی میز پر رکھ کر انہیں ہلایا گیا جو نسخے نیچے گر گئے وہ الحاقی اور جو میز پر رہ گئے اصلی اور الہامی کہلائے، برخلاف ازاں انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون (الحجر: ۹) کا قرآن مجید کا دعویٰ آج بھی صحیح ہے اور سے

حرفِ اور ارتیب نے تبدیل سے آیہ اش شرمندۂ تاویل نے

اس لئے جوانانِ عزیز سے گذارش کی گئی کہ جہاں جہاں قرآن مجید، ان کتبِ سماوی کے الہامی حصوں کی تصدیق کرتا ہے وہ لازماً الہامی ہیں البتہ الحاقی حصّوں کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا اور اگر ان میں سے کوئی حوالہ دیا بھی جائے تو اس کی صحت معتبر نہ ہو گی۔

(۴) تعلیمی اداروں میں معلوماتِ عامہ کے کوئز مقابلوں کا ان دنوں بڑا چرچا ہے اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام اتنے اہم ہو گئے ہیں کہ طلباء قرآن مجید کے اماکن و رجال کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں بڑے سنجیدہ ہیں۔ وہ قصہ آدمؑ و طوفانِ نوحؑ، عاد، ثمود، اصحاب الرس، تبّع، اصحاب الایکہ کی تاریخی حیثیت متعیّن کرنا چاہتے ہیں، تسعۃ رھط کون کون تھے؟ برادرانِ یوسفؑ کون کون تھے؟ بارہ چشموں کے مالک قبیلوں کا کیا نام تھا؟ ہابیل کی بیوی، قابیل کی بیوی، نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کون تھی؟ ان میں جو اسماء قرآن مجید میں ذکر نہیں ہیں، اور وہ ان محرّف صحیفوں میں دستیاب ہیں تو ان کے بارے میں قطعیت کے ساتھ کچھ کہنا ممکن نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ نام یہی ہوں! بہر حال ان کا استناد محلِ نظر ضرور ہے۔

(۵) پانچویں اہم بات نوجوانوں کا یہ اعتراض ہے کہ جب ہم اسرائیلیات کی صحت پر یقین نہیں رکھتے تو ہمارے مفسرین نے ان میں کا رطب و یابس محض زیبِ داستان کے لئے اپنی تفاسیر میں کیوں ذکر کر دیا ہے۔ دراصل یہ وہی بات ہے جو امام المفسرین امام رازیؒ نے بھی محسوس کی اور کہا: اقول انا شدید التعجب من النّاس کیف قبلوا ھذا الوجوہ السخیفہ مع العقل والنقل یردّھا ولیس فی اثباتہا شبھہ فضلاً عن حجتہ (کبیر) مافی القرآن میں حتی الوسع ان پایہ ثقاہت سے گری ہوئی باتوں کے ذکر سے احتراز کیا گیا ہے۔ ؎

چو غلامِ آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم　　نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیثِ خواب گویم

(۶) سائنس اور ٹکنالوجی کے چند منتہی طلباء کا اصرار ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں سائنس و ٹکنالوجی اور جدید علوم کا حوالہ ہے وہاں متعلقہ شعبۂ علوم کے متخصصین کی خدمات حاصل کرنا چاہئیں تاکہ ان تسخیرِ کائنات کے اظہارات کی تفہیم اور اظہار میں غیر تکنیکی زبان حائل نہ ہو۔ مثلاً جغرافیہ دان عوج کو کر دیگر اور راستا کو کنٹور یا ماہر جینیات ممبرین و وھب اور ہالو کی اصطلاح میں مشیمہ رحم اور بطن کے ظلمات الثلاث اور موریس بوکائی جیسا سائنس، قرآن اور بائیبل کے تقابلی مطالعہ کا عالم سخر لکم مافی مافی السّمٰوات والارض کی تشریح کرے گا تو تفاسیر و تراجم کی علمی ثقاہت میں مزید اضافہ ہو گا۔ ان طلباء کو باور کرایا گیا کہ اس دور کے مفسرین ان مقامات کی تفصیل میں متعلقہ علوم کی اصطلاحات کا استعمال بقدرِ ضرورت

کرتے ہیں البتہ اس میں ان علوم کے متخصصین سے مشاورت یا عملی اعانت کا حصول کوئی بُری بات نہیں
مولانا دریابادیؒ امام المفسرین رازیؒ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)
لکھ کر تمام علوم کو قرآن کا خادم بنا کر کھڑا کر دیا۔ ان کی تقلید میں عصری علومِ مفیدہ کا زیادہ سے زیادہ گہرا
مطالعہ، اور اسے قرآنی علوم کے تابع بنا دینے کا عمل فی الواقع اس دور کا بڑا چیلنج ہے۔

(۷) بعض نوجوان انفرادی حیثیت میں اہلِ فہم و فکر کی تعلیماتِ قرآنی کی خدمات کی افادیت
کے باوصف قرآن مجید جیسی عظیم الشان کتاب کے عالمی سطح پر تعارف اور اس کے فلسفۂ حیات کی
وسیع سے وسیع تر تبلیغ و تفسیر کے لئے مسلمان حکومتوں کی کسی اجتماعی منصوبہ بندی کے آرزومند ہیں اور اُن کا
خیال ہے کہ چونکہ پاکستان پہلا ملک ہے جو اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے، اس کا دستور قرآن مجید قرار دیا گیا
ہے اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کے یہ حقیقت آموز الفاظ ہنوز کانوں میں گونج رہے ہیں کہ

"اِٹ - اِز - دِی - گریٹ - بُک - قُرآن - دیٹ - اِز - دِی رشیٹ اینکر - اوف - مُسلم انڈیا -
آئی - ایم - شیوَر - دیٹ - ایز - وُوئی - گو - آن - اینڈ - آن - دیئر وِل - بی، مور اینڈ - مور، وَن نیس،
وَن گاڈ - وَن بُک - وَن پروفٹ - اینڈ - وَن نیشن۔" (دسمبر ۱۹۴۳ء)

اور پھر دستور کی یہ ضمانت کہ کتاب و سنّت کے خلاف کوئی قانون پاس نہیں ہوگا۔ پاکستان کے
اربابِ حلّ و عقد کے کندھوں پر بھاری ذمہ داری ڈالتی ہے کہ وہ اس دورِ پُرفتن میں تعلیماتِ قرآنی
کی صحیح مستند تعبیر نہ صرف اپنے ملک میں اور عالمِ اسلام میں بلکہ پوری کائناتِ انسانی میں پہنچائیں۔

(۸) آٹھویں تجویز، ان نوجوانوں کی جن کا دائرۂ عمل ادب و ثقافت ہے یہ ہے کہ اُردو میں مہیّا
سرمایۂ تفسیر و تراجم کی زبان کی سلیقہ مندیوں کو ہنوز مزید سنوارنے، اُجالنے اور نکھارنے کی ضرورت
ہے ان کے سامنے دائرہ معارفِ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کا اس موضوع پر ایک مجمل جائزہ ہے جس میں
کہا گیا ہے کہ "موجودہ اُردو تفسیری لٹریچر میں شاہ عبدالقادرؒ، شاہ رفیع الدینؒ کے تراجم بنیادی حیثیت
رکھتے ہیں ان کے بعد مولانا نذیر احمد دہلویؒ اور مولانا فتح محمد جالندھریؒ، مولانا محمود حسنؒ، مولانا اشرف علی
تھانویؒ کے تراجم مقبول ہوئے اور پھر جدید شائع ہونے والے تراجم میں مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا
عبدالماجد دریابادیؒ اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے تراجم قابلِ ذکر ہیں۔ بلاشبہ ان اکابر نے قرآن مجید
کے مفاہیم کو اُردو زبان میں ادا کرنے کی مجتہدانہ کوششیں کیں اور ان کی مساعیٔ مشکور و مقبول نے
نہ صرف اُردو کے دامن کو معرفتِ الٰہی کے گلہائے رنگ رنگ سے بھر دیا، بلکہ برصغیر میں ملتِ اسلامیہ
کی نشأۃِ ثانیہ کے نئے نئے افق روشن کئے۔ لیکن خوب سے خوب تر کی تلاش جاری رہنی چاہیئے اور

اس طرح (قرآنی الفاظ و اصطلاحات پر غور سے) عصری آگہی کی نئی نئی راہیں کھلتی دکھائی دیں گی۔ زبان و بیان اور محاورات و اصطلاحات کے استعمال کے سلسلے میں چند قابلِ ذکر تجربات کا اجمال کچھ اس طرح ہے۔

(۱) قرآن مجید اللہ تعالےٰ جلّ جلالہٗ کی حاکمیتِ اعلیٰ کا بھرپور تصور ابھارتا ہے۔ اس کی ایک ایک آیت ایک ہمہ اختیار صاحبِ جلال و جبروت خدائے کن فیکون کی شانِ خداوندی کا شاہکار ہے اور اس کے حضور کائناتِ ارضی و سماوی کا پورے کا پورا نظام دم بخود ہے اوامر و احکام کی زبان کتنی ہی نرم کردی جائے اس کی کبریائی کا طنطنہ ذرہ برابر بھی کم نہیں ہوتا، ایک قابلِ احترام بزرگ نے قل یا ایھا الکٰفرون کا ترجمہ تم فرماؤ اے کافرو، اور قل ہو اللّٰہ احد تم فرماؤ اللہ ایک ہے تجرباتی طور پر کیا لیکن آخری سورت میں تم کہو ہی کہنا مناسب ہوا۔ اور اپنی کسی مخلوق سے یوں خطاب اللہ تبارک و تعالیٰ کا بلا مشارکتِ احدے حق ہے۔

(۲) والضحیٰ: ۷ ووجدک ضالاً فھدی میں ضالاً کے معانی متداول تفاسیر میں راہ گم کردہ، بھٹکا ہوا، راہ بھولا، بے خبر وغیرہ کیا گیا ہے۔ اس لفظ کے مزاج میں تین باتیں ہیں، راہ بھولنا ادھر ادھر بھٹکنا اور راہ کی تلاش کرنا پیغمبرانہ عظمت کا تقاضا ہے کہ ترجمہ گم کردہ کی بجائے راہ تلاش کیا جائے۔

(۳) القمر: آیت ۲۵ میں کفار نے حضرت صالحؑ کو کذّاب اَشِر کہا۔ ہمارے بعض ثقہ بزرگوں نے اس کا ترجمہ جھوٹا لپاٹیا، ڈینگیا کیا ہے۔ لفظ اَشِر کے مزاج میں شیخی اور باتونی پن ہے۔ انہیں ترجیح ہونی چاہیئے مستعملہ الفاظ اپنے عامیانہ پن کی وجہ سے ذوقِ سلیم پر گراں گزرتے ہیں۔

(۴) لغوی اعتبار سے بعض الفاظ کا مطالعہ نئی وسعتوں کا تقاضا کرتا ہے ان میں سے ایک سورۃ رحمٰن میں ۳۱ مرتبہ مستعمل لفظ آلاء ہے۔ جس کے معنیٰ ہر جگہ نعمتیں نہیں ہیں۔ مولنا حمید الدین فراہیؒ نے اس لفظ کی تحقیق میں قابلِ قبول راہ سُجھائی ہے اس کی رُو سے اس لفظ کے معانی نعمتیں، نشانیاں، کارنامے، عجائباتِ قدرت کئے ہیں اور اس طرح سورت کے مفاہیم واضح تر ہو گئے ہیں۔

(۵) ہر زبان کے محاورے الگ الگ ہو سکتے ہیں، یوم یکشف الساق، اس افراتفری کے عالم کو کہتے ہیں جس میں شریف زادیاں پائنچے اٹھا کر پناہ کی تلاش میں پریشان ہوں، اس محاورے کو اللہ تعالےٰ کی پنڈلی کھلنے سے منسوب کرنے سے بات نہیں بنتی، اس طرح حضرت داؤدؑ کے فرزند حضرت سلیمانؑ کا فطفِقَ مسحاً بالسُّوقِ والاعناق گھوڑوں کو قتل کرنا نہیں بلکہ انہیں ازراہِ تحسین تھپکی دینا ہے۔

(۶) واغضض صوتک میں پست آوازی، آواز کا دھیماپن اور نرم لہجہ ہوتا ہے۔ والنجم والشجر یسجدان میں نجم سے مراد بے تنہ نباتات ہیں اور شجر سے با تنہ، افلا ینظرون الی الابل میں باقی مناسبتوں کے پیشِ نظر

ابل کے معانی بادل بھی ہو سکتے ہیں۔ ارذل العمر کو عمر ناکارہ کردگی ختم کے معانی ٹھپّہ لگانے کی بجائے مہر لگانا، حبل الورید شہ رگ، رگ جان یعنی جاگولر۔ وین قاصرات الطرف باحیا، کثیب مھیلا (قل ہائے ریگ پراگندہ تو یہیں ہی چولستان میں مشاہدہ کیجئے تو) ریگِ رواں کے متحرک ٹیلے دکھائی دیں گے رجعت (لوٹ کر جانے کو) بازگشت احصیٰ کل شیئ عددا ہر شے اس کے شماریاتی تصرّف میں ہے۔ واصلح لی فی ذریّتی اولاد کے ساتھ موافقتِ حسنہ اور رزق مرزوقاتِ حیات (ہر سہ، جسمانی، ذہنی اور روحانی) سورۃ عنکبوت میں قومِ لوط سے کہا گیا ہے کہ تقطعون السبیل ہو قطع سبیل بلاشبہ، راہ زنی، ڈاکہ ڈالنا ہے لیکن یہاں سلسلہ "توالدو تناسلِ انسانی قطع کرنے" سے بات زیادہ واضح ہوجاتی ہے اسی طرح عہد کو واجب الادا کہنے کی بجائے واجب الایفا کہنا اسی طرح زنیم کا صاف ستھرا ترجمہ بے نسب ہو سکتا ہے۔ ثمرات صرف پھل نہیں، غلّہ بھی پھل اور حاصل ہے (مشتے نمونہ از خروارے)

(۷) بعض مقاماتِ تعلیماتِ قرآنی کے اشکال ہنوز حل طلب ہیں اور جوں جوں ہماری علمی بصیرت بڑھتی جائے گی وہ مقامات سہل ہوتے جائیں گے۔ ہماری عقلیں محدود ہیں اور تعلیماتِ قرآنی کا دائرہ لامحدود۔ بقدرِ ہمّتِ خود استدراک کا یہ عمل ابدالآباد تک جاری رہے گا اور ماعرفناک حق معرفتک کا واضح اعتراف ذہنِ انسانی کے زائدہ علوم کی معراج سمجھی جاتی رہے گی۔ ؎

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ‎ ‎ ‎ ‎ وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بہ پایاں رسید عمر ‎ ‎ ‎ ‎ ما ہم چناں در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

○ تقریباً ستّر سال کی اس عمرِ ناپائیدار میں بہاول پور، ملتان، سرگودھا، راولپنڈی، دہلی، علی گڑھ، لاہور، کراچی، پشاور، حیدرآباد اور لنڈن، مانٹریال، نیویارک میں اہلِ دین و دانش کی مغتنم صحبتیں میسّر رہیں، عروس البلاد لاہور میں قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر کا گراں قدر سرمایہ موجود ہے بفضلہ تعالیٰ دس منتخب کتبِ تفاسیر مخدوم جہانیاں اکیڈمی میں پچّیس سے زائد، لائبریری بیت المعظم میں ڈاکٹر محمد شفیع، پروفیسر سیّد جلیل نقوی اور قاری محمد صدیق کی جدوجہد سے ڈیڑھ سو سے زائد شیخ مختار مسعود کے زندہ جاوید کارنامے بیت القرآن میں چیف لائبریرین محمد اسلم پبلک لائبریری کے حسنِ اہتمام میں مہیّا ہوئیں، وید، شاستر، رامائن اور مہا بھارت کے نسخے پروفیسر مصباح الحق صدیقی اور پروفیسر سیّد کاظمی کے تعاون سے اور کتبِ لغت و معاجم سیّد جمیل رضوی اور ری انٹل سیکشن پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی مدد سے فراہم ہوئیں، برادرم سیّد امتنان بخاری نے بزرگ محترم حاجی سیّد محمد جمال بخاری رح کے کتب خانے کا ایک کمیاب نسخہ مطبع مجتبائی دہلی تحفہ کے طور پر بھیجا اور برخوردار سید ارشد بخاری نے لنڈن سے علامہ

عبداللہ یوسف علی کی تفسیر مطبوعہ بیروت کا نسخہ ارسال کیا، ڈاکٹر موریس بوکائی کے بارے میں ممکن معلومات محترم ڈاکٹر برہان احمد فاروقی اور برخوردار امجد بخاری نے بہم پہنچائیں۔ برخوردار اشرف بخاری نے روزانہ لائبریریوں تک رسائی میں قابلِ قدر تعاون کیا۔ بہنوں، بیٹیوں، بیٹوں برادرِ عزیز تجمل بخاری اور برخوردار مسعود حیدر اور مسجد کے نمازیوں نے اس کارِ خیر کو سرانجام دینے میں بڑی ہمت بڑھائی، عزیز محمد نواز کاتب نے کتابت میں اور محترم مولانا عبدالحق ندوی نے طباعت میں سہولتیں پیدا کر کے میرا کام بڑا سہل کر دیا، میں بصمیمِ قلب ان سب کی دین و دنیا کی بھلائی کے لئے بارگاہِ رب العزت میں دعا کرتا ہوں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ٥ اپنی علمی بے بضاعتی کا ہدیۂ حقیر لے کر آیا ہوں۔ میرا دل تشکر و امتنان کے عمیق ترین جذبات سے لبریز ہے آنکھیں اشک ہائے ندامت سے پرنم ہیں اور سر انتہائی تذلل سے بارگاہِ صمدیت میں سجدہ ریز ہے اور لبوں پر جاری ہے :
الحمد للہ الذی ھدانا لھذا و ماکنا لنتھدی لولا ان ھدانا اللہ۔

العبد المذنب العاصی امیدوار فضلِ باری
شبیر بخاری

سابق بانی و ناظم مکاتب پنجاب مشیرِ تعلیم و
ناظم امورِ مذہبیہ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان۔
۵۲۳۔ جہان زیب بلاک (مخدوم جہانیاں اکادمی)
اقبال ٹاؤن لاہور۔

قرآن کریم

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

عنيت بطبعه

شركة الطباعة العربية السعودية ذ.م.م

الرياض - ص.ب ٦٤٦٣

(١) سُورَةُ الفَاتِحَة
مَكِّيَّة وَآيَاتُهَا سَبْع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ①
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ② الرَّحْمَٰنِ
الرَّحِيمِ ③ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ④
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ⑤
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ⑥
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ⑦

نزلت بعد المدثر

سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّة
إلا آية ٢٨١ فنزلت بمنى في حجة الوداع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الٓمٓ ﴿١﴾ ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٢﴾ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣﴾ وَٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾

وآياتها مائتان وست وثمانون
وهي أول سورة نزلت بالمدينة

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ٥
إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ٦ خَتَمَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْۖ وَعَلَىٰٓ
أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ٧ وَمِنَ ٱلنَّاسِ
مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَبِٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ٨
يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُونَ ٩ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ ٱللَّهُ مَرَضًاۖ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْذِبُونَ ١٠ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
لَا تُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ قَالُوٓا۟ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ١١ أَلَآ إِنَّهُمْ
هُمُ ٱلْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ١٢ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُوا۟
كَمَآ ءَامَنَ ٱلنَّاسُ قَالُوٓا۟ أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ ٱلسُّفَهَآءُۗ أَلَآ إِنَّهُمْ
هُمُ ٱلسُّفَهَآءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ١٣ وَإِذَا لَقُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا
وَإِذَا خَلَوْا۟ إِلَىٰ شَيَٰطِينِهِمْ قَالُوٓا۟ إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ
مُسْتَهْزِءُونَ ١٤ ٱللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِى طُغْيَٰنِهِمْ
يَعْمَهُونَ ١٥ أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشْتَرَوُا۟ ٱلضَّلَٰلَةَ بِٱلْهُدَىٰ

فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي
اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ
فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ
﴿١٨﴾ أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ
أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ
بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا
أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا
وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ
رِزْقًا لَكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ
فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا
شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا
وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴿٨﴾

(٩٩) سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ مَدَنِيَّة
وَآيَاتُهَا ٨ نَزَلَتْ بَعْدَ النِّسَاء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ﴿٥﴾

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

(١٠٠) سُورَةُ الْعَادِيَاتِ مَكِّيَّةٌ
وَآيَاتُهَا ١١ نَزَلَتْ بَعْدَ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ﴿٣﴾ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ﴿٥﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ﴿٦﴾ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿٧﴾ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿٨﴾ * أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ﴿١٠﴾ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿١١﴾

ثلاثة أرباع الحزب

(١٠١) سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ
وَآيَاتُهَا ١١ نَزَلَتْ بَعْدَ قُرَيْشٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ﴿٤﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ

كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ﴿٥﴾ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ﴿٨﴾ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

(١٠٢) سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ
وَآيَاتُهَا ٨ نزلت بعد الكوثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿٨﴾

(١٠٣) سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ
وَآيَاتُهَا ٣ نزلت بعد الشرح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

(١٠٤) سُورَةُ الهُمَزَةِ مَكِّيَّة
وآياتها ٩ نزلت بعد القيامة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴿١﴾ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ﴿٧﴾ إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

(١٠٥) سُورَةُ الفِيلِ مَكِّيَّة
وآياتها ٥ نزلت بعد الكافرون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ﴿١﴾ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ﴿٢﴾ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ﴿٣﴾ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ﴿٥﴾

(١٠٦) سُورَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّة
وآياتها ٤ نزلت بعد التين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لِإِيلَٰفِ قُرَيْشٍ ﴿١﴾ إِۦلَٰفِهِمْ رِحْلَةَ ٱلشِّتَآءِ وَٱلصَّيْفِ ﴿٢﴾ فَلْيَعْبُدُوا۟ رَبَّ هَٰذَا ٱلْبَيْتِ ﴿٣﴾ ٱلَّذِىٓ أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَءَامَنَهُم مِّنْ خَوْفٍۭ ﴿٤﴾

(١٠٧) سُورَةُ الْمَاعُونِ

مكية ثلاث الآيات الأول مدنية الباقي
وآياتها ٧ نزلت بعد التكاثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يُكَذِّبُ بِٱلدِّينِ ﴿١﴾ فَذَٰلِكَ ٱلَّذِى يَدُعُّ ٱلْيَتِيمَ ﴿٢﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلْمِسْكِينِ ﴿٣﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ ٱلَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾ ٱلَّذِينَ هُمْ يُرَآءُونَ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُونَ ٱلْمَاعُونَ ﴿٧﴾

(١٠٨) سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ

وآياتها ٣ نزلت بعد العاديات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

(١٠٩) سُورَةُ الْكَافِرُونَ مَكِّيَّةٌ

وآياتها ٦ نزلت بعد الماعون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴿١﴾ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٢﴾ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ﴿٤﴾ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ﴿٦﴾

(١١٠) سُورَةُ النَّصْرِ نَزَلَتْ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

فتعدّ مدنية وهي آخر ما نزل من السور
وآياتها ٣ نزلت بعد التوبة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾

(١١١) سُورَةُ الْمَسَدِ مَكِّيَّةٌ

وآياتها ٥ نزلت بعد الفاتحة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿١﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ﴿٢﴾ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿٤﴾ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ ﴿٥﴾

(١١٢) سورة الإخلاص مكية
وآياتها ٤ نزلت بعد الناس

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٤﴾

(١١٣) سورة الفلق مكية
وآياتها ٥ نزلت بعد الفيل

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

(١١٤) سورة الناس مكية
وآياتها ٦ نزلت بعد الفلق

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

○ جمیع العلم فی القرآن لاکن
تقاصر عنہ افہام الرجال !!

الاختصار البیان فی

ما فی القرآن

○ صد جہاں باقیست در قرآں ہنوز
اندر آیاتش یکے خود را بسوز !
(اقبالؒ)

شبّیر بخاری

مخدوم جہانیاں اکیڈمی۔ علّامہ اقبال ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) **سُورَۃُ الفاتحہ** فتح کے معنیٰ کھولنے کے ہیں، فاتحۃ الکتاب یہ سورہ قرآن مجید کا دیباچہ ہے، اور اس میں مجملاً وہ تمام موضوع شامل ہیں جن کے مفاہیم قرآن مجید ہم پر کھولتا ہے۔ یہ سُورہ مکّی ہے۔ اس کا ایک رکوع اور سات آیات ہیں۔

○ شروع کرتا ہوں اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(وہ) تمام تعریفیں (جن کا روح ادراک کر سکتی ہے، ذہن سوچ سکتا ہے اور زبان ادا کر سکتی ہے) صرف اللہ تعالےٰ کو سزاوار ہیں۔ جس کا نظامِ ربوبیت سارے جہانوں پر محیط ہے وہ بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یومِ جزا و سزا (نظامِ جزا و سزا) کا (بلا مشارکتِ احدے) مالک ہے۔

اے اللہ! ہم سرِ عبودیت جھکاتے ہیں تو تیرے ہی حضور، اور ہم کارزارِ حیات میں مدد چاہتے ہیں تو صرف تجھ ہی سے۔ اے رحمتِ کامل! ہمیں اپنی بے پایاں شفقت سے سیدھے راستے پر چلاتے رکھ! ۔ ان لوگوں کے راستے پر، جن پر تیرے اکرام و انعامات کی بارش ہوتی ہے، ان لوگوں کے راستے پر نہیں جو اپنی بداعمالیوں کے سبب سے تیرے غضب اور قہر کا شکار ہوتے ہیں اور نہ ان بے راہ لوگوں کے راستے پر جنہیں سیدھی راہ ملی لیکن اسے اپنی غفلت سے کھو بیٹھے (اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما۔)

(۲) **سُورَۃُ البقرہ** بقرہ، گائے کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں از آیت ۶۷ تا ۷۱، بنی اسرائیل کی حیلہ جوئیوں کا ایک واقعہ ذکر ہوا ہے۔ انہیں حکم ہوا۔ اللہ کے راستے میں ایک گائے ذبح کر دو، اُنہوں نے کٹ حجتی سے کام لیا، بار بار الٹے سیدھے سوال کئے، ان کے ساتھ ساتھ شرائط بڑھتی چلی گئیں بالآخر قربانی دی لیکن ایسا لگتا نہ تھا!

یہ سورت مدنی ہے اس کے چالیس رکوع ہیں اور دو سو چھیاسی آیات (۲۸۶)

○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

○ آ۔ لٓ۔ مٓ حروفِ مقطعات ہیں جو قرآن مجید کی انتیس ۲۹ سورتوں میں آئے [illegible] ان سے ہیں، واللہ اعلم تاویلہٗ۔

○ قرآن مجید کی اساس یقین پر ہے، شک پر نہیں۔ اہل تقویٰ کے لئے یہ سرمایۂ ہدایت ہے۔ اہلِ تقویٰ غیبی صداقتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں، اور مرزوقاتِ ربانی میں

انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں ۔ اہلِ تقویٰ ان تمام الہامات پر یقین رکھتے ہیں جو اے رسول آپ پر وحی ہوئے اور اُن تمام منزّل من اللہ کتبِ سماویہ پر جو آپ سے قبل انبیاء اور رُسل پر وحی ہوئیں۔ یہ انسانی گروہ راہِ راست پر ہے اور اسی کو دین و دنیا کی فلاح مُقدّر ہوتی ہے۔

○ اے رسول! کفار کو تم خبردار کرو یا نہ کرو یہ ضد کی وجہ سے ایمان نہیں لائیں گے۔ انہوں نے کفر و جحود کے سبب اپنے آپ پر علم کے سارے دروازے بند کر رکھے ہیں اور سمع، بصر اور فواد کی صلاحیتوں سے محروم ہو چکے ہیں، اور ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

پھر ایک ایسے گروہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جو منافقین کا گروہ ہے، وہ ظاہر اور باطن

١٠- کے دورُخے پن میں مبتلا ہیں اور خدعِ نفس کے مریض ہیں۔ انہیں فساد کرنے سے روکا جاتے تو جواباً کہتے ہیں، کہ ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں، ہمیں فساد سے کیا سروکار! جان لیجئے، یہی مفسد ہیں۔ یہ اہلِ ایمان کو بیوقوف سمجھتے ہیں۔ درآں حالیکہ خود بے وقوف ہیں۔ اور ان کے دورُخے پن کی یہ کیفیت ہے کہ مومنوں سے ملتے ہیں تو انہیں کہتے ہیں، ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، اور جب اپنے شیطانی ٹولے میں جاتے ہیں تو اسے اپنی دوستداری کا یقین دلاتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں کہ ہم تو مومنوں سے استہزا کر رہے ہیں، اے رسول! قدرت ان سے انتقاماً استہزا کر رہی ہے، اور یہ بدقسمت لوگ سرکشی کے طوفانوں میں بہکے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ضلالت میں خسارے کی غیر منفعت بخش تجارت کی ہے۔ اور مآلِ کار ہدایت کی منفعتوں سے محروم ہو گئے ہیں۔

○ اُن کی مثال تو اُس شخص کی سی ہے جس نے تاریکی میں بڑے جتنوں سے آگ جلائی، جب اُس کا ماحول روشن ہو گیا تو قدرت نے وہ روشنی گل کر دی اور وہ کچھ نہ سُجھائی دینے والے اندھیروں میں پڑے رہ گئے، وہاں نہ انہیں کچھ سنائی دیتا ہے، نہ وہ کوئی بات کہہ سکتے ہیں، نہ انہیں کچھ دکھائی دیتا ہے، پس وہ کیسے لوٹ سکتے ہیں! یا پھر اُن کی مثال بارانِ سماوی کی سی ہے۔ جس میں گھٹا ٹوپ اندھیرے، بادلوں کی گھن گرج اور بجلی کی چمک ہے۔ اور یہ کافر اس میں مارے دہشت کے کہ کہیں مر نہ جائیں، کڑک کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسے ہوئے ہیں۔ لیکن اللہ کی ہیبت تو اُن کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ عجب نہیں کہ برق اُن کی بصارت ہی اُچک لے، جب اُس کی روشنی ہوتی ہے تو تھوڑا سا چل لیتے ہیں، جب تاریکی چھا جاتی ہے تو پھر رُک جاتے ہیں، اگر اللہ چاہتا تو انہیں

۲۰- سمع و بصر کی نعمتوں سے محروم کر دیتا۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ہر شئ پر قدرت کاملہ رکھتا ہے

○ اے لوگو! اپنے اس ربّ (الارباب) کی بارگاہِ عظمت میں ارمغانِ عبادت پیش کرو! جس نے نہ صرف تمہیں بلکہ تمہارے اسلاف کو خلعتِ تخلیق سے سرفراز فرمایا۔ اور مقصدِ تخلیق یہ تھا کہ تم تقویٰ شعار بن جاؤ۔ یہ اُسی کی ذاتِ بابرکات ہے جس نے تمہارے پاؤں تلے زمین بچھائی، آسمان کو سائبان بنایا، بلندیوں سے پانی اُتارا جس سے مرزوقاتِ حیات مُہیّا ہوئیں لہٰذا تمہارے علم اور بصیرت کا تقاضا ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

○ اے لوگو! اگر تمہیں اس کتاب کے مُنزّل من اللہ ہونے میں کوئی شک ہے تو اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کے تعاون سے اپنے دعویٰ کی صداقت میں قرآن مجید جیسی ایک سُورت ہی بنا لاؤ، اور پھر تم جب ایسا نہ کر سکو، اور تم یقیناً ایسا نہیں کر سکو گے تو اس نارِ دوزخ کے عذاب سے ڈرو، جو کافروں کے لئے بھڑکائی جائے گی اور جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

○ اے رسولؐ اہلِ ایمان کو جن کے ایمان اور عمل صالحہ میں مطابقت ہے بشارت دو کہ ان کے لئے جنت کے باغات ہیں، جن میں نہریں جاری ہیں انہیں گوناگوں قسم کے ایک ہی طرح کے دکھائی دینے والے ثمرات عطا ہوں گے، پاکباز بیویاں ہوں گی اور یہ زندگی لافانی ہوگی۔

○ اے رسولؐ! اللہ تعالیٰ انسانوں کو رموزِ حیات سمجھانے کے لئے مچھر یا اس سے بہتر چیز کی مثال دینے میں کوئی ہرج محسوس نہیں کرتا، اہلِ ایمان اللہ کی سچائیوں پہ یقین رکھتے ہیں اور کافر فکری چوں و چرا میں مبتلا رہتے ہیں۔ فاسق انہی بھول بھلیوں میں راہِ ہدایت کھو بیٹھے ہیں، خسارہ اٹھانے والے تو یہی فاسق لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے کئے گئے پیماں توڑ دیتے ہیں جن سے اللہ جُڑنے کا حکم دیتا ہے اس سے کٹتے ہیں اور معاشرے کے امن کو تہ و بالا کر دیتے ہیں۔

○ (ایک بہت بڑی صداقت کے حوالے سے کفّار کو چیلنج ہے کہ اُے کافرو!) تم اپنے خالقِ حقیقی کے وجود سے انکار ہی کیسے کر سکتے ہو تم تو تھے ہی مُردہ، تمہیں اس حیّ و قیّوم نے عظیم نعمتِ حیات سے مالا مال کر دیا پھر تم سے یہ نعمت لے لے

اگلا

گا پھر دوبارہ عطا کرے گا، اور پھر اسی کی طرف تمہاری رجعت ہے اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام تر پیداواری صلاحیتیں مہیّا کر دیں، پھر وہ بلندیوں کی طرف متوجہ ہوا اور آسمان کو سات طبقات میں ترتیب دے دیا، اس کا علم تو ہر شے پر محیط ہے۔

○ بعد ازاں حضرت آدمؑ اور خلافت ارضی کا ذکر ہے۔ اس مشیتِ الٰہی پر فرشتوں نے استفسار کیا کہ بارِ الٰہا! کیا تو زمین میں اسے خلیفہ بنائے گا جو فساد اور خونریزی کرے گا اور پھر کہا ہم شبانہ روز تیری تسبیح و تقدیس میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں یہ شرفِ خلافت تو

۳۔ ہمیں عطا ہونا چاہیئے اس پر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ میری اُن بوجھی مصلحتوں سے تم واقف نہیں ہو، فرشتوں پر آدم کی فضیلتِ علمی ثابت کی گئی اور وہ تمام از راہِ تعظیم حضرتِ آدمؑ کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے، البتہ ابلیس نے استکبار کیا اور حکم نہ مانا۔ اور کفر کا طوق اپنی گردن میں ڈال لیا۔ آدمؑ و حوّاؑ کو بہشت کی نعمتیں بخشی گئیں ہاں ایک شجرِ ممنوعہ کے قریب پھٹکنے سے بھی روکا گیا۔ ابلیس نے دونوں کو نافرمانی پر ورغلایا اور انہیں جنت سے نکلوا دیا۔ ہبوطِ آدمؑ کا حکم ہوا "تم جنت سے نیچے اتر جاؤ، تم جہد للبقا میں ایک دوسرے کے دشمن ہو گے تمہیں زمین میں ایک خاص وقت تک گذر بسر کرنا ہے۔ آدمؑ نے حضورِ حق میں توبہ کی جو قبول ہوئی اللہ تعالیٰ بلاشبہ بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نظام ہدایت برپا ہوا، اور ہدایت یافتہ لوگوں کو مژدہ کہ وہ خوف و حُزن سے محفوظ ہوں گے اور کفّار و مکذّبین کیلئے تنذیر کہ انہیں ہمیشہ کی نارِ دوزخ مقدر ہو گی۔

○ اے اسرائیل (حضرت یعقوب) کی اولاد! (یہودیو!) میں نے تم پر جو انعامات نازل کئے انہیں یکسر فراموش نہ کردو، مجھ سے جو پیمان وفا باندھا ہے اس کا احترام کرو، میں بھی

۴۔ اپنا وعدہ پورا کروں گا، میرے سوا کسی کی ترہیب میں نہ آؤ، میری اُن تمام تنزیلات پر ایمان لاؤ جو اس نظام ہدایت کی مصدّق ہیں، جو تمہیں عطا کیا گیا ہے۔ تم ہی اس کے پہلے کافر نہ بنو، نہ ہی میری آیات بیّنات ۔۔ (جو گراں قدر حقائقِ حیات ہیں) کو معمولی دنیاوی فائدوں کے لئے مسخ کرو، سب سے بڑا محاسب تو میں ہوں۔ میرے ہی محاسبے سے ڈرو! اور جان بوجھ کر نہ حق کی تلبیس کرو نہ اس کا کتمان۔ نماز اور زکوٰۃ کو،

عبادت و معیشت کو ہم آہنگ کرنے کے لئے بطور ایک مربوط نظام کے قائم کرو۔ اور اجتماعی عبادت کا اہتمام کرو۔

(۴۴) یہ کیسی بے عقلی کی بات ہے کہ لوگوں کو تو تم بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم الکتاب کی تلاوت کرتے ہو!

(اے اہلِ ایمان!) نماز اور صبر کی عظیم قوتوں کی مدد سے راہِ حق کی آزمائشوں کا مقابلہ کرو، یہ مرحلہ یقیناً بڑا کٹھن اور گراں ہے۔ لیکن حضورِ حق میں خشوع کرنے والوں کے لئے نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں یقین ہے کہ پرسشِ اعمال کے سلسلے میں انہیں اپنے رب کے حضور مراجعت کرنا اور اسی کے سامنے پیش ہونا ہے۔

(۴۷) اے اولادِ یعقوبؑ، میرے انعامات کو فراموش نہ کرو اور یہ خاص انعام کہ میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی اور اس دن کے محاسبے سے ڈرو جس روز کوئی کسی کے کچھ کام نہیں آئے گا، نہ کوئی سفارش قبول ہوگی، نہ تلافیٔ مافات ممکن ہوگی اور نہ ہی دنیاوی وسیلے سے کسی قسم کی مدد پہنچ سکے گی، اور پھر ہماری اس کرمفرمائی کو یاد کرو جب ہم نے تمہیں قومِ فرعون ثانی کی جارحیت سے نجات دی وہ تمہیں بدترین تعذیب کا ہدف بناتے ہوئے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ انہیں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی، پھر اس معجزۂ عظیم کو یاد کرو جب قومِ فرعون تمہارا تعاقب کر رہی تھی، ہم نے تمہارے لئے بحیرۂ قلزم میں راستے بنا دیئے ہم نے تمہیں بچا لیا اور قومِ فرعون کو دریائے نیل میں غرق کر دیا اور یہ سارا ماجرا تمہارے سامنے ہوا۔ -۵۰

(۵۱) ارشاد ہوا تمہیں وہ وقت بھی یاد ہوگا جب ہم نے حضرت موسیٰؑ عمران سے وعدہ کیا کہ وہ کوہِ طور پر چالیس راتوں کا اعتکاف کریں اور انہیں منصبِ نبوت پر سرفراز کر دیا جائے گا۔ تم نے ان کی عدم موجودگی میں سامری کے ورغلانے پر گوسالہ پرستی شروع کر دی اور یہ تمہاری بہت بڑی زیادتی تھی۔ بایں ہمہ ہم نے تمہیں معاف کر دیا تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔ پھر وہ نعمتِ الٰہی بھی یاد کرو جب تمہاری ہدایت کے لئے حضرت موسیٰؑ کو ہم نے توریت اور قانونِ فیصلہ عطا کیا۔

جب حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو خبردار کیا کہ اس ظلم پر (گوسالہ پرستی) اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو، ضبطِ نفس کرو (خواہشاتِ نفسانی سے مقابلہ کرو) یہی تمہارے خالق کے نزدیک بہتر ہے، پھر اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی بے شک وہی تو بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

○ پھر وہ وقت بھی یاد کرو، جب تم نے موسیٰؑ سے یہ کہا کہ ہم تمہاری نبوّت پر اسوقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ علانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کی رویت نہ کر لیں۔ (چنانچہ ستّر افراد منتخب ہوئے کہ کوہِ طور پر رویتِ الٰہی کے لئے جائیں لیکن وہ برق صاعقہ کی تاب نہ لا کر تمہارے دیکھتے دیکھتے ہی لقمۂ اجل بن گئے) پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی دعا پر انہیں پھر زندہ کر دیا تاکہ انہیں احساسِ تشکّر ہو۔ پھر وہ وقت بھی نہ بھولو جب قوم عمالقہ کے غلبہ کے ڈر سے تم نے راہِ فرار اختیار کی۔ میدانِ تیہہ میں چالیس سال سرگرداں رہے، خیمے پھٹ گئے، دھوپ کی شدت تمہیں جلائے ڈالتی تھی تو ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کر دیا، تم بھوک کے مارے بے چین تھے، ہم نے تمہیں وافر مقدار میں منّ (ترنجبین کی قسم کی میٹھی غذا) اور سلویٰ (بٹیر) مہیا کر دیئے، تاکہ تم ان مرزوقاتِ طیّب سے تمتع اندوز ہو جاؤ لیکن تم نے نافرمانی کر کے نقصان تو اپنا ہی کیا، جب ہم نے ایک بستی میں داخل ہونے کا حکم دیا کہ حِطّۃ کہتے ہوئے جاؤ، اور جی بھر کے جس سے چاہو خوب کھاؤ، ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور ہم نیکی کرنے والوں اجر دیتے ہیں۔ ظالموں نے ازراہِ تمسّخر حطّہ کو حنطہ سے بدل دیا اور اس نافرمانی پر آسمانی عذاب نازل ہوا اور پھر وہ واقعہ بھی یاد دلایا گیا جب حضرت موسیٰؑ نے شدّتِ عطش میں ان کے لئے پانی مانگا اور ارشادِ الٰہی کی تکمیل میں اپنے عصا کو پتھر پر مارنے سے بارہ قبیلوں کے لئے آبی چشمے پھوٹ بہے، ماکولات و مشروبات کی سہولتوں ۶۰۔ کے باوجود تم لوگ فساد سے باز نہ آئے، پھر قوم موسیٰ کی اس خواہش کے اظہار پر کہ وہ من و سلویٰ کی بجائے سبزیاں، ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز کھانے کے خواہشمند ہیں، انہیں تنبیہ ہوئی کہ بہتر رزق کی بجائے تم کم تر رزق پسند کرتے ہو۔ اور ان کی خواہش کی تکمیل میں انہیں ایک شہر میں جا بسنے پر ان مرزوقات کے حصول کی اجازت مل گئی، لیکن کفر، قتلِ انبیا اور نافرمانیوں اور زیادتیوں سے باز نہ آئے اور ان پر ذلت، مسکنت

الم ۱

اور غضب کی مار پڑی۔

○ اس حقیقتِ کبریٰ کا اعلان ہوا کہ ایمان لانے والے یہودی، نصرانی، صابی، ان میں جس کا بھی اللہ تعالیٰ کی توحید پر اور یوم آخرت پر ایمان ہوگا، اور عمل صالح کریں گے، اُن کا عنداللہ اجر ہے اور وہ خوف و حزن سے مامون و مصئون رہیں گے۔

○ بنی اسرائیل کو میثاقِ جبل یاد دلایا گیا جس میں احکام عشرہ عطا ہوئے، اور بلند و بالا مہیب پہاڑوں سے گھرے ہوتے کوہستانی ماحول کو برق و رعد سے اور بھی پر ہیبت بنا دیا گیا تھا تاکہ لوگوں میں خشیتِ الٰہی پیدا ہو، حکم ہوا کہ ان احکام کو پوری قوت سے نافذ کرو، اور اُن پر پوری سختی سے کاربند رہو۔ اس کے اسرار و رموز کا خود گہرا ادراک کرو، تاکہ تقویٰ کے تقاضے پورے کر سکو۔ اس وقت تم نے تعمیلِ حکم کا وعدہ کیا۔ لیکن پھر اس وعدے سے پھر گئے، اور اگر اللہ تعالیٰ کا تم پر لطفِ خاص نہ ہوتا تو تم یقیناً نقصان اٹھاتے۔

○ اے بنی اسرائیل تمہیں ان لوگوں کا بھی علم ہے۔ جنہوں نے یوم سبت (علائقِ دنیاوی سے کٹنے کا دن) کو یوم عبادت بنانے میں بھاری عدول حکمی کی اور اس کی پاداش میں زندگی کی اقدارِ عالیہ سے یکسر محروم ہو گئے، اور ذلیل بندروں کی طرح نقّال، بھانڈ اور ناچے بن گئے۔

○ ہم نے انہیں اس دور کے انسانوں کے لئے، اور اُن کے اخلاف کے لئے، درسِ عبرت بنا دیا اور اہلِ تقویٰ کے لئے نصیحت و موعظت۔

○ (سورہ بقرہ جس واقعہ کے سبب سے اس نام سے موسوم ہوتی اس کا ذکر کیا گیا کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ ارشادِ خداوندی ہے کہ اس کی راہ میں ایک گائے ذبح کرو۔

○ اور یہ اس لئے تھا کہ عامیل نامی مقتول کے قاتل کا سراغ مقصود تھا۔ مذبوح گائے کی دُم یا زبان چھونے سے مقتول کو جی اُٹھنا تھا اور اپنے قاتل کی خود نشاندہی کرنا تھی لیکن وہ لگے کٹ حجتیاں کرنے کہ کیا آپ ہم سے مذاق تو نہیں کر رہے ہ گائے کیسی ہو ؟ اس کا رنگ کیا ہو ؟ کس قسم کی ہو ؟ وضاحت کیجئے تاکہ ہم شبہ میں نہ پڑ جائیں۔ حضرت موسیٰؑ نے توضیح کی کہ ایسی گائے جو نہ تو ہل میں جُتی ہو نہ چرتی ہو، بے داغ

۷۔ اور سالم الاعضاء ہو ایک لاطائل بحث کے بعد انہوں نے گائے ذبح کی، لیکن دکھتا نہیں تھا کہ وہ ایسا کریں گے۔

چنانچہ مذبوح گائے کے جسم کے ٹکڑے مقتول کو چھوانے سے مقتول جی اٹھا، اس نے انکشاف کیا اسے اس کے وَرثاء نے قتل کیا تھا۔ اس مشاہدے سے لوگوں کی سمجھ میں آ گیا کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر کے بھی اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کی ان روشن نشانیوں کے باوجود اُن کے دل سخت ہو گئے وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو گئے، پتھروں میں ایسے پتھر بھی ہوتے ہیں جن سے آبشاریں پھوٹتی ہیں اور ایسے بھی ہیں جو خشیت الٰہی سے نیچے گر پڑتے ہیں۔ پھر اس گروہ کا ذکر کیا گیا جو کلام الٰہی سن کر، سمجھ کر، جان بوجھ کر اس کی تحریف پر آمادہ ہے! یہ لوگ دو رُخے ہیں، مومنوں سے کہتے ہیں، ہم ایمان لاتے ہیں اور جب الگ ہو کر ایک دوسرے سے ملتے ہیں، تو رسولِ اکرمؐ کے بارے میں توریت میں جو بشارت ہے اسے مسلمانوں تک پہنچانے سے روکتے ہیں۔ کہ اس طرح تو مسلمانوں کے پاس صداقتِ رسالت کی ایک دلیل آ جائے گی۔ کیا انہیں اتنا بھی پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ تو چھپی ہوئی اور ظاہر تمام باتیں جانتا ہے۔ پھر ان میں سے اَن پڑھوں کا تذکرہ ہے جن کے پاس خام آرزوؤں اور خیالی پلاؤ پکانے کے سوا کچھ بھی تو نہیں۔

○ خرابی ہے ان کے لئے جو اپنی تحریروں کو کلام الٰہی سے ملتبس کرتے ہیں اور اس سے جلبِ منفعت کرتے ہیں۔

۸۰۔ انہیں یہ بھی غرہ ہے کہ انہیں دوزخ کی آگ تو چند گنتی کے دنوں کے لئے ہی چھوئے گی یہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں کہہ رہے ہیں جن کے بارے میں اللہ نے کوئی وعدہ نہیں کیا اور جن کا دراصل انہیں علم بھی نہیں ہے ہاں انہیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ جو کسبِ سیّات کی وجہ سے گناہوں میں گھر گیا وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جائے گا اور وہ لوگ جو اہلِ ایمان اور صاحب عملِ صالح ہیں وہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔

○ بنی اسرائیل کے ساتھ کئے گئے میثاق کا ذکر فرمایا گیا، جس میں انہوں نے ماسوا اللہ کی عبادت نہ کرنے، ماں باپ، قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں سے حسنِ سلوک کرنے، اور لوگوں کے ساتھ حُسن گفتار کا، قیام صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا اقرار کیا، لیکن اکثر لوگ اپنے وعدے سے پھر گئے حالانکہ انہوں نے خونریزی نہ کرنے

اور اپنوں کو دیس نکالا نہ دینے کا بھی سب کے سامنے اقرار کیا تھا۔ اپنوں کو قتل کرنے، ایک گروہ ملک بدر کرنے اور ظلم و تعدی سے ان پر چڑھائی کرنے کا ان کا عمل جاری رہا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اگر یہ لوگ قیدی ہو کر اُن کے پاس آتے ہیں تو ان کا تاوان ادا کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کا خارج البلد کرنا انہیں کسی طرح جائز نہ تھا۔

○ اُن کافروں سے خطاب ہے کہ کیا تم الکتاب کے بعض حصوں کو مانتے ہو اور بعض کو نہیں؟ اس سے تو تم پر دنیا اور آخرت کی رسوائی لازم آئے گی اور سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔ ان بدقسمت لوگوں نے دنیاوی زندگی کی راحتیں آخرت کے بدلے خریدی ہیں ان سے نہ تو عذاب میں کمی ہوگی اور نہ ان کو کسی سے مدد ہی ملے گی۔

○ بعد ازاں سلسلۂ رُسل کا ذکر ہوا جو حضرت موسیٰؑ کے بعد یکے بر دیگرے مبعوث ہوئے، اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ کھلے معجزے اور جبرئیل کی تائید لے کر آئے۔ تمہارا اے کفار! یہ طرزِ عمل رہا کہ جس سے چاہا استکبار کیا کسی کی تکذیب کی اور کسی کو قتل کیا۔ اور یہ کفار یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے قلوب تو گنجینۂ علم ہیں اور مغلوف ہیں ہمیں کسی سے نظام ہدایت کی ضرورت نہیں۔ دراصل یہ ملعون ہیں بہ سبب کفر و جحود کے اور ان میں دولتِ ایمان تو تھوڑے لوگوں کے پاس ہی ہے۔

۹۰ ○ یہ لوگ سزاوارِ لعنت اس لئے ہیں کہ ان کے پاس کلام آیا ہے وہ ان کے پاس پہلے جو تعلیمات بھیجی گئی ہیں اُن کا مصدِّق ہے اور انہوں نے اس سے انکار کیا حالانکہ وہ کافروں پر غلبہ پانے کی دعا مانگتے تھے۔ اور یہ کتاب ان کی حد ہے اور انہیں اس حقیقت کا عرفان بھی ہے۔

○ یہ کافر لوگ ذلّت آفریں عذاب کے مستحق ہیں اور اللہ کے غضبٌ علیٰ غضب کے سزاوار، انہوں نے اپنی ایمانیات کو کوڑیوں کے مول بیچا ہے۔ انہیں حسد ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف بنی اسرائیل ہی کو کیوں نہیں منصبِ نبوت سے نوازتا، نہیں اللہ تعالیٰ مختارِ مطلق ہے اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اپنے منصبِ رسالت کے لئے چُن لے۔

○ اس حقیقت کا اعادہ ہے کہ تعلیمات قرآنی پر یہود ایمان کیوں نہیں لاتے انہیں اصرار ہے کہ ہم صرف وہی کلام مانتے ہیں جو ہم پر اترا اور ماوراء سے انکار کرتے ہیں۔

۵۱۳ الم ۱

ان سے دریافت کیا جاتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو تم انبیاء کا قتل کیوں کرتے رہے ہو، تمہارے ظلم کی انتہا تو یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ روشن معجزے لے کر آئے اور تم نے ان کی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر تم نے گوسالہ پرستی شروع کر دی، پھر کوہ طور کی بلند پہاڑیوں میں تم نے عہد کیا کہ احکامِ تورات کو پورے طور پر نافذ کرو گے اور پھر تم نے یہ احکام سُن بھی لیے پھر نافرمانی کی۔ آیا کفر کے سبب بچھڑے کی محبت تمہارے دلوں میں رچ بس گئی، کیا تمہارا ایمان تمہیں ایسی بُری باتوں کی دعوت دیتا ہے؟

○ ارشاد ہوا کہ صداقت کی یہ جانچ بھی ہے کہ موت کی تمنا کرو تاکہ تم اپنے اعمال کی جزا پاؤ، ایسا وہ ہرگز نہیں کریں گے کیونکہ ان ظالموں کو اپنے کرتوتوں پر سزا کا ڈر ہے۔

یہ تو زندگی کے بارے میں بڑے حریص ہیں انہیں تو ہزار برس تک جینے کی آرزو ہے لیکن طوالت عمر کے سبب سے عذاب سے چھٹکارا نہیں پا سکیں گے۔ اللہ کی ان کے اعمال پر نظر ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ یہود حضرت جبریلؑ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں (اور میکائیل کو اپنا دوست) جبریل تو اذنِ الٰہی سے گزشتہ الہامات کا مصدّق ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت لاتا ہے فرشتوں اور رسولوں سے عداوت خدا دشمنی اور کفر ہے

۱۰۰۔ کافروں کی خصوصیات بیان ہوئیں کہ عہد شکنی کرتے ہیں تجاہل عارفانہ کرتے ہیں، اور حضرت سلیمانؑ کے دورِ حکومت پر افتراء باندھتے ہیں فرضی ہاروت و ماروت کے لیے سرو پا قصّے کہ وہ فرشتے تھے، زہرہ نامی عورت پر فریفتہ ہو گئے (اور زن و شو میں جادو سے نفاق ڈالتے تھے) ان پر غضبِ الٰہی نازل ہوا، اور وہ بابل کے ایک کوئیں میں پھر ان کو الٹے لٹکے ہوتے ہیں، یہ لوگ کیسے لایعنی مشاغل میں مگن ہیں۔ نفع اور نقصان تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اگر یہ لوگ ایمان اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بناتے تو ثواب کماتے۔

○ مومنوں سے ارشاد ہوا کہ کافروں کے استہزا سے بچنے کے لئے گفتگو میں احتیاط کرو خطاب میں رسول کریم کو متوجہ کرنے کے لئے راعنا کی بجائے انظرنا کہا کرو کیونکہ وہ راعنا کو بگاڑ کر مذاق کرتے ہیں۔ اور سنا کرو، کافروں کے لئے عذابِ الیم ہے۔

تمہیں اللہ تعالیٰ نے خیر کے لئے مختص کیا ہے۔ اہل کتاب حسد تو کریں گے

ارشاد ہوا کہ بسنتِ الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں ا ح م ت

تو اس سے بہتر یا اسی قسم کی آیت نازل فرما دیتے ہیں، انہیں تو ہر شے پر قدرت حاصل ہے اس امر کا بھی اعلان ہوا کہ تقاضائے علم و آگہی ہے کہ جانو کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ کی ہے اس کے سوا نہ کوئی ولی ہے نہ نصیر۔ مسلمانوں کو روکا گیا کہ قومِ موسیٰؑ کی طرح گمراہی میں پڑ کر انٹ شنٹ سوال نہ کریں، اہل کتاب میں کچھ لوگ از راہِ حسد تمہیں ذہنی مغالطوں میں ڈالنا چاہتے ہیں، اب حق تم پر واضح ہو چکا ہے انہیں معاف کر دو، انہیں خیال میں نہ لاؤ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اس کا امر انہیں آلے گا۔

۱۱۰ ○ نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی گئی کہ یہ دو نیکیاں توشۂ آخرت ہیں اور علم و بصیرت کا تقاضا ہے کہ پہلے بھیجی جائیں۔ یہ لوگ طرح طرح کے بے برہان ڈھکوسلوں میں مبتلا ہیں مثلاً یہ کہ نصرانی اور یہودی ہی جنّت میں داخل ہوں گے۔ پھر یہ کہ یہودی کہتے ہیں کہ نصرانی راہِ راست پر نہیں ہیں اور نصرانی کہتے ہیں کہ یہودی راہِ راست پر نہیں ہیں یہ بے خبری کی باتیں ہیں، ان اختلافی باتوں کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہی کرے گا۔

○ فرمایا گیا کہ مسلمانوں کے مسجد الحرام میں داخلے پر کفّار روکاوٹیں ڈالتے ہیں ان کا یہ فعل ظالمانہ ہے اور معابد کی تخریب کاری۔ مسجد میں تو سب کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوتے داخل ہونا چاہیئے۔ کافر اپنے لئے دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذابِ عظیم کا سامان کر رہے ہیں۔ مشرق اللہ کا ہے اور مغرب بھی اللہ کا ہے جس طرف بھی تم رُخ کرو گے، اسے متوجہ پاؤ گے۔

○ عجیب بات ہے کہ زمین کی وسعتیں اور آسمانوں کی بلندیاں تو خداوند جلّ جلالہٗ کے حضور قامت درصامت ہیں اور یہ نادان اللہ تعالیٰ پر اتخاذِ وَلَد (بیٹا بنالینے کا) الزام تھوپنے پر تلے ہوتے ہیں۔ وہ بدیع السّمٰوات والارض تو صاحبِ ارادۂ مطلق ہے جب کن کہتا ہے تو تخلیق کی دنیائیں معرضِ وجود میں آجاتی ہیں وہ تو مادی آلائشوں سے پاک و صاف ہے۔ اُن اَن جانوں کا ذکر ہوا جو پہلے نادانوں کی طرح ایمان لانے کی شرائط میں یہ امور ہی شامل کئے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کلام کرے اور ہمیں کوئی نشانی دکھائے۔ اُن کے دل بھی ویسے ہی ہیں اللہ کی نشانیوں کے شعور کے لئے تو یقین کی چشمِ بصیرت درکار ہے۔

○ اے رسول ہم نے آپ کو تمام سچائیوں کا ترجمان بنا کر بھیجا ہے اور نیک اعمال پر لوگوں کو بشارت دینے والے اور بُرے اعمال سے تنذیر کرنے والے، ان دوزخیوں کے

بارے میں آپ سے باز پرس نہیں ہوگی ۔ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ یہودی اور نصرانی آپ سے جبھی راضی ہوں گے کہ آپ ان کی جتھابندی کا اتباع کریں۔ ہدایتِ ازلی کا سرچشمہ تو ذاتِ الٰہی ہے ۔ یہ تو محض اپنی خواہشوں کی پیروی میں ہی لگے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی
۱۲۰۔ ولایت اور نصرت آپ کے جبھی شاملِ حال ہوگی کہ آپ علم بالوحی کے بعد ان کی باتوں میں نہ آئیں! دراصل اہلِ کتاب تو وہ ہیں جو ایمان و اطاعت سے کتاب پر ایمان کا حق ادا کرتے ہیں ۔ کافر تو خسارے میں ہی ہیں ۔

○ بنی اسرائیل کو انعامات الٰہی یاد دلاتے کے بعد اس نعمتِ عظمیٰ کا ذکر ہوا کہ انہیں تمام اقوام پر فضیلت دی گئی، پھر انتباہ ہے کہ روزِ جزا کی داروگیر سے بچو، جہاں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا ۔ نہ تاوان قبول ہوگا ، نہ سفارش مسموع ہوگی ، اور نہ ہی دنیاوی امداد وہاں کام آئے گی ۔

○ فرمایا گیا یہودیوں، نصرانیوں اور مسلمانوں کے مشترک پیغمبر اعظم حضرت ابراہیمؑ (۲۳۰۰ ق م) کو اس کے ربّ نے کچھ احکام دے کر ان کی آزمائش کی وہ اس آزمائش میں پورے اُترے تو انہیں عالمِ انسانیت کی پیشوائی سونپ دی گئی ، حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کے لئے اسی منصب کی عطا چاہی ، ارشاد ہوا کہ ہاں اُن میں سے عادلوں کو یہ امتیاز حاصل ہوگا ظالموں کو نہیں ۔

○ پھر وہ واقعہ بیان ہوا ، جب کعبۃ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے مرجعِ خلائق اور دارالامن بنایا۔ اور مقام ابراہیم کو جائے نماز۔ فرمایا گیا کہ ہم نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرتِ اسمٰعیلؑ سے عہد لیا کہ وہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں ، اعتکاف کرنے والوں اور عبادت (رکوع و سجود) کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھیں گے پھر حضرتِ ابراہیمؑ کی اس دعا کا اعادہ ہے کہ اے اللہ اس شہر کو دارالامن بنا دے اور ان میں سے ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر رکھنے والوں کو بہترین ثمراتِ معیشت سے رزق عطا فرما ، اللہ تعالیٰ نے یہ دُعا قبول فرمائی اور کافروں کا بھی رزق نہیں روکا ، البتہ ان کے لئے عذاب ہے اور بدانجامی ۔

○ فرمایا گیا کہ تعمیر کعبہ کے وقت بھی حضرتِ ابراہیمؑ اور حضرتِ اسمٰعیلؑ نے دعا کی کہ اے خدا ہماری یہ خدمت قبول فرما۔ تو سمیع بھی ہے اور علیم بھی اور اے پروردگار، ہمیں اور ہماری اولاد کو بطورِ امتِ مسلمہ اپنی فرمانبرداری کی سعادت مقدّر رکھیو، اے بارِ الٰہا!

الٓمٓ ۱

ہمیں مناسکِ حج کی ہدایت دے، ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحیم ہے۔ اے پروردگارِ عالم! ان میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو تیری آیات کی تلاوت کرے، انہیں الکتاب (علومِ عالیہ) اور حکمت (علومِ آلیہ) کی تعلیم دے، ان کا تزکیۂ نفس کرے، بلاشبہ تو ہی صاحبِ علم اور صاحبِ حکمت ہے۔

○ ارشاد ہوا صاحبِ ایمان وعزیمت ابراہیمؑ کی ملت سے انحراف تو حمقا ہی کریں گے وہ
۱۳۰ مصطفٰے فی الدنیا اور صالح فی الآخرت تھے۔ جب ربّ الارباب کا ارشاد ہوا کہ ابراہیمؑ فرمانبردار بن جاؤ تو حضرتِ ابراہیمؑ نے جذبۂ عبودیت میں سرشار ہو کر سرِ تسلیم خم کیا اور نہایت ادب سے کہا میں سارے جہانوں کے پالن ہار کے سامنے حلفِ فرمانبرداری بجا لاتا ہوں، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو یہی وصیت کی کہ اے بیٹو! تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصطفٰے اور منتخب لائحۂ حیات عطا ہوا ہے۔ اس کی کماحقہ پابندی کیجیو اور آخری لمحاتِ حیات تک اس پر ثابت قدمی اختیار کیجیو" شاہد موجود ہیں کہ حضرتِ یعقوبؑ کے بیٹوں نے اپنے باپ کو بسترِ مرگ پر یقین دلایا کہ وہ موحّد اور مسلمان رہیں گے!

○ یہ ایک اُمت تھی، جس کا قافلۂ حیات گزر گیا۔ اس کے اعمال کی جزا و سزا اس کیلئے ہے اور تمہارے اعمال کی جزا و سزا تمہارے لئے ہے اور ان کے اعمال کی پرسش تم سے نہیں ہوگی۔

یہ کافر اے رسول آپ کو یہودی یا نصرانی ہونے کی دعوت دیتے ہیں، انہیں وضاحت کر دیجئے کہ درا صل ہم ہی ملت ابراہیمیؑ کے صحیح علمبردار ہیں کیونکہ حضرت ابراہیمؑ مشرک نہ تھے وہ تو موحّد تھے کہہ دیجئے! کہ ہمارا ایمان اللہ پر اس کی کتابوں پر، جو ہم پر نازل ہوئیں اور جو کچھ حضرت ابراہیمؑ اور حضرتِ اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر نازل ہوا اور جو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور دوسرے انبیاء پر نازل ہوا۔ ہم اس مسلسل اور مربوط نظامِ نبوّت کے پیروکار ہیں ان میں فرق نہیں کرتے اور سب کو مانتے ہیں۔ اگر تمہاری طرح یہ کفار بھی ایمان لائیں گے تو وہ بھی ہدایت پائیں گے، اگر منہ موڑیں گے تو یہ ہٹ دھرمی ہی ہوگی۔ سمیع وعلیم اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔

○ ہم نے تو اللہ کے ہدایت کردہ نظامِ زندگی کا رنگ قبول کیا ہے اس سدا بہار اَبدی رنگ سے کونسا رنگ اچھا ہو سکتا ہے ہم نے اسی کی عبودیت کو دل وجان سے قبول کیا ہے۔

یہ لوگ ہم سب کے پالن ہار کے بارے میں بحث کرتے ہیں، انہیں کہہ دیجئے کہ ہم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں تم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہو اور ہم اسی موقف میں مخلص ہیں۔ اس بات کی تردید کی گئی کہ حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت اسحٰقؑ، حضرتِ یعقوبؑ اور ان کی اولاد

۱۴۰۔ یہودی یا نصرانی تھے۔ کتمانِ شہادت سب سے بڑا ظلم ہے جس کا وہ ارتکاب کر رہے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ یہ ایک امّت تھی جو صفحۂ ہستی پر اب موجود نہیں ان کے اعمال کے حسن و قبح کی ذمہ داری ان پر ہے اور ہمارے اعمال کی جزا سزا ہمیں بھگتنا ہے اور تم سے ان کے اعمال کا محاسبہ نہیں ہوگا۔

پ ۲

○ تحویلِ قبلہ کے واقعہ پر کہ مسلمانوں نے ہجرت کے سولہ سترہ ماہ بعد اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں نماز کے لئے بیت المقدس کی بجائے کعبۃ اللہ کی طرف رُخ پھیر لیا۔ یہ نادان لوگ کہنے لگیں گے کہ اس تحویل کا سبب کیا ہے؟ اے رسولؐ انہیں فرما دیجئے کہ مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں، اس لئے کسی خاص سمت رُخ پھیر لینا کوئی اہمیت نہیں رکھتا اصل مقصود تو صراطِ مستقیم ہے جس کی توفیق ارزانی فرمانا اللہ کے اختیار میں ہے۔

اور تم تو مسلمانو! متوسط اور متوازن کردار اُمّت ہو جسے تمام عالم انسانیت کے لئے معیارِ شہادت بنایا گیا ہے اور تم پر تمہارے رسولِ اکرمؐ کو معیارِ شہادت قرار دیا گیا ہے۔

○ اس امر کی وضاحت ہوئی کہ تحویلِ قبلہ کا مقصد یہ بھی تھا کہ یہ بات منظرِ عام پر آ سکے کہ اتباعِ رسولؐ کون کون کرتا ہے! اور کون پرانی ڈگر پر گامزن رہتا ہے۔ قبلہ رو ہو جانا ہدایت یافتہ لوگوں کے لئے کوئی بڑی بات نہ تھی۔ اللہ رؤف و رحیم تمہارے ایمانوں کی حفاظت کرتا ہے رسول کریمؐ کے اضطراب کا ذکر ہے کہ آپ بار بار انتظارِ وحی میں آسمان کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ ارشاد ہوا کہ آپ کی پسندیدہ جہت کا فیصلہ ہو گیا ہے اب آپ جہاں بھی ہوں مسجدِ حرام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں اہلِ کتاب کو اس فیصلے کی حقانیت کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال سے غافل نہیں۔

○ جہاں تک ان کی اطاعت شعاری کا تعلق ہے یہ علم اور روشن دلیلوں کے باوجود آپ کے قبلے کو نہیں مانیں گے اور آپ ان کی اہواء کی پیروی نہیں کریں گے۔ اور ان کی زیادتیوں میں ان سے الگ رہیں گے۔

اہلِ کتاب رسولِ اکرمؐ کو اپنے بیٹوں کی طرح (اپنی نسل والوں کی طرح) پہچانتے ہیں، لیکن کتمانِ حق کا مرض جان بوجھ کر

لاحق ہو گیا ہے آپ کا رب سرچشمۂ حق و صداقت ہے اس میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے۔ ان کی
اپنی جہت عبادت ہے اور آپ کی اپنی۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ نیکی میں پیش قدمی اور
مسابقت کا ولولہ ہونا چاہیئے۔ جہت کے تعین کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جہاں کہیں بھی تم
ہو گے، ایک اجتماعی نظام میں منسلک کر دے گا اور یہ امر بھی اس کی بے مثال قدرت کاملہ پر
دلالت کرتا ہے۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں جہت کا تعین نہ بھولیں، اتمام حجت کے بعد مسجد الحرام
کی طرف رُخ کریں اسی طرح تم سب جہاں بھی ہوا کرو اسی کی طرف رُخ کیا کرو ان ہنگامہ جُو
۱۵۰۔ لوگوں سے نہ ڈریں، میری خشیت مقدم ہے تاکہ آپ پر میں اتمام نعمت کر دوں اور ہدایت کی
دولت سے تمہیں مالا مال کر دوں۔ اے رسولؐ آپ کا طریقِ ابلاغ رُسُل ماسبق کا سا ہو جو تلاوتِ
آیاتِ الٰہی تعلیمِ کتاب و حکمت اور علم میں اضافہ ہے فرمایا گیا کہ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا
میری نعمتوں کا صحیح استعمال کرو غلط استعمال نہ کرو۔

○ فرمایا گیا کہ اہلِ ایمان جہادِ زندگی میں صبر و عزیمت اور عبادت و خشیتِ الٰہی کی قوت
سے مدد لیں۔ اللہ تعالیٰ کی اعانت تو نظم و ضبط اور ڈسپلن اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ جو
لوگ رضائے الٰہی میں اپنا تن، من، دھن قربان کر دیتے ہیں اور اس کی عظمت کی گواہی دیتے
وہ مرتے نہیں ہیں وہ زندۂ جاوید ہو جاتے ہیں البتہ لوگوں کو عام طور پر اس کا شعور نہیں ہے۔
کارگاہِ حیات میں اونچے آدرشوں کے لئے خوف، بھوک، نقصانِ مال، اتلافِ جان، ضیاعِ ثمراتِ
محنت، ہماری آزمائشیں ہیں۔ اہلِ صبر و تقویٰ کو بشارت ہو کہ وہ فائز المرام ہیں۔ ان کا معمولِ حیات
ہے کہ جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہمیں
بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہی وہ مقبول بندگانِ الٰہی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی آفریں برستی ہے
اور جن پر اس کی رحمتوں کا گھنیرا سایہ ہے۔

○ (اس برگزیدہ گروہ میں حضرت ہاجرہ جیسی مامتا کی ماری ماں بھی تھی جس نے اپنے پیاسے
معصوم بچے کے لئے پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے مابین سات بار سعی کی اور
حج اور عمرہ کے لئے یہ سعی عظمتِ امومت کی علامت بن گئی۔ صفا اور مروہ شعائر اللہ بن گئے۔ ان کا
طواف نیکی ہے اور موجبِ مسرت ہے اللہ تعالیٰ نیکیوں کا قدر دان اور انہیں جاننے والا
ہے۔ اللہ کی روشن دلیلوں کو جھٹلانے والے ملعون ہیں، البتہ توبہ کرنے والوں، اصلاح کرنے والوں
۱۶۱۔ اور تبیانِ حق کرنے والوں کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

○ اے بنی نوعِ انسان! تمہارا معبود تو معبودِ واحد ہی ہے۔ اس رحمٰن و رحیم کے سوا کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں ، یہ آسمانوں اور زمین کی رنگا رنگ تخلیق کی اعجوبہ زائیاں ، یہ سلسلہ روز و شب اور احوال و ظروف کا متنوع اختلاف ، یہ انسان کے لئے اسبابِ معیشت مہیا کرنے والے جہاز جو بھرتے ہوتے سمندروں میں رواں دواں ہیں ، یہ آسمانی خوشگواریوں کا پیامی ابرِ باراں جو زمینِ مردہ کو زندگی بخشتا ہے ، اور وسیع زمین میں پھیلے ہوئے قسم قسم کے جاندار ، چرند، پرند اور درند ، یہ ہواؤں اور موسموں کا ایک خاص نظم سے ہیر پھیر ، یہ زمین اور آسمانوں میں ابر ہلتے (فیل بے زنجیر) کی تسخیر! اہلِ دانش کے لئے اللہ تعالیٰ کی روشن نشانیاں ہیں جو چاروں طرف بکھری ہوئی ہیں۔

○ ارشاد ہوا لوگوں میں ایسے نادان بھی ہیں جو اللہ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس محبت میں دوسروں کو بھی شریک کرتے ہیں۔ اہلِ ایمان کا محورِ عشق و محبت تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اے کاش ان ظالموں کو جمالیاتِ الٰہیہ کی رعنائیوں کی قدر ہوتی ، اور عذابِ الٰہی کا خوف۔

○ روزِ محشر قائدین اپنے پیروؤں سے بیزار ہو جائیں گے۔ تعلقات منقطع ہو جائیں گے پیروؤں کو حسرت ہوگی کہ کاش! پھر لوٹ کر دنیا میں جانا ہوتا تو ہم بھی ان سے اسی طرح اعلانِ بیزاری کریں۔ دوزخ ان کا مقدر ہے۔

○ عالمِ انسانیت سے خطاب ہے کہ زمینی پیداوار تمہیں مہیا ہے اس میں سے جائز طریقے سے کمائی ہوئی اور پاکیزہ مرزوقات کھاؤ (اس کا انسانی کردار پر اثر پڑتا ہے) اور اپنے کھلے دشمن شیطان کی پیروی سے بچ جاؤ۔ شیطان تو تمہیں برائی اور بے حیائی کی ترغیب دیتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پر لاعلمی میں بہتان تراشو۔

○ اے رسولؐ انہیں جب آپؐ کہتے ہیں کہ تنزیلاتِ قرآنی کا اتباع کرو ، تو وہ انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے آباء کی اتباع کریں گے ، خواہ ان کے آباء عقل و ہدایت سے عاری ہوں۔ ان کافروں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص اسے آواز دے رہا ہے جو پکار اور آواز کے سوا کچھ نہیں سمجھتا ، اُن کے کان ، زبان اور آنکھیں بیکار ہوگئی ہیں اور انہیں عقل بھی نہیں ہے۔ ایمان والوں سے خطاب ہے کہ طیّباتِ رزق میں سے کھاؤ ، حقِ عبودیت کا تقاضا ہے کہ اسی کا شکر ادا کرو۔ مردار ، خون ، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی غفور الرحیمی ہے کہ اگر سرکشی اور حد سے بڑھنے (نافرمانی) کی نیت سے نہ ہو تو اضطراری حالت

میں ان کے استعمال پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

○ وہ لوگ جو تنزیلاتِ قرآنی کا کتمان کرتے ہیں اور اپنی اغراض میں اندھے ہو کر ان آیات کو سستے مول بیچتے ہیں تو وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں یہ لوگ نیکی کی جگہ برائی اور مغفرت کی بجائے عذاب خریدتے ہیں، ان کا عذاب پر جری ہونا یا صبر کرنا کیسا عجیب ہے۔ یہ اس لئے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں تمام سچائیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں اور ان روشن سچائیوں میں اختلاف کی راہیں تلاش کرنے والے ضد اور مخالفت میں بہت دور نکل گئے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ صرف کعبے کی طرف رُخ کر لینا ہی نیکی نہیں ہے (یہ تو نظمِ ملی کا تقاضا تھا) اصل نیکی تو ایمان اور خیرات میں ہے۔ ارشاد ہوا قصاص میں حفظِ زندگی ہے۔ روزوں کا مقصد

۱۸۰- تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ رمضان المبارک نزولِ قرآن کا مہینہ ہے۔

قرآن کا نزول رمضان المبارک میں ہوا اور قرآن انسانیت کے لئے ہدایت اور فرقان ہے۔ اس ماہِ مبارک میں جو موجود ہو روزے رکھے۔ مریض اور مسافر ہو تو بعد میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سہولت دینا چاہتا ہے تنگی نہیں۔ آپ سے لوگ، اے رسولؐ مجھ سے قُرب ڈھونڈنے کی راہیں پوچھتے ہیں۔ انہیں کہہ دیجئے میں تو تمہارے قریب ہی ہوں ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں، ہدایت کا راستہ میری اطاعت اور مجھ پر ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہے عورتیں اور مرد ایک دوسرے کا لباس ہیں۔ رمضان المبارک کی راتوں میں ان کا ملنا جائز ہے۔ البتہ حالتِ اعتکاف میں نہیں (مسائل کی تفصیل ہے) رشوت مال حرام ہے۔ چاند کے بارے میں لوگ پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ یہ حج اور دیگر امور کے اندازے

۱۹۰- اسے لیتے ہے۔ گھروں میں داخلہ دروازوں سے ہونا چاہیے۔ قتال ان سے کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں۔ اور تمہیں گھروں سے نکالتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو پھر تفصیل ہے کہ حج میں مباشرت، فسوق اور جدال جائز نہیں۔ یہ ایک پسندیدہ عمل ہے۔ حج اور عمرہ پورے مناسک کے ساتھ

۲۰۰- ادا کرو۔ زادِ راہ لو۔ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دین اور دنیا دونوں کی بھلائی مانگو۔

○ اللہ کے ذکر میں لگ جاؤ اور اس کی رضا جوئی میں اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دو۔ اسلام میں کامل طور پر شامل ہو جاؤ، شیطان کی پیروی چھوڑ دو، کفار اہلِ ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں وہ بالآخر اہلِ ایمان کو بالاتر دیکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے عالمِ انسانیت کو ایک دین پر پیدا کیا، اور صاحبِ کتاب بشارت دینے والے

۲۱۰- اور ڈرانے انبیاء ورسل مبعوث کئے تاکہ اختلافِ باہمی باقی نہ رہے۔ ہاں ان لوگوں نے اختلاف کیا جن میں باہمی ضد تھی۔ راہِ راست کی ہدایت اللہ دیتا ہے جسے چاہے۔ تمہارا یہ خیال باطل ہے کہ تمہیں تنگی اور سختی اور آزمائش کے زلزال کے بغیر جنت مل جائے گی۔ یہ امتحان تم سے پہلوں کو پیش آئے اور ان کا رسول اور وہ پکار اُٹھے کہ اللہ کی نصرت کب آئے گی۔ بے شک اللہ کی نصرت آیا ہی چاہتی ہے۔

اے رسول کریمؐ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجئے کہ تمہاری آمدنی کا صحیح مصرف والدین، قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرنا ہے۔ اللہ تمہارے عملِ خیر کو جانتا ہے۔ تمہیں جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ تمہیں قتال گراں گزرتا ہے لیکن جان لو ہو سکتا ہے جسے تم ناگوار سمجھو وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور جسے تم پسندیدہ سمجھتے ہو وہ مضر ہو۔ اصل علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے۔

آپ سے حرمت والے مہینے میں قتال کے بارے دریافت کرتے ہیں کہہ دیجئے شہرالحرام میں قتال گناہ ہے راہ خدا میں رکاوٹ اور کفر ہے۔ مسجدِ حرام سے وہاں رہنے والوں کو نکالنا تو اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ فتنہ برپا کرنا تو قتل سے بھی بڑا جرم ہے یہ تو تمہیں تمہارے دین سے منحرف کرنے کے درپے ہیں ارتداد اور کفر کی حالت میں مرنے والوں کے تمام اعمال اکارت جائیں گے اور وہ ہمیشہ دوزخی رہیں گے۔ اللہ کی غفور الرحیمی نے اہلِ ایمان، مہاجروں اور مجاہدوں کو اپنے سایۂ رحمت میں لے رکھا ہے۔

○ اے رسولؐ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں انہیں کہہ دیجئے کہ ان میں بڑا گناہ ہے۔ ہاں کچھ لوگوں کے فائدے بھی ہیں لیکن نفع کے مقابلے میں گناہ بہت زیادہ ہیں، یہ بھی سوال کرتے ہیں کہ راہِ خدا میں کیا خرچ کریں کہہ دیجئے کہ جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو۔ احکام کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ تاکہ تم سوچو کہ دنیا و آخرت میں اعمال کا کیا تعلق ہے۔ یتیمیٰ کے بارے میں یہ ہے کہ اُن کے مال کی حفاظت اور ان کی اصلاح ملحوظ رہنی چاہیئے ان کو اپنے معاملات میں شامل کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں تمہارا کام مصلح کا ہو نہ کہ مفسد کا اللہ تعالیٰ اس خصوص میں تمہیں تکلیف میں نہیں ڈالتا وہ تو غالب حکمت والا ہے۔ مشرک
۲۲۰/- عورتوں سے جبھی نکاح کرو کہ مومنہ ہو جائیں۔ کنیز مومنہ، مشرکہ سے اچھی ہے خواہ تمہیں اچھی ہی لگے۔ اللہ جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے پھر ایام حیض میں عورتوں سے الگ رہنے کا

حکم ہے۔ مقصود طہارت ہے۔ ارشاد ہوا عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، توالد و تناسل کا پورا عمل اس نظریئے سے سوچو۔ اہلِ تقویٰ کے لئے بشارت ہے۔ پرہیزگاری کا تقاضا ہے کہ جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ۔ عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھانے والوں کے لئے چار ماہ کی مہلت ہے رجوع کریں اللہ صاحب غفران و رحمت ہے۔ طلاق ہو جانے کی صورت میں عورتیں تین حیض تک نکاح ثانی نہ کریں تاکہ نومولود کی نسل کا تعین ہو سکے۔ طلاق کے مسائل کی وضاحت ہے۔ عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسا کہ مردوں کے ہیں، البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔ پھر طلاق رجعی کا ذکر ہے حلالہ کا اور حسن سلوک سے سَرح کا، عدت کے بعد نکاح ثانی کا اور اس میں رکاوٹ نہ ڈالنے کا، متعدہ سے دو سال دودھ پلوانے اور متعلقہ مسائل کا اسی طرح خاوند کی وفات کے بعد عدت بیوہ کے لئے چار ماہ دس دن ہے اور مَسّاس سے پہلے طلاق کی صورت میں مہر نصف ادا کرنا ہوگا۔ باہمی معافات مستحسن ہے

○ الصلوٰۃ الوسطیٰ کی تاکید کی گئی۔ یہ نمازِ عصر ہے جو بڑی ہنگامہ خیز مصروفیات میں آتی ہے۔ بعدازاں وصیت ہے مطلقہ عورتوں کو خرچ دینے کی ایک سال کے لئے اور یہ کہ اس دوران انہیں گھر میں بھی رہنے دیا جائے۔ ۲۴۰

○ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا ذکر ہوا جنہیں جہاد کے لئے کہا گیا تو بھاگ گئے اسی دوران طاعون پھیلی اور مر گئے اور حضرتِ حزقیل کی دعا سے زندہ ہوئے، مقصود یہ سمجھانا تھا کہ موت تو اٹل ہے جہاد میں آئے یا طاعون سے البتہ بات مرگِ باشرف کی ہے اور وہ صرف اور صرف جہاد میں شہادت ہے۔

○ راہِ خدا میں خرچ کرنا بڑی نیکی کا کام ہے اور یہ اس طرح ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دینا ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں کئی گنا برکت دے کر واپس عطا فرمائے گا۔ تنگدستی اور فراخی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ حضرتِ شموئیل کے پاس بنی اسرائیل درخواست لے کر گئے کہ انہیں ایسا نبی درکار ہے جو ظالم بادشاہ جالوت (انجیل کا گولیتھ) کے چنگل سے انہیں چھڑائے اور اس سے ہماری دربدری اور بے سروسامانی کا انتقام لینے کے لئے مقاتلہ کرے۔ حضرتِ شموئیل نے فرمایا کہ اچھا تم پر جہاد فرض ہوا تو لڑو گے انہوں نے کہا ہاں مگر جب جہاد فرض ہوا تو معدودے چند ہی ثابت قدم رہے۔

○ بنی اسرائیل کی استدعا پر طالوت کو (بائبل کا ساؤل) جو بنی اسرائیل کے بنجمن قبیلے سے تھا اُن کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ اس پر معترض ہوتے کہ ہم وسعتِ مال کے سبب حکومت کے اس سے زیادہ حقدار

ہیں۔ ارشادِ الٰہی ہوا کہ اُن کی برگزیدگی کا سبب یہ ہے کہ وہ تم سے فضیلتِ علمی اور قوّتِ جسمانی کے اعتبار سے ممتاز ہیں۔ اور پھر حکومت تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اس پر کسی فرد یا قوم کا اجارہ نہیں ہے۔

⊙ ظالم جالوت، بنی اسرائیل سے وہ تابوتِ سکینہ چھین کر لے گیا تھا جو یہ لوگ اپنے لشکر کے آگے آگے احتراماً رکھتے تھے اور اس میں حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ و دیگر پیغمبروں کے تبرکات تھے۔ بنی اسرائیل اس تابوت کے لئے مضطرب تھے۔ طالوت کی حکومت کی روشن مثال یہ ہوئی کہ دبا چھوٹ پڑی لوگ تابوتِ سکینہ چھوڑ کر بھاگ گئے اور فرشتے یہ تابوت طالوت کے پاس چھوڑ گئے اس سے بنی اسرائیل طالوت کی حکومت سے مطمئن ہو گئے۔

○ طالوت اپنے لشکر سمیت جالوت کے مقابلے کے لئے نکلے تو راستے میں دریا آیا، انہیں کہا گیا کہ تمہاری آزمائش یہ ہے کہ سیر ہو کر پانی نہ پیو، چلّو بھر پی لو تو مضائقہ نہیں۔ وہ اس آزمائش میں پورے نہ اترے، شکم سیر ہو کر پانی پیا اور دریا پار جب جالوت کے لشکر کے سامنے صف آرا ہوئے تو اکثریت نے کہا کہ ہمیں تو جالوت کے مقابلہ کی سکت نہیں، لیکن جو لوگ آزمائش میں پورے اترے تھے اور جنہیں یقینیات کی دولت میں سے حصہ وافر ملا تھا، صف آرا ہو گئے بعض اوقات منظم اور مرتب چھوٹی جماعت غیر منظم غیر مرتب بڑی جماعت پر غالب رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو منظم، سرفروش اور ڈسپلن پسند کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ یہ سرفروشوں کی جماعت جب جالوت اور اس کے لشکر کے سامنے آئی تو دعا کی کہ اے ہمارے پالن ہار۔ ہمارے دلوں کو صبر و استقامت کی قوّت عطا فرما، کافروں کے خلاف جہاد میں ہمارے

۲۵۰۔ پائے ثبات متزلزل نہ ہوں اور ان کافروں پر ہمیں نصرت عطا فرما۔ چنانچہ اللہ کی نصرت آئی، لشکرِ طالوت میں شامل حضرتِ داؤدؑ نے جالوت کو قتل کر دیا، داؤدؑ کو حکومت، حکمت اور علم عطا ہوا۔ یہ سنتِ الٰہی ہے کہ رفعِ فساد کے لئے اصلاح کرنے والوں کا دفاع کیا جاتا ہے۔ یہ حقائقِ حیات ٹھیک ٹھیک آپ کو سنائے جا رہے ہیں، جن میں جہانوں پر فضل کرنے والے خداوندِ قُدّوس کی عظمت کی نشانیاں ہیں، بلا شبہ آپؐ مرسلینِ الٰہی میں سے ہیں۔

پ ۳

○ یہ انبیاء و مرسلین کا ایک غیر منقطع سلسلہ ہے، جن میں بعض انبیاء و مرسلین کو بعض پر فضیلت حاصل ہے کچھ ایسے تھے جن سے خدا نے کلام کیا، بعض کے درجات بلند کئے، عیسیٰؑ ابنِ مریم کو معجزات عطا ہوئے انہیں روح القدس کی تائید ملی۔ اور یہ جو باہم اختلاف کی محفلیں برپا

ہوتیں، مباحثے، مجادلے اور مقاتلے ہوتے تو یہ تو اللہ کی مشیت ہے۔

اہلِ ایمان کو انفاق فی سبیل اللہ کی تاکید کی گئی۔ اپنے رزق میں سے نیکی کمالو۔ اس دن نہ تو بیع کام آئے گی نہ دوستی اور نہ سفارش اور کفر تو ظلم ہے

○ آیت الکرسی عطا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سب کو قائم کرنے والا بیدارِ مطلق خدا ہے۔ جو اونگھ اور نیند سے ماوراء ہے، بلندیوں میں جو اسرار و رموز ہیں اور زمین میں جو خزینے اور دفینے ہیں، سب اسی کے ہیں، اس کے ہاں اس کے اذن کے بغیر کوئی سفارش بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا علم حاضرات اور غائبات پر محیط ہے۔ اس کی منشاء مشیت کے بغیر کوئی بھی کسی طور پر بھی، کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کے علم پر بھی حاوی نہیں ہو سکتا۔ اس کی کرسی حکومت آسمانوں کی رفعتوں اور زمین کی گہرائیوں کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ وہ ان کی محافظت سے نہیں تھکتا، اور وہی اونچی سے اونچی بلندیوں اور عظیم سے عظیم عظمتوں کا مالک ہے۔

○ جب گمراہی اور ہدایت کے مابین واضح خطِ امتیاز کھینچا جا چکا ہے تو ایمان میں کسی زبردستی کی ضرورت نہیں۔ جس نے طاغوتی نظامِ حیات سے منہ موڑ کر ایمانیاتِ الٰہیہ کی راہ اختیار کی ہے اسے ناقابلِ تنسیخ ٹھوس دستاویز میسر آگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ولایت سے انسان تہ در تہ ظلمات سے نورٌ علیٰ نور اجالوں کی طرف لپکتا ہے اور طاغوت کی دوستی روشنیوں سے عمیق در عمیق ظلمتوں میں غرقابی سے عبارت ہے، اور خلود فی النار کی پیامی۔

○ اس کے بعد بابل کے کسی بادشاہ یا نمرود کا ذکر ہے جس نے حضرتِ ابراہیمؑ سے وجودِ باری کے بارے میں بحث و تکرار کی، اسے کہا گیا کہ تمہیں حکومت خدا نے دی ہے اسے یہ ماننے میں عذر تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس کے سامنے سجدہ نہ کیا اسے اصرار تھا کہ وہ خدا ہے۔ حضرتِ ابراہیمؑ نے یہ دلیل پیش کی کہ میرا خدا تو زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے اس نے کہا کہ میں بھی زندگی دینے اور مارنے پر قادر ہوں۔ چنانچہ ایک قابلِ گردن زدنی قیدی کو رہا کر دیا اور ایک بیگناہ کو مار دیا۔ حضرتِ ابراہیمؑ نے آخری دلیل قاطع یہ دی کہ میرا خدا تو وہ ہے جو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے۔ اس پر نمرود بھونچکا رہ گیا۔ بلاشبہ ظالم ہدایت سے محروم رہتا ہے۔

○ پھر حضرت عُزیر کا واقعہ ذکر ہوا کہ وہ بخت نصر کی قید سے واپس آئے تو انہیں

ایک برباد بستی کو دیکھ کر خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ اس تباہ حال بستی کے باشندوں کو کیسے زندہ کرے گا شہر کیسے آباد ہوگا۔ حکم خداوندی سے ان کی روح قبض ہوئی، سواری کا گدھا بھی مر گیا یہ حالت ایک صدی تک رہی، اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زندگی دے دی اور پوچھا کہ تم اس جگہ کتنا عرصہ رہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک دن یا اس سے کچھ کم، ارشاد ہوا کہ تم ۱۰۰ برس اس حالت میں رہے لیکن دیکھو تمہارا کھانے پینے کا سامان خراب نہیں ہوا۔ تمہارے گدھے کو اور تمہیں حیاتِ نو ملی ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس کی عظمتِ تخلیق کی نشانی بنو، اور یہ دیکھو کہ ہم ہڈیوں کو کیسے باہم جوڑ دیتے ہیں اور پھر اُن کو گوشت سے ڈھانپ دیتے ہیں جب انہیں تبیانِ حقائق ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان بڑھ گیا۔

○ حضرتِ ابراہیمؑ کی اطمینانِ قلب کے لئے بارگاہِ احدیت میں یہ استدعا کہ مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو زندہ کس طرح کرتے ہیں سوال ہوا کہ کیا آپ کو یقین نہیں۔ گزارش کی کہ یقین تو ہے البتہ اطمینانِ قلب چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ چار پرندے (کبوتر، مرغ، مور، کوّا) لیں انہیں اپنے پاس ہلالیں، پھر اُن کا ایک ایک حصہ پہاڑ پر رکھ دیں، پھر انہیں بلائیں وہ آپ کے پاس اڑتے ہوئے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ ۲۶۰

○ اُن لوگوں کی مثال جو انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں ایسی ہے جیسا کہ ایک بیج ہو، جس سے سات بالیں اُگیں، ہر بال میں سَو دانے ہوں اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھوتری دے اس کے علم میں ان گنت وسعتیں ہیں۔ فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا ثواب انہیں ملتا ہے جو نہ تو احسان جتلاتے ہیں نہ ایذا رسانی کرتے ہیں انہیں نہ تو قیامت کے خوف ہوگا نہ غم۔ شائستگی سے بات کرنا اور عفو و درگزر کرنا، ایسی خیرات کرنے سے بہتر ہے جس کے بعد سوال کرنے والے کو ایذا دی جاتے۔ اہل ایمان کو خیرات کر کے احسان جتانے، سائل کو ایذا پہنچانے سے روکا گیا۔ اس سے تو خیرات کا ثواب ہی ضائع ہو جاتا ہے جو شخص ریاکار ہے اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پہ ایمان نہیں رکھتا اس کی مثال اس صاف پتھر کی سی ہے جس پر گرد پڑی ہوا اور زبردست بارش اسے بالکل صاف کر دے انہیں اپنے اس عمل کا کوئی ثواب نہ ہوگا۔ کافروں کے لئے ہدایت کہاں؟

۲۶۱ تا ۲۶۴

جو اللہ کی رضا جوئی میں اور طمانیتِ روحانی کے لئے خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس اونچی جگہ پر واقع باغ کی سی ہے جسے زور کی بارش دوگنا پھل دیتی ہے اور اگر صرف پھوار ہی پڑے

تک الرسل ۳

تو بھی اس کے پھل کو کوئی گزند نہیں پہنچتا۔ اللہ تعالیٰ انسانی اعمال پہ نگران ہے

○ خیرات کر کے احسان جتانا اور سائل کی دل آزاری کرنا تو ایسا ہے جس طرح کوئی بوڑھا ہو جس کی اولاد صغیر سن ہو اس کا سارا سرمایہ کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو، پانی وافر ہو ہر قسم کے ثمرات میسر ہوں لیکن ایک آتش بداماں بگولہ اسے جلا کر راکھ کر دے! اللہ تعالیٰ تو تم پہ ان آیات سے سوچ کی نئی نئی راہیں کھولتا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ کی راہ میں وہ مال خرچ کرو جو صاف ستھرا اور پاکیزہ ہو، مالِ خبیث نہیں، اللہ تعالیٰ لائقِ حمد ہے اور تمہاری خیرات سے بے نیاز ہے۔ شیطانی وساوس تمہیں خیرات سے روکنے کے لئے افلاس کا خوف دلاتے ہیں اور بے حیائی کی ترغیب دیتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مغفرت کا وعدہ کرتا ہے اور تمہارے مال میں فضل و برکت کا، وہ بڑا وسعت والا جاننے والا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کی عنایات بے غایات میں سے ایک عظیم نعمت حکمت و دانائی ہے، جسے یہ نعمت عطا ہوتی اسے خیر کثیر عطا ہوتی۔ فہم و ادراک کی صلاحیتیں ہی نصائح قبول کرنے کی

۲۷۔ کی ضمانت ہیں۔ تم صدقہ کرو یا نذر مانو، اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ ان اعمال میں بے احتیاطی ظلم ہے جس کا اللہ تعالیٰ ساتھ نہیں دے گا۔ خیرات گناہوں کو دور کرتی ہے۔ خواہ پوشیدہ کرو یا دوسروں کو ترغیب دینے کے لئے علانیہ۔ اللہ تعالیٰ تمام اعمال سے واقف، خیرات میں مومن و کافر کی تمیز نہیں کرتا ہے۔ ہدایت تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ خیرات ان اہلِ احتیاج کے لئے ہے جو اصحابِ صُفّہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں لگے ہوتے ہیں، چل پھر کر روزی نہیں کما سکتے ناواقف شخص ظاہری طور پہ دیکھ کر انہیں مالدار سمجھتا ہے وہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر نہیں مانگتے۔ خیرات ایسے لوگوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دی جانی چاہئے مخفی طور پہ بھی اور علانیہ طور پر بھی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا اجر ہے اور اُن لوگوں کے لئے نہ تو خوف ہے نہ حزن و ملال۔

○ سود خور قیامت کے روز مخبوط الحواس ہو کر اٹھیں گے۔ گویا انہیں شیطان نے چھو گیا ہے۔ کیونکہ انہیں امتیاز نہیں رہا کہ بیع حلال ہے، اور سود حرام ہے۔ موعظت الٰہی سے جس نے سود ترک کر دیا، اس کے سابقہ اعمال معاف ہو گئے۔ اس کا معاملہ سپردِ خدا ہے۔ ہاں جس نے سود لینا باقی رکھا۔ اس کے لئے ہمیشہ کا جہنم ہے۔

○ مالِ سود میں برکت نہیں ہوتی، مالِ خیرات میں برکت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ گنہگاروں اور ناشکر گزاروں کو ناپسند کرتے ہیں۔ مومنوں، عمل صالح کرنے والوں، نماز ادا کرنے والوں، زکوٰۃ

۲۷۶

دینے والوں عند اللہ ماجور ہوں گے اور خوف و غم سے آزاد ہوں گے ۔ مسلمانوں کو راہِ تقویٰ اختیار کرنی چاہیئے اور باقیماندہ سود چھوڑ دینا چاہیئے ورنہ یہ یاد رہے کہ سود لینا اللہ تعالیٰ اور رسول کریمؐ کے خلاف اعلانِ جنگ کرنا ہے اگر توبہ کروگے تو اصل مال ملے گا ۔ اس سے نہ تم پہ ظلم ہوگا اور نہ تم ظلم کر رہے ہوگے ۔ تنگدستی کی حالت میں فارغ البالی تک مہلت دی جانا چاہیئے اور قرض تو بخش دینا بہتر ہے ۔

۲۸۰ ○ روزِ قیامت کے ابتلا سے بچو ، اس روز سب کو حضورِ حق میں پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کی جزا و سزا پانا ہے اور کسی پہ ظلم نہیں ہونا ہے ۔

ارشاد ہوا کہ قرض اور لین دین کے معاملات کو منصف مزاج کاتب سے لکھوا لیا کرو ۔ مدیون خود معذور ہو تو اس کا مختار لکھوا دے ، دو گواہ بھی ہوں ، دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ، دو اس لئے کہ ایک اگر بھول جائے تو دوسری یاد کرا دے ۔ چھوٹے یا بڑے معاملے ہوں لکھنے سے منع کیا گیا ہے ۔ دست بہ دست تجارت کی صورت میں لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ خرید و فروخت کے وقت گواہ بھی مقرر کر لیا کرو ۔ اللہ علیم ہے تمہیں تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے اور نافرمانیوں سے روکتا ہے ۔ ارشاد ہوا کہ تحریر کا بدل گروی بھی ہے ۔ دورانِ سفر ایسی صورت اختیار ہو سکتی ہے ۔ امین امانت ادا کرے یہ تقویٰ کا تقاضا ہے ۔ صاحبِ سماوات و ارض خدا تمہارے ظاہری اور باطنی اعمال کا محاسبہ کرے گا ۔ مغفرت و تعذیب اسی کے ہاتھ میں ہے ۔ تنزیلاتِ الٰہی پہ خود رسول ایمان لاتا ہے پھر مومنین ۔ یہ سب لوگ اللہ ، فرشتوں ، کتابوں اور رسولوں پہ ایمان لاتے ہیں اور رسولوں میں فرق نہیں ڈالتے ، اُن کا کہنا ہے اے ہمارے رب ہم نے آپ کے احکام سنے اور اطاعت میں سرِ تسلیم خم کر لیا ۔ ہمیں آپ کی طرف لوٹنا ہے اور آپ کی بخشش کے طلبگار ہیں ۔ اللہ کسی کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ، ہر شخص کو جزا و سزا اپنے اعمال پہ ملے گی ۔ پھر بڑی ہی عاجزانہ دعا ہے کہ اے ہمارے پالن ہار از راہ کرم ہماری بھول چوک پہ مواخذہ نہ کیجئے ، ہم پہ وہ بوجھل ذمہ داریاں نہ ڈالیں جو ہم سے پہلے لوگوں پہ ڈالی گئی تھیں ۔ اے ہمارے رب ! ہماری قوت اور صلاحیت کے مطابق ہمیں ذمہ داریاں عطا فرما ، ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما ، ہماری مغفرت فرما ، ہم پہ رحم فرما تو ہی ہمارا مولا ہے ، اپنے عاجز بندوں کو کفر و جحود کی قوتوں پہ نصرت عطا فرما !

۳ سورۃ آلِ عمران (مدنی) | اس سورت کی تینتیس آیات ہیں ارشاد ہوا کہ ہم نے حضرت آدمؑ ، حضرت نوحؑ ، آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمرانؑ کو تمام جہانوں سے ممتاز کیا ۔ سورت کا نام اسی مناسبت

سے ہے۔ عمران نام کی دو شخصیتیں ہیں حضرتِ موسیٰؑ کے پدرِ بزرگوار عمران بن یصہر، دوسرے حضرتِ مریمؑ کے والدِ گرامی عمران بن ماتان۔ اس سورت کی ۲۰۰ آیات ہیں اور بیس رکوع۔

○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آغاز حروفِ مقطعات ا-ل-م سے ہوتا ہے اور پھر شانِ الوہیت میں معبودیت، حیاتِ دائمی اور قیومیت کے اظہار کے ساتھ تنزیلات قرآنی کا ذکر ہے۔ جو کتبِ سماویہ انجیل و تورات کی مصدّق ہیں۔ قرآنی ہدایت عالمِ انسانیت پر محیط ہے اور قرآنِ مجید حق و باطل میں فرقان ہے۔ کافروں کے لئے شدید عذاب ہے۔ زبردست، اعمال کا بدلہ دینے والے، زمین و آسمان کے اسرار سے واقف، شکمِ مادر میں جیسی چاہے انسانی صورت گری کرنے والے، غالب اور حکیم خدا کا عبادت میں ساجھی کون ہے؟ تنزیلات قرآنی میں محکمات (واضح المعانی) ہیں متشابہات (لفظی یا معنوی مشابہت) بھی۔ کج رو لوگ متشابہات میں پڑ کر فتنہ جوئی کرتے ہیں۔ تاویل (مسئلے میں اصل کی طرف رجوع کرنا) تو علم میں راسخ ہو تو ممکن ہے اور جن کے علم و عقل کا محور ذاتِ الٰہی ہے۔ اس کے بعد بڑی ہی عاجزانہ دعا ہے کہ اے ہمارے پالن ہار! ہدایت کی دولت سے مالا مال کرنے کے بعد ہمیں زیغ قلب (دل کی کجی) سے بچا۔ اپنی رحمتِ خاص سے نواز، تیری وہبی قوتیں بڑی ہی وسیع ہیں۔ اے ہمارے رب! بے شک تو تمام انسانوں کو شک و شبہ سے بالا آخرت کے دن جمع کرے گا۔ تیرا وعدۂ احتساب سچّا ہے۔ کافر تو دوزخ کا ایندھن ہیں۔ قیامت کے دن، ان کے اموال اور ان کی اولاد کام نہیں آئے گی۔

۱۰ ○ آلِ فرعون اور اُن سے پہلے مکذّبین بھی مواخذۂ خداوندی سے اور اس کے سخت عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔ فرما دیجئے! کافر مسلمانوں سے مغلوب ہوں گے ان کا حشر عذابِ جہنم ہے۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کو جو تائیدِ ایزدی ملی اس کا اظہار ہے اور یہ کہ اسے اولی الابصار (آنکھوں والوں) کے درسِ عبرت ہونا چاہیئے۔

○ انسانی خواہشات نفسانی عورتوں، بیٹوں، خزانے کے سونے اور چاندی کے ڈھیروں، نشاندار گھوڑوں، مویشی اور کھیتیوں کے مادی پس منظر میں ارشاد ہوا کہ واللہ عندہٗ حسن المآب خوش انجام بھلائیوں کا ٹھکانہ تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

○ ان مادی ترغیبات کے مقابلے میں پرہیزگاروں کے لئے آبی وسائل سے فیض یاب جنّاتِ ابدی ہیں، جہاں پاکیزہ بیویوں کی رفاقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی سے بھرپور ماحول ہے۔ بندوں کی کونسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ سے چھپی رہ سکتی ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بہرہ ور

۵۴۹

یہ صاحبِ ایمان لوگ گناہوں سے مغفرت اور دوزخ سے بچاؤ کی دُعا کرتے ہیں۔ ان میں صابر بھی ہیں، صادق بھی، قانت (فرماں بردار) بھی ہیں، انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے بھی ہیں اور آخر شب استغفار کرنے والے بھی۔

توحیدِ باری پر تین شہادتیں مذکور ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کی شہادت، ملائکہ کی شہادت اور اہلِ علم کی شہادت جو صاحبِ انصاف ہیں کہ اللہ تعالیٰ معبودِ حقیقی، غالب ہے اور صاحبِ حکمت۔

○ دینِ الٰہی تو اسلام ہی ہے۔ اہلِ کتاب ضد کے سبب اختلاف کرتے ہیں، آیاتِ الٰہی کے انکار پر جلد احتساب ہوگا۔ ان کے جھگڑا کرنے پر انہیں کہہ دیجئے کہ میں نے اور میرے پیروؤں نے تو احکامِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اہلِ کتاب کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟ آپ انہیں کہہ دیجئے کہ اگر وہ اسلام لائیں گے تو امن پائیں گے۔ ورنہ روگردانی کی سزا ان کا مقدر ہے۔ ۲۰ آپ کا کام تو پہنچا دینا ہے۔ اللہ بصیر ہے۔

○ آیاتِ الٰہی سے کفر کرنے والے، انبیاء کو ناحق قتل کرنے والے، انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرنے والے، ان سب کے لئے الناک عذاب ہے۔ ان کے دنیا اور آخرت کے اعمال ضائع ہوگئے اور انہیں کہیں سے بھی مدد نہیں ملے گی۔ پھر اہلِ کتاب کے اعراض عن الحق اور اس مفروضے کا ذکر ہے کہ خود ساختہ باتوں کا غرہ ہے کہ انہیں آگ گنتی کے چند دنوں ہی چھوئے گی، یومِ حساب برپا ہوگا تو کسی پر ظلم نہیں ہوگا ہر شخص کو اپنے اعمال کی پوری جزاو سزا ملے گی۔

○ کہہ دیجئے اے اللہ ارض و سمٰوات پر محیط تمام مملکت تیری ہے۔ تو صاحبِ جلال و جبروت ہے جسے چاہے حکومت عطا کر دے اور جس سے چاہے حکومت چھین لے، جسے چاہے ارتقاء عروج کی لازوال عزتیں بخش دے جس کو چاہے نکبت و زوال کی پستیوں میں اُتار دے ساری بھلائیاں تیرے حیطۂ اختیار میں ہیں اور تیری قدرت کا سکہ پوری کائناتِ ہستی پر رواں ہے، لیل و نہار کا تغیر و تبدل، مُردوں سے زندوں کا اور زندوں سے مُردوں کا استخراج اور بے حساب مرزوقاتِ حیات کی جسے چاہے اس کے لئے توفیر، سب اسی کی قدرتِ کاملہ کی کرشمہ کاریاں ہیں۔ ارشاد ہوا کہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ، بجز بچاؤ کی مصلحت پر جو ایسا کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ کا کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ تقویٰ کا بھی تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو جس کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔

○ کائناتِ ہستی کی ہر شے پر قادر تو ذاتِ الٰہی ہے جس کے علم میں تمہارا ظاہر و باطن ہے اور تمام نظامِ سماوی اور ارضی کا پورا پورا علم۔ قیامت کے روز نامۂ اعمال سامنے ہوں گے۔ بُرے لوگ تمنا کریں گے کہ اُن میں اور ان کے اعمالِ بد میں بُعد ہوتا۔ رؤف و رحیم خدا تمہیں اعمالِ بد کے عذاب سے ڈراتا ہے۔

۳۰ ○ اے رسولِ کریمؐ، مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم خدائے رحمٰن و رحیم کی محبت کا دم بھرتے ہو تو میرے اسوۂ حیات کے مطابق اپنی اپنی زندگیوں کو ڈھالو۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بننے اور مغفرت کے حصول کا یہی طریق ہے جس کی مغفرت و رحمت کے سرچشمۂ اعظم خداوند قدوس نے ہدایت کی ہے۔

○ اللہ اور رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی محبت کی کلید ہے۔ روگردانی نہیں ارشاد ہوا حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمرانؑ کو تمام جہانوں میں برگزیدہ مصطفےٰ قرار دیا گیا ہے۔ یہ سب ایک دوسرے سے نسلی قرابت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سمیع بھی ہیں اور علیم بھی۔

○ حنا بنت فاقوذ (عمران کی بیوی) کا ذکر ہے کہ اس نے منت مانی تھی کہ اپنا نومولود بچہ کلیسا (عبادت خانے) کی خدمت کے لئے آزاد کر دے گی۔ جب حضرت مریمؑ پیدا ہوئیں تو اسے احساس ہوا کہ لڑکی تو وہ کام نہیں کر سکے گی جو لڑکا کر سکتا ہے اس کے باوصف حضرتِ مریمؑ اور اس کی اولاد کو اللہ کی پناہ میں دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حنا کی نذر قبول کر لی اور اس کی بہتر تربیت کا کام ان کے خالو حضرت زکریاؑ کو سونپ دیا گیا۔ حضرتِ زکریاؑ جب محرابِ عبادت میں آتے تو حضرت مریمؑ کے پاس مرزوقاتِ بکفایت پاتے سوال کرنے پر حضرت مریمؑ نے بتایا کہ یہ سب کچھ من جانبِ اللہ ہے۔ حضرتِ زکریاؑ نے دعا میں پاکیزہ اولاد کی طلب کی۔ اور بحالتِ عبادت میں انہیں حضرت یحییٰؑ کی ولادت کی بشارت ملی۔ یحییٰؑ جو اللہ کے کلام کی تصدیق کریں گے شہوات نفسانی سے محفوظ ہوں گے۔ اللہ کی جانب سے انبیاء صداقت لائیں گے اور نیکوکاروں میں سے ہوں گے۔

۴۰ حضرت زکریاؑ کا یہ احساس کہ وہ تو بوڑھے ہیں۔ ان کی بیوی بانجھ ہے لیکن مشیتِ الٰہی تھی۔ نشانی یہ عطا ہوئی کہ تین دن تک لوگوں سے بات (بجز اشارات کے) نہیں کی جائے گی، کثرت سے ذکرِ الٰہی کیا جائے گا اور صبح و شام تسبیح ہوگی۔ حضرت مریمؑ کو فرشتوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چن لیا ہے۔

آپ کو پاکیزگی کی نعمت بخشی ہے، اور تمام جہانوں کی عورتوں پر ممتاز کیا ہے۔ اے مریمؑ اپنے رب کے احکام بجا لاؤ اس کے حضور سجدہ گزاروں کے ساتھ سجدہ ریز ہو جاؤ یہ انباء الغیب رسول کریمؐ کو سنائی جا رہی ہیں کہ کیا کیا واقعات پیش آئے جب کفالتِ مریمؑ کے لئے احبار میں قلموں کی قرعہ اندازی ہوئی اور وہ باہم دگر جھگڑا کرتے تھے۔

○ حضرت مریمؑ حضرت زکریاؑ کی کفالت میں بالغ ہوئیں تو فرشتوں نے بحکم خداوندی انہیں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کی بشارت دی اور کہا کہ وہ مقربانِ الٰہی میں سے ہوگا اور دنیا و آخرت میں صاحبِ وجاہت ہوگا۔ وہ گہوارے میں اور پھر بڑا ہو کر لوگوں سے کلام کرے گا اور بڑا صالح ہوگا۔ جناب مریمؑ متعجب ہو کر کہنے لگیں کہ ہائے اللہ! مجھے لڑکا کیسے پیدا ہوگا جبکہ مجھے کسی شخص نے چھوا تک نہیں۔ فرمایا گیا کہ اللہ جس طرح چاہتا ہے تخلیق کرنے پر قادر ہے اس کے کُن سے تخلیقی مراحل طے ہو جاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث مرسل ہوں گے اور انہیں کتاب و حکمت تورات و انجیل کی تعلیم دیں گے۔ وہ لوگوں کو آیاتِ ربانی پہنچائیں گے وہ مٹی سے پرندے کی صورت گری کر کے اس میں روح پھونک کر زندہ پرندہ بنا دیں گے۔ مادر زاد اندھے کو بینا کریں گے، برص زدہ کو شفا بخشیں گے اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کریں گے۔ گھروں کے بھید بتائیں گے اس لئے کہ لوگ ان کی رسالت پر ایمان لے آئیں وہ توریت کی تصدیق کریں گے جو حلال چیزیں لوگوں نے حرام کر لی ہیں، وہ حلال کریں گے اور لوگوں سے کہیں گے کہ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، سیدھا راستہ یہی ہے کہ اسی کی عبادت کرو۔

۵۰ ○ لبعد ازاں ارشاد ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے پیروؤں میں کفر کے رجحانات محسوس کئے، اپنے حواریوں سے (حواری اس لئے کہ یہ لوگ دھوبی تھے یا یہ کہ صاف ستھرے کپڑوں کی طرح پاکیزگی پسند تھے) پوچھا کہ میری مدد کون کریں گے؟ حواریوں نے اللہ کے دین کے مددگار ہونے کی حامی بھری۔

○ کافروں نے حضرت عیسیٰؑ کے خلاف خفیہ تدبیر سوچی، اللہ تعالیٰ نے اسے باطل کر دیا۔ اور پھر وہ واقعہ یاد دلایا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا کہ وہ انہیں اپنی حفاظت میں پوری طرح لے لے گا، اپنی طرف اٹھا لے گا، کافروں کے الزامات سے پاک کر دے گا۔ قیامت کے روز تک حضرت عیسیٰؑ کے پیروؤں کو کافروں پر غالب کر دے گا۔ پھر تمہارے

اختلافی امور کا فیصلہ کر دے گا۔ کافروں کو شدید عذاب مقدر ہوگا، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ان کا کوئی ناصر نہیں ہوگا۔ اہلِ ایمان کو اجر ملے گا ظالموں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ یہ اللہ کی آیات اور حکمت والا ذکر ہے۔ تخلیقِ عیسیٰؑ کی مثال تخلیقِ آدمؑ کی سی ہے مالبدخاکی کن فیکون سے عیسیٰؑ بن گیا۔ ربانی صداقتوں میں شک نہیں ہونا چاہیئے۔

۶۰ ○ بنی نجران کے ساتھ مباہلے کا واقعہ ذکر ہوا کہ وحی آنے کے بعد اگر یہ لوگ جھگڑا کرنے سے باز نہیں آتے تو انہیں دعوتِ مباہلہ دیجیئے کہ آکر اپنے اپنے بیٹوں، عورتوں اور انفس کو بلائیں۔ اور پھر گڑگڑا کر حضورِ حق میں دعا کریں کہ وہ قادرِ مطلق جھوٹوں پر لعنت برسائے۔ یہ قصوں میں بکھری ہوئی سچائیاں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔ مفسد پھر جائیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اُن کی نیتوں سے باخبر ہے۔ اہلِ کتاب کو دعوتِ توحید دی گئی کہ ایک ایسے کلمے کی طرف آؤ، جو ہم میں مشترک ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اللہ کے سوا کسی کو ربّ نہ بنائیں۔ اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دیجیئے کہ گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (حضورؐ، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ کے ساتھ میدان میں آئے لیکن یہود نہ آئے)

○ اہلِ کتاب کی دانش سے اپیل کی گئی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں توریت اور انجیل میں واضح طور پر صراحت موجود ہے کہ وہ نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی، وہ تو مسلم حنیف تھے، اور موحّد تھے۔ اس سلسلے میں ان کے جھگڑے بے سود ہیں۔ یقینی بات تو یہ ہے کہ حضرت محمدؐ اور اُن کے پیرو حضرت ابراہیمؑ کی ولایتِ الٰہی کے دینی شعور سے قریب تر ہیں۔ اہلِ کتاب کا ایک گروہ آپ کو گمراہ کرنا چاہتا ہے وہ بے شعور ایسا نہیں کر سکیں گے۔

۷۰ ○ اہلِ کتاب کو آیاتِ الٰہی سے انکار، تلبیسِ حق، انکار و اقرار میں تذبذب، گروہ بندی مقدم، دین موخر کی کوتاہی عمل پر انتباہ ہوا۔ اور اس حقیقتِ ثابتہ کا اعلان کہ مناصبِ دینی پر کسی گروہ کی اجارہ داری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے فضل سے نواز دے۔ لین دین کے بارے میں انہیں یہ ذہنی گمراہی لاحق ہے کہ اَن پڑھوں کا جس طرح استحصال کر لیں جائز ہے۔ درآں حالیکہ اللہ ایفائے عہد اور تقویٰ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو معمولی مالی منفعت پر قسمیں بیچتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور یہ لائقِ عذاب لوگ التفاتِ الٰہی سے محروم ہیں اور تزکیہ سے بھی۔ ان میں وہ بھی ہیں جو زبان مروڑ کر قرآنی آیات میں بے معنی باتیں ڈال کر پڑھتے ہیں تاکہ وہ آیاتِ الٰہی معلوم ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر بہتان تراشی ہے یہ تو کسی رسول کو بھی جسے اللہ نے

کتاب، حکم اور نبوت سے سرفراز فرمایا ہو، حق نہیں پہنچتا کہ اپنی طرف سے کلام الٰہی میں ترمیم وتنسیخ کرے، اور تمہیں اسلام لانے کے بعد کفر کی اور شرک کی دعوت دے۔

۸۰ ○ پھر رسولوں کے میثاق کا ذکر ہے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایمان لانے اور دینی مدد کرنے کے سلسلے میں کیا وہ بھی اس پر گواہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر گواہ ہے۔ فاسق لوگ ہی احکام الٰہی سے روگردانی کرتے ہیں۔ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین چاہتے ہیں اللہ کے سامنے تو آسمانوں اور زمین کی ساری قوتیں طوعاً وکرہاً سر اطاعت جھکائے ہوئے ہیں اور انہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ اعلان کر دیجئے کہ ہمارا ایمان اللہ تعالیٰ پر اور تمام کتابوں پر اور صحائف پر ہے جو حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت اسحٰقؑ، حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اور جو کچھ حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور انبیاء اللہ پر اتارے گئے۔ ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے۔ ہم ان کے فرمانبردار ہیں۔ جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس کیلئے خسران آخرت ہے۔

○ ظالم قومیں ہدایت نہیں پاتی ہیں۔ جو ایمان چھوڑ کر کفر اختیار کریں درآں حالیکہ ان کے پاس رسول کی سچائی اور کلام الٰہی کی روشن دلیلیں موجود ہیں۔ وہ ملعون ہیں۔ انہیں عذاب سے مہلت نہ ہوگی۔ با استثناء اُن کے جنہوں نے توبہ کی، اور اللہ تعالیٰ کی غفران ورحمت کے مستحق بنے، ایمان کے بعد کفر اور پھر کفر میں ازدیاد کے لئے توبہ کے دروازے بھی بند ہیں۔ کافر ہو کر مرنے والے کا فدیہ تو زمین بھر سونا بھی نہیں انہیں المناک عذاب ہوگا اور اُن کا مددگار کوئی نہیں ہوگا۔

پ ۴

۹۰ ○ اے مسلمانو تم ہرگز نیکی میں امتیازی مقام پر فائز نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنی محبوب چیزوں میں سے انفاق فی سبیل اللہ نہ کرو۔ تمہارے انفاق فی سبیل اللہ سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ بنی اسرائیل کے لئے سب کھانے کی چیزیں حلال تھیں بجز ان کے جنہیں حضرت یعقوبؑ نے اپنے آپ پر نزول تورات سے پہلے حرام کر لیا تھا۔ تصدیق کیلئے تورات پڑھو۔ اللہ پر افتراء پردازی ظلم ہے کہہ دیجئے اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ ملتِ ابراہیمؑ کی پیروی کرو۔ ابراہیمؑ یکسو اور یک رو تھے، شرک سے اُن کا دُور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ اولین عبادت گھر جو انسانوں کے لئے مقرر کیا گیا، مکہ مکرمہ میں ہے برکت والا اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں مقام ابراہیمؑ جیسی ظاہر نشانیاں ہیں۔ جو بیت اللہ میں داخل ہوا وہ امن میں آگیا۔ بیت اللہ کا حج صاحب مقدرت لوگوں کے لئے فرض ہے۔ جس نے اس فرض سے انکار کیا تو اسے علم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے

لن تنالوا ۴

بے نیاز ہے۔ اہلِ کتاب سے پوچھتے، آیاتِ الٰہی سے کفر کرنے، اللہ کی راہ پہ چلنے والوں کے لئے
۱۰۰۔ رکاوٹ اور انہیں غلط راہ پہ ڈالنے پہ دیدہ و دانستہ کیوں بضد ہیں۔ اہلِ ایمان کو انتباہ ہے
کہ کہیں تمہیں یہ لوگ مرتد نہ کر دیں۔ آیات الٰہی کی تلاوت اور رسول کی موجودگی سے انکار کیسے کیا
جا سکتا ہے۔ اعتصام باللہ میں ہی سیدھے راستے کی رہنمائی ہے۔ پھر اہلِ ایمان کو تاکید کہ کما حقہٗ راہِ
تقویٰ اختیار کرو اور موت تک سچے مسلمان رہو۔ اللہ کی رسّی (قرآن مجید) کو سب اجتماعی طور پہ مضبوطی
سے پکڑو (سختی سے عمل کرو) باہمی تفرقہ نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو فراموش نہ کرو جو اس
ذوالمنن نے تم پہ اس حال میں کیا کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے اپنی رحمتِ کامل
سے تمہارے دلوں میں الفت کے بیج ڈال دیئے اور تم اس کی عنایت کریمانہ سے بھائی بھائی بن
گئے۔ تم تو بغض و عداوت کی بھڑکتی ہوئی آگ کے گڑھے میں گر کر بھسم ہو جاتے تمہیں ہم نے
اس سے بچا لیا، اللہ تعالیٰ تمہاری ہدایت کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔

○ ضروری ہے کہ تمہارے درمیان ایک گروہ ایسے صاحب علم و کردار لوگوں کا ہو جو
لوگوں کو نیکی کی طرف مسلسل دعوت دیتے رہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ان کا شعار ہو۔ مراد پانے
والے یہی لوگ ہوتے ہیں۔ تفرقہ اندازی اور اختلاف باہمی سے سختی سے روکا گیا اور یوم قیامت
کے عذاب سے ڈرایا گیا کہ اس روز مرتدین کے چہرے سیاہ ہوں گے اور نیکوکاروں کے سفید
اور یہ رحمتِ الٰہی کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ سچائیوں کا سرچشمہ ہے۔ سارے جہانوں میں
عدل کا منبع، آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے اور تمام امور کا مرجع۔ اے مسلمانو! تم بہترین
امت ہو جسے عالم انسانیت کی اصلاح کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم کرتے ہو، تم
برائی سے روکتے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ پہ ایمانِ کامل کے علمبردار ہو۔ اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے
۱۱۰۔ تو اچھا تھا۔ ان کا حال یہ ہے کہ عبداللہ بن سلام جیسے مومن تھوڑے ہیں اور فاسق زیادہ۔ یہ لوگ آپ کو عارضی تکلیف ہی
پہنچا سکتے ہیں، ان کے لئے جنگ میں جم کر لڑنا ممکن نہیں۔ دم دبا کر بھاگ جائیں گے۔ انہیں کہیں
سے مدد بھی نہیں ملے گی۔ اس سلسلے میں یہود کی ذلت و نکبت، محتاجی بسبب نافرمانی، حدود اللہ
سے بڑھ جانے کی تعذیب کا ذکر ہے۔ اور ان میں ایک استثنا اس طبقے کا ذکر ہے جو حق پہ قائم
ہیں، آیاتِ الٰہی کی راتوں کو تلاوت کرتے ہیں، اور بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہوتے ہیں،
وہ صالح ہیں۔ ایمان باللہ اور بالیوم الآخر امر بالمعروف نہی عن المنکر، یسارع فی الخیرات ان کے
اوصاف ہیں ان کے اعمال کا انہیں اجر ملے گا اللہ تعالیٰ اہلِ تقویٰ کو خوب جانتے ہیں۔

کافروں کو ان کا مال و اولاد کچھ کام نہیں آئے گا، وہ خالدین فی النار ہیں۔

○ کافروں کی اپنی مادی زندگی میں خرچ کرنے کی مثال اس سرد ہوا سے دی گئی ہے جو لہلہاتے کھیتوں پر چلے اور انہیں برباد کر دے یہ اُن کے ظلم کا نتیجہ ہے انہوں نے اپنا سرمایہ معاشرے کی تخریب کاری میں صرف کیا اہلِ ایمان کو تاکید کی گئی کہ غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ یہ تمہاری خرابی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے۔ اپنی گفتار میں جن معاندانہ سازشوں کا اظہار کر رہے ہیں، اگر سوچو تو ان کے سینوں میں اس سے بھی زیادہ معاندت اور دشمنی ہے۔ ان کا ظاہر و باطن ایک نہیں۔ الگ اپنے ساتھیوں سے ملتے ہیں تو تمہارے خلاف غصے کے مارے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں کہہ دیجئے کہ اسی غصّے میں مر جاؤ۔ اگر تمہیں بھلائی پہنچے تو انہیں بُری لگتی ہے اور تمہاری اذیت میں خوش ہوتے ہیں۔ صبر و تقویٰ سے ان کا مقابلہ کرو ان کے داؤ پیچ سے اللہ تعالیٰ تمہیں ضرر نہیں پہنچنے دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔ ۱۲۰-

○ جنگِ احد کے حوالے سے ارشاد ہوا کہ جب آپ اپنے اہل و عیال سے مجاہدوں کو مورچوں میں بٹھانے صبح کے وقت نکلے اور دو گروہوں بنو حارثہ اور بنو سلمہ نے عبداللہ بن ابی منافق کے بہکانے سے ارادہ کیا کہ ہمت ہار دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمت اور توکل پیدا کر دی اور وہ میدان میں ڈٹ گئے۔ اس کے ساتھ ہی غزوہ بدر کا ذکر ہوا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں نصرت دی حالانکہ تم تعداد کے اعتبار سے ایک ہزار کافروں کے مقابلے میں ۳۱۳ رتھے۔ اس نصرت کا تقاضا تقویٰ شعاری اور شکر گزاری ہے۔

○ مسلمانوں کو یہ بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین ہزار فرشتے تمہاری مدد کے لئے بھیجے ہیں صحیح تھی اس بشارت سے تمہاری طمانیتِ قلبی مقصود تھی۔ نصرت تو اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم کے ہاتھ میں ہے۔ تقویٰ شعار اور صابر رہو۔ تین ہزار کی بجائے وہ پانچ ہزار مستعد اور نشاندار فرشتے تمہاری [illegible] کیلئے عطا فرمائے گا۔ یہ اس کے اختیار میں ہے کہ ان کے لشکر کا ایک حصہ کاٹ دے یا انہیں ذلیل و خاسر ناکام لوٹا دے۔ توبہ قبول کرنا یا عذاب دینا صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جو ان ظالموں سے نمٹ سکتا ہے۔ زمین و آسمان کی حکومت اسی کی ہے۔ غفران و عذاب اسی غفور اور رحیم کے اختیار میں ہے۔

۱۳۰-۱۴۱- اے ایمان والو سود اور سود در سود مرکب نہ کھاؤ۔ اللہ سے ڈرو، تاکہ فلاح پاؤ۔ کافروں کے لئے آگ بھڑکائی گئی ہے اس سے بچو۔ اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت حصولِ رحمت کا ذریعہ ہے۔

مغفرتِ الٰہی کی جانب خوش آئند امیدوں کے ساتھ لپکو، نیکوں کے لئے بہشت ہیں جن کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ متقی وہ لوگ ہیں جو فراخی ہو یا تنگی راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں، غصّے کو پی جاتے ہیں، لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

○ نیکوکار وہ ہیں جن سے جب کوئی فعل قبیح سرزد ہو جائے یا اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھیں تو یادِ الٰہی میں مصروف ہو جاتے ہیں، پھر اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہیں، اللہ ان کی مغفرت کرتا ہے۔ انہیں اپنی غلطی پر اصرار نہیں ہوتا، ان کی جزا اللہ تعالیٰ کی مغفرت ہے۔ انہار بکنار باغات ہیں، خلود ہے اور عمل کرنے والوں کے لئے اچھا بدلہ ہے۔

○ تاریخِ عالم پر نظر دوڑائیے تم سے پہلے کیسے کیسے واقعات منظرِ عام پر آئے، سفر کر کے ملک ملک کی تاریخ کا محاکمہ کرو اور دیکھو کہ عالم آشکار سچائیوں کو جھٹلانے والوں کا کیا حشر ہوا۔ قرآنی بیان عالم انسانیت کی ہدایت اور پرہیزگاروں کی موعظت کے لئے ہے۔

○ غزوہ احد میں جب مسلمان اعداء میں گھر گئے تو حضورؐ نے رگڑ گڑا کر دعا کی کہ اللھم لیس یعبدک ھٰذہ البلدۃ غیر ھٰؤلاء النفر اے مولا! اس شہر میں اس گروہ کے سوا تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس پر یہ آیت طمانیتِ قلبِ مومنین کا باعث ہوئی کہ ہمت نہ ہارو، حزن و ملال چھوڑ دو، اگر تم مومنِ صادق ہو تو غلبہ و نصرت تمہاری تقدیر ہے۔ اگر تمہیں ہزیمت ہوئی ہے تو ایسی ہزیمت تمہارے مخالفوں کو بھی ہوئی ہے۔ فتح و شکست کے وقائع تو تاریخِ انسانی کا حصہ ہیں اور تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ واقعات کے اس تغیر و تبدل سے اہلِ ایمان کی جانچ منصبِ شہادت کے لئے انتخاب، اور ظالموں سے برأت مقصود ہے۔ اسلامی اقدار ابھریں اور کفر و جحود مٹے۔

○ یہ تم نے کیسے خیال کر لیا کہ میدانِ جہاد میں عزیمت اور صبر و استقامت کی جانچ کے بغیر تم جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔ تم تو شہادت کی موت کی تمنّا کیا کرتے تھے۔ تمہارے سامنے کارزارِ شہادت گرم ہے اب عزیزوں کو شہید دیکھ کر کہاں بھاگتے ہو؟ اس کے بعد اس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ غزوہ احد میں ابن قمہ حارثی ملعون نے حضورؐ کو قتل کرنا چاہا، ایک پتھر سے آپؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے، سرِ اطہر اور دہنِ مبارک زخمی ہوئے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے درمیان میں حائل ہو کر بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ جان پیش کر دیا۔ پھر مسلمان پروانہ وار آپؐ کی جانب

سپلکے ۔ حارثی ملعون نے ناکامی کی جھنجلاہٹ میں یہ غلط خبر پھیلادی کہ حضورؐ شہید ہو گئے ۔ اس سے مسلمانوں میں مایوسی اور بے دلی پھیلی اس پر ارشاد ہوا کہ اے مسلمانو!! محمدؐ ایک رسول ہی تو ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید ہو جائیں تو کیا تم ارتداد اختیار کر لوگے ؟ اور سنو! جو شخص الٹے پاؤں پھر جائے گا اس سے اللہ تعالیٰ کو ہرگز کوئی نقصان نہیں ہونا ہے ۔ اجر اُن کے لئے ہے جو انعام ہدایت پر شکر کرتے ہیں۔ موت تو ہر کسی کی وقت مقرر پر ہوتی ہے ۔ دنیا اور آخرت کا ثواب حسبِ طلب ملتا ہے۔ کتنے ہی انبیاء کے ہمراہ اہلِ اللہ نے بڑی تعداد میں شریک ہو کر جہاد میں حصہ لیا۔ وہ تو راہِ حق کے مصائب میں ثابت قدم رہے ۔ نہ کمزوری دکھائی، نہ ہی ان کے دبیل بنے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ تو وہ ہی ہیں جو ڈسپلن برقرار رکھتے ہیں اور اُن کی دعا یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے رب ! ہمارے گناہ بخش دے، امورِ دینی میں کمی بیشی بخش دے، ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر نصرت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا و آخرت کا ثواب عطا کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا دوست ہے ۔ اہلِ ایمان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اپنی سابقہ گمراہیوں کی طرف پلٹنے کی کافروں کی خسارہ آفریں ترغیب میں نہ آؤ، تمہارا مالک تو اللہ ہے اس سے زیادہ اچھا مددگار کون ہو سکتا ہے ؟ ۱۵۰

○ ارشاد ہوا کہ کفر و شرک کی سزا کے طور پر ہم کافروں کے دلوں میں رعب پیدا کر دیں گے۔ غزوہ اُحد کی کیفیت بیان ہوئی کہ پہلے پہل تو مسلمان مواعید الٰہی کے مطابق اطاعتِ رسول میں کفار کا قلع قمع کر رہے تھے ۔ پھر دنیا طلبی غالب ہوئی اور بددلی اور تنازعات در آئے اور تم نے اپنی پسندیدہ چیز (مالِ غنیمت) دیکھ لی۔ بعض مال دنیا کے طلبگار ہوتے ہیں اور بعض حسنِ آخرت کے۔ پھر تمہیں ان سے ہٹا دیا اور ابتلا میں ڈال دیا۔ مسلمانوں پر بڑی ہی عنایات فرمانے والے اللہ نے بلاشبہ تمہاری ان کوتاہیوں کو معاف کر دیا۔ اور اس کے بعد غزوۂ احد میں بھاگ پڑ جانے کی صورت میں راہِ فرار اختیار کرنے والوں کا نقشہ کھینچا ہے کہ تم دوڑے چلے جا رہے تھے مڑ کر نہیں دیکھتے تھے رسول اللہؐ تمہیں پیچھے سے بلا رہے تھے۔ کہ الیّ عباد اللہ ، انا رسول اللہ اس بے توجہی پر تمہیں غم در غم کی سزا دی گئی تاکہ تم مافات اور مصائب پر غم نہ کرو، پھر اس غم کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اونگھ ڈال دی تاکہ تمہیں سکون ہو، منافقین بدگمانیاں پھیلا رہے تھے ۔ کہ ہمیں اختیار ہوتا تو اس طرح قتل نہ ہوتے انہیں یہ نہیں خیال آتا کہ جن کا قتل ہونا مقدر ہے وہ گھروں میں بھی ہوتے تو قتل گاہوں کی طرف نکل آتے ۔ اللہ جہاد سے تمہارے مافی الصدور کو آزماتا ہے ۔

لن تنالوا ۴

(جو لوگ غزوہ احد سے واپس لوٹ گئے تھے، ان کے دلوں کو شامت اعمال نے پھسلا دیا تھا غفور اور رحیم اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔)

○ جنگ احد میں جن لوگوں کو بجز چودہ حضرت کے شیطان نے شامتِ اعمال کے سبب سے پھسلا دیا، ان سب کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا حلیم ہے۔ ایک بار پھر منافقین کے اس مغالطے کو دور کیا گیا کہ اگر ان کے بھائی جہاد پہ نہ جاتے یا سفر اختیار نہ کرتے تو موت سے بچ جاتے۔ علم و بصیرت کا تقاضا تو یہ ہے کہ تم اس حقیقت کو سمجھ لو کہ حیات و موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور شہداء اور مرحومین کی مغفرت بھی وہی کرتا ہے اپنے دامنِ رحمت میں بھی وہی لیتا ہے جس کی طرف موت اور قتل کی صورت میں تمہیں محشور ہونا ہے۔

○ اے رسولؐ آپ صاحب خُلقِ عظیم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہے کہ آپؐ نے میدان سے راہِ فرار اختیار کرنے والے ساتھیوں سے شدت اختیار نہیں کی۔ اگر آپؐ درشت مزاج اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب آپؐ کو چھوڑ کر تتربتر ہو جاتے۔ انہیں معاف کر دیجئے آپؐ ان کے لئے مغفرت مانگیں انہیں مہماتِ امور میں شریک کریں۔ پھر جس بات کا آپ فیصلہ کر لیں۔ تو اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے پوری عزیمت سے لگ جائیں، اللہ تعالیٰ پر توکل کریں، اسے متوکلین بڑے پسند ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے شاملِ حال ہو تو تم پہ کوئی غالب حاصل نہیں کر سکے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تمہارا ساتھ چھوڑ دے تو کون ہے جو تمہارا اس کے

۱۶۰ بعد حامی و ناصر ہو سکے گا؟ مومن اللہ تعالیٰ کی نصرت پہ بھروسہ کرتے ہیں، بڑی شدت سے منافقین کی اس شرارت کی نفی کی گئی ہے کہ حضورؐ نے مالِ غنیمت میں کسی قسم کی خیانت کی ہے۔ اور ان کی عصمت پہ شہادت دی گئی ہے۔ اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ کا یہ احسانِ عظیم یاد دلایا گیا ہے کہ اس منانِ کرمنات نے ان میں ایک عظیم المرتبت رسولؐ مبعوث فرمایا، جو انہیں آیات الٰہی پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ ان کا تزکیۂ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت، علوم الٰہیہ اور [illegible] کی تعلیم دیتا ہے یہ یقینی بات ہے کہ بعثتِ رسول سے پہلے یہ سب لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔

○ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو تمہاری شامتِ اعمال سے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے [illegible] میدانِ جنگ میں مومن اور منافق کی ابتلاء میں پہچان کرنا تھی۔ منافقوں کا نفاق ظاہر [illegible] وہ ایمان کے مقابلے میں کفر سے قریب تر تھے۔ ان کی کوتاہ فہمی کا پھر اعادہ کیا گیا [illegible]

تو کیا موت ٹل جاتی ہے؟

○ اس سچائی کا پھر اظہار ہوا کہ راہِ حق میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ نہیں سمجھنا چاہیئے وہ تو زندہ ہیں اور ان کی زندگی کو مسلسل قوت ملتی رہتی ہے وہ عطائے الٰہی پر شاداں فرحاں ہیں اور اخلاف سے بھی جو ابھی انہیں نہیں ملے ہیں خوش ہوتے ہیں۔

۱۷۰۔ انہیں نہ خوف ہے نہ ملال۔ اللہ کی نعمتوں پر مسرور ہوتے ہیں، عنداللہ مومنین کا اجر محفوظ ہے۔ ہزیمت کے بعد جن لوگوں نے رسولِ اکرمؐ کے حکم کی تعمیل میں ابوسفیان کے خلاف صف آرا ہونا خوشی سے منظور کر لیا تھا، اور حمراء الاسد تک رسولِ اکرمؐ کے ساتھ گئے، ان کے احسان اور تقویٰ کا بڑا اجر ہے۔ لوگوں کے خوفزدہ کرنے کے باوجود وہ اپنے فیصلے پر جمے رہے اور کہا اللہ تعالیٰ کی مشیت اندریاد ایمان کا باعث ہے اور ہمارے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کارساز ہے۔ وہ ابوسفیان کے مقابلے میں کوئی تکلیف اٹھائے بغیر واپس آگئے، لیکن انہیں رضائے الٰہی کی نعمت میسر آگئی۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

○ رسولِ کریم کو شیطانی خوف و وساوس سے بچنے کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور یہ کہ کفار آپؐ کا بال تک بیکا نہیں کر سکیں گے۔ ایمان کے بدلے کفر کا بیوپار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کو کیا ضرر پہنچ سکتا ہے۔ ان کے لئے عذابِ الیم ہے۔ انہیں ڈھیل اس لئے دی جا رہی ہے کہ گناہوں میں پوری طرح غرق ہوں، اُن کے لئے رسواکن عذاب ہے اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان میں سے ناپاک کو پاک سے الگ کر دے گا۔ اسرارِ غیب کسی پر منکشف نہیں کئے جاتے مجتبیٰ رسولوں کے سوا۔ ایمان باللہ اور ایمان بالرسل اور تقویٰ اجرِ عظیم کا باعث ہیں۔ تارکین زکواۃ اور مانعین زکواۃ کی بخیلی پر تنبیہہ کی گئی ہے یہ بخیلی تو ان کے لئے قیامت کے دن طوق گلو بنے گی۔ آسمانوں اور

۱۸۰۔ زمین کی وراثت اللہ تعالیٰ کی ہے اور اسے اپنے بندوں کے اعمال کا علم بھی ہے اور خبر بھی۔ یہودیوں کے اس طعنے کا ذکر ہوا کہ خیرات پر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرض مانگتا ہے۔ تو گویا اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں۔ ہمارے پاس ان کی یہ یاوہ گوئی بھی محفوظ ہے جس طرح ان کے دوسرے جرائم مثلاً انبیاء کا ناحق قتل۔ اور انہیں جلانے والا عذاب چکھنا ہوگا۔ یہ ہیں تمہارے اعمال تمہارا توشۂ آخرت جو مستلزم بہ سزا ہیں اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

یہود (کعب بن اشرف اور اس کے گروہ کے لوگ) نے کہا کہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ ہے کہ کسی رسول کو صرف اس وقت مانیں گے جب وہ ہمیں قربانی لا کر دے جسے آسمانی

لن تنالوا ۴

آسمانی آگ کھا جائے۔ اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے کہ جب اتنے عہد کے پابند ہو تو تم نے مجھ سے پہلے رسولوں کو کیوں قتل کر دیا تھا۔ اے رسولؐ لوگ آپ کی تکذیب کریں تو یہ تو ان کا معمول ہے۔ روشن دلیلوں اور صحفِ مطہرہ اور کتب منیر کی پہلے بارہا تکذیب کر چکے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ قیامت کے دن اعمال کا بدلہ ملے گا۔ کامیاب وہ ہوگا جو دوزخ سے بچایا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ یہ دنیاوی زندگی تو دھوکا ہی دھوکا ہے۔ تمہاری مال اور جان سے آزمائش ہوگی۔ اہلِ کتاب اور مشرکین تمہاری دل آزاری کریں گے۔ عزیمت یہ ہے کہ صبر اور تقویٰ کو شعارِ حیات بناؤ پھر اہلِ کتاب کی اس روش کا ذکر ہوا کہ بتاکید تبلیغ کے حکم کے باوجود انہوں نے کتمانِ حق کیا۔ احکام الٰہی کو پسِ پشت ڈال دیا، اور مادی نفع کما لیا جو بہت بُرا سودا ہے۔ ایسے بدخود غلط لوگ جو اس بات کے خواہشمند ہوتے ہیں کہ ان کے ان کاموں کی تعریف کی جائے جو انہوں نے کئے ہی نہیں۔ انہیں المناک عذاب سے چھٹکارا نہیں ملے گا۔ اللہ کی زمین و آسمان کی بادشاہت ہے اور ہر چیز پہ قدرتِ کاملہ۔ آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور لیل و نہار کے اختلاف میں عقلمندوں کیلئے

۱۹۰۔ معرفت کی آیات ہیں۔ یہ لوگ قیام و قعود کی حالت میں اور کروٹ کروٹ تخلیقاتِ ارضی و سماوی پہ غور کرتے ہیں اور پکار اُٹھتے ہیں کہ ربِّ کائنات! تیری تخلیقی عظمتوں پہ ہم قربان جائیں یہ کارخانہ ہستی تو نے بے مقصد و بے کار نہیں پیدا کیا۔ اے ہمارے ربّ تو بداعمالیوں کی سزا میں دوزخ میں جانے والوں کو رسوا کرے گا اے ہمارے ربّ ہم نے تیرے رسولؐ کی دعوت کو سنا، اور ہم ایمان لے آئے، اے اللہ ہمارے گناہ معاف کر دے، ہم سے برائیاں دور کر دے، اور ہمیں نیکوں کے ساتھ وفات دے، اے ہمارے ربّ رسولوں کی زبانی جو ہم سے وعدہ فرمایا گیا ہے وہ پورا فرما دے اور ہمیں روزِ قیامت رسوا نہ کیجیو، بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا سن لی وہ کسی مرد یا عورت کے اعمال ضائع نہیں کرتا۔ تم میں باہم یگانگت ہے جن لوگوں نے راہِ خدا میں ہجرت اختیار کی، جلا وطن کئے گئے، فی سبیل اللہ انہیں ایذا پہنچی، مقاتلہ کیا اور قتل ہوئے، ان کے سیئات کو اللہ تعالیٰ دور کر دے گا، وہ دریا بکنار باغات میں داخل ہوں گے اور بہترین ثواب کے مستحق ہوں گے۔ کافروں کی آسودہ شہری زندگی تمہیں، کسی

غلط فہمی میں نہ ڈال دے۔انہیں متاعِ قلیل کے سوا کچھ نہیں ملنا ہے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔متقیوں کیلئے ابدی جنت ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانی ہے، نیکوں کے لئے بہترین اجر ہے۔اہلِ کتاب میں ایسے شخص بھی ہوئے جو اللہ اور تنزیلاتِ الٰہی پر ایمان لاتے تھے۔ ان میں خشیتِ الٰہی آیاتِ الٰہی کو مادی نفع پر نہیں بیچتے ان کا اللہ کے پاس اجر ہے۔ اللہ تعالیٰ سریع الحساب ہے۔اے اہلِ ایمان! نظم و ضبط کو معمول بناؤ، مصابرت کرو۔ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھاؤ، اور ملک کے ڈیفنس کے لئے چوکس ہوجاؤ فلاح کی راہ تقویٰ اور محض تقویٰ ہے۔ ۲۰۰

سورۃ النساء سورۃ النساء (مدنی) ہے اس کی ۱۷۶ آیات ہیں اور ۲۴ رکوع۔ النساء، النسوان، و النسوۃ اِمْرَاۃٌ (عورت) کی جمع من غیر لفظہٖ ہے۔ النساء کے معنی عورتیں ہے۔اس سورت میں عورتوں کے مسائل کا ذکر ہوا ہے اس لئے اس کا نام النساء ہے۔

○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

○ عالم انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقوی و پرہیزگاری کی دعوت ہے، جس کا نظامِ ربوبیت یہ ہے کہ ایک نفس واحدہ سے سب کو پیدا کیا۔اسی نے اس کی بیوی پیدا کی۔اور ان دونوں کے سلسلہ توالد و تناسل سے مردوں اور عورتوں کی آبادیاں اکنافِ عالم میں پھیل گئیں۔اس ذاتِ نگہدار و نگہبان کا تقویٰ اختیار کرو جس کے حقوق کے بارے میں تم سوال کرتے ہو، اور رشتوں میں صلہ رحمی کرو، پھر اس حُوبِ کبیر (بڑے گناہ) سے انتباہ ہے کہ یتیموں کا مال ہضم نہ کر جاؤ نہ ان کا مال اپنے مال میں ملا کر اپنے پاک مال کی پاکیزگی ختم کر دو، اس خطرے کے پیشِ نظر کہ تم یتیم لڑکیوں سے انصاف نہیں کر سکو گے اپنی پسند کی عورتوں میں سے دو دو، تین تین، چار چار عورتوں کو حبالۂ عقد میں لے آؤ، لیکن ناانصافی کا شائبہ بھی ہو تو صرف ایک کے ساتھ نکاح کر دو یا ملک یمین سے اس طرح سے ظلم سے باز رہو گے۔

○ عورتوں کے حقوق کا ذکر ہے کہ ان کے حق مہر خوشی خوشی ادا کر دو، اگر وہ کچھ حصہ بہ رضا و رغبت چھوڑ دیں تو اسے بلاتکلف استعمال کرو، نادان یتیم بچوں کی تولیت کے دوران ان کی خوراک اور پوشاک کی ضرورتیں پوری کرو ان سے شائستہ گفتگو کرو، اور حقوقِ تولیت کے ذریعے اپنی اقتصادی اعانت ملحوظ رکھو۔جب یتیم بچے، بچیاں نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں تو

ان سے اموال ان کے حوالے کر دو، خود غرضی، اسراف اور مسارعت سے اُڑا نہ دو اگر ولی غنی ہو تو مال یتیم میں سے کچھ نہ لے اور اگر تنگ حال ہے تو دستور کے مطابق کچھ لے لے۔ ان کا مال ان کے حوالے کرو تو گواہ کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ کافی حسیب ہے۔ احکام میراث کا ذکر ہوا۔ والدین اور قرابت داروں کے متروکہ مال کا حصہ مردوں کو بھی ملے گا اور عورتوں کو بھی وراثت کی تقسیم میں انصاف اور قولِ معروف و سدیداً اختیار کیا جائے، مال یتیمی کھانے والے اپنے اندر آگ بھرتے ہیں اور وہ دوزخ میں جائیں گے۔ وارثوں کے حصوں کا تعین یوں ہوا (۱) مرحوم کی اولاد میں سے بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر (۲) بیٹیاں دو سے زیادہ ہوں تو سب کو ⅔ (۳) ایک ہی بیٹی ہو تو ½ (۴) مرحوم کے ماں باپ میں سے دونوں کو ⅙، ⅙۔ (۵) بشرطیکہ اولاد ہو اگر اولاد نہ ہو اور والدین ہی وارث ہوں تو ماں کو ترکہ کا ⅓ اور باپ کو ⅔ اسی طرح عینی، علاتی اور اخیافی بچوں کے اور دیگر رشتہ داروں کے میراث میں حصوں کا تفصیل سے ذکر ہے۔

○ اسی طرح خاوند کو اپنی بیوی کے ترکے میں سے لاولد ہونے کی صورت میں ½ ملے گا اور نصف بیوی کے باپ کو اولاد کی صورت میں خاوند کو بیوی کے ترکے کا ¼ عورت کو اولاد نہ ہونے کی صورت میں خاوند کے ترکے میں سے ¼ اولاد ہونے کی صورت میں ⅛ لاولد مرد یا عورت اور اس کا کوئی بھائی بہن ہو تو اسے ہر ایک کو ⅙ حصہ ملے گا۔ ایک سے زیادہ بچے ہونے کی صورت میں تو ⅓ یہ تمام حصے قرض کی ادائیگی اور وصیت کی تکمیل کے بعد تقسیم ہوں گے۔ یہ احکام الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ، کے اطاعت شعاروں کے لئے دریا بکنار باغات خُلد ہیں اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ جن عورتوں پر زنا کا الزام ہو، تو خاوند چار گواہ طلب کریں، اگر شہادتیں مل جائیں تو انہیں گھروں میں اس وقت تک قید رکھو کہ انہیں موت آجائے یا اس خصوص میں کوئی وحیِ الٰہی ہو۔ (یہ حکم حدِّ زنا قائم ہونے سے پہلے کا تھا) ان دونوں کو سزا دی جائے تائب ہوں اور اصلاح کرلیں تو چھوڑ دو اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے توبہ ان لوگوں کیلئے ہے جن سے ان جانے بوجھے برا کام سرزد ہو اور جلدی توبہ کرلیں۔ علیم و حکیم اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر لیتا ہے موت کے وقت کی توبہ قبول نہیں ہوتی نہ ہی کافروں کی۔ ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے۔ عورتوں کے جبراً مختار بننے کو حلال نہیں قرار دیا گیا۔

دینے کے لئے ان کا کسی اور جگہ نکاح کرنے سے روکے رکھنا بجز کھلی بے حیائی کے جائز نہیں۔ شرعی احکام کے مطابق ان کے ساتھ گزر بسر کرو، ہو سکتا ہے کہ جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اسی میں بھلائی ہو۔ اس آیت کی شانِ نزول یہ ہے کہ ابو قیس انصاریؓ کے بیٹے محصن نے اپنے باپ کی بیوی کبشہ کا جبراً مالک بننا چاہا، کبشہ نے حضورِ اکرمؐ سے شکایت کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی!

○ استبدال زوج (ایک عورت سے دوسری کے بدلے نکاح کرنا) کے لئے تاکید کی گئی کہ جو ۲۰- جیسی مال ومنال (مہر) پہلی بیوی کو دیا ہے اس سے ایک حبہ تک واپس نہ لو۔ کیا اس پر بہتان رکھ کر گناہِ صریح کا ارتکاب کرنا چاہتے ہو۔ خلوت کر چکنے کے بعد تم ایسا نہیں کر سکتے تم نے ان سے پیمانِ مستحکم باندھ رکھا ہے پہلے اگر کچھ ہوا ہے وہ تو اللہ معاف کرتا ہے ہاں آئندہ اپنے باپ کی منکوحہ عورتوں سے نکاح نہ کرو یہ بُرا طریق اور غضبِ الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ جن عورتوں سے نکاح حرام ہے اُن کی تفصیل میں مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، رضاعی مائیں، رضاعی بہنیں، خوش دامنیں، صحبت کردہ عورتوں کی لڑکیاں، صلبی بیٹوں کی بہویں، دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا شامل ہیں مگر جو اس حکم سے پہلے ہو چکے وہ معاف ہیں، اللہ تعالیٰ بلاشبہ مغفرت کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اور حرام ہیں تم پر محصنات بھی (خاوندوں کے زیرِ حفاظت عورتیں) بجز ملکِ یمین کے (جن کے خاوند دارالحرب میں زندہ ہیں) ان محرّمات کے علاوہ عورتوں سے اموال کے بدلے مناکحت (عقدِ حسنِ معاشرت) کرو مسافحت (محض حصولِ اغراضِ جنسی) نہیں اور تمتع کے عوض انہیں مقررہ مہر ادا کر دو ہاں اگر وہ رضا مندی سے کچھ چھوڑ دیں تو گناہ نہیں اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔

پ ۵

○ ارشاد ہوا کہ اگر آزاد مومنہ بیویوں کے نان و نفقہ کا مقدور نہ ہو تو ہلاکتِ گناہ سے بچنے کے لئے ان کے مالکوں کی اجازت سے حق مہر دستور کے مطابق ادا کر کے مومنہ ملکِ یمین سے نکاح کر لو، جو عفیفہ ہوں، فاحشہ یا در پردہ آشنا جُو نہ ہوں۔ ارتکابِ زنا کی صورت میں ان کی سزا آزاد عورتوں سے نصف ہے۔ بصورتِ دیگر ضبطِ نفس سے کام لو، تمہارا بھلا اسی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔

○ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم بتقاضائے رحمت تم سے پہلے ہدایت یافتہ لوگوں کے بہتر طریقِ زندگی

لن تنالوا ۴

کی واضح طور پر نشاندہی کرتا ہے۔

○ خواہشاتِ نفسانی کے پیروکار چاہتے ہیں کہ تم زندگی کی عظیم سچائیوں سے کاملتہً منحرف ہو جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دامنِ التفات میں لے رکھا ہے۔ چونکہ انسان خلقی طور پر کمزور ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان امور میں ذمہ داریوں کا بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔

ارشاد ہوا۔ ایک دوسرے کا مال ناجائز ہتھکنڈوں سے نہ کھا جاؤ، ہاں باہمی رضامندی سے تجارت کرو، مالِ حرام اقتصادی قتل ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہ ہے کہ تم اکل المال بالباطل سے بچو۔ اللہ تعالےٰ کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے کہ حد سے متجاوز اور ظالم شخص کا مقدر نارِ دوزخ بنا دے۔ ۳۰

○ عنداللہ، مقام احترام کے حصول کا طریق یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو، صغیرہ گناہ اللہ تعالےٰ معاف کر دے گا۔ اللہ تعالےٰ تمام حالات سے باخبر ہے اس کے فضل کے خواستگار رہو، اللہ تعالےٰ نے بعض لوگوں کو بعض پر فضیلت دی ہے، اس پر اپنی تمنائے خام کی بھول بھلیوں میں نہ پڑو، وہ جس کو چاہے فضیلت دے۔ مردوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو، بے شک اسے ہر شئے کا علم ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے تمہارے والدین اور قرابت داروں کے لئے میراث خوار مقرر کر دیئے ہیں اور وہ لوگ بھی جن سے تم نے عقدِ موالات و مواخات باندھا ہے۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے روبرو ہے۔ ان سب کا حصہ انہیں دو۔

○ مرد عورتوں کے تدبیر کار کنندہ اور منتظم ہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ تعالےٰ نے بعضوں کو بعض پر بڑائی دی ہے۔ اور اس سبب سے بھی کہ وہ اپنے مال میں سے ان کے اسبابِ معیشت کی کفالت کرتے ہیں، پس صالح بیبیاں وہ ہیں جو فرماں بردار ہیں۔ خاوندوں کی عدم موجودگی میں اللہ کی نگرانی میں ان کے حقوق کی نگہدار ہیں۔ پھر حبیبہ زوجہ سعد بن ربیعؓ کے حوالے سے ہدایت کی گئی کہ جن بیویوں سے سرکشی و نافرمانی کا خدشہ ہو انہیں نصیحت کرو، کارگر نہ ہو سونے میں جدا کرو، اور ازدو اصلاح زجر و توبیخ کرو، اگر وہ مطیع ہو جائیں تو پھر ان پر راہِ الزام تلاش نہ کرو، علی و کبیر خدا کا حکم ہے کہ اگر باہم ناسازگاری بڑھ جائے۔ تو دو صلح کار ٹھہراؤ۔ ایک خاوند کے متعلقین میں سے اور دوسرا بیوی کے متعلقین میں سے۔ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے ان کے اصلاح کے ارادوں میں موافقت پیدا کر دے گا۔

○ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس ذاتِ بے چون و بے مثال کا شریک نہ ٹھہراؤ والدین، اقربا، یتیمیٰ، مساکین، ہمسائیگان اجنبی، ہمنشینوں، مسافروں اور ملکِ یمین پر احسان کرو، اللہ تعالیٰ کو متکبّر اور خود ستا پسند نہیں ہیں۔ یہ ناپسندیدہ لوگ، خود بھی بخیل ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی ترغیب دیتے ہیں، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے اس کا کتمان کرتے ہیں اس کی سزا رسوا کنندہ عذاب ہے۔

○ ریا کے طور پر خیرات کرنے والوں کا نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے نہ یوم آخرت پر ان کا ساتھی تو شیطان ہے جو بہت بُرا ساتھی ہے۔ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے اور انفاق فی سبیل اللہ کرتے تو ان کا کیا ہرج تھا۔ اللہ تعالیٰ تو ذرّہ بھر بھی کسی پر ظلم روا نہیں رکھتا۔ حسنات کا دوگونہ اجر دیتا ہے اور اپنی جناب سے مزید انعام بھی عطا فرماتا ہے۔ ۴۰

○ روزِ محشر جب ہر امّت کے نبی ان پر گواہ کے طور پر پیش ہوں گے تو اے رسول ؐ آپ کی ان قریش کے کفر و معصیت پر شہادت ہوگی اس وقت ان کا کیا حال ہوگا؟ یہ کافر اور نافرمانانِ رسالت آرزو کریں گے کہ کاش وہ مٹ کر بے نام و نشان ہو گئے ہوتے اور یوں رسوا نہ ہوتے اور ان کی کوئی بات اللہ تعالیٰ سے چھپی نہیں رہے گی۔

○ تحریم خمر سے پہلے عبدالرحمٰن بن عوف اور کچھ لوگوں نے عالم سُکر میں سورہ الکٰفرون صحیح نہ پڑھی اس پر وحی ہوئی کہ مسلمان حالتِ سُکر میں نماز نہ پڑھیں، انہیں علم ہونا چاہیئے کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں، حالتِ جنابت میں بھی نماز نہ پڑھیں بجز اس کے کہ بیماری، سفر، رفعِ حاجت، مباشرت کی صورت میں اگر پانی نہ ملے پاک مٹّی سے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لیں۔ اللہ تعالیٰ صاحبِ عفو و غفران ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسول ؐ! اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے داؤ سے خوب واقف ہے وہی تمہارا ولی اور نصیر ہے۔ یہود تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود بھٹک رہے ہیں، تمہیں بھی راہِ راست سے بہکا دیں۔ یہود ذوالوجہین تھے۔ تحریف کلماتِ الٰہی ان کا معمول تھا۔ کہتے تھے کہ ہم نے سنا اور نہیں مانا، اور خطاب میں گستاخی کر کے کہتے سُن، تجھے کچھ سنائی نہ دے اور رَاعِنَا کو توڑ مروڑ کر کہتے اے ہمارے چرواہے! ــ دلآزاری اور طعن و تشنیع کی زبان دراز کرتے۔ ارشاد ہوا کہ اگر یہ لوگ سنتے، اطاعت کرتے اور آدابِ نبوت بجا لاتے تو ان کے لئے بھلائی تھی لیکن ان میں اکثریت کے لئے نظام ہدایت

سے برگشتگی اور کفران کی پھٹکار کا باعث بنا۔ اہلِ کتاب کو انتباہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات پر ایمان لاؤ، جو تمہاری کتب سماوی کی مصدق ہیں۔ قبل اس کے روزِ حشر ان کے چہروں کو بے آبرو کر دیا جائے ان پر ادبار مسلّط کر دیا جائے اور وہ اصحاب سبت (جنہیں عدول حکمی کی سزا ملی تھی کہ سبت کے دن کا احترام ملحوظ نہ رکھ سکے!) کی سی پھٹکار کے مستحق ہوں۔ اللہ تعالےٰ کا حکم اٹل ہے ارشاد باری تعالےٰ ہے کہ شرک کرنا، خداوندِ بلند و برتر کی ذات پر بہت بڑا بہتان باندھنا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخش دے گا مگر شرک ہرگز نہیں بخشے گا۔ یہ تو کھُلا گناہ ہے۔

○ پھر ان پر خود غلط شیخی بگھارنے والوں کا ذکر ہوا، اور ارشاد ہوا کہ پاکبازی تو اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ جسے دے دے۔ وہ تو کسی پر بھی تاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ ان کی ۵۰۔ بے باکی دیکھو دیدہ و دانستہ گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر کیسے کیسے بہتان باندھ رہے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ یہود، مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ مکہ کے کافروں کو خوش کرنے کے لئے ان کے بتوں اور شیطانوں کو سجدہ کرنے لگے ہیں، اور انہیں مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ بتاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کی لعنت کے مستحق ہیں اور ان ملعونوں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

○ کیا ان یہودیوں کا انصرام مملکت میں کوئی دخل ہے! اگر ہے تو وہ تو اپنے بخل کے سبب سے کسی کو کھجور کے شگاف برابر بھی کچھ نہیں دیں گے۔ انہیں آلِ ابراہیمؑ کے صاحبِ کتاب و حکمت و حکومت ہونے پر حسد ہے۔ یہودیوں میں سے عبداللہ بن سلام جیسے کچھ لوگ ایمان لاتے اور حیّ ابنِ اخطب کنانہ، اور کعب جیسے لوگ منکر ہی رہے ان کے لئے آتش افروختہ جہنم کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ جن جن ذمہ داریوں کو تم نے قبول کیا ہے وہ تمہارے پاس امانت ہیں یہ امانت ان کے مالکوں کو ادا کرو اور جب تمہیں لوگوں میں متنازعہ امور کا فیصلہ کرنا ہو (مثلاً یہاں کعبہ کی کلید برداری کا اشارہ ہے جو عثمان بن ابی طلحہ کی تولیت میں تھی اور وہ ہنوز مسلمان نہ ہوئے تھے۔ یہ منصب، آپ نے بنا بر عدل انہی کو سونپا) تو عدل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو، سمیع و بصیر اللہ تعالےٰ تمہاری خیرخواہی کے لئے تمہیں اچھی نصیحت کرتا ہے۔ اے ایمان والو، احکام الٰہی اور

اسوۂ رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولی الامر (عمّال و علماء) کی بھی۔ ایمان باللہ والیوم الآخر کا تقاضا یہ ہے کہ متنازعہ فیہ امور کے فیصلے کے لئے قرآن و سنت کی طرف رجوع کرو۔

۞ اسلام کے بعض جھوٹے مدعیوں (یہاں مراد بشر منافق ہے جس نے حضورؐ کے ایک ایک کئے گئے فیصلے پر احتجاج کیا حضرت عمر فاروقؓ کے پاس مع یہودیوں کے گیا، آپؓ نے اس کا سر تن سے جدا کر دیا کہ جو رسولؐ کے فیصلے کو نہیں مانتا اس کا فیصلہ یہی ہے) کا یہ فعل شیطان کی طرف مقدمہ لے جانا تھا۔ جو گمراہی اور حق سے دوری کا سمبل ہے۔ ارشاد ہوا۔

۶۱۔ کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تنزیلاتِ الٰہی کی طرف آؤ تو وہ رُکے رہتے ہیں اور تحفظاتِ ذہنی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو بھاگے بھاگے قسمیں اٹھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہم تو بھلائی اور موافقت کا دلی ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے بھید جانتا ہے۔ اے رسولؐ آپ ان سے اعراض کریں، انہیں نصیحت کریں، اور ان کے دل میں اتر جانے والی مؤثر تبلیغ کریں۔ رسول اس لئے مبعوث ہوتے ہیں کہ ان کی اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے، اپنے آپ پر ظلم کرنے کے بعد اگر وہ استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لئے بخشش کی دعا کرتا تو ان کی توبہ قبول کر لی جاتی۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ توّاب ہے اور رحیم بھی۔

۞ اے رسولؐ آپ کے رب کی قسم، یہ لوگ صرف اسی صورت میں مومن ہو سکتے کہ تمام مشاجراتِ حیات میں وہ تمہیں اپنا حاکم بنالیں تمہارے فیصلوں کو بلا احساس گرانی و تنگی بطیبِ خاطر قبول کر لیں اور بلا چون و چرا اس کی تعمیل کریں۔ اگر انہیں حکم دیا جاتا کہ مجاہدہ نفس کرو، ترکِ وطن کرو، تو معدودے چند یہ حکم مانتے۔ ایمان میں ثابت قدمی تو یہ ہے کہ وہ نصیحت کے مطابق عمل کرتے۔ انہیں اجر عظیم ملتا، اور صراط مستقیم کی ہدایت۔

۞ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مطیع و منقاد لوگوں کی معیت اللہ تعالیٰ کے منعم علیہ گروہ کے ساتھ ہوگی جس میں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین شامل ہیں۔ حُسنِ

۷۰۔ رفاقت کی یہ معیاری سطح ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ دانائے کامل ہے۔

اے ایمان والو! حفاظتِ خود اختیاری میں کیل کانٹے سے لیس رہو، پھر بوقتِ ضرورت خواہ گروہ در گروہ نکلو یا پوری اجتماعی تنظیم کے ساتھ۔ پھر ان تھڑ دلوں کا ذکر ہے،

جو شہادت سے جان چراتے ہیں اور اپنا ظاہری بھرم رکھنے کے لئے اظہار کرتے ہیں کہ اے کاش ہم بھی میدان جنگ میں غازیوں اور شہیدیوں کے ساتھ دین و دنیا کی کامیابی حاصل کرتے (بعد ازاں ترغیب جہاد ہے) اور پھر راہِ خدا میں قتل ہو جانے یا غالب آ جانے والوں کو اجرِ عظیم کی نوید ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اے مسلمانو! تمہیں کیا عذر ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے درآں حالیکہ کمزور اور مظلوم مرد اور عورتیں اور بچے پکار پکار کر بارگاہِ رب العزت میں فریاد کر رہے ہیں کہ اے رب ہمیں ظالموں کی بستیوں سے رستگاری دے۔ اور اپنی جناب سے ہمارا کوئی ولی بنا۔ مسلمان راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور کافر شیطان کی چال بازیاں چلا کر قتل و غارت کرتے ہیں، شیطان کے داؤ تو بڑے بودے ہیں۔

○ ان کمزور دل مسلمانوں کا حال بیان ہوا کہ مکے میں کفار کی اذیت میں تھے تو اذنِ جہاد طلب کرتے تھے۔ انہیں کہا گیا تھا کہ نماز روزے میں لگے رہو اور جہاد سے ہاتھ روکے رکھو، لیکن جب جہاد فرض ہوا، تو ان میں ایک ایسا گروہ بھی تھا جو خشیت الٰہی کی بجائے لوگوں سے ڈرنے لگ گیا، اور اسے زندگی کی آسائشوں کی طلب ہوئی، ارشاد ہوا انہیں کہہ دیجئے کہ آسائشِ حیات تو چند روزہ ہے۔ پرہیزگار کے لئے آخرت بہتر ہے آخرت میں کسی پر ذرّہ بھر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہیں موت آ لے گی۔ خواہ تم حصار ہائے محکم میں کیوں نہ پناہ گزین ہو جاؤ۔

○ اے رسول ان کی یہ غلط فہمی بھی دور کر دو۔ رنج و راحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ زندگی کی تابناک سچائیوں کو کیوں نہیں سمجھ پاتے۔ ہاں اگر کوئی بھلائی تمہیں پہنچتی ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر برائی پہنچتی ہے تو وہ تمہارے نفس کی طرف سے ہے۔ ہم نے آپ کو اے محمدؐ! تمام بنی نوعِ انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس حقیقتِ عظمیٰ پر اللہ تعالےٰ کی شہادت بہت کافی ہے۔

○ اے رسولؐ جن لوگوں نے آپ کی اطاعت کی انہوں نے اللہ کی اطاعت کی اور جس کسی نے روگردانی کی اس کی آپ سے بازپرس نہیں ہو گی۔ منافقین کا ذکر ہوا کہ آپ کے روبرو تو ایمان کا اقرار کرتے ہیں اور رات کو اپنے ٹولے کے لوگوں میں اس کے برخلاف بات

کرتے ہیں، ان سے اعراض کیجئے، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے، وہی کارسازِ مطلق ہے۔

○ یہ لوگ حقائق قرآنی میں غور کیوں نہیں کرتے: اگر یہ آیات غیر اللہ کی جانب سے ہوتیں تو ان میں اختلافاتِ کثیر ہوتے۔

کافروں اور منافقوں کی لابی کے فتنوں کا ذکر ہے کہ بے پَر کی اڑانے میں ماہر ہیں سنی سنائی بات کی اگر پروپیگنڈے سے پہلے رسول یا اولی الامر سے تصدیق کرا لی جاتی تو بات صاف ہو جاتی۔ اللہ تعالےٰ حضوؐر پر اپنے لطف و کرم کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد کرتے ہیں کہ اسی سبب سے آپ شیطان کے چکروں میں نہیں پھنسے۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسول! آپ خود اپنی ذات سے جہاد کا آغاز کریں اور مومنوں کو ترغیبِ جہاد فی سبیل اللہ دیں۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار سے جنگ بند کرا دے۔ لڑائی کی شدت اور عذابِ سخت اللہ کے اختیار میں ہے۔

○ نیک سفارش نیکی ہے اور بری سفارش برائی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر تمہاری سلام سے تعظیم کی جائے تو اس سے بہتر کلمات سے جواب دو یا انہی کلمات کو بحسن و خوبی لوٹا دو، اللہ تعالےٰ کے ہاں ہر بات کا حساب ہے (السلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ یا وعلیکم السلام) ارشاد ہوا کہ اللہ تعالےٰ حساب کتاب کے لئے بروزِ قیامت تمام لوگوں کو جمع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات کس کی ہو سکتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ منافقینِ مکّہ کے بارے میں اس اختلاف میں نہ پڑو کہ وہ مومن ہیں یا کافر۔ وہ قطعی طور پر کافر ہیں اللہ تعالےٰ نے انہیں نگونسار کر دیا ہے۔ جسے بسبب اس کی کوتاہی فکر و عمل اللہ نے گمراہ کر دیا ہو اس کے لئے راہِ ہدایت کہاں؟ وہ تو تمہیں بھی دائرہ کفر و ضلالت میں لانا چاہتے ہیں۔ انہیں دوست نہ سمجھو تا اینکہ وہ راہ حق میں ہجرت کریں، اگر وہ ایسا کرنے سے روگردان ہوں تو انہیں پکڑو، انہیں قتل کرو جہاں پاؤ، ان میں سے کوئی بھی تمہارا دوست اور مددگار نہیں ہوگا، ہاں وہ طبقہ مستثنےٰ ہے جو تمہاری معاہد قوموں (مثلاً اسلمی بنو بکر وغیرہ) سے میل جول رکھتے ہوں یا ان کی حالت ایسی غیر جانب دارانہ ہو کہ نہ تم سے لڑنا چاہیں اور نہ اپنی قوم کے لوگوں سے۔ مشیّت ایزدی ہوتی تو تم پر انہیں غالب کر دیا جاتا اور وہ تم سے مقاتلہ کرتے۔ لہٰذا اب اگر وہ جنگ سے کنارہ کش ہو جائیں۔ لڑائی نہ کریں، اور تمہاری طرف صلح کے لئے سلسلہ جنبانی کریں تو اللہ تعالےٰ کے ہاں تمہارے لئے اس کے خلاف کوئی راہ نہیں بصورتِ دیگران سے

۹۰- مواخذہ کرو اور جہاں پاؤ ان سے مقاتلہ کرو ان پر تمہیں حجتِ روشن حاصل ہے۔

قتلِ خطا کے بارے میں صراحت ہوئی کہ قتل عمد حرام ہے غلطی سے قتل پر کفارہ ہے ایک مسلمان غلام آزاد کرنا، ورثاء کو خون بہا دینا مگر معاف کر دینے کی صورت میں نہیں علاوہ ازیں اور امکانی صورتیں ذکر ہوئیں۔

○ مقتولِ خطا مسلمان ہو یا کافر یا معاہد قوم سے ہو یا ذمی ہو ہر ایک کے لئے الگ الگ احکام ہیں، ذی مقدرت نہ ہونے کی صورت میں قاتل متواتر دو ماہ روزے رکھے یہ اللہ علیم و حکیم کی طرف سے توبہ کا مقررہ طریق ہے۔ مومن کو عمداً قتل کرنے کی سزا اللہ تعالےٰ کی لعنت، اس کا غضب اور خلود فی النار کا عذابِ عظیم ہے۔ اس آیت کا شانِ نزول قیس بن صابہ کا ظہیر فہری کا قتلِ بے گناہ تھا۔ جبکہ بنی نجار نے مقیس کے بھائی ہشام کے قتل کی دیت کے طور پر ایک سو اونٹ اسے دے دیتے تھے۔

○ (اسی طرح ایک سریہ کے دوران جو اسامہ بن زید کی کمان میں بھیجا گیا تھا ایک مسلمان نہیک بن مرداس نے مسلمانوں کو سلام علیکم کہا لیکن اسے قتل کر دیا گیا) ارشاد ہوا کہ ایسے حالات میں قتل سے پہلے پوری تحقیق کر لینا ضروری ہے۔ سامانِ دنیا کی فراہمی اور مالِ غنیمت مرغوباتِ حیات ہیں اور اللہ کے احسانات میں سے ہیں لیکن احقاقِ حق خدائے خبیر کے نزدیک زیادہ اہم ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ قاعدین (سہولت سے بیٹھے رہنے والے) اور مجاہدین (راہِ حق میں جہاد کرنے والے) برابر نہیں ہیں، اول الذکر کو ثانی الذکر پر فضیلت حاصل ہے۔ انہوں نے یہ فضیلت اپنے مالوں اور جانوں کی قربانی دے کر خریدی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے سارے وعدے سچے ہیں، اللہ تعالیٰ غفور الرحیم کی طرف سے مجاہدین کو قاعدین پر فوقیت، فضیلت اور اجرِ عظیم حاصل ہے اور مغفرت اور رحمت بھی۔

○ مکہ کے مرتدین مثلاً قیس بن فاکہہ و قیس بن ولید جنہوں نے مقدرت کے باوجود ہجرت کی نہ جہاد۔ اور مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ ایسے لوگوں کی روح قبض کرتے وقت فرشتے ان سے ماجرا پوچھتے تو کہتے کہ ہمیں سرزمین وطن میں کمزور کر دیا گیا تھا۔ فرشتے کہتے کہ اللہ تعالیٰ کی وسیع زمین میں تم نے ہجرت بھی نہ کی۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بُرا ٹھکانہ ہے۔ ان میں استثنےٰ ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کا ہے جن کے لئے نہ تو کوئی چارۂ کار ہے اور نہ راہ کی

سوجھ بوجھ ۔ عنداللہ وہ مستحقِ عفو ہیں اور اللہ تعالیٰ تو صاحبِ عفو و غفران ہے ۔

۱۰۰۔ مہاجرین کو دنیا کی اقامت گاہِ بسیار اور فراخیٔ معیشت میسّر آئے گی اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی راہ میں ہجرت کی نیت سے نکلا اور لقمۂ اجل بن گیا خدائے غفور الرحیم کے ہاں اس کا اجر ہے ۔ اس کی مثال جندب بن ضمرہ ایک پیرِ صاحبِ عزیمت کی ہے جسے اس کے شدید اصرار پر اس کے بیٹے مکّہ مکرمہ سے مدینہ منورہ لے چلے لیکن تنعیم کی منزل پر اسے پیامِ اجل آ گیا ۔

○ ارشاد ہوا سفر اور دشمنوں کے خوف کی صورت میں نماز میں قصر کی اجازت ہے میدانِ جہاد میں صلواۃِ خوف کا طریق بتایا گیا ۔ مسلمان دو جماعتوں میں بٹ جائیں باری باری ایک نماز پڑھے دوسری مسلّح محافظت کرے دشمن کی چالوں اور حملوں سے چوکس رہنے کی تاکید کی گئی ۔

○ ارشاد ہوا تکلیفِ بارش اور بیماری کی صورت میں ہتھیار اتار رکھو، لیکن ڈیفنس میں مستعد رہو، کافر تمہارے درپے آزار ہیں، لیکن اللہ تعالٰے نے انہیں عذابِ رسوائی مقدر کر دیا ہے ۔ نمازِ خوف ادا کر چکو تو کھڑے ، بیٹھے ، لیٹے ، ذکرِ الٰہی میں مصروف رہو، جب طمانیت حاصل ہو جائے تو باقاعدہ نماز پڑھ لو ، نماز مومنوں کے لئے فرضِ موقوت ہے ۔ ابوسفیان کے تعاقب میں سرگرم تلاش صحابہ کی ہمت افزائی کی جا رہی ہے ۔ ارشاد ہوا جس طرح تم تکلیف اٹھا رہے ہو تکلیف وہ بھی اٹھا رہے ہیں ۔ تمہارے لئے سرمایۂ راحت و طمانیت یہ حقیقت ہے کہ تمہارا مرکزِ اُمید علیم و حکیم خدا ہے اور وہ اس سے محروم ہیں ۔

○ ارشاد ہوا یہ کتابِ برحق اے رسولؐ تم پر نازل کی گئی ہے تاکہ اللہ تعالٰے کی عطا کردہ مشاہداتی بصیرت کی روشنی میں لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کریں ، حقوقِ انسانی میں خیانت کرنے والوں کی حمایت نہ کریں اور خدائے غفور الرحیم کی جناب میں مصروفِ استغفار رہیں ۔

خیانتِ نفس کے مجرم اللہ تعالٰے کو پسند نہیں ہیں ان کی مدافعت نہیں ہونا چاہیئے ۔ یہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں لیکن اللہ سے کیسے چھپ سکتے ہیں جو ان کی راتوں کی خلافِ الٰہی سازشوں سے باخبر ہے اور ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے ۔

۱۱۰۔ یہ لوگ بنی ظفر قبیلے کے تھے ، طعمہ بن ابیرق نے قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا کر زید بن سمین یہودی کے ہاں چھپا دی اور اس سے برآمد ہوئی تو بنی ظفر کا اصرار تھا کہ حضورؐ طعمہ کی مدافعت

کریں، اور یہودی کو سزا دیں۔ ارشاد ہوا کہ دنیاوی زندگی میں تو جتھہ بندی کر کے تم مجرموں کا دفاع کرنا چاہتے ہو قیامت کے دن اس غلط کیس کی پیروی کون کرے گا؟ کون کارسازی کرے گا؟

○ عملِ سُوء اور ظلم پر استغفار کرو اللہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔ خدائے علیم و حکیم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اس کا وبال اسی کی ذات کے لئے ہے۔ تہمت دھرنے والا خطاکار اپنے کرتوت کا خمیازہ خود بھگتے گا۔

اللہ تعالٰے اپنے اس فضلِ بے نہایت کا اظہار کرتے ہیں جو سرورِ کائناتؐ پر ہوا کہ اللہ تعالٰی نے بنی ظفر کی گمراہ کن باتوں سے انہیں بچا لیا اور وہ انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے کتاب و حکمت کے سنہری اصول اُن کی سعادتِ عظمٰی ہے۔

○ اکثر سرگوشیوں کے بارے میں ارشاد ہوا کہ وہ بھلائی پر منحصر نہیں ہوتیں۔ خیرات نیکی اور بھلائی اور صلح کیلئے سرگوشیاں یا مسکوٹ اللہ تعالٰی کی رضاجوئی اور اجرِ عظیم کا باعث ہے۔

○ جو حصولِ ہدایت کے بعد رسولؐ کی مخالفت کرے گا اور غیر اسلامی طریق اختیار کرے گا، اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے۔ اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جو بُرا ٹھکانہ ہے۔ اس میں پھر طعمہ کی طرف اشارہ ہے جو مرتد ہو گیا تھا اور مکہ کی جانب بھاگ گیا تھا۔

○ ارشاد ہوا کہ جس نے شرک کیا، وہ راہِ حق سے بڑی دور بھٹک گیا، اللہ تبارک تعالٰے شرک کے گناہِ کبیرہ کی مغفرت نہیں کرے گا اس کے سوا ہر گناہ قابلِ معافی ہے۔ یہ مشرک لوگ دیوی دیوتاؤں اور شیطانی وساوس کا شکار ہیں۔ وہ شیطان جس کو پھٹکار ملی اور جس نے سرکشی میں چیلنج کیا کہ اے اللہ میں تیرے بندوں میں سے گمراہ کر کے انہیں تم سے الگ کر دونگا۔ انہیں راہِ راست سے بھٹکا دوں گا، آرزؤں کے کھلونوں سے بہلا دوں گا، جانوروں کے کان چھیدنے اور اللہ کی مخلوقات کو نئے نئے سوانگ بھرنے پر لگا دوں گا، ارشاد ہوا کہ شیطانی کرتوتوں کو جس نے پسند کیا، اسے ناقابلِ تلافی نقصان ہوگا۔ شیطانی وعدوں کے سبز باغ اس کی دکھائی ہوئی خام آرزوئیں، سراسر دھوکا ہیں۔ جو لوگ اس کے پھندے میں پھنس گئے، ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا جس سے مخلصی حاصل نہیں ہوگی۔ ۱۲۔

○ اللہ تعالٰے کا سچا وعدہ ہے کہ نیکوکار مومنین کو انہار آغوش باغاتِ خلد میں داخل کیا جائے گا،

اس دینِ برحق کا مدار نہ تمہاری آرزوؤں پر ہے نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر ہے بلکہ اعمال پر ہے۔ بُرے کام کا بُرا نتیجہ ہے اور برُوں کا ولی اور نصیر اللہ تعالےٰ نہیں ہے۔ ہاں خواہ مرد ہو یا عورت جو مومن بھی اچھا کام کرے گا۔ اسے خلد بریں مقدر ہوگا اس پر ذرّہ بھر بھی زیادتی نہیں ہوگی۔

○ اس شخص سے حسین تر لائحہ حیات کس کا ہو سکتا ہے جس نے اپنی جبینِ نیاز انتہائی تذلّل میں بارگاہِ ربِ العزّت میں رکھ دی۔ نیکوکاری اس کا وظیفہ روز و شب ہے اور وہ حضرت ابراہیم حنیفؑ کی ملّت کا متبع ہے اللہ تعالےٰ نے بسبب معرفتِ توحید حضرت ابراہیم کو اپنا مخلص دوست بنا لیا۔ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی پہنائیوں میں جو کچھ ہے اللہ جل جلالہٗ کے قبضۂ اختیار میں ہے اور اس کی قدرتِ کاملہ پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ارشاد ہوا اے رسولؐ تم سے عورتوں کے حقوقِ میراث و مہر کے بارے میں لوگ فتویٰ چاہتے ہیں۔ انہیں کہہ دیجئے کہ ان کے حقوق جو قرآن نے یتیم لڑکیوں اور منکوحہ عورتوں اور کمزور بچوں کے لئے مقرر کئے ہیں ان کا احترام کرو، ان کے ادا کرنے میں انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو اللہ تمہارے اعمالِ خیر سے آگاہ ہے۔

○ زن و شو کے معاملات میں ارشاد ہوا کہ صلح بہتر ہے۔ عورت کو اگر اپنے خاوند کی بے اعتنائی یا سختی کا ڈر ہو تو حسنِ تدبیر سے مصالحت کرے لالچ اور نفسانی ترغیبات کا علاج احسان اور تقویٰ سے کرو اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ باوجود سعی و خواہش کے تم عورتوں میں عدل قائم نہیں کر سکو گے۔ ایسا نہ کرو کہ ایک ہی بیوی کی طرف متوجہ رہو اور دوسری کو معلق (ادھر میں لٹکی ہوئی) نہ چھوڑ دو، اللہ تعالےٰ غفور الرحیم چاہتا ہے کہ تم اصلاح اور پرہیزگاری کو بروئے کار لاؤ۔ اگر مآل کار ایک دوسرے سے علاحدگی ہی طے پا جائے تو سب کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے باہم دگر مستغنی کر دے گا وہ تو تمام سماوی اور ارضی وسعتوں کا حاکمِ اعلیٰ ہے۔

اس خدائے غنی و حمید نے تم سے پہلے بھی اہلِ کتاب کو اور تمہیں ایک ہی حکم دیا تھا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تمہارے انکار سے اللہ تعالےٰ کی عظمتِ الوہیت ارض و سما پر کچھ بھی اثر نہیں پڑتا ہے کہ کائنات کا اصل کارساز تو وہی ہے۔

اللہ تعالےٰ اس پر بھی کماحقہٗ قدرت رکھتا ہے کہ تمہیں فنا کر دے اور ایک نئی قوم کو

تمہاری بجائے ابھار دے۔ اس سمیع و بصیر کے قبضۂ اختیار میں دنیا کا ثواب ہے اور آخرت کا بھی۔

○ اہلِ ایمان سے ارشاد ہوا کہ گواہی دینے میں انصاف پر قائم رہو، خواہ وہ شہادت تمہارے اپنے خلاف ہو یا تمہارے والدین اور اقربا کے خلاف ہو، ان کا غنا و فقر بھی رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ان سے تمہارا زیادہ خیر خواہ ہے۔ اپنی حرص و ہوا کی اتباع میں نہ تو عدل سے روگردانی کرو نہ پُرپیچ بات کرو، نہ اعراض عن الحق کرو، تمہارے اعمال سے اللہ تعالےٰ پوری طرح باخبر ہے۔

○ اوس بن قیس، عبداللہ بن ابی نعمان اور عامر بن خلف نے شانِ رسالت میں غیر ذمہ دارانہ باتیں کیں اس پر ارشاد ہوا کہ اے اہلِ ایمان، ذاتِ صمدیت رسولِ مقبول اور قرآن مجید پر پختگی یقین مقتضائے ایمان ہے اور اللہ تعالےٰ اس کے ملائکہ، اس کی کتب، اس کے رُسُل اور یوم آخرت سے انکار ضلالِ بعید ہے منافقین کو انتباہِ عذابِ الیم ہے اور کہ وہ مغفرت و ہدایت سے محروم رہ جائیں گے اگر انہوں نے ایمان کے بعد کفر پھر کفر کے بعد ایمان اور ایمان کے بعد کفرِ شدید کی روش تبدیل نہ کی۔

○ وہ منافقین جو دنیاوی عزّت کی ہوس میں مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی پر نازاں ہیں، انہیں معلوم ہو کہ عزّت و احترام کا سرچشمہ تو ذاتِ الٰہی ہے۔

○ اللہ تعالےٰ تمہیں (قرآنِ کریم میں) ارشاد فرما چکا ہے کہ منافقین اور کافروں کی جن محفلوں میں آیاتِ الٰہی کا انکار کیا جا رہا ہو اور اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہو ان میں شامل نہ ہوں ہاں جب وہ موضوع بدل لیں تو کوئی ہرج نہیں کہ ان میں بیٹھیں یہ اس لئے کہ اہانتِ قرآن کو برداشت کرتے کرتے کہیں تم بھی گمراہی اختیار نہ کر لو اللہ تعالےٰ تو منافقوں اور کافروں کو جہنم رسید کرے گا۔

○ منافقوں کا ذکر ہوا کہ منتظر رہتے ہیں اگر تمہیں بفضلہٖ تعالےٰ فتح ہو تو کہتے ہیں ہم بھی تو تمہارے ساتھ تھے اگر کافر فتح یاب ہوں تو انہیں جتاتے ہیں کہ انہیں مسلمانوں سے بچانے والے تو ہم تھے۔ ان کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا۔ کافروں کو مومنوں پر غلبہ نہیں ہوگا۔ ۱۴۰

○ یہ لوگ خدا سے کیا چال چلیں گے اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ ذکرِ الٰہی میں الکساتے ہوئے ہیں ریاکار ہیں، کفر و ایمان میں متردّد ہیں، نہ ادھر کے ہیں نہ ادھر کے، بھلا جن کا

لله گمراہی مقدر کر دے ان کے لئے راہِ راست کہاں ؟

○ اہلِ ایمان سے کہا گیا ہے مومنوں کی بجائے کفار سے دوستی نہ کریں۔ کیا وہ اپنے آپ پر خدا کی طرف سے حجّتِ آشکار یا الزامِ ظاہر لینا چاہتے ہیں! منافق تو دوزخ کے طبقہ زیر ترین میں ہوں گے۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ البتہ ان میں توبہ کرنے والے، اصلاحِ ذات میں ساعی، اعتصام باللہ اور اخلاصِ دین میں کوشاں لوگ مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور انہیں اجرِ عظیم عطا ہوگا۔ نعمتوں پر شکر کرنے کی صورت میں اللہ تعالے تمہیں عذاب نہیں دے گا۔ اللہ تعالے شاکر لوگوں کا قدردان ہے اور ان کے اخلاصِ نیّت کو جاننے والا ہے۔

پ۶ ○ کوئی کسی کو منہ پھوڑ کر بُرا کہے، اللہ تعالے کو پسند نہیں ہے۔ بجز اس شخص کے جس پر ظلم ہوا ہو۔ اللہ تعالے سمیع بھی ہے اور علیم بھی، تم بر ملا نیکی کرو یا چھپ کر یا عفوِ تقصیر چاہو، اللہ تعالے صاحبِ قدرت اور صاحبِ عفو ہے۔ اللہ تعالے اور اس کے رسولوں میں تفریق

۱۵۰۔ کرنے والے اور حقائقِ قرآنی پر جزوی طور پر ایمان رکھنے والے اور دین میں من مانی راہیں تلاش کرنے والے برحق کافر ہیں ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے اور اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والے اور ان میں تفریق روا نہ رکھنے والے عنداللہ الغفور الرحیم ماجور ہوں گے۔

○ اہلِ کتاب کی کوتاہیٔ فکر کا ذکر ہوا جس طرح اسے رسولؐ یہ لوگ تم سے کہتے ہیں کہ ان پر نوشتۂ آسمانی نازل ہو، موسیٰؑ سے تو اس سے بھی بڑھ کر معترض ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا روبرو دیدار کراؤ، اور پھر ان کی زیادتیوں پر سزا کے طور پر ان کو بجلی نے آ لیا پھر انہوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا در آں حالیکہ ان کے پاس واضح دلیلیں آ چکی تھیں۔ ہم نے عفو سے کام لیا اور حضرت موسیٰؑ کو ان پر حجّتِ آشکار (کھلا غلبہ) عطا کی۔ پھر ذکر ہوا کہ طور کی بلندیوں سے متاثر ہو کر انہوں نے پیمانِ عبودیت باندھا، انہیں حکم ہوا کہ دروازے میں سجدہ کناں داخل ہو سبت کے بارے میں زیادتی نہ کرو اور ان سے میثاقِ مستحکم لیا گیا۔ لیکن انہوں نے نقضِ عہد کیا، آیاتِ الٰہی سے انکار کیا، انبیاء کا ناحق قتل کیا، اور کہا کہ ہمارے دل تو مغلوف ہیں، اللہ تعالے نے ان کے کفر و جحود کی سزا کے طور پر ان کے دل پر مہر کر دی، ان میں اکثر کافر ہیں اور اس کفر کا اظہار یوں ہوا ہے کہ انہوں نے حضرتِ مریمؑ پر بہتان باندھا کہ شادی سے قبل یوسف نجار سے ناجائز تعلق کے نتیجے میں عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور یہ کہ ہم نے مسیح عیسیٰؑ بن مریم رسول اللہ کو قتل کیا ہے حالانکہ انہوں نے نہ قتل کیا نہ عیسیٰؑ کو سولی پر چڑھایا بلکہ انہیں

لا یحب اللہ ۶

اشتباہ ہوگیا تھا۔

○ اور جن لوگوں نے اختلاف کیا وہ اس بارے میں شک میں ہیں، اس کی بنیاد علم کی بجائے ظن پر ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ انہوں نے مسیحؑ کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالٰے نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ تعالٰے عزیز اور صاحبِ حکمت ہے۔ اہلِ کتاب موت سے ۱۶۰ پہلے لازماً ایمان لائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ ان پر گواہ ہوں گے۔ یہودیوں کے ظلم اور صدّ عن سبیل اللہ کی بناء پر بعض پاکیزہ چیزیں بھی ان پر حرام کر دی گئیں۔ وہ ممانعت کے باوصف سود خور تھے، اور ناجائز ذرائع سے لوگوں کا مال کھاتے تھے ان کے لئے ان کی زیادتیوں کی سزا کے طور پر المناک عذاب نازل ہوگا۔

ان میں مستثنےٰ پختہ علم (مثلاً عبداللہ بن سلام وغیرہ) صحف مطّہرہ پر ایمان لانے والوں، نمازیوں، زکوٰۃ گذاروں، اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والوں کا ہے جنہیں عنداللہ اجر عظیم ملے گا۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ ہم نے تم پر بھی اسی طرح وحی نازل کی جس طرح حضرت نوحؑ اور ان کے بعد کے انبیاء پر حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت اسحٰقؑ، حضرت یعقوبؑ ان کی اولاد حضرت عیسیٰؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت یونسؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت سلیمٰنؑ پر نزولِ وحی ہوا، اور ہم نے حضرت داؤدؑ کو زبور عطا فرمائی۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ رشد و ہدایت کے مسلسل نظام میں شامل انبیاء و رسل میں سے بعض کا حال ہم نے بیان کیا ہے اور بعض کا نہیں، حضرتِ موسیٰؑ سے اللہ نے کلام کیا، نیک لوگوں کو بشارت دینے والے اور برے لوگوں کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے انبیاء و رسل کا یہ سلسلہ اس لئے تھا تاکہ اللہ تعالٰے پر لوگوں کے لئے کوئی حجت نہ رہ جائے۔ (کوئی عذر باقی نہ رہے) اللہ عزیز بھی ہے اور حکیم بھی۔

○ اللہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے کہ اس نے تیری طرف تنزیلات اپنے لاتنا ہی علم سے کی ہیں۔ اس پر فرشتے بھی گواہ ہیں، اگرچہ گواہی کے لئے اللہ تعالٰے ہی کافی ہے۔ کافر در راہِ حق میں حارج بہت دُور بھٹک گئے ہیں! طریقِ مغفرت اور ہدایت کی بجائے ان کی راہ دوزخ کی راہ ہے۔ خلود فی النار کی راہ۔ اور انہیں یہ سزا دینا اللہ تعالٰے کے لئے آسان ہے عالم انسانیت سے خطاب ہوا کہ رسول دینِ برحق لے کر تمہارے پاس آیا ہے، اسے مانوگے تو تمہاری بہتری ۱۷۰ ہوگی، انکار کردگئے تو علیم و حکیم خدا کو کیا پرواہے جو آسمانوں اور زمین کا بلا مشارکت احدے

مالک ہے۔

○ اہلِ کتاب کو تنبیہ ہوئی کہ دین میں غلو نہ کرو، عیسیٰ ابنِ مریم اللہ کے رسول اور کلمۂ فیض و مژدۂ ہدایت ہے۔ جسے مریمؑ تک پہنچایا گیا اور وہ روح اللہ ہے اللہ اور رسل پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ تین خدا نہ کہو، گمراہی سے باز آجاؤ یہی بہتر ہے۔ بلاشبہ اللہ معبودِ واحد ہے۔ اولاد کے ملوثات سے پاک ہے۔ اس کے قبضۂ اختیار میں آسمانوں کی تمام لامحدود بلندیاں اور زمین کی ناپیمود گہرائیاں ہیں وہ پورے نظامِ کائنات کا کارساز ہے۔ اس کی بندگی سے عار تو عیسیٰؑ کو بھی نہیں اور نہ مقرّب فرشتوں کو۔ اس کی بندگی کو عار سمجھنے والوں اور استکبار زدہ لوگوں کی اس کے سامنے جوابدہی ہوگی۔

○ اہلِ ایمان اور صالح لوگوں کے لئے ان کا اجر ہے، اس میں فضلِ ایزدی سے اضافہ بھی ہوگا اصحابِ عار اور تکبر کے لئے عذابِ الیم ہے۔ ان کا نہ کوئی اللہ کے سوا، دوست ہوگا نہ مددگار۔

○ اے بنی نوعِ انسان! اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہارے پاس دلیلِ روشن آچکی ہے۔ اور قرآنی تنزیلاتِ ربّانی گمراہی کے مہیب اندھیروں میں نُورِ مبین کی صورت میں تمہارے سامنے جلوہ گر ہیں۔ اللہ پر ایمان، قرآن سے اعتصام، رحمت، فضل، ہدایت اور استقامت کی راہ ہے۔

○ آپ جابر بن عبداللہ کی عیادت کے لئے اس کے ہاں تشریف فرما تھے تو انہوں نے وراثت کی تقسیم کا فتویٰ پوچھا، وہ لاولد تھے اور ان کی نو بہنیں تھیں ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ آپ سے کلالہ کے بارے میں پوچھتے ہیں اگر کسی متوفیٰ کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کو ترکے کا نصف ملے گا اور بہن لاولد ہوگی تو بھائی وارث ہوگا دو بہنیں ہوں گی تو ۲/۳ اگر کئی بہنیں ہوں گی تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تعالےٰ نے ان امورِ وراثت کی وضاحت کردی ہے تاکہ تمہیں کوئی مغالطہ نہ رہے۔

سورۃ المائدۃ ۵

سورہ المائدہ مدنی ہے۔ اس کے ۱۶ رکوع اور اس کی ۱۲۰ آیات ہیں۔

عربی زبان میں مائدہ اس خوان کو کہتے ہیں جس پر کھانا چُنا ہوا ہو۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے ان سے آسمانی خوانِ نعماء کی درخواست کی تھی جس کا اس سورت کی آیت ۱۱۴ میں ذکر ہوا اس نسبت سے اسے سورہ مائدہ کہا گیا بعض مفسرین نے مائدہ سے مراد علم بھی لیا ہے جو

لایحب اللہ ۶

روحانی غذا ہے۔

○ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

○ اے ایمان والو! (حلال و حرام کے بارے میں) اپنے وعدوں کو پورا کرو، تمہارے لئے مویشی چارپائے حلال کئے گئے ہیں بجز مستثنیات کے جن کا مذکور ہوگا، حکمِ الٰہی ہے کہ جانوروں کا شکار احرام کی حالت میں جائز نہیں۔

○ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے شعائر (نشانیوں) کا احترام کرو۔ حرمت والے مہینے کا، قربانی کا، قلائد کا (قلادہ = گلے کا پٹہ یا گانی) اور جو خوشنودیٔ خداوندی اور رضائے مولا کے لئے عازم بیت الحرام ہیں۔ جب احرام کھولدو، شکار کی اجازت ہے۔ جن لوگوں نے تمہیں حج کرنے سے روک رکھا تھا ان پر کوئی زیادتی نہ کرو آپس میں نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو، گناہ و سرکشی میں نہیں اللہ کے عذاب سے خائف رہو۔

○ تمہارے لئے مردار، خون، لحمِ خنزیر، وہ جانور جس پر غیر اللہ کا نام نام لیا گیا ہو، منخنقہ (گلا گھونٹنے سے مرا ہوا) موقوذہ (چوٹ لگنے سے مرا ہوا) متردّیہ (اوپر سے گر کر مرا ہوا) نطیحہ (سینگ لگ کر مرا ہوا) اور درندے کا مارا ہوا (بجز جسے تم نے ذبح کر لیا ہو) بتوں کے آستانوں پر چڑھاوا کیا ہوا، یا تقسیم لحم بذریعہ ازلام (تیر) حرام ہیں یہ تمہارے لئے فسق ہے۔

○ تمہاری تہذیبی اور ثقافتی تربیتِ قومی اتنی مستحکم بنیادوں پر استوار ہے کہ کفار آج تم سے مایوس ہو گئے ہیں، اُن سے نہیں مجھ سے ڈرو، آج میں نے تمہارے نظامِ دینی کی کماحقہٗ تکمیل کر دی ہے۔ مادی اور روحانی زندگی کی بھرپور نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں۔ اور بطور ایک جامع نظامِ حیات کے دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کر لیا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ جو لوگ گناہ کی نیت سے نہیں بلکہ اشدّ بھوکی ضرورت کے پیشِ نظر متذکرہ بالا حرام کردہ چیزوں کے استعمال پر مجبور ہو جائیں تو اللہ مغفرت کرنے والا اور رحم والا ہے۔ اس سوال کا جواب کہ حلال کیا کیا چیزیں ہیں۔ کہہ دیجئے تمام پاکیزہ چیزیں، سدھائے ہوئے شکاری جانور کا شکار کردہ جانور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اللہ سے ڈرو وہ سریع الحساب ہے۔ تم پر اہلِ کتاب کا ذبیحہ بھی حلال کر دیا گیا۔ نکاح کے لئے حلال ہیں تمہیں پاک دامن مسلمان عورتیں اور اہلِ کتاب کی پاکباز عورتیں بشرطیکہ ان کے مہر ادا کر دو۔ مقصد نکاح ہو سفاح نہیں اور نہ خفیہ آشنا کاری۔

لا یحب اللہ ۶

ایمانیات سے انکار کا نتیجہ اعمال کا ضیاع ہے اور آخرت کا خسارہ۔

○ اے اہلِ ایمان جب نماز پڑھنے لگو تو وضو کرو، اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو، اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو، اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو۔ جنابت کی حالت میں غسل کر لیا کرو، بیماری اور سفر کی حالت میں یا رفعِ حاجت کے بعد، یا مجامعت و مباشرت کے بعد، اگر پانی دستیاب نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ منہ کا اور دونوں ہاتھوں کا مسح کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی نعمتیں تمام کرنے اور تم میں احساسِ شکر گزاری پیدا کرنے کے لئے تمہیں پاکیزگی کی تعلیم دیتا ہے اللہ کے احسان کو یاد رکھو اور اس سے باندھا ہوا پیمانِ عبودیت بھی جس میں تم نے اقرار کیا کہ ہم نے سن لیا، قبول کر لیا، تقویٰ اختیار کرو اللہ تو تمہارے دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔

○ اہلِ ایمان کو خبردار کیا گیا کہ عدل و انصاف کا معیارِ شہادت بن کر جیو! کسی قوم سے دشمنی یا عداوت، تمہارے پائے عدالت کو متزلزل نہ کر دے، ظلم و تعدّی کے غضبناک شعلوں میں جھلسی ہوئی انسانیت کے لئے عدل و انصاف کی بہار آفرین جنتوں کے پیامی بن کر اٹھو، تقویٰ کی کٹھن منزل کا آسان ترین راستہ یہی ہے۔ تقویٰ اختیار کرو، اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔ کافر اور مکذبینِ آیاتِ الٰہی تو اصحاب الجحیم (اہلِ نار) ہیں۔

○ اے اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد کرو جب ابتدائے اسلام میں کافروں نے تم پر دست درازی کا قصد کیا تاکہ تمہیں مٹا دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیروں کو ناکارہ کر دیا۔

○ ۱۰۔ اور اللہ سے ڈرو، مومنوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ پر توکّل کریں۔ اس کے پسِ منظر میں بعض مفسرین نے یہود بنو نضیر کا آپؐ پر چکی کا پاٹ گرانا یا وہ واقعہ کہ درخت کے نیچے آپؐ آرام فرما تھے اور ایک یہودی تلوار سونت کر پکارا اب تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ! وہ ہیبت زدہ ہوا تلوار ہاتھ سے گر گئی آپ نے تلوار ہاتھ میں لے کر کہا، اب تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے! توکل و عزیمت کی ایسی اَن گنت مثالیں حضور سرورِ کائناتؐ کی سیرت میں پھولوں کی طرح بکھری ہوئی ہیں!

○ارشاد ہوا کہ بنی اسرائیل سے پیمانِ اطاعت لیا گیا، ان کے بارہ[12] سردار قبیلہ وار مقرر کئے گئے (گنتی ۱۳:۴ میں روبن، سمعون، یہودا، ایساچار، افرائیم، بنجمن، زبولون، جوزف، دان، عاشر، نیفتائیل، گید قبیلوں کے نام اور سرداروں کے نام تفصیل کے ساتھ درج ہیں) ان سے کہا گیا کہ اگر عبادت، خیرات، ایمان بالرسل، رُسل کی معاونت، جہاد فی سبیل اللہ، دین کی توسیع و تبلیغ میں خرچ کرو گے تو میں تمہارا مددگار ہوں گا، تمہارے گناہ معاف کر دوں گا۔ تمہیں انہار بکنار باغات میں داخل کروں گا۔

○انکار کرنے والے تو گویا سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔ نقضِ عہد پر ان پر پھٹکار پڑی قلوب سخت ہو گئے، تحریفِ کلامِ الٰہی میں لگ گئے، نصائح کا معتدبہ حصہ بھول گئے، ان میں سے اکثر کی اطلاعات تمہیں ملتی رہی ہوں گی، ان کوتاہیوں پر انہیں عفو و درگزر کر دیجئے اللہ تعالیٰ بلاشبہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ پھر نصاریٰ کا ذکر ہوا ان سے بھی عہدِ وفاداری لیا گیا انہوں نے اس کا ایک بڑا حصہ بھلا دیا ان کی بدباطنی کے سبب ہم نے ان میں تا قیامِ قیامت عداوت اور کینہ پروری پیدا کر دی۔ اللہ تعالےٰ انہیں ان کے اعمال پر انتباہ کرے گا۔

○ارشاد ہوا اے اہلِ کتاب تم نے جن حقائقِ کتاب کا اخفا کیا، انہیں پوری تشریحات کے ساتھ ساتھ کھول کر بیان کرنے کے لئے ہم نے تمہارے پاس اپنا رسول بھیجا ہے۔ وہ تمہاری بہت سی کوتاہیوں سے درگزر کرتا ہے۔ ○ یہ رسول رشد و ہدایتِ الٰہی کائناتی بصیرتوں کا منارۂ نور ہے اور اس کی کتاب (قرآن مجید) زبان و بیان کی ممکن تعقیدات سے مبرّا کتابِ مبین ہے، جو مرضاتِ الٰہی کا متبع ہے اس پر امن و سلامتی کی راہیں کھلتی ہیں وہ اللہ کے اِذن سے ضلالت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں سرگرداں عالمِ انسانیت کو قعرِ مذلّت سے اٹھاتا ہے اور دلوں اور دماغوں کی تاریک دنیاؤں میں مجدِ انسانی کی روشنیاں ہی روشنیاں بکھیرتا چلا جاتا ہے اور ان پر صراطِ مستقیم کی ہدایت کے اسرار منکشف ہو جاتے ہیں۔

○عیسائیوں کے الوہیتِ مسیح کے عقیدے کی تردید کرتے ہوئے ارشاد ہوا کہ اگر اللہ مالک الملک، مسیحؑ اور اس کی ماں کو اور تمام مخلوقاتِ ارضی کو تباہ کرنا چاہے تو اس ارض و سمٰوات، اور ان کے مابین تخلیقات کُلّی پر کامل اختیار و قدرت رکھنے والے خدائے ذوالجلال کو کون روک سکتا ہے پھر یہودیوں اور نصرانیوں کے ان دعاوی کا ذکر ہے کہ ہم تو اللہ کے بیٹے اور محبوب ہیں؛ انہیں کہئے اگر ایسا ہی ہے، تو تمہیں گناہوں پر عذاب کیوں ہوتا ہے؟ تم تو بس عام مخلوق ہو

انسان ہی ہو یہ تو اس ارض و سما اور اس کے مابین سب کے حاکم علی الاطلاق کی مشیت پر منحصر ہے جسے بخش دے، جسے چاہے عذاب دے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

○ اے اہلِ کتاب ہمارا رسول احکامِ الٰہی کے تبیان کے لئے تمہارے پاس اس وقت آیا جب رسولوں کا آنا بند ہو چکا تھا۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہماری جانب خداوند تعالےٰ کی طرف سے نہ نیک کاموں پر خوشخبری دینے والا آیا اور نہ برے کاموں پر خدا کا خوف دلانے والا آیا ہمارا یہ رسول بشیر بھی ہے اور نذیر بھی۔ اللہ تعالےٰ صاحبِ قدرت ہے۔

○ حضرتِ موسیٰؑ کا قوم سے خطاب مذکور ہے انہیں اللہ تعالےٰ کا احسان یاد دلایا گیا جو انبیاء کی بعثت اور ملوک کی قوت کے ذریعے سے ان پر اس بھرپور طریق پر ہوا کہ عالمین میں ۲۰۔ کسی اور قوم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

○ حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو عمالقہ کے خلاف جہاد کے لئے ابھارا اور ترغیب دی کہ شام کی ارضِ مقدس میں داخل ہو جاؤ، جس پر تمہارا قبضہ مقدّراتِ الٰہی میں سے ہے۔ دیکھنا بے جگری سے لڑنا، پیٹھ نہ دکھانا، ورنہ من حیث القوم خائب و خاسر ہو کر رہ جاؤ گے۔

○ قوم نے بنی عمالقہ کے قد و قامت اور ساز و سامانِ جنگ سے مغلوب ہو کر کہا۔ اے موسیٰؑ بنی عمالقہ تو صاحبِ قوت و جبروت لوگ ہیں ہم اس وقت تک شام میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ ملک چھوڑ کر نہ چلے جائیں۔ اس پر بارہ نقیبوں میں سے دو نے (یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا نے (جو خدا خوف تھے اور منعم علیہ بھی) کہا کہ تم توکّل بخدا دروازے سے داخل ہو جاؤ، تمہارا داخلہ ہی تمہارے غلبے کی دلیل بن جاتے گا۔ مومن ہو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔

○ قوم کا جواب تھا کہ جب تک کنعانی بنی عمالقہ میں موجود ہیں ہم شام میں داخل نہیں ہوں گے۔ اگر آپ اور آپ کا ربّ چاہتے ہیں تو جائیں شوق سے جہاد کریں، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے عالم بیچارگی میں بدرگاہِ رب العزت دعا کی کہ اے ربّ، مجھے تو اپنی جان پر اور اپنے بھائی کی جان پر اختیار ہے ہم تیرے ہر ارشاد کی تعمیل کے لئے حاضر ہیں تو ہم میں اور ہماری فسق و فجور میں ڈوبی قوم کے مابین جدائی ڈال دے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ یہ سرزمین ان پر چالیس سال کے لئے حرام کر دی گئی ہے اور اس دوران یہ بدقسمت قوم عالم بے سر و سامانی میں خاک بسر بھٹکتی

لایحب اللہ ۶

رہے گی۔ تمہیں ان نافرمانوں کے حال پر افسوس نہیں کرنا چاہیئے۔

○ ارشاد ہوا کہ لوگوں کو اے رسولؐ آدمؑ کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا بطور عبرت حال سنا دیجئے۔ ہابیل کا نکاح اقلیما اور قابیل کا نکاح یہودا سے ہونا تھا۔ قابیل اپنے جھول کی زائیدہ اقلیما کی محبت میں گرفتار ہوگیا اور خلافِ قاعدہ اس سے نکاح کرنے پر بضد ہوا۔ حضرتِ آدمؑ نے دونوں بیٹوں کو قربانی کا حکم دیا اور فرمایا کہ جس کی قربانی قبول ہوگی اقلیما کی مناکحت اس سے ہوگی۔ قربانی دونوں نے دی لیکن ہابیل کی قربانی قبول ہوگئی، اس پر قابیل آگ بگولہ ہوگیا اور ہابیل کو قتل کر دیا۔ دونوں بھائیوں کے مکالمے میں ہابیل کا تقوٰی، خدا خوفی اور امن پسندی کے جذبات کا بڑی خوبی سے اظہار ہوا ہے۔ خائب و خاسر قابیل جب بھائی کو قتل کر چکا تو پریشان تھا کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیسے چھپائے۔ اللہ نے اس پہلے مقتول کو دفن کرنے کا طریق سکھانے کے لئے ایک کوا بھیجا جس نے ایک مردہ کوّے کی لاش کو چھپانے کے لئے زمین کو اپنی چونچ سے کریدا اور پھر اس مردہ کوّے کو اس میں دفن کر دیا قابیل نے اپنے مقتول بھائی کی لاش کو بھی اسی طرح دفن کر دیا۔ اور اعتراف کیا کہ وہ تو کوّے سے بھی گیا گزرا تھا کہ بھائی کی لاش کو ٹھکانے لگانے کے بارے میں کچھ نہ سوچ سکا۔

○ ہابیل کے اس قتلِ بے گناہ پر اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے لئے تورات میں طے کر دیا کہ جس نے کسی شخص کو قصاص کے بغیر، یا فساد کر کے قتل کر دیا گویا اس نے بنی نوعِ انسان کو قتل کر دیا۔ اور جس نے کسی شخص کی جان بچائی تو گویا اس نے عالم انسانیت کا احیاء کیا۔ ارشاد ہوا کہ باوجودیکہ لوگوں کے پاس ہمارے رسول روشن اور واضح دلائل لے کر آئے لیکن اکثر لوگ حدود گزشتہ اور تجاوز کنندہ ہیں۔ ہجرت کے چھٹے سال کا واقعہ ہے کہ کہ قبیلہ عرینہ کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور علیل ہو گئے آپؐ نے انہیں شہر سے باہر تبدیلِ آب وہوا کے لئے بھیج دیا وہ مرتد ہوگئے اور صدقے کے اونٹ وہاں سے ہانک کر لے گئے اور اونٹوں کے نگران یسارؓ کو قتل کر دیا وہ واپس بھاگ رہے تھے کہ حضورؐ کے مقرر کردہ مجاہدوں کے دستے نے زید بن جابر کی کمان میں انہیں گھیر لیا اور حضرتِ رسالت مآبؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس واقعہ پر وحی نازل ہوئی کہ اللہ اور رسولؐ سے محاربہ کرنے والوں اور ملک میں فساد برپا کرنے والوں کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا مصلوب کیا جائے

یا ان کے دست و پا قطع کئے جائیں (جیساکہ انہوں نے یسارؓ سے کئے تھے) انہیں خارج البلد کر دیا جائے۔ یہ ان کے لئے دنیا کی رسوائی کا سامان ہے اور آخرت میں ان کے لئے عذابِ الیم ہے۔ ہاں مستثنٰے وہ لوگ ہیں جو تمہارے قابو میں آنے سے پہلے تائب ہو جائیں۔ یہ اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ بڑا مغفرت کرنے والا اور بڑا رحیم ہے۔

○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کا تقرّب چاہو۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

○ بروزِ قیامت اگر کافروں کے پاس روئے زمین کا سرمایہ ہو اور اس جتنا اور ہو اور اپنے اعمال کی سزا کا فدیہ دینا چاہیں تو ان سے قبول نہ ہوگا اور انہیں عذابِ الیم ملے گا۔ اُن کے لئے تو ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے نارِ دوزخ سے نکلنا بھی چاہیں تو کیسے نجات پا سکتے ہیں؟ مرد اور عورت کی چوری کی سزا قطعِ ید ہے۔ جو اللہ کی طرف سے دوسروں کیلئے عبرت ہے۔ ظلم کے بعد توبہ کرنے اور اصلاح کرنے والے کی توبہ اللہ قبول کر لیتا ہے وہ تو بڑا ہی غفور اور رحیم ہے۔

○ تمہیں اس کی قادریتِ عَلیٰ کُلِّ شَیٔ کا علم ہے اور اس بات کا بھی علم ہے کہ وہ ارض و سمٰوات کا مالکِ حقیقی ہے اور عذاب و غفران اس کی مشیّت پر منحصر ہیں۔ اے رسولؐ سچے مومن ہونے کی بجائے محض زبان سے ایمان کا اقرار کرنے والے جو بنو قریظہ کے یہودیوں کی طرح بسُرعت راہِ کفر اختیار کر لیتے ہیں، آپ ان کے حال سے اندوہ گین نہ ہوں۔ یہ تو جھوٹی باتیں کثرت سے پھیلاتے ہیں اور خیبر کے یہودیوں کے جاسوس ہیں۔ مسلّمہ صحیح کلام الٰہی میں تحریف کرتے ہیں، آپس میں مسکوٹ کرتے ہیں کہ اگر تم ان کی منشاء کے مطابق (مثلاً رجم کی سزا میں وہ تخفیف یا بدل چاہتے تھے) حکم دو تو تعمیل ہوگی ورنہ نہیں۔ تم انہیں اس آزمائش سے نہیں بچا سکتے جس میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ڈالا ہے یہی لوگ ہیں جنہیں خُبثِ باطن کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے پاک دل نہیں بنانا چاہا۔ دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ان کا مقدر ہے انہیں جھوٹ سننے کی عادت ہے اور حرام خوری کی لت۔ تمہارے پاس آئیں تو انصاف سے صحیح فیصلہ کیجئے یا ان سے اعراض کیجئے یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

ارشاد ہوا کہ ہم نے حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل کی جس میں راہِ ہدایت کی نشاندہی،
الآیۃ: اللہ م

۴۸۴

ہے اور گناہ کی ظلمتوں سے نجات دینے والا نور ، یہ لوگ اس کتاب کو چھوڑ کر تمہیں حکم
بنا رہے ہیں اور احکامِ تورات سے انکار کرتے ہیں یہ کیا ماجرا ہے؟ ان کے نبی جو اللہ تعالیٰ
کے فرمانبردار تھے ، ان کے مشائخ اور علماء بھی تعلیماتِ تورات کے مطالب سے واقف
اور اس کی صداقت پر گواہ تھے ۔ انہیں یہ تو نہیں چاہیئے تھا کہ قصاص ورجم کے فیصلوں میں
بنی نضیر کی امارت اور بنی قریظہ کی غربت و افلاس کی بنیاد پر مختلف فیصلے کرتے ، انہیں
انتباہ کہ لوگوں سے نہ ڈرو ، خدا سے ڈرو ، آیاتِ الٰہی کو لوگوں کی خواہشات کے مطابق
معمولی مادی نفع کے عوض بیچو نہیں ۔ جو احکام الٰہی کے مطابق اپنے معاملاتِ حیات کا
فیصلہ نہیں کرتے تو وہ تو کافر ہیں ۔ قصاص کے بارے میں ہم نے ان پر فرض کیا تھا کہ
جان کے بدلے جان ، آنکھ کے بدلے آنکھ ، ناک کے بدلے ناک ، کان کے بدلے کان ،
دانت کے بدلے دانت ، زخم کا زخم سے قصاص ، اگر وارث معاف کر دیں تو مقتول کے
گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا ۔ احکام الٰہی اس لیئے ہیں کہ ان کی تعمیل کی جائے جو ان کے
مطابق متنازعاتِ حیات کا فیصلہ نہیں کرتے تو وہ تو ظالم ہیں

○ سلسلہ رسالت کے تواتر میں ہم نے حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت عیسیٰؑ کو بھیجا اسے انجیل دی
جس میں نور و ہدایت کا بڑا ذخیرہ ہے ۔ اور جو تورات اور اس کی تنزیلات کی تصدیق کرتی
ہے اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت اور موعظت ہے ۔ اہلِ انجیل کو اس کے مطابق
فیصلے کرنا چاہیئں تھے ۔ کیونکہ جو لوگ تنزیلاتِ الٰہی (احکامِ خداوندی) کی روشنی میں
مسائلِ حیات کا تصفیہ نہیں کر پاتے تو وہ تو نافرمان (فاسق) ہیں اور اے رسولؐ ہم نے یہ
کتاب برحق تجھ پر نازل کی ہے جو صحائفِ ماسبق کی مصدق ہے اور تنزیلاتِ ربانی کی
نگہبان ۔ سو تم تنزیلاتِ الٰہی کے مطابق ان کے امورِ متنازعہ فیہ میں فیصلے دو ، حق بات
کو چھوڑ کر عام لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو ۔ ہر گروہِ انسانی کے لئے ہم نے شرایت
(تعلیماتِ کتابِ ربانی) اور منہاج (راہ عمل ، لائحہ عمل) مقرر کر دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ عالم
انسانیت کو امتِ واحدہ بھی بنا سکتا تھا ، لیکن تم میں نیکی میں جذبہ مسابقت ابھارنے
کے لئے تمہیں آزمائش میں ڈالا گیا ہے تم سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کے جانا ہے
وہیں تمہارے اختلافاتِ باہمی میں تمہیں خیر فیصلہ ملے گی ۔

○ ارشاد ہوا کہ تنزیلاتِ الٰہی کے مطابق فیصلے کیجئے ، لوگوں سے خائف نہ ہوجیئے ۔

لا یحب اللہ ۶

۵۸۵

روگردانی کرنے والے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالٰے کی گرفت میں ہیں، ان میں اکثر لوگ ۵۰۔ نافرمان ہیں، یہود جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں لیکن اہلِ ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کس کا فیصلہ بہتر ہو سکتا ہے؟

○ اہلِ ایمان کو یہودیوں اور نصرانیوں کی دوستی سے منع کیا گیا ہے۔ ان کا آپس میں مسلمانوں کے خلاف گٹھ جوڑ ہے تم میں سے ان کا دوست، انہی میں سے ہو جائے گا۔ ظالموں کو راہ ہدایت سے کیا سروکار!

○ ارشاد ہوا ان دونوں منافق گروہوں میں موالات ہے، اپنے گناہوں کی سزا کے ڈر سے ترساں رہتے ہیں۔ قریب ہے کہ یہ تمہارے مفتوح ہوں اور انہیں اپنے کرتوتوں پر ندامت ہو۔ منافقین کے نفاق کا بھید کھل جانے پر مسلمان ان کی وفاداری کی قسموں اور معاونت کی غیر مخلص تائیدوں پر تعجب کریں گے۔ ان کے اعمال اکارت گئے اور وہ خائب و خاسر بن کر رہ گئے۔

○ اہلِ ایمان سے خطاب ہوا اگر تم میں سے کچھ لوگ مرتد ہو جائیں تو اس کی پروا نہ کرو، اللہ تعالٰے ان کی بجائے ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے اللہ تعالٰے محبت کرے گا اور وہ اللہ تعالٰے سے محبت کریں گے ان کا خاص وصف یہ ہوگا کہ وہ مومنوں کے لئے نرم خُو ہوں گے کافروں کے حق میں سخت گیر، ان کی زندگی راہ خدا میں مسلسل جہاد ہو گی اور انہیں ملامت کنندگان کی ملامت سے کوئی ڈر نہیں ہوگا یہ اللہ تعالٰے کا فضل ہے جس پر چاہے اس کی بارش کر دے وہ ناپیدا کنار وسعتوں کا مالک ہے اور لا متناہی علمی خزانوں کا خالق۔

○ تمہارا اصلی دوست تو اللہ ہے اس کا رسول ہے اور نمازی اور زکواۃ گزار، رکوع شعار مومن ہیں۔ اللہ تعالٰے کو دوست رکھنے والا اس کے رسول اور مسلمانوں سے تولّی رکھنے والا تو حزب اللہ (اللہ کی جماعت) میں شامل ہے۔ اور یہ وہ جماعت ہے جسے غالب ہونا اور غالب رہنا ہے۔ ارشاد ہوا کہ دین کو ہنسی مذاق سمجھنے والے اہلِ کتاب اور کفار کو بھی دوست نہ بناؤ، مومن ہو تو تقوی شعار بنو یہ بے عقل تو اذان کو بھی ہنسی مذاق سمجھتے ہیں۔

○ اہلِ کتاب سے استفسار ہے کہ تمہیں مسلمانوں سے صرف اس لئے دشمنی ہے کہ وہ

اللہ اور اس کی تنزیلاتِ حقّہ پر ایمان لاتے ہیں اور تم میں اکثر نافرمان ہیں ۔ ارشاد ہوا کہ جزا کے اعتبار سے عند اللہ بدتر وہ لوگ ہیں، جنہیں اللہ تعالےٰ نے ان کی بداعتدالیوں اور بداعمالیوں کی سزا کے نتیجے میں بعض کو بندروں کی طرح نقلچی اور کشتۂ تدبیرِ غیر بنا دیا اور بعض کو سوّروں کی طرح نجس اور حیا اور غیرت کے دشمن ۔ یہ عالم انسانیت کی سفلگی کا بدتر درجہ ہے اور راہِ راست سے دوری کی بُری راہ ۔ جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم آپ کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں درآں حالیکہ داخل ہوتے ساتھ وہ اسی طرح کافر تھے جس طرح باہر نکلتے وقت ۔ یہ خدا سے اپنا نفاق کیسے چھپا سکتے ہیں ؟

○ تم انہیں بڑی تعداد میں گناہ، ظلم اور مال حرام کی طرف دوڑتا ہوا پاؤ گے۔ ان کے کاموں کا دائرہ بہت بُرا ہے ۔ انہیں ان کے ربانیوں (زاہد) اور احبار (علماء) کذب و افترا اور مالِ حرام کھانے سے (جو بہت بُرا کام ہے) کیوں نہیں روکتے ؟

○ فخاص نامی یہودیوں کے ایک رئیس نے مسلمانوں کی اقتصادی کمزوری پر طنز کی تھی کہ ان کا اللہ تنگ دست ہو گیا ہے ۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ نہیں اللہ تعالےٰ تو کشادہ دست اور مبداءِ فیّاض ہے اس طرح کی گستاخ گوئی پر لعنت ہو ۔ وہ اپنی مشیّت میں آزاد ہے جس طرح چاہے خرچ کرے ۔ ان طغیان و کفر کے ماروں کے قعرِ مذلّت میں مزید گہرائی ہو گی ۔ ان کی بدباطنی اور عالم انسانیت کے لئے بدخواہی کی سزا کے طور پر ہم نے ان قوموں کے مابین قیامِ قیامت تک عداوت اور بغض کے جہنّم بھڑکا دیئے ہیں یہ لوگ جب بھی بے گناہ انسانوں کو جنگ کی بھٹی میں جھونکنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمتِ کاملہ سے آگ کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں، یہ لوگ روئے زمین میں ہر لحہ فساد برپا کرنے میں ساعی ہیں، اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسے فساد و خونریز جنگ و جدل برپا کرنے والے بے حد ناپسندیدہ لوگ ہیں ۔ ارشاد ہوا اگر اہلِ کتاب ایمان لے آتے، اور راہِ تقویٰ اختیار کرتے ہم ان کے گناہ معاف کر دیتے اور انہیں جنّت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتے ۔

○ اگر یہ لوگ تورات اور انجیل کے احکام کے نفاذ میں کوتاہی نہ برتتے ان پر آسمان سے انعاماتِ الٰہی کی بارش ہوتی، زمین اپنے خزانے ان پر نچھاور کرتی، ان میں سے ایک جماعت ہے جو اعتدال پسند اور متوازن فکر ہے اور ان میں ایک بڑی تعداد جو کچھ بھی کر رہی

ہے گمراہی کر رہی ہے۔

ارشاد ہوا کہ کافروں کی تعدی اور شرانگیزی کے باوجود اے رسول تم اپنا تبلیغ کا کام مسلسل جاری رکھو، اگر تم نے اس میں کوتاہی کی تو یوں سمجھا جائے گا کہ تم نے پیغامِ الٰہی کا حقہ نہیں پہنچایا، لوگوں سے خائف نہ ہوں۔ اللہ تعالٰے تمہیں لوگوں سے بچالے گا۔ (تمہاری حفاظت کرے گا)

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ اہلِ کتاب سے کہہ دیجئے کہ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے جب تک کہ تم تورات، انجیل اور تنزیلات ربانی جو تم پر اتمریں کو عملاً برپا نہیں کروگے۔ قرآن مجید کے بارے میں ان کا رویہ کفر و طغیان کا ہے۔ اس پر تم متاسف نہ ہو جانا۔

○ مسلمانوں، یہودیوں، صابیوں اور عیسائیوں میں سے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر لایا اور اعمال صالحہ کئے انہیں روزِ محشر نہ تو خوف ہوگا اور نہ غمگینی۔

○ بنی اسرائیل کے نقضِ میثاق کا ذکر ہوا، کہ انہوں نے جس رسول کو حسب منشا نہ پایا تو ایک گروہ کو تو جھٹلایا اور دوسرے گروہ کو قتل کر دیا۔ انہوں نے خیال کیا کہ اس سے کوئی خرابی نہ ہوگی چنانچہ آیاتِ الٰہی دیکھنے سے اندھے اور پیغامِ الٰہی سننے سے بہرے ہو گئے۔ پھر تائب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کر لی پھر اُن سے اکثر اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر بصیر ہے۔

○ عیسائیوں کے اُن عقائدِ باطلہ کی تردید کی گئی کہ مسیحؑ ابن مریم اللہ کے بیٹے ہیں۔ درآں حالیکہ مسیحؑ نے تو بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ اللہ تعالٰے کی عبادت کرو جو میرا ربّ ہے اور تم سب کا ربّ ہے، بیشک جو کوئی اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے۔ اللہ تعالٰے نے اس پر جنّت حرام کر دی ہے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ظلم کرنے والوں کا ساتھ کوئی نہیں دے گا۔

○ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جن لوگوں نے اللہ کو تین میں تیسرا قرار دیا ہے کافر ہیں۔ خدائے واحد کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ اور اگر یہ لوگ اس صریح گمراہی سے باز نہ آئے تو ان کے لئے یہ سبب کفر عذابِ الیم ہے۔

○ تو کیا یہ لوگ بدرگاہِ ربّ العزت تائب نہیں ہوتے اور استغفار نہیں کرتے اور اللہ [illegible] غفران و رحمت ہے۔

[illegible]

مسیح ابن مریمؑ ایک رسول ہے، اُن سے پہلے بھی اس جیسے رُسُل گزر چکے ہیں، اس کی والدہ صدیقہ تھی۔ ان دونوں کے ساتھ انسانی زندگی کی کھانے پینے کی احتیاجات تھیں غور کرو ہم کس طرح دلائل بیان کرتے ہیں۔ اور پھر ان کے بہکنے اور بھٹکنے کی بے چارگی دیکھو!

○ اے رسولؐ ان سے کہہ دیجئے کیا تم آسمانوں اور زمین کے صاحبِ جبروت و جلال اور ہمہ اختیار خُدا کو چھوڑ کر اس نقلی معبود کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے نفع پر قادر ہے نہ ضرر پر۔ اللہ تعالےٰ تو سمیع بھی ہے اور علیم بھی۔

○ کہہ دیجئے اے اہلِ کتاب ناحق اپنے دین میں غلو نہ کرو، نہ اقوامِ ماسبق کی پیروی کرو جو تم سے پہلے گمراہ تھیں وہ بدقسمت لوگ خود بھی سیدھے راہ سے بھٹک گئے اور انہوں نے بڑے لوگوں کو راہِ راست سے گمراہ کر دیا۔

○ بنی اسرائیل کے جو لوگ کافر ہوئے، ان پر حضرت داؤدؑ نے بھی پھٹکار کی اور حضرتِ عیسیٰ ابنِ مریمؑ نے بھی اس لئے کہ وہ معصیت کوش ہو گئے تھے اور متجاوز عن الحدود ہو گئے تھے۔ وہ منکرات و فواحش سے باز نہیں آتے تھے، ان کے افعالِ شنیعہ کو ناپسند کیا جاتا تھا۔ حضرت داؤدؑ کے بعد بخت نصر اور حضرتِ عیسیٰؑ کے بعد طیطوس رومی کے دور میں ان پر تباہیوں اور بربادیوں کے طوفان آئے! رسول کریمؐ سے خطاب ہے کہ اے رسولؐ ان منافقوں کے حال سے باخبر رہو جن میں سے اکثریت ان کی ہے جو کافروں کو اپنا دوست سمجھتی ہے یہ اپنے لئے کتنا بُرا توشۂ آخرت بھیج رہے ہیں جو اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔

○ یہ اکثر لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے نافرمانی کے سبب سے ہے اگر اللہ اور رسولؐ پر ایمان رکھنے والے ہوتے تو کافروں کو دوست کبھی نہ بناتے اُس دور کے مسلمانوں کے حالات کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ یہودیوں اور مشرکوں کو مسلمانوں سے شدید عداوت ہے اور عیسائیوں کو مسلمانوں سے محبت ہے کیونکہ اُن میں قسّیسین (علماء) اور رُہبان (راہب و گوشہ نشین) ہیں اور اس لئے ان میں تکبّر نہیں ہے۔

○ ان آیات کی شانِ نزول حبشہ کے شاہ نجاشی کا حضرت جعفر بن ابو طالبؓ سے سورہ مریم کی آیات سے متاثر ہو کر آب دیدہ ہو جانا تھا اور ان ستّر حبشہ کے سربرآوردہ اشخاص

لا یحب اللہ ۶

کا حضورؐ سے سورۂ یٰسین سن کر شدّتِ جذبات سے رو پڑنا تھا جنہیں نجاشی نے حضرت جعفر بن ابوطالبؓ کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں بھیجا تھا۔

پ ۷

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ تو تو دیکھتا ہے کہ جب یہ لوگ تنزیلاتِ ربّانی سنتے ہیں، تو عرفانِ حق کے سبب ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ وہ ذوقِ عبودیت میں سرشار ہو کر پکار اٹھتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم تجھ پر ایمان لے آئے ہیں، پس ہمیں حق کی شہادت دینے والوں میں لکھ لے، اور ہمارے پاس کیا عذر ہے کہ اللہ پر اور اس کی طرف سے ہدایت کردہ آفاقی سچائیوں پر ایمان نہ لائیں۔ اے ہمارے رب! ہم آرزومند ہیں کہ ہمیں زمرۂ صالحین میں شامل فرمالے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے انہیں اس خلوصِ عمل کی جزا دی انہیں باغاتِ خلد عطا ہوئے جو سرسبز و شاداب ہیں۔ یہ نیکی کرنے والوں کی جزا ہے۔ کفر و تکذیب کی سزا نارِ جحیم ہے۔

○ مسلمانوں میں ایک طبقۂ زُہّاد، ترکِ دنیا کی طرف مائل ہوا اور نساء، طعام، طیب اور نوم اپنے آپ پر حرام کر لئے اس پر تنبیہہ ہوئی کہ اے اہلِ ایمان اللہ تعالےٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو اپنے آپ پر حرام نہ کرلو۔ یہ تجاوز عن الحدود ہے اور اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حلال اور طیّب مرزوقات سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ تمہارا التقویٰ مبنی بر ایمان ہونا چاہیئے۔

○ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالےٰ تمہاری بے فائدہ قسموں پر گرفت نہیں کرتا ہاں سوگندِ محکم پر گرفت ہے اور وہ عام لحاظ سے دس مسکینوں کا کھانا ہے یا انہیں لباس دینا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جو شخص کسی خیر کا مستطیع نہ ہو تو قسم کے کفارے کے طور پر تین دن کے روزے رکھے۔ قسم کھانے کی صورت میں اُس قسم کی حفاظت کرو، یہ بظاہر عام باتیں اس لئے وضاحت کے ساتھ بیان کی جا رہی ہیں تاکہ تم شکر کی ذمہ داریوں کو محسوس کرو۔

○ اے اہلِ ایمان خمر (شراب) مَیسر (جُوا) انصاب (نشانہائے معبودانِ باطل) اور ازلام (تیر ہائے فال) یقینی طور پر افعالِ ناپاکیزہ ہیں اور شیطنت کے اعمالِ قبیحہ اگر فلاح چاہتے ہو تو ان سے بچ جاؤ۔ اس آیت کی شانِ نزول کے حوالے سے (کہ حضرت سعد بن وقاص نے عثمان بن مالک کی ضیافت میں شراب پی کر انصار کی مذمت میں اشعار پڑھے جس سے بڑی مار پٹائی ہوئی) ارشاد ہوا کہ شیطان شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں

۹۰-

بغض و عداوت کے شعلے بھڑکانا چاہتا ہے تاکہ تمہاری پُرامن و عافیت زندگی کی طمانیت جل کر بھسم ہو جائے اور پھر ذکرِ الٰہی سے غافل ہو جاؤ اور نماز بھی باطل ہو جائے ۔ کیا بہتر نہیں کہ تم ان افعالِ ناپسندیدہ سے باز آ جاؤ ؟

○ اللہ تعالےٰ اور رسولِ کریمؐ کا حکم مانو ، ان کی نافرمانی سے حذر کرو ، روگردانی کروگے تو جان لو کہ ہمارے رسول کا کام تو وضاحت کے ساتھ تبیانِ حق ہے ۔ اس استفسار کے جواب میں کہ تحریم خمر کے احکام سے پہلے شراب پینے والوں نے اگر آئندہ پرہیز کیا اور وہ ایمان و عملِ صالح کے ساتھ ساتھ تقویٰ و احسان سے بھی متصف تھے ، ان پر کوئی گناہ نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا دوست ہے ۔

○ ارشاد ہوا کہ احرام کی حالت میں شکار کی تحریم تمہاری آزمائش ہے نافرمانی پر عذاب الیم ہے ۔ حالتِ احرام میں شکار سے روکا گیا ہے اور عدول حکمی کی صورت میں شکار کے برابر بدلہ دے دو ۔ قابلِ اعتماد مسلمانوں کے فیصلے کے مطابق کعبے میں جانور ذبح کیا جائے یا کفارہ ادا ہو ، اس کی قیمت سے محتاجوں کو صدقہ فطر کی مقدار کے برابر غلّہ تقسیم ہو ، یا روزہ رکھے تاکہ کردہ گناہ کی سزا بھگتے ۔ خدائے عزیز ذوانتقام اصلاح حال کے لئے سزا دیتا ہے ۔ بحری شکار اور ان کا کھانا حلال ہے تمہارے لئے اور تمہارے اہل قافلہ کے لئے (حجاج کے لئے) اور تمہارے لئے حالتِ احرام میں خشکی کا شکار حرام ہے ۔ تقویٰ یہی ہے ، جس کے لئے تم بروزِ محشر مسئول عنہٗ ہو ۔

○ اللہ تعالےٰ نے کعبہ کو جو بیت الحرام ہے (حرمت اور عزت والا گھر) لوگوں کا سببِ معاش و انتظامِ امور بنایا ہے اور شہرِ حرمت ، قربانیوں اور ان کی گردنوں کے قلادوں کو بھی تاکہ ان شعائر سے اللہ تعالےٰ کے علم محیط علیٰ کل شیٔ و بسیط علی السّموات والارض کا علم ہو سکے جان لو کہ نافرمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ شدید العقاب ہے اور فرمانبرداروں کے لئے صاحب غفران و رحمت ہے ۔

○ تمہاری بیدار اور خوابیدہ صلاحیتوں سے اللہ تعالےٰ باخبر ہے رسولِ کریم کا کام تو ابلاغ اور تبیان پیغامِ الٰہی ہے ۔

۱۰۰- ○ کہہ دیجئے یا محمدؐ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہیں ، خواہ خباثت کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈال دے ۔ اے اہلِ دانش تقویٰ اختیار کرو ، یہی فلاح کی راہ ہے ۔

واذا سمعوا ۷

○ اہلِ ایمان سے ارشاد ہوا کہ ایسی چیزوں (باتوں) کے بارے میں استفسار نہ کیا کرو جو اگر تمہیں بتائی جائیں تو سن کر تمہیں تکلیف ہو، نزولِ وحی کے وقت تمہارے سوالات کا جوابِ شافی تمہیں مل جائے گا اللہ تعالیٰ بردبار اور صاحب غفران نے تمہیں معاف کر دیا۔ تم سے پہلے ایک قوم (غالباً بنی اسرائیل) نے لاطائل سوالات کی بھرمار کر دی تھی لیکن اس سے ان کی ایمانیات کی بجائے کفر کو تقویت پہنچی (ازراہِ استہزا سوالات کی نوعیت یوں تھی کہ بتایئے میرا باپ کون ہے؟ بتایئے میرا اونٹ کہاں ہے؟)

○ ارشاد ہوا کہ ان کم عقلوں کی اکثریت کفر و کذب و افترا میں گرفتار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مشرکانہ رسموں بحیرہ (اونٹنی کے دس بچوں میں آخری نر ہو تو اسے گوش شگافتہ کر دیا جاتا) سائبہ (دس بچے جننے کے بعد بچرا گاہ گذاشتہ اونٹنی) وصیلہ (سات مرتبہ دو دو بچے جننے والی اونٹنی) اور حام (دس بچے جنانے والا اونٹ) میں کسی کو مشروع نہیں کیا ہے۔

○ اگر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کی تنزیلات کی جانب دعوتِ فکر دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے تو ہمارے آبا کا مذہب کافی ہے۔ اگرچہ ان کے آبا بے علم و بے ہدایت ہوں۔ اہلِ ایمان سے خطاب ہوا کہ اپنی جانوں کی محافظت اپنے اوپر لازم پکڑو اگر تم راہِ راست پر ہو تو گمراہ لوگ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے تم سب کو اپنے اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اعمال پر خبردار کرے گا۔

○ تمیم داری اور عدی بن عدی نصاریٰ کا ایک ہمسفر مسلمان بُذیل دوران سفر وفات پا گیا اور ان دونوں کو اپنے ترکہ کے بارے میں وصیت چھوڑ گیا جس کی تعمیل نہ ہوئی اور معاملہ حضورؐ کی خدمت میں پیش ہوا تو وحی نازل ہوئی کہ اے اہلِ ایمان دو عادل مسلمانوں یا سفر کے دوران دو غیر مسلموں کی موجودگی ہی میں موت سے پہلے وصیت کر و اور ان سے حلف لو کہ وہ وصیت کی تکمیل میں نہ تو کوئی معاوضہ لیں گے اور نہ کسی شہادت کو چھپائیں گے۔

○ اگر یہ گواہ ارتکاب گناہ کریں تو حلف سے کہ ان کی بجائے وصیت کنندہ کے قریبیوں اور جن سے خیانت کی گئی ہے ان لوگوں میں سے اور دو گواہ مقرر کر دو، جو بعد نماز وعدہ کریں کہ ان کی شہادت بنا بر حقیقت حال ہو گی۔ ہم نے زیادتی نہیں کی اگر ہم ایسا کریں تو ہم ظالم ہو جائیں گے۔ صحیح شہادت کی ترغیب دلائی گئی ہے شہادت دینے والوں کو تلقین کی گئی اور انتباہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اوراس دن کا بھی خیال کرو جب اللہ تعالٰے تمام رسولوں کو جمع کرے گا اور سوال کرے گا۔ کہ میری تنزیلات کا تمہاری امتوں نے کیا جواب دیا۔ وہ کہیں گے کہ باری تعالٰے تو ہی تو چھپی ہوئی باتوں سے واقف ہے ہمیں کیا علم ہو سکتا ہے!

○ پھر اس دن کو بھی یاد رکھو! جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے کہا اے عیسیٰ میرے احسانات لاتعناہی یاد کرو، جن کا نزول تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا۔ جبریل امین کے ذریعے تمہاری مدد ہوئی، گہوارے میں اور بڑی عمر میں تو کلام کرتا تھا۔ میں نے تمہیں کتاب مقدس، اس کی حکمت، تورات اور انجیل کی تجھے تعلیم دی، تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے کی صورت بنا کر اس میں پھونکتا تو وہ پرندہ بن جاتا، تو مادر زاد نابینا کو اور برص والے کو اچھا کر دیتا تھا، تو میرے حکم سے مردہ کو زندہ کر دیتا تھا۔ جب تو روشن دلیلیں لایا بنی اسرائیل کی دراز دستیوں کو تجھ پر روک دیا تھا۔ وہ تیرے معجزات کو جادو سمجھتے تھے اور وہ وقت بھی یاد کرو جب میں نے حواریوں (برگزیدگان عیسیٰ) کے دلوں میں القا کیا کہ مجھ پر اور میرے رسولؑ پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم حکم بردار ہیں۔ پھر حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ ابن مریمؑ کیا یہ تیرے رب کے لئے ممکن ہے کہ ہم پر آسمان سے خوانِ نعمت اتارے۔ انہوں نے کہا کہ تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔ ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ ایسے سوالات نہ کرو۔ حواریوں نے اصرار کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم آسمانی مرزوقات سے شکم سیر ہوں تاکہ ہمارے دل طمانیت سے بھر جائیں ہمیں یہ بھی معلوم ہو جائے کہ تیرا دعوٰے نبوت سچ ہے اور ہم سب اس دعوے کی صداقت پر شاہد ہوں گے۔

۱۱۔

○ حضرت عیسیٰؑ نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی کہ اے ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے خوانِ نعمت کا نزول فرما، جس سے ہمارے لئے اور پہلوں اور پچھلوں کے لئے بار بار آنے والا یوم مسرت و شادمانی ہو۔ تیرے طغیانِ کرم کی نشانی ہو۔ ہمیں مرزوقاتِ کثیرہ بخش تو ہی سب سے زیادہ رزق دینے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا میں دنیاوی لذتِ طعام کی تمام نعمتیں نازل کروں گا، لیکن جس کسی نے کفرانِ نعمت کیا تو اس پر ایسا عذاب نازل ہوگا جس کی مثال پوری دنیا کی تاریخ ماضی میں نہیں ملے گی۔ اس وقت کو یاد کرو جب صاحبِ جلال و جبروت اللہ حضرت عیسیٰ سے جواب طلب کرے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریمؑ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ واحد کے

وإذا سمعوا ے

۵۹۳

سوا دو معبود مانو! حضرت عیسیٰ کہیں گے اے پاک پروردگار! مجھے کہاں شایاں تھا کہ وہ بات کہتا جسے کہنے کا مجھے حق نہ تھا۔ اگر میں نے یہ بات کہی ہوتی تو اے علام الغیوب، تجھے ضرور اس کا علم ہوتا۔ تو جانتا ہے جو میرے ضمیر میں ہے، اور میں نہیں جانتا جو تیری مشیت میں ہے میں نے ان لوگوں سے وہی کہا جس کا مجھے تو نے حکم دیا۔ اور وہ بالاختصار یہ تھا کہ اے لوگو۔ اس رب الارباب کی عبودیت کا قلادہ اپنی گردنوں میں ڈال لو جو میرا ربّ ہے اور جو تمہارا بھی ربّ ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ جب تک میں ان میں رہا، وہ تیری عبودیت کا دم بھرتے رہے جب تم نے مجھے قبض کیا تو بلاشبہ تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ اور تو تو ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اے بار الٰہا اگر تو ان گنہگار بندوں کو دردناک عذاب کی گرفت میں لے گا تو بھی یہ تیرے عاجز بندے ہیں اور اگر انہیں اپنے ظلِّ غفران و رحمت میں ڈھانپ لے تو بھی تجھ عزیز و حکیم کے اختیار میں ہے۔

○ ارشادِ خداوندی ہوگا۔ یہی دن ہے جب صداقت شعاروں کو ان کی صداقت شعاری نفع دے گی۔ ان کے لئے جنّاتِ خلد ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رضا انہیں حاصل ہوگی اور انہوں نے رضائے الٰہی پر اپنی تمام خواہشات نفسانی کو قربان کر دیا۔ یہ ان کی بہت بڑی کامیابی ہوگی۔

۱۲۰۔ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی عمیق گہرائیوں میں جو کچھ ہے ایک ایک چیز اللہ تعالےٰ کے دستِ قدرت میں ہے۔

○ سورۃ الانعام

سورۃ الانعام مکّی ہے اس کے بیس[۲۰] رکوع اور ایک سو پینسٹھ[۱۶۵] آیات ہیں۔

لغتِ عربی میں انعام چوپایوں کو کہتے ہیں مثلاً بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے، ان میں اونٹ کا شمول ضروری ہے۔ کیونکہ النعم کا لفظ خاص طور پر اونٹ پر بولا جاتا ہے جو عرب کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس سورت میں چارپایوں کی حلّت و حرمت کا ذکر ہوا ہے اس لئے یہ انعام سے موسوم ہوئی۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

○ تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کو سزاوار ہیں جو تمام بلند و بالا آسمانوں اور زمینِ عریض و بسیط کا خالق ہے اور جس نے دنیا کو ظاہری اور باطنی اندھیروں اور روشنیوں کی جلوہ گاہ بنایا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اُس خلّاقِ اکبر کے ساتھ کفار دوسروں کو (جھوٹے معبودوں کو) برابر ملانتے ہیں۔

اس کی تخلیقی عظمت تو یہ ہے کہ اس نے تمہیں پانی ملی مٹّی سے پیدا کیا، پھر موت کا وقت عالمِ صغیر میں مقرر کیا اور اس کے ہاں بعث بعد الموت (روزِ حشر) عالم کبیر میں ہوگا اس میں شک کیسے کر رہے ہو؟۔ اس علّام الغیوب کی شانِ الوہیت تو آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ اسے تمہارے ظاہری اور باطنی افعال اور مکسوباتِ حیات کا پورا پورا علم ہے۔ کفّار نے تو آیاتِ ربانی سے اعراض کرنے کا وطیرہ ہی بنا لیا ہے جن حقائقِ حیات کا وہ استہزا کر رہے ہیں انہیں جلد درپیش ہوں گے۔

○ اے رسولؐ تم نے تاریخِ عالم پر نظر دوڑائی، ہم نے عاد، ثمود اور دوسری نافرمان قوموں کو کس طرح تباہ و برباد کر دیا درآں حالیکہ ہم نے انہیں روئے زمین پر وہ تمکّن اور اقتدار دیا تھا، جس کی نظیر مکّہ والوں کے پاس بھی نہیں ہے۔ اور ہم نے اُن پر آسمان سے موسلادھار بارش کا عذاب نازل کیا، اور پھر ہم نے زمین پر کثرتِ باراں سے نہریں رواں کر دیں۔ اور اس سے ان پر ہلاکت خیز طوفان آئے جنہوں نے انہیں تہس نہس کر دیا۔ اور قانونِ استبدالِ اُمّت کے مطابق ان پر قوی تر قوموں کو غلبہ دے دیا۔ عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں کی لایعنی اعتراض بازی کی طرف اشارہ ہے کہ اگر ان کی طرف نوشتہ در ورق کتاب بھی بھیج دیتے اور وہ اپنے حسِ لامسہ سے اس کا ادراک بھی کر لیتے اس کے باوجود اسے سحرِ مبین (کھلا جادو) کہتے اور ایمان نہ لاتے۔ وہ (منافقین و کفّار نضر بن حارث، نوفل بن خویلد وغیرہ) کہتے ہیں کہ رسولؐ پر فرشتہ جبرئیل اپنی صورت میں کیوں نہیں اترتا، اور اگر ہم فرشتہ اتار دیں تو معاملہ ہی طے ہو جائے انہیں کوئی مہلت نہ ملتی۔ اور یہ بھی ہے کہ اگر رسول فرشتے کی صورت میں آتا جیسا کہ ان کا کہنا ہے کہ رسول بشر نہیں ملک ہونا چاہیئے تو ہم اسے بھی آدمی کی شکل میں نازل کرتے۔ رُسل کی تضحیک کرنے والوں پر پہلے بھی غضبِ الٰہی نازل ہوتا رہا ہے۔ انہیں کہہ دیجئے کہ روئے زمین کے دیار و امصار میں چل پھر کر دیکھو اور تکذیبِ قوانینِ فطرت کرنے والوں کا انجام دیکھو۔ ۱۰

○ ان سے پوچھیئے آسمانوں اور زمینوں کی حکومت و مملکت کس کی ہے؟ کہہ دیجئے اللہ جلّ جلالہٗ عمّ نوالہٗ اور عزّ برہانہٗ کی ہے، جس نے بر تقاضائے ربوبیتِ عظمیٰ لامحدود آفاقی رحمتوں کو اپنے آپ پر لازم کر لیا ہے۔ یہ امر بدیہی ہے کہ وہ مالکِ یوم الدین، بروزِ قیامت جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے، تم سب کو جزا و سزا کے لئے اکھٹا کرے گا۔

اپنے آپ کو زیاد و خسران میں رکھنے والے ایمان نہیں لاتے، سلسلہ روز و شب میں زندگی کرنے والی تمام مخلوق اسی کی ہے وہ سمیع بھی ہے اور علیم بھی۔

○ اے رسول انہیں کہہ دیجئے کہ کیا میں آسمانوں اور زمین کو معرضِ وجود میں لانے والے اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کو جس سے احتیاجِ رزق پوری کائنات کو ہے اور اسے احتیاجِ رزق کسی سے بھی نہیں ـــ چھوڑ کر غیر اللہ کو دوست بناؤں؟ کہہ دیجئے کہ مجھے بارگاہِ ایزدی سے حکم ہوا ہے کہ میں اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ پہلا شخص بنوں۔ جس نے اپنا سرِ اطاعت اس کی چوکھٹ پر رکھ دیا ہے، اور ہرگز ہرگز مشرکوں کا طریق اختیار نہ کروں۔ میں تو اللہ تعالے کی نافرمانی سے اس لئے ڈرتا ہوں کہ اس کی سزائے روزِ محشر، سخت عذاب ہے جس سے اس رحمتِ کامل نے عذاب ٹال دیا تو اس نے رحم ہی کر دیا یہ فوزِ مُبین ہے۔ اگر تجھے کوئی تکلیف وغیرہ پہنچ جائے تو اس کے سوا اسے کوئی دور نہیں کر سکتا، اس کے دستِ قدرت میں ہر وہ چیز ہے جو تیری سود و بہبود کا باعث ہو سکتی ہے۔ وہ اپنے تمام بندوں پر غالب ہے وہ صاحبِ حکمت و صاحبِ خبیر ہے۔ ان سے سوال کیجئے کہ اللہ تعالے سے بڑھ کر کس کی شہادت قابلِ اعتبار ہے اور ان سے کہہ دیئے کہ اللہ تعالے میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اس نے قرآن مجید مجھ پر وحی کیا ہے تاکہ میں تمہیں اور جنہیں یہ پہنچے گناہوں کے نتائج بد سے خبردار کروں کیا تم شہادت دیتے ہو کہ اللہ واحد قہّار کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟

○ کہہ دیجئے میں تو یہ گواہی نہیں دوں گا۔ کہہ دیجئے کہ میں تو یہ گواہی دیتا ہوں کہ صداقتِ کبریٰ یہ ہے کہ وہی ایک ہی معبود ہے اور میں اس کے ساتھ کسی طرح بھی کوئی دوسرا شریک ٹھہرانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

○ اہلِ کتاب تو رسول کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ـــ

۲۔ خسارہ کار ایمان لاتے۔ اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں جس نے اللہ تعالے کی ذات پر بہتان تراشی کی یا اس کی آیاتِ بیّنات کی تکذیب کی۔ ظالموں کے لئے فلاح کے دروازے بند ہیں ـــ بروز قیامت مشرکوں سے پوچھا جائے گا۔ کہ تمہارے جھوٹے معبود کہاں ہیں جن پر تمہیں زعم تھا! اس روز اُن کے پاس کوئی بہانہ نہ ہوگا اور وہ دعویٰ کریں گے کہ ہم مشرک نہ تھے۔

○ دیکھئے، یہ اپنے آپ پر جھوٹ بولنے میں کتنے دلیر ہیں، ان کی افترا پردازیاں زائل ہو گئیں۔ اُن لوگوں میں وہ بھی ہیں جو تیری طرف کان دھرتے ہیں لیکن ان کی بدنیتی کی

سزا کے طور پر اللہ تعالےٰ نے اس کے دل پر پردے ڈال دیئے ہیں تاکہ تفقّہ نہ کر سکے اور ان کے کانوں میں ثقلِ سماعت کر دی ہے۔ یہ سب معجزات دیکھنے کے بعد بھی مومن نہیں ہونگے۔ حتیٰ کہ جب تیرے پاس مختلف مسائل میں مباحثہ کرتے آتے ہیں۔ اور کافر کہتے ہیں کہ یہ کلام الٰہی تو افسانہ ہائے پیشینیاں یا قصہ ہائے پارینہ ہے۔ وہ قرآن مجید سننے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور خود بھی اس کی متابعت سے دور رہتے ہیں۔ خود ہلاکتی کا ارتکاب کر رہے ہیں لیکن شعور نہیں رکھتے۔

○ ان کی کنارِ دوزخ بے چارگی کا ذکر ہوا اور ان کے اس پچھتاوے کا کہ اے کاش ہم دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں ہم آیاتِ ربانی کی تکذیب نہیں کریں گے اور ہم اہلِ ایمان ہوں گے ان پر حقائق کا پورا انکشاف ہو جائے گا لیکن اگر انہیں واپس لوٹایا بھی جاوے تو وہ پھر وہی کچھ کریں گے جس سے منع کیا گیا تھا، دراصل یہ لوگ جھوٹ کے عادی ہو گئے ہیں۔

○ منکرین کا قول نقل ہوا کہ سب کچھ اسی دنیا کی زندگی میں ہے اور بعث بعد الموت نہیں ہے۔ اور اے رسولؐ تم جب انہیں بارگاہِ صمدیت میں جواب دہی کی حالت میں پریشانِ حال دیکھو گے تو تعجب کرو گے۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کہ کیا قیامت برحق نہیں؟ کہیں گے اے ہمارے رب! بلاشبہ قیامت برحق ہے اور پھر انہیں کفر کی سزا کے طور پر عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا۔

○ اللہ تعالےٰ کے حضور جواب دہی سے انکار کرنے والوں کے خائب و خاسر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد ہوا کہ جب قیامت کی گھڑی آن پہنچے گی تو کافر لوگ اپنی کوتاہی پر متاسف ہوں گے۔ اور گناہوں کے بوجھ سے ان کی پیٹھیں دوتا ہو رہی ہوں گی اور یہ کتنا بُرا بوجھ ہے!

○ دنیا کی زندگی تو کھیل اور جی بہلانا ہے البتہ آخرت کا گھر اہلِ تقویٰ کے لئے بہتر ہے۔ تو پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟

آیاتِ الٰہی کی تکذیب پر حضورؐ رنجیدہ خاطر ہوئے۔ ان کا حوصلہ بڑھانے کے لئے ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ تم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا جاتا رہا اس تکذیب پر انہوں نے بڑا صبر کیا، انہیں ایذا بھی دی گئی۔ یہاں تک کہ انہیں اللہ تعالےٰ کی مدد پہنچی۔ تمہیں انبیائے ما سبق کے حالات بھی پہنچے ہیں۔ کلمات اللہ غیر مبدّل ہیں۔ اگر تمہیں کفّار کی تعلیماتِ قرآنی سے

۵۹۶

افسوسناک ترین روگردانی گراں گذرتی ہے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرلو یا آسمانوں میں سیڑھی لگا کر انہیں کوئی معجزہ دکھا دو ۔ مشیت الٰہی کو منظور ہوتا تو یہ ایک ہی نظام ہدایت پہ جمع ہو جاتے ۔ تم نادانوں کی سی بات نہ کہو۔

○ اے رسولؐ دعوتِ رشد و ہدایت تو بگوشِ دل سننے والے ہی قبول کرتے ہیں ، کفار کے تو دل ہی مر گئے ہیں ، اللہ تعالےٰ انہیں زندہ کرے گا اور وہ اسی کی طرف لوٹیں گے ، اور یہ کافر (حارث بن عامر اور عمر بن ہشام وغیرہ) اعتراض کرتے ہیں کہ اُن کی طرف کوئی معجزہ کیوں نہیں اُتارا گیا یہ اعتراض ان کی اکثریت کی لاعلمی کے سبب سے ہے ۔ اللہ تعالیٰ پوری طرح قادر ہے کہ اپنی قدرتِ کاملہ کی نشانیاں دکھائے ۔

○ زمین پہ چلنے والے سارے جانور اور اپنے بازوؤں پہ اڑنے والے سارے پرندے بھی تمہاری طرح گروہ در گروہ ہیں ، ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی تم سب کو اپنے رب کے پاس روزِ محشر جمع ہونا ہے ، تکذیبِ آیاتِ الٰہی کرنے والے گمراہی کے اندھیروں میں بہروں اور گونگوں کی طرح بہک اور بھٹک رہے ہیں ۔ گمراہی اور راہِ ہدایت جسے چاہے اللہ ہی دیتا ہے ۔

○ کہہ دیجئے عذاب اور ساعتِ قیامت اگر آ لے تو مدد کے لئے کسی اور کو پکارو گے سچے ہو تو جواب دو تم اسی کو پکارو گے اگر وہ چاہے تو تمہاری تمام تکلیف دور کر دے گا پھر تم جھوٹے خداؤں کو بھول جاؤ گے ۔ پہلے رسولوں کی امتوں کو بھی سختی اور تکلیف کی گرفت میں لایا گیا تاکہ وہ عاجزی سے گڑگڑائیں لیکن عذاب کی صورت میں ان کے دل سخت ہو گئے شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوشنما کر کے دکھائے وہ نصیحت بھول گئے ہم نے ان پہ وسائلِ حیات کے سارے دروازے کھول دیئے ، جب وہ مرغوباتِ نفسانی میں کھو گئے تو انہیں یکبارگی گرفت ہوئی اور وہ بہتر انجام سے مایوس ہو گئے ، ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی سب تعریفیں تمام جہانوں کے پالنہار کے لئے ہیں ان سے دریافت کیجئے کہ اگر تمہاری سمع ، بصر اور فوآد کی ساری صلاحیتیں اللہ تعالےٰ سلب کرلے تو سوائے اللہ کے یہ صلاحیتیں کون واپس لا سکتا ہے ۔ دیکھئے ان کی روگردانی کے باوجود اللہ تعالےٰ ان کے لئے بار بار آیات دہراتے ہیں

○ کہہ دیجئے دیکھو اگر تم پہ یکایک اور علانیہ عذابِ الٰہی نازل ہو تو کیا ظالموں کے کوئی اور اس کی ہلاکت خیزیوں کی زد میں آئے گا؟

○ ہم نے رسولوں کا سلسلہ اس لئے جاری کیا کہ اچھے لوگوں کو ان کی حُسنِ عاقبت کی خوش خبری سنائیں اور بُرے لوگوں کو ان کے اعمالِ بد پر بُرے عواقب سے ڈرائیں۔ مومن اور اصلاح یافتہ لوگ نہ ہی خائف ہوں گے نہ محزون۔ آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والے اپنی نافرمانی کی وجہ سے مبتلائے عذاب ہوں گے۔

○ کہہ دیجئے، میرے پاس کوئی خدائی خزانے نہیں ہیں، نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں، نہ میں فرشتہ ہوں، ہاں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور جو کچھ مجھ پر وحی ہوتا ہے اس کی اتباع کرتا ہوں۔ کہہ دیجئے سوچو، نابینا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟۔ ۵۰

جن لوگوں کو حضورِ حق میں بروزِ حشر جوابدہی کا ڈر ہے انہیں قرآنی آیاتِ انتباہ سنائیے تاکہ وہ راہِ تقویٰ اختیار کریں کہ خداوندِ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کنندہ۔

○ عینیہ بن حصن الفزاری اور صنادید قریش نے حضورؐ سے کہا کہ آپؐ ہمیشہ غربا و مساکین (ابنِ مسعودؓ، عمارؓ، سہیلؓ، بلالؓ، صہیبؓ اور جہجعؓ) میں گھرے رہتے ہیں انہیں اپنے حضور سے ہٹائیے تاکہ ہم رؤسا و شرفا بھی آپ کے ساتھ نشست و برخواست رکھ سکیں۔ اس پر بارگاہِ رب العزت سے حکم ہوا کہ ان عام لوگوں کو اپنی حضوری سے محروم نہ کیجئے، یہ لوگ صبح و شام یادِ الٰہی میں مگن اور اس کی رضا جوئی میں مصروف رہتے ہیں ان کی آپ پر اور آپ کی ان پر کوئی معاشی ذمہ داری بھی نہیں ہے۔ ان کو یہاں سے ہٹانا زیادتی ہے۔

○ روسائے قریش اور ان عام لوگوں کو اخوت اور مساوات و عدل کے اسلامی تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے پسِ منظر میں ارشاد ہوا کہ اس آزمائش کے مرحلوں سے نکل کر بہتر تربیتِ اخلاق ہوگی، اور ان کا یہ خیال باطل ہوگا کہ کیا انہی لوگوں کو اللہ نے احساناتِ عظیم کے لئے چن لیا ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو بہتر طور پر نہیں جانتا۔

○ ارشاد ہوا کہ ہماری آیات پر ایمان لانے والے اے نبیؐ جب تمہارے پاس آئیں تو انہیں کہہ دیجئے تم پر سلامتی ہو تمہارے رب نے اپنی ذات پر سارے جہانوں کی رحمتیں اور شفقتیں لازم کر لی ہیں۔ تم میں سے اگر کوئی شخص نادانی سے بُرائی کا ارتکاب کر بیٹھے پھر تائب ہو جائے اور اپنی اصلاح کرے تو اللہ تعالیٰ کا غفران و رحم اسے اپنے دامنِ بخشش و عنایت میں لے لے گا۔ تفصیل اور تبیان کا مقصد راہِ ہدایت کی وضاحت ہے تاکہ مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔

کافروں کے معبودانِ باطل کی عبادت کی نفی کی گئی، ان کی خواہشاتِ نفسانی کی پیروی سے انکار، اور یہ اعلان کریں اللہ تعالےٰ کی کھلی دلیلِ ہدایت پر قائم ہوں اور تم نے اسے جھٹلادیا ہے۔ میرے پاس وہ چیز نہیں جس کی تم جلدی کرتے ہو (نضر بن حارث اور رئیسانِ قریش کے کے عذاب الٰہی پر اصرار کہ جلد ہم پر عذاب لائیے کی طرف اشارہ ہے) حکم تو اللہ تعالےٰ کا ہے وہ بات طے کرتا ہے اور وہی صحیح فیصلہ کرنے والا ہے۔ میرے اختیار میں ہوتا تو طے ہو جاتا زیادتی کرنے والوں کا اللہ تعالےٰ کو بخوبی علم ہے۔ اس کے قبضۂ اختیار میں گنجینہ ہائے غیب کی کنجیاں ہیں جن کا اس کے سوا کسی کو علم نہیں، وہ خشکی اور تری، (بری اور بحری کائنات) کا پورا پورا علم رکھتا ہے، درخت سے کوئی پتہ نہیں گرتا جس کا اسے علم نہ ہو اور نہ ہی مٹی کے اندھیروں میں دفن دانے (کی روئیدگی) اس کے علم سے باہر ہے۔ تمام رطب (تر) اور یابس (خشک) کا کتاب مبین میں احاطہ ہے۔ وہی خالقِ موت و حیات جو رات کو تمہارے حواس بذریعہ نیند قبض کر لیتا ہے (نوم موتِ خفیف ہے اور موت نومِ ثقیل) اور تمہارے دن بھر کے مکسوبات کا اسے سارا علم ہے پھر مدّتِ مقررہ پوری کرنے کے لئے تمہیں اٹھا دیتا ہے۔

۶۰۔ تمہاری اسی کی طرف بازگشت ہے وہ تمہیں تمہارے اعمال کے نتائج سے باخبر کرے گا۔ اس کی قہرمانی قوتوں کا اس کے بندوں پر کماحقہٗ غلبہ ہے اور تمہاری حفاظت کے لئے فرشتے بھیجتا ہے جب تم سے کسی کی موت کا وقت آ پہنچے تو مرسلہ فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔ اور وہ کوتاہی نہیں کرتے پھر وہ اپنے مولائے برحق کی طرف پہنچائے جائیں، آگاہ رہو کہ اسی کی حکومت ہے تمام کائناتِ ارضی و سماوی کی، اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ کہہ دیجئے تمہیں بحر و بر کی تاریکیوں سے کون نجات دیتا ہے جب تم چپکے چپکے گڑگڑا گڑگڑا کر اس کی مدد مانگتے ہو۔ اس وقت یہ عہد بھی کرتے ہو کہ اگر ہمیں اس مصیبت سے چھٹکارہ مل گیا تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔

○ کہہ دیجئے، اللہ تمہیں اس مصیبت سے بھی نجات دیتا ہے اور ہر اندوہ و غم سے بھی لیکن تم شرک سے نہیں رکتے۔

○ کہہ دیجئے وہ قہّار و جبّار اور صاحب جلال و جبروت خدا، اس پر پوری طرح قادر ہے کہ تم پر آسمان سے کوئی عذاب نازل ہو یا تمہارے زیرِ زمین کوئی حادثہ رونما ہو جائے، یا تمہارا شیرازۂ قومی بکھر جائے تم گروہ گروہ ہو جائے اور ایک دوسرے سے برسرِ پیکار،

دیکھو ہم تمہارے سمجھانے کے لئے مختلف پیرایوں میں آیاتِ بیّنات کس طرح دہراتے ہیں۔

○ آپ کی قوم نے کلماتِ حق کی تکذیب کی انہیں کہہ دیجئے کہ میں آپ پر داروغہ یا نگہبان مقرر نہیں ہوا ہوں، اللہ تعالےٰ کے وعید (خبر) کا ایک مقررہ وقت ہوتا ہے، اور تمہیں اس کا جلد علم ہو جائے گا۔

○ جب یہ کافر لوگ آیاتِ الٰہی پر نکتہ چینی یا بحث و تمحیث کریں تو ان سے اعراض کیجئے تاآنکہ وہ کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں، اگر بے خیالی یا بھولے بسرے ان کی صحبت میں بیٹھ بھی جاؤ تو یاد آنے پر ان ظالموں کی صحبت ترک کر دو۔

○ پرہیزگاروں پر اس خصوص میں یہی ذمہ داری ہے کہ وہ نکتہ چینی اور استہزا کرنے والوں کو نصیحت کریں شاید وہ اس گناہ سے بچ جائیں۔

اور ان لوگوں کی صحبت ترک کر دیجئے جن کے نزدیک دین لہو و لعب ہے اور جنہیں دنیاوی زندگی کی آسائشوں نے دھوکے اور فریب میں ڈال رکھا ہے اور قرآن مجید کے نصائح انہیں کرتے رہو، تاکہ ان میں سے کوئی اپنے کرتوتوں کے بدلے ہلاک نہ ہو جائے۔ اس کا اللہ تعالےٰ کے سوا نہ کوئی شفاعت کنندہ ہے اور نہ دوست اور اگر وہ تلافی مافات کے لئے پورا پورا تاوان ادا کرنا چاہیں تو قبول نہ ہوگا۔ ان لوگوں کو اپنے اعمال بد کی سزا میں گرم کھولتا ہوا پانی پینا پڑے گا اور اپنے کفر کے بدلے انہیں دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

○ اے رسولؐ! کہہ دیجئے کہ ہم مناجات اللہ تعالےٰ کے بغیر کسی اور کی کیوں کریں جو نہ ہماری نفع رسانی پر قادر ہے نہ ضرر رسانی پر، اس طرح تو ہم اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت کی بجائے ارتداد کا شکار ہو جائیں گے۔ یہ تو ایسا ہے جیسے شیطان نے جنگل میں کسی کی راہ گم کر دی ہو۔ اور اس کے دوست پکار رہے ہوں کہ ہماری طرف آ جاؤ۔ کہہ دیجئے کہ اصل سرچشمۂ ہدایت تو ذات احدیت ہے، حقیقی ہدایت اسی کی ہدایت ہے۔ ہمیں تو یہ حکم ہوا ہے کہ تمام جہانوں کے پروردگار کے فرماں بردار بن جائیں۔ اور یہ کہ ہم اقامت الصلوٰۃ کریں اور اسی ذات کا تقویٰ اختیار کریں جس کے حضور یوم حشر محاسبۂ اعمال کے لئے جمع ہونا ہے۔

○ وہ ایسی ذاتِ بابرکات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو تدبیر محکم کے ساتھ پیدا کیا ہے اس مالکِ تکوینیات کی یہ شان ہے کہ جب وہ کلمۂ حق کہے گا ہو جا، تو ہو جائے گا۔ کائنات کی حاکمیت اسی کی ہے۔ جب صُور پھونکا جائے گا وہ حکیم و خبیر دانندۂ نہاں و آشکار ہے۔

○ موحّدِ اعظم حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ یاد دلایا گیا۔ اس کا اپنے باپ آذر کی (یوسی بی الیس فلسطینی مورخ کے نزدیک تلفظ آتر یا ہاتھر بھی ہے۔ تارخ میں بھی شاید تلفّظ کا فرق ہو۔) اسکا اصنام پرستی جیسی ضلال مبین ترک کرنے کی خواہش کرنا، حقیقتِ کاملہ کی روح پھونکنے کے لئے اللہ تعالٰی کا اسے آسمانوں اور زمین کی اعجوبہ زائیوں کا مشاہدہ ذکر ہوا۔ شب تاریک میں ایک درخشندہ ستارے، دشت وجبل کی وسعتوں کو نورانی ردائیں پہنانے والے ماہِ منوّر، ظلمتوں کی گھمبیرتا کو چیرتے ہوئے شمسِ بازغہ نے چشمِ جہان بینِ خلیل کو روشن سے روشن تر کر دیا اور وہ عرفانِ توحید کے مقامِ معراج سے پکار اٹھے کہ میں آفلین (ڈوب جانے والے اجرام فلکی) کو اپنا مسجود و معبود نہیں بنا سکتا۔

میں کمال یکسوئی سے اس فاطرالسّموات والارض کی جانب متوجّہ ہوں اور اسی کی طرف اپنا رُخ کرتا ہوں اور حاشا وکلا میں مشرک نہیں ہوں۔

۸۰۔ ○ اور جب حضرت ابراہیمؑ کی قوم نے ان سے ذاتِ الٰہی میں بحث وتکرار کی تو انہوں نے جواباً کہا کہ کیا تم اللہ تعالٰی کے بارے میں مجھ سے بحث کرتے ہو اس نے یقیناً میری ہدایت کی ہے، مجھے اگر خوف ہے تو اس نقصان کا ہے جو مجھے اللہ کی طرف سے پہنچے۔ مشرکو تمہارے جھوٹے معبودوں کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، میرے ربّ کا علم سب چیزوں پر محیط ہے، تم نصیحت مان کیوں نہیں لیتے۔ میں تمہارے جھوٹے معبودوں سے کیوں خوف کھاؤں جب کہ تم میرے سچے معبود کے ساتھ بلا سند شرک کرنے سے نہیں ڈرتے، تم ہی کہو اگر جانتے ہو کہ ان دو فریقوں میں سے امن کا سزاوار تر کونسا فریق ہے؟

○ امن اور صراطِ مستقیم پر وہ لوگ ہیں جو ایمان کی دولت سے مالا مال ہیں اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ناانصافی کے ساتھ ملتبس نہیں کیا یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیمؑ کو اپنی قوم کے خلاف دی تھی، ہم جس کے درجات چاہیں بلند کر دیتے ہیں، بیشک اللہ تعالٰی حکیم ہے اور علیم بھی۔ بعد ازاں ارشاد ہوا کہ ہم نے ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ اور یعقوب عطا کئے نوحؑ ان کی ذریت، داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ کا ذکر ہوا کہ انہیں نیکی کی جزا دی گئی، زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ، الیاسؑ سب صالح تھے۔ اسمٰعیل الیسعؑ، یونسؑ و لوطؑ سب کو جہانوں پر فضیلت ملی۔ ان کے آبا واجداد میں ان کی اولاد میں اور ان کے بھائیوں میں ایسے بھی تھے جنہیں ہم نے مُجتبٰی بنایا اور راہ راست کی ہدایت کی۔ ہدایت کا وسیع اور جامع سلسلہ ہے۔ اور اللہ تعالٰی اپنے بندوں میں جسے

چاہے ہدایت کی نعمت سے سرفراز کر دیتا ہے۔ اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال اکارت جاتے۔

ان لوگوں کو کتاب، حکمت اور نبوت دی گئی ہے، اگر یہ ان عظیم نعمتوں کا کفران کریں تو ہم نے اسے ایسے لوگوں کی سپردگی میں دیا ہے جو انکار کرنے والے نہیں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالٰے نے ہدایت کی ہے۔ تم ان کی اقتداء کرو۔

۹۰۔اے رسولِ اکرمؐ! کہہ دیجئے کہ میں تم سے تبلیغِ دین کی اُجرت نہیں مانگتا یہ تو تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

○ سرحلقہ دانشمندانِ یہود، مالک ابنِ حنیف (صیف) کی گستاخانہ گفتگو اور تمام تنزیلاتِ الٰہی سے انکار کے پسِ منظر میں ارشاد ہوا کہ ان یہودیوں نے اللہ کا حقِ تعظیم ادا نہیں کیا، جب انہوں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالٰے نے کسی بشر پر کچھ بھی نازل نہیں کیا۔ ان سے پوچھئے، کہ انسانوں کیلئے گنجینۂ نورِ ہدایت تورات حضرتِ موسیٰؑ پر کس نے اتاری تھی؟ تم نے اپنے انتشارِ فکری سے اُسے ورق ورق کر دیا۔ صرف اپنے مطلب کی بات ظاہر کرتے ہو اور اس کے تمام علوم و معارف لوگوں سے چھپاتے ہو۔ درآں حالیکہ تورات علم و حکمت کی وہ وہ باتیں سکھاتی تھی، جس سے نہ تم نہ تمہارے آباؤ اجداد واقف تھے۔ کہہ دیجئے اللہ جل جلالہٗ نے یہ کتاب نازل فرمائی تھی۔ انہیں چھوڑ دیجئے اپنی گفتارِ بیہودہ میں لگے رہیں۔

○ کہہ دیجئے کہ قرآن مجید کو ہمہ رس آفاقی برکتوں کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب صحائفِ ماسبق کی مصدِّق ہے اور اس کا سببِ نزول یہ ہے کہ اے رسولؐ تم مکہ اور اس کے چاروں طرف رہنے والے انسانوں کو ان کے اعمالِ سوء کے بُرے نتائج سے ڈراؤ، جن لوگوں کو زندگی کی نتیجہ خیزی پر یقین ہے اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور نظامِ عباداتِ صلواۃ کی محافظت کرتے ہیں۔

○ کذّاب مدعیانِ نبوت مسیلمہ اور اسود عنسی کے حوالے سے ارشاد ہوا کہ اس بدبخت شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے ذاتِ خداوندی پر افتراء باندھا کہا کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں ہوئی، یا (نضر بن الحرث جیسے) جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالٰے کی تنزیلات کی طرح میں بھی آیات بنا سکتا ہوں۔ اے کاش تم انہیں اس وقت دیکھو جب یہ ظالم موت کی سکرات کی حالت میں ہوں گے۔ فرشتے روح قبض کرنے کے لئے اپنی گرفت تنگ سے تنگ تر کر رہے ہوں گے۔ اور کہہ رہے ہوں گے کہ آج تمہیں ذلت کا عذاب مقدر ہوگا کیونکہ تم نے

ذاتِ احدیت پر بہتان تراشی کی، اور اس کی آیات پر استکبار کیا۔ ارشاد ہوگا کہ اب تم یقیناً ہمارے پاس تنہا آئے ہو، جس طرح بوقتِ پیدائش تم تنہا تھے، جو کچھ تمہیں عطا ہوا، وہ بھی چھوڑ آئے ہو، وہ تمہارے سفارش کنندہ بھی دکھائی نہیں دیتے جن کے بارے میں تمہیں زعم تھا کہ وہ ہمارے شریک ہیں، تمہارا باہم تعلق منقطع ہو چکا ہے، تمہارے مزعومات باطل ہو چکے ہیں۔

○ اللہ تعالیٰ حب (دانہ) اور نویٰ (گٹھلی) کا شگافندہ ہے اس کی ذات حیّ و قیوم زندہ کو مردے سے نکالتی اور مردے کو زندہ سے، یہ ہے اللہ کی تخلیقی عظمتوں کا کمال، تم کہاں بہکے جا رہے ہو؟

○ وہ نور بیز صبحوں کو ابھارنے والا ہے، اس نے خموشیٔ شب کو سکون و طمانیت آفریں بنایا ہے اور نظامِ شمس و قمر کو معیارِ حساب، یہ اس غالب و دانا، خداوندِ عزّوجل کا نظام مقدّرات ہے۔

○ اس ہادیٔ مطلق نے بحر و برّ کی تاریکیوں میں تمہاری راہ بری کے لئے راتوں میں جگمگاتے ستاروں کی قندیلیں روشن کر دی ہیں۔ آیات کی یہ تفصیلات دانشوروں کے گروہ کے لئے ہیں۔

○ اس خلّاقِ اعظم کی تخلیقات کا یہ معجزہ ہے کہ اس نے تمہیں ایک جان سے (حضرت آدمؑ) پیدا کیا، یہ عالم ہستی تمہارے لئے قرار گاہ ہے اور جائے امانت، یہ تفصیلات اس گروہ کے لئے ہیں جس میں تفقّہ ہے۔

○ اس محورِ ایمانیاتِ عالم کا نظام مرزوقات ہے کہ اس کے حکم سے آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے اس سے روئیدگیاں اور کونپلیں پھوٹتی ہیں، اس سے وہ رزاق ذوالقوّت المتین سبزی، اور تہ بر تہ دانے، کھجور اس کے گابھے سے لٹکتے ہوئے گچھے، انگوروں کے باغات، زیتون اور انار، مشابہ اور مختلف قسم کے پیدا کرتا ہے۔ ان کے پھلوں کو دیکھو جب ان کے پھل لانے کا موسم ہوتا ہے، ان مشاہداتِ قدرت میں غور کرنے سے اہلِ ایمان پر معرفتِ الٰہی کے در کھلتے ہیں۔

○ ان ناسمجھ لوگوں نے جنّوں کو اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھہرایا ہے درآں حالیکہ جنّ اللہ کی مخلوق ہیں، اور پھر اللہ تعالےٰ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں آفرید کر لی ہیں، اُن جُہلا کو اتنا بھی علم نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ پاک اور بلند ہے ان کے بیان سے وہ تو آلہ، مادہ زمان و مکان کے بغیر کسی چیز کو بھی معرضِ وجود میں لا سکتا ہے۔ جب اس کی کوئی بیوی ہی نہیں تو اولاد کیسے

وَاِذَا سَمِعُوا ۷

ہو گی ؟ وہ تو تمام کائنات کا خلاق ہے، اور ہر چیز سے باخبر۔

○ تمہارا رب یہ اللہ ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر شے اُسی کی تخلیق ہے وہی سزاوارِ عبادت ہے اور وہی ہر شے کا کارساز ہے۔

انسانی چشمِ ظاہر اس کا ادراک و تماشا نہیں کر سکتی، ہاں وہ بصارتِ انسانی کا پورا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وہ باریک بین اور خبیر ہے۔

○ اللہ تعالٰے کی جانب سے تمہیں کائناتی بصیرتوں کے لازوال خزانے عطا ہوئے، جو اُن سے روشن بصر ہوا، اس کا مفاد اُسی کو ملے گا اور جس نے اغماض کیا اس کے اندھا پن کا وبال اُسی پر ہوگا۔ اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کا مکلف نہیں سمجھتا کہ اُسے مجبور کرے کہ وہ کائناتی بصیرت سے متمتع ہو۔ ہم اسی طرح آیاتِ قرآنی بار بار بیان کرتے ہیں تاکہ وہ کہیں کہ تم نے موضوع سے متعلق سب کچھ پڑھ لیا ہے تاکہ ہم اس کو واضح کر دیں جو پائے علم کو وہ پر۔ تم اے رسولؐ وحیٔ الٰہی کا اتباع کرو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، مشرکوں سے اعراض برتیئے، اگر اللہ تعالٰی کی مشیت ہوتی تو اُن میں سے کوئی شرک نہ کرتا، اُن کے شرک کی تم پر ذمہ داری نہیں ہے۔ اے اہلِ ایمان! ان بُتوں کو گالیاں نہ دو، جنہیں یہ مشرک لوگ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں، کیونکہ اس طرح یہ جہالت میں اور ضد و عداوت میں اللہ تعالٰی کو گالی دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر قوم کے لئے ان کے اعمال مزین کر کے دکھائے، انہیں اللہ تعالٰے کی طرف مراجعت کرنی ہے اور پھر وہ اپنے اعمال سے متنبہ ہوں گے۔ کفار مکہ محکم قسمیں کھا کھا کر وعدہ کرتے تھے کہ اگر ان کی طرف کوئی معجزہ آئے تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے۔ ارشاد ہوا کہ انہیں کہہ دیجئے ایسے معجزے تو اللہ تعالٰے کے پاس نہیں ہیں، اور تمہیں کیا علم ہے کہ اگر معجزے نازل بھی کریں تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ہم ان کے دلوں کی کایا پلٹ دیں گے اور بصارت کی بھی، اور وہ اسی حالت میں ہو جائیں گے جو حالت اُن کی ابتداء میں تھی، اور انہیں اُن کی سرکشی و نافرمانی میں بہکے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ ۱۱۰-

پ۸ ○ اس ناہموار معاشرے کی اکثریت کے جاہل ہونے کا یہ نتیجہ ہے کہ اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے، مُردے اُٹھ اُٹھ کر اُن سے کلام کرتے اور امورِ آخرت اُن کے سامنے لے آتے، تو مشیتِ الٰہی کے سوا، یہ جب بھی ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے شیطانوں انسانوں اور جنوں میں سے دشمن مقرر کر دیئے ہیں جو ایک دوسرے کے لئے دروغ آراستہ باتیں

ولو اننا ۸

دھوکے سے ڈالتے رہتے ہیں، اگر مشیّتِ الٰہی ہوتی تو وہ ایسا نہ کرتے، آپ انہیں انہی افترا۔پردازیوں میں چھوڑ دیجئے۔ یہ لوگ ان افترا پردازیوں سے یہ چاہتے ہیں کہ منکرینِ آخرت کے دل اُن کی پُرفریب باتوں کی طرف مائل رہیں، اور انہیں پسند کریں تاکہ وہ اپنی غلط کاریوں میں مصروف رہیں۔ کیا میں اس احکم الحاکمین کے سوا کسی اور کو اپنے معاملاتِ حیات میں فیصل کنندہ بنا لوں، درآں حالیکہ اُسی مُدبّرِ کائنات نے تمہاری طرف الکتاب واضح ضابطۂ حیات بنا کر بھیجی ہے۔ اہلِ کتاب جانتے ہیں کہ اس میں تنزیلاتِ برحق تیرے ربّ کی طرف سے ہیں، اس کے بارے میں شک لانے والوں میں سے نہ ہو جائیو۔ یہ تنزیلاتِ الٰہی تیرے ربّ کے کلماتِ صدق و عدل ہیں جو اتمام و کمال کو پہنچے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے کلمات کا کوئی مبدّل نہیں ہے وہ سمیع بھی ہے اور علیم بھی۔

○ یہ لوگ حرام و حلال کے بارے میں من مانی باتیں کرتے ہیں (ان کے سرکردہ ابوالاحوص، مالک بن عوف حشمی بدیل، جلیس بن ورقاء خزاعی ہیں) اے رسولؐ ان کی اکثریت گمراہ ہے، ان کی بات نہ مانئے، یہ راہِ راست سے بھٹکا دیں گے۔ ان کے فیصلے خواہشاتِ نفسانی پر مبنی ہیں۔ اور حقائق پر اُن کی نظر نہیں، محض اٹکل پچّو چلاتے ہیں، اللہ تعالےٰ کے علم میں ہے کہ اس کی راہ سے کون بھٹکتا ہے اور وہ صحیح راہ پر چلنے والوں کو بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی آیات پر ایمان لانے والو، ان جانوروں کا گوشت نہ کھاؤ جن پر اللہ تعالےٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ یہ بات بڑی واضح ہے ہاں حالتِ اضطرار میں مستثنیٰ ہے۔ خواہشاتِ نفسانی کے بندے جہالت سے اکثر لوگوں کو بھٹکاتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان حد سے بڑھنے والوں کے اعمال سے واقف ہے۔

○ ظاہری و باطنی تطہیر کا تقاضا ہے کہ ظاہری و باطنی گناہ ترک کر دو، گنہگاروں کو جلد اپنے کرتوتوں کی سزا ملے گی۔ جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو وہ ذبیحہ کھانا گناہ ہے۔ شیطان اپنے دوستوں کے دل میں ڈالتا رہتا ہے کہ تمہارے ذہنوں میں الجھاؤ ڈالتے رہیں، اگر تم نے ان کی بات مان لی تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

○ کیا، بہ سبب کفر و طغیان جس شخص پر روحانی موت طاری ہو چکی تھی اور اسے ہم نے رشد و ہدایت کی حیات آفرین مسیحائی سے زندہ کر دیا، اور وہ عرفان کی روشنی کے جلو میں لوگوں میں نور بیزی کر رہا ہے اس جیسا ہو سکتا ہے جو کہ تو اندھیروں کی تنگنائیوں میں پھنسا ہوا ہے اور دلدلوں میں دھنسا ہوا ہے۔ کافروں نے تو اپنے اعمالِ بد کو لوگوں کے سامنے آراستہ کر کے

ولو اننا ۸

پیش کیا ہے۔ (اس میں حضرت حمزہؓ اور ابوجہل کی مثال دی گئی ہے)

○ اسی طرح میری مشیت نے ہر بستی میں معرکہ خیر و شر برپا کرنے کے لئے بڑے بڑے مجرم بنائے تاکہ وہ حیلہ بازی کریں، یہ ناسمجھ جو بھی حیلہ کرتے ہیں، وہ اُن کے اپنے خلاف جاتا ہے۔ جب ان کے پاس پیغامِ رسالت اور آیاتِ الٰہی پہنچتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے، جب تک تنزیلاتِ رُسل کی طرح ہم سے بھی بالراست تخاطب نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کو بہتر علم ہے کہ منصبِ رسالت کے مقتضیات کون پورے کر سکتا ہے۔ ان حیلہ سازوں اور مکّاروں کو اپنے جرائم کی سزا میں اللہ تعالےٰ کے ہاں سے ذلت و نکبت اور عذابِ شدید جلد ہی پہنچے گا۔

○ اللہ تبارک و تعالےٰ کو جس شخص کی ہدایت منظور ہوتی ہے تو اپنی عنایتِ بے نہایت کے سبب اس کا سینہ حقائقِ معرفت اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے ضلالت کی ظلمتیں مقدّر کرتا ہے اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ بلندی پر ہانپ ہانپ کر چڑھ رہا ہے۔

○ جو لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ تعالےٰ ان پر اسی طرح کی ناپاکیزگیٔ فکر و عمل کا عذاب ڈالے گا۔ دینِ اسلام ہی تمہارے ربّ کا پسندیدہ سیدھا راستہ ہے۔ ہم نے یہ باتیں نصیحت ماننے والوں کے لئے تفصیل سے بیان کر دی ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالےٰ کے ہاں دارالسلام (خانۂ سلامتی و طمانیت) ہے اور اللہ تعالےٰ ان کی نیکوکاری کی وجہ سے ان کا مددگار ہے۔ وہ جس روز تمام مخلوقات کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ اے جنوں کے گروہ، تم نے انسانوں کی ایک بڑی تعداد اپنی مطیع کر لی، انسانوں کے بعض انسان دوست کہیں گے، اے ہمارے رب ہم میں سے بعض نے بعضوں سے فائدہ اٹھایا پھر تیری مقرر کردہ میعاد پوری کر لی۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ آگ تمہارا ٹھکانہ ہے تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اِلّا ماشاءاللہ تمہارا ربّ حکمت و علم کے لازوال خزانوں کا مالک ہے۔ بعض ظالموں کو اپنے اپنے اعمال کے سبب سے ہم ایک دوسرے سے نزدیک کر دیں گے۔

○ اے انسانوں اور جنّوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس میری جانب سے تم ہی سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میری آیات، بیان کرتے تھے اور آج کے دن (یومِ آخرت) کے عواقب سے تمہیں ڈراتے نہیں تھے؟ وہ کہیں گے، ہم اس کی صداقت پر شاہد ہیں۔

○ انہیں مادی زندگی کی آسودگیوں نے دھوکے میں رکھا تھا۔ اور وہ خود شہادت دیں گے
دلوانا ۸

گئے کہ وہ کفر وجحود کے طوفانوں میں گھر گئے تھے۔ یہ انبیاء و رُسُل کا سلسلہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالےٰ بستیوں کو ظلم سے ہلاک نہیں کرتا در آں حالیکہ اُن کے باشندے بے خبر ہوں۔ اعمال کے اعتبار سے ہر قوم کے افراد کے اللہ تعالےٰ نے درجے مقرّر کر رکھے ہیں۔ تمہارا پرورش کنندہ (پروردگار) بے نیاز اور خداوندِ رحمت ہے۔ اگر اس کی مشیّت ہو تو تمہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دے اور جسے چاہے تمہارا جانشین بنا دے جس طرح اس نے تمہیں ایک قوم کی نسل سے پیدا کیا۔ بلاشبہ جس روز قیامت کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ بہر حال آمدنی ہے۔ اور تم روز قیامت آنے اللہ تعالےٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔

○ کہہ دیجئے! اے میری قوم اپنے ماحول و استعداد کے مطابق مصروفِ عمل رہو۔ میں بھی اپنی مشیّت کے تدبیرِ کائنات کر رہا ہوں، تمہیں جلد ہی علم ہو جائے گا کہ آخرت میں عاقبتِ پسندیدہ کسے میسّر آئے گی۔ یقینی بات تو یہ ہے کہ تجاوز کنندگان، فلاح کی راہ کبھی نہیں پائیں گے۔

○ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اُگائی ہوئی کھیتیوں اور پیدا کئے ہوئے چوپایوں میں سے اپنے خیال کے مطابق اللہ تعالےٰ کا حصہ بھی مقرر کرتے ہیں، اور بتوں کے لئے بھی، اور پھر ایسا ہیر پھیر کرتے ہیں کہ بتوں کے نام کا حصہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا اور اللہ کے نام کا حصہ اُن کے بتوں (معبودوں) کو پہنچ جاتا ہے یہ کتنا بُرا فیصلہ ہے۔ اور اسی طرح مُشرکوں کی ایک کثیر تعداد کو اُن کے معبودوں نے قتلِ اولاد جیسے گھناؤنے جُرم کو بھی نگاہوں میں مزیّن کر کے دکھایا ہے تاکہ وہ انہیں ہلاک کر دیں اور دین اُن پر مختلط ہو جائے اگر اللہ چاہتا تو یہ سب کچھ نہ کر پاتے، انہیں اُن کے حال پر رہنے دیجئے، ان کی افترا پردازیوں سے اللہ تعالےٰ نبٹ لے گا۔ ارشاد ہوا کہ ان میں بُری بُری رسمیں رائج ہیں جو اللہ پر افترا ہے، کہیں یہ ہے کہ یہ چوپائے، یہ کھیتی ممنوع الاستعمال یا ان کا استعمال مخصوص ہے۔ کچھ مردوں کے لئے حلال ہیں بیویوں پر حرام مردہ ہو تو سب کے لئے ہے، حام کی پیٹھ پر سواری حرام ہے بحیرہ پر بوجھ لادنا۔ حکیم وعلیم اللہ تعالیٰ انہیں ان بداعتدالیوں پر سزا دے گا۔ قتلِ اولاد کے مجرم اپنی حماقت اور لاعلمی کے سبب سے

۱۴۰۔ بڑے خسارے میں رہے۔ انہوں نے اللہ کے مرزوقات کو حرام ٹھہرایا (مراد مضر اور ربیعہ قبیلے کے لوگ ہیں) بیٹیوں کو زندہ در گور کر دیتے تھے۔ وہ ضلالت کی تاریکیوں میں اتر گئے، اور راہِ راست سے بھٹک گئے۔

ولواننا ۸

○ اللہ تعالٰے کی ذات وہ ہے جس نے وہ باغات اگائے جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو نہیں چڑھائے جاتے، نیز کھجوریں، مختلف خوراک بہم پہنچانے والی زراعت، زیتون، انار، ملتے جلتے بھی اور مختلف قسم کے بھی، جب وہ بارآور ہوں تو ان کا پھل کھاؤ، اور جس روز ان کی کٹائی ہو تو مقرّرہ صدقہ ادا کر دو، خرچ بیجا نہ کرو، اللہ تعالٰے خرچ بے جا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جس زمین سے خراج نہ آتا ہو اور اپنے ملک میں ہو، اس پر اللہ تعالٰے کا حق ہے (اگر چاہی ہو تو ۱/۲۰ اور بارانی ہو تو ۱/۱۰)۔

○ چوپاؤں میں سے بوجھ اٹھانے والے، اور زمین سے لگے ہوئے جانور کھاؤ، یہ اللہ نے تمہیں مرزوق کئے ہیں، اور شیطان کی راہ اختیار نہ کرو۔ وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ مشرکانہ رسومات سے کنارہ کش ہو جاؤ، اللہ تعالٰے نے حِلّت و حرمت میں نر مادہ اور بچوں کے لئے واضح احکام کئے ہیں، آٹھ جانور (نر و مادہ) بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے حلال کئے ہیں۔ مشرکوں کا کذب و افترا ظلم ہے۔ اور ظالم قوم ہدایت سے محروم ہے۔

○ جن جن جانوروں کی تحریم کی گئی ہے ان میں مردار، دمِ مسفوح (بہتا خون) خنزیر کا گوشت، اور غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ شامل ہیں، البتہ اضطراری حالت میں جبکہ نہ سرکشی اسکا سبب ہو اور نہ زیادتی، اگر ان میں سے کچھ کھائے تو غفران و رحمتِ شانِ ربوبیت سے عفو کی توقع ہے۔ یہودیوں پر ہم نے ہر ناخن دار جانور، گائے، بکری، ان کی چربی بجز اس چربی کے کہ جو پیٹھ، آنتوں اور ہڈیوں پر لگی ہو، حرام کر دی تھی۔ یہ دراصل ان کی بغاوت کی سزا تھی۔ بلاشبہ سچّی ذات تو اللہ تعالٰے ہی کی ہے۔

○ اگر یہ یہود تمہارے دعوئ نبوّت کی تکذیب کرتے ہیں، انہیں کہہ دیجئے کہ تمہارا ربِ انام وسیع الرحمت ہے مجرموں سے اس کا عذاب ٹلتا نہیں ہے اب تک بچے ہوئے ہو تو یہ اس کی شانِ رحمت و رافت ہے۔

○ جب مواخذہ ہوگا تو یہ مشرکین کہیں گے کہ اگر مشیّتِ ایزدی ہوتی تو ہم نہ ہمارے آباء مشرک ہوتے، نہ اللہ تعالیٰ کی حلال چیز ہم اپنے آپ پر حرام کر لیتے۔ سن لو، ان سے پہلے بھی مشرکین یہی کہتے رہے ہیں، تا اینکہ ان پر عذابِ الٰہی نازل ہوا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ علم کی بنیاد پر بات کرو، تم تو اٹکل پچّو ہی لگانے والے ہو۔

○ کہہ دیجئے کہ حُجّتِ کامل اور دلیلِ محکم تو اللہ تعالٰے ہی کی ہے اگر ازل میں اس کی مشیّت

ہوتی تو تم سب کو ضرور راہِ راست پر لے آتا۔

○ کہہ دیجئے اپنے ان گواہوں کو لے آؤ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالٰے نے ان چیزوں کو حرام کر دیا ہے۔ اگر وہ ایسی شہادت دیں بھی تو اے رسولؐ تم ان کے ساتھ گواہی نہ دیجیو، ان خواہش پرستوں کی پیروی نہ کیجیو، یہ تو تکذیبِ آیاتِ الٰہی کے مرتکب ہیں، انہیں روزِ آخرت پر بھی یقین نہیں ہے۔ اور اللہ تعالٰے کے ساتھ برابری میں اپنے معبودانِ باطل کو شامل کرتے ہیں۔

۱۵۰- ○ کہہ دیجئے، آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ کون کون سی چیزیں (یا باتیں) اللہ تعالٰے نے تم پر حرام کر دی ہیں ــ تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالٰے کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آؤ، اور اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی، فواحشِ ظاہری و باطنی کے نزدیک تک نہ پھٹکو۔ اللہ تعالٰے نے قتلِ جان سے منع کیا ہے۔ قتل نہ کرو مگر بصورتِ قصاص۔ یہ حکمِ الٰہی ہے اس کی تکمیل تقاضائے عقل ہے۔ مالِ یتیم سے سابقہ ہو تو بہت اچھے طریق سے یتیم کا حق ادا کرو، تا اینکہ وہ سنِّ بلوغت کو پہنچ جائے۔

○ ناپ اور تول کو (پیمانہ و ترازو کو) انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی کو بھی اس کی وسعت (طاقت) سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ انصاف کی بات کہو، خواہ وہ تمہارے قرابت داروں ہی کے خلاف کیوں نہ ہو، اللہ تعالٰے سے کیا ہوا وعدہ وفا کرو۔ اس نے تمہیں یہ حکم اس لئے دیا ہے تاکہ تم راہِ نصیحت اختیار کرو۔ اور یہ بات بڑی واضح ہے کہ اسلام میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو، دوسرے (کج) راستوں کی پیروی نہ کرو یہ تمہیں وصیّت کی گئی ہے تاکہ راہِ تقویٰ سے ہٹ نہ جاؤ۔

ہم نے حضرت موسیٰؑ کو بھی کتاب دی تاکہ جو نیکوکار ہے اس پر اتمامِ نعمت ہو جائے تورات میں لوگوں میں ایمان بالآخرۃ (اللہ تعالٰے کے حضور پیش ہونے) پیدا کرنے کے لئے ہر بات تفصیل سے بیان کر دی گئی ہے، اور یہ کتاب اللہ تعالٰے کی لازوال رحمت اور ہدایتِ کاملہ کا سرچشمہ ہے۔ اور یہ کتاب (قرآنِ حکیم) ہم نے بھرپور برکاتِ ارضی و سماوی کے ساتھ نازل کی ہے تم سب کے سب اس کی اتباع کرو اور تقویٰ کی راہ اختیار کرو، تاکہ اپنے آپ کو اللہ کی رحمتِ بے پایاں کا مستحق ثابت کر سکو۔ مبادا تم کہو کہ تنزیلاتِ الٰہی سے ہم سے پہلے دو گروہ تو مشرّف ہوئے لیکن ہم اس کے پڑھنے سے غافل و محروم رہے۔ یا یہ کہو کہ اگر یہ کتاب ہم پر

ولو اننا ۸

نازل ہوتی تو ہم یقیناً ان کے مقابلے میں زیادہ رہنمائی حاصل کرتے۔ تمہارے پاس بہر حال اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلی دلیل آئی ہے اور سرمایۂ ہدایت اور سرچشمۂ رحمت بھی۔ اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرے اور پھر اس سے اعراض کرے۔ اپنی آیاتِ بیّنات سے اعراض اور روگردانی کے سبب ہم ان لوگوں کو بدترین عذاب دیں گے۔

○ کیا وہ منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے وحی لے کر نازل ہوں یا اللہ تعالیٰ خود بہ نفسِ نفیس آ جائے یا اللہ تعالیٰ اپنی بعض نشانیاں بھیج دے، جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشانیاں آئیں گی۔ تو پھر کسی شخص کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا انہیں کہہ دیجئے عواقبِ اعمال کی انتظار کرو۔ اور ہم بھی اس کی انتظار میں ہیں۔

○ ارشاد ہوا ان بدبخت انسانوں کا حال دیکھئے، جنہوں نے اپنے دینِ وحدت میں پراگندگی پیدا کر دی اور گروہ گروہ بن گئے، اے رسولؐ تیرا ان سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ یہ روحِ توحید سے بے نصیب ہیں۔ ان کا معاملہ سپردِ خدا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے نتیجۂ اعمال بد سے باخبر کرے گا۔

اے لوگو! (اللہ تعالیٰ نیکی کی جانب ترغیب دیتے ہیں) اگر کوئی ایک نیکی کرے گا اسے دہ چند ثواب ملے گا اور اگر بُرائی کرے گا، تو اس کی مثل ہی اسے سزا دی جائے گی۔ اور اُن کے ساتھ کوئی ظلم روا نہیں رکھا جائے گا۔

کہہ دیجئے، مجھے میرے ربّ نے سیدھی راہ کی ہدایت کر دی ہے۔ یہ راہ دینِ صحیح ملتِ ابراہیم کی راہ ہے جو ایک ہی کا ہو رہا تھا اور میں مشرک نہیں۔

○ کہہ دیجئے کہ میرا پورا نظامِ عبادات، میری قربانی و حج، میری حیات و ممات اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس کی ربوبیتِ کبریٰ تمام جہانوں پر محیط ہے اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی (اعلائے کلمۃ الحق) کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلے اُسی کا فرمانبردار ہوں۔ (اسی کی بارگاہِ کبریائی میں سرِ نیاز خم کرتا ہوں)۔

○ کہہ دیجئے، کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ربّ ڈھونڈوں حالانکہ وہی ہر شے کا پالن ہار ہے۔

○ جو شخص بھی ارتکابِ گناہ کرتا ہے، سرتا سر ذمہ داری اسی کی ہے۔ کوئی بھی کسی کی ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ پھر اے بنی نوعِ انسان! تمہاری بازگشت، تمہارے

پروردگار کی طرف ہے جو تمہارے مختلف فیہ مسائل میں تمہیں صحیح رہنمائی اور علم دے گا۔

○ وہ ذاتِ والاصفات وہی ہے، جس نے کائناتِ ارضی میں تمہیں اپنی نیابت کے خصوصی امتیاز سے سرفراز فرمایا، اور مسابقت فی الخیرات کے سبب تم میں سے بعض انسانوں کے درجات بلند تر کر دیئے تاکہ جو نعمتیں تمہیں عطا کی گئی ہیں ان میں تمہیں آزمائے۔ وہ ربّ ذوالجلال نافرمانوں کو سزا دینے میں دیر نہیں کرتا اور فرماں برداروں کے لئے وہ ذاتِ یگانہ و بے ہمتا، صاحبِ غفران و رحمت ہے۔

سورۃ الاعراف ۷ سورۃ الاعراف مکّی ہے۔ اس کے ۲۴ رکوع اور اس کی ۲۰۶ آیات ہیں۔

الاعراف کے معنیٰ جنّت اور دوزخ کے مابین مائل دیوارِ بلند پر ایک مقام ہے۔ آیات ۴۸ سے اصحابِ اعراف کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام الاعراف ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور نہایت رحم والا ہے۔

○ المص (حروفِ مقطّعات ہیں جن کی تاویل اللہ تعالےٰ اور اس کا رسولؐ جانتا ہے)

یہ صحیفۂ ارشاد و ہدایت اس لئے تم پر نازل کیا گیا ہے تاکہ تم کافروں کو بد اعمالی کے عواقب سے ڈراؤ اور مومنوں کو پندِ سُودمند سے بہرہ ور کرو، تبلیغ کے اس گراں بار کام سے اے رسولؐ دل تنگ نہ ہونا ہے۔ اے لوگو۔ صرف انہیں ہدایات کی اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کی گئی ہیں، اور ماسوا اللہ کا کہا نہ مانو، پند پذیری کی نعمت سے تو تھوڑے لوگ ہی بہرہ یاب ہوتے ہیں۔

○ ظلم و باطل کے پرستاروں کی کتنی ہی آباد بستیوں کو ہم نے تاخت و تاراج کر دیا ۴ درآں حالیکہ ان کے باشندے رات کو استراحت کر رہے تھے یا دوپہر کو سو رہے تھے جب ان پر ہمارا عذاب نازل ہوا تو ان کا کہنا تھا کہ بلاشبہ ہم نے ظلم کیا تھا۔ ہم یقیناً ان سے جواب طلب کریں گے اور اُن کے رسولوں سے بھی کہ کیا تم نے ان کا حقِ تبلیغ ادا کیا! پھر ہم پوری حقیقتِ حال اپنے لا محدود علم و آگہی کے خزانوں سے انہیں بیان کر دیں گے اور یہ جو کچھ ہوا ایسا تو نہیں کہ ہم اس وقت غائب تھے۔ یہ سب کچھ ہمارے سامنے عمل میں آیا۔ روزِ محشر سنجیدنِ اعمال عین حق پر مبنی ہوگا۔ گراں پلّہ لوگ رستگار ہوں گے اور سبک پلّہ لوگ انکارِ آیات کے ظلم کے سبب اندیشہ زیاں و خسران میں گرفتار۔

۱۰۔ ○ تحقیق ہم نے تمہیں تمکّن فی الارض (زمین میں استقرار) عطا فرمایا اور اس میں تمہیں تمکن

اسبابِ معیشت مہیا کئے، تم شکرانِ نعمت میں بخیل ہو!

○ اور پھر اس حقیقتِ بالغہ سے صرفِ نظر کیوں کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں زیورِ تخلیق سے آراستہ و پیراستہ کیا، پھر تمہارے اولین پیکرِ خاکی کی بہترین صورت گری کی، پھر اُسے شاہکارِ فطرت کی عظمت دے کر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ، چنانچہ ملائکہ کے پورے گروہ نے عظمتِ آدمؑ کے سامنے سجدہ کیا، استثنٰی ابلیس کا تھا، اس نے سجدہ ادا نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے دریافت کیا کہ تم نے آدمؑ کو سجدہ کیوں نہ کیا حالانکہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ ابلیس نے کہا میں آدمؑ سے بہتر ہوں۔ مجھے اے پروردگار تو نے نارِ جہندہ سے پیدا کیا اور آدمؑ کو پانی ملی مٹی سے، اس گستاخانہ جواب سے اُس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش ہوئی کہ تو نیچے اُتر جا، تیرا حق نہیں کہ تو تکبّر کرے (ادّعائے کبریائی کرے) میری حضوری سے نکل جا، تو تو اپنے مقام سے گر گیا ہے۔

○ ابلیس نے انسانوں کے روزِ قیامت اٹھائے جانے تک کی مہلت مانگی اسے مہلت دے دی گئی۔ ابلیس نے جھک کر کہا اے اللہ! تو نے آدمؑ کے سبب سے مجھے ہدایت سے محروم کر دیا ہے اس لئے میں تیری سیدھی راہ میں اس کی گھات میں رہوں گا۔ اور اسے ورغلانے کے لئے سامنے سے وار کروں گا، پیچھے سے وار کروں گا، دائیں سے وار کروں گا، بائیں سے وار کروں گا۔ اور تو دیکھے گا، ان میں سے اکثریت شاکرین کی نہیں، کفرانِ نعمت کرنے والوں کی ہو گی۔

○ ارشاد ہوا تو سماوی بلندیوں سے نکل جا، تو نکو ہیدہ اور راندۂ درگاہ ہے۔ ان انسانوں میں سے جو تیری اتباع کریں گے میں انہیں بھڑکتے جہنّم کا ایندھن بنا دوں گا۔

○ آدمؑ سے ارشاد ہوا اے آدمؑ تم اور تمہاری بیوی جنّت میں رہو اس میں مہیا مرزوقات میں سے جہاں سے چاہو کھاؤ، اور اس درخت کے نزدیک بھی نہ پھٹکنا ورنہ تم دونوں ظالم ہو جاؤ گے! شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیا، تاکہ وہ ان پر شرم گاہوں کے مخفی اسرار ظاہر کر دے اور اُن دونوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس درخت سے اس لئے روکا ہے اس کا پھل کھا کر کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا زندہ جاوید نہ ہو جاؤ۔ اور انہیں حلفیہ کہا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پس، ابلیس نے دونوں کو اپنی فریب کارانہ وسوسوں کی پستیوں میں اُتار دیا۔ انہوں نے ثمرِ ممنوعہ چکھ لیا۔ ان کی برہنگی کھل گئی وہ باغ کے درختوں کے پتے اپنے

جسموں پر چپکانے لگے۔ ان کے پروردگار نے پکار کر کہا کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس جانے سے روکا نہ تھا اور یہ نہیں کہا تھا کہ شیطانی وسوسوں سے بچتے رہنا۔ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے ۔

○ آدم اور حوّا دونوں نے انتہائی ندامت سے بارگاہِ رب العزت میں اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور انتہائی تذلّل میں دُعا کی، کہ اے ہمارے پروردگار تیرے حکم سے سرتابی کر کے ہم دونوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے ہم اس پر نادم ہیں، اے غفور الرحیم اگر تیرے غفران و رحم کا ہم بے کسوں کے سروں پر سایہ نہیں ہوگا تو ہم یقیناً نقصان و خسران کا رہو جائیں گے۔

○ ارشادِ باری تعالےٰ ہوا تم سب نیچے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے، اور تمہیں روئے ارضی کو کچھ وقت تک (ایک مقررہ وقت تک) ٹھکانا بنانا ہوگا اور سامانِ زندگی بہم پہنچانا ہوگا۔

○ ارشاد ہوا اسی ارضی کائنات میں تمہیں زندگی بسر کرنا ہے اور اسی میں تم پر موت طاری ہونا ہے اور پھر بعد ازاں یہیں سے بعثِ ثانی ہوگی۔

○ اے اولادِ آدمؑ! (لباس ثقافتِ انسانی کی نشانی ہے) ہم نے اور نعمتوں کی طرح لباس بھی تم پر نازل کیا ہے جو تمہاری شرمگاہوں کو ڈھانپے اور تمہارے لئے باعثِ زینت بھی ہو۔ البتہ تقوےٰ کا لباس تو بہت ہی اچھا ہے۔ نشاناتِ قدرت کی طرف رہنمائی اس لئے کی جاتی ہے تاکہ تمہاری خیر خواہی ہو سکے۔

○ اے اولادِ آدمؑ! دیکھو کہیں شیطان تمہیں فتنوں میں نہ ڈال دے، جس طرح تمہارے باپ آدمؑ کو جنتِ ماوئ سے نکلوایا، انہیں بے لباس کرایا، تاکہ تمہارے سارے امورِ شائن کو لوگوں کے سامنے کھول دے۔ شیطان اور اس کی ذریات چھپ چھپ کر، ان جگہوں میں تمہاری گھات میں ہیں کہ تمہیں اس کا اندازہ ہی نہیں ہوتا۔ ہم نے شیطان کو خارج الایمان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جب اُن سے کوئی بُرائی سرزد ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے باپ دادا سے یہ بُرائی وراثت میں پائی ہے اور ہمیں اللہ تعالےٰ نے ایسا ہی کرنے کو کہا ہے۔ انہیں انتباہ کر دیجئے کہ اللہ تعالےٰ تو کارِ زشت کا حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ تعالےٰ کے بارے میں وہ باتیں کہہ رہے ہو جو تم جانتے ہی نہیں۔

○ کہہ دیجئے میرے رب نے تمام امورِ حیات میں مجھے انصاف کا حکم ۔ ا ۔ا۔ ا۔ ۔ لوانا۔

یہ کہ بوقتِ عبادت سجدہ گاہ میں اللہ ہی کی طرف متوجہ رہو۔ دین اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو، جس طرح اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ تمہاری بازگشت بھی اسی کی طرف ہے۔

○ دو گروہ ہوگئے ایک نے راہِ ہدایت اختیار کی اور دوسرے پر ضلالت ثابت ۳۰- ہوگئی۔ ان کی بوالعجبی دیکھو، اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بناتے ہیں اور خیال کئے بیٹھے ہیں کہ ہم راہ راست پر ہیں۔

○ اے بنی آدمؑ پرانی رسوماتِ عبادت کی بجائے کہ کعبے کے گرد رقصِ عریاں ہوتا تھا اور زہد و تقشف ترکِ طعام تک پہنچ جاتا تھا۔ ہر نماز کے وقت مناسب لباس زیب و زینت پہنو، کھانا باقاعدہ کھاؤ، پانی بسہولت پیو، اور فضول خرچی نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اسراف پسند نہیں ہے۔

○ اے رسول کہہ دیجئے کہ انسانوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے زیب و زینت کی جو جو چیزیں پیدا کی ہیں، اور رزقاتِ پاکیزہ کے جو ذخائر فراہم کئے ہیں، ان کے استعمال کا کوئی امتناع ہے نہ تحریم۔

○ کہہ دیجئے یہ سب نعمائے الٰہی (ملابس و مآکل) زندگی میں ان لوگوں کے لئے ہیں جو خاص طور پر روزِ قیامت پر ایمان لائے۔ اسی طرح ہم اہلِ علم کو رموزِ قرآنی کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

کہہ دیجئے کہ میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام کار ہائے ناشائستہ حرام کر دیئے ہیں نیز گناہ، بغاوتِ ناحق، شرک (جس کی دلیل ہی نہیں ہے) اور بے جانے بوجھے اللہ تعالےٰ کی ذاتِ صمدیت پر افترا پردازی بھی۔

اقوام و ملل کا قانونِ عروج و زوال یہ ہے کہ ہر ایک قوم کے لئے ایک وقتِ معین ہے جب وہ معیاد پوری ہو جاتی ہے تو اس میں ایک گھڑی کی بھی پس و پیش نہیں ہو سکتی۔

○ اے اولادِ آدمؑ اگر میری آیات بیان کرنے کے لئے تم میں سے تمہارے پاس رسول آئیں ان کی تعلیمات کے نتیجے میں جس کسی نے مشرکانہ خیالات سے پرہیز کیا، اور اصلاحِ حال کی کوشش کی تو وہ خوف و حزن سے محفوظ رہا۔ آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والے اور متکبر شعار لوگ، اصحاب النار ہیں اور وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ پر افترا باندھنے والوں، آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والوں کو حسبِ مواعیدِ کتابِ الٰہی سزا ملے گی۔ روح قبض ہوتے وقت انہیں اپنے معبودانِ باطل کی بے حقیقی کا ادراک ہو جائے گا۔ کہیں گے وہ ہم سے کھوئے گئے اور وہ اپنے آپ گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

○ حکمِ باری تعالیٰ ہوگا کہ تم سے پہلے جو جنوں اور انسانوں کی جماعتیں، جہنم میں داخل ہو چکی ہیں، تم بھی اسی طرح فی النّار ہو۔ ہر نئی داخل ہونے والی جماعت اپنے ساتھ والی جماعت کو ملعون گردانے گی۔ جب سب کے سب داخل فی النّار ہوں گے تو پہلی جماعت پچھلی جماعت کے بارے میں کہے گی کہ اے ہمارے ربّ، ان کو دگنا عذاب دے ان بدبختوں نے ہمیں بھی گمراہ کر دیا۔ ارشاد ہوگا کہ تمہیں علم نہیں ایسا ہی ہو رہا ہے۔

○ یہ دونوں گروہ ایک دوسرے پر پھٹکار کریں گے۔ تکذیب و استکبار والوں پر جنت کے دروازے نہیں کھلیں گے۔ ان کا جنت میں داخل ہونا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزرنا۔ ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ ان کا اوڑھنا اور بچھونا ۴ دوزخ ہوگا۔ اہلِ ایمان اور صاحبِ اعمالِ صالحہ (حسبِ استعداد و وسعت) جنّتی ہوں گے اور وہ جنت میں سدا رہیں گے۔ ہم نے اُن کے سینے کو بے کینہ کر دیا، وہ انہار بہ کنارہ محلّات میں فروکش ہوں گے اور کہیں گے سب تعریفیں اس منبعِ رشد و ہدایت اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہیں، جس نے ہماری سوئے بہشت دلالت کی اور یہ محض اسی کی عنایتِ بے نہایت ہے کہ ہمیں ہدایت ملی ورنہ ہم تو ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔ یقیناً ہم ربّ کے رسول دینِ حق کے ساتھ آئے تھے۔ اور انہیں ندا آئے گی کہ یہی وہ جنّت ہے جس کے تم اعمالِ صالحہ کی جزا کے طور پر وارث ہوئے ہو۔

○ اصحابِ الجنّۃ، اصحاب النّار سے کہیں گے کہ ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کو برحق پایا۔ کیا تم نے بھی اللہ تعالیٰ نے جو وعدے کئے تھے انہیں برحق پایا۔ اصحاب النّار اثبات میں جواب دیں گے۔ اس دوران ایک فرشتہ بآوازِ بلند پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو راہِ حق میں رکاوٹ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو کج روی چاہتے ہیں اور ہ اعمال کی نتیجہ خیزی سے انکار کرتے ہیں۔

○ ان دونوں گروہوں کے مابین ایک پردہ حائل ہوگا۔ اور اعراف پہ کچھ مرد ہوں گے جو ہر اِک کو اس کے سیمائے جبین سے پہچانیں گے۔ اور اصحاب الجنّۃ انہیں کہہ کر پکاریں گے کہ تم سب پہ سلام ہو! وہ جنّت میں داخلے کے امیدوار ہوں گے۔

○ عبرت کے لئے ان کی آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھیر دی جائیں گی، وہ اُن کا انجامِ بد دیکھ کر بارگاہِ ربّ العزت میں دعا کریں گے کہ اے ہمارے ربّ، ہمیں ظالموں کی معیت سے بچا۔

○ اعراف والے کچھ لوگوں کو جنہیں وہ ان کی پیشانیوں سے پہچان لیں گے اور انہیں آواز دیں گے کہ تمہیں تمہاری جمعیت نے کام نہ دیا اور نہ ہی تمہارا استکبار ہی کوئی مفید نتائج پیدا کر سکا۔ کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کی بابت تم قسمیں اٹھاتے تھے کہ انہیں اللہ تعالیٰ اپنے دامانِ رحمت و احسان میں پناہ دے گا۔

○ ارشاد ہوگا۔ تم سب کے سب جنت میں داخل ہو جاؤ، تمہارے لئے نہ خوف ہے اور نہ حُزن۔ اصحاب النار اصحاب الجنۃ سے پکار کر کہیں گے۔ ہم شدتِ عطش سے بے حال ہو رہے ہیں، جنت والو، آبِ بہشت ہم پر بھی کچھ انڈیل دو یا اُن مرزوقاتِ الٰہی میں سے جو تمہیں مقدر ہوئی ہیں۔ وہ جواب دیں گے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ دونوں چیزیں کافروں کیلئے حرام کر دی ہیں، کافر لوگ دین کو کھیل تماشا گردانے ہوئے ہیں، اور مادی زندگی نے انہیں دھوکا دیا ہے۔ پس آج کے دن ہم بھی انہیں فراموش کر دیں گے جس طرح انہوں نے آج روزِ محشر میرے سامنے حاضری کو بھلا دیا تھا وہ ہماری آیات کے بھی منکر تھے۔

○ یقیناً ہم نے انہیں وحیٔ مکتوب دی جو اہلِ ایمان کے لئے سرمایۂ ہدایت و رحمت ہے اور جس کی تشریحات و تفصیلات خالص علمی بنیادوں پہ پیش کی گئی ہیں۔ وہ تو روزِ انجام کے منتظر ہیں اور جب وہ دن آ جائے گا فراموش کار اعتراف کریں گے کہ بے شک اللہ کے رسول ہمارے پاس برحق آئے تھے۔ کیا ہمارا کوئی سفارش کنندہ ہے جو آج ہماری سفارش کرے، یا ہمیں تلافیٔ مافات کے لئے دنیا میں واپس بھیج دیا جائے انہوں نے اپنا نقصان کیا اور اُن کی افترا پردازیوں اور دسیسہ کاریوں کا بھانڈا پھوٹ گیا۔

○ تمہارا ربّ تو وہ مہتم بالشّان ذات ہے جس نے زمین و آسمانوں کو چھ ادوار میں خلق کیا اور پھر اپنی حاکمیتِ اعلیٰ کا سکّہ چلایا، وہ شبِ تار کو روزِ روشن کی رِدائے نور سے ڈھانپ دیتا ہے۔

ولوانّنا ۸

شب ، روز کی طلب میں شتاب کنندہ ہے اور دنیائے شمس و قمر و نجوم ، اس قادر مطلق کے حکم سے مسخر ہے ۔ آگاہ ہو جاؤ کہ گوناگوں تخلیقی کار فرمائیوں کی جمالیاتی عظمت اور حاکمیت اعلیٰ و برتر کے اجراؤ نفاذ احکام کی قوت صرف اس احکم الحاکمین کو سزاوار ہے ۔ جو نہایت بابرکت ذات ہے اور سارے جہانوں کا پروردگار ہے ۔

○ اسے پکارنے میں آدابِ دعا ملحوظ رکھو ، اس کے سامنے نہایت عاجزی سے دستِ طلب دراز کرو ، اور اس کے حضور چھپ چھپ کر گڑگڑاؤ ۔ پُرامن زندگی کو درہم برہم نہ کرو ، اور اللہ تعالےٰ کی رحمتِ لامحدود کی طلب بیم و رجاء سے کرو ، اس کی رحمت نیکوکاروں سے بعید نہیں ہے ۔

○ اس کی ذاتِ بابرکات کی رحمت کی نشانیاں دیکھو ۔ پہلے وہ خوشگوار ہوائیں بھیجتا ہے جو اس کی رحمتِ باراں کی بشارت دیتی ہیں ۔ جب وہ ہوائیں ابر بردوش ہو کر آتی ہیں ، تو ہم انہیں ایک بلدِ میّت (مردہ شہر) کو زندہ کرنے کے لئے ، اس کی طرف بھیج دیتے ہیں ۔ نزولِ باران سے ہر قسم کے ثمرات پیدا ہوتے ہیں ، غور تو کرو ! اسی طرح ہم قیامت کے دن مردوں کو زندہ کریں گے ۔ اچھی زمین سے اللہ کے حکم سے اچھی نباتات اُگتی ہیں اور ناقص زمین سے ناقص ۔ لوگوں کو شکرانِ نعمت کی تعلیم کے لئے ہم آیات کو اس طرح نئے نئے پیرایۂ اظہار سے لاتے ہیں ۔

○ حضرت نوحؑ کے حوالے سے ارشاد ہوا کہ انہوں نے اپنی قوم کو عبادتِ الٰہی کی رغبت دلائی اور نافرمانوں کو یومِ عظیم کے عذاب سے متنبہ کیا ۔ روسائے قوم نے انہیں گم گشتۂ راہ کہا ۔ آپؑ نے تردید کی کہ میں تو اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں ، اور اس مالکِ لایزال کی پیامبری کرتا ہوں ۔ اس میں تمہاری خیرخواہی ہے اللہ تعالےٰ نے مجھے جن باتوں کا علم دیا ہے تم اُن سے بے خبر ہو ۔

○ یہ تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کی جانب سے تمہیں تمہارے ایک ہی ساتھی کے توسط سے نصیحت آئی ہے (خیرخواہی کی باتیں آئی ہیں) مقصد یہ ہے کہ تم راہ تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم رحمتِ خداوندی کے مستحق بنو ۔

○ قومِ نوح نے آیاتِ الٰہی کی تکذیب کی ۔ اللہ تعالےٰ نے نوحؑ اور ان کے ساتھیوں کو جو کشتی میں سوار تھے ۔ نجات دی ، اور تکذیب کرنے والوں کو طوفان میں غرق کر دیا ۔ وہ تو بڑی بے بصیرت قوم تھے ۔

○ اسی طرح قومِ عاد کی ہدایت کے لئے ان کا بھائی ہودؑ بھیجا گیا (ہود بن صالح بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ) انہوں نے بھی اپنی قوم کو اللہ کی عبادت ، اور تقویٰ کی ہدایت کی ۔ قوم نے انہیں

سفیہہ اور کاذب کہا۔ انہوں نے صراحت کی کہ میں تو تمہیں اللہ تعالےٰ کا پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارا خیرخواہ اور رسالاتِ ربی کا امین ہوں۔ اور حضرتِ نوحؑ کی طرح فلسفہ تبشیر و تنذیر پر گفتگو کی، اور انہیں یاد دلایا کہ اللہ تعالےٰ نے قومِ نوح کے بعد قومِ عاد کو اپنا خلیفہ علی الارض بنایا اور جسمانی ساخت کے اعتبار سے قوی بنایا۔ اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا شکر کرو تاکہ فلاح پاؤ۔ اُن مشرکین نے کہا کہ ہم اپنے دینِ آبا کو ترک نہیں کر سکتے، جس عذاب کی ہمیں تنذیر کرتے ہو اگر سچے ہو تو بے شک لے آؤ۔

حضرتِ ہودؑ نے فرمایا کہ تمہاری بداعمالیوں کے سبب تم پر عذابِ الٰہی آنا لازم ہو گیا ہے۔ تم بلادلیل اپنے نام رکھے دیوتاؤں کے لئے مجھ سے مجادلہ کرتے ہو۔ آؤ ہم انتظارِ عذابِ الٰہی کریں۔

○ ارشاد ہوا ہم نے ہودؑ اور اس کے ہمراہیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والوں اور کافروں کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔

قومِ ثمود (ثمود بن جشر بن ارم بن سام بن نوح) کے پاس ہم نے اُن کے بھائی صالحؑ کو توحید کی تبلیغ کے لئے بھیجا۔ انہیں ان کی خواہش کے مطابق واضح دلیل ایک ناقہ (اونٹنی) کی صورت میں آئی، ارشاد ہوا کہ اسے زمین میں آزاد چرنے دو اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ۔ تمہیں اللہ تعالےٰ نے قومِ عاد کے بعد خلافتِ ارضی سے سرفراز فرمایا اور زمین پر محلات میں آسودہ و خوشحال زندگی دی، اور تمہاری صنعتِ تعمیر کا کمال یہ تھا کہ پہاڑوں سے سموچے کا سموچا مکان تراش لیتے تھے۔ مرضاتِ الٰہی کا احترام کرو، فساد انگیزی نہ کرو۔ متکبر روسا نے متابعت نہ کی، کمزور اور بے آسرا لوگوں نے متابعت کی۔ روسا نے انتہائی نافرمانی و استکبار سے اونٹنی کو مار ڈالا اور احکامِ الٰہی سے سرتابی کی۔ اور حضرت صالحؑ کو چیلنج کیا کہ جس عذابِ الٰہی کی دھمکی دیتے ہو لے آؤ۔ اگر تو نبی مرسل برحق ہے۔ غضبِ الٰہی قومِ ثمود پر رات کے وقت خوفناک زلزلے کی صورت میں نازل ہوا، جس نے انہیں رات کی تاریکی میں اور نیند کی بیہوشی میں سنبھلنے کا موقع بھی نہ دیا اور وہ صبح کو اپنے پر آسائش محلات کے ملبے میں دبے اوندھے پڑے تھے۔

○ حضرت صالحؑ اپنی قوم میں واپس آئے اور انہیں کہا کہ میں نے تو پیغامِ الٰہی تمہیں پہنچا دیا لیکن تم خیرخواہوں سے محبت نہیں کرتے۔

○ حضرت لوطؑ کو اُن کی قوم کے پاس بھیجا گیا۔ انہوں نے کہا کہ تم بے حیائی کرتے ہو جو اہلِ عالم میں کسی نے بھی نہیں کی۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت رانی (لواطت) کے لئے آتے ہو، تم حدود سے بڑھ گئے ہو۔ قوم نے الٹا لوطؑ کو شہر بدر کر دیا کہ یہ بڑی پاکبازی کا دعویٰ کرتے ہیں۔

ولوانناہ

اللہ تعالیٰ نے انہیں اور اُن کے گھر والوں کو بجز ان کی اہلیہ کے بچا لیا اور باقی لوگوں پر پتھروں کی بارش ہوئی اور وہ قوم اپنے کیفرِ کردار تک پہنچی۔

○ حضرت شعیبؑ کو اہلِ مدین کی اصلاح و ہدایت کے لئے مقرر کیا گیا (شعیبؑ بن میکیل بن یشجر بن مدین بن ابراہیمؑ) انہوں نے توحید کی دعوت دی۔ اور آیاتِ بیّنات خداوندی کی انہیں تبلیغ کی۔ ان میں ماپ تول کی بد دیانتی عام تھی جو فساد کی جڑ تھی اس پر تنبیہ کی گئی اور انہیں روکا گیا کہ راہِ مستقیم پر چلنے والوں کی راہ میں روکاوٹ نہ ڈالو، نہ انہیں دھمکاؤ، اور نہ ان میں کج روی کی طرح ڈالو، خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ تم عددی اعتبار سے قلیل تھے اس نے تمہیں کثیر کر دیا، فساد سے باز آؤ، مفسدین کا انجام تمہارے سامنے ہے۔

○ تم میں سے ایک گروہ تو ایسا ہے جو اس پر ایمان لے آیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے اور ایک گروہ ایسا ہے جو اس دینِ حق پر ایمان نہیں لایا۔ صبر کرو اور انتظار کرو، تا اینکہ اللہ تعالیٰ تم میں فیصلہ کر دے اور بہترین فیصلہ کرنے والا تو وہی ہے۔ حضرت شعیبؑ کی قوم کے متکبّر سرداروں نے حضرت شعیبؑ سے کہا کہ تمہارے سامنے بہتری کی ایک ہی صورت ہے کہ تم ہمارے دین میں مع اپنے پیروؤں کے واپس آجاؤ ورنہ ہم تم سب کو بستی سے نکال دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس حال میں بھی کہ ہم بیزار ہوں اور پسند نہ کرتے ہوں!

پ ۹

○ اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس لوٹ آئیں تو ہم نے یقیناً افترا کیا اللہ تعالیٰ پر، جبکہ اس ذاتِ والاصفات نے ہمیں گمراہی سے نجات دی۔ ہم نہیں لوٹ سکتے ہم نے سب کام مشیّتِ الٰہی کے حوالے کر دیئے ہیں، اللہ ہمارا ربّ ہے۔ وسیع العلم، ہمیں اس پر بھروسہ ہے اور اس سے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پالن ہار ہم میں اور ہماری قوم میں صحیح فیصلہ فرما دے تو ہی سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔ رؤسائے قوم نے حضرت شعیبؑ کے متبعّین کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دی۔ انہیں رات کو شدید زلزلے نے آلیا اور وہ صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے یوں لگتا تھا کہ یہ شعیبؑ کی تکذیب کرنے والے یہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ اور دراصل یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے تھے۔ شعیبؑ ان سے متاسّف ہو کر لوٹ آئے۔ جب ہم نے کسی قوم کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجا اور انہوں نے اس کو جھٹلایا تو ان میں تضرّع پیدا کرنے کے لئے ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا جسے ہم نے بعد میں آسائش میں بدل دیا لیکن انہوں نے اسے معمولاتِ حیات میں سمجھا اور پھر بڑھ گئے، اس پر یکبارگی ان کا مواخذہ ہوا۔ اور وہ عالم بے خبری

قال الملاء ۹

۶۲۰

ہیں تھے۔

○ اگر یہ بستیوں والے صاحب ایمان و اہلِ تقویٰ ہوتے تو ہم ان پر آسمانوں اور زمین کی برکاتِ لامتناہی کے دروازے کھول دیتے لیکن وہ تکذیبِ آیاتِ الٰہی کے سبب گرفت میں آ گئے کیا انہیں خوف نہیں آتا رات سوتے ہیں ان پر عذاب نازل ہو جائے؟ کیا انہیں خطرہ نہیں ہے کہ ان پر قہر نازل ہو جائے اور وہ دن میں لہو و لعب میں مبتلا ہوں؟ کیا یہ اللہ کی تدبیر سے نڈر ہو گئے ہیں ایسے لوگ تو خسارہ اٹھاتے ہیں۔

۱۰۰۔ ○ جن لوگوں کو نافرمان قوموں کی بربادی کے بعد وراثتِ ارضی ملی، کیا وہ درسِ عبرت نہیں لیتے اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں کو ان کے جرائم کی سزا میں مبتلائے مصیبت کر دیں اور دلوں پر مہر کر دیں کہ وہ نہیں سنتے۔

○ یہ وہ برباد شدہ بستیاں ہیں جن کے تاریخی حالات ہم آپ کو بیان کرتے ہیں اُن کے پاس رُسُل روشن دلیلیں لائے، چونکہ یہ پہلے انہیں جھٹلا چکے تھے، اس لئے ایمان نہ لائے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں پر استعدادِ قبولیتِ حق زائل کر بیٹھنے پر مہر کر دیتا ہے۔ ان میں اکثریت وعدہ فراموش اور نافرمان لوگوں کی ہے۔

○ بعد ازاں ہم نے حضرت موسیٰؑ کو اپنے معجزات کے ساتھ فرعون اور اس کے امرائے سلطنت کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اس سے زیادتی کی، دیکھئے مفسدین کا انجام کیا ہوا۔ حضرت موسیٰؑ نے فرعون سے فرمایا کہ میں سارے جہانوں کے پروردگار کی طرف سے رسول ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی روشن دلیلیں لے کر آیا ہوں، سو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو۔ اس نے صداقتِ رسالت پر معجزہ طلب کیا۔ انہوں نے اپنا عصا ڈالا جو ہو بہو اژدہا بن گیا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے روشن تھا۔ فرعون کے امرائے مملکت نے کہا یہ تو کوئی دانا جادوگر ہے۔ فرعون نے ان سے کہا کہ یہ تو تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے گا کچھ تدبیر کرو، انہوں نے حضرت موسیٰؑ اور اُن کے بھائی حضرت ہارونؑ کو مہلت دینے کا مشورہ دیا اور اس دوران ملک بھر کے جادوگروں کو اکٹھا کرنے کا منصوبہ پیش کیا۔ جادوگر جمع ہوئے اور غلبہ حاصل کرنے کی صورت میں انہوں نے انعام کا وعدہ یقینی بنانا چاہا۔ وعدہ کیا گیا کہ نہ صرف انہیں حضرت موسیٰؑ کے معجزے کو باطل کرنے پر انعام ملے گا بلکہ انہیں فرعون کے مقربین میں شامل کیا جائے گا۔ انہوں نے حضرت موسیٰؑ کو دعوت دی کہ پہلے معجزہ دکھائیں۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ تم ابتدا کرو۔

قال الملا ۹

ساحروں نے رسیوں اور سونٹیوں کا آنکھوں کے سامنے ایسا بڑا طلسم کھڑا کر دیا کہ لوگ وہشت زدہ ہوگئے، حضرت موسیٰؑ کو وحی ہوئی کہ اپنا عصا ڈال دیں، جونہی آپؑ نے عصا زمین پر پھینکا وہ اژدہا بن گیا اور اس نے جو طلسماتی سانپ اور حشرات الارض کے سوانگ انہوں نے بنائے تھے اُن سب کو ہڑپ کر گیا، پس حق ثابت ہوگیا اور باطل ملیا میٹ ہوگیا۔ ساحر شکست کھا گئے اور ذلیل ہوئے اور سجدے میں گر کر کہنے لگے ہم موسیٰؑ و ہارونؑ کے خدا پر ایمان لائے ہیں جو سارے جہانوں کا ربّ ہے۔ ۱۲۰

○ فرعون نے خفگی سے کہا کہ کیا تم میری اجازت کے بغیر ایمان لے آئے ہو۔ یہ تم نے اس شہر میں آکر ایک چال چلی ہے تاکہ یہاں کے رہنے والوں کو یہاں سے نکال دو۔ تمہیں اس کی جلد ہی سزا ملے گی۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ ڈالوں گا۔ اور تم سب کو سُولی پر چڑھا دوں گا۔ ساحروں نے کہا، کوئی پرواہ نہیں ہماری بازگشت تو ہمارے ربّ کی طرف ہے۔ ربّ کی نشانیاں دیکھ کر ہمارے ایمان لانے پر تو دشمن ہوگیا ہے۔ ہم تیری ہر سزا کا خیر مقدم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ، ہمیں ردائے صبر و استقامت میں ڈھانپ لے اور ہمیں توفیقِ انیق ارزانی فرما دے کہ ہم آخری سانس تک دینِ اسلام کے حلقہ بگوش رہیں۔

○ فرعون کے امرائے مملکت نے رائے دی کہ فرعون حضرت موسیٰؑ اور اس کی قوم پر پابندی لگائے کہ وہ فساد سے باز آئیں اور اس کے معبودوں کو چھوڑ دیں۔ فرعون نے کہا کہ قومِ موسیٰؑ کے بیٹوں کو قتل کر دوں گا، ان کی عورتوں کو خدمت کے لئے زندہ رکھوں گا۔ اور ان پر پوری قوت سے قابو رکھوں گا۔

○ حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو نصیحت کی کہ آزمائشوں اور مصیبتوں میں گھرے ہوئے لوگو اللہ تعالیٰ سے اعانت طلب کرو، صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو، عریض و بسیط زمین کی تمام وسعتیں اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں اسے اختیارِ مطلق ہے کہ وراثتِ ارضی اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کر دے۔

○ قومِ موسیٰؑ نے کہا کہ آپ کے آنے سے پہلے اور آپ کے آجانے کے بعد ہم بے پناہ اذیتوں کا تختۂ مشق رہے ہیں، حضرت موسیٰؑ نے کہا عنقریب تمہارا ربّ ذوالقوت المتین تمہارے دشمنوں کو تباہ و برباد کر دے گا، اور تمہیں زمین کی خلافت سونپ دے گا اور تمہارے اعمال پر نظر رکھے گا کہ تم کس حد تک احکامِ الٰہی کی پابندی کرتے ہو۔

قال الملا ۹

ہم نے آلِ فرعون پر (تادیب و موعظت کے لئے) قحط سالی اور پیداواری معیشت میں کمی کے ذریعے گرفت کی۔

○ جب ان لوگوں کو کوئی راحت پہنچتی ہے تو اس پر اپنا استحقاق جتاتے ہیں اور جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھیوں کی بدشگونی سے نسبت دیتے ہیں۔ انہیں آگہی ہو کہ یہ نحوست تو ان کے اعمالِ بد کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلّط ہوئی ہے لیکن ان کی اکثریت لاعلم ہے۔ حضرت موسیٰؑ سے کہتے ہیں کہ خواہ آپ معجزہ لائیں یا سحرکاری کریں ہم آپ کی کوئی بات نہیں ماننے۔

○ اللہ تعالیٰ نے ان پر طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈک اور خون، سب عذاب یکے بعد دیگرے بھیجے لیکن ان کے استکبار میں کمی نہ آئی، وہ تو گویا قوم ہی مجرموں کی تھے۔ جب اُن پر کوئی عذاب نازل ہوتا تو اسے ٹلنے کے لئے حضرت موسیٰؑ سے استدعا کرتے کہ دعا کریں اور یہ کہ ہم بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ شام بھیج دیں گے مگر جب عذاب ٹل جاتا تھا، تو وہ نقضِ عہد کرتے چنانچہ ان کی بدعہدی اور استکبار کا قدرت نے انتقام لیا اور غفلت و تکذیبِ آیات کی سزا کے طور پر انہیں سمندر میں غرق کر دیا گیا۔

○ ہم نے بنی اسرائیل کو جو حقیر اور کمزور سمجھے جاتے تھے، مصر اور شام کے مشرق و مغرب کی وراثت عطا کر دی اور یہ مملکت اللہ تعالیٰ کی برکاتِ لامتناہی کے سبب سے زرخیز اور شاداب تھی اور اس طرح بنی اسرائیل کے حوصلے اور ڈسپلن کی وجہ سے ہم نے ان سے وعدۂ حسنیٰ کا ایفا کر دیا اور فرعون اور اس کی قوم تعمیراتی انجینئرنگ میں جن بلند و بالا عمارتوں پر نازاں تھے انہیں پیوندِ زمین کر دیا۔

○ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بہ عافیت سمندر پار کر دیا، وہ ایک ایسی قوم سے ملے جو اپنے بتوں کی عبادت میں مصروف تھے، ان کی جہالت کی انتہا ہے کہ انہوں نے حضرت موسیٰؑ سے درخواست کی کہ ہمیں بھی ایسے ہی بت مہیا کر دیجئے جس طرح اس بت پرست قوم کے پاس ہیں۔ یہ جس بت پرستی میں لگے ہوئے ہیں یہ تو تباہ ہو جائیں گے اور ان کے تمام اعمال باطل ہو جائیں گے۔

۱۴۱ ○ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ (اے عقل کے اندھو) کیا میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کوئی اور رب تلاش کروں درآں حالیکہ اس قادرِ مطلق نے تمہیں سارے جہانوں پر فضیلت بخشی اور پھر وہ وقت یاد کرو جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے قوم فرعون سے نجات دی جو تمہیں بہت بڑا عذاب دیتے تھے۔

قال الملا ۹

بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے، عورتوں کو زندہ رہنے دیتے، اور اس میں تمہاری بڑی آزمائش تھی۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے ذی قعدہ کی تیس اور ذی الحجہ کی دس مجموعی طور پر چالیس راتوں کے کوہِ طور کے اعتکاف کا حضرت موسیٰؑ سے وعدہ لیا، اور اس کا اجر یہ تھا کہ انہیں تورات عطا ہو گی۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنا جانشین حضرت ہارونؑ کو مقرر کیا اور انہیں نصیحت کی کہ اصلاحِ قوم میں سعی کرتے رہنا اور مفسدین کی متابعت نہ کرنا۔

○ حضرت موسیٰؑ جب حسبِ وعدہ کوہِ طور پر آئے، اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے کلام سے مشرف فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ اے خالقِ کائنات! مجھے تیری رویت کا اشتیاق مالا یطاق ہے تجھے ایک نظر تو دیکھ لوں۔ ارشاد ہوا چشمِ ظاہر سے میری رویئت ممکن نہیں، مصر ہو تو اس پہاڑ پر نظر ڈالو! اگر وہ اپنی جگہ مستقر رہا، تو تم بھی میرے دیدار کی تاب لا سکو گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر جلوہ ریزی کی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا، اور موسیٰؑ غش کھا کر گر گئے، جب اوسان بحال ہوئے تو انتہائی عجز سے کہا، اے اللہ تیری ذات پاک ہے اس سے کہ اسکا چشمِ ظاہر سے مشاہدہ ہو سکے میں اپنی گستاخی پر شرمندہ ہوں اور توبہ کرتا ہوں اور میں تیری بے پناہ جبروت اور غیر معمولی قدرت پر سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

○ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا اے موسیٰؑ میں نے پیغامِ رسالت اور ہمکلامی کے لئے تمام انسانوں میں سے تمہیں منتخب کر لیا ہے، جو لائحہ عمل میں نے عطا کیا ہے اسے بروئے کار لا ان قوتوں اور نعمتوں کا صحیح استعمال کر، جو ان احکام کو نافذ کرنے کے لئے تجھے دی گئی ہیں۔

○ اور ہم نے تبلیغی الواح میں موعظت کی تفصیلات لکھ دیں اور ہر شئی کی تفصیل دے دی، اور اسے کہا ان پر سختی سے کاربند ہو جاؤ۔ اپنی قوم پر انہیں بطریقِ احسن نافذ کرو۔ تمہیں عنقریب نافرمانوں کے ٹھکانے دکھائیں گے۔ (دنیا میں ذلت اور آخرت میں رسوائی)

○ ارشاد ہوا کہ میں ان لوگوں کو جو ناحق استکبار کا شکار ہیں معجزات کے باوجود مومن نہیں ہیں راہِ ہدایت کو اپنا مسلکِ حیات نہیں بناتے اور راہِ کج کی طرف کھچے جاتے ہیں۔ ان کی کوتاہئ فکر و عمل کی سزا کے طور پر اپنی آیات پر ایمان لانے سے روک دوں گا۔ آیاتِ الٰہی کی تکذیب اور یوم آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے سے منکر ہیں کے اعمال بطور سزا اکارت جائیں گے۔

○ قوم موسیٰؑ نے ان کی عدم موجودگی میں سامری کے کہنے پر سونے کے زیورات ڈھال کر گئو سالہ بنا لیا۔ اس میں سے آواز بھی نکلتی تھی۔ ان گانٹھ کے پوروں کو اتنی بصیرت نہیں تھی کہ وہ

نہ تو گفتگو کر سکتا تھا اور نہ کسی کی رہبری کر سکتا تھا۔ یہ اُن کی بہت بڑی زیادتی تھی کہ انہوں نے اسے اپنا معبود بنا لیا۔

○ جب انہیں اپنی گمراہی پر ندامت ہوئی تو پکار اُٹھے، کہ اگر ہمارے پالن ہار نے ہمیں معاف نہ کیا تو ہم لازماً سخت خسران میں مبتلا ہو جائیں گے۔ جب حضرت موسیٰؑ قوم میں واپس آئے تو ان کی طبیعت پر رنج و تاسّف کا شدید غلبہ تھا۔ فرمایا، تم نے میرے بعد بہت بُری قائم مقامی کی۔ کیا تم نے جلدی میں احکام الٰہی (جن کے لئے میں کوہ طور پر گیا تھا) کا بھی انتظار نہ کیا؟ انہوں نے الواح (تختیاں) زمین پر پٹک دیں۔ اپنے بھائی (ہارونؑ) کو بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ حضرت ہارونؑ نے کہا میرے ماں جائے بھائی! قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور وہ تو مجھے قتل کر ڈالتے، مجھے شماتت اعداء سے بچا، اور مجھے قوم کے ظالم لوگوں میں شامل نہ کر، اس پر حضرت موسیٰؑ حضرت ہارونؑ کی بے لسبی سے بڑے متاثر ہوئے اور دعا کی کہ اے میرے پالنے والے، مجھے اور میرے بھائی کو اپنے سایۂ غفران میں ڈھانپ لے اور اپنے دامنِ رحمت میں پناہ دے اور تو تو تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

○ جن لوگوں نے گئو سالہ پرستی کی ان پر بلاشبہ اللہ تعالےٰ کا غضب نازل ہوگا اور وہ دنیاوی زندگی میں رسوائی سے بچ نہیں سکیں گے۔ اور افترا پردازوں کو قدرت اسی طرح سزا دیتی ہے۔ اور وہ لوگ جو عملِ سُوء کے بعد توبہ تائب ہو جاتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں اپنے غفران و رحمت کی پناہ میں لے لیتا ہے۔

○ جب حضرت موسیٰؑ کا غصّہ فرو ہوا تو اس نے تختیاں اٹھا لیں تختیوں میں اللہ تعالےٰ کے رہبان کے لئے ہدایت و رحمت کی بشارتیں تھیں۔ حضرت موسیٰؑ نے ان ستّر آدمیوں کا انتخاب کیا جن کا اصرار تھا کہ وہ اللہ تعالےٰ کو بچشم خود دیکھ کر ایمان لائیں گے۔ ان کی سرکشی پر وہ مبتلائے عذاب ہوئے، ایک شدید زلزلے نے انہیں ہلاک کر دیا۔ ان کی نادانیوں پر حضرت موسیٰؑ نے بارگاہِ ربّ العزت میں عفو چاہی کہ اے پروردگار عالم تو ہی ہمارا مددگار ہے پس اپنی بے نہایت رحمت و غفران سے ہمیں محروم نہ کر، ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی، ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں، ارشاد ہوا میری مشیت جس پر چاہے عذاب نازل کرے اور میری رحمت ہر شے پر محیط ہے۔ اس لئے میں مومنوں، زکواۃ گزاروں، اور متقیوں کو اپنے دامنِ رحمت میں شامل کر لوں گا۔

○ جو لوگ رسولؐ نبیُ الاُمّی کے پیرو ہیں جس کے بارے میں اہلِ کتاب نے تورات اور انجیل میں

بشارات پائی ہیں۔ یہ عظیم المرتبت رسول انہیں معروفاتِ حیات کا علم دیتا ہے اور منکرات سے روکتا ہے۔ طیبات اُن پر حلال کرتا ہے اور خبائث ان پر حرام کرتا ہے۔ ان لوگوں کی روحیں شرک و توہمات کے بوجھ تلے دبی ہوئی تھیں اور یہ لوگ رذائلِ اخلاق کی کافرانہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ وہ انہیں اس بوجھ اور قید سے نجات دیتا ہے۔ پس فلاح یافتہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے ایمان لاکر اس کے آورشوں کو قوّت دی اس کی عملاً مدد کی اور لافانی سچائیوں کی پاکیزہ روشنی کی تابناکیوں کو جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا، اپنے دلوں اور دماغوں میں اُتار لیا۔ (پیشین گوئی یوحنا (ب ۲۴: ۱۵-۱۷) پیشین گوئی اشتنا (ب ۲۳: ۲))

○ کہہ دیجئے، اے بنی نوعِ انسان میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا مرسل ہوں، جس کی حاکمیت و حکومت آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں پر مسلط ہے۔ اس خدائے عزّ و جل کے سوا کوئی معبود نہیں، زندگی کی بہار آفرینیاں بھی اسی کے حیطۂ اختیار میں ہیں اور موت کی خزاں گزیدگیاں طاری کرنے پر قدرت بھی اس کو حاصل ہے۔ پس اس خلاقِ لایزال اور اس کے رسولؐ نبی اُمّی پر جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے کلمات پر ایمان لایا ہے، اپنے ایمانیات کی بنیاد رکھو۔ اس کی اتّباع کرو، ہدایت اسی میں ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور حق کی بنیاد پر ہی عدل کرتے ہیں۔ ہم نے بنی اسرائیل کو الگ الگ قبیلوں میں تقسیم کر دیا اور اُن کے بارہ گروہ بنا دیئے۔ پھر طلبِ آب پر حضرت موسیٰؑ پر ہم نے وحی کی کہ اپنا عصا پتھر پہ مارو، پتھر میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے ہر گروہ اپنے اپنے گھاٹ پر پہنچ گیا۔ ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کر دیا اور ہم نے اُن پر منّ و سلویٰ بھی نازل کیا اور کہا کہ پاکیزہ مرزوقات سے تمتّع اندوزی کرو، وہ خرابی میں پڑ گئے۔ انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا اپنا ہی نقصان کرتے رہے تھے۔ پھر وہی واقعہ دہرایا گیا کہ شہر ریحا میں سکونت اختیار کرو، وہاں کے رزق سے فائدہ اٹھاؤ، اور حطّہ (گناہ معاف کر دے) کہو۔ انہوں نے ازراہِ تضحیک حنطہ (گندم) کہا اور آسمانی عذاب کے مستوجب ہوئے۔ اسی طرح یوم سبت کا احترام نہ کرنے والوں (اہلِ ایلہ) کی سزا کا ذکر ہے جو حیلہ سازی کر کے ہفتے کے روز سمندر کا پانی کاٹ کر حوضوں میں بھر لیتے تھے، ان میں مچھلیاں کثرت سے آجاتی تھیں اور وہ اتوار کو اس کا شکار کر لیتے!

○ ان (قومِ موسیٰؑ) کے ایک گروہ نے ناصحین سے کہا کہ جو لوگ غضبِ الٰہی سے ہلاک ہونے والے ہیں اور انہیں عذابِ شدید میں مبتلا ہونا ہے تم انہیں نصیحت کیوں کرتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور معذرت خواہی کے لئے اور اس لئے کہ شاید وہ راہِ تقویٰ اختیار کر لیں۔

ارشاد ہوا کہ ان فراموشگارانِ نصیحت کا ہم نے برائی پہ مواخذہ کیا اور ظالموں کو نافرمانی کے سبب شدید عذاب میں مبتلا کر دیا اور برائی سے منع کرنے والوں کو اس عذاب سے بچا لیا۔

جب ظالموں نے سرکشی کی اور اعمال بد سے روکنے کے باوصف نہ رکے تو ہم نے انہیں بندروں کی طرح نقّال اور ذلیل بنا کر رسوا کر دیا۔

○ یاد کیجئے جب تیرے پالنہار نے کہا کہ وہ یہود پر قیامت تک ایسے جبّار مسلّط کرتا رہے گا جو انہیں مبتلائے عذاب رکھیں گے۔ بے شک اللہ تعالےٰ بدی کی جلد سزا دیتا ہے اور صاحبِ غفران و رحمت بھی ہے۔

○ اور بنی اسرائیل کو ہم نے مختلف گروہوں میں ملک میں الگ الگ کر دیا، بعض تو نیکوکار تھے اور بعض نہیں، ہم نے انہیں آسودگی و ناآسودگی میں آزمایا تاکہ وہ ہماری جناب میں توبہ کریں۔

○ ان کے ناخلف جانشین وارثِ کتاب تعلیماتِ حقّانی کے عوض مادی سامانِ زندگی لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا۔ اور سامان ملے وہ بھی لے لیتے ہیں، ان سے کتاب الٰہی میں عہد لیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے صرف حق ہی منسوب کریں گے اور انہوں نے کتاب کا باقاعدہ درس بھی لیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا گھر متقیوں کا بہترین مستقر ہے۔ اُن کی عقل کو کیا ہوا؟ ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جنہوں نے تمسّک بالکتاب کیا ہے اور اقامتِ صلواۃ میں ساعی ہیں، بلاشبہ ہم ایسے مصلحین کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

○ وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے پہاڑ کو ان پہ ہلایا، ایسا لگتا تھا کہ وہ اُن پہ جلد گرنے والا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے قومِ موسیٰؑ اس کتاب الٰہی کے احکام پوری قوّت سے نافذ کرو۔ اس میں شامل تعلیمات لوگوں کو یاد دلاؤ، تاکہ متّقی بن جاؤ۔

○ وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالےٰ کے حکم سے اصلابِ بنی آدمؑ سے ہونے والی اولاد در اولاد کی روحوں کو جمع کر کے ان سے شہادت لی گئی، کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب روحوں نے اجتماعی طور اثبات میں جواب دیا۔ اور کہا کہ ہم بصمیم قلب تیری ربوبیتِ کبریٰ کی شہادت دیتے ہیں۔ یہ اقرار اُن سے اس لئے لیا گیا تاکہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمیں تو وعدۂ الست کی خبر ہی نہیں۔ یا یہ کہو کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے آباء و اجداد نے کیا تھا۔ ہم تو اُن کی بعد کی اولاد ہیں، کیا اے اللہ تو ہمیں اس لئے ہلاک کرتا ہے کہ ان ظالموں سے جرائم کیوں سرزد ہوئے ہیں۔ ہم وضاحت سے احکام بیان کرتے ہیں تاکہ اِن حقائق کی طرف رجوع کریں۔

○ ارشاد ہوا پڑھ سنائیے وہ واقعہ جب ہم نے اس شخص (یہاں بلعم بن باعورا یہودی مراد ہے جس نے حضرت موسیٰؑ کی حمایت کی مگر اپنی عورت کے بہکانے سے مخالفت پہ کمر باندھ لی) کو آیاتِ ہدایت دکھائیں وہ انہیں پسِ پشت ڈال کر شیطان کا پیروکار بن گیا اور گمراہ ہو گیا۔ اگر ہماری مشیت ہوتی تو اس کے درجات بلند کر دیئے جاتے لیکن وہ اپنی بدبختی سے پستی میں اتر گیا اور خواہشاتِ نفسانی کا شکار ہو گیا۔ اس کی مثال تو اس کتے کی سی ہے اگر تو اس پر مشقت ڈالے تو بھی زبان لٹکائے اور معطل گزار ہو تو بھی لٹکائے۔ یہ مثال آیاتِ الٰہی کو جھٹلانے والے لوگوں کی ہے، انہیں یہ واقعات کہہ سنائیے تاکہ انہیں دعوتِ فکر ہو۔ آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

○ ہدایت وہ پاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ اور جسے وہ گمراہی کے قعرِ مذلت میں چھوڑ دے تو وہ لازماً نقصان اٹھانے والا ہے۔

ہم نے دوزخ کا ایندھن مہیا کرنے کے لئے نافرمانیٔ حق کے نتیجے میں جنوں اور انسانوں کی ایک کثیر تعداد مہیا کر دی ہے۔ اُن کے پاس قلوب ہیں لیکن تفقہ فی الدین کے شعور سے عاری، اُن کے پاس آنکھیں ہیں لیکن انوارِ الٰہی کی ضوفشانیوں کی بصیرت سے بے بصر ہیں۔ اُن کے پاس کان ہیں لیکن آیاتِ الٰہی کی سرور آگین سماعت سے محروم، یہ لوگ تو چوپائے ہیں بلکہ گمراہی میں اُن سے گئے گزرے یہ تو دین سے بالکل ہی غافل ہیں۔

○ عالمِ علم و دانش میں جتنے بھی اسماءُ الحسنیٰ ہیں، وہ سب کے سب اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ و عز برہانہٗ کے لئے مختص ہیں۔ جب بھی پکارو، اس خدائے ذوالجلال کو انہی ناموں سے پکارو، جو لوگ اس کے اسماء میں (مثلاً کفارِ عرب یا ابو المکارم کہتے ترسایاں ابو المسیح اور فلاسفہ علت اولیٰ) کجروی اختیار ۱۸۰۔ کرتے ہیں انہیں ترک کر دیجئے انہیں اس ذہنی غلط فکری کی ضرور سزا ملے گی

○ ہماری مخلوقات میں ایک گروہ ایسے انسانوں کا بھی ہے جو حق کی طرف رہبری کرتے ہیں اور فیصلے بھی مبنی بر حق کرتے ہیں۔ آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والوں کو ہم بتدریج عذاب کی گرفت میں یوں لیں گے کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ ہم انہیں مہلت دیتے ہیں، ہماری تدبیر تدبیرِ محکم ہے۔

○ یہ سوچتے ہیں کہ اُن کے ساتھی (سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کسی جنون میں مبتلا ہیں۔ یہ تو واضح طور پہ تمہیں اعمالِ بد کے عواقب سے ڈرانے والا رسول ہے۔ کیا ان محروم الایمان انسانوں نے آسمانوں اور زمین کی حاکمیت اعلیٰ اور تخلیقاتِ باری تعالیٰ کما ینبغی پہ غور نہیں کیا ؟ اور شاید یہ بات ہو کہ اُن کی اجل قریب آگئی ہو۔ قرآنِ مجید کی ان آیاتِ بینات کے بغیر اُن کا سرمایۂ ایمانیات کیا

ہوگا؟ اللہ تعالےٰ جس بدقسمت انسان کو اس کی کجروی کے باعث گمراہ قرار دے اس کے لئے ہدایت کہاں؟ وہ اسے طغیان و سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے۔

○ اے رسولؐ! لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کب برپا ہوگی؟ کہہ دیجئے کہ اس کا علم میرے پروردگار کو ہے۔ قیامت کو وہی قادرِ مطلق اپنے وقت پر ظاہر و برپا کرے گا۔ آسمانوں اور زمین کا یہ بہت ہی گراں حادثہ تم پر یکایک اور ناگہاں آئے گا۔ یہ لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا تو کاوش کنندۂ قیامت ہے (جستجو میں ہے کہ قیامت کب آئے؟) کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ تعالےٰ کی ذات عالم الغیب کو ہے۔ لیکن اکثر لوگ بے خبر ہیں۔

○ کہہ دیجئے، میں اپنی جان کے نہ نفع پر قادر ہوں نہ ضرر پر، یہ تو اللہ تعالےٰ کی مشیت پر ہے۔ اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو بھلائیاں ہی بھلائیاں حاصل کر لیتا۔ اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اہلِ ایمان کو برے اعمال کے عواقب سے ڈرانے والا (نذیر) اور اچھے اعمال پر انہیں رضاء الٰہی کی خوشخبری دینے والا (بشیر) بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

○ وہی خالقِ کائنات ہے جس نے تمہیں ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا پھر اس کا جوڑا بنایا، تاکہ وہ اس سے آرام پائے، پس جب مرد نے مجامعت کی، عورت کو حملِ خفیف ہو گیا، پہلے تو وہ اس کے باوجود چل پھر سکی، پھر بوجھل ہوگئی پھر دونوں نے ربِّ کائنات کے حضور دعا کی، کہ اے صاحبِ خلق والامر، اگر تو نے ہمیں فرزند صالح عطا فرمایا، تو ہم لازماً تیرے شکرگزاروں میں سے ہوں گے۔ پھر جب ان دونوں کو اللہ تعالےٰ نے فرزند صالح عطا فرما دیا تو انہوں نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ شرک سے بہت بلند ہے۔ کیا وہ شریک ٹھہراتے ہیں (ان بتوں کو اللہ کا) جو ایک معمولی سی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے وہ تو خود مخلوق ہیں۔

○ ان میں نہ تو انہیں نصرت بہم پہنچانے کی استطاعت ہے اور نہ ہی خود اپنی مدد کرنے کی توفیق ہے۔ اگر انہیں راہ ہدایت کی طرف دعوت دو تو وہ تمہاری بات نہیں مانیں گے۔ انہیں دعوت دینا یا نہ دینا یکساں ہے، اے اہلِ شرک تم اللہ تعالےٰ کے سوا جن کو مدد کے لئے پکارتے ہو وہ تو تمہاری طرح بندے ہیں، اگر صداقت شعار ہو تو بلاؤ تم انہیں، اور وہ تمہیں جواب دیں۔ (مدد کو پہنچیں)۔

○ ان معبودانِ باطل کی بے بسی دیکھو، کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے یہ چلتے ہیں؟ کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہیں؟ کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں؟ کیا ان کے کان ہیں جن سے

یہ سنتے ہیں ؟ کہہ دیجئے ، اپنے ان بے بس خداؤں کو بلالو ، اور اپنے داؤ چلاؤ بے شک مجھے مہلت نہ دو۔

○ میرا حامی و مددگار تو وہ اللہ تعالٰے ہے جس نے قرآن مجید جیسی مہتم بالشان کتاب نازل فرمائی ، اور وہی نیکوکاروں کا کارسازِ مطلق ہے۔ تم جن معبودانِ باطل کو اس کی بجائے مدد کے لئے پکارتے ہو ، انہیں نہ تو تمہاری مدد کی استطاعت ہے نہ اپنی مدد کی توفیق ۔ وہ تو راہِ ہدایت کی دعوت ہی نہیں سن پاتے ، بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں ، نہیں یہ بے بصر ہیں ۔ ان کی سخت اور تکلیف دہ باتوں پر درگزر سے کام لیجئے ۔ اور یہ جاہل ہیں ان سے کنارہ کش رہیئے۔

○ اگر ان کی مفسدانہ شیطنت کی وجہ سے تمہارے دل میں اکساہٹ پیدا ہو تو اللہ تعالٰے کا دامنِ پناہ تلاش کیجئے وہ سمیع بھی ہے اور علیم بھی۔ ۲۰۰

متقی لوگ جب کسی وسوسہ شیطانی میں گھر جاتے ہیں تو ذکر الٰہی میں محو ہو جاتے ہیں اور انہیں قلب و ذہن کی بینائی تفویض کر دی جاتی ہے ان کے بھائی بند انہیں گمراہیوں میں اتارنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے ۔

○ جب تم پہ نزولِ وحی نہیں ہوتا تو کہتے ہیں کہ تو خود کیوں نہیں وحی بنا لاتا ۔ انہیں کہہ دیجئے کہ میں تو الہاماتِ الٰہی کا پابند ہوں ۔ اور اپنے ربّ کا حکم بردار ہوں ۔ یہ فہم و دانشِ برہانی کی بصیرتیں ہیں جو صاحب ایمان قوم کے لئے سرمایۂ ہدایت اور گنجینۂ رحمت ہیں ۔ جب قرآن مجید کی آیات تم پہ پڑھی جائیں (تلاوتِ آیات ہو) تو پوری توجہ و انہماک سے سنو ، اور ازراہِ ادب خاموش رہو تاکہ عنداللہ رحمت کے مستحق بنو ، اور یادِ الٰہی میں بصمیم قلب زاری تمسگاری و کلام نیست سے سحر و شام مصروف رہو ۔ اور اس میں غفلت ہرگز نہ ہو ۔

ذکر و عبادت میں مصروف جو گروہ اللہ تعالٰے کے پاس ہے وہ اس صاحبِ ذوالجلالِ والاکرام کے حضور جبہہ سائی میں ہمہ وقت مشاغل ہے

الانفال ۸

الانفال مالِ غنیمت کو کہتے ہیں اس سورت میں غزوہ بدر اور مالِ غنیمت کا ذکر ہوا اسی مناسبت سے یہ سورت اس نام سے موسوم ہوئی ۔ الانفال مدنی سورت ہے ۔ اس کی (۷۵) آیات ہیں اور (۱۰) رکوع۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ، نہایت رحم والا ہے ۔

○ اے رسول تم سے مالِ غنیمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا مصرف کیا ہے؟ کہہ دیجئے مالِ غنیمت اللہ تعالٰے اور اس کے رسول کا حق ہے اور [illegible] عدل و انصاف کے ساتھ

قال الملاء ۹

تقسیم کریں گے۔ تم تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔ معاملاتِ باہمی میں صلح صفائی کی اسپرٹ سے کام کرو، اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

○ اہلِ ایمان کی پہچان تو یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل اس صاحبِ جلال و جبروت کی عظمت کے تصوّر سے لرز اٹھیں، اور جب آیاتِ قرآنی کی تلاوت کی جائے تو اس کی برکت سے ان کے ایمانیات میں زیادہ سے زیادہ خلوص و خودسپردگی پیدا ہو۔ اور ان کا بھروسہ تو صرف اللہ تعالےٰ کی ربوبیتِ کبریٰ پر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نظامِ عبادات اور نظامِ معاشیات (انفاق فی سبیل اللہ) کو ساتھ ساتھ قائم کرتے ہیں۔

○ دراصل سچے مومن تو یہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں ان کے درجات اونچے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و غفران اور باعزت رزق کا سامان ان کا مقدّر ہے۔

○ (حضورؐ کا مدینہ طیبہ سے قریش کے خلاف غزوۂ بدر میں نکل آنا، صحیح عمل تھا، باوجودیکہ بعض لوگوں کو پسند نہ تھا) ارشاد ہوا وہ صورتِ حالات دیکھو جس میں تمہارے ربّ نے تمہیں صحیح اقدام کرنے کے لئے گھر سے نکالا، اور مومنوں کے ایک گروہ کو یہ بات پسند نہ تھی۔ حق بہ ملاظاہر موجود ہونے کے باوصف وہ تم سے بحث کرتے تھے گویا انہیں کفّار کا سامنا کرنا اتنا مشکل دکھائی دے رہا تھا کہ گویا وہ موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں۔

○ کافروں کے دو گروہ تھے ایک کا سالار ابوجہل تھا اور دوسرے کا ابوسفیان، ابوسفیان کا گروہ کمزور تھا اور لوگوں کا خیال تھا کہ اس سے نبٹا جائے۔ اللہ تعالےٰ کی مشیّت یہ تھی کہ وہ حق کو ثابت کر دے اور باطل کی جڑ کٹ جائے۔ اور احقاقِ حق ہو جائے اور ابطالِ باطل۔ خواہ یہ امر مجرمینِ کفر کو ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔

○ پھر ارشاد ہوا کہ جب مسلمان اپنے ربّ تعالےٰ کے حضور امداد کے لئے استغاثہ کر رہے تھے ان کی دعا قبول ہوئی اور یکے بعد دیگرے ایک ہزار فرشتوں سے مسلمانوں کو مدد ملی۔ اس مدد سے مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں کو فتح کی خوشخبری سے طمانیتِ قلبی حاصل ہو۔ وہ ذات بڑی زبردست اور صاحبِ حکمت ہے۔

○ غزوۂ بدر کا واقعہ ذکر ہوا کہ عالمِ اضطراب میں مسلمانوں پر امن و طمانیت کی اونگھ طاری کر دی گئی۔ رفعِ عطش اور تمہارے اجسام کو شیطانی آلائشوں سے پاک صاف کرنے کے لئے تم پر بارش برسائی ہوا تاکہ تمہارے دل قوی ہو جائیں اور تمہارے پاؤں [illegible]

ملائکہ کو حکم دے رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم مسلمانوں کے ثابت قدمی پر دل بڑھاؤ، میں کافروں کے دلوں میں ان کی ہیبت بٹھا دوں گا۔ ان امن دشمنوں اور فتنہ سامانوں کی گردنیں مار دو، اور ان کے جسم کا پور پور کاٹ دو۔ یہ سزا اس لئے ہے کہ ان بدبختوں نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولِ برحق کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے اللہ تعالےٰ سخت کنندۂ عذاب ہے۔

○ اس عذاب کی سختی جھیلو اور اس انتباہ سے آگاہ رہو کہ کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

○ اے اہلِ ایمان اگر تمہارا میدان جنگ میں کافروں سے مقابلہ ہو تو پیٹھ دکھا کر بھاگو نہیں البتہ کسی جنگی چال سے یا دستۂ فوج کے دوسرے کی جگہ لینے کی صورت اس سے مستثنیٰ ہے۔ میدان میں پیٹھ دکھانے والے بھگوڑے اللہ تعالےٰ کے غضب کے سزاوار ہیں اور اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

○ اے رسولؐ، غزوۂ بدر میں کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا تھا۔ انہیں اللہ تعالےٰ نے قتل کیا تھا اور کفّار پر مشتِ خاک تم نے نہیں پھینکی تھی، بلکہ اللہ تعالےٰ نے پھینکی تھی۔ تاکہ وہ مسلمانوں کو ابتلائے حسنہ میں آزمائے۔ بلا شبہ وہ ذاتِ معلّیٰ سمیع بھی ہے اور علیم بھی۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اس طرح کافروں کی تدبیر بیکار کرنی تھی۔

○ کافروں سے خطاب ہے کہ اگر تصفیہ مقصد تھا تو وہ تو ہو چکا (تم شکست کھا گئے) اگر تم اپنی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے باز آ جاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے بصورت دیگر جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ تمہاری دھڑہ بندی خواہ کتنی ہی کثیر کیوں نہ ہو، تمہارے کچھ کام نہیں آئے گی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی اعانت اہلِ ایمان کے ساتھ ہے۔

اے اہلِ ایمان اللہ تعالےٰ کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو، اور سُنو! ان کے احکام ۲۰ سے سرتابی نہ کرو اور نہ اُن فہم و فراست سے عاری انسانوں کی طرح بن جاؤ جو سنتے ہیں مگر نہیں سنتے۔

○ خالقِ سمٰوات والارض کے نزدیک جنبندگانِ زمین (دوّاب وحیوانات) میں بدترین مخلوق وہ ہے جو سماعت کے باوجود آیاتِ الٰہی کی سماعت سے بہری ہے، جو طلاقتِ لسانی کے باوجود اعلائے کلمۃ الحق سے گونگی ہے۔ یہ وہ مخلوق ہے جو عقلِ برہانی کی روشنی سے محروم ہے یہ لوگ اپنی

بداعمالیوں کے سبب سے استعدادِ سماعتِ کلمۂ حق سے بے نصیب ہیں، انہیں یہ صلاحیت عطا بھی کر دی جاتی تو بھی وہ اس سے بے اعتنائی برتتے۔

○ اے ایمان والو جب اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ اور اس کے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اعلائے کلمۃ الحق کی دعوت دیں تو اسے بطیبِ خاطر قبول کرو، اسی دعوتِ تبلیغ دین میں تمہاری ذات کا احیاؤ ابقا اور استحکام ہے اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ ایک انسان اور اس کے دل کے مابین حائل ہو جاتا ہے اس کے لئے مقارباتِ روحانی کے مقاماتِ بلند آسان ہو جاتے ہیں۔ اور جان لو کہ تم سب کو اُسی کی بارگاہ جلالت میں محشور ہونا ہے۔

○ ارشاد ہوا اس فتنے سے بچو جو صرف انہی لوگوں کو اپنی لپیٹ میں نہیں لے گا جنہوں نے خاص طور پہ تم پر ظلم کیا ہے بلکہ اس کی زد میں سب ہیں، اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔ اس وقت کو بھی فراموش نہ کرو جب تم اپنے وطن میں قلیل اور بے وقعت تھے، تمہیں ہر گام اندیشہ تھا کہ کفار تمہیں اُچک نہ لیجائیں، اس صاحبِ غفران و رحمت نے تمہیں اپنے دامن میں پناہ دی، اور مدینہ منورہ میں تمہیں فتح و نصرت سے ہمکنار کیا، تمہیں طیب مرزوقاتِ حیات عطا ہوئیں، تاکہ تم شکرانِ نعمت کرو۔

○ اے ایمان والو خفیہ طور پہ عہد شکنی کر کے اللہ تعالےٰ اور رسولِ کریم کے حقوق کی مخالفت نہ کرو۔ اور نہ جان بوجھ کر اپنی امانتوں میں خیانت کرو، جان رکھو کہ تمہارا محنتِ شاقہ سے کمایا ہوا مال اور تمہاری ثمرۂ حیاتِ فانی اولاد تمہارے لئے آزمائش ہے۔ ہاں اس بڑی آزمائش میں کامیابی سے پورا اترنے کا اجر بھی بہت بڑا ہے۔

○ اے اہلِ ایمان! اگر تقوےٰ کی راہ اختیار کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمہیں دنیا و آخرت میں فرقان اور حق و باطل کی میزان بنا دے گا، تمہاری بُرائیاں دور کر دے گا، تم پہ اپنی رحمت و غفران کا سایہ کر دے گا۔ اللہ تعالےٰ تو صاحبِ فضلِ عظیم ہے۔ اے رسولؐ وہ وقت بھی یاد کیجئے کہ مکّہ کے دار الندوہ میں کفّارِ قریش خفیہ تدبیر کر رہے تھے کہ تمہیں اسیر بنا لیں، یا تمہیں مروا دیں یا تمہیں ملک بدر کر دیں۔ وہ اپنی خفیہ تدبیروں میں مصروف تھے اور اللہ تعالےٰ اپنی تدبیر و مشیت میں، بالآخر ان کی تدبیریں باطل ہوئیں، بھلا اللہ تعالےٰ سے بہتر کون تدبیر کرنے والا ہے۔

○ اور جب ان کافروں کے سامنے آیاتِ قرآنی پڑھی جاتی ہیں تو (نضر بن الحارث کے قول کے حوالے سے ارشاد ہوا) کہتے ہیں، اگر ہم چاہیں تو ایسا کلام ہم بھی کہہ سکتے ہیں یہ تو پیش رفتگان کے

افسانے ہیں۔ اور اے رسولؐ وہ وقت بھی یاد کرو جب یہ کافر کہتے تھے کہ اے اللہ اسلام تیری طرف سے لایا ہوا دین ہے اور ہم اسے نہیں مانتے تو ہمیں اس کی پاداش میں آسمان سے سنگباری کی سزا دے یا دردناک عذاب میں مبتلا کر دے۔

○ رسولِ پاکؐ کی شانِ رحمت اللعالمین کا ان آیات میں بھرپور اظہار ہوا ہے ارشاد ہوا اے رسولِ رحمتؐ، ایسا نہیں تھا (ممکن ہی نہ تھا) کہ اللہ تعالےٰ تیرے وجودِ ذی جود کی موجودگی میں ان نافرمانوں پہ عذابِ جہنم کے دروازے کھول دیتا، اور نہ ہی یہ مستوجب عذاب تھے، جب کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ سے رحمت و غفران کی استدعا کی۔

○ اور کیا سبب ہے کہ اللہ تعالےٰ ان مسجد الحرام سے روکنے والوں کو سزا نہ دے اور انہیں اس کی تولیت کا حق بھی حاصل نہیں ہے۔ ان میں سے اکثروں کو علم نہیں ہے، مسجد الحرام کے متولی تو صاحبِ تقویٰ لوگ ہی ہو سکتے ہیں۔ ان کو تو آدابِ بیت اللہ کا بھی شعور نہیں، ان کی نماز عند البیت تو محض سیٹیاں بجانا اور تالیاں پیٹنا ہے اس کفرِ صریح کی سزا بھگتو۔

○ کافر اللہ کی راہ سے روکنے کے لئے سرمایہ خرچ کرتے ہیں، یہ عمل بالآخر ان کی پشیمانی کا باعث ہوگا یہ مغلوب اور محشور الی جہنم ہوں گے تاکہ اللہ تعالےٰ ناپاک کو پاک سے متمیز کر دے اور پھر اُن نقصان اٹھانے والوں کے لئے، مالِ حرام جمع ہوتا جائے، ڈھیر لگ جائے، اور پھر اسے آتشِ دوزخ کے حوالے کر دیا جائے۔ کافروں سے اے رسول کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنی نافرمانیوں سے باز آ جاؤ تو تمہارے خطایائے ماسبق معاف کر دیئے جائیں گے۔ اپنی نافرمانی کے کاموں سے باز نہ آنے کی صورت میں تو وہی سنّتِ اولین ہی دہرائی جائے گی۔

○ اے رسولؐ جہاد میں مسلسل مصروفِ عمل رہو تا اینکہ فتنہ مٹ جائے کفّار کی جڑ کٹ جائے اور دینِ اسلام پوری کائناتِ سماوی و ارضی پہ چھا جائے پس اگر وہ اپنی بداعمالیوں سے باز آ جائیں تو اللہ تعالےٰ کی اِن کے اعمال پہ پوری پوری نظر ہے۔ اور پھر تاریخ عروج و زوالِ امم پہ بصیرت گواہی دیتی ہے کہ اگر کوئی قوم سرتابیٔ احکام الٰہی کا ارتکاب کرے تو اچھی طرح جان لو کہ اہلِ ایمان کا معاون اور حمایت کنندہ و مددگار تو اللہ تعالےٰ ہے۔ اللہ تعالےٰ تمہارا حمایت کنندہ، کیا اچھا حامی اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

پ ۱۰

۴۱۔ ○ ارشاد ہوا کہ یہ بات جان لو کہ مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ تعالےٰ کے لئے رسولِ کریمؐ کے لئے، قرابت داروں کے لئے، اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے مخصوص

ہے۔ اگر تم مومن ہو۔ اور تنزیلاتِ ربانی پر جو ہم نے اپنے بندے پر حق و باطل کے فیصلے کے دن جب دو لشکر آمنے سامنے تھے نازل کی ہیں، ایمان لائے ہو، اور اللہ تعالےٰ کی قدرتِ کاملہ تو تمام اشیائے تخلیق پر محیط ہے۔

○ اور اے رسولؐ یاد کیجئے جب تم بدر کی وادی کے ورلے کنارے پر تھے (اس کنارے پر تھے جو مدینہ کی طرف ہے) اور کفار پرلے کنارے پر تھے۔ (اس کنارے پر تھے جو مکہ کی طرف ہے) اور قافلہ (ابوسفیان کا قافلہ) تم سے نیچے (تین میل بجانب سمندر) تھا۔ باہمی وعدہ ہوتا تو نباہنا ممکن نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا امر اٹل تھا، (جو غلبہ اسلام پر منتج ہوا) تاکہ اس سمیع و علیم کی مشیت پوری ہو اور یہ غزوہ کفر و اسلام کے مابین موت و حیات پر دلیل بنے۔

○ دلوں کے بھیدوں جاننے والے اللہ تعالےٰ نے تمہیں باہمی کم ہمتی کی باتیں کرنے اور تنازعہ میں پڑنے سے محفوظ کر لیا۔ جس میں تم الجھ سکتے تھے اگر خواب میں تمہیں اللہ تعالےٰ کافروں کی تعداد قلیل کی بجائے کثیر دکھاتے۔

○ تمام امور اللہ تعالےٰ ہی طرف بازگشت کرتے ہیں چنانچہ ان کی نظر میں قلیل اور انہیں تمہاری نظر میں قلیل دکھانے سے مشیتِ الٰہی یہ تھی کہ جو اللہ تعالےٰ کو منظور ہے وہ ہو کر رہے۔

○ اے اہلِ ایمان جب تمہارا کسی گروہ سے محاربہ ہو تو ڈٹ کر مقابلہ کرو اللہ تعالےٰ کو کثرت سے یاد کرو یہی تمہارے لئے فلاح کی راہ ہے۔

اے اہلِ ایمان اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو آپس میں نزاع کو کبھی طول نہ دو، اس سے تمہارے حوصلے پست ہو جائیں گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ صبر و ثبات کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو بے شک اللہ تعالےٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

○ ان بر خود غلط کافروں کا شیوہ اختیار نہ کرنا، جو اپنے گھروں سے بڑے طمطراق سے شیخیاں بگھارتے نکلے تھے اور مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ کے راستے سے روکتے تھے۔ ان کی شیخی کرکری ہو گئی اور اللہ تعالےٰ کی مشیت ان کے تمام افعال کا پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے۔

○ جب شیطان نے اس شخص کے دعاوی (یہاں بنی کنانہ کے سربراہ سراقہ بن مالک مدلجی کی شیخی خوری مراد ہے جس کا دعویٰ تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں ہم مسلمانوں کو دندان شکن شکست دیں گے) کو ان کے لئے پُر فریب بنا کر دکھایا۔ کہنے لگا ان لوگوں میں سے تم پر کوئی غلبہ حاصل نہیں کر سکتا میں تمہارا مددگار ہوں، جب مسلمانوں اور کافروں کے لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو اُلٹے پاؤں [illegible]

تو اس پر مسلمانوں کی دہشت ایسی طاری ہوئی کہ اس کے پاؤں متزلزل ہو گئے وہ کہنے لگا، اے کافرو میں تم سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ میری آنکھیں حقائق آشنا ہو گئی ہیں جس سے تم بے بصر ہو میں تو اس شدید العقاب اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہوں۔

○ جب منافق لوگ اور جن کے دلوں میں کفر و طغیان کی بیماری تھی۔ یہ کہہ رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے اعلیٰ دینی شعور نے مغرور کر دیا ہے یہ ان کی خام خیالی تھی سچ تو یہ ہے کہ جس شخص کا بھروسہ اس زبردست صاحبِ حکمت خدائے ذوالجلال ذی متعال پر ہے وہ بتوں کی پرستش میں گرفتار پست خیال کافروں سے بلند تر ہے۔

○ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے، ہاں وہ اپنی خود کردہ گناہوں کی سزا بھگتتے ہیں، اے کاش تم دیکھو کہ جب فرشتے ان کافروں کی روح قبض کرتے ہیں، ان کے مونہوں اور پیٹھوں ۵۰۔ پر ضربات لگاتے ہیں ساتھ ساتھ کہتے جاتے ہیں اپنے اعمالِ زشت کی سزا میں جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔

○ ان کافروں نے بھی وہی شعارِ حیات اختیار کیا ہے جو ان سے پہلے فرعون کی قوم نے اختیار کر رکھا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے گناہوں پر اُن کی گرفت کی، بلاشبہ وہ صاحبِ جلال و جبروت بڑا صاحبِ قوت اور سخت عذاب دینے والا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ سنتِ الٰہی یہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کسی قوم سے وہ نعمت جو اس نے عطا کی ہے نہیں چھینتا تا اینکہ وہ لوگ اپنی ایمانیات کو کفر کی گمراہی سے تبدیل نہ کر دیں۔ اللہ تعالےٰ تو سمیع ہے اور علیم بھی۔ فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا بھی یہی طرزِ حیات تھا وہ اللہ تعالےٰ کی آیاتِ بیّنات سے انکار کرتے تھے ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی سزا کے طور پر ہلاک کر دیا۔ اور قومِ فرعون کو غرقاب کر دیا۔ اور وہ بلا استثنائے احدے سب کے سب ظالم تھے۔

○ اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ لوگ بدترین حیوانات ہیں۔ جنہوں نے آیاتِ قرآنی اور حقائقِ برہانی سے انکار کیا اور وہ دولتِ ایمان سے یکسر بے نصیب رہ گئے۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن سے ہم نے معاہدہ کیا اور ان کے دل میں اس کا احترام نہیں ہر بار نقضِ عہد کرتے رہتے ہیں اور انہیں تقویٰ چھو تک نہیں گیا۔ اگر میدانِ جہاد میں ان سے مڈ بھیڑ ہو جائے تو اُن کے اقتدار پر ایسی کاری ضرب لگائیے کہ ان کے بعد آنے والوں کو بھی اس سے درسِ عبرت ملے۔ اگر تمہیں اس قوم کی عہد شکنی سے خوف ہو۔ تو اُن کی طرف عہد نامہ پھینک دیجئے، اللہ تعالےٰ عہد شکنوں

کو پسند نہیں کرتا۔

○ کفار اس خام خیالی میں مبتلا نہ رہیں کہ وہ ہمارے احاطۂ قدرت سے نکل گئے ہیں، اور ہم انہیں قرار واقعی سزا دینے سے عاجز ہیں اور اے مسلمانو! کافروں سے نبرد آزما ہونے کیلئے اپنی پوری صلاحیتوں اور استعدادوں کو کماحقہٗ صیقل کر لو اور سرحدوں پر گھوڑے باندھ رکھو (سرحدوں کی حفاظت کے لئے گھوڑا اس دور کا سمبل تھا، اور آج بھی بعض علاقوں میں ہے۔ عصری مزاجِ عسکریت کے اعتبار سے آج ہوائی جہاز، آرٹلری، ٹینک اور ایٹمی توانائی سے آراستہ میزائل وغیرہ سب آلاتِ حرب اس ذیل آئیں گے) جن سے تم اپنے اور اللہ تعالےٰ کے دشمنوں کو خوفزدہ کرو، اور ان مخالف قوتوں کو بھی جن کا تمہیں ابھی علم نہیں اور اللہ تعالےٰ کو علم ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ میں تم جو بھی خرچ کرتے ہو اس کا تمہیں پورا پورا اجر ملے گا۔ اور تم سے کوئی ناانصافی نہیں ہوگی۔ ۶۰

○ اے رسولؐ اگر کفار صلح کے لئے سلسلہ جنبانی کریں تو تم بھی اس خصوص میں مثبت رویہ اختیار کرو، بھروسے کے لائق تو وہی اللہ جل جلالہٗ ہے جو سمیع بھی ہے اور علیم بھی۔ اے رسولؐ اس سے پریشان نہ ہوں کہ صلح کی پیش کش کے پیچھے کوئی دھوکہ دینے کی کوشش ہے، اللہ تعالےٰ کی محافظت تیرے لئے کافی ہے۔ یہ وہی ذات ہی تو ہے جس نے تجھے اور مومنین کو کافروں پر عظیم فتح دی، تمہارے قلوب میں الفتِ باہمی کی غیر فانی قندیلیں روشن کر دیں۔ اگر تم روئے زمین کے ممکن وسائل معاش بھی ان پر خرچ کر دیتے جب بھی مسلمانوں میں مودت و اخوتِ باہمی کا یہ معیار قائم نہ ہو سکتا تھا یہ اس عزیز و حکیم خدائے ذوالجلال صاحبِ رحمتِ لایزال کا اعجاز ہے کہ ایک ایک مسلمان کے دل میں محبت، اخوت اور مودت کے آبِ حیات کا سرچشمہ پھوٹ پڑا ہے۔

○ اے رسولؐ تمہیں اللہ تعالےٰ کی نصرت اور اطاعت شعار مومنین کا تعاون کافی ہے۔ اے نبیؐ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے، اگر تم میں بیس صابرون (ڈسپلن پسند) مجاہد ہوں گے تو وہ دو سو کافروں پر بھاری ہوں گے۔ اگر تمہارے صابر مجاہد ایک سو ہوں گے تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آئیں گے کیونکہ کافروں میں جہاد کے فلسفے کا اور وحدتِ الٰہ کا تفقہ نہیں ہے تم میں کمزوری کے آثار دیکھ کر اندازے میں تخفیف کر دی گئی ہے کہ اب بھی اللہ کے حکم سے اپنے سے دوگنی تعداد کے کفار پر غلبہ حاصل کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ تم صبر کی قوت سے مالا مال ہو، کیونکہ اللہ تعالےٰ صابروں کی مدد کرتا ہے۔

○ غزوہ بدر میں ستر گرفتار شدہ کفار کے حوالے سے ارشاد ہوا کہ نبیؐ کے شایانِ شان نہ تھا کہ اصحاب (حضرت ابوبکر صدیقؓ) کی رائے کے مطابق تاوان لیکر

کافروں کو چھوڑ دیتا۔ جب اسے جنگ میں فتح حاصل ہو جائے کیونکہ اس سے تو یہ سمجھا جائے گا کہ مقصود حصولِ زر تھا، انہیں قتل کر دیا جانا چاہیئے تھا تاکہ ان کی قوّت ٹوٹے۔ اللہ تعالٰے تو تمہیں مصلحتِ آخرت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے بلاشبہ وہ زبردست حکمت والا ہے۔

○ اگر یہ حکمِ الٰہی پہلے سے نہ ہو چکا ہوتا تو تمہیں عذابِ عظیم کی گرفت ہوتی، اب یہ مالِ غنیمت تمہارے لئے حلال ہے، اسے استعمال کرو، تقویٰ کا دامن ہاتھ سے کبھی نہ چھوڑو اللہ تعالٰے صاحبِ غفران و رحمت ہے۔

○ اے نبیؐ اسیرانِ جنگ جو تمہاری قید میں ہیں۔ انہیں کہہ دیجئے کہ اگر تمہاری نیّت بخیر ہے اور اللہ تعالٰے تمہارے دلوں میں نیکی کی ذراسی رمق بھی پائے گا تو تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے اور وہ صاحبِ غفران و رحمت تمہیں معاف کر دے گا اور اگر تم سے دغا کرنے کا ان کا ارادہ ہے تو وہ پہلے اللہ تعالٰے سے ایسا دغا کر کے اس کا انجام دیکھ چکے ہیں، اللہ تعالٰے نے ان پر تمہیں قابو دلا دیا ہے اور اللہ تعالٰے کی علمی اور حکمتی وسعتیں بے نہایت ہیں۔

○ بلاشبہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا، راہِ خدا میں ہجرت اختیار کی، جہاد فی سبیل اللہ کیا، اور اس میں نہ مال کی پرواکی اور نہ جان کی، اور ان لوگوں نے جنہوں نے انہیں اپنے دامنِ عافیت میں پناہ دی، انہیں ممکنہ مدد دی، یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے، لیکن راہِ ہجرت اختیار نہیں کی، تمہیں ان کی رفاقت سے کچھ کام نہیں، تا اینکہ وہ ہجرت کریں، اور دین کے بارے میں تم سے مدد چاہیں۔ اس صورت میں تم پر ان کی اعانت لازم ہے اِلّا یہ کہ ان کا الجھاؤ کسی ایسی قوم سے ہو جس کے تمہارے ساتھ عہد و پیمان ہیں۔ اللہ تعالٰے تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے کافر ایک دوسرے کی کارسازی کرتے ہیں۔ اگر تم بھی ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دو گے تو فتنوں کو مؤثر طور پر روک نہ سکوگے اور ملک کا امن و امان تہ و بالا ہو جائے گا اور بڑا فساد پھیلے گا۔

○ اہلِ ایمان جنہوں نے مرضاتِ الٰہی کے مطابق ہجرت کی، جہاد فی سبیل اللہ کیا اور وہ اہلِ ایمان جنہوں نے ان مہاجرین کو پناہ دی، اور ان کی مدد کی، درحقیقت یہی لوگ (مہاجرین و انصار) سچے مومن ہیں، ان کے لئے غفرانِ الٰہی ہے۔ اور باعزّت مرزوقاتِ حیات مہیا ہیں بعد میں ایمان لانے والے ہجرت کرنے والے اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کرنے والے وہ بھی تم میں سے ہی ہیں ان میں اور رشتے دار و قرابت دار بھی شامل ہیں جو کتاب اللہ کی رُو سے بعض بعضوں سے زیادہ حقدار ہیں۔ اللہ تعالٰے کا علم ہر شے پر محیط ہے۔

واعلموا ۱۰

سورۃ توبہ ۹ اس سورت میں مسلمانوں کی توبہ کے قبول ہو جانے اور کافروں کے خلاف اعلانِ بیزاری کے سبب اس کا نام سورۂ توبہ یا سورۃ براءۃ ہے۔ اس میں زیادہ تر غزوۂ تبوک کے حالات ہیں سورہ توبہ مدنی ہے اس سورت کی (۱۲۹) آیات اور ۱۶ رکوع ہیں۔

یہ سورۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہیں ہوئی کیونکہ اسکا الگ سورت ہونا زیر بحث رہا ہے۔

۞ اے رسولؐ! مشرکین عرب میں سے جن کے ساتھ تم نے معاہدہ کر رکھا ہے اور وہ بار بار ان معاہدوں کو توڑتے رہتے ہیں، اللہ تعالےٰ اور اس کا رسولؐ ان معاہدوں سے دست برداری اور قطع معاملہ کا اعلان کرتے ہیں۔ (حدیبیہ کا یہ معاہدہ بنی ضمرہ اور بنی کنانہ نے توڑ دیا تھا اور ان ناقضین عہد میں بنی بکر اور قریش بھی شامل تھے) انہیں چار ماہ شوال، ذلقعد، ذی الحجہ اور محرّم میں پرامن طریقے سے مکہ معظمہ میں آنے کی اجازت دی گئی اور یہ انتباہ کیا گیا کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ تم اللہ تعالےٰ کو نقضِ عہد سے عاجز کر سکتے ہو، اللہ تعالےٰ کافروں کو خوار و رسوا کرنے والا ہے۔

۞ حج اکبر کے روز (۱۰ ذی الحجہ ۹ ہجری کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بمقام جمرۃ العقبہ تمام قبائلِ عرب کے سامنے بحکم حضور سرورِ کائناتؐ اعلانِ بیزاری کیا اور کہا کہ کوئی مشرک بیت اللہ میں داخل نہیں ہوگا۔ کوئی شخص ننگے بدن طواف نہیں کرے گا، عہد ان سے پورا ہوگا جو اس کا احترام کرے گا۔ عہد شکنی کسی صورت میں نہیں ہوگی۔)

۞ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے (حج اکبر کے دن) اعلان ہوا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولِ کریمؐ مشرکوں سے بیزار ہیں۔ پس اگر تم توبہ تائب ہو جاؤ تو تمہاری بھلائی اسی میں ہے اور اگر تم روگردانی اختیار کرلو، تو تم اچھی طرح جان لو کہ تم اللہ تعالےٰ کو عاجز نہیں کر سکتے ہو۔ اے نبیؐ کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے، اس میں استثناء ان مشرکوں کا ہے جنہوں نے تمہارے ساتھ عہد کیا تھا، ان کی طرف سے کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی نہ انہوں نے تمہارے خلاف کسی کی اعانت کی تو پھر مقررہ مدت تک ان کے ساتھ معاہدہ پورا کرو اللہ تعالےٰ اہل تقویٰ کو دوست رکھتا ہے جنگ کی حرمت کے مہینے جب گذر جائیں تو مشرکین کے خلاف اعلانِ جہاد کرو، انہیں جہاں پاؤ قتل کردو، انہیں پکڑلو، ان پر گھیرا ڈال دو، ان کی تاک میں ہر گھات میں رہو، ہاں اگر توبہ کرلیں نظام صلوٰۃ و عبادات کا قیام عمل میں لے آئیں، زکوٰۃ کا نظام نافذ کردیں، تو انہیں راستہ دے دو، (ان سے تعارض نہ کرو) اللہ تعالےٰ کی ذات تو بڑی صاحبِ غفران و صاحبِ رحمت ہے۔

۞ اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص پناہ کا طالب ہو تو اسے پناہ دے، دو حتیٰ کہ وہ کلام الٰہی

واعلم، ۱۰-۱

۱۲۹،۹

سن لے، پھر اسے اپنے مامن (امن کی جگہ) میں پہنچا دیجئے - یہ اس لئے کہ اس بے خبر قوم کے پاس علم و آگہی کی دولت نہیں ہے - یہ کیسے ممکن ہے کہ ان مشرکوں کا عند اللہ اور عند الرسول عہد معتبر ہو بجز اس عہد کے جو تم نے ان سے کعبۃ اللہ میں لیا - جب تک وہ تم سے سیدھے (راست رو) رہیں، تم بھی ان سے سیدھے (راست رو) رہو بلاشبہ اللہ تعالےٰ تو اہلِ تقویٰ کو پسند کرتا ہے -

○ تمہارا ان سے معاہدہ اور صلح کیسے رہے دراں حالیکہ وہ اگر تم پر غلبہ حاصل کریں تو نہ تمہاری قرابت و رشتہ داری کا لحاظ کریں گے اور نہ عہد و پیمان کا، صرف چکنی چپڑی باتوں ہی سے تمہیں خوش کرتے ہیں، اُن کے دِل انکار کنندۂ عہد ہیں - اور ان میں نافرمانوں کی اکثریت ہے -

○ یہ تو بہت ہی بُرا کام کر رہے ہیں، آیاتِ الٰہی کو انہوں نے معمولی معمولی دنیاوی فائدوں کے عوض بیچ دیا ہے اور لوگوں کو سیدھے راستے پر چلنے سے روک دیا ہے -

ان کے حد سے بڑھ جانے کا یہ عالم ہے کہ نہ تو مومنوں سے رشتہ داری کا احترام کرتے ہیں ۱۰- اور نہ ہی ان معاہدوں کا لحاظ کرتے ہیں جو باہم طے کئے گئے تھے -

○ پس اگر یہ لوگ تائب ہو جائیں - نظام صلواۃ و عبادات قائم کر لیں، زکواۃ دینے لگ جائیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں - اہلِ علم کے لئے اللہ تعالےٰ نے تفصیل بیان کر دی ہے -

○ اگر یہ لوگ حلف لینے کے بعد نقضِ عہد کریں، اور دینی معاملات میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے پیشواؤں سے جہاد کرو (ابوجہل کا فرد کا سرخیل کہلاتا تھا) ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ جہاد سے اُن کی سرکوبی ہو گی تو ان حرکات سے باز آئیں گے -

○ ارشاد ہوا کہ ان عہد شکن لوگوں سے ضرور جہاد کرنا چاہیئے، انہوں نے رسولؐ کو مکّہ سے نکالنے کی کوشش کی تھی، انہوں نے ہی لڑائی کی ابتداء کی ہے، ان کی مادی قوت سے خوفزدہ نہ ہو جاؤ مومنوں کو تو خشیت الٰہی سے زیادہ اور کوئی خشیت نہیں -

○ ان خدا اور انسانیت کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرو - اللہ تعالےٰ کی مشیّت یہ ہے کہ تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب دے، انہیں رسوا کن شکست دے، تمہیں ان پر فاتح و منصور کرے - اہلِ ایمان کے سینوں کو ٹھنڈا کرے، اور ان کے دلوں کا اندوہ دور کر دے وہ علیم و حلیم خدا جس کی چاہے توبہ قبول کر لیتا ہے -

○ ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے، تم نے یہ کیسے سمجھ لیا ہے کہ تم آزمائش کے بغیر چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ تعالےٰ نے تم میں سے مجاہدوں کو اور اللہ تعالےٰ ،

اس کے رسولؐ اور مومنوں کے سوا کسی کو دوست نہ بنانے والوں کو متمیز نہیں کیا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ یہ مشرکوں کا حق نہیں ہے کہ وہ اپنی کفر کی شہادت کے باوجود اللہ کی مسجدیں آباد کریں ان کے اعمال تو باطل ہو گئے ہیں اور ان کا مقدّر خلود فی النار رہنا ہے۔

اللہ تعالےٰ عزوجل کی مساجد تو وہ صاحبانِ عزم واستقامت آباد کرنے کا حق رکھتے ہیں جن کا ذاتِ باری تعالےٰ اور یوم آخرت پر ایمانِ محکم ہے۔ وہ اصلاح نفس کے لئے نظام صلواۃ وعبادات قائم کرتے ہیں، زکواۃ کو بطورِ نظامِ معیشت برپا کرتے ہیں، ان کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کا خوف جگہ نہیں پاتا، ہدایت یافتہ تو یہی لوگ ہو سکتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ کیا حاجیوں کو پانی پلانے، اور مسجد الحرام کو آباد رکھنے کی کو خدمت کو تم نے ایمان باللہ والیوم الاخر اور جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ٹھہرایا ہے؟ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ کام برابر نہیں ہیں،، اللہ تعالےٰ زیادتی کرنے والوں سے راہ راست کی توفیق چھین لیتا ہے۔

شانِ نزول کے سلسلے میں حضرات محمد بن کعبؓ، طلحہؓ، عباسؓ وعلیؓ کے باہمی مذاکرات کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

○ جو لوگ اہلِ ایمان ہیں، اور جنہوں نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولِ مقبولؐ کے ارشاد کی تعمیل میں گھر بار چھوڑ دیا اور اللہ کے راستے میں مال وجان سے جہاد کیا، ان کے درجات اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت بلند ہیں۔ اور بلاشبہ وہی فائز المرام ہیں، ان کا پالن ہار انہیں اپنی رحمت اور اپنی رضا کی خوشخبری دیتا ہے۔ ان کے لئے جنّات ہیں جن کی نعمتیں دائمی ہیں ان کیلئے اجرِ عظیم ہے۔ ۲۰

○ ارشاد ہوا کہ اے اہلِ ایمان اگر تمہارے آباء اور بھائی ایمان کی بجائے کفر کو پسند کریں تو انہیں خیر خواہ اور دوست نہ بناؤ اور جو تم میں سے انہیں دوست رکھے گا تو وہ ان ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

اے رسول اکرمؐ کہدیجئے اگر تمہارے آبا، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے کنبے، تمہارے اموال جو تم نے محنت سے کمائے ہیں۔ تمہاری تجارت جس کی کساد بازاری کا تمہیں دھڑکا ہے اور تمہارے پسندیدہ مساکن تمہارے لئے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ اس کے رسولِ مقبولؐ اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں تن من دھن سے جہاد سے زیادہ عزیز اور محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو، اللہ تعالےٰ کے عذابِ الیم کا اللہ تبارک وتعالےٰ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دیتا۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ ہم تمہیں بے شمار مواقع پر نصرت دے چکے ہیں، اور خاص کر

غزوہ حنین میں (حنین مکہ معظمہ اور طائف کے مابین ایک وادی ہے جہاں مسلمانوں اور کافروں میں جو بنی ہوازن اور بنی ثقیف پر مشتمل تھے محاربہ ہوا۔ مسلمان بارہ ہزار[۱۲] تھے اور کفار چار ہزار، لیکن کفار تیر اندازی میں مشاق تھے۔ مسلمانوں کو کثرتِ تعداد پر اعتماد تھا لیکن پہلے محاربے میں شکست کھائی۔ حضرتِ عباسؓ کے للکارنے پر مجاہد واپس آئے لڑے اور فتح پائی) جب تمہیں اپنی کثرتِ تعدادِ فوج اچھی لگی لیکن وہ تمہارے کام نہ آئی، زمین اپنی پوری فراخی کے باوصف تم پہ تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر پیچھے لوٹے، پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ اور مومنوں پر اپنی طرف سے طمانیت نازل کی اور تمہاری مدد کے لیئے ایسے لشکر بھیجے جو تم دیکھ نہ پاتے تھے اور کفر وجحود کے پرستاروں کو مبتلائے عذاب کردیا کافروں کی سزا یہی ہے! وہ صاحبِ غفران و رحمت اللہ تعالےٰ جس کو چاہے توبہ کی توفیق دے اور وہ رحمان و رحیم توبہ قبول کر لیتا ہے۔

◎ اے اہلِ ایمان مشرک نجس و ناپاک لوگ ہیں اس سال کے بعد اُن کا مسجد الحرام میں داخلہ ممنوع قرار دیا جاتا ہے اگر تمہیں ان کے نہ آنے سے اندیشہ ہو کہ تجارت میں خسارہ آ جائے گا۔ اور تم مفلس ہو جاؤ گے تو، اگر خدا نے چاہا تو تمہیں اپنے فضل سے جلدی غنی کر دے گا۔ وہ تو صاحب علم و صاحب حکمت ہے۔

◎ ارشاد ہوا کہ اے مسلمانو! ان لوگوں سے جہاد کرو جو اللہ تعالےٰ پر ایمان نہیں رکھتے نہ یوم جزا پر، اللہ تعالےٰ اور رسول کریمؐ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے، اہلِ کتاب میں سے ہونے کے باوجود دینِ حق اختیار نہیں کرتے، ان کے خلاف جہاد اس وقت تک جاری رہے جب تک کہ وہ ذلت آمیز شکست کے بعد، جزیہ ادا کریں۔

◎ یہود کہتے ہیں کہ حضرت عزیرؑ (نبی یا کاتبِ تورات متوفی ۴۰۰ ق م) اللہ کے بیٹے ہیں، اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں یہ ان کے کہنے کی باتیں ہیں۔ کفارِ ماسبق کے مشابہ باتیں کرتے ہیں، ان پہ اللہ کی مار کیسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں؟

◎ ان ظالموں نے اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راہبوں اور حضرتِ مسیحؑ کو اپنا ربّ بنا لیا ہے انہیں تو اللہ واحد کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور یہ کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ تعالےٰ کے وہ پاک ہے اس سے کہ اس کا کسی کو شریک ٹھہرایا جائے۔

◎ یہ اہلِ کفر و طغیان ارادہ کیئے ہوئے ہیں کہ انوارِ الٰہی کی تاب ناکیاں گم کر دیں۔ اور شمعِ ہدایت کی پاکیزہ روشنی کو اپنی ناپاک پھونکوں سے بجھا دیں لیکن مشیتِ ایزدی یہ ہے کہ کافروں کی مکروہ خواہشوں

کے صلی اللہ علیہ وسلم یہ نورِ لایزال مرتبۂ اتمام و کمال تک پہنچے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ، صاحبِ جلال و جبروت وہ عظیم ترین ذاتِ ستودہ صفات ہے جس نے اپنے رحمۃ اللعالمین رسولِ آخرالزمان کو قرآن مجید جیسے آفتاب رشد و ہدایت اور لازوال بصیرتوں اور روشن سچائیوں کے علمبردار دینِ برحق کے ساتھ مبعوث کیا ہے تاکہ اس کا غلبہ اور اس کی برتری تمام ادیانِ عالم پر ثابت کر دی جائے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار گزرے!

ارشاد ہوا، اے ایمان والو! اہلِ کتاب کے علماء اور راہب، لوگوں کا مال ناجائز طریقوں سے ہضم کر جاتے ہیں، اور صحیح طریقِ زندگی اختیار کرنے میں لوگوں کی راہ میں رکاوٹیں ڈال دیتے ہیں، اور وہ لوگ جو زر و نقرہ (سونا اور چاندی) کے ذخائر گنجینہ کر لیتے ہیں، اور انہیں بنی نوعِ انسان کی فلاح (اللہ کی راہ) میں استعمال نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کا انتباہ کر دیجئے، جس دن نارِ جہنم میں اس مال کو گرم کیا جائے گا، اور اس سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا دیکھو یہ وہ مال ہے جو محض خواہشِ نفسانی کے لئے تم نے جمع کیا تھا اور لوگوں کا حق مارا تھا، اب اس کا مزہ چکھو!

ارشاد ہوا کہ ابتدائے آفرینش سے مہینوں کی گنتی بارہ ہے۔ ان میں چار ماہ حرمت کے ہیں۔ یہ ایک سیدھا سادا طریقِ کار ہے۔ تم اور مشرکین سب کے سب ملکر ان میں قتال سے اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کو اہلِ تقویٰ کے ساتھ ہے۔

ارشاد ہوا کہ مہینوں کا حسبِ خواہش پیچھے کر دینا کافرانہ زیادتی ہے ان میں سال کے سال ردّ و بدل کرتے رہنا اپنے برے کاموں کو اچھا کر کے دکھانے کے مصداق ہے۔ کفر والوں کے لئے صحیح راہ ڈھونڈنی کیسے ممکن ہے؟

غزوہ تبوک کے حوالے سے ارشاد ہوا کہ (غزوہ طائف سے واپسی پر، سفر کی تکان، چلچلاتی دھوپ، قحط سالی اور معاشی بدحالی کے سبب سے) کیا تم زمین پر بوجھل پن سے جھکے جا رہے ہو کہ جب تمہیں کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو متردد ہو۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو؟ یہ دنیاوی مفاد تو قلیل ہی ہے۔ اگر غزوۂ تبوک کے لئے میدان جنگ میں نہیں نکلو گے تو کفر کے استیلاء کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے دردناک عذاب میں مبتلا کر دئیے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا قانونِ استبدالِ امت بروئے کار آ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری بجائے اور قوم بدل کر لے آئے گا۔ اور تم اسے کوئی ضرر نہ پہنچا سکو گے، اور اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہر شے پر ہے۔

(۳۹ تا ۱۰)

اختیار رکھتا ہے۔

○ اگر تم رسول کریمؐ کی اعانت نہیں کرو گے، تو اس سے اس کا نظامِ رسالت تو متاثر نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد کی، جب کافروں نے انہیں سرزمینِ مکہ سے نکالدیا اور وہ دونوں (رسولِ کریمؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ) غارِ ثور میں تھے تو رسولؐ نے اپنے رفیق سے کہا، اے ابوبکرؓ! کچھ غم نہ کرو، ہم بے۔ لاکھ بے سروسامان سہی لیکن اللہ ذی القوت المتین کی نصرت ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے تسکین قلب ان پر اتاری، اور اپنے رسولؐ کی مدد ایسے لشکروں سے کی جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کے دعوٰں کو باطل کر دیا، اور اللہ تعالیٰ صاحبِ غلبہ و صاحبِ حکمت کا ہی بول ہمیشہ بالا رہتا ہے۔

اے مسلمانو! خواہ تم ہتھیار بند نہیں ہو یا پوری طرح مسلح ہو، ہر حالت میں اپنے تن من دھن سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اگر جانو تو جہاد تمہاری ملّی زندگی کی عظمت و سربلندی کی واحد راہ ہے۔

ارشاد ہوا کہ یہ منافق تو جہاد میں صرف اسی صورت میں شامل ہوتے اگر مالِ غنیمت قریب الحصول ہوتا اور سفر بھی سہل و آسان ہوتا لیکن انہیں مسافتِ راہ بعید معلوم ہوئی، اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ یہ کذب شعار لوگ ہیں، عنقریب وہ قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہمیں استطاعت ہوتی تو اے رسولؐ ہم تیرے ہمراہ ضرور جہاد کے لئے گھروں سے نکلتے۔ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ یہ لوگ تو کذب وافترا سے اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔

○ اے رسولؐ عفا اللہ عنک تم نے انہیں جہاد میں عدم شرکت کی کیوں اجازت دے دی، یہ موقعہ تھا کہ تم ان لوگوں میں سچوں اور جھوٹوں کی الگ الگ پہچان کر لیتے۔ یہ بھی تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں اور سزا و جزا کے سلسلے میں آخرت پر یقین رکھنے والوں نے تو تم سے جہاد میں عدم شرکت کی اجازت نہیں مانگی یعنی متقی لوگ اس طرح پہچانے جاتے ہیں۔ یہ جہاد میں عدم شرکت کی اجازت چاہنے والے نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یومِ قیامت پر، یہ تو متردّدین اور متشکّکین ہیں۔

○ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیتوں کو بھانپ لیا، اور ان کا جہاد میں شریک ہونا پسند نہ کیا وہ بوجھل ہو گئے اور بیٹھے رہے۔ اگر یہ تمہارے ساتھ میدانِ جہاد میں جاتے تو ان کی وجہ سے خرابی ہی بڑھتی یہ فتنہ جوئی کی تگ و دو میں رہتے۔ تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں، اللہ تعالیٰ ان ظالموں کی چالاکیوں سے پوری طرح باخبر ہے اور تمہیں اس سے محفوظ رکھے گا۔ انہوں نے پہلے بھی فساد کرنا چاہا تھا اور تمہارے خلاف ناپاک مصلحتوں کے جال بنتے رہے تھے تا اینکہ (غزوہ بدر میں) نصرتِ الٰہی

جلوہ گر ہوئی، اور اللہ تعالےٰ کا امر غالب آیا اور یہ منافقین اس فتح سے خوش نہ تھے۔

○ اے رسولؐ ان منافقوں میں وہ شخص بھی شامل ہے (جُنید بن قیس) جو کہتا ہے کہ مجھے عدم شرکتِ جہاد کی اجازت دیجئے اور مجھے (جمالِ رومیات کے) فتنے میں نہ ڈالئے اور دوزخ ان حقائق دشمنوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

○ اے رسولؐ ان منافقوں کی بدنیتی دیکھو، جب تمہیں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو یہ جل بھُن جاتے ہیں اگر کوئی تکلیف درپیش آتی ہے تو روگردانی کرتے ہیں اور خوش ہوتے اور کہتے ہیں ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی ٹھیک ٹھاک کر لیا تھا، انہیں کہہ دیجئے کہ ہمیں صرف وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اس قادرِ مطلق نے ہمارا مقدر کر دی ہے۔ ہمارا آقا تو وہی ذاتِ خالقِ کائنات ہے اور مومنوں کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ ۵۰

○ کہہ دیجئے (اے رسولؐ) تم (اے منافقو) ہمارے لئے دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو (یا تو فتح و مالِ غنیمت اور یا شہادت و جنّت) ہم بھی تمہارے لئے منتظر ہیں کہ تم پر عذابِ الٰہی کا نزول ہو یا ہمارے ہاتھوں تمہارا قتل و اسر ہو تم منتظر ہو ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں۔

○ اے رسولؐ کہہ دیجئے اگر تم راہ خدا میں طوعاً وکرہاً انفاق کرو تو وہ تم سے قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ تم تو نافرمان لوگ ہو (اس میں جنید بن قیس کی پیشکش کا جواب ہے، جس میں اس نے کہا کہ میں خود تو جہاد میں نہیں شریک ہو سکتا، ہاں مالی امداد کر سکتا ہوں)

○ منافقین سے صدقات قبول نہ کرنے کا سبب یہ ہے کہ وہ اپنے ایمانیات کے تقاضوں میں نیک نیت نہیں ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں تو جی ہارے ہوئے اور انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں تو بے دلی سے، اے رسولؐ ان کے مال و اولاد کے ظاہری ٹھاٹھ باٹھ پر تم تعجب نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالےٰ ان کے ذریعے سے انہیں مبتلائے عذاب کرنا چاہتا ہے اور یہ کہ مرتے دم تک یہ ایمان کی لذت سے بے نصیب رہیں۔ یہ اللہ کی قسمیں کھا کر تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ وہ تم ہی میں سے ہیں۔ درآں حالیکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں، یہ تو اپنے کرتوتوں کے نتائج سے ڈر رہے ہیں۔ اگر انہیں کوئی پناہ گاہ، کوئی غار یا سر چھپانے یا گھسنے کی جگہ مل جائے تو وہ اس کی طرف تیزی سے بازگشت کریں گے۔ (بگٹٹ بھاگ رہے ہوں گے)

○ ان منافقوں میں وہ بھی ہیں جو صدقات کی تقسیم کے سلسلے میں تمہیں الزام دیتے ہیں اگر انہیں ان میں سے کچھ دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں منشاء کے مطابق نہ ملے تو ناخوش ہو جاتے ہیں (ذوی الخویصرہ منافق کی طرف اشارہ ہے)

[illegible]

کیا ہی اچھی بات تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ کی عطا سے راضی ہو جاتے اور کہتے کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور اس کا رسول ؐ اور بھی دے گا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی جانب ہی راغب ہیں۔

○ صدقات (زکواۃ) صرف فُقَرا (بے ہنر ناداروں) مساکین (باہنر محتاجوں) عاملین علیہا (شعبہ زکواۃ کے کارکنوں کی تنخواہوں) مولّفۃ قلوبھُم (غیر مسلم / نو مسلم جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالنی ہے) فی الرّقاب (غلاموں کے آزاد کرانے) غارمین (مقروضوں) فی سبیل اللہ (رفاہِ عامہ کے کاموں) اور ابن السبیل (مسافروں) کے لئے ہے۔ زکواۃ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض (حکمِ ثابت شدہ) ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم بھی ہے اور حکیم بھی۔ ۶۰

○ ان منافقوں میں بعض ایسے بد قسمت بھی ہیں جو نبی ؐ کو ایذا دیتے ہیں، اور الزام دھرتے ہیں کہ نبی ؐ سبک گوش ہیں۔ انہیں کہہ دیجئے، کہ اس کا سبک گوش ہونا تمہاری بہتری میں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ہے، مسلمانوں کی بات پر بھی اعتبار کرتا ہے اور اہلِ ایمان کے لئے اس کا وجود سراسر رحمت ہے۔ ان بے نصیب ایذا دہندگانِ رسول ؐ کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (منافق قتیل بن حارث کی طرف اشارہ ہے)

○ اے رسول ؐ یہ منافق تمہارے سامنے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں اگر یہ فی الواقعہ مومن ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا زیادہ حق ہے کہ یہ ان کی رضا جوئی میں لگ جائیں۔ کیا انہیں علم نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہے تو اس کے لئے نارِ جہنّم ہے جس میں وہ سدا رہے گا یہ تو بہت بڑی رسوائی ہے۔

○ منافقوں کو دھڑکا لگا رہتا ہے کہ مسلمانوں پر کوئی ایسی سورت نازل نہ ہو جائے جو ان پر ان کے دلی نفاق کا راز فاش کر دے۔ انہیں کہہ دیجئے کہ تم مذاق اڑاتے رہو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے خبث کو سب پر ظاہر کر دے گا، جس کا تمہیں ڈر ہے ایک منافق ودیعہ بن ثابت استہزاء کرتا تھا کہ اب مسلمانوں کا نبی ؐ شام کے حصار فتح کرے گا، اس خصوص میں منافقوں کا یہ کہنا تھا کہ ہم تو یونہی دل لگی کی باتیں کرتے ہیں، ارشاد ہوا کہ بدبختو تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول ؐ کا استہزا کرتے ہو۔ یہ قبولِ ایمان کے بعد کفر ہے تو بہ پر عفو ہے لیکن مجرم عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔ منافق مرد اور عورتیں ضلالت میں یکساں ہیں، وہ منکرات و فواحش پھیلاتے ہیں اور اچھے کاموں میں روکاوٹ ڈالتے ہیں، انفاق فی سبیل اللہ سے ہاتھ بند رکھتے ہیں، انہوں نے اللہ تعالیٰ کو فراموش کر دیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں فراموش کر دیا بے شک

یہ منافق ہی تو نافرمان ہیں۔

◯ اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں، منافق عورتوں اور کافروں کے لئے ہمیشہ کی آتشِ دوزخ کا وعدہ کرلیا، انہیں یہ کافی ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور عذابِ دائمی۔ اے اہلِ مکہ تمہاری مثال ان لوگوں کی سی ہے جو تم سے قوی تر تھے مال و اولاد میں بھی بڑھ کر تھے۔ انہوں نے بھی اپنے حصے کا فائدہ اٹھایا تم نے بھی، تم بھی بیہودہ گوئی میں لگے رہے جیسے وہ لگے رہے۔ یہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں اور ان کے سارے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت گئے۔

◯ کیا ان لوگوں کو قوم نوحؑ، عاد و ثمود، قوم ابراہیمؑ، اصحاب مدین، اور الٹی گئی بستی والوں (قومِ لوطؑ) کے حالات معلوم نہیں، ان لوگوں کے پاس اللہ کے رسولؐ روشن دلائل لے کر آئے، انہوں نے۔ کفر و جحود کی راہ اختیار کی، ایسا نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا بلکہ انہوں نے اپنے آپ پر خود ظلم کیا۔

◯ (اور) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے معاونِ کار ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ عبادات اور معاشیات کا نظام برپا کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ اکرمؐ کے سامنے سرِ اطاعت خم کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے، اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے وعدہ کرلیا ہے کہ انہیں وہ بہشت عطا فرمائے گا، جو انہار در آغوش ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ دائم بہار باغات میں ان کے لئے پاکیزہ مساکن ہیں، اللہ تعالیٰ کی بھرپور خوشنودی ہے یہ دنیا و آخرت کی سب سے شاندار کامیابی ہے۔

◯ اے نبیؐ مکرم، کافروں کے خلاف علمِ جہاد و کارزار بلند کیجئے، اور یہ جہاد تند و درشت ہو ان دشمنانِ خدا کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بازگشت کے لئے بہت بُری جگہ ہے۔

◯ منافق جلاسؓ بن سوید نے غزوۂ تبوک کے موقع پر منافقین اور متخلفین کی مذمت میں آیاتِ الٰہی پر تنقید کی، جب حضورؐ نے پوچھا تو حلفیہ کہا کہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا، اس پسِ منظر میں ارشاد ہوا کہ یہ لوگ کلمۂ کفر بک جاتے ہیں پھر جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ اسی طرح منافق ثعلبہ بن حاطب نے حضورؐ سے دعا کی درخواست کی کہ اس کی غربت دور ہو اور عہد کیا کہ وہ صدقات و زکواۃ ادا کرے گا، جب غربت دور ہوگئی تو نفاق کے نرغے میں پہنچ گیا اور اگرچہ آپؐ کی تہدید پہ معافی مانگی اور توبہ کی لیکن پھر پھر گیا۔ ان آیات میں ان منافقین کے اسلام کے بعد کفر اختیار کرنے کی روش کی مذمت ہے۔ توبہ کی دعوت، روگردانی کی صورت میں دنیا و آخرت میں عذابِ الیم کی تنذیر۔

○ ارشاد ہوا کہ ان بے نصیبوں کا نہ تو روئے زمین میں کوئی رفیق ہوگا اور نہ نصیر۔ ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے وعدہ کیا کہ اقتصادی خوشحالی ہوگئی تو صدقات دیں گے اور نیکوں میں شامل ہو جائیں گے۔ لیکن جب فراخی ملی تو روگردانی اور بے اعتنائی کی۔ اس کی سزا کے طور پر اس کے نفاق قلب کو روزِ قیامت تک پختہ کر دیا گیا۔ یہ خلاف ورزیٔ عہد، اور کذب کا انجام ہے۔ کیا انہیں علم نہیں ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ علام الغیوب ہے، ان کے دلوں کے بھیدوں سے بھی واقف ہے اور ان کی کاناپھوسیوں اور سرگوشیوں سے بھی آگاہ ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ جو منافق خوشی سے دل کھول کر خیرات کرنے والوں کو طعن کرتے ہیں، اور جو مسلمان اپنی محنت مشقّت کے باوجود کچھ نہیں پاتے، ان کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ مآلِ کار قدرت الٰہی ان کا تمسخر اڑائے گی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ان آیات کی شانِ نزول حضرت عبدالرحمٰن ابنِ عوف کا صدقات کی مد میں چار ہزار درہم پیش کرنا تھا اور حضرت عاصم جو ایک مزدور تھے۔ چار سیر جو صدقہ کئے، منافقین نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو تو ریاکاری کا طعنہ دیا اور حضرت عاصم کا استہزا کیا کہ یہ قلیل تعداد جو دینا کیا ضرور تھا۔

○ اے رسول صلعم تم ان کے لئے مغفرت طلب کرو یا مغفرت طلب نہ کرو یکساں ہے۔ اگر ستّر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کروگے تو اللہ تعالےٰ ان کی بخشش نہیں کرے گا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی متابعت سے انکار کیا۔ قانونِ قدرت نافرمانوں کو کیا راہ دے (ان آیات کا نزول حضورؐ کا منافقوں کے سرگروہ عبداللہ بن ابّی کی بیماری میں عیادت کرنا اسکے انتقال پر اپنی قمیص بطور کفن دینا اور نماز جنازہ میں دعائے مغفرت کرنا تھی)

○ ارشاد ہوا کہ غزوۂ تبوک میں رسولِ اکرم صلعم کی مرضی کے خلاف مخلّفوں (پیچھے رہے ہوئے لوگ) اپنے بیٹھ رہنے پر شاداں ہیں، اور انہوں نے اپنے مال و جان سے جہاد فی سبیل اللہ میں شرکت کو ناپسند کیا ہے۔ دوسروں سے کہا کہ اس شدید گرمی میں جہاد کے لئے گھروں سے باہر نہ نکلو۔ ان کو کہہ دیجئے کہ آتشِ دوزخ گرمی میں اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اے کاش، انہیں سمجھ ہوتی پس وہ اس وقفۂ قلیل میں ہنس لیں انہیں مآل کار سزا میں بہت، رونا ہوگا۔

○ ارشاد ہوا غزوہ تبوک سے واپسی پر اگر کوئی گروہِ منافقین اذنِ جہاد کے لئے تمہارے پاس آئے تو انہیں واشگاف لفظوں میں بتا دیجئے کہ تم میرے ساتھ جہاد میں بھی شمولیت کروگے، اور نہ دشمنوں کے خلاف مقابلے میں شریک ہوگے۔ تم نے غزوۂ تبوک میں بیٹھے رہنے کو ترجیح دی تھی۔

۸۴ تا ۹۴

دی تھی اب بھی مخلفین میں بیٹھے رہیئے۔

○ اے رسولؐ ان منافقین کے مرجانے پر تمہیں کسی کی بھی نمازِ جنازہ ہرگز نہیں پڑھنی ہے۔ اور نہ ہی اس کی قبر پر جانا ہے، ان کی وفات تو اللہ تعالےٰ کی توحید اور اس کے رسولؐ کی رسالت سے انکار پر ہوئی ہے یہ تو نافرمان ہیں۔ ان کے مال و اولاد کا ٹھاٹھ تمہیں تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ تعالیٰ تو ان کے ذریعے سے دنیا میں انہیں مبتلائے عذاب کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ حالت کفر میں ہی مریں۔

جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاؤ اور اپنے رسولؐ کی ہمراہی میں جہاد فی سبیل اللہ کرو تو منافقوں میں صاحبِ مقدرت لوگ تم سے اجازت طلب کرتے ہیں کہ انہیں پیچھے رہ جانے والوں میں چھوڑ دیا جائے ان کی خواہش ہے کہ یہ پیچھے بیٹھ رہنے والی عورتوں کے ساتھ وہ بھی رہ جائیں۔ اُن کی سمجھ اور شعور پر مُہر لگا دی گئی ہے۔

○ فلاح یافتہ لوگ تو وہ ہیں جن میں رسول اللہؐ اور ان کی معیت میں جو ایمان لائے شامل ہیں اور جنہوں نے اپنی جان و مال سے راہِ حق میں جہاد کیا ان لوگوں کے لئے دین و دنیا کی بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے بہشت آراستہ کر رکھے ہیں جن میں نہریں رواں ہیں۔ یہ لوگ اس بہشت میں ہمیشہ رہیں گے یہ فوزِ عظیم ہے۔

○ صحرانشین قبائل (بنی عامر، بنی طفیل، بنی اسد، بنی غطفان) میں سے اے رسولؐ تم سے عذر کو گھر بیٹھے رہنے کی اجازت لینے آئے اور وہ لوگ جہاد میں شرکت کی بجائے گھروں میں رہے ۹۰۔ انہوں نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ پر کذب بیانی کی اس کے نتیجے میں کافروں کو عنقریب عذابِ الیم پہنچے گا۔

○ ارشاد ہوا کہ ضعیفوں، بیماروں، محتاجوں اور اللہ اور رسول کریمؐ کے خیر خواہ عذر خواہوں اور محسنین فی سبیل اللہ پر جہاد میں پیچھے رہ جانے پر کوئی الزام نہیں ہے (اس میں قبیلہ جہینہ اور قبیلہ مزینہ کی طرف اشارہ ہے) اللہ صاحبِ غفران و رحمت ہے۔

○ ان معذورین کے لئے بھی عدم شرکتِ جہاد کا الزام نہیں ہے جن کے پاس سواری نہ تھی، اور تم بھی اُن سب کے لئے سواری کا انتظام نہ کر سکتے تھے۔ اور وہ اس حالت میں واپس لوٹے کہ غم سے ان کی آنکھوں [illegible] رواں تھے کہ اگر انہیں وسائل میسّر ہوتے تو شریکِ جہاد ہوتے۔ الزام تو ان پر ہے جو تم سے پیچھے رہ جانے کی اجاز[illegible] مانگتے ہیں درآں حالیکہ وہ طبقہ اغنیاء میں سے

ہیں، وہ شاداں ہوتے ہیں کہ وہ عورتوں کے ساتھ رہ جائیں، ان کی عقل وفہم پر ان کی غفلت کے سبب اللہ تعالٰے نے مہر کردی ہے سو وہ نہیں جانتے ان کا انجام کیا ہونا ہے۔

○ مسلمانو! جب تم غزوۂ تبوک سے واپس لوٹو گے تو یہ پیچھے رہ جانے والے لوگ، قسم قسم کے عذر پیش کریں گے، انہیں کہہ دیجئے کہ بیکار بہانے نہ تراشو، ہمیں تمہاری کسی بات پر اعتبار نہیں، اللہ تعالٰے نے ہمیں تمہاری ساری باتیں بتادی ہیں، اللہ تعالٰے اور اس کا رسول آئندہ بھی تمہارے اعمال پر نظر رکھیں گے پھر تمہاری بازگشت اس ذاتِ عالم غیب وشہادت کی طرف ہونا ہے جو تمہارے کرتوت ایک ایک کرکے تمہیں بتادے گا۔

پ ۱۱

○ عنقریب وہ قسمیں کھاتے ہوئے تمہارے پاس آئیں گے (جب تم واپس پہنچو گے) کہ انہیں درگزر کیا جائے آئندہ وہ محتاط ہوں گے، ان سے اعراض کیجئے یہ تو مجسّم ناپاکیزگی ہیں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور یہ ان کی بداعمالیوں کی سزا ہے۔

۞ عبداللہ ابن ابیؓ اور اُن کے ساتھی، اپنی وفاداری کا یقین دلانے کے لئے تمہارے سامنے قسمیں اٹھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تعالٰے اس نافرمان قوم سے راضی نہیں ہوگا۔ یہ اعرابی (بنی اسد، بنی غطفان اور بنی تمیم کے بدوی مراد ہیں) کفرونفاق میں سخت تر ہیں اور زیادہ تر سزاوار ہیں کہ اللہ تعالٰے کے ان ضابطوں کی حکمت نہ بوجھ سکیں جو اس نے اپنے رسولؐ پر نازل کئے ہیں۔ اور اللہ تعالٰی تو علیم بھی ہے اور حکیم بھی۔

○ بعض اعرابی انفاق فی سبیل اللہ کو تاوان سمجھتے ہیں اور اس وقت کے منتظر ہیں کہ تم پر گردشِ ایام آئے اور ان کی گلوخلاصی ہو لیکن ان کی بدنیتی کے سبب انہی پر گردشِ بد مسلّط ہے اللہ تعالٰے سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

○ اور اعرابیوں میں بعض ایسے بھی ہیں، جو اللہ تعالٰے اور یوم آخرت پر ایمان لائے ہیں، اور انفاق فی سبیل اللہ کو تقرب الٰہی کا اور رسولؐ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں، سنو! واقعی یہ ان کیلئے تقرّبِ الٰہی کا ذریعہ ہے، اللہ تعالٰے انہیں ضرور اپنے دامنِ رحمت میں لے لے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالٰے صاحبِ غفران و صاحبِ رحمت ہے۔

اولین طبقۂ مہاجرین اور انصار میں جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانے میں سبقت کی اور ان کے بعد وہ لوگ جنہوں نے نیکی میں ان کا اتباع کیا، وہ رضائے الٰہی کی نعمت سے مالا مال ہوئے اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، ان کے لئے انہار درکنار باغات ہیں وہاں انہیں حیاتِ ابدی

نصیب ہوگی۔ان کے لئے فوزِ عظیم ہے۔

اے رسولؐ تمہارے آس پاس جو بدوی رہتے ہیں، ان میں سے بعض منافق ہیں۔اسی طرح اہلِ مدینہ میں سے بھی لوگ خوگرِ نفاق ہیں تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں۔انہیں دوگنا عذاب دیا جائے گا اور پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔اور کچھ اور لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اعترافِ گناہ کیا ہے ان کے اعمال خلط ملط ہو گئے ہیں۔کچھ اچھے ہیں اور کچھ بُرے کچھ عجب نہیں صاحبِ غفران و صاحبِ رحمت اللہ تعالٰے ان کی توبہ قبول کر لے (ان میں ودیعہ بن جذام اور ابو البابہ شامل ہیں)۔

اے رسولؐ، ان کے مال سے زکواۃ لے کر انہیں پاک کر دیجئے، اور انہیں بابرکت کر دیجئے اور ان کے حق میں دعا کیجئے، بلاشبہ تمہاری دُعا اُن کے باعثِ تسکینِ جان ہے اللہ تعالٰے تو سب کچھ سننے اور جاننے والا علیم و خبیر ہے۔کیا انہیں علم نہیں ہے کہ اللہ تعالٰے جو بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا اور سرتاسر رحمت ہے اپنے بھول چوک سے گناہ کرنے والے بندوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔اور زکواۃ و صدقات بھی معاشرے کی فلاح کے لئے لیتا ہے۔

کہہ دیجئے نیک کاموں میں لگ جاؤ، اللہ تعالٰے اس کا رسولؐ اور مومنین دیکھیں گے کہ تم میں کیا تبدیلی آئی ہے پھر اپنے تمام اعمال کے لئے تمہیں پنہاں و آشکارا احوال و اعمال کو جاننے والے اللہ تعالٰے کے حضور تمہیں لوٹنا ہے جو تمہارے اعمال سے تمہیں آگاہ کرے گا۔ان پیچھے رہ جانے والوں میں (کعب بن مالک، ہلال بن امیّہ اور مرارہ بن الربیع جیسے) لوگ بھی ہیں جن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر منحصر ہے خواہ وہ انہیں عذاب دے اور خواہ وہ انہیں معاف کر دے، اللہ تعالٰے علیم بھی ہے اور حکیم بھی۔

(بارہ) منافقین نے (جن میں عبداللہ بن ابیؓ، وجد بن قیس، معتب بن قشیر شامل تھے) انہوں نے ابو عامر راہب کی سازش سے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے ایک مسجد (مسجد ضرار) تعمیر کر دی یہ اس لئے کہ اہلِ ایمان کو ضرر پہنچائیں، مسلمانوں میں کفر و تفرقہ پھیلائیں اور اللہ تعالٰے اور رسول کریمؐ کے دشمن (ابو عامر راہب) کو قیام کے لئے وہاں انتظام کریں۔وہ قسمیں کھا کھا کر تمہیں یقین دلائیں گے کہ اس تعمیرِ مسجد سے ان کا ارادہ بھلائی ہے اللہ تعالٰے گواہ ہے کہ یہ کاذب ہیں۔اے رسولؐ، تم اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے ہرگز کھڑے نہ ہونا، البتہ وہ مسجد جس کی تاسیس یوم اوّل سے پرہیزگاری پر کی گئی ہے، زیادہ مستحق ہے کہ تم اس میں نماز کے لئے کھڑے ہو۔اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو

پاکیزگیٔ جسم و روح کے متلاشی ہیں اور اللہ تعالےٰ مطہّرین (پاکبازوں) کو پسند کرتا ہے۔

◎ کیا جس شخص نے عمارت کی بنیاد تقویٰ اور اپنے رب کی رضا جوئی پر رکھی ہے، بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد وادی کے اس کنارے پر رکھی ہے جو کھوکھلا ہے اور گرنے والا ہے وہ اسے بھی جہنم میں لے گرا اور اللہ تعالےٰ ظالموں سے ان کی ظلم کی سزا کے طور پر راہ طلبی کی صلاحیت چھین لیتا ہے۔

◎ اس عمارت سے جو انہوں نے اٹھائی ہے، ان کے دلوں میں نفاق کا بیج پڑ گیا ہے جو اسوقت ہی زائل ہوگا جب ان کے دل پارہ پارہ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ تو علیم اور حکیم ہے۔

◎ بیشک اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان و مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔ وہ راہِ حق میں جہاد کرتے ہیں۔ قتل کرتے بھی ہیں اور ہوتے بھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ان سے سچا وعدہ ہے (جنت کی بیع کا) تورات، انجیل اور قرآن مجید میں بھی اسی طرح ہے اللہ تعالےٰ سے بہتر ایفائے عہد کون کر سکتا ہے؟ پس انہیں اپنی اس بیع پر بشارت ہو، یہ ان کی بہت بڑی کامیابی ہے (متی ۱۹:۲۱)

◎ (مومن) توبہ و انابت کرنے والے، عبادتِ الٰہی میں مستعد رہنے والے، اللہ کی حمد و ثنا کے نغمے گانے والے اللہ تعالےٰ کی راہ میں بعزمِ جہاد یا بغرضِ تعلیم سفر کرنے والے، حضورِ حق رکوع کرنے والے، بارگاہِ رب العزت میں سجدہ ریزی کرنے والے، نیکیوں کا حکم کرنے والے، برائیوں سے روکنے والے، اللہ کی قائم کی ہوئی حدود کا احترام کرنے والے، اور اے رسولؐ، اہلِ ایمان کو فوزِ عظیم کی خوشخبری سنا دیجئے۔

◎ نبیؐ اور اہل ایمان کو زیبا نہیں ہے کہ اس تبیان کے بعد کہ مشرکین جہنمی ہیں، ان کیلئے دعائے مغفرت کریں، اگرچہ وہ ان کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ نے جو اپنے باپ کے لئے مغفرت چاہی تھی تو اس کا سبب اس کا وہ وعدہ تھا جو اس نے اپنے باپ سے کر رکھا تھا۔ لیکن جب حضرت ابراہیمؑ پر واضح ہوگیا کہ اس کا باپ، اللہ کا دشمن ہے تو اس نے اظہارِ برأت کر دیا۔ بلاشبہ ابراہیمؑ بڑا نرم دل اور خدا ترس اور بردبار تھا۔

◎ یہ سنت اللہ نہیں ہے کہ وہ کسی قوم پر جب تک یہ واضح نہ کر دے کہ اسے کس کس امر سے اجتناب ہے ہدایت کے بعد گمراہی میں مبتلا کر دے۔ بے شک اللہ تعالےٰ کا علم ہر شے پر محیط ہے آسمانوں اور زمین کی حکومت و حاکمیت بلا مشارکت دیگرے صرف اسی کی ہے، وہی زندگی اور موت کا مختارِ مطلق ہے۔ اس کے سوا تمہارا ابھی تو نہ کوئی ولی ہے نہ مددگار۔

یشتدون ۱۱

۱۱۷۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کی اپنے نبیؐ پر مہاجرین والضاء پر، جنہوں نے اسؐ کی بڑے نامساعد حالات میں اتباع کی، اور ایک موقعہ ایسا بھی آیا کہ بعض کے دل ڈگمگا گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا رحم شاملِ حال ہوا بلاشبہ اللہ تعالیٰ رؤف ہے اور رحیم بھی۔

۱۱۸۔ تین صحابہ کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن الربیع کے حوالے سے ارشاد ہوا کہ ان کا فیصلہ عدم شرکتِ غزوۂ تبوک ملتوی تھا۔ یہ مخلفوں میں سے تھے۔ ترکِ موالات سے یہ کیفیت ہوئی کہ زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی۔ اور انہیں معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کی سزا کے سوا کوئی پناہ نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مہربانی کی تاکہ وہ تائب ہوں اور اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۱۱۹۔ اے ایمان والو! تقوےٰ کی راہ اختیار کرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔

۱۲۰۔ مدینے والوں اور نواحی علاقے کے صحرا نشینوں کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ رسول اللہؐ سے جہاد میں پیچھے رہ جائیں اور اپنی جانوں کو رسولؐ کی جان سے عزیز تر جانیں، یہ اس لئے کہ انہیں راہِ جہاد میں پیاس، تکان، بھوک کی جو تکلیف پہنچتی ہے اور جو دشمن کی زمین روندتے سے ان پر کافروں کی ناراضگی ہوتی ہے اور جو کامیابی کافروں کے قتل، اسر و نہب پر انہیں حاصل ہوتی ہے۔ ان کی ایک ایک تکلیف کے بدلے میں ایک ایک عملِ صالح لکھا جاتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اجر دے گا ان اعمال پر بھی، جو وہ انفاق فی سبیل اللہ میں تھوڑا یا بہت سرمایہ صرف کرتے ہیں، اور جو اس خصوص میں وہ وادیاں طے کرتے ہیں ان کا ایک ایک نیک عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں لکھا جاتا ہے۔

۱۲۲۔ یہ تو ممکن نہ تھا کہ اہلِ ایمان سب کے سب طلبِ علم کے لئے گھروں سے نکل کھڑے ہوتے لیکن ایسا کیوں نہیں ہوا کہ ہر جماعت میں سے ایک گروہ نکلتا، تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کر لیتا اور تربیت حاصل کرکے جب اپنی قوم میں واپس آتا تو انہیں بُرے کاموں کے نتائج سے ڈراتا تاکہ وہ اعمالِ بد سے بچ جاتے۔

۱۲۳۔ اے ایمان والو! پہلے ان کافروں سے جہاد کرو جو تم سے قریب ہیں (مثلاً اس وقت بنو قریظہ بنو نضیر وغیرہ) اور وہ محسوس کریں کہ تمہارا رویّہ ان سے سخت ہے۔ جان لو، اللہ تعالیٰ اہلِ تقویٰ کے ساتھ ہے۔

○ جب اللہ تعالے کی طرف سے کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس سے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ ہوا (انہیں کہہ دیجئے) جو لوگ اہلِ ایمان ہیں بے شک ان کے ایمان تازہ ہوگئے اور وہ شادمان ہوگئے ہیں۔ لیکن جن بدنصیبوں کے دل میں کفر کا مرض ہے ان کے خبثِ باطن میں تو اس سورت سے اضافہ در اضافہ ہوا ہے وہ مرگئے لیکن کافر ہی رہے۔

○ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک بار یا دو بار یہ مبتلائے مصیبت ہوتے ہیں اور پھر بھی تائب نہیں ہوتے، اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان میں سے بعض دوسروں کو دیکھنے لگ جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کیا تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ پھر وہ روگردانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالے نے کفر وجحود کی سزا کے طور پر ان کے دلوں کو پھیر دیا ہے یہ ناسمجھ لوگ ہیں۔

○ اے مسلمانو! ہر آئینہ تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک (رحمتِ کامل) رسولؐ آیا ہے۔ اسے تمہارا کسی ایذا میں پڑنا بڑا گراں گزرتا ہے۔ اس کی بڑی خواہش ہے کہ تمہارا بھلا ہی ہو اور ایمان والوں پر اس کی شفقت بے پایاں ہے اور رحمتِ فراواں!

○ اے رسولؐ اگر یہ لوگ اعراض عن الحق کریں تو انہیں کہہ دیجئے کہ میرے لئے میرا اللہ کافی ہے۔ اس ذاتِ وحدہٗ لاشریک کے بغیر کوئی عبادت کا سزاوار نہیں ہے۔ میں نے اسی قادرِ مطلق پر بھروسہ کیا ہے اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

سورۃ یونس ۱۰

اس سورت میں حضرت یونسؑ بن متی کا نام علامت کے طور پر آیا ہے جن کے حالات النساء، الانعام، الصافات میں بھی ملتے ہیں۔ عہدِ عتیق میں آپ کا نام جوناہ ہے۔ آپ اسرائیلی بادشاہ یربعام کے ہمعصر تھے۔ اہلِ نینوی کی جانب مبعوث ہوئے، ایک عظیم الجثہ مچھلی آپ کو زندہ نگل گئی اور پھر اللہ تعالے کے کرم سے نجات ملی۔

○ شروع اللہ تعالے کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

الرا (حروف مقطعات ہیں) یہ آیاتِ بیّنات ایسی کتاب کی ہیں جو سرچشمۂ علم وحکمت ہے۔ کیا لوگوں کو یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کو وحی بھیجی کہ وہ لوگوں کو پستیٔ کردار کے عواقب سے ڈرائے اور صاحبِ کردار نیکوکاروں کو اللہ تعالے کی خوشخبری سنائے۔ کہ اللہ کے حضور مرتبۂ سرفرازی عطا کیا گیا ہے۔ اور کافرین مکہ نے کہا کہ یہ شخص تو ساحر ہے صریحی طور پر یعتذون !!

(عجیب ترہات یہ ہے)

⭘ تحقیق تمہارا پروردگار تو وہ اللہ رب العالمین ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کی چھ اوقات میں تخلیق کی پھر عرش پہ حکمران ہوا، وہ سب امور کی تدبیر کرتا ہے، اس کے بلا اذن کوئی کسی کی سفارش نہیں کرتا۔ یہ اللہ عزوجل ہے جو تمہارا رب ہے، اسی کی عبادت کا دم بھرو، کیا تم دھیان نہیں کرتے؟ تم سب کی اسی کی طرف بازگشت ہے۔ وہ صادق الوعد ہے۔ بلاشبہ وہی پہلے مخلوق کو زیورِ تخلیق سے آراستہ کرتا ہے پھر وہی دوبارہ زندگی دے گا، تاکہ اہلِ ایمان اور نیکوکاروں کو منصفانہ جزا دے۔ کفر اور جحود کے ماروں کو ان کے کرتوتوں کے مطابق آبِ گرم اور عذابِ دردناک کی سزا ملے گی۔

⭘ اللہ تعالےٰ کی ذات وہ ہے جس نے سورج کو روشن و درخشندہ بنایا، چاند کو نورانی بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تم سالوں کا شمار اور حساب جان لو۔ یہ ساری تخلیقاتِ الٰہی بالحق ہیں وہ اپنی آیات کی تفصیل اہلِ علم کے لئے بیان کرتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ لیل و نہار کے تغیر میں، اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں، اہلِ تقویٰ کے لئے قدرتِ الٰہی کی آیات ہیں۔

⭘ بلاشبہ وہ لوگ ہمارے سامنے احتساب کے لئے پیش ہونے کی توقع نہیں رکھتے اور مادی زندگی کی سہولتوں کے ساتھ شاداں و فرحاں ہیں، اور بظاہر بڑے مطمئن نظر آتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہماری آیاتِ بینات سے غافل ہیں۔ انہی کا ٹھکانہ ان کے کرتوتوں کے نتیجہ میں دوزخ ہے۔

⭘ بے شک جو لوگ خلعتِ ایمان سے سرفراز ہوئے، اور نیکوکاری اختیار کی، ان کا پروردگار ان کی بہشت کی طرف رہنمائی کرے گا، جس میں انہار جاری ہیں اور جس میں گوناگوں نعمتوں والے باغات ہیں۔

وہاں ان کی دعا ہوگی۔ اے اللہ تعالےٰ تیری ذات پاک ہے عند الملاقات وہ ایک دوسرے کو سلام کہیں گے، اور خاتمۂ کلام اس پہ ہوگا کہ تمام تعریفیں سزاوار ہیں اللہ کو جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

⭘ اگر اللہ تعالےٰ ان لوگوں پہ عذاب جلد نازل کرے جیسے وہ جلد بھلائی کے طلبگار ہیں تو ان کی مہلت ختم ہوگئی ہوتی۔ جو لوگ قیامت کے روز ہمارے سامنے پیش ہونے کی توقع نہیں رکھتے ہیں ہم انہیں ان کی بیراہی میں سرگرداں چھوڑ دیتے ہیں۔

○ جب کسی انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ بے چینی کے عالم میں پہلو بہلو، بیٹھے بیٹھے، کھڑے کھڑے ہمیں درد مندی سے پکارتا ہے۔ جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ رویہ تبدیل کر دیتا ہے گویا اس نے ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح از حد گذرندگان کو اپنے اعمال بڑے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

○ اے لوگو! ہم نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک و برباد کر دیا جب وہ ظلم و تعدّی پر اُتر آئیں، ان کے پاس رسولؐ روشن دلیلیں لے کر آئے، لیکن وہ ایمان نہ لائے، اسی طرح ہم مجرم لوگوں کو سزا دیتے ہیں۔

○ اس کے بعد ہم نے تمہیں خلافتِ ارضی سونپ دی، تاکہ دیکھیں کہ تم اس کے عملی تقاضے پورے کرنے میں کتنے مستعد ہو۔

جب ان کافروں کے سامنے آیاتِ بیّنات کی تلاوت کی جاتی ہے۔ جن لوگوں کو روزِ قیامت اللہ تعالےٰ کے سامنے حاضری کی توقع نہیں کہتے ہیں، اس کے علاوہ کوئی اور قرآن مجید لے آ، یا اس کو ہماری خواہشوں کے مطابق بدل ڈال۔

کہہ دیجئے! کہ مجھے یہ حق نہیں ہے کہ ان آیاتِ الٰہی کو اپنی خواہش سے بدل دوں، مجھے تو اس وحیٔ الٰہی کی پیروی کرنا ہوتی ہے جو میری طرف نازل کی جاتی ہے۔ میں تو ڈرتا ہوں کہ اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں تو مجھ پر بڑے دن کا عذاب ہوگا (قرآن مجید میں ترمیم کا مطالبہ ولید بن مغیرہ نے کیا تھا)

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر مشیّتِ خداوندی نہ ہوتی تو میں آپ کو قرآن مجید پڑھ کر نہ سناتا، اور تمہیں اس کے معانی کا ادراک تک نہ ہوتا، اور میں نے تو تم میں ایک عمر گذاری ہے اگر اس سے پہلے یہ کلام الٰہی مجھ پر نازل ہوتا تو تمہیں بتا نہ دیتا، تمہیں اتنی سمجھ نہیں ہے کہ جانو کہ یہ میرا کلام نہیں ہے اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالےٰ پر بہتان باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ بے شک مجرم فلاح نہیں پاتے۔

○ یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کے نفع پر قادر ہیں اور نہ نقصان پر اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کے ہاں ہمارے سفارش کنندہ ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ تعالےٰ کو اس بات کی اطلاع دے رہے ہو جو نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں۔ وہ ان کے مشرکانہ خیالات سے پاک و برتر ہے۔

یعتذون ۱۱

○ تمام بنی نوعِ انسان ایک ہی امّت تھے۔ پھر ان میں مختلف گروہ بن گئے، اگر یہ بات مشیّت میں پہلے ہی سے طے نہ ہو گئی ہوتی تو مختلف فیہ مسائل طے ہو جاتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہماری طرف کوئی آیتِ ربانی کیوں نہیں اتری۔ کہہ دیجئے یہ غیب کی بات ہے اس کا علم تو اللہ تعالےٰ کو ہے۔ تم نتائجِ کفر کا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

○ جب ہم لوگوں کو تکلیف کے بعد آسائش و راحت کی زندگی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیاتِ قدرت میں حیلہ جوئیاں شروع کر دیتے ہیں، کہہ دیجئے ان حیلہ جوئیوں کا جلد ردّ تو اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے تمہاری ساری حیلہ سازیاں کو فرشتے لکھتے رہتے ہیں۔

○ اللہ تعالےٰ کی ذات وہی تو ہے جو تمہیں برّ و بحر میں سفر کے وسائل مہیا کرتی ہے۔ یہاں تک کہ تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور بادِ موافق تمہیں منزلِ مقصود کی طرف لے کر چلتی ہیں۔ کشتیوں کو یکایک بادِ مخالف کا سامنا ہوتا ہے اور وہ ہر طرف کی طوفانی لہروں میں گھر جاتی ہیں تو سچا جذبۂ عبودیت ان میں ابھر آتا ہے اور وہ الحاح و زاری سے اللہ تعالےٰ کو پکارتے ہیں۔ اے بارِ الہا! اگر تو نے ہمیں اس غرقابی سے بچا لیا تو ہم یقیناً تیرے شکر گزار بن جائیں گے۔ جب اللہ تعالےٰ انہیں اس مصیبت سے نجات دے دیتا ہے تو ملک میں ناحق بغاوت و سرکشی پھیلاتے ہیں۔

اے بنی نوعِ انسان! اگر تم سرکشی کروگے تو اس کا وبال تم پر پڑے گا۔ حیاتِ دنیاوی کا فائدہ تو چند روزہ ہے۔ تمہاری بازگشت تو ہماری طرف ہونی ہے پھر تمہیں اپنے اعمال کی خرابیوں کا پتہ چلے گا۔

○ دنیاوی زندگی کی مثال ابرِ باراں کے پانی کی سی ہے۔ جس سے زمین کی روئیدگی باہم مل جل جاتی ہے جسے انسان اور چوپائے شکم سیر ہو کر کھاتے ہیں تا اینکہ زمین بارونق ہو گئی، اور مالکانِ اراضی نے سمجھا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی قدرت رکھتے ہیں، اچانک رات یا دن کو عذابِ الٰہی آن پہنچا اور اسے گیاہ از بیخ بریدہ کر دیا۔ یوں لگتا جیسے وہ کل تھی ہی نہیں۔ اہلِ فکر و نظر لوگوں کے لئے ہم اپنی آیات کھول کر بیان کرتے ہیں۔

○ اللہ تعالےٰ سب کو سلامتی کے گھر کی جانب بلاتا ہے، اور صراطِ مستقیم انہیں ملتی ہے جنہیں وہ چاہے۔ نیکوکاروں کے لئے نیک بدلہ ہے مزید براں، نہ تو وہ رُوسیاہ ہوں گے نہ رُسوا۔ یہ اہلِ بہشت ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جن لوگوں نے بُرے کام کئے، تو برائی کا بدلہ برائی ہی ہوگا۔ ان پر ذلت چھائی ہو گی۔ انہیں اللہ تعالےٰ کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں گویا ان کے

چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اوڑھا دیئے گئے ہیں، یہی لوگ ابدی طور پر دوزخ میں رہیں گے۔
ارشاد ہوا کہ یوم حشر، تمام لوگوں کو جمع کیا جائے گا، اور مشرکوں اور ان کے جھوٹے معبودوں کے مابین جدائی ڈال دی جائے گی اور اُن کے معبود کہیں گے کہ یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے وہ شہادت لائیں گے اللہ تعالٰے کی کہ وہ (معبودانِ باطل) مشرکوں کے عبادت کرنے کے عمل سے بے خبر تھے۔ وہاں ہر شخص سے اس کے اعمالِ گزشتہ کی پرکھ ہوگی۔ ان کی (مالکِ حقیقی اپنے) اللہ تعالٰے کی طرف بازگشت ہوگی۔ اور ان کے افترا کا طلسم ٹوٹ جائے گا۔ ۳۔

◯ اے رسولؐ ان سے پوچھئے تو بھلا تمہیں آسمانوں اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ وہ کون ہے جو تمام سمعی اور بصری صلاحیتوں کا مالک ہے؟ اور کون ہے جو زندہ کو مردے سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور کون ہے جو کارخانۂ ہستی کا تدبیر کنندہ ہے، پس وہ کہیں گے کہ وہ اللہ تعالٰے ہے۔ کہہ دیجئے کیا تم راہِ تقویٰ اختیار نہیں کرتے، پس اللہ ہی تمہارا سچا پروردگار ہے۔ حق سے روگردانی کے بعد، ضلالت کی تاریکیوں کے سوا کیا ہے؟ کدھر بھٹک رہے ہو؟

◯ اس طرح تمہارے پروردگار کا یہ فرمان ثابت ہو گیا کہ یہ نافرمان لوگ ایمان نہیں لائیں گے، اے رسولؐ ان سے پوچھئے، تمہارے خود ساختہ شریکانِ خدا میں سے کون ہے جو مخلوقات کو پیدا کرے اور پھر ان کی تخلیق کا بعدِ موت اعادہ کرے؟ کہہ دیجئے وہ اللہ ہی ہے جو پہلی بار مخلوق پیدا کرتا ہے اور پھر بعدِ موت دوبارہ زندہ کرے گا۔ تم کہاں الٹی راہ چل رہے ہو؟

◯ ان سے یہ بھی پوچھئے کہ تمہارے خود ساختہ شریکانِ خدا میں سے کون ہے جو حق کی راہ دکھائے؟ کہہ دیجئے اللہ تعالٰے حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے، بلاشبہ اس کا زیادہ حق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے، یا وہ جو راہ بتانے پر راہ پائے، تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے عجب فیصلے کرتے ہو؟ ان میں سے اکثر ظنیات پر چلتے ہیں، بلاشبہ ظن تو سچ کی یقینیات کے سامنے کچھ کام نہیں دیتا۔ اللہ تعالٰے ان کے افعال سے پوری طرح باخبر ہے۔

◯ کہہ دیجئے کہ یہ قرآن مجید ایسی کتاب تو نہیں ہے جسے وحی الٰہی کے بغیر اپنی طرف سے افترا کر لیا گیا ہو۔ یہ تو صحائفِ مرسلہ کی مصدق ہے اور ان کی تفصیل ہے۔ اس کے منزل من اللہ رب العالمین ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ قرآن، تمہارا افترا ہے تو کہہ دیجئے اگر تم سچے ہو تو تم اس جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ، اور اپنی اعانت کے لئے اللہ تعالٰے کے سوا جن کو چاہو بلا لو۔

◯ دراصل یہ ہر اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جس کا احاطہ ان کا محدود علم کرنے سے قاصر ہے اور
یعتذرون ۱۱

ان کی کوزنگہی اس کی تاویل سے بھی عاجز ہے۔ ان سے پہلے مکذبین کی بھی یہی روش تھی، ان ظالموں کی عاقبت سب کے سامنے ہے۔

○ ان میں سے کچھ لوگ تو ایمان لائیں گے اور کچھ ایمان نہیں لائیں گے، ان کا مقصد محض فساد ہے اور تمہارا اللہ فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔ اگر یہ تیری تکذیب کریں تو انہیں کہہ دیجئے میرے لئے میرا عمل ہے تمہارے لئے تمہارا۔ میری ذمہ داری تم پہ نہیں تمہاری مجھ پہ نہیں۔

○ اے رسولؐ! تمہارے قرآن مجید پڑھنے پہ ان میں سے بعض لوگ کان دھرتے ہیں، لیکن کیا تو بہروں کو سنائے گا خواہ ان میں سمجھنے کی صلاحیت ہی نہ ہو؟ ان میں سے بعض لوگ تمہاری طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں لیکن کیا تو اندھوں کو راہ دکھائے گا جنہیں سوجھ ہی نہیں ہے؟ بے شک اللہ تعالےٰ کسی پہ زیادتی نہیں کرتا۔ یہ لوگ اپنی جانوں پر خود زیادتی کرتے ہیں۔ جس روز اللہ تعالےٰ انہیں جمع کرے گا تو دنیاوی زندگی انہیں ایسی معلوم ہوگی کہ گویا وہ ایک ساعت دن کی رہے تھے اور آپس میں جان پہچان ہوئی تھی۔ خسارے میں تو بلاشبہ وہ رہے جنہوں نے اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش ہونے کو جھٹلایا تھا اور انہیں راہ ہدایت نہ ملی۔ انہیں جو عذاب دیئے جانا ہیں اگر ہم اس کا کچھ حصہ تمہارے سامنے دکھا دیں یا تمہاری وفات کے بعد نازل کریں، بہر حال انہیں ہماری طرف بازگشت کرنا ہے اور اللہ تعالےٰ ان کے اعمالِ زشت پہ گواہ ہے۔

○ ہر ایک امت کے لئے ایک رسول مبعوث ہوا۔ جب اس کی بعثت ہو جاتی ہے تو اُن کے مابین تمام معاملات کا تصفیہ انصاف سے کر دیا جاتا ہے اور کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری سرکشی پر خداوند تعالےٰ کی طرف سے عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا؟ سچ سچ کہو اگر تم جانتے ہو! ارشاد ہوا کہہ دیجئے کہ میں تو اپنے سود و زیاں کا مالک بھی نہیں ہوں، سب کچھ مشیّت الٰہی میں ہے۔

○ ہر ایک امت کے لئے معیادِ تمہیل ہے۔ جب وقتِ معیّن آجاتا ہے تو بلا پس و پیش نہ اس میں توقف ہوتا ہے نہ سبقت (نہ تقدیم نہ تاخیر) ارشاد ہوا کہ مجرم سوچیں اگر اس کا عذاب تم پر دن یا رات کے وقت نازل ہو جائے تو اس کے لئے عجلت کیوں چاہتے ہو؟ کیا عذاب آنے پر ہی ایمان لاؤ گے؟ اب عذاب سے بچنا چاہتے ہو حالانکہ تم اس میں جلدی چاہتے تھے۔ پھر ظالموں کو کہا جائے گا کہ اب ابدی عذاب کا مزہ چکھو، تمہیں تمہارے کرتوتوں کی سزا دی جائے گی۔

اے رسولؐ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو سچ ہے؟ کہہ دیجئے ہاں میرے رب کی قسم یہ بالکل سچ ہے اور تم اللہ کو نزولِ عذاب سے روک نہیں سکو گے۔ ارشاد ہوا کہ عذاب سے

بچنے کے لئے ہر ظالم زمین بھر کے ذخائر تاوان کے طور پر دینے پر تیار ہو جائے گا۔ عذاب الٰہی کو دیکھ کر ضمیر پشیمان ہوں گے ان کا فیصلہ بنا بر انصاف ہو گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

○ آگاہ ہو جاؤ! آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی تمام کائنات اللہ جل جلالہٗ کے قبضۂ قدرت میں ہے یہ کان کھول کر سن لو! اللہ تعالےٰ صادق الوعد ہے، اکثر لوگ اس حقیقتِ کبریٰ سے بے خبر ہیں۔ حیات و ممات پر اسی کو قدرت حاصل ہے اور تم سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔

○ اے بنی نوعِ انسان! تمہارے پاس پروردگارِ عالم کی طرف سے موعظتِ کاملہ آچکی ہے اس میں ان معاصی کے لئے شفاءِ کلّی ہے جو تمہارے دلوں میں گھر کر گئے ہیں اور اہلِ ایمان کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے اور خزینۂ رحمت۔

○ اے رسول ﷺ، کہہ دیجئے، کہ اس فضلِ الٰہی اور رحمتِ خداوندی پر (اور قرآن کریم پر) انہیں خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ روحانی عظمتوں کا یہ گنجینۂ لازوال ان تمام مادی وسائل سے کہیں بہتر ہے جو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ مرزوقاتِ الٰہی کے حلال و حرام کا حکم اپنی خواہشات کے مطابق لگانا افترا علی اللہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اِذن کے بغیر خود فیصلہ کرنے والے مفتری ہیں، انہیں علم نہیں کہ روز قیامت ان سے کیا معاملہ ہونا ہے۔ اللہ تعالےٰ تو انسانوں پر فضل کرتا ہے لیکن اکثر لوگ اس کی نعمتوں کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ﷺ تم جس حال میں بھی ہوتے ہو، جب قرآن مجید میں سے کچھ حصہ لوگوں کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہو، اور جب تم لوگ کسی کام میں مشغول ہوتے ہو تو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں۔ تمہارے ربِ ذوالجلال کی نظر سے ذرّہ برابر چیز خواہ آسمان میں ہو یا زمین میں مخفی نہیں ہے، چھوٹی سے چھوٹی چیز اور بڑی سے بڑی چیز کتابِ مبین میں محفوظ ہے۔ اے لوگو یاد رکھو! جو لوگ اللہ تعالےٰ کے دوست ہیں جن کا سرمایۂ حیات ایمانیات اور تقویٰ ہے، انہیں نہ تو کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ وہ حزن و ملال کے شکار ہوں گے۔ ان کے لئے دنیا و آخرت کی بشارتیں ہیں، اللہ تعالےٰ کے وعدوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی یہ ان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

○ اے رسول ﷺ! ان (کافروں) کی طنز آمیز باتوں سے (جن کا محرک نسلی امتیاز کا تفاخر، جاہ و حشم تمرّد، مال و منال کا تکبّر ہے) تمہیں اندوہ گین نہیں ہونا چاہیئے کائناتِ ہستی کی عزّت پر تمام و کمال اس خدائے ذوالجلال کے لئے ہے جو سب کچھ سنتا ہے، جو سب کچھ دیکھتا ہے۔

○ اے انسانو! آگاہ ہو جاؤ، کہ آسمانوں کی لامحدود بلندیوں اور زمین کی ناپیمود گہرائیوں میں

بھی ہے۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے خود ساختہ معبودوں کو پکارنے والے کس کس کے پیروکار ہیں؟ یہ تو اپنے ظنیات کے بندے ہیں اور محض اٹکل پچو چلا رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو وہ بلند و برتر ذات ہے جس نے رات کو تمہارے لئے سامانِ راحت بنایا، اور دن کو (کاروبار کے لئے) روشن کیا، رسول کی دعوت کے لئے گوشِ ہوش رکھنے والوں کے لئے ان میں نشانیاں ہیں۔

○ کافر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے، کہہ دیجئے کہ وہ تو ان آلائیشوں سے پاک ہے۔ اس کی سب کو احتیاج ہے اس کو کسی کی احتیاج نہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اسی کا ہے۔ تمہارے پاس اپنے اس دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں تم اللہ تعالیٰ کی ذات پر افترا باندھ رہے ہو، جو تم نہیں جانتے کہہ دیجئے، جو لوگ اللہ تعالیٰ پر افترا باندھتے ہیں، وہ ہرگز فلاح یافتہ نہیں ہیں۔ چند روزہ دنیاوی نفع اٹھانا ہے پھر ان کی ہمارے ہاں بازگشت ہے ہم انہیں کفر و جحود اور اعمالِ زشت کے بدلے سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

○ اے رسول ان لوگوں کو حضرت نوحؑ کا حال سنائیے۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا، اے قوم، اگر میری اعلائے کلمۃ الحق کے لئے تم میں موجودگی اور آیاتِ الٰہی کے ذریعے سے تمہاری خیر خواہی تمہیں گراں گزرتی ہے تو میں تو تمہارے ردّ و قبول سے بے نیاز ہوں، میرا بھروسہ تو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ لایزال پر ہے۔ تم پوری منصوبہ بندی کر لو، اور اپنے شریکوں کی مدد لے لو پھر تمہاری کوئی اسکیم (میری مخالفت میں) تم پر غیر واضح نہ رہے۔ پھر میرے خلاف جو منصوبہ طے کیا ہے اس کے مطابق فیصلہ اقدام کرو اور مجھے کسی قسم کی مہلت نہ دو۔

○ اگر تم اعراض عن الحق کرو، تو میں نے تم سے کوئی اجرِ رسالت نہیں مانگا میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے اور مجھے اس کی جانب سے ارشاد ہوا ہے کہ میں اس کے احکام کے سامنے بلا چون و چرا سرِ تسلیم خم کر دوں (فرمانبردارِ کامل بن جاؤں) حضرت نوحؑ کو کافروں نے جھٹلایا، ہم نے اسے اور اس کے ساتھ سفینہ سواروں کو بچا لیا اور انہیں خلعتِ خلافت دے کر وہاں آباد کر دیا، اور اپنی آیات کی تکذیب کرنے والوں کو غرقاب کر دیا۔ دیکھئے، ان لوگوں کا کیا انجام ہوا، جنہیں طوفان کے عذاب سے ڈرایا گیا تھا۔

○ بعد ازاں (حضرت نوحؑ کے بعد) ہم نے کئی رسولوں کو اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا۔ وہ ان کے پاس براہین و دلائلِ حقّہ کی روشنیاں لے کر آئے، لیکن وہ جب جھٹلا چکے تھے اس سے قبول کرنے کو تیار

نہ تھے۔ اس طرح ہم استعدادِ قبولیت حق کھو بیٹھنے والوں کے دلوں پر مُہر لگا دیتے ہیں۔

ان کے بعد ہم نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو اپنی آیات بیّنات کے ساتھ فرعونِ مصر اور اس کے امرائے دربار کے پاس بھیجا۔ وہ قوم کی قوم ہی جرائم میں غرق تھی انہوں نے استکبار کیا جب حق ان کے سامنے آیا تو انہوں نے سحرِ مبین جانا۔ حضرت موسیٰؑ نے صراحت کی کہ یہ تو دنیا و آخرت کی ٹھوس سچائیاں ہیں تم انہیں جادو کہتے ہو، جادوگر تو فلاح یافتہ نہیں ہوتے۔

انہوں نے کہا کہ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں اپنے بڑوں کی راہ سے پھیر دے اور تم دونوں کو ملک میں بڑائی ملے۔ ہم تو تمہیں تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

۸۰۔ فرعون نے کہا کہ میرے پاس ہر ماہر جادوگر کو لے آؤ۔ جب وہ آگئے تو حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ جو تمہیں پھینکنا ہو پھینکو!

جب جادوگروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں تو حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ یہ تم جو کچھ لائے ہو جادو ہے، اللہ تعالیٰ مفسدوں کے کام کو راس نہیں آنے دیتا اس لئے وہ تمہارے جادو کو باطل کر دے گا۔ اللہ احقاقِ حق کرتا ہے خواہ یہ بات مجرموں کو کتنی ہی ناپسند ہو۔ پس موسیٰؑ پر ان کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ انہیں ڈر تھا کہ فرعون اور اس کے قبطی امرائے سلطنت انہیں کسی فتنے میں نہ ڈال دیں۔ فرعون ملک میں مطلق العنان اور منہ زور تھا۔ اور وہ حد سے بڑھا ہوا تھا۔

حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو تو اسی کی ذاتِ مجتمع الصفات پر بھروسہ رکھو، تمہاری فرمانبرداری کا تقاضا یہی ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی قوم نے کہا ہمارا تمام تر بھروسہ خدائے عظیم و برتر کی ذات پر ہے۔ اے ہمارے پالن ہار ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں گروہِ ستمگاران کے لئے فتنہ نہ بنائیے۔ اور ہمیں اپنی رحمتِ بے پایان کے صدقے کافروں کے ظلم و ستم سے نجات دیجئے۔

ہم نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ (ان کے بھائی) کو وحی کی کہ مصر میں اپنی قوم کی سکونت کے لئے ایسے گھر بناؤ جو قبلہ رو ہوں، اور بسہولت نظامِ صلوٰۃ قائم کر لو اور اہلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خوشخبری دے دو۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے قبطی درباریوں کو دنیاوی زندگی کی زیبائشوں اور آسائشوں سے سرفراز کر رکھا ہے کیا یہ اس لئے ہے کہ وہ تیرے بھولے بھالے لوگوں کو تیرے راستے سے بھٹکا دیں، اے ہمارے پروردگار! ان کے اموال کو نیست و نابود کر دے، ان کے دلوں کو سخت تر کر دے کہ وہ لذت ایمان سے محروم رہیں

یہاں تک کہ عذاب دردناک کا خود مشاہدہ کریں۔

ارشادِ باری تعالےٰ ہوا کہ تمہاری (دونوں کی) دعا بارگاہِ ربّ العزت میں قبول ہوگئی ہے۔ تم دونوں کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئے، اور ان راہ کا علم نہ رکھنے والوں کی اتباع نہ کرو۔ ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے کرم بے نہایت سے سمندر سے پار پہنچا دیا۔ فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم و سرکشی سے ان کا تعاقب کیا۔ گہرے پانی میں گیا تو ڈوبنے لگا تو چلّایا، میں نے مان لیا ہے کہ معبود صرف وہی اللہ ہے جسے بنی اسرائیل نے مانا ہے اور اقرار کرتا ہوں کہ میں فرمان برداروں میں سے ہوں۔

ارشاد ہوا اے فرعون، اب سرِ عبودیت جھکاتا ہے جبکہ اس سے پہلے تو معصیت شعار تھا اور تو نے لوگوں کے امن و عافیت کو تہ و بالا کر رکھا تھا۔ آج، تجھے اپنی بداعمالیوں کی سزا میں غرق ہونا ہے لیکن تیرے بدن کو ہم بچائیں گے، تاکہ تو آنے والی نسلوں کے لئے عبرت کا باعث ہو (غالباً اسی فرعونِ مصر کی لاش ایک مقام ابوزنیمہ میں ملی (یا تھیبس میں) جو قاہرہ کے میوزیم میں محفوظ ہے) لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو ہماری قدرت کی نشانیوں سے غفلت برتتی ہے۔

ارشاد ہوا ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے قبطی صلاح کاروں کی بربادی کے بعد، نظامِ عالم میں شائستہ و برتر مقام دیا۔ انہیں پاکیزہ وسائلِ رزق مہیا کئے، انہوں نے اپنی کوتاہئ فکر و فہم کی بنا پر علمِ الٰہی پہنچ جانے کے باوجود اختلاف کیا۔ ان اختلافات کا فیصلہ اللہ بروزِ قیامت کردے گا۔

اے آیاتِ الٰہی کے سامع! اگر تجھے ان تنزیلات کی صداقت میں شبہ ہے جو ہم نے تیری طرف نازل کی ہیں تو طمانیتِ قلب کے لئے پہلے اہلِ کتاب سے پوچھ لے تحقیق عالمی سچائیوں کا گنجینہ قرآنِ مقدس تیرے رب کی طرف سے آچکا ہے، اس میں شک آرندہ مت بنو اور نہ ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ جنہوں نے آیاتِ الٰہی کی تکذیب کے سبب نقصان اٹھایا۔ بلاشبہ جن لوگوں پر تیرے پروردگار کا حکم ثابت ہوگیا ہے، خواہ کتنے ہی معجزات تم لاؤ، وہ دردناک عذاب چکھے بغیر ایمان نہیں لائیں گے۔

کوئی بستی حضرت یونسؑ کی قوم کی طرح لوگوں کی ایسی کیوں نہ ہوتی جن کو ایمان نفع دیتا، جب قومِ یونسؑ ایمان لائی تو ہم نے ذلت و رسوائی کا عذاب ان سے دور کردیا اور اسے ایک مدتِ حیات تک سامانِ آسائش بخشا۔

اگر مشیتِ الٰہی ہوتی تو کائناتِ ارضی میں ساری مخلوقِ انسانی ایمان لے آتی۔ کیا تم لوگوں کو صاحبِ ایمان بننے پر مجبور کرو گے؟ (جانِ اکرم) کسی ذی روح کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر ایمان لائے۔

۱۰۰۔ دولتِ ایمان سے مالا مال ہو سکے۔ سُنّت اللہ یہ ہے کہ لا یعقل انسانوں پر اللہ تعالٰے اپنا عذاب ڈال دیتا ہے۔ (رجس، غلاظت، عذاب، غضب)

کہہ دیجئے غور کرو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں کیا کیا کچھ ہے؟ (اللہ تعالٰے کی حکمتوں کے مشاہدات ہیں) لیکن معجزے اور تنذیر کی ساری آیات ان دولتِ ایمان سے بے نصیبوں کے لئے کوئی کام نہیں دے رہی ہیں یہ کافرین ماضی کی روش پر ہیں، کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

جب ہمارا عذاب نازل ہوتا ہے تو ہم اپنے رسولوں کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچالیتے ہیں اسی طرح اگر اہلِ مکہ پر عذاب نازل ہوا تو ہم پر مومنوں کا حق ہوگا کہ ہم انہیں کوئی گزند نہ پہنچنے دیں۔

اے بنی نوعِ انسان اگر تمہیں میرے دین کے بارے میں کوئی شک ہے تو سن لو کہ میں تو تمہارے ان خود ساختہ معبودوں کی پرستش نہیں کرتا ہوں، میں تو اس اللہ، خالق موت و حیات کی عبادت کرتا ہوں، جو صاحبِ اختیار ہے کہ تم پر موت طاری کر دے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں مومنوں میں سے ہوں۔ اور مجھے یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ "یکسو ہو کر اپنے دین پر قائم رہ اور مشرکوں سے کوئی سروکار نہ رکھ اللہ تعالٰے کے سوا کسی کو مت پکار، اس کے سوا نہ تو کوئی نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر تو ماسوا اللہ کو پکارے گا تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

اگر قدرت کی طرف سے تجھے کوئی گزند پہنچے، تو اس قادرِ مطلق اللہ کے سوا اسے کوئی دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ تجھے بھلائی پہنچانا چاہے تو اس کے فضل و کرم کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ وہ اپنے فضلِ بے پایاں اور کرمِ لامتناہی سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نواز دے وہ صاحبِ غفران ہے۔ وہ صاحبِ رحمت ہے۔"

کہہ دیجئے اے بنی نوعِ انسان، تمہارے پروردگارِ عالم کی طرف سے غیر فانی سچائیوں اور اٹل صداقتوں کا گنجینۂ ہدایت قرآن مجید آچکا ہے۔ اب جو راہِ راست اختیار کرے راست روی اسی کو فائدہ دے گی، اور اگر گمراہی اختیار کرتا ہے تو اس کا تمام تر وبال اسی پر ہے۔ میں تم لوگوں کا مختار نگاہبان نہیں ہوں۔

اے رسولؐ تم اتباع کرو جو تم پر ہم نے وحی بھیجی ہے اور ثابت قدم رہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ غلبۂ دین کا فیصلہ کر دے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورۃ ہودؑ ۱۱ | حضرت ہودؑ سامی نسل کے قدیم ترین پیغمبر ہیں۔ تورات کی صحیفۂ پیدائش میں

یعتذرون ۱۱

آپ کا نام ھبر ہے۔ آپ کی قوم جنوبی عرب میں آباد تھی اس سورت میں آپ کا ذکر بھی آیا ہے اس لئے یہ سورت آپ کے نام سے موسوم ہے۔

سورت ہود مکی ہے۔ اس کی (۱۲۳) آیات ہیں اور (۱۰) رکوع۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

○ الرٰ (حروفِ مقطعات) قرآنِ مجید وہ کتابِ لازوال ہے جس کی آیات پختگئ فکر پر دلالت کرتی ہیں، اور پھر انہیں مفصّل طور پر صاحبِ خبر وحکمت خدائے قدّوس نے بیان کیا ہے۔ کہ تم اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی بجائے کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں اس کی طرف سے تمہیں اعمال سوء کی سزا سے ڈرانے والا اور نیک اعمال پر جزا کی خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اور اس لئے بھی کہ تمہیں کہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں پر معافی چاہو پھر اس کے حضور توبہ کرو، وہ تمہیں اپنی رحمت سے بہتر اسباب مہیا کرے گا اور ہر صاحبِ فضیلت پر اپنا فضلِ مزید عطا فرمائے گا۔ اگر تم روگردانی کرو گے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تمہیں ہولناک دن کا عذاب نہ آئے۔ تمہیں اسی رب العزت کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور اس کی قدرت کاملہ ہر شے پر محیط ہے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں تاکہ تم سے ان کی دشمنی چھپی رہے۔ آگاہ رہو کہ جب یہ اپنے کپڑے اوڑھتے ہیں (اپنے آپ کو چھپاتے ہیں) تو خدائے علیم بذات الصدور جانتا ہے کہ وہ کیا چھپا رہے ہیں اور کیا ظاہر کر رہے ہیں۔

پ ۱۲

○ رواں دواں حیواناتِ ارضی میں کوئی ایسا جاندار نہیں ہے جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر نہ ہو۔ وہ علاّم الغیوب یہ بھی جانتا ہے کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہوگا اور اسے بعد وفات سپرد کہاں کیا جانا ہے، یہ سب کچھ کتابِ روشن میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہتم بالشان ذات وہ ہے جس نے آسمان اور زمین کی تخلیق چھ مراحل میں کر دی۔ قبل ازیں اس کی قیّومیت پانی پر تھی، اور یہ عملِ تخلیق اس لئے سرانجام پایا تاکہ وہ آزمائے کہ تم میں سے اچھا عمل کرنے والا کون ہے؟ اور اے رسول اگر تو ان سے بعث بعد الموت کا ذکر کرے تو یہ کافر ضرور کہیں گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

○ اگر ہم کافروں سے عذاب خاص مدّت تک ٹالتے ہیں، تو یہ کہنے لگتے ہیں کہ عذاب کو آخر کس نے روک رکھا ہے؟ آگاہ ہو جاؤ، جس دن ان پر عذاب آگیا تو وہ ٹالا نہیں جائے گا۔ جس کا وہ تمسخر اڑاتے تھے وہ انہیں چاروں طرف سے گھیر لے گا۔ ہم انسان کو اپنی رحمت سے نعمتوں کے مزے چکھائیں پھر ان سے محروم کر دیں تو وہ ناامید ہو جاتا ہے اور کفرانِ نعمت کرنے لگ جاتا ہے، پھر

جب ہم اسے تکلیف کے بعد آسائیش سے ہمکنار کریں تو وہ خوش ہوتا ہے کہ مجھ سے ساری کلفتیں
۱۰۔ دُھل گئیں۔ وہ اتراتا بھی ہے اور شیخی بھی بگھارتا ہے۔ ہاں اس میں استثناء ان لوگوں کا ہے جو صابر
ہیں، اور نیکوکار ہیں ان کے لئے مغفرت بھی ہے اور اجرِ عظیم بھی۔

○ اے رسولؐ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم تنزیلات الٰہی میں سے کچھ حصہ چھوڑ دو کہ تم نے ان کے حوصلہ شکن
رویّے پر دل تنگی محسوس کی اور اس بناء پر کہ وہ کہیں گے کہ تجھ پر خزانہ کیوں نہ اُترا یا تمہارے ساتھ
فرشتہ کیوں نہ آیا۔ اے رسولؐ تُو تو انہیں اپنے اعمالِ بد کے عواقب سے ڈرانے والا ہے اور
اللہ تعالےٰ تو ہر چیز کا مختار ہے۔

○ کیا یہ الزام دھرتے ہیں کہ یہ آیاتِ بیّنات تو اپنی طرف سے بنا لایا ہے کہہ دیجئے کہ
اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو تم اس جیسی دس سورتیں ہی تصنیف کر دکھاؤ، اور اللہ تعالےٰ کے سوا
جس سے چاہو مدد لو، اگر ان سے کوئی جواب نہ بن پڑے تو جان لو کہ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کے علم سے
اتارا گیا ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

○ کیا تم اس کی فرماں برداری کا قلادہ اپنے گلے میں ڈالنے کے لئے تیار ہو! جو شخص حیاتِ
دنیاوی کی آسائش و زیبائش چاہتا ہے، تو ہم اس کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیتے ہیں، اور
اور وہ دنیا میں گھاٹے میں نہیں رہتے۔ لوگوں کا یہ گروہ ہے جس کا مقدّر آخرت میں نارِ جہنّم کے سوا کچھ
نہیں۔ ان کے یہاں کے اعمال اکارت گئے، اور ان کے معمولاتِ باطل ہو گئے۔ پس کیا وہ شخص اپنے
ربّ کی کھلی دلیل پر قائم ہے اور ایک شاہد بھی اس پر تائید کرے، اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب
(تورات) بھی آئی ہوئی تھی جو زندگی کے امور میں رہنمائی دیتی تھی اور اللہ تعالےٰ کی سرتاسر رحمت تھی۔
یہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں، جو احزاب (قوموں) میں سے اس سے انکار کرتا ہے اس کا ٹھکانہ
دوزخ ہے۔ پس تو اس میں شک میں مبتلا نہ ہو جانا، بلاشبہ یہ تیرے پاک پروردگار کی جانب سے
غیر فانی سچائیوں کا ترجمان (قرآن مجید) ہے، البتہ اکثر لوگ اس کی عظمتوں سے باخبر نہیں اور ایمان
نہیں لاتے۔

○ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا، جو اللہ تعالےٰ کی منزّہ و مبرّا ذات پر کذب و افترا پردازی
کرے، یہ لوگ حضورِ حق روزِ قیامت پیش کئے جائیں گے، اور گواہ شہادت دیں گے کہ یہ وہ بدقسمت
ہیں جو اپنے ربّ پر جھوٹ، بہتان تراشی کرتے تھے۔ سنو، ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ان ظلم
کرنے والوں پر جو لوگوں کو اللہ تعالےٰ کے راستے سے روکتے تھے، ان کے لئے راہِ کج چاہتے تھے اور

دمامن دآبہ ۱۲

وہ یوم آخرت سے بھی انکار کرتے تھے۔ یہ لوگ ایسے نہ تھے کہ اللہ تعالٰے کو دنیا میں عاجز و بے بس کر دیں، ان کا اللہ تعالٰے کے سوا کوئی اور معاون و مددگار نہ تھا۔ ان کا عذاب دوگنا کر دیا جائے گا

۲۰۔ وہ نہ تو کلمۂ حق کی کماحقہ سماعت کے قابل تھے نہ مشاہداتِ حق کی بصارت کے ہی۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں رکھا اور ان کی ساری افتراپردازیاں باطل ہو گئیں

○ بے شک یہ آخرت میں سب سے زیادہ خسارہ پانے والوں میں سے ہوں گے جو لوگ اہلِ ایمان ہیں اور نیکوکار، اور حضورِ حق انتہائی عجز سے گڑگڑاتے ہیں یہی لوگ اصحاب الجنۃ ہیں، اور انہیں وہاں ہمیشہ رہنا ہے (کافروں اور مومنوں کی) مثال تو ایسی ہے جیسے دو فریق ہوں، ایک فریق اندھوں اور بہروں کا ہو اور دوسرا فریق دیکھنے والوں اور سننے والوں کا یہ دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں، کیا تم دھیان نہیں کرتے؟

○ ان دنوں اسی طرح کی کشمکشِ کفر و ایمان تھی جب ہم نے حضرت نوحؑ کو اپنی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہاری بداعمالیوں کے عواقب سے صاف صاف ڈرانے والا رسول مبعوث ہوا ہوں۔ مجھے تمہیں یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالٰے کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، مجھے ڈر ہے کہ شرک نہیں ترک کرو گے تو ایک المناک دن کا عذاب کہیں تم پر نازل نہ ہو۔ کافروں کے سردار بولے تو تو ہم جیسا ایک انسان ہی تو ہے اور رو واروی میں تیری اتباع کرنے والے اراذل لوگ ہیں (اشراف نہیں) پھر ہم تجھ میں سے اپنے آپ پر کوئی فضیلت یا بزرگی بھی نہیں دیکھتے۔ بلکہ تمہیں دروغ گو سمجھتے ہیں۔ حضرتِ نوحؑ نے کہا اے قوم دیکھو تو، اگر میں اللہ تعالٰے کی روشن دلیل پر ہوں، اور اس نے مجھے اپنی خاص رحمت سے نوازا ہے، پھر وہ دلیل تم پر پوشیدہ ہو جائے تو کیا طریقہ ہے کہ جس بات کو تم ماننا نہ چاہو تو کیا اس پر ایمان لانا ہم زبردستی تم پر چپک دیں؟

○ اے قوم میں تم سے تبلیغِ دینِ حق پر اجرِ رسالت کے طور پر مال و منال نہیں مانگتا، میرا اجر تو میرے پاک پروردگار پر ہے۔ تمہارے کہنے پر میں ان مسلمانوں کو (جنہیں عظمتِ ایمانی نے تم سب سے سربلند کر دیا ہے) نکال بھی نہیں سکتا، یہ اہلِ ایمان اپنے رب سے ملنے والے ہیں (ان کے سینے تو علم و عرفان سے روشن ہیں) ہاں تمہیں میں جہالت کی ظلمت میں بھٹکتا ہوا دیکھ رہا

۳۰۔ ہوں۔ اگر میں تمہارے کہنے پر انہیں نکال دوں تو مجھے اللہ تعالٰے کی ناراضگی اور عذاب سے کون بچائے گا؟ غور تو کرو؟

○ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالٰے کے خزانے ہیں، اور نہ یہ کہ میں علمِ غیب

وانہی و آیہ ۱۲

رکھتا ہوں، اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں، کہ تم جنہیں چشم حقارت سے دیکھ رہے ہو وہ عند اللہ خیر سے محروم رہیں گے، اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہی ان کے دلوں کے بھید جانتا ہے میں اگر ان کے ایمان کے بارے میں یا ان کے اعمال کے بارے میں خلاف واقعہ بات کہوں تو میں تو بلاشبہ اس وقت ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔

○ وہ لوگ کہنے لگے، اے نوحؑ تو نے ہم سے بہت بحث کر لی ہے، سو اب اگر تو سچا ہے تو ہم پر وہ عذاب لے آ جس کی تو دھمکی دے رہا ہے۔ حضرت نوحؑ نے جواب دیا کہ عذاب نازل کرنا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے جب اس کا عذاب نازل ہوا تو تم اللہ تعالیٰ کو اس سے روک نہیں سکو گے میں تمہاری خیر خواہی چاہتا ہوں لیکن میری خیر خواہی تمہیں نفع نہیں دے سکتی اگر مشیت ایزدی تمہیں تمہاری گمراہی کی سزا دینا چاہے وہی اللہ تعالیٰ تمہارا پالن ہار ہے۔ اور اس کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔

○ اے رسولؐ کیا یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید تم نے اپنے پاس سے بنا لیا ہے کہہ دیجئے، کہ اگر میں نے ایسا کیا ہے تو اس جرم کی تمام تر ذمہ داری مجھ پر ہے، اور جس جرم کا ارتکاب تم کر رہے ہو اس کی ذمہ داری سے میں بری ہوں۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے وحی کی نوحؑ کو کہ جو لوگ اب تک ایمان لا چکے ہیں ان کے علاوہ کوئی ایمان نہیں لائے گا اس لئے تم اُن کے اعمالِ زشت پر اندوہ گیں نہ ہو ہماری نگہداشت میں ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بناؤ، ہم سے ظالموں کے بارے میں سفارشاً کچھ نہ کہنا، کیونکہ وہ ضرور غرق کئے جائیں گے۔ نوحؑ کشتی بنا رہا تھا تو اس کی قوم کے سرداروں میں سے جو کوئی دیکھتا تمسخر کرتا، نوحؑ جواب میں کہتا، اگر آج تم میرا مذاق اڑا رہے ہو تو ایک وقت آئے گا کہ ہم بھی تمہارا مذاق اڑائیں گے تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا، کہ رسوا کن اور تا قیامت جاری رہنے والا عذاب کس پہ نازل ہوتا ہے؟ یہاں تک کہ عذاب کی گھڑی آ پہنچی وہ تنوّر ابل پڑا (روئے زمین پہ پانی ابل پڑا) ہم نے حکم دیا کہ ہر قسم کے جانوروں کے نر و مادہ دو دو کشتی میں سوار کر لو، اور اپنے گھر والوں کو بھی بجز ان کے جن کے بارے میں حکم ہو چکا ہے (حضرت نوحؑ کی بیوی واعلہ اور بیٹا کنعان بھی ان میں شامل تھے) اور اہل ایمان کو، اگرچہ ایمان لانے والے قلیل التعداد تھے۔ نوحؑ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ اس کا چلنا اس کا لنگر انداز ہونا اللہ کے نام سے ہے بے شک اللہ تعالیٰ میرا پروردگار، بڑا غفور اور رحیم ہے۔

○ کشتی پہاڑوں کی طرح بلند موجوں میں چلی جا رہی تھی۔ نوحؑ کا بیٹا الگ کنارے کی طرف

جا رہا تھا۔ نوحؑ نے پکار کر کہا اے بیٹے، ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کی معیت چھوڑ دے وہ (کنعان) بولا میں کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا، اور وہ مجھے پانی کے ریلوں سے بچا لے گا۔ نوحؑ نے کہا آج عذابِ الٰہی سے بچانے والا کوئی نہیں ہے الا اس کے جس پر وہ رحم کرے۔ باپ بیٹے کے درمیان ایک بڑی موج حائل ہو گئی اور کنعان غرق ہو گیا۔ ارشادِ الٰہی ہوا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کرلے اور اے آسمان سے برسنے والے بادلو تھم جاؤ، چنانچہ پانی اتر گیا۔ عذابِ طوفان اپنے انجام کو پہنچا کشتیٔ نوحؑ جودی پہاڑ (واقع جزیرہ ابن عمر کردستان) پر ٹھہر گئی۔ کہا گیا ظالموں کی قوم ہلاک ہو! حضرت نوحؑ نے بدرگاہِ ربّ العزت استدعا کی کہ اے میرے پروردگار! میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے تیرا وعدہ بالکل حق ہے اور تو فیصلہ کرنے والوں میں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، ارشاد ہوا اے نوحؑ! کنعان تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔ وہ شائستہ و نیک اعمال سے محروم ہے، اے نوحؑ مجھ سے وہ سوال نہ کر جس کی حقیقت کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ ان جانوں کی سی باتیں نہ کرو۔

حضرت نوحؑ نے کہا! اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں اگر تو نے از راہِ غفران و رحمت مجھے معاف نہ کر دیا تو میں سخت خسارہ اٹھاؤں گا۔

ارشاد ہوا۔ اے نوحؑ! ہماری طرف سے تم پر اور تمہارے ساتھ جماعتوں پر سلام و برکت ہو! اب کشتی سے اتر جاؤ ہاں ان جماعتوں میں ایسی جماعتیں بھی ہوں گی جنہیں ہم کچھ وقت تک زندگی کی سہولتیں اور آسائشیں دیں گے، اور پھر ان کے کفرانِ نعمت کے سبب سے پھر انہیں عذابِ دردناک میں مبتلا کر دیا جائے گا۔

اے رسولؐ یہ ماضی کی تاریکیوں میں چھپے ہوئے دور کی باتیں ہیں جو ہم تمہیں وحی کر رہے ہیں۔ ان کا تمہیں اور تمہاری قوم کو اس سے پہلے علم نہ تھا۔ لیں صبر کیجئے، بہتر انجام تو تقویٰ شعاروں کا ہے۔

ارشاد ہوا کہ ہم نے قومِ عاد (جنوبی عرب کی قدیم ترین قوم، تمیر د بتدسہ میں ماہر نسب نامہ عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوحؑ) کی طرف ان کے نسبی بھائی ہودؑ کو بھیجا۔ اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے تم تو اللہ تعالیٰ ۵۰۔ پر افترا باندھ رہے ہو، اے قوم میں تبلیغِ دین پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اس ذاتِ والاصفات کے ذمے ہے جس کی میں تخلیق ہوں ہوش کے ناخن لو!

وما من دابہ ۱۲

○ اے قوم اپنے پالن ہار سے بخشش طلب کرو، پھر اس کی جناب میں اپنے گناہوں پر توبہ کرو (تم خشک سالی سے پریشان ہو) وہ رحمٰن و رحیم تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا تمہیں خوشحال کر دے گا تمہاری افرادی قوت میں متعدبہ اضافہ ہوگا ہاں یہ خیال رکھو کہ مجرموں کی طرح روگردانی نہ کرو۔

○ قوم عاد نے کہا اے ہُود! تو اپنی نبوت کی واضح دلیل تو نہیں لایا تیرے کہنے سے تو ہم اپنے معبودوں کو ترک نہیں کرتے اور نہ ہی تیری رسالت پر ہم ایمان لاتے ہیں، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تمہیں ضرر پہنچا دیا ہے۔ حضرت ہُودؑ نے کہا میں اللہ تعالےٰ کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ اس سے بیزار ہوں جسے تم اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھہراتے ہو تم سب مل کر میرے خلاف نقصان پہنچانے کی جو تدبیر کر سکتے ہو کر لو، مجھے کوئی مہلت نہ دو، میں نے تو اللہ تعالےٰ کی ذات پر بھروسہ کیا ہے جو میرا پروردگار ہے اور تمہارا بھی، اور روئے زمین پر چلنے پھرنے والی کوئی مخلوق نہیں جس کے موئے پیشانی اس کے دستِ قدرت میں نہ ہوں۔ بیشک میرا پالن ہار راہ راست پر ہے۔

○ پس اگر تم روگردانی کرو گے تو اس کی ذمہ داری تم پر ہے، میں نے تو تمہیں اللہ تعالےٰ کا پیغام ہدایت پہنچا دیا ہے اب قانونِ استبدالِ اُمّت کے مطابق اللہ تعالےٰ تمہاری جگہ دوسری قوم کو خلافت عطا فرمادے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے، بے شک میرا ربّ ہر چیز کا نگہبان ہے۔ ارشاد ہوا جب ہمارا حکم عذاب نافذ ہو گیا ہم نے اپنی رحمت سے ہُودؑ اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے ان سب کو بچا لیا۔ اور انہیں شدید عذاب سے کوئی گزند نہ پہنچا۔

○ یہ (آگ بجھی ہوئی ادھر ٹوٹی ہوئی طناب ادھر) عاد کی بستیاں ہیں۔ قومِ عاد نے آیاتِ ربّانی کے ساتھ جحود کیا، اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی تھی، اور ہر سرکش دین دشمن کی اتباع کی تھی۔ ان پر ہم نے دنیا و آخرت کی لعنتیں مسلط کر دیں۔ بے شک قومِ عاد نے اپنے ربّ کے خلاف علَم کفر و جحود بلند کیا، سُنو! قومِ عاد دھتکار دی گئی، جو حضرتِ ہود کی قوم تھی۔

○ ارشاد ہوا قومِ ثمود (عربِ قدیم کی ایک سامی قوم انجینئرنگ اور سنگ تراشی میں ید طولیٰ رکھتی تھی، ثمود اس کے مورثِ اعلیٰ کا نام تھا۔ ثمود بن جثیر بن ارم بن سام بن نوحؑ) کی طرف ہم نے ان کے نسبی بھائی صالحؑ (صالح بن عبید بن آصف بن شیخ بن جود بن ثمود) کو ہدایت کے لئے بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم اپنے اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو اس کے سوا اور کوئی لائقِ عبادت نہیں ہے اس کی ذات وہ ہے جس نے زمین سے تمہاری تخلیق کی، زمین میں ہی تمہیں آباد کیا۔ پس گناہوں پر اس کی بخشش

مانگو، اسی کی طرف رجوع کرو، بیشک میرا رب دُعا سننے کے لئے قریب ہے اور اسے قبول بھی کرتا ہے۔
صالح کی قوم نے کہا۔ قبل ازیں تو تو ہماری امیدوں کا سہارا تھا، کیا تو ہمیں، ان (بتوں) کو پوجنے سے روکتا ہے جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجتے چلے آرہے ہیں، ہمیں اس دین کی صداقت کے بارے میں شبہ ہے، جس کی طرف تو ہمیں بلا رہا ہے اس سے ہمارے دل مضطرب ہو گئے ہیں۔

○ صالح نے کہا اے میری قوم ذرا خیال تو کرو، اگر میرا موقف اپنے رب کی دلیلِ واضح و روشن پر مبنی ہے اور اس مرکزِ رشد و ہدایت نے مجھے رحمتِ نبوّت سے نوازا ہے، تو میں اگر اس خدائے قدّوس و صاحبِ جبروت کی نافرمانی کروں تو مجھے اس کے عذاب سے کون بچائے گا تم تو اس نافرمانی میں میرے خسارے میں اضافہ ہی کر سکتے ہو اے قوم یہ ناقۃ اللہ ہے جو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے۔ اسے اللہ کی زمین میں چرنے کے لئے کھُلا چھوڑ دو اسے کوئی گزند نہ پہنچے ورنہ جلد ہی تم عذابِ الٰہی کی گرفت میں آجاؤ گے۔ ان نافرمانوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ حضرت صالحؑ نے کہا کہ تمہیں تین دن تک گھروں کے آرام و راحت سے متمتع ہونے کی مہلت ہے سے بعد ازاں عذابِ الٰہی نازل ہو گا یہ وعدہ غیر مکذوب ہے۔

○ جب ہمارے عذاب کے حکم کا نفاذ ہو گیا تو ہم نے صالحؑ کو اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو عذاب سے بچا لیا اور روزِ قیامت کی رسوائی سے بھی۔ تیرا پروردگار یقیناً قوی اور بالادست ہے۔
ان ظالموں پر ایک دِل دوز غیبی چیخ کی آفت آئی، اور صبح کو وہ اپنے گھروں میں بے جان پڑے تھے۔
ایسا لگتا تھا کہ وہاں کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے۔

سنو قومِ ثمود نے اپنے رب کے خلاف عَلَم کفر و جحود بلند کیا سنو! ثمود پر (رحمت خداوندی سے دوری) پھٹکار ہے۔

○ (وہ واقعہ بھی یاد کرو جب) ہمارے فرستادہ فرشتے حضرتِ ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لائے۔ انہوں نے سلام کہا، ابراہیمؑ نے سلام کا جواب دیا اور از راہِ تواضع جلد ہی ان کے لئے گوسالہ بریاں لے آیا۔ جب ابراہیم نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو انہیں مشتبہ سمجھا اور ان کے بارے میں دل میں خرخشہ محسوس کیا۔ وہ بولے خائف نہ ہوجئے ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے قومِ لوطؑ کی طرف ہلاکت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ حضرتِ ابراہیمؑ کی بیوی (حضرت سارہؑ) ساتھ کھڑی تھیں وہ ہنس پڑیں تو فرشتوں نے اسے ہماری طرف سے اسحاقؑ کی ولادت کی خوشخبری سنائی اور اسحاقؑ کے بعد یعقوب (پوتے) کی ولادت کی بھی۔

○ حضرت سارہؑ نے کہا، وائے من! کیا میں بچہ جنوں گی، بوڑھی کھوسٹ اور یہ میرا شوہر بھی طویل العمر ہے۔ یہ تو عجیب بات ہوگی۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا تو اللہ تعالٰے کے حکم پہ تعجب کرتی ہے۔ اے اہلِ خانہ تم پہ اللہ تعالٰے کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں وہ ذات ہی حمد کے لائق ہے اور سب بزرگی بھی اسی کو سزاوار ہے۔ جب حضرتِ ابراہیمؑ سے خوف دور ہوا اور اسے لڑکا پیدا ہونے کی بشارت بھی مل گئی۔ تو وہ قومِ لوطؑ کے بارے بحث کرنے لگا کہ اسے عذاب میں مہلت عطا ہو۔ بے شک ابراہیمؑ بردبار، اور نرم دل تھا اور صاحبِ انابت الی اللہ تھا۔

○ ارشاد ہوا اے ابراہیمؑ قومِ لوط سے ہمدردی کا خیال ترک کر دے، ان پہ عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے یہ عذاب اٹل ہے۔ جب فرشتے لوطؑ کے پاس گئے تو وہ انہیں دیکھ کر رنجیدہ خاطر اور دل تنگ ہوا، اور کہنے لگا آج کا دن تو بڑا سخت دن ہے۔ قوم کے لوگ فرشتوں کو جو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے دیکھ کر دوڑتے ہوئے آئے جس طرح وہ پہلے بُرے کام کے عادی تھے۔ حضرت لوطؑ نے اپنی قوم سے اپیل کی کہ یہ میری لڑکیاں موجود ہیں، بعد نکاح ان سے تمہاری مباشرت حلال ہے اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھے رسوا نہ کرو، کیا تم میں کوئی شریف آدمی نہیں ہے؟

○ قوم نے جواب دیا کہ تجھے تو معلوم ہی ہے کہ ہمارا تیری بیٹیوں پہ کوئی حق نہیں ہے، اور تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہمیں کیا درکار ہے۔ حضرت لوطؑ نے کہا اے کاش، میرے پاس اتنی قوت ہوتی ۸۰ کہ تمہیں سبق سکھا سکتا، یا کوئی مضبوط سہارا ہوتا تاکہ تمہارے مضرات سے بچ سکتا۔ فرشتوں نے کہا اے لوطؑ ہم تیرے ربّ کے فرستادہ فرشتے ہیں، انہیں تم پہ دسترس حاصل نہیں ہوگی۔ پس تو رات کا کچھ حصہ رہے، اپنے گھر والوں کے ساتھ نکل جا، اور تم میں کوئی پیچھے نہ دیکھے (بجز تیری بیوی کے جسے عذابِ موعودہ ضرور پہنچنا ہے) ان پہ نزولِ عذاب صبح کو ہونا ہے اور صبح تو قریب ہی ہے۔

○ جب ہمارا عذاب کا حکم نافذ ہو گیا تو ہم نے اس بستی کو تہ و بالا کر دیا، اس پہ کھنکریلی پتھریاں متواتر برسائیں جن میں سے ہر پتھر پہ نشان تھا، یہ بستی ان ظالم اہلِ مکہ سے دور نہیں۔ (عبرت پکڑیں)

○ اہلِ مدین (حضرت ابراہیمؑ کی تیسری زوجہ محترمہ بی بی قتورہ کے صاحبزادے مدین کے نام سے موسوم ایک شہر تھا اور اس میں آباد تجارت پیشہ قومیں اہلِ مدین تھیں) کی ہدایت کے لئے ہم نے ان کا نسبی بھائی شعیبؑ بھیجا (حضرت موسیٰؑ کے خسر شعیبؑ بن میکیل) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، تم تجارت پیشہ لوگ ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو، میں تمہاری تجارت کو پھولتا پھلتا دیکھ رہا ہوں مگر (ماپ تول میں خرابی کے سبب) مجھے ڈر ہے

کہ کہیں تمہیں کبھی عذابِ الٰہی نہ گھیرے۔

○ اے میری قوم ماپ تول کا نظام مبنی بر انصاف و عدل ہونا چاہیئے۔ اور بیع وشراء میں لوگوں کو کم چیزیں نہ دیا کرو، اس سے فساد کا اندیشہ ہے۔ تم ملک میں فساد کا باعث نہ بنو اللہ تعالےٰ کا مقرر کردہ نفع (بچت) تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تمہاری زندگی کا محور ایمانیاتِ کاملہ ہے۔ میں کوئی تم پہ نگہبان مقرر نہیں ہوں۔

○ اہلِ مدین نے کہا کہ اے شعیبؑ! کیا تیرا نظامِ عبادات تجھ سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے معبودوں کو ترک کر دیں، جنہیں ہمارے آباؤ اجداد سالہا سال سے پوجتے رہے ہیں نیز یہ کہ ہم ماپ تول اور نفع خوری میں حسبِ منشا جو کچھ من مانی کرتے ہیں اسے چھوڑ دیں بلاشبہ تو ہی تو بڑا بردبار اور صحیح راہ پہ چلنے والا رہ گیا ہے۔

○ حضرت شعیبؑ نے کہا، ذرا دیکھو تو، اگر میں اپنے پالنہار اللہ تعالیٰ کی دلیلِ روشن پہ قائم ہوں اور اس نے مجھے مرزوقاتِ حلال سے سرفراز کیا ہے میں ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ تمہاری مخالفت میں خود وہ کام کروں جس سے تمہیں روکتا ہوں۔ جس حد تک مجھ میں استطاعت ہے میں اصلاح اور صرف اصلاح چاہتا ہوں۔ مجھے جو بھی توفیقِ عمل مرحمت ہونا ہے صرف اللہ تعالےٰ کی تائید سے حاصل ہونا ہے مجھے اس پر بھروسہ ہے اور اسی کی طرف انابت ہے۔ اے قوم میرے خلاف تمہاری سازش و نافرمانی کہیں اس نوبت تک نہ پہنچے کہ تم پہ بھی عذابِ الٰہی اسی طرح نازل ہو جس طرح قومِ نوحؑ۔ یا قومِ ہودؑ یا قومِ صالحؑ پہ نازل ہوا اور قومِ لوطؑ کا انجام تو ماضی قریب ہی کا واقعہ ہے۔ پروردگار کی بارگاہ ۹۰ میں استغفار کرو اس کے حضور تائب ہو، بلاشبہ میرا رب رحم کرنے والا ہے اور محبت کرنے والا ہے۔

○ اہلِ مدین نے حضرت شعیبؑ سے کہا کہ تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں اور تُو ہم میں ہے بھی ناتواں سا آدمی، اگر تو صاحبِ قبیلہ نہ ہوتا تو تجھے ہم سنگسار کر دیتے، پھر تُو ہم میں گرامی قدر و صاحبِ غلبہ بھی نہیں ہے۔ شعیبؑ نے کہا اے میری قوم کیا میرے اہلِ قبیلہ کا دباؤ تم پہ اللہ تعالےٰ سے بھی زیادہ ہے اور تم نے اس قادرِ مطلق کو پشت ڈال رکھا ہے۔ اسے نہ بھولو کہ میرے ربّ نے تمہارے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اے میری قوم تم اپنے طریق پہ کام کرتے جاؤ میں اپنے دین پہ کاربند ہوں، میں بھی تمہاری طرح منتظر ہوں کہ ہم میں جھوٹا کون ہے اور رسوا کن عذاب کس کے لئے ہے؟

○ جب ہمارا حکمِ عذاب نافذ ہو گیا ہم نے شعیبؑ کو اور ان کو جو اہلِ ایمان اس کے ساتھ تھے،

اپنی رحمت سے بچا لیا۔ ظالم ایک دل دوز چیخ کی گرفت میں آگئے اور بے حرکت اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے۔ گویا وہ ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے، آگاہ رہو، اللہ تعالےٰ کی اہلِ مدین پر بھی لعنت اور پھٹکار ہے جس طرح قوم ثمود پر ہوئی۔

○ ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیل (حجّتِ آشکار) کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا، اگرچہ فرعون کا حکم مبنی بر راستی نہ تھا، لیکن انہوں نے اسی کی اتباع کی ۔ فرعون روزِ قیامت اپنی قوم کی دوزخ کی طرف پیشوائی کرے گا۔ بہت ہی بُرا گھاٹ ہے جس پر وہ اتریں گے۔ ان پر دنیا و آخرت کی لعنت مسلّط رہے گی، کتنا بُرا صلہ ہے جو انہیں دیا جائے گا۔

○ اے رسولؐ یہ کچھ بستیوں کی داستانِ عبرت ہے جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں، ان میں سے آج بعض تو آباد ہیں اور بعض معدوم ہو گئی ہیں ہم نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا وہ تو اپنے آپ پر خود ظلم کرتے تھے۔ جب اللہ تعالےٰ کے عذاب کا حکم نافذ ہو گیا ان کے وہ خود ساختہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے تھے، انہیں کسی کام نہ آئے، انہوں نے اُن کی ہلاکت و تباہی میں اضافہ ہی کیا۔

○ جن بستیوں کے رہنے والے ظالم ہوتے ہیں ان پر تیرے پروردگارِ عالم کی ایسی ہی گرفت ہوتی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ کی گرفت دردناک اور بڑی سخت ہوتی ہے اِن واقعات میں یقینی طور پر اس شخص کے لئے عبرت کے نشان ہیں، جو آخرت کے دن کے محاسبے اور عذاب سے ڈرتا ہے۔ یہ وہ دن ہے، جس دن سب لوگ جمع کئے جائیں گے اور جوابدہی کا جو بھی عمل ہو گا سب کے سامنے ہو گا۔ ہم اس دن کے وقوع کو مقررہ وقت کے لئے مؤخر کر رہے ہیں۔ جب یہ یوم حساب برپا ہو گا، اللہ تعالےٰ کے اِذن کے بغیر کسی کو لب کشائی کی مجال نہیں ہو گی۔ ان میں کچھ لوگ بدبخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت، بدبختوں کا مقدّر نارِ جہنم ہو گی اور ان کے لئے اس میں چیخنا اور چلّانا ہو گا (زفیر نفس کی تیزی سے آمد و شد، شہیق لمبی سانس کھینچنا دہاڑ) وہ اس کیفیت میں حسبِ مشیّتِ الٰہی جب تک آسمان و زمین ہیں ہمیشہ رہیں گے۔ تمہارا اللہ فعلِ مختار بے نہایت ہے جو چاہے کرے اور وہ لوگ جو نیک بخت ہیں، وہ حسبِ مشیّتِ الٰہی جنّت میں ہمیشہ رہیں گے، جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں۔ یہ خداوند ذوالجلال کی عطائے خاص ہے جسے منقطع نہیں ہونا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ، اس میں شک نہ کیجئے، یہ تو انہی خود ساختہ معبودوں کو پوجتے ہیں، جنہیں پہلے ان کے آباؤ اجداد پوجا کرتے تھے۔ ہم انہیں بلاکم و کاست ان کا بدلہ دیں گے۔ ہم نے تحقیق حضرت موسیٰؑ کو کتاب (تورات) دی، اس میں اختلاف کیا گیا، اور اگر پہلے سے ہی تیرے ربّ

کی طرف سے امورِ متنازعہ طے نہ ہو گئے ہوتے تو ان میں قول فیصل دے دیا جاتا۔ یہ شک میں متردد ہیں ان کے تمام اعمال سے اللہ تبارک و تعالےٰ پوری طرح باخبر ہے اور انہیں اپنے اعمال کی پوری جزا و سزا ملے گی۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ تم اور تمہارے تائب ہمراہی راہِ ہدایت پہ اسی طرح ثابت قدم رہیں، جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ اور احکام الٰہی میں افراط و تفریط نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ تمہیں ان ظالموں (کفّار اور مشرکین) کی طرف ہرگز مائل نہیں ہونا ہے ورنہ تمہیں بھی آگ اپنے قابو میں لے لے گی اور اللہ تعالےٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست نہیں ہوگا اور تمہیں نصرت بھی نہیں پہنچے گی۔

○ ارشاد ہوا نماز اہتمام سے پڑھا کیجئے اس کے اوقات دن کے دونوں طرفوں (قبل دوپہر فجر اور بعد دوپہر ظہر و عصر ہیں) اور رات کے پہلے حصوں میں مغرب و عشاء بلاشبہ نیکیاں، برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ اہلِ ذکر کے لئے یاد دہانی ہے (عمرو بن عبدالعزیٰ کا حوالہ ہے) اور متوازن (صابر) رہیئے اللہ تعالےٰ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ پھر ایسا کیوں نہ ہوا کہ تم سے پہلے قرونِ سابقہ میں ایسے نیکوکار لوگ ہوتے جو مفسدین کو امنِ عامہ تہ و بالا کرنے سے روکتے، ایک قلیل تعداد ایسی تھی جسے ہم نے بچالیا لیکن ظالم مادی آسائشوں کے پیچھے پڑے رہے، اور ان کا کردار مجرموں کا ہی رہا اور اے رسولؐ تیرے ربّ کی سنتِ جاریہ ہے کہ کبھی اس بستی کو ناحق ہلاک نہیں کیا جاتا در آں حالیکہ اس کے باشندے اصلاح پسند اور نیکوکار ہوں۔ اگر تمہارا اللہ چاہتا تو سب بنی نوعِ انسان کو ایک ہی امّت بنا دیتا۔ حالانکہ وہ اختلاف کرتے رہیں گے باستثناء ان کے جن پہ رحمتِ الٰہی ہے۔ اور ان کا منتہائے تخلیق بھی یہی تھا۔ اور تیرے ربِ لایزال کا حکم پورا ہوا کہ میں (نافرمان) جنّوں اور انسانوں سے دوزخ بھر دوں گا۔

○ اے رسولؐ ہم انبیائے ماسبق کی ہر خبر تمہیں سناتے ہیں، تاکہ راہِ حق میں تجھے ثابت قدم کر دیں۔ ان قصص الانبیاء میں حقائقِ کائنات مستر ہن ہیں، اور اہلِ ایمان کے لئے موعظت اور نصیحت کا لازوال خزانہ ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ ان سے کہہ دیجئے، تم اپنی راہ پہ گامزن ہو۔ ہم اللہ تعالےٰ کی بتائی ہوئی راہ پہ چل رہے ہیں، نتائج کا انتظار کرو، ہم بھی انتظار کر رہے۔ آسمانوں اور زمین میں پنہاں غیاب اور غیر مرئیات کا کلی علم اللہ تعالےٰ کو ہے۔ امورِ عالم کا مرجع تنہا اسی کی ذات ہے۔ پس اس کے حضور عبادت میں سجدہ ریز ہو جاؤ، اور اسی کی رحمتِ کاملہ پہ بھروسہ رکھو، وہ ذات

وما من دآبہ ۱۲

علّام الغیوب، تمہاری کارکردگیوں اور کارگزاریوں سے بے خبر نہیں ہے۔

سورۃ یوسف ۱۲ حضرت یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ (۹۰۶ ق م) جلیل القدر پیغمبر تھے ان کی والدہ حضرت راحیل تھیں ان کے سگے بھائی بنیامین تھے اور باقی دس بھائی سوتیلی ماؤں سے تھے۔ حضرت یوسفؑ کا خواب، سوتیلے بھائیوں کی عداوت، یوسف کا ابتلا، عزیزِ مصر کی بیوی کا فریب یوسفؑ کی پاکبازی، قید، رہائی اور پھر تقریباً پچاس سال ملک مصر کی فرمانروائی، احسن القصص کی نمایاں سرخیاں ہیں۔

یہود کے سوال کے جواب میں کہ آل یعقوب کی سوئے مصر نقل مکانی کا سبب کیا تھا حضورؐ نے سورہ یوسفؑ تلاوت کی۔

سورۃ یوسفؑ مکی ہے اس سورت کی (۱۱۱) آیات ہیں اور (۱۲) رکوع

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

الرا (حروفِ مقطّعات لایعلم تاویلہٗ الّا اللہ) یہ آیاتِ بیّنات اس کتاب کی ہیں جو احکام الٰہی کو بڑی وضاحت سے بیان کرتی ہے۔ ہم نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل کیا ہے کہ (بطور زبان کے عربی، عجمی سے مختلف ہے عجمی بمعنی مبہم، عربی واضح و مفصّح) تاکہ تم اسے اچھی طرح سمجھ سکو۔ ۞ اے رسولؐ ہم نے رشد و ہدایت و نصیحت و موعظت کے لئے تیری طرف قرآن مجید بھیجا ہے (اب تمہیں) سب سے اچھا قصہ سناتے ہیں جس کی تجھے قبل ازیں خبر نہ تھی۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ یوسفؑ نے اپنے باپ (یعقوبؑ) سے کہا، ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے (جریان، طارق، ذیال، ذوالکیفین، قابس، وشاب، عموذان، فلیق، مصبح، فروح، افرح) اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں، باپ نے کہا میرے بیٹے! یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا، انسان کا شیطان کھلا دشمن ہے وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے کہیں کوئی بڑی حیلہ سازی نہ کریں۔ بیٹا جس طرح تو نے خواب دیکھا ہے، ایسا ہی ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے برگزیدگی دے گا، تجھے تعبیرِ رؤیا کا ملکہ عطا کرے گا، تجھ پر اور آلِ یعقوبؑ پر اپنی تمام نعمتیں اسی طرح پوری کرے گا، جس طرح اس نے اس سے پہلے تیرے آبا ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ پر ان کا اتمام کیا تھا بلاشبہ تیرا پروردگار علیم (صاحب علم بھی ہے) اور حکیم (صاحبِ حکمت بھی) یوسفؑ اور برادرانِ یوسفؑ کے قصے میں البتہ پوچھنے والوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں۔ (اس قصے کا آغاز یوں ہوتا ہے) کہ حضرتِ یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے، راحیل کے بطن سے یوسف اور بن یامین (۲) لیّہ اخت راحیل سے یہوداہ، روبیل، شمعون،

لادی، ریان، یشجر، مامی دینہ (۶) کنیزوں سے دان، تفتالی، جاد، آشر (۴)

◎ برادران یوسف نے آپس میں کہا کہ یوسف اور اس کا بھائی بن یامین ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم اکٹھے دس کی جماعت ہیں ہمارے باپ تو صریح بھول میں بہک گئے ہیں، اور پھر مسکوٹ کی کہ یوسفؑ کو قتل کر دو یا کسی اور ملک میں پھینک دو تاکہ باپ کی پوری توجہات کے مرکز تم ہی بن جاؤ اور اس سازش کو کامیاب بنا کر نیکوکار بن جانا۔ ایک بھائی یہوداہ نے یہ تجویز پیش کی کہ اگر کچھ کرنا ہے تو یوسف کو قتل نہ کرو، اسے کسی اندھے کنویں میں پھینک دو، تاکہ کوئی مسافر اسے اٹھا لے جائے یہ طے کرنے کے بعد وہ اپنے باپ کے پاس آئے، اور کہا ابّا جان! یہ کیا بات ہے کہ یوسفؑ کے بارے

۱۰ میں آپ ہم پر اعتماد نہیں کرتے، اگرچہ ہم اس کے سچے خیر خواہ ہیں، اسے کل ہمارے ساتھ بھیجئے تاکہ وہ جی بھر کر کھائے پیئے کھیلے کودے اور ہم اس کی محافظت کریں گے۔ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ یوسفؑ کی جدائی مجھے شاق گزرتی ہے مجھے یہ اندیشہ بھی دامنگیر ہے کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ کھا جائے۔ درآں حالیکہ تم اس سے بے خبر ہو جاؤ۔ برادران یوسفؑ بولے: ہم ایک قوی جماعت ہیں اور ہماری موجودگی میں یوسفؑ کو بھیڑیا کھا جائے تو ہماری انتہائی کوتاہی ہوگی، پھر وہ باپ کو رضامند کر کے یوسفؑ کو ساتھ لے گئے اور انہوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کر لیا کہ اسے اندھے کنویں میں پھینک دیں (چنانچہ یوسفؑ کو ایک اندھے کنوئیں (بمقام دوتن) ڈال دیا گیا،) ہم نے یوسف کو وحی کی کہ وہ وقت آئے گا جب تو انہیں یہ سب باتیں یاد دلائے گا اور وہ جانتے بھی نہ ہوں گے

◎ وہ عشاء کے وقت (عشی زوال آفتاب سے طلوع فجر تک کا وقت) اپنے باپ کے پاس آئے اور کہا ابا جان! ہم دوڑ میں مقابلہ کر رہے تھے اور سامان کی حفاظت کے لئے یوسف کو چھوڑا اور اسے بھیڑیا کھا گیا، ہماری بات صحیح بھی ہو تب بھی آپ نہیں مانیں گے، انہوں نے باپ کو یوسفؑ کا کرتہ دکھایا اور اس پر جھوٹ موٹ کا لہو لگا لائے۔ یعقوبؑ نے کہا کہ تم نے اپنے جی سے ایک بات بنائی ہے میں صبر جمیل اختیار کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ سے مدد چاہتا ہوں کہ وہ حقیقت حال سے پردہ اٹھائے۔

◎ (اس دوران) دوتن کے مقام پر ایک قافلہ آیا، پانی کی طلب ہوئی، مالک بن ذعبر نامی ایک شخص پانی بھرنے گیا، اس نے اپنا ڈول کنوئیں میں لٹکایا یوسفؑ اس میں بیٹھ گئے۔ ڈول میں باہر آئے تو مالک کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا کہ وہ تو ایک لڑکا ہے، اور اسے مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا۔ اللہ تعالےٰ ان کے اعمال سے واقف ہے۔ دوسرے دن برادران یوسف کو خبر ملی تو اہل قافلہ سے

(بقیہ حاشیہ ص) ۱۲

۱۷۶

جھگڑا کیا، اور یوسفؑ کو (حسبِ روایت انجیل اٹھارہ یا بائیس درہم کے عوض بیچ دیا) ارشاد ہوا کہ
۲۰۔ انہوں نے یوسفؑ کو، تھوڑی قیمت کے (گنتی کے) دراہم کے عوض بیچ دیا۔ اور وہ اسی تھوڑی قیمت پر
راضی تھے۔

○ جس نے یوسفؑ کو مصر میں خریدا (فوطیفار (تورات) عزیزِ مصر، حکمران ایان بن ا سید
(عمالیق) تھا) اس نے اپنی بیوی (راعیل یا بقول تالمود زلیخا) سے کہا کہ اس کو عزت سے رکھ، شاید ہمارے
کام آئے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور اس طرح سے ہم نے یوسفؑ کو مصر میں اقتدار و قدرت دی اور
علمِ تعبیرِ رویاء کی تعلیم دی، اللہ تعالےٰ اپنے فیصلوں کو نافذ کرنے پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ اس سے
باخبر نہیں ہیں۔ جب یوسفؑ عالمِ شباب کو پہنچا، ہم نے اسے انتظامی صلاحیتوں اور علمی عظمتوں
سے مالامال کر دیا، اور ہم نیکوکاروں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔

○ یوسفؑ جس عورت کے گھر میں مقیم تھے (بقول تالمود زلیخا) اس نے یوسفؑ کو (جنسی تلذذ
کے لئے) پھسلانا چاہا۔ اس نے دروازے بند کر دیئے اور کہا لو آجاؤ میں تیرے لئے تیار ہوں
یوسفؑ نے کہا پناہ بخدا میرے اللہ تعالےٰ نے مجھے عزت دی ہے (میں یہ گھٹیا کام کروں)
بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے، البتہ عورت نے یوسفؑ سے مقاربت کا ارادہ کر لیا تھا اور
اگر یوسفؑ اپنے ربّ کی برہان نہ دیکھ پاتا تو اس کا ارادہ وہ بھی کر لیتا۔

اس طرح ہم نے یوسفؑ کو بُرائی اور بے حیائی سے بچالیا۔ وہ بلا شبہ ہمارے مخلص بندوں
میں سے تھا۔ وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے، عورت نے یوسفؑ کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ دیا،
دونوں نے دروازے کے قریب اپنے آپ کو عورت کے شوہر کے سامنے پایا، عورت نے چلّا کر کہا جو شخص
تیری بیوی کے ساتھ بُرا ارادہ کرے اس کی سزا قید یا تعذیبِ الناک کے سوا کیا ہوسکتی ہے؟

○ یوسفؑ نے کہا اے عزیز! اسی نے مجھے اپنی مطلب برآری کے لئے ورغلانا چاہا امراۃ العزیز
کے گھر والوں میں سے ایک شاہد نے شہادت دی کہ دیکھو اگر یوسفؑ کا کرتہ آگے سے پھٹا ہوا ہے
تو عورت سچّی ہے اور یوسف جھوٹا ہے اور اگر یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو یہ عورت جھوٹی
ہے اور یوسفؑ سچّا ہے جب عزیزِ مصر نے یہ دیکھا کہ کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو کہا کہ یہ عورتوں
کی فریب کاری ہے۔ بے شک عورتیں بڑی چال چلتی ہیں۔ اے یوسف تو اسے درگزر کر اور اے
عورت تو اپنے گناہ پر معافی مانگ، اے عورت تو ہی خطاکار ہے۔

○ شہر کی عورتوں پر خبر چاہوا کہ عزیزِ مصر کی بیوی اپنے نوجوان غلام کو حفظِ نفس سے ورغلاتا چاہتی

۳۰۔ ہے اور اس کی محبت اس کے دل میں جاگزین ہو گئی ہے ہم تو اسے صریح غلطی کا ارتکاب کرتے دیکھتے ہیں، جب عزیز کی بیوی نے یہ ملامت آمیز باتیں سنیں تو انہیں اپنے ہاں بلا بھیجا اور ان کے لئے مسندِ ضیافت ترتیب دی اور پھلوں کے کاٹنے کے لئے ہر ایک کو ایک ایک چھری دے دی، اور یوسف ؑ کو کہا کہ ان کے سامنے آجا۔ جب شہر کی عورتوں نے جمالِ یوسف ؑ کا مشاہدہ کیا تو اسے سب سے فائق پایا اور وہ ششدر رہ گئیں، اس عالم میں چھری سے پھل کاٹنے کی بجائے اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور پکار اٹھیں کہ حاشا اللہ! یہ بشر تو نہیں ہے یہ تو کوئی صاحبِ تکریم فرشتہ ہے۔ عزیزِ مصر کی بیوی نے کہا یہی جوان تو ہے جس کے بارے میں تم مجھے ہدفِ ملامت بناتی تھیں۔ بے شک میں نے اسے حفظِ نفس سے ڈگمگانا چاہا۔ اس نے اپنی عصمت بچالی اگر وہ میری خواہشاتِ نفسانی کی تعمیل نہیں کرے گا تو وہ لازماً قید کر لیا جائے گا، اور اسے ذلیل وخوار کیا جائے گا۔

○ یوسف ؑ نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اس عورت کی خواہشاتِ نفسانی کی تعمیل کے مقابلے میں قید خانہ زیادہ پسند ہے۔ اے پروردگار اگر تو نے اپنے کرم بے نہایت سے ان عورتوں کی چالبازیوں کو رفع نہ کیا تو میں ان کی طرف راغب ہو جاؤں گا اور میں طبقۂ جہلا میں شامل ہو جاؤں گا اللہ تعالےٰ نے یوسف ؑ کی دعا قبول کر لی اور عورتوں کی چالیں اُس سے دُور کر دیں۔ کیونکہ وہ سننے والا اور جاننے والا ہے اس مسئلہ کے تمام حقائق سمجھتے اور عصمتِ یوسف ؑ کے مشاہدہ کرنے کے بعد اربابِ اختیار کو مناسب معلوم ہوا کہ وہ کچھ مدت کے لئے یوسف ؑ کو قید خانہ میں ڈال دیں۔

○ جب یوسف ؑ قید ہوئے تو ان کے ساتھ دو نوجوان اور بھی داخلِ زندان ہوئے ایک شاہی دربار کا ساقی بندار تھا اور دوسرا شاہی نانبائی بحلش، ان میں سے پہلے نے خواب بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے خواب بیان کیا کہ میرے سر پہ روٹیاں ہیں اور ان میں سے کچھ پرندے کھا رہے ہیں۔ انہوں نے یوسف ؑ سے درخواست کی کہ وہ خوابوں کی تعبیر بتائیں؛ کیونکہ وہ اسے بڑا نیکوکار سمجھتے ہیں۔ یوسف ؑ نے کہا، کہ تمہارا طعام آنے سے پہلے ہی میں تمہیں تمہارے خوابوں کی تعبیر بتادوں گا۔ یہ فن ان باتوں میں سے ہے جو مجھے میرے رب پاک نے سکھائیں کیونکہ میں نے ان لوگوں کا دین ترک کر دیا، جن کا اللہ تعالےٰ پر ایمان نہیں ہے اور وہ انکارِ آخرت بھی کرتے ہیں، میں تو اتباع کرتا ہوں اپنے باپ دادا، ابراہیم ؑ، اسحاق ؑ اور یعقوب ؑ کی، ہمارے واسطے روا نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا ہم پر اور عامۃ الناس پر فضلِ بے پایاں ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکرانِ نعمت نہیں کرتے۔

اے رفقائے زندان! تم خود ہی سوچو کیا جدا جدا خدا اچھے ہیں یا وہ اللہ جل جلالہٗ جو ایک ہے اور قہرمانی قوتوں کا مختارِ مطلق! تم تو چند ناموں کی پوجا کرتے ہو جو تمہارے آباؤ اجداد نے مقرر کر لئے ہیں اور جن کے لئے اللہ تعالےٰ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ کائنات کی حاکمیتِ اعلیٰ صرف اللہ عزّ برہانہٗ کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ اس کے سوا کسی کے سامنے سرِ عبودیت خم نہ کرو یہی دینِ قیّم ہے (راست و درست) لیکن اکثر لوگ بے خبر ہیں۔

اے دو رفقائے زندان، تم میں سے ایک تو اپنے آقا کی ساقی گری کرے گا، اور دوسرا مصلوب کیا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچیں گے، تم نے جو باتیں دریافت کی تھیں، ان کا فیصلہ ہو گیا۔ ان دونوں میں سے یوسفؑ نے جسے سمجھا تھا کہ وہ رہا ہو جائے گا، اسے کہا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا، لیکن اُسے شیطان نے یہ بات بھلا دی اور یوسفؑ کئی سال جیل میں پڑا رہا (بعض روایتوں کے مطابق آٹھ نو سال)۔

بادشاہِ مصر نے خواب دیکھا کہ سات دُبلی گائیں، سات موٹی گائیوں کو کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور سات خشک، اس نے کہا اے اہلِ دربار، میرے خواب کی تعبیر بتاؤ، اگر رویاء کی تعبیر سے واقف ہو، امراءِ دربار نے کہا بادشاہ سلامت یہ تو خواب ہائے پریشان ہیں اور ہم ان کی تعبیر کے عالم نہیں ہیں۔ اس موقعہ پر اس شخص کو (بندار) جسے قید سے رہائی ملی تھی اسے ایک مدت کے بعد یوسفؑ یاد آئے۔ اس نے کہا کہ اس خواب کی تعبیر میں بتاؤں گا مجھے زنداں میں بھیجو۔ اس نے یوسفؑ سے درخواست کی۔ کہ اے بہت سچ کہنے والے (حق گو) یوسفؑ بتا، سات موٹی گائیوں کے بارے میں کہ انہیں سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز اور سات دوسرے ہیں خشک۔ تُو ہمیں اس کی تعبیر بتا تاکہ میں واپس جا کر لوگوں کو بتاؤں۔

یوسفؑ نے کہا کہ تم سات سال متواتر فصلیں بو گے، پھر کاٹو تو بیج کے استعمال کے لئے تھوڑے سے حصے کے سوا اسے فصل کے خوشوں میں رہنے دو، پھر اس کے بعد تمہارے قحط سالی کے سات برس آئیں گے۔ جن میں پہلے ذخیرہ شدہ اناج کھا جاؤ گے پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا۔ جس میں بارش ہو گی پھل بکثرت پیدا ہوں گے اور ان سے رس نچوڑیں گے۔ (انگور، زیتون سے شراب و تیل نکالیں گے) بادشاہ نے یہ تعبیر سن کر یوسفؑ کو طلب کیا۔ یوسفؑ نے شاہی فرستادے کو واپس بھیجا کہ بادشاہ سے پوچھے کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے، جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ میرا رب ان کی حیلہ سازیوں سے واقف ہے۔ بادشاہ نے ان عورتوں کو بلایا اور پوچھا کہ یوسفؑ کی

صیانتِ نفس کی بابت تمہیں کیا علم ہے جب کہ تم نے اسے ورغلانا چاہا تھا۔ وہ عورتیں یک زبان ہو کر بولیں کہ حاشا اللہ! ہمیں تو یوسفؑ میں کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی، عزیزِ مصر کی بیوی (زلیخا) بولی کہ اب تو حق بات ظاہر ہو گئی ہے، میں نے یوسفؑ کو ورغلانا چاہا۔ لیکن وہ پاکباز اور سچا تھا۔ یوسفؑ نے کہا میں نے یہ مطالبہ اس لئے کیا تھا کہ عزیزِ مصر کو معلوم ہو جائے کہ میں نے پوشیدہ طور پہ کوئی خیانت نہیں کی تھی، اور یہ کہ اللہ تعالےٰ خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا۔

پ ۱۳

میں اپنے نفس کی برأت نہیں کرتا، نفسِ امارہ تو برائی کی تحریک کرتا ہی رہتا ہے استثنا صرف اس کا ہے جس پہ میرا ربّ مہربانی کرے اور بے شک میرا ربّ بخشنے والا مہربان ہے۔ بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں اسے اپنے مقربانِ خاص میں شامل کر لوں۔ جب بادشاہ کی یوسفؑ سے ملاقات ہوئی اور بات چیت کی تو اس سے اتنا متاثر ہوا کہ برملا کہا اے یوسفؑ بے شک اب تو ہی ہمارے لئے صاحبِ احترام اور صاحبِ اعتماد ہے۔ یوسفؑ نے کہا مجھے وزارتِ خزانہ، پیداوار ارضی دے دیجئے، اس شعبے کی کماحقہٗ محافظت کا مجھے شعور ہے اور اس کے مقتضیاتِ علمی سے بھی آگاہ ہوں۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک میں بااختیار بنا دیا، کہ وہ نظمِ معیشت میں آزادانہ اقدامات کر سکے۔ ہم جس کو چاہیں اپنی رحمت کے سایہ میں لے لیں، اور ہم نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے اور آخرت کا اجر تو ایمان والوں اور متقیوں کے لئے اس سے بھی بہتر ہے۔ یوسفؑ کے بھائی قحط کے سبب مصر میں آئے اور غلّہ خریدنے کے سلسلے میں اسے ملے، یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا لیکن انہوں نے نہ پہچانا۔ جب یوسف نے ان کے لئے اناج بھروا دیا، تو کہا آئندہ اپنے اس بھائی کو ساتھ لے آنا جو باپ کی طرف سے تمہارا بھائی ہے (علاتی بھائی) دیکھو میں تمہیں ناپ بھی پورا دیتا ہوں اور میں نے تمہاری مہمان نوازی بھی کی ہے، اگر تم اسے نہیں لاؤ گے تو میرے پاس نہ آنا، تمہیں غلّہ نہیں دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے باپ سے لانے کی تدبیر کریں گے۔ اور ایسا ضرور کر سکیں گے کہ وہ یہاں آ جائے۔ یوسفؑ نے اپنے خادموں سے کہہ دیا کہ تم ان کا سرمایہ ان کے سامان میں رکھ دو۔ تاکہ جب وہ اپنے گھر پہنچیں تو یہ معلوم کر کے ممنون ہوں کہ غلّے کے ساتھ ان کی قیمت بھی ان کے پاس واپس آ گئی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اظہارِ تشکر کے لئے پھر آ جائیں۔

○ جب برادرانِ یوسفؑ اپنے باپ کے ہاں لوٹ کر گئے، اور اسے کہا کہ ابا جان آئندہ ہمیں غلّہ نہیں ملے گا، جب تک کہ ہمارا بھائی (بن یامین) ساتھ نہیں ہو گا۔ ہم اس کی حفاظت کا یقین دلاتے ہیں۔ باپ نے کہا اس بات میں میں تمہارا کیا اعتبار کر دوں، ایسا ہی اعتبار میں نے اس کے

(دوا بریج ۱۳)

۱/۸/۱

بھائی یوسفؑ کے بارے میں کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر محافظ ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنا سرمایہ اس میں جوں کا توں پایا، گویا تمام پونجی واپس کردی گئی تھی۔ وہ خوشی خوشی باپ سے کہنے لگے کہ ہمیں اور کیا چاہیئے، اپنی پونجی بھی واپس مل گئی، اب ہم اور سامانِ خوراک بیوی بچوں کے لئے لائیں گے اپنے بھائی کی خود حفاظت کریں گے اور ایک بارِ شتر زیادہ غلّہ لائیں گے۔ اور یہ اضافہ آسان ہے۔ یعقوبؑ نے کہا کہ میں بن یامین کو تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بھیجوں گا، جب تک کہ تم حلفیہ اقرار نہ کرو کہ تم میرے اس بیٹے کو بحفاظت میرے پاس واپس لے آؤ گے، بجز اس کے تم نامساعد حالات میں گھر جاؤ، پھر جب سب بیٹوں نے پیمان دے دیا، یعقوبؑ نے کہا کہ ہمارے قول و اقرار پر اللہ وکیل ہے۔ یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ بیٹو، مصر میں ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا، مختلف دروازوں سے داخل ہونا، میں تمہیں کسی امرِ شدنی سے نہیں بچا سکتا۔ حکم تو اللہ تعالےٰ کا ہے میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور اربابِ توکّل اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

○ برادران یوسفؑ جب مصر میں اپنے باپ کی ہدایات کے مطابق داخل ہوئے اللہ تعالےٰ کی تقدیر سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا تھا، ہاں یعقوبؑ کے دل کی ایک طلب (کھٹک) تھی جو پوری ہوگئی بلاشبہ یعقوبؑ علم والا تھا، جو علم ہم نے اسے سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ اس سے بے خبر ہیں۔ جب برادران یوسفؑ اس کے پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے بھائی کو الگ بلالیا اور احترام کی جگہ دی، اور اس سے کہہ دیا کہ میں تیرا بھائی یوسفؑ ہوں، اور ان باتوں کا غم بھول جا جو یہ لوگ کرتے رہے، یوسفؑ نے اناج ماپنے کا پیمانہ اپنے بھائی بن یامین کے سامان میں رکھوا دیا جب قافلہ روانہ ہونے لگا تو ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اے قافلہ والو تم تو چور ہو۔ قافلے کے سربراہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تمہاری کیا چیز کھوگئی؟ انہوں نے کہا کہ اناج ماپنے کا سرکاری پیمانہ (صواع الملک) اور جو اسے لے آئے اسے ایک بارِ شتر اناج ملے گا۔ اور ہم اس بات کی ضمانت دیتے ہیں، قافلے والوں نے کہا خدا کی قسم ہم کسی فساد کی نیت سے ہرگز نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں، وہ بولے اگر جھوٹے ثابت ہوئے تو چور کی کیا سزا ہوگی؟ قافلے والوں نے کہا، جس کے سامان میں سے وہ پیالۂ پیمانۂ اناج برآمد ہو اسی کو اس کی سزا میں رکھ لیا جائے، ہمارے ہاں ظالموں کی سزا کا یہی دستور ہے۔

○ یوسفؑ نے اپنے بھائی کے شلیتے کی پڑتال سے پہلے ان کے شلیتوں کی پڑتال کی اور پھر وہ صُواع ، (سرکاری پیمانہ) اپنے بھائی کے شلیتے سے نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کے لئے تدبیر کی وہ بجز منشائے الٰہی شاہی قانون کے مطابق اپنے بھائی کو حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ ہم درجات بلند کرتے ہیں جس کے چاہیں۔ ہر علم والے سے بڑھ کر ایک علم والا ہے۔ (بالائے ہر خداوندِ دانش "دانا ہے)
برادرانِ یوسفؑ نے کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کے ایک بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی یوسفؑ نے زیرِ لب کہا جس کا ان پر اظہار نہیں ہوا کہ تم بڑی بُری پستی میں ہو جو تم بیان کر رہے ہو اس کی حقیقت سے اللہ تعالٰے باخبر ہے۔

○ وہ بولے اے عزیز اس ہمارے بھائی کا باپ ایک بڑی عمر والا بوڑھا آدمی ہے۔ (اس کی جدائی میں دکھی ہوگا) اس کی بجائے ہم میں سے کسی کو رکھ لے تو بڑا احسان کرنے والا ہے۔
یوسف نے کہا، خدا کی پناہ اگر ہم کسی اور کو پکڑیں بجز اس کے جس سے پیمانہ برآمد ہوا ہے اس صورت میں ہم بڑے ظالم ہوں گے۔

جب وہ یوسفؑ سے مایوس ہو گئے تو ان کا بڑا بھائی یہودا بولا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے بن یامین کی حفاظت کا تم سے حلفیہ عہد لیا تھا اور اس سے پہلے تم نے یوسفؑ پر بھی زیادتی ۸۰۔ کی، میں تو اب اس ملک کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا جب تک میرا باپ مجھے حکم نہ دے اور یا اللہ تعالٰے میرے لئے فیصلہ کر دے، اللہ تعالٰے بیشک بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ تم اپنے باپ کے پاس واپس چلے جاؤ، اور کہو ابا جان آپ کے فرزند نے بے شک چوری کی ہے۔ ہم نے وہی کہا تھا جس کا ہمیں علم تھا ہمیں غیب کی خبر نہ تھی۔ ابا جان! گاؤں والوں سے شہادت لے لیجئے جس میں ہم تھے اور قافلہ والوں سے بھی جس قافلے میں ہم شریک سفر تھے۔ اور باور کیجئے کہ ہم سچے ہیں۔

○ جب برادرانِ یوسفؑ نے سارا واقعہ باپ کو بیان کیا تو یعقوبؑ نے کہا کہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے ایک سہل سی بات گھڑ لی ہے۔ میرے لئے صبرِ جمیل ہی بہتر ہے، کچھ عجیب نہیں اللہ تعالٰے ان سب بیٹوں کو میرے دامنِ شفقتِ پدری میں واپس سلامتی کے ساتھ لے آئے، بے شک وہ سب کچھ جاننے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔ یعقوبؑ نے انتہائی تاسّف میں ان سے رُخ پھیر لیا، اور پکار کر کہا، ہائے یوسفؑ! کثرتِ گریہ سے اس کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور یہ جاں گسل صدمۂ فراق اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا۔ بیٹوں نے کہا کہ ابا جان آپ

یوسفؑ کی یاد میں گھلتے رہتے ہیں مبادا آپ شدید مرض اور ہلاکت میں نہ پڑ جائیں۔ یعقوبؑ نے کہا میں تو اپنے اندوہ وغم کا اظہار صرف اللہ تعالےٰ کے سامنے کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ نے مجھے ان باتوں کا علم دیا ہے جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔

○ اے بیٹو! جاؤ یوسفؑ اور اس کے بھائی بن یامین کی تلاش کرو، اللہ تعالےٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، رحمتِ خداوندی سے تو کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں۔

جب برادرانِ یوسفؑ، یوسفؑ کے پاس پہنچے تو اس سے بڑی عاجزی سے درخواست کی کہ اے عزیزِ مصر! ہم اور ہمارے عیال و اطفال قحط سالی کی وجہ سے سخت مصائب میں مبتلا ہیں، ہمیں اتنی فراخی بھی نہیں کہ مطلوبہ غلّے کی پوری قیمت ادا کرسکیں، یہ حقیر سی پونجی پیشِ خدمت ہے۔ آپ ازراہِ خیرات پورا غلہ بھر دیجئے، بے شک اللہ تعالےٰ خیرات کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔

○ یوسفؑ متاثر ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی وحی کے مطابق ان سے پوچھا کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا جب تمہیں سمجھ نہ تھی؟ انہوں نے چونک کر کہا کیا تو ہی یوسفؑ ہے؟ یوسفؑ نے کہا ہاں میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی (بن یامین) ہے۔ اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے ہم پر بڑا ہی احسان کیا ہے بلاشبہ جو شخص راہِ تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر و شکیبائی کو معمولِ حیات ۹۰۔ بنا لیتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی سنّتِ جاریہ ہے کہ وہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

برادرانِ یوسفؑ نے انتہائی ندامت سے اعتراف کیا کہ اللہ تعالےٰ کی قسم بے شک اللہ تعالےٰ نے تجھے ہم پر فضیلت اور برگزیدگی عطا فرمائی ہے ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم ہی گناہگار اور خطاکار تھے۔

○ یوسفؑ کا دل اپنے بھائیوں کی محبت سے بھر آیا اور اس نے بکمال فراخدلی و فیّاضی اعلان کیا کہ میرے بھائیو! آج تم پر کوئی الزام نہیں میں نے تمہاری ساری زیادتیاں معاف کر دی ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمہیں معاف کر دے، وہ سرچشمۂ غفران و رحمت، سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ یہ میرا کرتہ لے جاؤ ابّا جان کے چہرے پر ڈال دو، ان کی [illegible] لوٹ آئے گی نیز اپنے تمام اہل و عیال میرے پاس لے آؤ تاکہ قحط سالی کی تکالیف سے انہیں رستگاری ملے۔

○ مصر سے قافلہ روانہ ہوا تو کنعان میں یعقوبؑ نے کہا اگر مجھے یہ طعنہ نہ دو کہ بوڑھا بہک گیا ہے تو میں تو یوسفؑ کی بُو پاتا ہوں لوگوں نے کہا بخدا یعقوبؑ تم تو اپنے قدیمی خبط ہی میں پڑے ہو۔ جب یوسفؑ کی طرف سے خوشخبری لانے والا آیا اور اس نے یوسفؑ کا کرتہ یعقوبؑ

وما ابرئ ۱۳

کے چہرے پر ڈالا تو وہ پھر سے بینا ہو گیا۔ یعقوبؑ نے کہا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ تمام بیٹے کہنے لگے ابّا جان! از راہِ شفقتِ پدری اللہ تعالےٰ سے ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے، بے شک ہم خطا کار تھے۔ باپ نے کہا میں تمہارے لئے اپنے ربّ سے مغفرت مانگوں گا۔ بلا شبہ وہ صاحبِ غفران ہے صاحبِ رحمت ہے۔

○ جب کنعان سے پورا کنبہ، یوسفؑ کے پاس پہنچا تو اس نے بڑی احترام کی جگہ اپنے تخت پر اپنے والدین کو دی۔ ان کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ مصر میں انشاء اللہ (قحط و بدحالی سے) آپ لوگ امن میں رہیں گے۔ یوسفؑ نے ماں باپ کو اونچی جگہ بٹھایا، اور سب سجدے میں گر پڑے یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا کہ ابّا جان یہ ہے میرے پہلے خواب کی تعبیر۔ میرے ربّ نے میرے خواب کو سچّا کر دکھایا۔ اور اس قادرِ مطلق کا مجھ پر احسانِ عظیم ہے کہ اس نے مجھے قید خانے سے نکالا اور آپ کو گاؤں سے لے آیا اور اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان تنازع پیدا کر دیا تھا۔ بے شک اللہ تعالےٰ جس کے لئے چاہتا ہے اپنے لطف و کرم سے تدابیرِ نیک بنا دیتا ہے۔ وہ صاحبِ علم ہے وہ صاحبِ حکمت ہے۔

○ یوسفؑ نے دعا کی۔ اے میرے پروردگار تو نے مجھے اس مملکت کی حکومت بخشی اور مجھے باتوں کی (خوابوں کی) حقیقت سے آگہی بخشی، اے آسمانوں اور زمین کو معرضِ وجود میں لانے والے، دنیا و آخرت میں تو ہی میرا کارسازِ مطلق ہے۔ میری موت ایک سچّے مسلمان کی موت ہو، اور مجھے زمرۂ صالحین میں شامل کر دے۔

○ اے رسولؐ، یہ غیب کی خبریں ہیں (جن پر ماضی کی گرد جمی ہوئی ہے) جو ہم تجھ پر وحی کر رہے ہیں، تو برادرانِ یوسفؑ کے پاس نہیں تھا جب وہ یوسفؑ کے خلاف متفقہ طور پر بدسگالی کے مشورے کرتے تھے۔ لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ تم کتنا ہی ان کی خیر خواہی کرو ایمان نہیں لاتے، اور پھر تم ان سے کوئی اجرِ رسالت بھی نہیں چاہتے۔ یہ تو تمام اہلِ عالم کو راہِ حق کی یاد دہانی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں (پوری کائناتِ فطرت میں) جا بجا آیاتِ الٰہی پھولوں کی طرح بکھری ہوئی ہیں لیکن بے بصر لوگ، رو گردانی کر کے ان سے گزر جاتے ہیں۔ ان کی ایک بڑی تعداد ایسے منافقوں کی ہے جو اللہ کو مانتے بھی ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں، کیا انہیں خوف نہیں کہ عذابِ الٰہی ان پر محیط ہو جائے یا اچانک بڑی آزمائش کی گھڑی ان پر آ جائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔

○ اے رسولؐ کہہ دیجئے، یہ میری راہِ عمل ہے (جو مجھے اللہ تعالےٰ نے بتائی ہے) میں اور میرے پیرو کار تم سب کو اللہ تعالےٰ کے دین کی طرف پوری کائناتی بصیرت کے ساتھ دعوت دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ذات شرک کی تمام آلائیشوں سے پاک ہے اور میں مشرک نہیں ہوں، اے رسولؐ ہم نے تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب بستیوں میں رہنے والے مرد ہی تھے، کیا یہ لوگ زمین کی وسعتوں میں سفر کر کے ماضی کی مختلف اقوام و ملل کا انجام نہیں دیکھتے (ان تاریخی شواہد کا ملخّص یہ ہے کہ) اگر سوچو تو تقویٰ شعار لوگوں کے لئے مادی زندگی کی منفعتوں کے بدلے دارالآخرۃ بہتر ہے۔

○ عام لوگوں کا معمول یہی رہا کہ پند و نصائح پہ کان نہیں دھرتے، حتیٰ کہ پیغمبر لوگوں سے مایوس ہوگئے، اور لوگوں نے گمان کیا کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا۔ پھر ہماری نصرت پیغمبروں کو پہنچی، جسے ہم نے چاہا بچا لیا اور ہمارا عذاب جو مجرموں پہ نازل ہوا اسے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔ ان گزشتہ قصوں میں البتہ اہلِ دانش کے لئے درسِ عبرت ہے۔ تعلیماتِ قرآنی میں کوئی دروغ باقی نہیں بلکہ ادیانِ ماسبق کی کتابوں کی تصدیق ہے۔ سارے مسائلِ حیات کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اور اہلِ ایمان پہ ان سے ہدایت اور رحمت کے دروازے کھلتے ہیں۔

سورۃ الرعد ۱۳ رعد عربی میں بادل کی گرج کو کہتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت کردہ ایک حدیث کی رُو سے آپؐ نے یہود کے استفسار کا جواب دیا کہ رعد ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پہ متعین ہے۔ اس سورت میں رعد کا ذکر آیا ہے ساری سورت کا نام علامت کے طور پہ رعد سے موسوم ہوا۔

سورہ رعد مکّی ہے، اس کی تینتالیس آیات ہیں اور چھ رکوع۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

○ المرا (حروفِ مقطّعات) یہ قرآن مجید کی آیات ہیں۔ اور جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پہ نازل ہوا ہے وہی حق ہے سرتاسر حق، لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اللہ تبارک و تعالےٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کی بلندیاں بغیر ستونوں کے اٹھائیں، جو تمہارے مشاہدے میں ہیں پھر اس نے عرشِ تغلّب و استیلائے کائنات سے شمس و قمر کی تسخیر کی، ہر ایک شے اپنی مقررہ میعاد کے مطابق ایک نظام میں چل رہی ہے وہ تدبیر کنندہٗ کار ہے آیاتِ بیّنات شرح و بسط سے بیان کرتا ہے تاکہ تمہیں قیامت کے دن حضورِ حق میں جواب دہی کی پیشی پہ یقین آجائے اس کی ذات تو وہ ہے جس نے زمین کو اکناف و جوانب میں پھیلا دیا اس میں پہاڑ اور دریا

وما ابرئ ۱۳

بنا دیئے ۔اور اس نے زمین میں ثمرات کے نر و مادہ بنا دیئے ، دن کی روشنی کو رات کی تاریکی میں چھپا لیتا ہے ۔ان میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں ۔

○ (دنیا میں الگ الگ) قطعاتِ ارضی ، ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں ، ان میں انگوروں کے باغات ہیں ، کشت زار ہیں ، اور کھجور کے درخت جو ایک ہی جڑ سے پھوٹتے ہیں ، الگ الگ جڑوں پر قائم ہیں ، انہیں پانی بھی ایک ہی دیا جاتا ہے ، ہم میووں کے کھانے کے اعتبار سے بعض پر بعض کو فضیلت دیتے ہیں ۔ بے شک ان میں اہلِ دانش کے لئے بڑی نشانیاں ہیں ۔ اگر تو اچنبھے کی بات سننا چاہے تو ان کفار کا یہ عجیب اعتراض سن کہ جب ہم مرنے کے بعد مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے ؟ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار سے کفر کرتے ہیں ان کی گردنوں میں لعنت کے طوق پڑے ہوئے ہیں ، یہی دوزخی ہیں اور انہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہنا ہے ۔

اے رسولؐ یہ لوگ تجھ سے بھلائی اور خیر و برکت سے پہلے عذاب کی طلب میں جلد بازی کر رہے ہیں ۔

○ اس خصوص میں عذاب کی عبرتناک مثالیں گزر چکی ہیں ، تمہارا پروردگار تو لوگوں کی زیادتیوں کے باوجود انہیں معاف کرتا رہتا ہے اور سزا دینے میں بھی سخت ہے ۔یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر اللہ تعالیٰ کی کوئی نشانی (بصورتِ معجزہ) کیوں نہیں اترتی ۔انہیں کہہ دیجئے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور تم تو ان کو اعمالِ بد کے عواقب سے خبردار کرنے والے ہو ، اور سنتِ الٰہی ہے کہ ہر قوم کے لئے ایک رہبر ہوتا چلا آیا ہے ۔

○ اللہ تعالیٰ کے احاطۂ علم میں ہے جو بحالتِ حمل ایک مادہ اٹھائے ہوئے ہے اس کے پیٹ میں (حالتِ جنین میں) جو کمی بیشی ہوتی رہتی ہے ۔اس سے بھی وہ عالم الغیب والشہادۃ (پوشیدہ و ظاہر کا عالم) واقف ہے وہ کبیر اور ہر حالت میں بالا رہنے والا ہے ۔تم میں سے کوئی شخص خواہ آہستہ آواز سے بات کہے یا بلند آواز سے ، ایک شخص جو رات کو تاریکی میں چھپ جائے یا دن کی روشنی میں چل رہا ہو ، اس کے لئے سب یکساں ہیں ، ہر شخص کے آگے اور پیچھے حفاظت کے لئے کچھ فرشتے مقرر ہیں ۔جو بحکمِ ایزدی اس کی نگہبانی کرتے ہیں ۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا ، جب تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدلے ۔جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اس کی بداعمالی پر سزا دینا چاہے تو اسے اس سے کوئی نہیں روک سکتا ۔اور اللہ تعالیٰ

وما ابرئ ۱۳

کے سوا ان بداعمالوں کا کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔

○ اللہ تعالیٰ وہی ذاتِ والا صفات ہے جو "خوف و طمع" دلانے کے لئے تمہیں نظامِ برقیات کا مشاہدہ کراتی ہے اور جو پانی سے بوجھل بادلوں کو اُٹھاتی ہے اور فرشتہ رعد اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا ہے اور فرشتے بھی اس کے جبروت سے لرزاں ہیں' دھماکہ خیز کڑکتی بجلیاں جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ (ایک یہود کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے) اور یہ نادان اس کی ذات کو زیر بحث لائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ بڑی قوت والا ہے۔ (حول = قوت)

○ پریشانیوں اور مشکلات میں اسی ذاتِ برحق کو پکارنا صحیح ہے وہ لوگ جو اس کے سوا اپنے خود ساختہ معبودوں کو پکارتے ہیں وہ تو ان کے کسی بات میں کام نہیں آتے۔ ان کا پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی پانی کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے کہ اس کے منہ میں آجائے۔ حالانکہ وہ منہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ کفار کا پکارنا تو (غیر اللہ کو پکارنا) بے مصرف ہے۔

○ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ وعزّ برہانہٗ کی بارگاہِ قوت وجبروت میں آسمانوں کی رفعتوں اور زمین کی وسعتوں میں کی تمام کی تمام مخلوقات طوعاً و کرہاً سجدہ ریزی کرنے پر مجبور ہے اور ان کے صبح وشام کے عروج وزوال کے داستان گو سائے، اسی کے حکم سے حرکت کرتے ہیں۔ ان سے سوال کیجئے کہ آسمانوں اور زمین پر کس کا نظامِ ربوبیت مسلط ہے؟ انہیں کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ کا۔ کہہ دیجئے کیا پھر تم نے اس واحد و یکتا خدائے پروردگار کے سوا ان کو معبود نہیں بنا رکھا جو خود اپنے بھی نفع ونقصان پر قادر نہیں ہیں۔ کہو کیا نابینا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ تاریکی ونور یکساں ہو جائیں؟ کیا انہوں نے خود ساختہ معبود بنا رکھے ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرح تخلیق کی ہے اور اب اس میں کوئی اشتباہ پیدا ہو گیا ہے کائناتِ ہستی کی ہر شئی کا خالق وہی اللہ تعالیٰ ہے جو یکتا ہے اور تمام قہرمانی قوتوں کا مالک ہے۔ اس نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس پانی سے ندیاں نالے اپنے اپنے اندازے کے مطابق بہنے لگے۔ آبِ رواں کی سطح پر سیلاب سے پھولی ہوئی جھاگ پیدا ہوئی، اور جس چیز کو وہ زیور یا کسی اور چیز کے بنانے کے لئے تپاتے ہیں اس پر بھی ایسی جھاگ آجاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال بیان کرتا ہے جھاگ تو سوکھ کر ناکارہ ہو جاتی ہے اور جس چیز سے عالمِ انسانیت کو منفعت پہنچانا ہوتی ہے وہ زمین میں باقی رکھی جاتی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں، نیکی ہی نیکی ہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عدول حکمی کی ہے۔ تو وہ تمام کچھ جو ان کے پاس ہے اور اتنا ہی

اور اس کے ساتھ شامل کر دیں، اور اسے تاوان میں دینا چاہیں، تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان کے لئے حساب دینا بڑا مشکل ہے ان کی سزا عذابِ دوزخ ہے اور دوزخ بُرا ٹھکانہ ہے۔

○ اے رسول ؐ کیا وہ صاحبِ ایمان جو یہ جانتا ہے کہ جو تجھ پر تنزیلاتِ ربّانی ہوئی ہیں وہ سراسر حق ہیں۔ اس کے برابر ہے جو مشاہدۂ حقیقت سے اندھا ہے؟ بلاشبہ پند پذیر تو اہلِ عقل و دانش ہی ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ سے ایفائے عہد کرتے ہیں نقضِ میثاق نہیں کرتے، وہ ان سے تعلق استوار کرتے ہیں، جن سے رابطہ قائم کرنے کا اللہ تعالےٰ حکم دیتا ہے۔ خشیتِ الٰہی ان کا وظیفۂ حیات ہے اور کڑے اور سخت احتساب سے خائف رہتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے انتہائی نامساعدتِ حالات میں صبر کیا، نظامِ عبادات میں باقاعدگی اختیار کی، انفاق فی سبیل اللہ میں متعدد رہے، مرزوقاتِ الٰہی میں سے چھپ چھپ کر بھی خیرات کرتے رہے اور علانیہ بھی، وہ برائی کے بدلے نیکی کرتے ہیں، آخرت کا گھر انہی کے لئے ہے ہمیشہ رہنے والے باغات، جن میں وہ ان کے آباءؔ ان کی ازواج اور ان کے بچے جو بھی نیکو کار ہیں رہیں گے۔ ہر دروازے سے فرشتے داخل ہو کر ان کا خیر مقدم کریں گے اور کہیں گے کہ تم نے راہِ حق میں مصائب صبر سے جھیلے ہیں تمہیں اس پر سلام ہو، تمہیں یہ جو آخرت کا گھر ملا ہے بہت ہی اچھا ہے۔

○ وہ لوگ جو ان کے برخلاف اللہ تعالےٰ سے عہد استوار کرنے کے بعد نقضِ میثاق کرتے ہیں، اور اللہ تعالےٰ جن سے تعلقات وابستہ کرنے کا حکم دیتا ہے ان سے قطع تعلّق کرتے ہیں، اور ملک کے امن کو تہ و بالا کرتے ہیں، ان پر اللہ تعالےٰ کی لعنت اور پھٹکار ہے اور ان کے لئے بہت بُرا گھر ہے۔

○ (اللہ تعالےٰ رزّاق وذو القوّت المتین ہے) جس کی روزی چاہے فراخ کر دے جس کی چاہے تنگ کر دے اور یہ کافر لوگ اپنی حیاتِ چند روزہ کی آسائشوں پر بڑا اتراتے ہیں جو آخرت کے مقابلے میں متاعِ قلیل ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ رسول ؐ پر اس کے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل ہوتا۔ اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے اس کے کرتوتوں کی سزا میں، گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جو اس کی طرف انابت کرتا ہے، اس کی اپنی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ وہ لوگ جو صاحبِ ایمان ہیں ان کے دلوں کو یادِ الٰہی سے تسکین ہوتی ہے۔ اے لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالےٰ کی یاد ہی سے طمانیتِ قلب حاصل ہوتی ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیکو کار ہیں، ان کے لئے اجرِ عظیم کی خوشخبری ہے اور ان کا ٹھکانہ اچھا ٹھکانہ ہے۔

○ اے رسولؐ جس طرح اُمَمِ سابقہ کے پاس ہم نے رشد و ہدایت کے لئے رُسُل بھیجے ہم نے اِس قوم کے پاس بھی اسی سلسلۂ رشد و ہدایت میں تمہیں رسول بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم انہیں آیاتِ الٰہی پڑھ پڑھ کر سناؤ، جو تم پر وحی کی ہیں، وہ خدائے رحمتِ مجسم کامل و اکمل کو رحمٰن کہنے سے انکار کرتے ہیں، انہیں کہہ دیجئے کہ وہی میرا پروردگار ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے میرا رجوع بھی اسی کی طرف ہے۔ ۳۰۔

○ اگر ان کفّار پر ایک ایسا قرآن نازل ہوتا، جس سے پہاڑ متحرک ہو کر چلنے لگ جاتے یا زمین اس سے شق ہو جاتی (اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے) یا اس سے مُردوں کو قوتِ گویائی مل جاتی، اور یہ تمام امور اللہ تعالےٰ کے حیطۂ اختیار میں ہیں اس کے باوجود یہ کفّار ایمان نہ لاتے۔ کیا اہل ایمان اس بات سے مایوس ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی مشیت ہوتی تو سب لوگوں کو راہِ ہدایت مل جاتی۔

کافروں کو ان کے بُرے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی صدمہ پہنچتا رہے گا یا ان کے گھروں کے قریب عذاب کا نزول ہوگا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ پورا ہوگا۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اے رسولؐ تم سے پہلے بھی انبیا و رُسُل کو ہدَفِ استہزا بنایا گیا۔ میں نے کافروں کو ڈھیل دی، پھر ان کی بھرپور گرفت ہوئی، پھر دیکھو ہمارا عذاب کیسا سخت تھا!

○ بھلا وہ صاحب عظمت و جبروت قیّم کائنات اللہ، جو ہر متنفّس کے اعمال سے خبردار ہے انہیں یونہی چھوڑ دے گا جبکہ اس پروردگارِ واحد و یکتا کے ان کافروں نے شریک بنا رکھے ہیں، ان سے پوچھئے ان کے نام تو بتائیں، کیا تم اللہ کو وہ بات بتلاتے ہو جو اس کی وسیع زمین میں ہے اور وہ نہیں اسے جانتا؟ یا سرسری اور سطحی باتیں کرتے ہو، کافروں کو اپنی مکّاریاں (حیلہ سازیاں) اچھی لگتی ہیں، اور ان کے سبب وہ راہ حق سے روک دیئے گئے۔ جس شخص کو اس کے کرتوتوں کی سزا میں اللہ تعالےٰ گمراہ کر دے اسے کون راہ بتا سکتا ہے؟ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے البتہ آخرت کا عذاب اس سے شدید ہے، انہیں غضبِ الٰہی سے بچانے والا کوئی نہیں۔

○ جنّت (جسکا تقویٰ شعاروں سے وعدہ کیا گیا ہے) کا حال یہ ہے کہ اس میں نہریں جاری ہیں اس کے ماکولات اور ظلال (سائے) ہمیشہ رہیں گے۔ پرہیزگاروں کا انجام یہ ہے اور کافروں کا انجام نارِ جہنم ہے۔ اہلِ کتاب تو تنزیلاتِ قرآنی پر خوش ہوتے ہیں اور کچھ جماعتیں ہیں جو قرآن مجید کے بعض حصوں کے حق ہونے کا انکار کرتے ہیں، کہہ دیجئے مجھے تو حکم ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت

وتا آیہ ۳۶

کروں۔ اس سے شرک نہ کروں، میں اسی واحد و قیوم کی طرف تمہیں بلاتا ہوں اور میری اسی کی طرف بازگشت ہے۔

○ اے رسول ہم نے اسی نظام ہدایت کیمطابق قرآن مجید کو عربی زبان میں اتارا ہے ان صریح احکام الٰہی کے علم کے باوجود اگر تم نے ان کی خواہشات کی پیروی اختیار کی، تو اللہ تعالےٰ کے مقابلے میں نہ تمہارا کوئی دوست ہوگا اور نہ نگاہدارندہ۔ اے رسول ہم نے تم سے پہلے کئی رسول انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے بھیجے ہم نے انہیں بیویاں بھی دیں اور بچے بھی۔ کسی رسول کو خود اختیار نہیں ہے کہ وہ کوئی معجزہ اذنِ الٰہی کے بغیر لے آئے۔ ہر دور کے احکام (مناسب) ہوتے ہیں، کسی حکم کو باقی رکھنا یا موقوف کر دینا اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے اور اصل کتاب اسی کے پاس ہے۔ (لوحِ محفوظ)

○ ان منکرین سے جو عذاب کے وعدے ہیں، اللہ صاحب اختیار ہے کہ تمہاری زندگی میں پورے ہوں یا تمہاری وفات کے بعد، تم اس سے سروکار نہ رکھو، تمہارا کام تو پیغام الٰہی لوگوں تک پہنچا دینا ہے۔ اور اس کا حساب لینا ہمارا کام ہے۔ کیا یہ کفار یہ نہیں دیکھتے کہ ہم سرزمین پر چلے آتے ہیں اور اسے اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے جا رہے ہیں (کفر کے زوال اور اسلام کے عروج کے حوالے سے ارشاد ہوا) اللہ تعالےٰ حکم دیتا ہے اور اس حکم کو کوئی ٹالنے والا نہیں وہ حساب بھی جلد ہی لے گا۔

○ لوگ حق کے خلاف طرح طرح کی چالیں چلتے رہے ہیں، لیکن فیصلہ کن اُمور اللہ کے دستِ قدرت میں ہیں، ہر متنفس کے اعمال سے وہ واقف ہے، کفار کو مآلِ کار علم ہو جائے گا کہ انجامِ خیر کس کا ہے؟ جو کفار تمہیں کہتے ہیں کہ تم رسول نہیں ہو، انہیں کہہ دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالےٰ گواہ ہے اور وہ شخص جس کے پاس کتبِ الہامی کا علم ہے۔

سورہ ابراہیم ۱۴ | جلیل القدر پیغمبر ابراہیمؑ بن تارخ بن ناخور بن شاروغ بن ارعو بن فالج بن عبر بن سالخ بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ پیدائش ۲۱۶۰ ق م آپ کی ولادت اُر (بغداد جدید سے ۲۴۰ میل جنوب مغرب) دائرہ عمل کلدانیہ (عراق) اعلائے کلمۃ الحق میں بہت بڑا نام ملت ابراہیمی کے معمار اول نارِ نمرود آپ پر گلزار ہو گئی، خانہ کعبہ کی بنیاد آپ نے رکھی۔ اس سورت میں آپ کا ذکر آتا ہے۔ اس لئے سورہ کا نام علامت کے طور پہ "ابراہیمؑ" ہے۔

سورت ابراہیمؑ مکی ہے۔ اس کی باون آیات ہیں، اور سات رکوع۔

○ شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم والا ہے۔

وما ابرئ ۱۳

۱۹۱

○ الرٰ (حروف مقطعات ہیں) اے رسولؐ قرآن مجید ایک کتاب ہے، جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے۔ تاکہ تم انسانوں کو گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر اللہ تعالٰے کے اِذن سے ہدایت کی روشنیوں میں لاؤ، اس اللہ تعالٰے کے راستے پر جو بڑا زبردست ہے اور بذاتِ خود محمود ہے۔ اس اللہ تعالٰے کے راستے پر جس کے لئے وہ تمام کچھ ہے جو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں ہے۔

○ کافروں کے لئے عذابِ شدید کی وجہ سے سخت بربادی ہے۔ جو مادی زندگی کی عارضی سہولتوں کو آخرت کی زندگی کی آسائشوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ لوگوں کو راہِ حق سے روکتے ہیں، اور اُن میں کج روی کے رجحانات پیدا کرتے ہیں، وہ گمرہی میں دور نکل گئے ہیں۔ ہم نے جتنے رسول لوگوں کے پاس بھیجے ہیں، وہ اُن کی ہی زبان بولنے والے تھے، اس میں حکمت یہ تھی کہ وہ آیاتِ الٰہی کو بڑی وضاحت سے بیان کرتے تھے۔ یہ بات تو اس عزیز اور صاحبِ حکمت اللہ تعالٰے کی مشیّت میں ہے جس کو چاہے اس کے کرتوتوں کی سزا میں اسے گمراہ کر دے اور جس کو چاہے اسے راہِ ہدایت سُجھا دے۔

○ ارشاد ہوا بلاشبہ ہم نے موسیٰؑ کو اپنے معجزات دے کر اس کی قوم کے پاس بھیجا کہ وہ اپنی قوم کو گمرہی کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی روشنیوں میں لے آئے۔ انہیں ان پر اللہ تعالٰے احسانات کے دن یاد دلائے۔ بے شک اس میں ہر صابر اور شاکر انسان کے لئے اللہ تعالٰے کی نشانیاں ہیں۔ وہ وقت اے رسولؐ یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالٰے کی اس نعمت کا شکر ادا کرو، کہ اس قادرِ مطلق نے تمہیں فرعون کے مظالم سے نجات دلائی۔

○ وہ لوگ تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کرتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو اپنی خدمت کے لئے زندہ رکھتے تھے۔ اور اس میں تمہارے ربّ کی طرف سے تمہاری کڑی آزمائش تھی۔ اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکرانِ نعمت کرو گے تو اندیادِ نعمت کا سبب ہوگا اور کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔ موسیٰؑ نے انہیں کہا کہ اگر تم اور روئے زمین کے تمام انسان سب کے سب راہِ کفر و جحود اختیار کر لیں تو اللہ تعالٰے تو اس سے غنی ہے اور وہ حمید بھی۔

○ اے رسولؐ کیا تمہیں ان لوگوں کے حالات نہیں پہنچے جو تم سے قبل تھے، قومِ نوحؑ، قومِ عاد و قومِ ثمود اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے، ان کے بارے میں تفصیلی معلومات تو اللہ تعالٰے کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہیں اُن کے پاس مُرسلین روشن دلائل لے کے آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ منہ میں

ڈالتے ہوئے کہا کہ ہم ان تمام تعلیمات سے انکار کرتے ہیں جو تم لائے اور ہمیں اس میں سخت شک ہے جس کی طرف تم ہمیں دعوت دیتے ہو۔

○ ان سے رسولوں نے کہا کہ تمہیں ذاتِ احدیت وصمدیت میں شک ہے جو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی خالق ہے وہ تمہیں دعوت دیتا ہے کہ اس کی طرف رجوع کرو تاکہ وہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں اصلاحِ حال کے لئے ایک مقررہ وقت تک مہلت دے دے۔ وہ لوگ کہنے لگے تُو تو ہم جیسا آدمی ہی تو ہے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ ہم کو ان معبودوں کی پرستش سے باز رکھے، جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجتے چلے آرہے ہیں، اس کے لئے تو تم کوئی کھُلا معجزہ لاؤ۔ رسولوں ۱۰ نے کہا کہ ہم بے شک تم جیسے آدمی ہی ہیں، لیکن اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے اپنے خصوصی احسان کے لئے مختص کر لیتا ہے۔ اور ہمارے بس میں نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے اِذن کے بغیر کوئی معجزہ لے آئیں، اہلِ ایمان کو تو اسی کی ذات بے ہمتا پر بھروسہ ہے۔

○ ہم اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کیوں نہ کریں، درآں حالیکہ ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت اسی نے کی ہے۔ تم جو بھی ایذارسانی کرتے ہو، ہم اس پر ضرور صبر کریں گے۔ اور اہلِ توکّل کا بھروسہ تو اللہ تعالےٰ پر ہی ہوتا ہے۔ کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ضرور ملک بدر کر دیں گے یا تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ۔ ارشاد ہوا ان کے ربّ نے انہیں وحی کی کہ ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔ اور ان کے بعد تمہیں اس ملک میں آباد کر دیں گے۔ یہ صلہ اس کیلئے ہے جو میرے سامنے جواب دہی سے ڈرتا ہے اور جسے میرے عذاب کے وعدے کا خوف ہے۔ رسولوں نے حضورِ حق فتح کی دعا مانگی اور ہر جابر و سرکش، بے نیل مرام ہوا۔ اس عذاب کے بعد اسے دوزخ کا عذاب بھگتنا ہوگا، جس میں اُسے پیپ پینے کو ملے گی۔ بڑی مشکل سے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور اسے گلے سے اتار نہیں سکے گا۔ اسے ہر طرف سے موت آتی نظر آئے گی مگر وہ مرے گا نہیں۔ اور پس ازاں اسے ایک کڑے عذاب میں ڈالا جائے گا۔

○ کافروں کی مثال راکھ کی طرح ہے جسے آندھی کے روز ہوا اڑا کر لے گئی ہو۔ یہ ان کی گمراہئ بعید کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے جو کچھ کمایا تھا، انہیں کچھ بھی ہاتھ نہ آیا۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالےٰ نے آسمانوں ۲۰ اور زمین کی تخلیق بہ تدبیرِ محکم کی ہے اور اس کی مشیت ہوئی تو وہ تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے، اور یہ امر اللہ تعالےٰ کے لئے مشکل نہیں ہے۔

○ (روزِ حشر) سب لوگ اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ تو زبردست زیردستوں

سے کہیں گے۔ کہ ہم تمہارے تابع تھے تو کیا آج تم ہمیں عذابِ الٰہی سے بھی کچھ بچا سکو گے؟ وہ کہیں گے اگر ہمیں اللہ تعالےٰ ہدایت کرتا تو ہم تمہیں ہدایت کرتے، اب ہم خواہ بے صبری کا اظہار کریں یا صبر و تحمل کا، ہمیں مخلصی نہیں ملے گی۔

○ جب عذاب کا فیصلہ ہو چکے گا، تو شیطان کہے گا کہ بے شک تم سے اللہ تعالےٰ نے سچّا وعدہ کیا تھا۔ (کہ برائی پر عذاب ہوگا) اور میں نے بھی وعدہ کیا تھا (تمہاری بھلائی کا) پھر میں نے وعدہ خلافی کی۔ میری تم پر اس سے زیادہ دسترس نہ تھی کہ میں نے تمہیں برائی کی طرف رغبت دلائی تم نے میرا کہا مان لیا، اب مجھے کیوں ملامت کرتے ہو، قابلِ ملامت تو تم خود ہو۔ اب نہ تو میں تمہاری فریادرسی کر سکتا ہوں، قبل ازیں تم مجھے خدا کا شریک ٹھہراتے تھے۔ میں اس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔ بلاشبہ ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے)

○ صاحبِ ایمان اور نیکوکار لوگ ایسے بہشتوں میں داخل کئے جائیں گے جن میں نہریں بہتی ہیں وہ اپنے پروردگار کے اذن سے ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ملاقاتِ باہمی کے وقت ان کی دعا اسلام علیکم ہوگی۔ کیا تم نے غور کیا ہے (دھیان دیا ہے) کہ اللہ تعالےٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال کتنی اچھی دی ہے۔ کلمہ طیبہ (توحید و رسالت) کی مثال ایک شجرِ پاکیزہ کی ہے جو شاخ در آسمان ہے اور جس کی بیخ و بن استوار ہے (جڑ مضبوط ہے) اور پروردگار کے اذن سے ہر موسم میں ثمر آور ہے۔ اور اللہ تعالےٰ یہ مثالیں اس لئے بیان کرتا ہے تاکہ لوگ سمجھیں (حقائق آشنا ہوں) اور کلمۂ خبیثہ (شرک) کی مثال ایک شجرِ ناپاکیزہ کی ہے جسے بالائے زمین سے ہی اکھاڑ پھینکا جاتا ہے اور اسے زمین میں استقرار نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کلمۂ طیبہ کے ذریعے سے اہلِ ایمان کو دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور ظالموں کو ان کے کرتوتوں کی سزا میں بھٹکا دیتا ہے اور وہ قادرِ مطلق اپنی مشیّت میں مختارِ کل ہے۔

○ اے رسولؐ تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی نعمتِ ایمان کی بے قدری کر کے اسے کفر میں بدل دیا ہے اور اپنی تمام قوم کو قعرِ ہلاکت میں اتار دیا ہے۔ یعنی دوزخ میں، وہ اس میں داخل ہوں گے اور دوزخ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ کفّار نے اللہ کی راہ سے لوگوں کو بھٹکانے کے لئے ۳۰۔ خود ساختہ معبود بنا رکھے ہیں۔ کہہ دیجئے چند روزہ زندگی کا عارضی فائدہ اٹھالو مآلِ کار دوزخ کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔

○ اے رسولؐ میرے ان بندوں کو کہہ دیجئے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نظامِ عبادات کا باقاعدہ اہتمام کریں۔ مرزوقاتِ الٰہی سے مخفی بھی خیرات کریں اور علانیہ بھی، قبل اس کے کہ وہ یوم الدین

وما ابرئ ۱۳

آجائے گا جس دن نہ تو اعمال زشت کے لئے سوداگری ہو سکتی ہے اور نہ کسی کی دوستداری ہی کام آسکتی ہے۔ اللہ تعالٰی کی ذات وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی۔ آسمانوں سے پانی برسایا جس سے ارضی پیداوار ہوئی جس میں سے تمہارے رزق کا انتظام بھی ہوا۔ کشتیاں اور جہاز تمہارے لئے مسخر کر دیئے گئے تاکہ وہ سمندر میں حکمِ الٰہی سے رواں ہوں۔ تمہارے لئے دریاؤں کو تابع کر دیا۔ سورج اور چاند کو تمہارا مطیع کر دیا اور وہ ایک نظام میں چل رہے ہیں، رات اور دن تمہارے لئے مسخر کر دیئے، اور حسبِ طلب ہر چیز تمہیں عطا کر دی گئی۔ اگر تم اللہ تعالٰی کی نعمتوں کا شمار کرو تو تم ان کا احاطہ نہیں کر سکو گے، بے شک انسان تو ظالم بھی ہے اور ناشکر گزار بھی۔

○ اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو جب ابراہیم نے بارگاہِ ربّ العزت میں استدعا کی کہ اے میرے ربّ اس شہر کو گہوارۂ امن و عافیت بنا دے، اور مجھے اور میری اولاد کو اصنام پرستی سے بچا دے اے ربّ! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہِ راست سے ہٹا دیا ہے ان میں سے جو میرے کہنے پر چلے گا بے شک وہ میرا پیروکار ہے اور جو میرا نافرمان ہے اس کا معاملہ تجھ سے ہے، بلاشبہ تو صاحبِ غفران ہے، تو صاحبِ رحمت ہے۔ اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی کچھ اولاد کو اس وادیٔ غیر ذی زرع میں تیرے بڑے احترام والے گھر کے پاس لا بسایا ہے اے ہمارے ربّ! انہیں یہاں لا بسانے کا مقصد یہ ہے کہ تیرے گھر میں نظامِ عبادات کا اہتمام کریں۔ تو اپنے کرمِ بے نہایت سے لوگوں کے دل ان کی طرف راغب اور مائل کر دے ان کو زمینی پیداوار سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکرانِ نعمت کریں۔ اے ہمارے ربّ تیرے علم میں ہے جو ہمارے اعمالِ باطنی ہیں اور اعمالِ ظاہری ہیں۔ اور اللہ تعالٰی پر تو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ اس ذاتِ الٰہی کو تمام تعریفیں سزاوار ہیں جس مبداءِ کائنات نے پیرانہ سالی میں مجھے اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ ہم جیسے فرزندانِ صالح عطا کئے۔ یقیناً میرا ربّ دعائیں سننے والا ہے۔

○ اے میرے پالن ہار مجھے نماز کا پابند بنا دے، میری اولاد کو بھی نماز پڑھنے میں مستعد کر دے اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما! اے ہمارے پروردگار مجھے اور میرے والدین اور سب اہلِ ایمان کو اپنے پردۂ رحمت و غفران میں ڈھانپ لیجیو جب روزِ حشر احتساب ہو!

اے رسولؐ یہ خیال نہ کیجئے کہ اللہ تعالٰی ان ظالموں کے اعمال سے بے خبر ہے اللہ تعالٰی تو انہیں ڈھیل دیتا ہے اس دن تک جب لوگوں کی آنکھیں دہشت سے پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی، سر اٹھائے سب کے سب بھاگے چلے جا رہے ہوں گے دہشت زدہ آنکھیں اوپر اٹھی ہوں گی اور دل

ان کے ہانسے ہوئے ہوں گے ۔ تم اے رسول ان لوگوں کو اس دن سے ڈرا جب ان پر عذاب نازل ہو جائے گا ظالم لوگ کہنے لگیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں تھوڑے عرصے کے لئے ڈھیل دے دے ، ہم تیری دعوتِ رشد و ہدایت قبول کر لیں گے ، اور تیرے رسولوں کی اتباع کریں گے ۔ تم پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تمہیں زوال نہیں آئے گا اور تم ایسے لوگوں کے مکانوں میں آبسے تھے ، ان لوگوں کے مکانوں میں جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا ۔ اور یہ بات کھل کر تمہارے سامنے آ چکی تھی کہ ہم نے ان کے کرتوتوں کی سزا کیسے دی ، اور ہم نے تمہارے لئے مثالیں بیان کی تھیں وہ دینِ برحق کے خلاف اپنی سازشی تدبیریں بروئے کار لا چکے ہیں ، اور اللہ تعالےٰ کے پاس ان کی سب تدبیریں ہیں ۔

○ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں ، پس یہ ہرگز خیال نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے اس کے خلاف ہوگا ۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ بڑا زبردست ہے اور ذو انتقام ہے ۔ اس روز یہ زمین کسی اور زمین سے بدل دی جائے گی ۔ اور آسمان بدلے جائیں گے ۔ اور سب کی سب مخلوق اس قہرمانی قوتوں کے مالک یکتا و یگانہ ذاتِ الٰہی کے حضور پیش ہوں گے

۵۰۔ اس دن گناہ گاروں کے ہاتھ پاؤں زنجیروں میں بندھے ہوں گے ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہرے آگ کے شعلوں میں لپٹے ہوئے ہوں گے ۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلا دے ۔ بے شک اللہ تعالےٰ جلد حساب لینے والا ہے ۔

یہ تعلیماتِ قرآنی لوگوں کو پوری وضاحت سے پہنچا دیتا ہیں ۔ تاکہ ان کی تنذیر ہو اور انہیں علم کہ بلاشبہ معبود تو ایک اللہ ہی ہے ۔ اور یہ کہ اس سے عقلمند لوگوں کی یاد دہانی ہو جائے ۔

سورۃ الحجر ۱۵ الحجر شمالی عرب اور شام کے درمیان اس علاقے کا نام ہے ، جو قوم ثمود کا مسکن و مستقر تھا ۔ قوم ثمود حضرت صالح کی امت تھی ۔

سورۃ الحجر مکی ہے ، اس کی ننانوے آیات ہیں اور چھ رکوع ۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

الرا (حروف مقطعات ہیں) یہ آیاتِ بینات ، قرآن مجید کی ہیں جو احکامِ الٰہی کو واضح طور پر بیان کرتا ہے ۔

پ ۱۴ وہ وقت دور نہیں کہ کافر لوگ آرزو کریں گے کہ اے کاش انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہوتا انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیجئے ، کھائیں پیئیں ، زندگی کی آسائشوں سے متمتع ہوں ، اور انہیں امیدِ خام حقائقِ حیات

سے غافل کئے رکھے، انہیں جلد ان کے اعمال کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔ ہم نے اپنے عذاب سے کوئی بستی برباد نہیں کی، اِلّا اس کے کہ ان کے لئے ایک مقررہ وقت لکھا ہوا تھا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی قوم اپنے وقتِ مقررہ سے پہلے ہلاک ہوئی ہو یا وقت کے بعد بچ گئی ہو۔

⃝ ارشاد ہوا کافر کہنے لگے، اے وہ شخص جس پر قرآنِ کریم نازل ہوا ہے، بلا شبہ تُو تو مجنون ہے اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا۔ سنّتِ الٰہی یہ ہے کہ ہم فرشتوں کو اس وقت بھیجتے ہیں جب کسی قوم کے عذاب و ہلاکت کا فیصلہ صادر کرتے ہیں اور پھر انہیں مہلت نہیں دی ۱۰۔ جاتی، بلاشبہ یہ قرآنِ کریم ہم نے ہی نازل کیا ہے اور بے شک ہم خود ہی اس کے محافظ و نگہبان ہیں۔ ہم تم سے پہلے گزری ہوئی امتوں کے پاس بھی رسول بھیج چکے ہیں مگر جو رسول بھی ان کے پاس آتا وہ اسے ہدفِ استہزا بناتے۔ (جس طرح کفّارِ مکّہ کا طرزِ عمل ہے) اسی طرح ان کافروں کے کرتوتوں کی پاداش میں ہم ایسی بات مجرموں کے دل میں ڈال دیتے ہیں وہ ایمان قبول نہیں کرتے، ان سے پہلوں کی رسم بھی یہی تھی اگر ہم ان پر آسمان میں راہ بنا دیتے کہ وہ اس میں چڑھ جاتے تو (قبولیتِ حق کی بجائے) وہ یہی کہتے کہ ہماری آنکھیں بند کر دی گئی ہیں اور ہم پر جادو کر دیا گیا ہے، اور ہم نے آسمان میں برج پیدا کر دیئے ہیں، اور انہیں دیکھنے والوں کے لئے زینت دی ہے۔ انہیں ہر مردود شیطان سے حفاظت میں رکھا ہے کوئی شیطان اس میں دخیل نہیں بجز اس کے چوری چھپے کچھ سننے کی کوشش کرے تو ایک شہابِ مبین (شعلۂ ظاہر) اس کا تعاقب کرتا ہے۔

⃝ زمین کو ہم نے بچھایا، اور پھر اس پر پہاڑ رکھ دیئے اور زمین میں ہم نے ہر مناسب چیز پیدا کی، اس میں تمہارے لئے اسبابِ معیشت مہیا کئے، اور اس مخلوق کے لئے بھی جس کے رازق تم نہیں ہو۔ ہمارے پاس تو ہر چیز کے ذخائر اور خزائن ہیں اور ہم انہیں ضروریات کے مطابق معیّنہ اندازے سے انسانوں کے لئے نازل کرتے رہتے ہیں۔ اور ہم نے بادلوں کی حامل ہوائیں بھیجیں، پھر ہم نے بلندیوں سے پانی اُتارا۔ انہیں اس سے سیراب کیا، (اس ذخیرۂ آبی کو جو آبشاروں، نہروں، دریاؤں کی صورت میں میسّر ہے) جمع کرنے والے تم نہیں ہو۔

⃝ بلاشبہ تمہارا پورا نظامِ حیات و ممات ہمارے قبضۂ قدرت میں ہے اور ہم ہی کائناتِ حیات کے وارث ہیں۔ تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں اور جو لوگ تمہارے بعد آنا ہیں سب کے سب ہمارے احاطۂ علم میں ہیں، انہیں تیرے پروردگار کے حضور جمع کرنا ہے وہ بلاشبہ صاحبِ حکمت ہے، صاحبِ علم ہے۔

ربما ۱۴

○ ہم نے جسدِ انسانی کو خشک سیاہ بدبودار مٹی سے ڈھالا، اور جنّوں کو انسانوں سے پہلے آتشِ بے دود سے پیدا کیا۔ اور وہ وقت یاد کیجئے، جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا میں خشک سیاہ بدبودار مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے ہوں، سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک بنا لوں، اور اپنی روح پھونکوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ چنانچہ سب کے سب فرشتوں نے (آدم) کو سجدہ کیا، بجز ابلیس کے۔ اس نے سجدہ گذاروں میں شمولیت سے انکار کیا۔ ربّ العزّت جلّ جلالہٗ نے ابلیس سے استفسار کیا کہ تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ گذاروں کے ساتھ نہ تھا؟ ابلیس نے کہا کہ مجھ سے ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں ایک ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے خشک سیاہ بدبودار مٹی سے بنایا ہے ارشاد باری تعالےٰ ہوا کہ اسے نافرمان و مردود تو یہاں سے نکل جا، تاقیامِ قیامت تجھ پر لعنت ہے ابلیس نے کہا میرے ربّ! مجھے انسان کے دوبارہ محشور (بعث بعد الموت) ہونے تک مہلت دے۔ ارشاد ہوا کہ تجھے وقت المعلوم کے عرصے تک مہلت ہے۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! جس طرح تو نے مجھے راہ سے کھویا اب اسی طرح میں ان کو گناہ پُرکشش کرکے دکھاؤں گا، اور تیرے مخلص بندوں کے سوا سب کو ورطۂ گمرہی میں ڈال دوں گا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ راہِ ہدایت سیدھی مجھ تک پہنچتی ہے بے شک میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی زور کارگر نہیں ہوگا۔ الّا اس کے جو گمراہی میں تیرا اتباع کرے گا بیشک ان سب کے لئے دوزخ کی وعید ہے۔ دوزخ کے سات دروازے ہیں (جہنّم، لظیٰ، حُطمہ، سعیر، سقر، ہاویہ، جحیم) ہر اک دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصّہ علاحدہ کر دیا گیا ہے اہلِ تقویٰ کے لئے پُرفضا گلستانوں میں جو پہاڑوں اور آبشاروں کے روح پرور مناظر ہوں گے۔ ارشاد ہوگا کہ ان گلستانوں میں سلامتی اور امن و طمانیت سے رہو۔ ان کے دلوں میں ایک دوسرے سے غل (کینہ و حسد) ہوگا تو وہ دھو دیا جائے گا وہ بھائی بھائی ہوں گے۔ ان کی نشستگاہیں (تخت) ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے۔ ہاں انہیں نہ تو کوئی محنت کرنا ہوگی اور نہ انہیں وہاں سے کوئی نکالے گا۔

○ اے رسولؐ، میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں اللہ صاحبِ غفران و صاحبِ رحمت ہوں مگر اس کے ساتھ میرا عذاب بھی بڑا دردناک ہے۔ اے رسولؐ، ان سے برائے موعظت ابراہیمؑ کے مہمانوں کا حال سنا دو۔ جب وہ اس کے پاس آئے اور سلام کہا۔ ابراہیمؑ نے کہا کہ مجھے تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے فرشتوں نے کہا کہ ڈرو نہیں [illegible] صاحبِ علم فرزند کی بشارت دیتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے اس بشارت پر اپنی پیرانہ سالی کا ذکر کیا، جس پر انھوں نے کہا کہ تم مایوس نہ ہو۔ اس پر ابراہیمؑ نے کہا کہ بے شک اللہ تعالےٰ کی رحمت سے مایوسی تو ضلالت ہے۔

○ پھر ابراہیمؑ نے کہا اے فرستادگانِ الٰہی تمہاری آمد کا مقصد کیا ہے ؟ فرشتوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کو سزا دینے کے لئے بھیجے گئے ہیں، لیکن لوطؑ کے گھر کے لوگ اس سے مستثنٰے ہیں، ان

۶۰۔ سب کو بجز لوطؑ کی بیوی کے ہم بچالیں گے۔ لوطؑ کی بیوی کے بارے میں اللہ تعالےٰ کا فیصلہ یہ ہوا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہے گی۔ جب یہ فرستادے لوطؑ کے پاس پہنچے۔ لوطؑ نے کہا تم لوگ اجنبی لگتے ہو، فرشتوں نے بتایا کہ وہ اس کے پاس عذابِ الٰہی لے کر آئے ہیں جن سے یہ لوگ انکار کرتے تھے۔ یہ قولِ برحق ہے اور ہم سچے، تم اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے نکلو، اور اے لوطؑ تُو ان کے پیچھے چلنا، تم میں سے کوئی پیچھے نہ رہے اور جہاں تک جانے کا حکم ہو بے دریغ چلے جاؤ۔ (لوطؑ کی بیوی اوالہ تھی)

○ ہم نے لوطؑ کو اس فیصلے سے مطلع کر دیا تھا کہ صبح ہوتے ساتھ اس قوم کو نیست و نابود کر دیا جائے گا (اس کی جڑ کٹ جائے گی۔)

○ شہر والے ان نوجوان لڑکوں کو دیکھ کر (فرشتے اسی شکل میں آتے تھے) خوش خوش بھاگے چلے آئے۔ لوطؑ نے کہا یہ میرے مہمان ہیں، ان کے ساتھ (خرابی کر کے) مجھے ذلیل نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ کے

۷۰۔ غضب سے ڈرو۔ مجھے بے آبرو نہ کرو۔ وہ بولے کیا تمہیں ہم نے روکا نہیں کہ دنیا بھر کے اعمالِ حسنہ کے اجارہ دار نہ بنو۔ لوطؑ نے کہا میری بیٹیاں (قوم کی بیٹیاں) تمہارے لئے موجود ہیں، اگر تمہیں تسکینِ جنسی چاہیئے تو ان سے نکاح کر لو۔ اے نبیؐ تیری جان کی قسم! وہ اپنی مستی میں مدہوش تھے۔ سو ایک ہولناک چنگھاڑ نے صبح ہوتے ہی آلیا۔ پھر ہم نے ان بستیوں کو (سدوم و عمورہ) تہ و بالا کر کے رکھ دیا، اور ان پر سنگِ گِل کی بارش کر دی، بلاشبہ اس واقعہ میں عبرت گیر لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور وہ بستیاں راہِ رواں (گذرگاہِ عام) پر واقع ہیں۔ اس میں اہلِ ایمان کے لئے سامانِ عبرت ہے اصحاب الایکہ (گھنے جنگل والے بنی مدین یا اصحاب الرّس) بڑے ظالم تھے۔ ہم نے انہیں

۸۰۔ سزا دی، ان دونوں قوموں کی تباہ شدہ بستیاں شارعِ عام پر ہیں علاقہ الحجر (شمالی عرب، اور شام کے مابین، ثمود کا مسکن) کے لوگوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی۔ ہم نے انہیں آیاتِ بیّنات عطا کیں لیکن وہ ان سے روگردانی کرتے تھے۔ (ان کی صناعی کا کمال یہ تھا کہ) وہ پہاڑوں سے سوچے سمجھے کا سمو چا گھر تراش لیتے تھے، تاکہ سہولت و آسائش سے زندگی بسر کریں۔ انہیں ایک دن صبح صبح ہی خوفناک چنگھاڑ (بانگِ ہولناک) آلیا ان کا یہ خدا فراموش آرٹ ان کے کسی کام نہ آیا۔

○ ہم نے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں [illegible] کائنات ہے اس کی تخلیق

تدبیرِ حقانی پر کی ہے۔ میزانِ اعمال کے لئے قیامت یقیناً آنے والی ہے (ان کافروں کی حوصلہ شکن اور دل آزار باتوں سے) تم عالی حوصلگی سے درگزر کرو بلاشبہ تمہارا پروردگار سب کا خالق ہے۔ اور دانندۂ اسرارِ حیات ہے۔ (سورۃ فاتحہ کی عظمت اور جامعیت کی طرف اشارہ ہے کہ) اے رسولؐ ہم نے تمہیں سات (نمازیں) بار بار دہرائی جانے والی آیات عطا کی ہیں، اور تم پر کائناتی عظمتوں کا محور و معیار قرآنِ مجید نازل کیا ہے۔ اے رسول مختلف کافروں کو جو دنیاوی نعمتیں میسر ہیں، ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔ ان پر ملالِ محرومی یا ان کے احساسِ تجنتر پر رنج بھی نہ کرو اپنے شفقت کے بازو اہلِ ایمان کے لئے جھکا دو، اور انہیں بتا دو کہ میں تو تمہیں واضح طور پر تمہارے اعمالِ بد کے نتائج سے تمہیں ڈرانے والا ہوں۔ یہ اسی طرح کی فہمائش ہے جو ہم نے مقتسمین (گھاٹی میں بٹ کر بیٹھنے والے یا رسولِ کریمؐ کی مخالفت میں باہم قسمیں کھانے والے ولید بن مغیرہ اور اس کے گروہ کا حوالہ ہے) کو کی، جنہوں نے قرآن کریم کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے، ہمیں اپنی ذات کی قسم ہم ان سے ان کے اعمال پر پوری پوری جواب طلبی کریں گے۔ پس احکامِ الٰہی کو عالم آشکار کر دو اور شرک کرنے والوں سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ استہزا کرنے والوں کے لئے ہم کافی ہیں۔ ان بے خبروں کو عنقریب خبر ہو جائے گی۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ دوسرا خود ساختہ معبود بنانے کا انجام کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اے رسولؐ کافروں کی حوصلہ شکن باتیں سن کر تم دل تنگ ہوتے ہو تم ان کی پرواہ نہ کرو، اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیجئو، اور اس کی بارگاہِ الوہیت میں سجدہ ریز ہو جاؤ اور حق تعالےٰ کی عبادت میں (صبح و شام) مصروف رہو حتیٰ کہ وہ ساعت آپہنچے جس کا آنا یقینی ہے۔ (موت)

سورۃ النحل ۱۶

نحل عربی زبان میں شہد کی مکھی کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں شہد کی مکھی کا ذکر بھی آیا ہے اس لئے علامت کے طور پر یہ سورت اس نام سے موسوم ہوئی۔

یہ سورت مکی ہے۔ اس کی ایک سو اٹھائیس آیات اور سولہ رکوع۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

○ مشرکین سے ارشاد ہوا کہ جس عذاب کا تم بطور استہزا مطالبہ کرتے رہتے تھے وہ آیا ہی چاہتا ہے۔ جلد بازی سے کام نہ لو، ذاتِ کردگار ہر آلائش سے پاک ہے اور تمہاری شرک کی تہمت سے برتر ہے وہ اللہ العالمین وحی دے کر فرشتوں کو اپنے بندوں سے جس کے پاس چاہے بھیجتا ہے، تاکہ وہ لوگوں کو خبردار کر دے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ سو تقویٰ کی راہ اختیار کرو، خداوند تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق بامقصد و مصلحت کی ہے وہ شرک کے ہر امکان سے بلند و برتر ہے۔

ربما ۱۴

(۳) خالقِ کائنات نے انسان کی تخلیق آبِ منی سے کی ہے پھر ناگہاں وہ کھلم کھلا جھگڑنے لگا۔

○ اللہ تعالےٰ نے تمہارے فائدے کے لئے چوپائے بنائے، ان کے ذریعے سے اس نے تمہیں سردی سے راحت بخش پوشش مہیا کی اور دوسرے منافع بھی اور ان میں سے بعض تمہاری خوراک ہیں۔

○ جب تم شام کے وقت ہنک ہنک کر چلنے والے جانوروں کو چرا کر گھر لاتے ہو اور جب صبح انہیں چرانے کے لئے جاتے ہو تو تمہاری جمالیاتی حس کی تسکین ہوتی ہے، جن شہروں میں تم بڑی مشقت اٹھا کر پہنچتے ہو وہاں یہ تمہارا سامانِ (تجارت) اپنی پیٹھوں پر لاد کر پہنچاتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار شفیق اور رحیم ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے گھوڑے، خچر اور گدھے باربرداری، سواری اور شان و زیبائش کے لئے پیدا کئے اور تمہاری منفعت کی اور بھی بہت سی چیزیں پیدا کی ہیں، جن کا احاطہ تمہارا محدود علم نہیں کر سکتا ہے (رفتہ رفتہ، آٹوموبائیلز، دخانی ریل، بحری جہاز، فضائی جہاز علم کے بڑھنے کے ساتھ معرضِ وجود میں آئے)۔

○ سیدھا راستہ تو اللہ تک لے جاتا ہے بعض راہیں ٹیڑھی ہیں اگر مشیت الٰہی ہوتی تو تم سب کو سیدھی راہ کی ہدایت ہو جاتی۔ اللہ تعالےٰ کی ذات وہ مجمع الصفات ہے جس نے بلندیوں سے تمہارے لئے پانی اتارا، اس میں سے پیاس بھی بجھاتے ہو، اس پانی سے بوٹیاں اور چارہ اُگتا ہے جس میں تم مویشی چراتے ہو، اللہ تعالےٰ تمہارے لئے پانی سے کھیتی، زیتون، کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے مرزوقاتِ ارضی کے اس نظام میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے معرفتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

○ اللہ تعالےٰ نے لیل و نہار اور شمس و قمر اور نجوم کے پورے نظام کو تمہارے اختیار میں دے دیا ہے (تمہارے کام پر لگا دیا ہے) اہلِ دانش کے لئے ان میں آیاتِ معرفتِ الٰہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے وہ رنگا رنگ چیزیں بھی تمہارے تابع کر دی ہیں، جو زمین میں تمہارے لئے پیدا کی ہیں، غور کرنے والوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔ یہ خالقِ کائنات ہی کی ہی ذات ہے جس نے بحرِ ذخار کو تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم اس سے لحمیاتِ تازہ حاصل کرو، اور آرائش و زیبائش کی چیزیں (سیپیوں، گھونگوں، منکوں، موتیوں وغیرہ سے تیار شدہ زیورات) جو تم پہنتے ہو۔ اور تو دیکھتا ہے جہازوں کو جو سمندر کی پہنائیوں کو چیرتے ہوئے رواں ہیں، تاکہ تم مالِ تجارت ان سے (برآمد کر سکو اور درآمد کر سکو) منافعِ رزق تلاش کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا شکر کرو۔ اس مبداءِ کائنات نے زمین میں

مضبوط پہاڑ گاڑ دیئے ہیں، تاکہ تمہیں ایک طرف ہی نہ لے جھکے، پھر دریا بہا دیئے ہیں، اور راستے بنا دیئے ہیں تاکہ تم راہ پا سکو (دریاؤں کی مدد سے فضائی سفر میں کتنی مدد ملتی ہے)

○ (اس منبعٔ رشد و ہدایت نے) نشان راہ بنا دیئے اور ستاروں کا بے خطا نظام، تاکہ تم مسافتِ شب میں راہ پاؤ۔ پس کیا وہ خداوندِ مطلق جو سب کو پیدا کرتا ہے۔ (تمہارے غلط اندازے سے) اس خود ساختہ معبود کی طرح ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتا ؟ کیا تم ان حقائق پر غور نہیں کرتے! اگر تم (اپنی تمام شماریاتی صلاحیتیں بروئے کار لا کر بھی) اللہ تعالےٰ کی ان گنت نعمتوں کو شمار کرنا چاہو، تو تم ان کا احاطہ نہیں کر سکو گے۔ بلاشبہ اللہ تبارک و تعالےٰ صاحبِ غفران و صاحبِ رحمت ہے۔

○ اللہ تعالےٰ وہ سب کچھ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو، جن خود ساختہ معبودوں کو کفار پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی تخلیق کرنے پر قادر نہیں اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ تو مردہ ہیں، ان میں تو جان بھی نہیں ہے اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ دوبارہ کب اٹھائے جائیں گے؟

(کہہ دیجئے) تمہارا معبود تو ایک ہی ہے۔ جن کا روزِ جزا پر ایمان نہیں ہے ان کے دل کفر و جحود کے مرض میں مبتلا ہیں اور اس لئے وہ جنونِ کبریائی کا شکار ہیں، یقیناً اللہ تعالےٰ ان کے باطن و ظاہر سے آگاہ ہے اور وہ صاحبِ جبروت تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

○ (جب ان منکرینِ حق) سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ گزشتہ لوگوں کے قصے ہیں! تاکہ لوگ اپنے تمام اعمال کی ذمہ داری روزِ قیامت قبول کریں، اور کچھ لوگوں کا بوجھ بھی جنہیں وہ بہ سبب جہالت گمراہ کرتے رہے ہیں۔ سنو یہ کتنی بری ذمہ داری ہے جو وہ قبول کر رہے ہیں ان سے پہلے بھی لوگ (منکرین حق) ایسی ناپاک چالیں چلتے رہے ہیں، پس اللہ تعالےٰ کا حکم آیا کہ ان کی شاندار عمارتوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ پس ان پر چھت اوپر سے گر پڑی اور اسی جانب سے عذاب نے آلیا جس کے بارے میں انہیں سان و گمان تک نہیں تھا۔ اللہ تعالےٰ انہیں قیامت کے دن ذلیل و خوار کرے گا اور پوچھے گا کہاں ہیں تمہارے خود ساختہ معبود جنہیں تم نے میرا شریک بنا رکھا ہے اور جن کے بارے میں تم مسلمانوں سے جھگڑتے تھے۔ اہلِ علم کہیں گے کہ بے شک آج کے دن کی رسوائی اور مصیبت کافروں کے لئے ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کی روح فرشتوں نے اس وقت میں قبض کی تھی جب وہ اپنے آپ پر

ریما ۱۴

ظلم کر رہے تھے پھر وہ صلح کی پیش کش کریں گے کہ ہم تو کسی برائی کا ارتکاب نہیں کر رہے تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ کیوں نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے سارے کرتوتوں کا علم ہے، جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، تمہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے غرض تکبر کرنے والوں کے لئے دوزخ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

○ ان کے برخلاف، جب اہل تقویٰ سے دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں، کہ نہایت عمدہ تنزیلات ربانی ہیں جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی، ان کے لئے آخرت کا گھر بہتر ہے۔ وہ گھر اہل تقویٰ کے لئے بہت اچھا ہے۔ گلستانِ بے خزاں (ہمیشگی کی تروتازگی کے ساتھ) جن میں نہریں رواں ہوں گی۔ انہیں وہاں سب کچھ حسب منشا ملے گا۔ اللہ تعالیٰ (اہل تقویٰ کو) پرہیزگاروں کو اسی طرح جزا دیتا ہے۔ یہ جزا ان متقیوں کی ہے جن کی پاک روحوں کو جب فرشتے قبض کرتے ہیں، تو انہیں سلام علیکم کہتے ہیں اور انہیں بشارت دیتے ہیں کہ تم اپنے اچھے اعمال کے صلہ میں جنت میں داخل ہو جاؤ"۔

○ اے رسول ﷺ کیا اب ان منکروں کو اس امر کا انتظار ہے کہ ان کے پاس فرشتگانِ موت آئیں یا عذاب الٰہی نازل ہو جائے ان سے پہلی قوموں کی روش بھی یہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا ہے درآں حالیکہ یہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں انہیں اپنے برے اعمال کی سزا بھگتنا پڑی اور انہیں اسی عذاب کا شکار ہونا پڑا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ مشرکین کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے، نہ ہم نہ ہمارے آباؤ اجداد، اور نہ ہی اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے یہ کوئی نئی بات نہیں ان سے پہلے بھی لوگوں نے یہی عذر کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر سوائے واضح احکام الٰہی پہنچا دینے کے، اور کیا ہے؟

○ تحقیق ہم نے ہر امت کے پاس رسول بھیجا، تاکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شیطان سرکش سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا حکم دے۔ ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے راہِ ہدایت دکھا دی، اور بعض ایسے ہیں جن پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ ملک میں چل پھر کر دیکھو اور مشاہدہ کرو کہ حق کی تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا؟

○ اے رسول ﷺ تم چاہے ان کی ہدایت کی کتنی ہی خواہش کرو۔ اللہ تعالیٰ جن کو ان کے کرتوتوں کے نتیجے میں بھٹکا دیتا ہے پھر انہیں راہ نہیں ملتی، اور نہ ہی کوئی ان کی مدد کر سکتا ہے۔ یہ منکرین اللہ تعالیٰ کی کڑی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ جو شخص مر جاتا اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ نہیں

اٹھائے گا، کیوں نہیں اٹھائے گا؟ یہ وعدہ (بعث بعد الموت کا) سچا ہے لیکن ان لوگوں کی اکثریت اس سے بے خبر ہے۔ اور یہ وعدہ اس لئے ہے تاکہ اللہ تعالےٰ اس مختلف فیہ بات کی وضاحت کر دے اور کفار جان لیں کہ وہ کاذب ہیں۔

۴۰۔ ارشاد ہوا کہ ہمارا فرمان جب ارادۂ تخلیق کریں تو کہنا ہوتا ہے کہ ہو جا، اور وہ ہو جاتی ہے۔

○ ارشاد ہوا جن لوگوں نے راہِ حق میں ظلم سہنے کے بعد، ہجرت اختیار کی ہم انہیں دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہے۔ اے کاش وہ لوگ جانتے یہ (مہاجر) وہ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے پروردگار پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

○ اے رسولؐ ہم نے تم سے پہلے منصبِ رسالت پر فائز مرد ہی بھیجے ہیں جن پر ہم نے وحی کی اگر تم لوگ سلسلۂ وحی اور انبیاء و رُسل کے بارے میں واقف نہیں ہو تو اہلِ کتاب کے اہلِ علم و دانش سے پوچھ لو۔

○ انبیائے سابق کو ہم نے روشن دلائل اور وحیٔ مکتوب بھیجی اور اے رسول تم پر کتابِ نصیحت و موعظت نازل کی کہ تم لوگوں کو وضاحت سے سمجھا دو جو اللہ تعالےٰ نے ان کی طرف نازل کیا ہے۔ تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ وہ لوگ جو احکامِ قرانی سے انحراف کی نئی نئی چالیں چلتے ہیں، ڈرتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ان کی برائیوں کی سزا کے طور پر انہیں زمین میں دھنسا دے یا اس جانب سے ان پر عذاب نازل کر دے جو ان کے سان و گمان میں نہ ہو یا چلتے جاگتے چلتے پھرتے انہیں اپنی گرفت میں لے لے، وہ اس سے نکل نہیں سکیں گے یا وہ انہیں مبتلائے خوف کر کے پکڑ لے، (یہ تمام سزائیں معاشرے کو تمہاری برائیوں سے محفوظ کرنے کے لئے ہیں) کیونکہ اللہ تعالےٰ انسانوں کے لئے شفیق بھی ہے اور رحیم بھی۔

○ کیا یہ لوگ کائناتِ فطرت کی اشیاء کو نہیں دیکھتے کہ ان کے سائے کس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور دائیں اور بائیں جھکے جا رہے ہیں اور انتہائی عجز سے اس کی بارگاہِ عظمت میں سجدہ ریز ہوتے ہیں، اور اللہ احکم الحاکمین کے حضور آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں ۵۰۔ میں جتنی بھی جاندار مخلوق ہے اور تمام فرشتے سجدہ کناں ہیں اور وہ سرکشی نہیں کرتے۔ وہ اپنے پروردگارِ بالادست سے ڈرتے ہیں اور اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے کہ دو معبود نہ بنا لو، بلاشبہ اللہ تعالےٰ تو بس ایک ہی ہے تم مجھی سے ڈرو، اسی خالقِ لایزال کا ہے جو کچھ آسمانوں کی بلندیوں میں ہے یا

ربما ۱۴

زمین کی وسعتوں میں، اسی کی اطاعت (دین) لازم (واصب) ہے۔ پھر کیا اللہ تعالٰے کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو ؟ جو نعمت بھی تمہیں عطا ہوئی ہے وہ اللہ تعالٰے ہی کی عطا ہے۔ پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی بارگاہ میں آہ و زاری کرتے ہو جب وہ تکلیف اللہ تعالٰے دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ اپنے ربّ کے ساتھ خود ساختہ معبودوں کو شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ تاکہ جو نعمتیں تمہیں عطا ہوئی ہیں ان کا کفران کرو۔ چند روزہ فائدہ اٹھالو، مآلِ کار تمہیں نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔

○ ارشاد ہوا کہ (یہ مشرک لوگ) ہمارے عطا کردہ رزق میں سے ان خود ساختہ معبودوں کا حصہ مقرر کرتے ہیں، اللہ تعالٰے گواہ ہے ان افترا پردازیوں کی تم سے اے مشرکو ضرور بازپرس ہوگی۔ یہ اللہ تعالٰے کے لئے بیٹیاں مقرر کرتے ہیں یا تجویز کرتے ہیں (بنی خزاعہ و کنانہ کی طرف اشارہ ہے) وہ خدائے بلند و برتر ان جنسی ملوثات سے پاک ہے اور اپنے لئے جو ان کی اپنی خواہش ہے (یعنی بیٹے) اور ان کی حالت یہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر ملتی ہے تو غصّے کے مارے اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غم میں ڈوب جاتا ہے۔ اس خبرِ بد کے سبب لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے، متردد رہتا ہے کہ لڑکی کی وجہ سے ذلت کی زندگی جیئے یا اسے مٹی میں دبا کر مار دے۔ دیکھو ان کا یہ فیصلہ کتنا بُرا ہے

○ ارشاد ہوا آخرت پر جو لوگ ایمان نہیں لاتے، اُن کی مثال بُری ہے اللہ تعالٰے غالب اور حکیم کی شان تو بہت بلند و برتر ہے۔ اگر اللہ تعالٰے انسانوں کے مظالم پر ان کی گرفت کرتا تو کوئی جاندار اس سے مستثنٰی نہ تھا۔ لیکن وہ ایک وقت مقررہ تک انہیں مُہلت دیتا ہے جب وہ مقررہ وقت آن پہنچتا ہے تو نہ تو وہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ یہ لوگ اللہ تعالٰے کے لئے وہ چیزیں تجویز کرتے ہیں جنہیں وہ خود پسند نہیں کرتے۔ ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ ان کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے، حق یہ ہے کہ ان کے لئے آگ ہی آگ ہے۔ اور وہ اس کی طرف پہنچائے جارہے ہیں۔ اللہ کی قسم! (مجھ اللہ کو اپنی عظمت و جلال کی قسم!) ہم نے تجھ سے پہلے اقوام و ملل کے پاس رسول بھیجے، پھر شیطان نے ان کے اعمالِ بد انہیں اچھے کر دکھائے۔ وہی شیطان آج ان لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے۔ اور ان کے لئے دردناک تعذیب ہے۔

ربما ۱۴

○ اے رسولؐ ہم نے یہ کتاب (قرآنِ کریم) اس لئے نازل کی ہے تاکہ تو ان میں مختلف فیہ امور کی صراحت کر دے (تبیان کر دے) اور ہدایت و رحمت کے مستحق وہ ہیں جو اہلِ ایمان ہیں۔

○ اللہ تعالےٰ رحمٰن و رحیم کی ذات وہ ہے جس نے بلندیوں سے پانی اتارا، اور مردہ زمین کو اس کے ذریعے سے پھر زندہ کر دیا۔ ان آیاتِ الٰہی میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جن کے کان حقیقت آشنا ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے انسانو تمہارے لئے مویشیوں کی زندگی میں بھی سوچنے کی باتیں ہیں۔ ہم تمہیں ان کے (مادہ مویشی) پیٹ سے گوبر اور لہو کے درمیان ایک مائع (چیز) پلاتے ہیں، خالص دودھ جو پینے والوں کے لئے بڑا خوش گوار ہے۔ (اسی طرح) تم کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے نشہ لانے والی مشروبات بھی بناتے ہو اور پاکیزہ مرزوقات بھی بلاشبہ ان آیاتِ بیّنات میں اہلِ عقل و دانش کے لئے نشانیاں ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھّی پر وحی کی کہ تو پہاڑوں پر، درختوں میں اور ٹٹیوں میں (جو بیلوں کے لئے تیار کی جاتی ہیں) اپنے لئے رہائش تلاش کر، پھر اے شہد کی مکھّی تو جا بجا پھلوں سے رس چُوس اور فطرت نے جو تجھ میں شہد پیدا کرنے کی صلاحیت ودیعت کی ہے اسے بروئے کار لا! ان شہد کی مکھیّوں کے پیٹ سے ایک مشروب برآمد ہوتا ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں، اس میں عالمِ انسانیت کے لئے شفا ہے بے شک ان میں، اہلِ غور و فکر کے لئے، اللہ تعالےٰ کی معرفت کا نشان ہے۔

○ اللہ تبارک و تعالےٰ کی ذات وہ ہے، جس نے تمہیں خلعتِ تخلیق سے سرفراز کیا پھر تمہیں وفات دیتا ہے اور تم میں ایسے بھی ہیں، جنہیں حد درجہ ناقابلِ التفات عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے (سمجھدار ہونے کے بعد نادان ہو جانا ہے) اللہ تبارک و تعالےٰ علیم ہے اور صاحبِ قدرت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے رزق کے اعتبار سے بعض لوگوں کو دوسروں پر فضیلت دی ہے۔

○ اللہ تبارک و تعالےٰ نے بلحاظِ رزق، بعض لوگوں کو بعض پر فضیلت دی ہے وہ اپنی روزی انہیں لوٹا دیتے جو ان کے ملکِ یمین ہیں تاکہ (مبادا؟) رزق میں ان کے ہمسر و برابر ہو جائیں۔ کیا وہ نعمتِ الٰہی کے ناسپاس گزار ہیں؟ اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے تمہاری ہی قسم سے عورتیں پیدا کیں، اور تمہارے لئے بیویوں سے تمہیں بیٹے اور پوتے دیئے۔

ربع ۱۴

اور تمہیں مرزوقاتِ پاکیزہ دیں، تو کیا یہ توہّماتِ باطلہ میں اعتقاد رکھتے ہیں اور کفرانِ نعمتِ الٰہی کے مرتکب ہوتے ہیں؟ اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان خود ساختہ معبودوں کی پرستش کرتے ہیں جنہیں آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں پھیلے ہوئے مرزوقاتِ حیات پر نہ کوئی دسترس ہے نہ قدرت، پس اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں مثالیں نہ بناؤ۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کا علم پوری کائنات پر محیط ہے اور تم تو کچھ بھی نہیں جانتے۔

○ ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ یہ بات ایک مثال سے سمجھاتا ہے۔ دو شخص ہیں، ایک کسی کا غلام ہے اور دوسرے کی مِلک ہے، اسے کسی چیز پر بھی تصرّف حاصل نہیں ہے دوسرا وہ شخص ہے جسے ہم نے بافراغت روزی دی ہے اور وہ اسے مخفی یا ظاہر خرچ کرنے میں آزاد ہے کیا یہ دونوں اشخاص یکساں ہیں؟ تمام حمد و ثناء خدائے عزّ و جل کو سزاوار ہے، لیکن انسانوں کی اکثریت اس حقیقت سے بے خبر ہے۔

○ ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ ایک اور مثال دو اور اشخاص کی بیان کرتا ہے ان میں سے ایک گونگا ہے بسببِ محرومئ نطق کوئی کام سنوار نہیں سکتا، اسے جہاں بھیجا جاتا ہے معاملہ بگڑ جاتا ہے وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے اور دوسرا وہ ہے جو حُسنِ کلام سے لوگوں سے متوازن اور عادلانہ معاملہ کرتا ہے (امرِ معاملہ) اور راست رو ہے کیا یہ دونوں یکساں ہیں؟

○ ارشاد ہوا کہ صرف اس ذاتِ علّام الغیوب کو مغیباتِ سماوی و ارضی کا علم ہے۔ قیامت کا معاملہ تو چشم زدن یا اس سے بھی زیادہ بسُرعت برپا ہو جانا ہے۔ اس مالکِ یوم الدین کی قدرت و کبریائی تمام اشیائے حیات و کائنات پر محیط ہے۔ اسی قادرِ مطلق نے تمہیں شکمِ مادر سے پیدا کیا، تمہیں کچھ بھی تو پتہ نہیں تھا۔ اور اس کی عنایاتِ بے غایات سے تمہیں سمعی، بصری اور حِسّی صلاحیتوں اور ان کے آلات (کان، آنکھ، دل) عطا کئے تاکہ تم ان نعمتوں کا حق ادا کر سکو (شکرانِ نعمت کرو)

○ ارشاد ہوا کیا یہ منکرینِ حق، فضائے آسمانی میں رام شدہ پرندوں کو نہیں دیکھتے؟ ان کی نگہداری اللہ تعالیٰ کے سوا کون کرتا ہے ان میں اہلِ ایمان کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہاری رہائش گاہوں کو تمہارے سکون و طمانیت کی جگہ بنا دیا، تمہارے لئے جانوروں کی کھالوں سے عارضی گھر (خیمے) بنا دیئے جنہیں تم سفر و حضر میں سُبک سامان پاتے ہو۔ اور ان جانوروں کی اُون، پشم اور بالوں کی مصنوعات (پارچات، نمدے، فرش، قالینیں وغیرہ) تمہیں سکھا دی ہیں جو ایک مدت تک کے لئے تمہارے گھر کا اثاثہ اور اسبابِ معیشت ہیں۔

مرہا ۱۴

○ ارشاد ہوا اللہ تعالٰے ہی نے اپنی تخلیق کردہ چیزوں سے تمہارے آسائش و حفاظت کیلئے چھتنار درختوں کے سائے، سر بفلک پہاڑوں میں مخفی پناہ گاہیں مہیا کر دیئے ہیں اور گرمی سے سہولت کے لئے ملبوسات اور میدان جہاد میں بچاؤ کے لئے زرہیں بنانا سکھا دیں۔ وہ نعمتوں سے نوازنے والا خدائے عزّوجلّ تم پر اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے تاکہ تم اس کی فرمانبرداری کا قلادہ اپنی گردنوں میں ڈال دو۔ اگر منکرین تعلیماتِ حقّانی سے روگردانی کریں تو بلاشبہ تمہارا کام تو اللہ تعالٰے کا پیغام واضح طور پر پہنچانا ہی ہے۔ (ان کا عجیب حال ہے) انہیں اللہ تعالٰے کی نعمتوں کا پوری طرح ادراک ہے، اس کے باوجود کفرانِ نعمت کرتے ہیں اور ان میں اکثریت جحود کفر میں مبتلا ہے۔

○ ارشاد ہوا (یہ کافر یہ نہیں سوچتے کہ اس روز ان کا حشر کیا ہوگا) جب ہم ہر امّت میں سے ایک گواہ (نبی) اٹھائیں گے۔ (جو اُن کے اعمال پر شہادت دے گا!) پھر کافروں کو عذرو معذرت کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ ہی ان کی توبہ و استغفار قبول ہوگی۔ اور جب ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا عذاب کو دیکھیں گے تو نہ تو اس عذاب میں کمی ہوگی اور نہ انہیں مہلت ملے گی جب مشرک لوگ اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار! یہ ہیں ہمارے ٹھہرائے ہوئے معبود، جن سے ہم تیرے سوا امداد طلب کرتے تھے وہ انہیں جواباً کہیں گے کہ تم سراسر کاذب ہو وہ اس روز بارگاہِ ربّ العزّت میں سرِ اطاعت و انقیاد جھکا دیں گے اور ان کی تمام افتراپردازی زائل ہو جائے گی۔

○ منکرینِ حق کو جو اللہ تعالٰے کے رستے سے لوگوں کو روکتے تھے، ان کی مفسدانہ حرکات پر ہم عذاب نازل کریں گے۔ اور (یاد کرو) روزِ قیامت جب ہم ہر اِک اُمّت سے گواہ (رسول) اٹھائیں گے، اے رسولؐ ان کفّارِ مکّہ کی گمراہیوں پر ہم تمہیں گواہ لائیں گے۔ یہ قرآن مجید ہم نے تم پر نازل کیا ہے جس میں (تمام امورِ حیات میں) واضح رہنمائی ہے، اللہ تعالٰے کی رحمتِ بے پایاں کا اظہار ہے اور اسلام قبول کرنے والوں کے لئے بشارت ہے بے شک اللہ تعالٰے عدلِ عمرانی، ۹۰۔ نیکوکاری، قریبی رشتہ داروں کی اعانت کا حکم دیتا ہے اور فواحش و منکرات اور احکامِ الٰہی سے سرکشی سے روکتا ہے۔ اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم پند پذیر ہو جاؤ۔

○ ارشاد ہوا کہ اے انسانو! جب آپس میں معاہدہ کرو تو اس عہدِ باہمی کو جو تم نے اللہ تعالٰی کو حاضر و ناظر جان کر کیا ہے پورا کرو۔ اور اپنی محکم قسموں کو توڑو نہیں، درآں حالیکہ تم نے اللہ تعالٰے کو اپنے قول و اقرار پر ضامن بنالیا ہے۔ اللہ تعالٰے تمہارے اعمال پر نگران ہے۔ تم اس عورت کی

طرح بھی نہ بن جاؤ جس نے دن بھر کی مشقت سے بڑا پختہ سوت کاتا اور پھر سرِ شام اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ تم باہمی عہد و پیمان کو فساد و مداخلتِ باہمی کا سبب نہ بناؤ کہ ایک گروہ سے دوسرا گروہ بڑھ جائے، اللہ تعالےٰ کو اس میں تمہاری آزمائش مطلوب ہے، تاکہ تمہارے مختلف فیہ امور کی حقیقت قیامت کے دن تم پر پوری طرح واضح کر دے۔

○ ارشاد ہوا اگر مشیّتِ ایزدی ہوتی تو تم سب کو ایک ہی جماعت بنا دیا جاتا لیکن اللہ تبارک و تعالےٰ نظامِ جزا و سزا کا مالک ہے، جسے چاہتا ہے اس کے کرتوتوں کی پاداش میں اسے گناہوں ہی میں پڑا رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس پر ہدایت کی راہیں کھول دیتا ہے۔ البتہ تم سے تمہارے اعمال کا احتساب لازماً ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ اے مسلمانو تم اپنے عہد و پیمان و سوگند کو باہمی فساد کا سبب نہ بناؤ، مبادا تمہارا قدم جمنے کے بعد پھسل جائے۔ تمہیں مصیبتوں کا شکار ہونا پڑے۔ اس سبب سے کہ تم نے اللہ کی راہ میں رکاوٹ ڈالی۔ اور تم پر عذابِ عظیم نازل ہو۔ اللہ تعالےٰ کے عہد کو سستے داموں بیچ نہ دو، جو کچھ اللہ تعالےٰ کے ہاں تمہارا اجرِ اعمالِ صالحہ ہے اگر جانو تو وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ تمہارے پاس جو بھی مادی وسائلِ حیات ہیں، سب ختم ہو جائیں گے، ہاں وہی اجر باقی رہ جائے گا جو اللہ تعالےٰ کی جانب سے تمہیں عطا ہوگا۔

ارشاد ہوا ہم اہلِ صبر و استقامت کو ان کے اعمالِ حسنہ کا اجر ضرور دیں گے۔ جس کسی نے بھی راہِ عملِ صالح اختیار کی، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، البتہ مومن ہو ہم اسے دنیا میں (بھی) پاکیزہ زندگی بخشیں گے، اور ان کے اعمالِ حسنہ کا انہیں آخرت میں بھی ضرور صلہ دیں گے۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ جب تم قرآن مجید پڑھنے لگو تو اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگ لیا کرو، شیطان سے جو راندۂ درگاہِ الٰہی ہے۔ شیطان کو بلا شبہ، اہلِ ایمان اور اہلِ توکل پر کوئی دسترس نہیں ہے، اس کا زور تو ان پر چلتا ہے جو اس کے دوست ہیں، اور جو اللہ تعالےٰ کی بجائے خود ساختہ معبودوں کو پوجتے ہیں۔ ۱۰۰

○ ارشاد ہوا کہ جب ہم ایک آیت کے بدلے دوسری آیت لاتے ہیں تو اس کی مصلحت تو اللہ ہی کو معلوم ہوتی ہے جو ان آیات کو نازل کرتا ہے۔ یہ (کافر) کہتے ہیں کہ تم یہ آیات اپنے پاس سے بنا لیتے ہو۔ دراصل ان لوگوں میں اکثریت جہلا کی ہے انہیں اللہ تعالےٰ کے نظامِ رشد و ہدایت کا علم نہیں ہے۔

کہہ دیجئے، یہ آیات قرآنی مجھ پہ پروردگار عالم نے جبریل کے واسطے سے برحق نازل کی ہیں تاکہ اہلِ ایمان کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئے، یہ سرمایۂ ہدایت ہے اور اسلام قبول کرنے والوں کے لئے اجرِ عظیم کی خوش خبری ہے۔ ارشاد ہوا کہ ہمیں علم ہے کہ یہ کفّار الزام لگاتے ہیں کہ (رسولؐ کو) ایک بشر سکھاتا ہے (کفّار چند نومسلموں کے نام لیتے تھے جو سب عجمی تھے مثلاً جبیر، عایش یسار) اس دعویٰ کے رد میں یہی کافی ہے کہ جس کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں وہ تو عجمی ہیں (غیر عرب) اور قرآن مجید تو عربی زبان میں ہے اور اس میں وسعتِ زبان و بیان کی عظمتیں ہیں۔

○ ارشاد ہوا جس شخص نے ایمان قبول کر لینے کے بعد راہِ کفر اختیار کر لی اِلّا اس کے کہ جسے بجبر ایسا کرنا پڑا ہو اور اس کا دل ایمان پہ مطمئن ہو، لیکن جس نے شرح صدر کے ساتھ کفر قبول کر لیا ایسے لوگوں پہ غضبِ الٰہی نازل ہوگا اور اُن کے لئے عذابِ عظیم ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے (عارضی مادی) دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی اور اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کفر میں بھٹکنے کی سزا کے طور پر ان پہ راہِ ہدایت بھی بند کر دیتا ہے۔ یہی لوگ ہیں، جن کے دلوں پر ان کے بُرے کرتوتوں کے سبب سے اللہ تعالےٰ نے مہر کر دی ہے۔ ان کے کان کر کر دیئے گئے ہیں اور آنکھیں حقائق سے بے بصر اور یہی لوگ ہیں جو قلتِ تحفظ کا شکار ہیں۔ بلاشبہ یہی لوگ آخرت میں خسارے میں رہیں گے۔

○ ارشاد ہوا بلاشبہ تمہارا پروردگار ان لوگوں کے لئے سامانِ حفاظت بہم پہنچائے گا اور اس کی رحمتِ بے پایاں ان کے شریکِ حال رہے گی، جنہوں نے پےدرپے مصائب برداشت ۱۱۰۔ کرنے کے بعد ہجرت کی، پھر راہِ حق میں جہاد کیا اور پھر ان تمام نامساعد حالات میں ان کے قدم صبر و ثبات سے ڈگمگائے نہیں۔ جب (روزِ قیامت) برپا ہوگا ہر شخص نفسا نفسی کے عالم میں ہوگا اور ہر شخص کو اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور کسی پہ ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں ہوگا

○ ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جس میں امن و امان کا دور دورہ تھا، لوگ مطمئن و فارغ البال تھے، انہیں ہر جگہ سے (بذریعہ تجارت) بہترین رزق بافراغت میسّر آتا تھا اس بافراغت زندگی نے ان میں کفرانِ نعمت کی روش پیدا کر دی، اللہ تعالےٰ نے ان کے کرتوتوں کی سزا کے طور پر انہیں، قحط (بھوک) اور عدم تحفظِ حیات کے خوف میں مبتلا کر دیا، ان کے پاس انہی میں سے رسولؐ مبعوث ہوا انہوں نے اس کی تکذیب کی اور انہیں ظلم کی سزا کے طور پر عذابِ شدید کی گرفت ہوئی۔

○ ارشاد ہوا کہ اے بنی نوعِ انسان، اللہ تعالےٰ نے جو تمہیں حلال اور پاکیزہ مرزوقاتِ حیات عطا کی ہیں، ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اس کی نعمتوں کا شکر کرو، اگر تم اس کو اپنا معبودِ حقیقی جانتے ہو اور اس کی عبادت کرتے ہو۔

○ ارشاد ہوا ہم نے تم پر مردار، خون اور سُور کا گوشت حرام کئے ہیں، اور وہ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے پھر اس میں بھی استثنا ہے اس شخص کا جو اضطراری حالت میں اللہ تعالےٰ کے حکم کی خلاف ورزی اور اس کے قائم کئے ہوئے حدود سے تجاوز کے ارادے کے بغیر ان میں سے کوئی چیز کھالے تو اللہ تعالےٰ صاحبِ غفران ہے، صاحبِ رحمت ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ یہ جو تم جھوٹ بیان کر دیتے ہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہتان تراشی ہے اور اس کے مرتکب فلاح نہیں پا سکتے۔

ان باتوں میں (دنیاوی لذّت کوشی میں) فائدہ تو تھوڑا ہی ہے لیکن انجام عذابِ دردناک ہے۔ یہودیوں کی مثال ارشاد ہوئی کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اور اس طرح اپنی جانوں پر خود ظلم کیا، ہم نے تو ان پر ظلم نہیں کیا تھا۔

○ ارشاد ہوا کہ جو لوگ اَن جانے اَن بُوجھے برائی کر بیٹھتے ہیں، اس کے بعد تائب ہو جاتے ہیں، اور آئندہ اصلاح کا عزم کر لیتے ہیں، اللہ تعالےٰ صاحبِ غفران ہے ان کی مغفرت کر دیتا ہے، اللہ تعالےٰ صاحبِ رحمت ہے۔ اپنے سایۂ رحمت میں انہیں ڈھانپ لیتا ہے۔

۱۲۰-۱۲۱ ○ ارشاد ہوا ابراہیم معلّمِ خیر تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فرمانبردار تھے۔ اور حنیف کیش وہ مشرک نہیں تھے۔ اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے، اللہ تعالےٰ نے انہیں برگزیدگی بخشی، اور انہیں راہِ راست کی ہدایت کی ہم نے انہیں دنیا میں بھلائی عنایت کی اور بلاشبہ وہ آخرت میں بلند درجہ صالحین میں سے ہوں گے۔ پھر ہم نے اے رسولؐ تمہیں وحی کی کہ ملّتِ ابراہیمؑ کی اتباع اختیار کرو! ابراہیمؑ کی جو صرف اللہ کے ہو رہے تھے اور وہ اہلِ شرک میں سے نہ تھے۔

○ ارشاد ہوا کہ یومِ سبت پر اختلاف کا نزاع (یہودیوں میں مابہ النزاع مسئلہ یہی دن عبادت کے لئے مخصوص ہے) قیامت کے دن ان کا فیصلہ ہوگا، جسے انہوں نے مختلف فیہ بنا دیا ہے۔ ارشاد ہوا۔ اے رسولؐ، لوگوں کو اپنے پروردگار کے رستے کی جانب علم و حکمت اور موعظتِ حسنہ سے بلائیے اور اگر بحث تک نوبت پہنچے تو بحث بڑی خوش اسلوبی سے کیجئے۔ بلاشبہ تمہارا پروردگار خوب واقف ہے کہ اس کی راہ سے کون بھٹک گیا اور سیدھی راہ پر کون چلا۔

اگر تمہیں کفّار کو بدلہ دینا ہوتو اتنا ہی دو جتنی تمہیں ایذا دی گئی ہے۔ اور اگر تم صبر اختیار کرو تو یہ صابروں کے شایان ہے۔ اے رسولؐ تم صبر اختیار کرو، تم صبر بتوفیقِ ایزدی کر سکتے ہو، ان کی کفر و جحود کی پستیوں پر اندوہ گین نہ ہوجیئے اور جو یہ خلافِ اسلام، ناپاک تدبیریں کرتے رہتے ہیں، ان پر بھی دل تنگ نہ ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ کی نصرت اور اعانت ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ شعار ہیں اور نیکوکاری جن کا طُرّۂ امتیاز ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷

حضرتِ یعقوبؑ کا نام اسرائیل بھی ہے آپ کے بارہ فرزندوں سے جو نسل آگے بڑھی اسے بنی اسرائیل کہا گیا ہے۔ اس سورۃ کا علامت کے طور پر یہ نام ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل مکّی ہے، اس کی (۱۱۱) آیات ہیں اور بارہ رکوع

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

پ ۱۵

○ وہ ذاتِ علّو صفات، مُلوّثاتِ مادی سے پاک ہے جس نے اپنے بندے (سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو مسجد الحرام (کعبے سے) مسجد اقصیٰ تک راتوں رات لے جاکر سیر کرائی (آپؐ مقام حجر میں نیند و بیداری کی حالت میں تھے جبرئیلِ امین آئے آپؐ براق پر سوار ہوئے مرسلین کے ساتھ بیت المقدس میں نماز پڑھی، سدرۃ المنتہیٰ تک گئے، معراج ہوئی، نمازِ پنجگانہ کا تحفۂ معراج عطا ہوا) مسجد اقصیٰ جس کا ماحول برکاتِ الٰہی سے معمور تھا۔ تاکہ ہم اپنے بندے کو اپنی بعض آیاتِ بیّنات کا مشاہدہ کرائیں بلاشبہ اللہ تعالےٰ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے گنجینۂ ہدایت بنایا۔ کہ تم میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ تم ان نجات یافتگان کی اولاد ہو جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، اور نوحؑ بے شک بڑا شکر گزار تھا۔ ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو صاف صاف کہہ سنایا تھا کہ تم دوبارہ ملک میں ضرور فساد برپا کرو گے (یہ تنبیہات قدیم و جدید مجموعہ ہائے کتب میں موجود ہیں اور حضرت داؤدؑ اور حضرتِ عیسیٰ کی زبانی دی گئی تھیں) اور تمہاری طرف سے ایک بہت بڑی سرکشی کا ارتکاب ہوگا جب پہلی سرکشی کا موقعہ آیا تو ہم نے تمہیں سزا دینے کے لئے سخت جنگ جو بندے مقرر کئے (۵۸۶ ق م میں بخت نصر بابلی) جو تمہارے شہروں میں در آئے اور انہیں تہ و بالا کر دیا، اور اللہ تعالےٰ کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔ پھر ہم نے دوبارہ تمہیں ان پر غلبہ دیا، اور تمہیں مالی اور انسانی وسائل سے مدد دی، اور تمہیں عددی کثرت دی۔ اگر تم نے بھلائی کی تو اپنے لئے کی، اور برائی کی تو وہ بھی اپنے لئے ہی کی۔

سبحان الذی ۱۵

○ ارشاد ہوا جب دوسری سرکشی کا موقعہ آیا، تو پھر ہم نے تمہارے دشمن تم پر مسلط کر دیئے تاکہ تمہارا حلیہ بگاڑ دیں اور بیت المقدس میں گھس کر اسے برباد کر دیں جس طرح پہلے (بخت نصر نے کیا تھا (طیطوس کی طرف اشارہ ہے جس نے ۷۰ بعد مسیح میں یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجا دی) قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے اور اگر تم نے دوبارہ سرکشی کی تو پھر ہم اس پر بھی سزا دیں گے۔ ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا دیا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اس میں شک وشبہ نہیں ہے کہ یہ قرآنِ مجید اس راہِ عمل کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو پائندہ تر ہے۔ اور نیکوکار اہلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مژدۂ جانفزا سناتا ہے کہ ان کے لئے اجرِ کبیر ہے اور جو لوگ آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے ہیں، ان کے لئے ہم نے بڑا ہی دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ انسان کی عاقبت نااندیشی اور جلد بازی کی مثال ارشاد ہوئی کہ برائی کی اس طرح طلب رکھتا ہے جس طرح بھلائی کی طلب کی جانا چاہیئے۔

○ ارشاد ہوا ہم نے لیل ونہار کو اپنی قدرت کی دو نشانیاں بنایا ہے پھر ہم نے لیل کو بے نور اور دھندلا کر دیا اور نہار کو نشانِ روشن بنا دیا تاکہ اس کی روشنی میں تم اپنے پروردگار کے مرزوقاتِ لامتناہی تلاش کرو اور سالوں کے شمار اور علم حساب سے آگہی حاصل کرو اور ہم نے ہر چیز کی تفصیلات مہیا کر دی ہیں۔ ارشاد ہوا ہم نے ہر انسان کا نامۂ اعمال اس کے لئے بستہ در گردن کر دیا ہے اور روزِ قیامت ہم اسے ایک نوشتہ دیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ ارشاد ہوگا کہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے، آج تو خود ہی اپنے احتسابِ نفس کے لئے کافی ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اگر کوئی صراطِ مستقیم اختیار کرتا ہے تو اس کا فائدہ اسی کو ہے اور جو کوئی راہِ راست سے بھٹک گیا تو اس گمراہی کا خمیازہ بھی اسے ہی بھگتنا ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ سنّت اللہ ہے کہ جب تک کوئی نبیٔ مُرسَل بھیج کر لوگوں کو متنبہ نہیں کیا جاتا ہم کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرتے۔ ارشاد ہوا جب ہمیں کسی قوم کی ہلاکت منظور ہوتی ہے تو ہم اس قوم کے آسودہ حال لوگوں کو اصلاحِ حال کا حکم دیتے ہیں، پس وہ نافرمانی کرتے ہیں، ان پر عذابِ الٰہی کا حکم لاگو ہو جاتا ہے۔ (حُجّت تمام ہو جاتی ہے) اور ہم انہیں بیخ وبُن سے اکھاڑ پھینکتے ہیں اور ہم نے نوحؑ کے بعد کتنی ہی نسلیں بہ سبب اعمالِ زشت ہلاک کر دیں، تیرا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

○ ارشاد ہوا جو شخص عاجلانہ دنیاوی منفعت کا آرزومند ہے۔ ہم اس طالبِ دنیا کو جس قدر چاہتے ہیں جلد ہی دنیاوی منفعتیں دیتے ہیں، پھر آخرت میں اس کے لئے دوزخ مقدر ہوتا ہے جس میں وہ بدحال ورانده شده داخل ہوگا۔ اور جو شخص آخرت کے اجر کا آرزومند ہے اور اعمال صالح میں کما حقہ سعی کرتا ہے۔ اور وہ صاحبِ ایمان ہے سو یہ وہ لوگ ہیں جن کی سعی عند اللہ مشکور ہوگی۔

۲۰۔ ارشاد ہوا ہم ہر ایک کو اپنی بخششِ بے پایاں سے مدد دیتے ہیں، اِس گروہ کو بھی اور اس گروہ کو بھی اور تمہارے رب کی بخشش کے دروازے تو کسی پر بھی بند نہیں ہیں۔ دیکھو، ہم نے بعض لوگوں کو بعضوں پر کیسے بزرگی دی ہے اور آخرت کے درجات تو بہت ہی ہوں گے اور فضیلتیں بے حد ہوں گی۔ ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنا، ورنہ مذموم اور بے یار و مددگار بیٹھا رہے گا۔

○ ارشاد ہوا کہ تیرے پروردگار نے (حُسنِ معاشرت کے مبادیات کے طور پر) طے کر دیا ہے کہ اس ذاتِ بے ہمتا کے بغیر کسی کی بھی عبادت نہ کرو اور اپنے والدین سے حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آؤ اگر تمہارے پاس والدین میں سے ایک یا دونوں، عالمِ پیری کو پہنچیں تو تمہاری سعادت مندی اس میں ہے کہ انہیں اُف تک نہ کہو، انہیں ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، ان سے بڑی نرمی سے بات کرو اور ان کے سامنے شفقت و محبت سے عاجزی کے بازو جھکائے رکھو اور بدرگاہِ ربّ العزت ان کے لئے دستِ دعا بلند کرو کہ اے پروردگار! ان دونو (ماں اور باپ) پر اپنی شفقت و رحمتِ بے پایاں کا دامن وسیع سے وسیع تر کر دے، جس طرح انہوں نے مجھے آغوشِ شفقت و رحمت میں پالا تھا، جب میں ایک طفلِ صغیر تھا۔

○ ارشاد ہوا تمہارا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے، اگر تم نیکوکار بن جاؤ تو اللہ تبارک و تعالےٰ تو ترکِ معاصی کے بعد اپنی طرف رجوع کرنے والوں کے لئے بڑا صاحبِ غفران ہے۔ قریبی رشتہ داروں، مساکین اور مسافروں کو ان کا حق ادا کر دو، اور مال کو فضول خرچ نہ کرو، فضول خرچ لوگ تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا شکرگزار نہ تھا (دولت کا فضول اڑانا بھی کفرانِ نعمت ہے) اگر تجھے اپنے قریبی رشتہ داروں مساکین اور مسافروں سے اس لئے منہ پھیرنا پڑے کہ تمہارے پاس سرِ دست استطاعت نہیں اور تم اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت کے منتظر ہو تو انہیں نرمی سے حسنِ معذرت کر دو۔

ارشاد ہوا کہ نہ تو [illegible] [illegible] گردن سے بندھا ہوا رکھو (انتہائی بخیلی اختیار کر لو) اور نہ اسے [illegible]

زیادہ کشادہ کردو (مال الٹوں تلٹوں میں اڑاؤ۔ اسراف کرو) کہ ملامت اور محتاجی کی علامت بن کر بیٹھ
۳۰۔ جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے کاموں پر خبیر بھی ہے اور بصیر بھی، جسے چاہے رزق میں
فراخی دے دیتا ہے جسے چاہے رزق میں تنگدستی دے دیتا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اے لوگو! اپنی اولاد کو تنگ دستی کے ڈر سے قتل نہ کرو، رزق دینے والے
تو ہم ہیں، انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، انہیں قتل کرنا تو بہت بڑا گناہ ہے۔ زنا کے
مقاربات (مقدمات و محرکات) سے بھی بچو، زنا تو بڑی ہی بے حیائی ہے اور زندگی گزارنے کا بُرا
ہی بُرا اور غلط طریقہ ہے۔

○ ارشاد ہوا کسی انسان کو قتل کرنا اللہ تعالےٰ نے حرام کر دیا ہے بجز قتل بالحق کے (قتل عمد
کا قصاص، دینِ حق کی مزاحمت، نظامِ اسلامی کو الٹنے کی سعی، ارتکاب زنا، ارتداد) اور جو ظلم سے
قتل کیا جائے، تو اس کے ولی کو اختیارِ قصاص ہے لیکن زیادتی کی اجازت نہیں۔ بلاشبہ مظلوم،
مدد کا مستحق ہے اس کی مدد کی جائے گی۔ ارشاد ہوا کہ مالِ یتیم کے بارے میں بڑی احتیاط کرو،
اسے ہاتھ لگانا صرف اس صورت میں جائز ہے کہ یتیم کی بہتری اور اس کا مفاد اس کے ساتھ وابستہ
ہو، یہاں تک کہ یتیم بالغ ہو جائے اور تم اس کے عہد کو پورا کرو، بلاشبہ عہد کی بازپرس ہوگی۔

○ ارشاد ہوا اگر ناپ کرو تو پورا ناپ کرو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو، اور تجارتی معاملات
میں اچھا طریقِ کار یہی ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔ ارشاد ہوا کسی چیز کے پیچھے نہ پڑ جاؤ
جس کی تمہیں کماحقہٗ تحقیق نہ ہو بے شک، کان، آنکھ اور دل سب کے اعمال و افعال کی
بازپرس ہوگی۔ زمین پر اکڑ کر نہ چل، پائے استکبار سے تو زمین کو تو شق نہیں کر سکے گا اور نہ سرِ افتخار
سے لمبائی میں پہاڑوں تک پہنچ سکے گا۔ ان سب کی برائی تیرے پروردگار کی جناب میں بنگاہِ پسندیدگی نہیں
دیکھی جاتی، یہ ان حکمت کی باتوں میں سے ہے جو تمہارے پروردگار نے تم پر وحی کی ہیں، اللہ تعالےٰ
کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بناؤ ورنہ دوزخ میں ملامت زدہ اور راندۂ درگاہِ الٰہی بنا کر ڈال دیئے
جاؤ گے۔

۴۰۔○ ارشاد ہوا فرشتوں کو بیٹیاں کہہ کر، تم کتنا بڑا بول بولتے ہو گویا تمہیں اللہ تعالےٰ نے بیٹوں
کے لئے چن لیا ہے اور فرشتوں کو اپنی بیٹیاں بنا لیا ہے۔ ہم نے قرآن مجید میں حکمت و ہدایت کی
باتیں مختلف انداز میں بیان کی ہیں تا کہ ان کی خیر خواہی ہو لیکن اُن میں تو دین سے اعراض و نفرت
ہی بڑھ رہی ہے کہہ دیجئے اگر جس طرح یہ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور معبود ہوتے تو وہ عرش عظیم

کے مالک تک پہنچنے کا راستہ ڈھونڈ نکالتے۔ وہ تو بلند و برتر ہے اور ان تمام ملوثات سے پاک ہے، جو یہ اس کی ذات کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔ مرحلہ در مرحلہ سات آسمان اور زمین اور ان میں جو کچھ بھی ہے سب اس کی تسبیح کرتے ہیں، عالمِ ممکنات کی کوئی شے نہیں ہے جو اُس خدائے عزّوجل کی حمد و تسبیح نہ کرتی ہو۔ البتہ تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھ پاتے اللہ تعالےٰ بلا شبہ صاحبِ حلم ہے، وہ صاحبِ غفران ہے۔

○ ارشاد ہوا جب اے رسولؐ تم قرآن مجید پڑھتے ہو تو ہم تمہارے درمیان اور منکرینِ آخرت درمیان ان کی سزا کے طور پر ایک حجاب پوشیدہ حائل کر دیتے ہیں، ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں تاکہ سمجھ نہ پائیں، انہیں گراں گوش کر دیتے ہیں تاکہ سن نہ پائیں اور جب تو اللہ تعالےٰ کی توحید بیان کرتا ہے، تو نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا ہمیں خوب علم ہے، کہ جب وہ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا سنتے ہیں۔ اور جب سرگوشی کرتے ہیں تو کیا سرگوشی کرتے ہیں، جب یہ ظالم لوگ آپس میں کہتے ہیں کہ تم تو ایک جادو کردہ آدمی کی پیروی کر رہے ہو۔ دیکھو، ہم تمہارے لئے کس طرح مثالیں بیان کر رہے ہیں وہ تو قعرِ گمراہی میں ہیں، وہ راہِ ہدایت کیسے پا سکتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (گلی سڑی) ہڈیاں بن کر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے تو کیا پھر نئی مخلوق بن کر اٹھیں گے؟

۵۰ ○ ارشاد ہوا ان سے کہہ دیجئے کہ پتھر بن جاؤ یا لوہا بن جاؤ یا کوئی ایسی بڑی چیز جس کا تمہارے دلوں میں دوبارہ پیدا ہونا مشکل ہے، قیامت کے دن ضرور زندہ کی جائیں گی، اس پر وہ کہیں گے کہ کون زندہ کرے گا؟ کہہ دیجئے وہ حیّ لایموت خالقِ کائنات جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ پھر وہ ازرہِ تمسخر سر ہلا کر پوچھیں گے کہ یہ واقعہ کب ہوگا؟ کہہ دیجئے شاید وہ قریب ہی آگیا ہو۔ جس روز وہ مالکِ یوم الدّین تمہیں اپنے حضور طلب کرے گا۔ تم اس کی بارگاہ میں اس کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے حاضر ہو جاؤ گے اور اس وقت حیاتِ دنیا کے بارے میں تمہارا گمان ہوگا کہ دنیا میں بہت تھوڑے وقت کے لئے ہی ٹھہرے تھے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ (کفار کی خلاف تہذیب باتوں کے جواب میں تم حُسنِ کلام (کلمۂ نکوترہ) کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا بلا شبہ شیطان انہیں آپس میں لڑا دیتا ہے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ تمہارا پروردگار تمہیں بہتر جانتا ہے۔ وہ اگر چاہے تو تم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اگر چاہے تو تمہیں مبتلائے عذاب

کر دے اور اے رسول ہم نے تمہیں ان کے اعمال کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا (ان کی اخلاق پستیوں پر اندوہ گین نہ ہوں)۔

○ ارشاد ہوا کہ تمہارا پروردگار ان تمام مرئی و غیر مرئی مخلوقات کو خوب جانتا ہے جو آسمانوں کی بلندیوں میں اور زمین کی وسعتوں میں ہیں ہم نے بعض انبیا کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو ہم نے زبور (جیسی کتاب رشد و ہدایت) دی۔ کہہ دیجئے کہ (مشکلات اور پریشانیوں میں مدد کے لئے) پکارو (انہیں، اللہ تعالے کے سوا) جنہیں تم نے معبود سمجھ رکھا ہے وہ نہ تو تمہاری تکالیف کو رفع کر سکنے پر قادر ہیں اور نہ انہیں بدل دینے کی قوت رکھتے ہیں، یہ لوگ جنہیں مدد کیلئے پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے پروردگار کے حضور قرب کے وسائل و وسائیط کی تلاش میں ہیں، وہ خود اس کی رحمتِ بے پایاں کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب کے ڈر سے لرزاں و ترساں ہیں۔ بلاشبہ تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔

○ ارشاد ہوا ہر بستی کو ہم قیامت سے پہلے، تہس نہس کر دیں گے، یا انہیں عذابِ شدید میں گرفتار کر دیں گے، یہ لوحِ محفوظ میں درج ہے۔ ہمیں معجزات بھیجنے سے اس امر نے روکا کہ پہلی امم ان کی تکذیب کرتی رہی ہیں اور ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی روشن دلیل کے طور پر دی، انہوں نے اس پر ظلم کیا۔ ہم یہ نشانیاں، ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ یاد کرو کہ ہم نے تم سے کہا تھا کہ اللہ تعالے نے تمام انسانوں کو اپنے اختیار و اقتدار کے گھیرے میں لے رکھا ہے، اور ہم نے معراج کے چشم دید واقعے کو جو ہم نے تمہیں دکھایا، اسے اور قرآن کے شجرِ ملعونہ (زقوم) کو بھی لوگوں کے لئے آزمائش بنا دیا ہم انہیں خوف دلاتے ہیں لیکن اس سے ان کی سرکشی میں ہی اضافہ ہوتا ہے۔

۶۰ ○ ارشاد ہوا کہ وہ واقعہ یاد کرو جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ تم سب کے سب آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ کہنے لگا کہ کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟

○ شیطان نے اللہ تعالے سے کہا بھلا دیکھو تو یہ شخص ہے جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے اگر مجھے روزِ قیامت تک مہلت دے دے تو میں ایک چھوٹی سی اقلیت کے سوا اس کی ساری نسل کو قابو کر کے اس کی بیخ کنی کر دوں گا۔ ارشاد ہوا تو چلا جا، انسانوں میں سے جس نے تیری پیروی کی تو تم سب کے لئے جہنم کی پوری پوری سزا ہے۔ ان میں سے جن کو تو اپنی آواز (وہ تمام

فتنے جنہیں صوتیاتی خوش آہنگی یا بدآہنگی سے قوت ملتی ہے) سے جس جس کو راہ راست سے ڈگمگا سکتا ہے ڈگمگا لے اور ان پر اپنے خبائث کے پیادے اور سوار اکٹھے کر لا، انہیں سبز باغ دکھا دکھا کر ان کے اموال و اولاد میں شریک ہو جا اور شیطان کے فریب کارانہ وعدے تو محض دھوکا ہیں۔ یقیناً میرے بندوں پر تجھے کوئی قدرت حاصل نہیں ہو گی اور کارسازی کے لئے تیرا پروردگار کافی ہے۔

○ ارشاد ہوا تمہارا پروردگار تو وہ کارسازِ مطلق ہے جو سمندر میں تمہاری کشتی اور جہاز چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل (سامانِ تجارت میں نفع) تلاش کر سکو بلاشبہ وہی تم پر رحم کرنے والا ہے۔ جب سمندر میں تمہیں آفات گھیر لیتی ہیں، تو جن خود ساختہ معبودوں کو تم پکارا کرتے ہو، گم ہو جاتے ہیں، پھر جب تمہیں ان آفات و بلیات سے نجات دیتے ہیں، اور تمہیں خشکی پر بچا لاتے ہیں تو تم پھر حق سے روگردانی کرتے ہو انسان تو بڑا ناشکر گزار ہی ہے ارشاد ہوا کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ خدائے جبار و قہار تمہیں خشکی پر لاکر زمین میں دھنسا دے یا بادِ سنگبار کے جھکڑ چلا دے اور تمہیں غضبِ الٰہی سے بچانے والا کوئی مددگار نہ ملے۔ ارشاد ہوا کیا تم اس سے نڈر ہو گئے ہو کہ اللہ تعالےٰ تمہیں دوبارہ سمندر میں لوٹا دے اور تمہارے کفر و جحود کی سزا کے طور پر تمہاری کشتی کو بادِ شکنندہ کے سخت جھونکوں میں غرق کر دے پھر تم اپنے لئے ہم سے اس کی بازپرس کرنے والا کبھی نہ پاؤ۔

○ ارشاد ہوا یہ حقیقت شک و شبہ سے بالا ہے کہ ہم نے اولادِ آدمؑ کو کائناتِ ہستی میں بے انتہا عزت و منزلت عطا کر دی، بحر و بر میں اس کے لئے وسائلِ سفر مہیا کئے اسے بہ پاکیزہ مرزوقاتِ حیات بخشیں، اور اپنی کثیر مخلوقات پر اسے فضیلت عطا کی۔

○ ارشاد ہوا ہم روزِ محشر ہر گروہِ انسانی کو اس کے پیشوا کے ساتھ طلب کریں گے جن لوگوں کو ان کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ طمانیتِ قلب سے اپنے حسنِ اعمال پڑھیں گے اور ان پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں ہو گا، جس شخص نے دنیاوی زندگی چشمِ بصیرت کے اندھے پن میں گزر کر دی وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہو گا اور راہ ہدایت سے دور پڑا ہو گا۔ بلاشبہ وہ قریب تھے کہ تمہیں کسی فتنے میں ڈال کر اس راہِ عمل سے بھٹکا دیں جو ہم نے تجھ پر وحی کی ہے، تاکہ تم ہم پر افترا پردازی کرو اگر تم ایسا کرتے تو وہ تجھے ضرور دوست بنا لیتے۔ اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو تم ان کی طرف جھکنے کے قریب تھے۔ تب ہم تمہیں دو چند عذاب دیتے اور آخرت میں بھی اور پھر تم ہمارے مقابلے میں اپنا کوئی مددگار نہ پاتے (شعب ابوطالب

کے حوالے سے ارشاد ہوا) کہ کفار اس امر پر پوری طرح آمادہ تھے کہ تجھے اس سرزمین میں خفیف بنا دیں اور پھر تجھے یہاں سے جلاوطن کر دیں۔ اگر یہ ایسا کرتے تو تیرے بعد وہ بھی یہاں زیادہ عرصہ نہ ٹھہرتے ہمارا انبیاء و مرسلین کے ساتھ جو تجھ سے پہلے بھیجے گئے تھے یہی طریق رہا ہے اور اس سنّتِ الٰہی میں تو کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

○ ارشاد ہوا نظام صلوٰۃ سورج کے ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک قائم کرو اور صبح کے قرآن مجید پر بھی مداومت کرو بلاشبہ صبح کے قرآن مجید پڑھنے میں ذوقِ حضوری کا شہود ہوتا ہے ارشاد ہوا رات کو تہجد پڑھا کر، یہ نفلی عبادت ہے اور یہ بات بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے مقامِ محمود پر سرفراز کر دے اور کہہ دیجئے کہ اے میرے پروردگار میرا مدینہ میں داخلہ اور قیام ۸۰۔ بنا بر احقاقِ حق ہو اور مکّے سے نکلنا حق کے کاز کی حمایت میں ہو۔ اور مجھے اپنی جانب سے قوتِ فتح و نصرت سے قوی کر اور کہہ دیجئے کہ (اسلام دینِ) حق غالب آگیا اور (کفر و جحود کا) نظامِ باطل نیست و نابود ہو گیا اور باطل بلاشبہ مٹنے ہی والا ہے۔ کہہ دیجئے کہ (اس کتابِ زندہ) قرآن حکیم کی تنزیلات اہلِ ایمان کے لئے تو مرضِ معاصی کی شفا ہیں اور سرتا سر رحمت لیکن اہلِ عصیان و طغیان کے لئے خسران ہی خسران ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ (ان کا عجب حال ہے) جب ہم ان میں سے کسی پر اپنے انعام و اکرام کی بارش کرتے ہیں تو روگردانی کرتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے۔ اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمت ہار بیٹھتا ہے۔ کہہ دیجئے کہ ہر شخص اپنے اپنے طریق کے مطابق مصروفِ عمل ہے۔ یہ تو تمہارے پروردگار ہی کے علم میں ہے کہ واضح راہِ ہدایت پر کون چل رہا ہے؟

اے رسولؐ تم سے لوگ، روح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے روح میرے پروردگار کے فرمان سے رواں ہے اور اے انسانو، تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ تو بہت ہی تھوڑا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ اگر ہم چاہیں تو تجھ سے تمام تنزیلاتِ قرآنی واپس لے لیں اور تجھے پھر اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی حامی و مددگار نہ ملے (بجز تیرے پروردگار کی رحمتِ کاملہ کے) کہ اس کا فضل و کرم تجھ پر بے پایاں ہے۔ کہہ دیجئے اگر مرئی کائنات کی تمام نوعِ انسانی اور غیر مرئی عالم کے جنّات سب مل کر اجتماعی کوشش بروئے کار لائیں کہ اس قرآن مجید کی طرح کا قرآن بنا لائیں، تو وہ ایسا ہرگز نہیں کر پائیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے معاون اور مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔

سبحان الذی ۱۵

○ ارشاد ہوا کہ یقیناً ہم نے مختلف پیرایۂ اظہار اختیار کرکے لوگوں کو قرآن مجید کی ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں لیکن اکثریت نے ان تعلیمات سے انکار ہی کیا، اہلِ کفر و جحود کہتے ہیں کہ ہم تم پر صرف اس حالت میں ایمان لائیں گے کہ ہمارے لئے زمین سے ایک چشمہ بہا دو یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو اور تم اس میں جا بجا نہریں جاری کردو، یا جس طرح تم دعوے کرتے رہتے ہو ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادو، یا اللہ تعالےٰ کو اور اس کے فرشتوں کو ہمارے روبرو لے آؤ۔

○ یا یہ ہو کہ تمہارے لئے خانۂ زرین (طلائی گھر) بن جائے یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ، اور ہم تمہارے آسمان پر چڑھ جانے کو بھی نہیں تسلیم کریں گے جب تک کہ تم ہمارے لئے تحریر منزل من اللہ نہ لے آؤ جو ہم پڑھ سکیں۔

کہہ دیجئے میرا پروردگار شرک سے پاک و مبرّا ہے، کیا میں لوازماتِ بشریہ کے ساتھ ایک رسولؐ ہونے کے علاوہ بھی کچھ ہوں ؟

○ ارشاد ہوا جب لوگوں کے پاس ہدایت آتی ہے تو سب سے بڑی بات جو اسے قبول کرنے میں مانع ہوتی ہے وہ ان کا یہ قول ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالےٰ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے ؟ فرما دیجئے، اگر یہ زمین فرشتوں کا گہوارۂ سیاحت و طمانیت ہوتی تو ہم ضرور آسمان سے فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجتے۔ انہیں کہہ دیجئے کہ تمہارے اور میرے درمیان گواہی کے لئے اللہ تعالےٰ کی ذات کافی ہے بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے کاموں سے باخبر ہے اور ان پر نگران ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہدایت تو وہی پاتا ہے جسے اللہ تعالےٰ توفیق دے اور جسے راہِ ہدایت سے اپنی غفلت کی وجہ سے اللہ تعالےٰ گمراہ ٹھہرا دے تو وہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسے دوست پائیگا؟ ہم روزِ محشر انہیں اوندھے منہ اٹھائیں گے۔ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ جب نارِ دوزخ دھیمی ہونے لگے گی تو ہم آتشِ سوزاں میں اضافہ کریں گے۔ یہ ان کے آیاتِ الٰہی سے انکار کی سزا ہے اور اس انکار بعث بعد الموت کی کہ جب ہم ہڈیاں ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو دوبارہ کیسے خلق کئے جائیں گے ؟

○ کیا وہ مشاہدہ نہیں کرتے کہ جس خلاقِ اکبر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی تخلیق کی ہے وہ قدرتِ کاملہ رکھتا ہے کہ اُن جیسی اور مخلوق پیدا کر دے اس نے ان کے لئے حشر کا وقت مقرر کیا ہے جس کا آنا یقینی ہے مگر ظالموں کو انکار ہی پر اصرار ہے انہیں کہہ دیجئے کہ اگر

تم پروردگارِ عالم کے خزانوں کے مالک ہوتے تو تم اس ڈر سے روک رکھتے کہ کہیں خرچ نہ ہو جائیں، اور انسان طبعاً تنگ دل ہے۔ کہہ دیجئے ہم نے موسیٰؑ کو نو واضح نشانیاں عطا کی تھیں (طوفان، قحط، مینڈک، خون، ٹڈی دل، سُسریاں، جادوگروں کی شکست، عصا، یدِ بیضا) یہ بات بنی اسرائیل سے پوچھ لو، جب انہیں ان نشانیوں کا مشاہدہ ہوا۔ فرعون نے کہا، میرا گمان ہے کہ اے موسیٰؑ تم پر جادو ہوا ہے۔ موسیٰؑ نے جواب دیا، تو جانتا ہے اے فرعون یہ واضح اور روشن نشانیاں میرے پروردگار نے نازل کی ہیں جس کا نظامِ ربوبیت کائناتِ سماوی و ارضی پر حاوی ہے میرا یقین ہے کہ اے فرعون تو ضرور ہلاکت زدہ ہے۔ مآل کار جب فرعون نے موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو ملک سے اکھاڑ پھینکنے کا (جلاوطن کرنے کا) ارادہ کیا تو ہم نے اسے اس کے ساتھیوں کے ساتھ غرق کر دیا اور بعد ازاں بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس سرزمین میں سکونت اختیار کر لو جب آخرت کے وعدے پورا کرنے کا وقت آئے گا تو ہم تم سب کو اکٹھا کر لائیں گے۔ ہم نے قرآنِ مجید کو سچائیوں کا مظہر بنا کر اسے برحق نازل کیا ہے۔ ہم نے تمہیں عملِ صالح پر بشارت دینے والا اور عملِ طالح پر عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ہم نے قرآن کی آیات کو جدا جدا کر دیا ہے (آہستہ آہستہ بھیجا ہے) تاکہ تو لوگوں پر بطریقِ درنگ (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھے۔

◯ ارشاد ہوا اے رسولؐ انہیں کہہ دو کہ خواہ تم ان آیاتِ محکمات پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ جن لوگوں کو قبل ازیں علم و دانش کی (مصاحفِ سابقہ) کی عظمتیں عطا ہوئی ہیں جب ان پر یہ آیاتِ بیّنات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ ٹھوڑیوں کے بل (منہ کے بل) بے اختیار ہو کر، روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پاک ہے ہمارا رب اس کا وعدہ پورا ہونا تھا اور ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گر پڑتے ہیں اور ان کا خشوع و خضوع دم بدم بڑھتا جاتا ہے۔

◯ ارشاد ہوا اے رسولؐ، ان سے کہہ دیجئے، کہ اس خلاقِ کائنات کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، کوئی سا نام لے کر پکارو، جتنے اسمائے حسنیٰ (حسین و جمیل نام) ہیں سب اسی کے ہیں، نماز میں قرآن مجید پڑھنے میں اوسط درجے کا لہجہ اختیار کرو نہ آواز اتنی بلند ہو (کہ دوسروں کو پریشان کرے) اور نہ اتنی پست کہ اپنے مقتدیوں کو بھی سنائی نہ دے۔ کہہ دیجئے، تمام حمد اس ذاتِ یکتا و بے ہمتا کے لئے ہے جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا، جس کی بلا شرکتِ احدے حکومت میں کوئی دوسرا شریک نہیں جو نہ تو کمزور و ناتواں ہے کہ اسے حامی کار درکار ہے اس کی عظمتِ کبریائی کا تقاضا ہے کہ اس کی عالمگیر بڑائی کا کماحقہ ادراک ہو، اور بھرپور اظہار۔

سورۃ کہف ۱۸ | عربی زبان میں کہف غار کو کہتے ہیں اس سورت میں اصحاب کہف ان طرطوس کے صالح نوجوانوں کا ذکر ہوا ہے جنہوں نے دینِ توحید اختیار کیا، مظالم کا تختۂ مشق بنے، اور ایک غار میں پناہ لی، غالباً یہ دقیانوس رومی (۲۸۱ء) کے دور کا واقعہ ہے یہ مقام سمرنا (ترکی) سے ۴۶ میل دور واقع ہے۔

سورہ کہف مکّی ہے، اس کی ایک سو دس آیات ہیں اور بارہ رکوع۔

○ شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

○ تمام تعریف اس اللہ تعالےٰ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر یہ کتاب (قرآنِ مجید) نازل کی۔ اور اس میں خوبی یہ رکھی کہ اس میں کوئی بات کجی اور الجھاؤ کی نہیں ہے اور سیدھی بات سمجھاتی ہے تاکہ اے رسولؐ تو لوگوں کو اعمالِ زشت کے عذابِ سخت سے اس کی طرف سے خوف دلائے (تنذیر کرے) اور جو اہلِ ایمان نیکوکار ہیں انہیں بشارت دے کہ انہیں اللہ تعالےٰ کے ہاں سے اَجرِ حَسَن (جنت) ملے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اے رسولؐ تو ان کو بھی عذابِ الٰہی سے خوف دِلا جو کہتے ہیں (افتراپردازی کرتے ہیں) کہ اللہ تعالےٰ کی اولاد ہے۔ درآں حالیکہ انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو کچھ بھی تو پتہ نہیں، یہ اللہ تعالےٰ کی شان میں بہت بڑی گستاخی کی بات ہے جو وہ کہہ رہے ہیں، ان کا قول مبنی بر کذب ہے۔

○ اے رسولؐ تم ان کافروں کی تعلیماتِ قرآنی پر ایمان نہ لانے کے افسوس میں اپنے آپ کو ہلاک کر دو گے درحقیقت زمین میں جو بھی نشو و نما کی صلاحیتیں ہیں ہم نے انہیں زمین کے لئے بڑی جاذبِ نظر اور پُرکشش زینت بنا دیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم انسانوں کو آزمائیں کہ ان میں اعمال کے اعتبار سے بہتر کون ہے اور ہم اس زمین کو مآلِ کار چٹیل میدان بنا دیں گے (زمین ہموار بنا دیں گے) ارشاد ہوا کیا تمہارا خیال ہے کہ اصحابِ کہف (غار والے) اور اصحاب رقیم (جن کے مزاروں پر کتبے تھے) ہماری قدرت کے عجیب مظہر تھے! جب (عہدِ دقیانوس کے مظالم سے تنگ آکر طرطوس کے سات نوجوانوں نے الفی سس کے غاروں میں پناہ لی، یملی خس ان کا ایک ساتھی جب سامان خوراک لینے باہر گیا تو معلوم ہوا کہ وہ تقریباً ۱۹۶ یا تین سو نو ۳۰۹ سال تک سوئے رہے اور تھیوڈوسیس کے وقت میں بیدار ہوئے جو بڑا مخلص اور ایثار پیشہ عیسائی تھا) چند جوان غار میں پناہ طلب ہوئے انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ اے پروردگار ہمیں اپنے سایۂ رحمتِ خصوصی میں لے لے، اور ہمارے لئے کارِ خیر میں کامیابی کے اسباب مہیا فرما، ہم نے کئی سال تک

غار میں ان کے کانوں پر پردہ ڈالے رکھا اور پھر ہم نے انہیں بیدار کر دیا تاکہ معلوم کریں کہ دو جماعتوں میں سے کس نے ان کی مدتِ قیام کو صحیح محفوظ رکھا (ایک گروہ ربّکم اعلم کہتا اور دوسرا بعضنا یوماً او بعضا یوماً)۔

○ ہم تمہیں ان کا صحیح واقعہ سناتے ہیں، بلا شبہ وہ کئی جوان تھے جو ربّ تعالےٰ پر ایمان لائے تھے، اور ہم نے انہیں ہدایت میں پختگی بخشی ان کے دلوں کو مضبوط کیا، اور جب وہ یہ کہہ اُٹھ کھڑے ہوئے کہ ہمارا پروردگار آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کا پروردگار ہے۔ ہم اس کے سوا کسی کی معبودیت کا اعلان نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس صورت میں ہم بعید از حق بات کہیں گے۔ یہ ہماری قوم ہے جس نے اللہ تعالےٰ کے سوا خود ساختہ معبود بنا لئے ہیں۔ یہ لوگ اپنے خود ساختہ معبودوں کے حق میں کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتے؟ اللہ تعالےٰ پر افترا پرداز سے بڑا ظالم کون ہے؟ اور اب جب تم ان سے اور ان کے خود ساختہ معبودوں سے کنارہ کش ہو گئے ہو تو چلو غار (الفی سس) میں پناہ لے لو تاکہ تمہارا پروردگار اپنا سایۂ رحمت تم پر پھیلا دے اور اس کام میں تمہارے لئے سامانِ آسائش مہیا کر دے۔

○ اگر تم اس غار میں دیکھتے تو یوں لگتا ہے کہ سورج جب طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار کے دائیں طرف ہٹا ہوا رہتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں طرف کتراتا ہوا گزر جاتا ہے اور وہ غار میں کشادہ جگہ پر آسودہ ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے ہے وہ جسے راہنمائی دے وہ ہدایت پاتا ہے اور جسے اس کی شامتِ اعمال کے سبب اللہ تعالےٰ راہِ راست سے ہٹا دے اس کیلئے کوئی دوستِ راہ نمائندہ نہیں ہے، تو انہیں دیکھے تو تو سمجھے کہ وہ جاگ رہے ہیں، دراں حالیکہ وہ سوئے ہوئے تھے۔ ہاں وہ دائیں بائیں پہلو بدلتے رہتے تھے۔ ان کا کتا چوکھٹ پر (دہانۂ غار پر) دو دست کشادہ بیٹھا تھا۔ اے مخاطب اگر تو انہیں جھانک کر دیکھتا تو دہشت زدہ ہو کر الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوتا۔ چنانچہ ہم نے انہیں بیدار کر دیا، تاکہ ایک دوسرے سے سوال جواب کریں، ایک نے ان سے کہا ہم اس غار میں کتنا عرصہ ٹھہرے رہے انہوں نے کہا یہی ایک دن یا اس سے بھی کم عرصہ! دوسروں (دوسرے گروہ نے) کہا تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے جتنا عرصہ تم یہاں رہے۔ اب اپنے میں سے ایک ساتھی (یملیخس؟) کو اپنا یہ سکہ دے کر شہر میں بھیجو کہ وہ وہاں دیکھے کہ کہاں صاف ستھرا کھانا ملتا ہے اور پھر وہ تمہارے لئے اس میں سے لے آئے، وہ ان لوگوں سے شائستگی اور احتیاط سے ملے اور کسی کو تمہارے بارے میں کچھ نہ

۲۰۔ بتائیے مبادا یہ ہمارے دشمن مطلع ہو کر، تمہیں سنگسار کر دیں یا اپنی ملّت میں بجبر و اکراہ تمہیں شامل کر لیں پھر تم ہرگز فلاح نہیں پاسکو گے۔

ارشاد ہوا کہ اس طرح ہم نے (شہر والوں کو) ان کے حالات پر مطّلع کر دیا تاکہ انہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ سچّا ہے اور قیامت کا آنا لاریب ہے۔

○ جب شہر کے لوگ ان کے بارے میں چہ میگوئیاں کر رہے تھے، اور بحث و مباحثہ کا بازار گرم تھا تو وہ اس امر پر متفق ہو گئے کہ ان کی یادگار کے طور پر ایک عمارت بنا دیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا حال خوب جانتا ہے، بالآخر ان اربابِ اختیار کی رائے غالب آئی جو مُصِر تھے کہ وہاں عبادت گاہ ہی بنائیں گے۔ (قدیم سکّے دیکھ کر لوگ اصحابِ کہف کی طرف دوڑے مگر وہ ان کے پہنچنے سے پہلے وفات پا چکے تھے واللہ اعلم)

ارشاد ہوا وہ کہیں گے کہ اصحابِ کہف کی تعداد تین تھی اور چوتھا ان کا کتا تھا، بعض اٹکل پچّو لگا کر کہیں گے کہ ان کی تعداد پانچ تھی اور چھٹا ان کا کتا تھا، اور بعض کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتّا تھا۔ انہیں کہہ دیجئے کہ صحیح گنتی تو میرے پروردگار کے علم میں ہے ۔ ان کے بارے میں علم تو تھوڑے لوگوں کو ہے۔

○ اے رسولؐ تم ان سے اس مسئلہ میں سرسری گفتگو کرو، سنجیدہ بحث لاحاصل ہے۔ اس خصوص میں ان سے کچھ پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں اور کسی بات میں یہ ہرگز نہ کہو کہ کل میں یہ کام کر دوں گا الّا اس کے کہ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا اور اپنے ربّ کو یاد کر لیا کرو جب بھول جاؤ اور کہہ دو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار نیکی کی منزل پر پہنچنے کے لئے کوئی قریب تر راستہ دکھا دے۔ اصحابِ کہف (جیسا کہ لوگ کہتے ہیں) اپنے غار میں تین سو سال رہے اور کچھ لوگ نو سال کا اور اضافہ کرتے ہیں انہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے وہ کتنے سال رہے، آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو مغیبات ہیں ان کا اسے کلّی علم ہے اس کے دیکھنے اور سُننے کی شان عجیب ہے ان کافروں کا بھی اس کے سوا کوئی حامی نہیں ہے اور نہ اس کی حاکمیت و حکومت میں کوئی شریک ہے۔

○ اے رسولؐ تنزیلاتِ ربّانی میں سے جو تمہیں وحی ہوئی ہیں، لوگوں کو من و عن سنا دو، اس کے احکام کو کوئی بدل نہیں سکتا، (اگر تم کہیں انہیں بدلنے کا سوچو گے) تو اللہ تعالےٰ کے سوا تمہیں کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ اپنے آپ کو ان لوگوں کی معیت کے لئے مخصوص کر دیجئے جو سحر و شام

اپنے پروردگار کی رضا جوئی میں مصروفِ عبادت ہیں (ابنِ مسعودؓ، خبابؓ، صہیبؓ، بلالؓ اور عمارؓ جیسے لوگ مراد ہیں جن کے ساتھ حضورؐ کا اٹھنا بیٹھنا قریش کو پسند نہ تھا) ان سے نگاہِ التفات نہ پھیر لیجئے کہ (قریش کے زیرِ اثر) تمہیں دنیاوی زندگی کی کر و فر پسند آنے لگ جائے۔ اس کی بات نہ مانیئے، جس کے دل کو ہم نے اس کی بدعملیوں کے سبب اپنے ذکر سے غافل کر رکھا ہے وہ اپنی خواہشاتِ نفسانی کا غلام ہے۔ اور اس کا معاملہ حد سے تجاوز کر گیا ہے انہیں کھل کر بتا دیجئے کہ کائناتِ ہستی کی تمام سچائیاں تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں، جس کا جی چاہے ان پر ایمان لائے، جو چاہے انکار کرے، ہم نے حدود سے تجاوز کرنے والوں کے لئے جہنم کی آگ بھڑکا رکھی ہے۔ جس کی قناتوں کی طرح لپٹیں ان کا احاطہ کر لیں گی۔ اگر وہ پانی طلب کریں گے تو انہیں ایسا پانی دیا جائے گا جو مسِ گداختہ یا تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور گرم اتنا کہ ان کا منہ جلا دے گا۔ کتنا بدترین مشروب ہوگا اور دوزخ کتنی بُری استراحت گاہ ہے۔

۳۰۔ ○ ارشاد ہوا کہ بلاشبہ جو لوگ ایمان اور عملِ صالح کی نعمتوں سے مالا مال ہیں تو یقیناً ہم نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے، سدا بہار اور رانہار بکنار جنات ہیں۔ وہاں وہ حُسنِ اعمال کے سبب طلائی کنگنوں سے آراستہ و پیراستہ کئے جائیں گے، ان کے ملبوساتِ نفیس اور بہترین بُنت کے (Texture کے) ریشم کے اور اطلس و دیبا کے سبز رنگ کے ہونگے ممتاز مسندوں پر تکیہ لگائے بسہولت نشستہ ہوں گے۔ یہ کیا ہی بہترین اجر و ثواب ہے اور کیا ہی اعلیٰ آرام گاہ ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ ان لوگوں کو دو شخصوں کی مثال بیان کر دیجئے ان میں سے ایک کیلئے ہم نے کھجوروں کے دو باغ تیار کئے، ان کے چاروں طرف کھجور کے درختوں کی باڑ لگائی، اور ان کے مابین کھیتی بھی لگا رکھی تھی۔ دونو باغ بڑی کثرت سے بار آور ہوئے ہم نے نہر بھی جاری کر دی، اور اسے بڑی منفعت ہوئی۔ (اس فارغ البالی نے اسے متکبر بنا دیا) ایک دن اس نے اپنے ایک ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے اترا کر کہا میں تجھ سے زیادہ دولتمند ہوں اور وسیع برادری کے لحاظ سے بھی تم سے زیادہ معزز ہوں۔ پھر وہ بڑے غرور سے اپنے باغ میں اسے لے گیا اور بولا، میں نہیں سمجھتا کہ میرا اتنا شاندار ثمردار باغ اور میرا مال و منال کبھی برباد ہوگا۔ مجھے یہ بھی توقع نہیں کہ کبھی قیامت برپا ہو، تاہم مجھے اپنے ربّ کے پاس واپس جانا بھی ہوا تو اس سے بہتر مقام میسر ہوگا۔ اس کے ساتھی نے اسے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس خالقِ کائنات کی ذاتِ والا صفات سے کفر

کرتا ہے جس نے تجھے پہلے مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا اور پھر تجھے پورا پورا آدمی بنا دیا لیکن میرا تو اللہ تعالیٰ ہی پروردگار ہے۔ اور میں تو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروں گا پھر تم جب اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ (جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، اللہ تعالٰے کے سوا کسی میں بھی قوّت نہیں ہے) اگر تجھے یوں دکھائی دے رہا ہے کہ میں مال اور اولاد میں تم سے کم تر ہوں۔ تو یہ سن لے مجھے امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے تیرے باغ سے زیادہ اچھا اجر عطا فرما دے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ قضا و قدر کا مالک تیرے باغ پر کوئی آسمانی آفت بھیج دے۔ جس سے یہ باغ ایک قطعۂ زمینِ بے گیاہ بن کر رہ جائے یا اس کا پانی زمین میں اتر جائے اور اسے نکالنا تیرے مقدور سے باہر ہو۔

○ ارشاد ہوا، اس (متکبّر اور ناشکر گزار آدمی کا) کا مال و منال (ثمرہ) برباد کر دیا گیا، اس پر وہ کفِ افسوس ملتا رہ گیا افسوس کہ اس نے اس باغ پر اتنا روپیہ کیوں خرچ کر دیا۔ اور انگوروں کا باغ اپنی چھتریوں پر گرا پڑا تھا۔ اور وہ عالمِ یاس میں چلّا چلّا کر کہہ رہا تھا کہ اے کاش میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔ اس کے ساتھ کوئی جتھا نہ تھا۔ جو اللہ تعالٰے کے سوا اس کی مدد کرتا، اور نہ وہ خود ہی بدلہ لے سکا! (بلا شبہ) سب اختیار اس خدائے بزرگ و برتر کے ہاتھ میں ہے وہ بہترین اجر دینے والا ہے اور بہتر انجامِ کار کا ضامن ہے۔

○ اے رسولؐ (لوگوں کی نصیحت کے لئے) دنیا کی زندگی کی مثال بیان کر دیجئے (فلسفۂ حیات و ممات سمجھا دیجئے) اس کی مثال یوں ہے جیسے ہم نے بلندیوں سے پانی برسایا اس سے نباتاتِ ارضی گھنی ہو گئی، پھر وہ سوکھ کر چورہ چورہ ہو جاتی ہے اور "برباد" ہو جاتی ہے (ہوا اسے اڑائے لئے پھرتی ہے) اللہ تعالٰے صاحبِ جلال و جبروت کی قدرت و دسترس سے کائناتِ ہستی کی کوئی شئے باہر نہیں ہے۔

ارشاد ہوا، مال اور بیٹے، مادی زندگی کا سامانِ زینت و عزت ہیں۔ اور دراصل باقی رہنے والی چیز تو تیرے اعمال ہیں جو تیرے لئے حسناتِ پائندہ ہیں اور ثواب کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور اس لحاظ سے بھی کہ ان کے ساتھ بہتر عاقبت کی امیدیں اور توقعات وابستہ ہیں۔

○ (جب روزِ قیامت برپا ہوگا) تو ہم پہاڑوں کو رواں کر دیں گے اور (اے مخاطب) تو زمین کو ہموار اور کشادہ دیکھے گا۔ ہم سب کو اپنے حضور بلائیں گے، ان میں سے کسی کو غیر حاضر نہیں رہنے دیں گے۔ وہ صف در صف تیرے پروردگار کے حضور پیش کئے جائیں گے، (تمہیں خلقِ جدید

پر اعتراض تھا) اب ہمارے ہاں آن پہنچے ہو، جس طرح پہلی بار تمہاری تخلیق ہوئی تھی، منکرین قیامت سے کہا جائے گا۔ تمہیں یہ گمان تھا کہ ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ مقرر نہیں کریں گے۔ ہر شخص کا نامۂ اعمال اس کے سامنے رکھا جائے گا۔ گنہگار اپنے کرتوتوں کا حال پڑھ کر اس کی سزا سے خائف ہوں گے۔ وہ افسوس کریں گے کہ نامۂ اعمال میں چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات تمام و کمال درج ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا آج وہ ان کے سامنے ہے۔ اور تیرا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

○ (اور اے رسولؐ وہ وقت یاد کیجئے) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب کے سب آدمؑ کو سجدہ کرو تو وہ ابلیس کے سوا سب کے سب سجدے میں گر گئے۔ ابلیس جنوں میں سے تھا۔ اس نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو۔ درآں حالیکہ وہ تمام تمہارے دشمن ہیں۔ ظالموں کو بہت بُرا بدل ملا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے نہ تو آسمان و زمین تخلیق کرتے وقت اور نہ انہیں تخلیق کرتے وقت انہیں شاہد بنایا تھا، میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار نہیں بناتا۔

○ ارشاد ہوا کہ جب (قیامت کے دن) تیرا پروردگار مشرکوں کو فرمائے گا کہ اپنے خود ساختہ معبودوں کو اپنی مدد کے لئے پکارو جنہیں تم میرا شریک ٹھہراتے تھے وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں کچھ جواب نہیں دیں گے ہم ان کے مابین جائے ہلاکت حائل کر دیں گے۔ گنہگار آگ کے شعلوں کو دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ وہ اس میں گرا ہی چاہتے ہیں اور انہیں اس سے نجات کی کوئی راہ سجھائی نہیں دے گی۔

ارشاد ہوا ہم نے اس قرآن مجید میں عالم انسانیت کی رہنمائی کے لئے ہر قسم کی مثالیں مختلف طریقوں سے بار بار بیان کی ہیں۔ لیکن انسان کو اکثر باتوں میں دوسروں پر غلبہ حاصل کرنے کا بڑا شوق ہے۔

○ ارشاد ہوا انسانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور استغفار کی توفیق کے باوجود ایمان لانے میں جو امر مانع ہے وہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ بھی پہلی امتوں کا سا معاملہ پیش آئے یا عذاب الٰہی ان کے سامنے آموجود ہو۔ ارشاد ہوا کہ ہم تو رسولوں کو صرف نیکوکاروں کو خوشخبری دینے والے اور خطاکاروں کو ان کے نتائج بد سے ڈرانے والے بنا کر بھیجتے ہیں، اور کافر بے سبب الجھاؤ پیدا کرتے ہیں تاکہ کلمۂ حق غیر مؤثر ہو جائے اور آیات الٰہی اور نظام تنذیرات ربّانی کا مذاق اڑائیں۔ ارشاد ہوا اس سے زیادہ ظالم کون ہے۔ جس کے سامنے آیات ربّانی کی تذکیر ہو اور وہ اس سے روگردانی کرے اور اسے فراموش کر دے جو اس نے توشۂ آخرت کے طور پر بھیجا ہے۔ ہم نے ان کی مخالفت کے

سبب ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں، تاکہ وہ تفقہ فی الدین سے محروم رہ جائیں اور وہ گراں گوش ہوگئے ہیں، اے رسولؐ تم انہیں راہِ ہدایت کی دعوت دو بھی تو وہ کبھی اسے قبول نہیں کریں گے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ تمہارا پروردگار صاحبِ غفران و صاحبِ رحمت ہے اگر وہ ان کے اعمال پر گرفت کرنا چاہتا تو ان کے لئے فوراً عذاب بھیج دیتا ان کے لئے ایک میعاد طے ہے جب عذابِ الٰہی نازل ہوا تو وہ اللہ تعالےٰ کے سوا کہیں بھی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے۔ یہ تباہ شدہ بستیاں (جو تمہارے مشاہدے میں آرہی ہیں) ہم نے اس لئے ہلاک و برباد کر دیں کہ ان کے مظالم (حد سے) بڑھ گئے اور ان کی ہلاکت کا مقررہ وقت آگیا۔

○ (حضرت موسیٰؑ کی خضرؑ سے مجمع البحرین پر ملاقات کے سلسلے میں) ارشاد ہوا کہ (وہ وقت یاد کیجئے) جب حضرت موسیٰؑ نے اپنے خادم (یوشع بن نون) سے کہا کہ میں اپنا سفر ترک نہیں کروں گا جب تک کہ میں مجمع البحرین (البحر الازرق اور البحر الابیض کا مقامِ اتصال) پر نہ پہنچ جاؤں میں مدتِ مدید تک چلتا رہوں گا۔ جب موسیٰؑ اور یوشع دونوں دریاؤں کے مقامِ اتّصال پر پہنچے تو وہ اپنی مچھلی بھول گئے (مچھلی ساتھ لی تھی اور مقامِ ملاقاتِ خضرؑ کا تعین اس کے بھول جانے کی جگہ سے ہونا تھا) مچھلی نے اپنا راستہ سمندر میں سرنگ کی طرح کا بنالیا۔ جب وہ دونوں آگے گئے تو موسیٰؑ نے اپنے خادم (یوشع) سے کہا کہ صبح کا ناشتہ لاؤ، آج کا سفر تو تھکا دینے والا ہے۔ خادم نے کہا کہ آپ کو یاد ہوگا جب ہم اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو مچھلی میں وہیں بھول آیا اور شیطان نے یہ بھلا دیا کہ میں اس واقعہ کا ذکر آپ سے کروں اور اس مچھلی نے سمندر میں عجیب طریق سے راستہ بنا لیا۔ موسیٰؑ نے کہا اسی کی تو ہمیں تلاش تھی۔ پھر وہ اپنے ہی نقوشِ کفِ پا پر واپس گئے، وہاں ان کی ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (خضرؑ) سے ملاقات ہوئی، جسے ہم نے اپنی رحمتِ خصوصی سے سرفراز کیا تھا۔ اور اسے اپنے ایک خاص علم کی تعلیم دی تھی۔

○ (موسیٰؑ نے خضرؑ سے) کہا کہ اگر آپ رشد و ہدایت کے اس علم میں سے جو آپ کو عطا ہوا ہے مجھے بھی کچھ سکھا دیں تو کیا میں آپ کی صحبت میں رہوں۔ خضرؑ نے کہا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں، البتہ یہ خدشہ یہ ہے کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔ اور اس پر آپ کیسے صبر کر سکتے ہیں جس کا آپ کے علم و خبر نے احاطہ نہیں کیا۔ موسیٰؑ نے انہیں یقین دلایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی بات میں بھی آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

۷۔ خضرؑ نے کہا اچھا، اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ مجھ سے کسی قسم کا سوال نہ کریں حتیٰ کہ میں آپ کے سامنے اس کا تفصیلی ذکر کروں۔

○ ارشاد ہوا (یہ بات طے کرنے کے بعد) وہ دونو چلے، یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، خضرؑ نے اسی کشتی میں شگاف کر دیا موسیٰؑ (فوراً) بول اٹھے، آپ نے کشتی میں شگاف کر دیا ہے تاکہ اس میں سوار لوگوں کو ڈبو دیں۔ یہ تو آپ نے بڑی خطرناک حرکت کی ہے۔ خضرؑ نے کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ موسیٰؑ نے کہا، کہ بھول چوک پر میری یوں گرفت نہ کیجئے، اور میرے معاملے میں یوں شدّت اختیار نہ کیجئے (خضر نے درگزر کیا) دونو پھر چلے، انہیں سرِ راہ ایک لڑکا ملا۔ خضرؑ نے اسے قتل کر ڈالا، موسیٰؑ بول اٹھے آپ نے ایک بے گناہ انسان کو ناحق مار ڈالا البتہ یہ تو بہت بُری بات ہے۔ خضرؑ نے کہا میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کریں گے۔ موسیٰؑ نے معذرت کی اور کہا کہ اگر اب میں کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو مجھے مصاحبت میں نہ رکھیں آپ میری طرف سے عذر کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ پھر دونو سفر پر روانہ ہوئے۔ اور ایک گاؤں میں پہنچے۔ لوگوں سے کھانا مانگا انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا، انہوں نے اس بستی میں ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی۔ خضرؑ نے اس دیوار کو سیدھا کر دیا (مرمت کر کے کھڑا کر دیا) موسیٰؑ بول اُٹھے اگر آپ چاہتے تو اس مرمت تعمیر کے کام پر اُجرت لے لیتے خضرؑ نے کہا کہ اب مجھ میں اور آپ میں فراق ہے۔ ہاں البتہ میں اب ان تمام باتوں کی اصل حقیقت بتاتا ہوں، جن پر آپ صبر نہیں کر سکے تھے۔

○ (خضرؑ نے کہا) وہ جو کشتی تھی، وہ چند مساکین کی ملکیت تھی جو دریا میں کشتی رانی کر کے روزی کماتے تھے، میں نے اس کشتی کو عیب دار کرنا چاہا کیونکہ (وہ جہاں جا رہے تھے ان کے آگے) ایک بادشاہ کی حکمرانی تھی جو ہر ایک کشتی کو جبراً چھین لیتا تھا (عیب دار ہونے سے وہ کشتی ان سے نہ چھینی گئی)

۸۰۔ خضرؑ نے کہا جس حد تک لڑکے کا تعلق ہے اس کے والدین صاحبِ ایمان تھے، اور خدشہ تھا کہ وہ کہیں بڑا ہو کر والدین کو سرکشی اور کفر میں مبتلا نہ کر دے، پس ہم نے چاہا کہ اللہ تعالےٰ اس کی بجائے، والدین کو ایسی اولاد دے جو پاکباز ہو اور اس سے محبت میں بڑھ کر ہو۔ (باقی رہا دیوار کے بارے میں) وہ اس شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان کے لئے خزانہ تھا۔ ان لڑکوں کا باپ مردِ صالح تھا۔ آپ کے رب کی مشیت یہ تھی کہ دیوار کو گرنے سے بچایا جائے تاکہ جب وہ (لڑکے جوان) ہوں تو وہ خزانہ نکال لیں یہ سب کچھ آپ کے پروردگار کی رحمت کے سبب سے ہوا ۔ (۲۱) میں

قال الم ۱۶

۶۱۹

میری رائے کو دخل نہیں یہ حقیقت ہے ان تین باتوں کی، جن پر آپ صبر نہ کر سکے (مفسّرین کے نزدیک یہ امور تکوینیات میں سے تھے اور خضرؑ مکلّف بہ شریعت شخصیت نہ تھے)

○ ارشاد ہوا اے رسول (کفارِ مکّہ) تم سے ذی القرنین (دو سینگوں والا۔ دو سلطنتوں فارس اور میڈیا کا فرمانروا۔ غالباً فارس کا حکمران خسرو یا سائرس متوفیٰ ۵۲۹ ق م) کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ انہیں کہہ دیجئے کہ اب میں تمہیں اس کا حال سناتا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ نے) ہم نے اسے ملک میں فرمانروائی عطا کی تھی، اور اسے اسباب و وسائل کی ہر شے عنایت کردی تھی۔ اس نے مہم آغاز کی تا اینکہ وہ سورج کے غائب ہوجانے کی حد تک جا پہنچا اور وہاں اسے ایسا معلوم ہوا کہ سورج ایک چشمۂ آبِ تیرہ میں غائب ہو رہا ہے وہاں اس نے ایک گروہِ انسانی پایا۔ ہم نے اسے کہا کہ اے ذی القرنین ہم نے تمہیں اختیار دیا ہے خواہ تو اس گروہ کو تکلیف پہنچائے خواہ اس سے حسنِ اخلاق سے پیش آئے، ذی القرنین نے کہا جو ظالم ہے اسے تو ہم سزا ہی دیں گے پھر وہ اپنے ربّ کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ اسے سخت عذاب دے گا البتہ جو کوئی ایمان قبول کرے گا، اور نیکوکاری اختیار کرے گا، اسے جزائے خیر ملے گی۔ اور ہم بھی اپنے معاملے میں اسے سہل احکام ہی دیں گے۔

○ ارشاد ہوا ذوالقرنین نے پھر ایک اور مہم کی تیاری کی۔ اور اس سلسلے میں وہاں پہنچا جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے اور اسے یوں لگا کہ سورج ان لوگوں پر طلوع ہو رہا ہے جو ستر کے تمام لوازمات سے محروم ہیں۔

○ یہ واقعات یوں ہی وقوع پذیر ہوئے اور ہم نے اپنے علم سے اس کی تمام جہات کا احاطہ کرلیا تھا۔ وہ پھر ایک مُہم پر روانہ ہوگیا۔

○ پھر ذوالقرنین نے مہم کے لئے رختِ سفر تیار کیا وہ دیواروں (سلسلہ ہائے کوہ) کے درمیان جا پہنچا۔ وہاں ایک ایسی قوم ملی جو اس کی زبان نہیں سمجھ سکتی تھی۔ انہوں نے (ترجمان کے ذریعے) ذوالقرنین سے کہا کہ (غالباً ایشیا کے شمال مشرقی علاقے کے شورش پسند قبائل) یاجوج و ماجوج (حزقی ایل کی رُو سے توبل (توبالسک) اور مسک (ماسکو) نے علاقائی امن کو تہ و بالا کر رکھا ہے اگر ہم آپ کو خراج ادا کردیں تو کیا یہ ہوسکتا ہے کہ آپ ہمارے مابین روک (دیوار) بنادیں ذوالقرنین نے کہا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے اقتدار و قدرت دی ہے وہ میرے لئے کافی ہے ہاں میری اعانت اپنی جسمانی محنت سے کرو، تاکہ میں تمہارے مابین ایک دیوارِ مستحکم تعمیر کرا دوں

قال الم ۱۶

تم مجھے آہنی چادریں لا دو، جب وہ لے آئے تو ان چادروں کی مدد سے پہاڑوں کے مابین خلا کو پُر کر دیا، آگ دھونکنے کا حکم دیا جب وہ انگارے کی طرح سرخ ہو گئیں، تو ان سے کہا کہ پگھلا ہوا تانبا لاؤ، اور وہ اس پر ڈال دیا گیا (یہ ایک مضبوط روک بن گئی کہ) نہ تو اس (سدِّ سکندری سکندر ذوالقرنین ؟) پر یاجوج و ماجوج چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے (جب یہ منصوبہ مکمل ہو چکا تو) ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کا خاص فضل ہے۔ جب اس قادرِ مطلق کے وعدے کا وقت آئے گا (قیامت برپا ہو گی) وہ اُسے پیوندِ زمین کر دے گا۔ میرے پروردگار کا وعدہ (بے شک) سچّا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اس روز (قیامت کے روز) ہم لوگوں کو ایک دوسرے سے گڈمڈ اور ۱۰۰- درہم آمیختہ چھوڑ دیں گے اور صُور پھونکا جائے گا پھر ہم سب کو جمع کریں گے اور اس روز جہنّم کافروں کے رُوبرو ہو گی۔ کافر جن کی آنکھیں حقائقِ ربانی کے مشاہدے سے پردۂ غفلت کے سبب محروم تھیں اور کان ہدایاتِ ربانی کی سماعت سے بے نصیب۔ کیا کافروں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں میں سے کسی کو میرے سوا کارساز بنالیں ؟ ان کافروں کی مہمانی کے لئے ہم نے دوزخ بھڑکا رکھّی ہے۔

○ اے رسولؐ کہہ دیجئے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اعمال و کردار کے لحاظ سے سب سے زیادہ خسارے میں کون لوگ ہیں ؟ (وہ بدنصیب لوگ) جن کی دنیاوی زندگی کی تمام مساعی، جنہیں وہ قابلِ تحسین سمجھتے رہے، مآلِ کار اکارت گئیں۔ یہی وہ گروہِ کفّار ہے جس نے ہمارے روشن دلائل، اور لقاءِ الٰہی سے انکار کیا۔ پس ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور میزانِ قیامت میں بے وزن ہو کر رہ گئے۔ یہ سزا انہیں کفر اور آیاتِ الٰہی اور مرسلین سے استہزا کے سبب سے ملی۔ بے شک جو (خوش نصیب) لوگ دولتِ ایمان سے مالا مال ہوئے اور انہیں عملِ صالح کی توفیقِ انیق مرحمت ہوئی، ان کی ضیافت گاہ فردوس کے باغات ہوں گے۔ وہاں کی زندگی لافانی ہو گی۔ اور وہ اسے چھوڑ کر کہیں جانا نہ چاہیں گے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ عمّ نوالہٗ و عزّ برہانہٗ کا بحرِ علم و معرفت لامحدود اور ناپیدا کنار ہے اگر کائناتِ ہستی کے ممکن بحور، سیاہی (روشنائی) بن جائیں اور ہم اتنے ہی سمندر ان کے لئے اور فراہم کر لیں، اور پروردگارِ اعظم کے کلماتِ طیّبات، اسرار و حکم، عجائبات و کمالات، محامد و محاسن کا احاطہ کرنا چاہیں تو سیاہی (روشنائی) کے یہ بحرِ ذخّار ختم ہو جائیں گے

لیکن ان کا احاطہ نہ کر پائیں گے۔

(۱۱۰) ارشاد ہوا اے رسول صلعم کہہ دیجئے کہ اس صداقتِ عظمیٰ کے اعلان میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ میں تم جیسا آدمی ہی ہوں، (انسان ہوں تم ہی جیسا، آدمی ام مانندِ شما) البتہ میری طرف اللہ تعالےٰ کی وحی کا نزول ہوتا ہے (اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لو) بلاشبہ تمہارا معبود، ایک ہی معبود ہے (واحد و یکتا) پس جس شخص کو اللہ تعالےٰ کے حضور اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے پیش ہونے کا یقین ہو، اسے چاہیئے کہ اعمال و افعالِ شب و روز میں صالحیت کی راہ اختیار کرے اور اپنے واحد و یکتا پروردگارِ عالم کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائے۔

سورۃ مریم ۱۹

سورۃ مریمؑ مکّی ہے۔ اس کی اٹھانوے ۹۸ آیات ہیں اور چھ رکوع۔

حضرت مریمؑ بنت عمران بن ماتان ہیکلِ سلیمانی کے خدّام کے ہاں پیدا ہوئیں۔ والدہ کا نام حنّا تھا۔ مسیحیوں کے نزدیک ان کا نکاح یوسف نجّار ناصری سے ہوا۔ لیکن رخصتی سے قبل آپ کے بطن سے حضرت عیسیٰ کی ولادتِ اعجازی ہوئی۔ قرآن مجید کے نزدیک آپ دنیا کی بزرگ ترین خواتین میں سے ہیں اور قرآن مجید آپ کی عصمت و عفّت کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سورۃ مریمؑ اسی مناسبت سے کہلائی کہ اس میں حضرت مریمؑ کا ذکر بھی آتا ہے اس سورت کی شروع کی آیات حضرت جعفر بن ابو طالبؓ نے شاہ حبشہ اور اس کے درباریوں کے سامنے تلاوت کی تھیں اور وہ بے حد متاثر ہوئے تھے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(۱) ک۔ ہ۔ ی۔ ع۔ ص (حروفِ مقطعات ہیں جن کا علم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبولؐ کو ہے) یہ تیرے پروردگار کی اس رحمت کا ذکر ہے جو اس رحمٰن و رحیم نے اپنے بندے زکریّا (بنی ہارون کے خاندانوں میں سے ابیاہ خاندان کے سربراہ حضرت زکریّا، ان کی بیوی الیشبع، حضرت مریمؑ کی خالہ، حسبِ روایت لوقا یہودیہ کے بادشاہ ہیرودتس کے زمانے کے ایک کاہن) کے حال پر فرمائی، جبکہ اس نے دکھ اور مایوسی میں اللہ تعالےٰ کو دل ہی دل میں پکارا کہ اے میرے ... ضعفِ پیری کے سبب میری ہڈیاں گھُل گئی ہیں، اور سر میں بڑھاپا شعلہ زن ہے۔ لیکن میرے پالن ہار میں کبھی بھی دعا کر کے تیرے لطفِ کریمانہ سے محروم نہیں رہا۔ مجھے اپنی موت کے بعد اپنے قرابتداروں سے تکالیف اور پریشانیوں کا) خدشہ ہے۔ میری بیوی بانجھ ہے۔ (میرے پروردگار میری ... کہ) تو اپنی التفاتِ خصوصی سے مجھے ایک وارث [illegible] میرا وارث بھی ہو اور آلِ یعقوب ...

اور اے میرے پروردگار تو اسے ایک مقبول ... پسندیدہ بندہ بنا!

قال ا ... ۱۲

○ ارشاد ہوا کہ اے زکریاؑ! ہم تمہیں ایک بیٹے کی ولادت کی بشارت دیتے ہیں اس کا نام یحییٰ ہوگا وہ اس کا ہم نام ہم نے قبل ازیں پیدا نہیں کیا۔ زکریاؑ بولے اے میرے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا، میری بیوی تو بانجھ ہے۔ تیرے پروردگار نے کہا ہے کہ یہ بات تو مجھ پر بڑی سہل ہے اس سے پہلے میں تجھے بھی تو پیدا کر چکا ہوں جبکہ تو لاشئ تھا۔ زکریاؑ نے کہا اے میرے ۱۰۔ پروردگار کوئی نشانی یا علامت مقرر فرما دے۔ ارشاد ہوا تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تو مسلسل تین رات تک لوگوں سے بات نہیں کر سکے گا۔

○ پس زکریاؑ اپنے حجرۂ عبادت سے نکل کر قوم کے سامنے آیا۔ اور انہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ صبح و شام اللہ تعالےٰ کی تسبیح کیا کرو۔ ارشاد ہوا اے یحییٰ (گویا یحییٰؑ کی ولادت ہوئی، وہ جوان ہوئے منصب نبوت عطا ہوا اور نفاذِ شریعت کا حکم ہوا) احکام تورات باقاعدگی سے نافذ کر دو، ارشاد ہوا ہم نے یحییٰ کو بچپن سے ہی رموزِ حکمت سے آگاہ کر دیا تھا، اسے اپنی خاص عنایت سے شفقت و پاکبازی کی صفاتِ پسندیدہ سے متصف کر دیا تھا، وہ صاحبِ تقویٰ تھا، اپنے والدین (زکریا والیشبع) کے ساتھ نیکو کردار تھا۔ سلام ہے اس دن پر جب وہ پیدا ہوا، سلام ہے اس دن پر جس دن وہ مرے اور سلام اس دن پر جب اسے مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

○ ارشاد ہوا، اے رسولؐ۔ قرآن مجید میں مریمؑ کا حال بھی بیان کیجئے، جب وہ لوگوں سے علاحدہ ایک مشرقی مقام میں گوشہ گیر ہو گئیں اور لوگوں کی طرف سے پردہ ڈال لیا اس حالت میں ہم نے اپنی روح کو (فرشتے کو) اس کی طرف بھیجا، جو اس کے سامنے پورا (ہو بہو) انسان بن کر ظاہر ہوا مریم گھبرا گئیں اور کہا اگر تو خدا ترس انسان ہے تو میں تجھ سے اللہ الرحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں، اس (فرشتے) نے جواب دیا کہ (گھبراؤ نہیں) میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھیجا ہوا قاصد ہوں، اور تجھے ۲۰۔ پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں۔ مریمؑ نے کہا میرے ہاں بچہ کیسے پیدا ہوگا، مجھے تو کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں کوئی بدکار عورت ہوں، فرشتے نے کہا ایسا ہی مشیتِ الٰہی میں ہے۔ تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ میرے لئے ایسا کرنا بے حد سہل ہے۔ اس بچے کو ہم عالمِ انسانیت کے لئے اپنی قدرتِ کاملہ کی نشانی بنائیں گے اور اپنی خاص رحمت کا مظہر۔ یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ مریم کو اس بچے کا حمل ٹھہر گیا۔ وہ اسے لئے دور اک مقام (بیت اللحم) پر چلی گئی۔ پھر زچگی کی تکلیف (دردِ زہ) اسے ایک کھجور کے درخت کے نیچے لے آئی، (اس) نے کہا اے کاش میں اس واقعے (بن باپ بچے کے حمل سے) سے پہلے مرجاتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔ پھر فرشتے

تو اسے نیچے سے پکارا، مریم غم نہ کر، تیرے پروردگار نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اس درخت کے تنے کو ہلا تجھ پر پختہ و تر و تازہ کھجوریں گریں گی۔ (خوف، جوع و عطش کی اس حالت میں) کھا، پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ (غم و پریشانی بھول جا) اگر کوئی انسان ملاقی ہو، تو اسے کہہ دے کہ میں نے اللہ الرحمٰن کے لئے روزے کی نذر مانی ہے۔ آج مجھے کسی سے بھی کلام نہیں کرنا ہے۔

○ ارشاد ہوا (وضعِ حمل کے بعد) مریمؑ بچےّ کو لئے اپنی قوم میں آئیں، لوگ پکار اٹھے۔ اے مریمؑ! تجھ سے بڑی ہی بُری حرکت سرزد ہوئی۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ بُرا آدمی تھا اور نہ تیری ماں کوئی فاحشہ و بدکار عورت تھی۔ مریم نے بچےّ کی طرف اشارہ کیا۔ لوگ بولے بھلا ہم گود کے بچےّ سے کیا پوچھیں؟ بچہّ بول اٹھا اور کہا میں بلا شبہ اللہ تعالےٰ کا بندہ ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے کتاب (انجیل) دی ہے۔ اور مجھے خلعتِ نبوّت سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس رب العالمین نے مجھے ہر مقام پر بابرکت بنایا ہے (میری جلوَ میں اپنی رحمتوں اور برکتوں کی نشانیاں عطا کی ہیں)۔ مجھے بدنی و روحانی عبادت اور مالی زکوٰۃ کا تاحینِ حیات حکم دیا ہے۔ اس نے اپنی رحمتِ کاملہ سے مجھے اپنی والدہ کا فرمانبردار خدمتگذار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔ مجھ پر سلام ہی سلام ہے، جب میں پیدا ہوا، جب میری موت ہوا اور جب میں دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جاؤں۔ ۳۰-

○ ارشاد ہوا یہ صحیح واقعہ ہے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کا، یہی وہ سچی بات ہے جس کے بارے میں لوگ (بلا سبب) شک و شبہ میں مبتلا ہیں اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات ان علائقِ حیات سے مبرّا و منزّہ ہے کہ وہ کسی کو اولاد بنائے۔ جب وہ کسی امر کی سرانجام دہی کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، بس وہ جیسی ہو جاتا ہے (عیسیٰؑ نے کہا) بے شک اللہ تعالےٰ میرا پروردگار ہے اور تم سب کا بھی۔ اسی کی عبادت کرو۔ یہی راہ مستقیم ہے۔ پھر لوگ (گروہوں) فرقوں میں بٹ کر باہم اختلاف کرنے لگے۔ روزِ محشر (یوم عظیم) کے آنے سے کافروں کے لئے خرابی ہی خرابی ہے۔ جب ہماری بارگاہ عظمت میں پیش ہوں گے تو یہ لوگ کیا خوب دیکھنے والے اور سننے والے ہوں گے۔ لیکن یہ ظالم آج صریح گمراہی میں بھٹک رہے ہیں ارشاد ہوا انہیں اس یومِ حسرت سے ڈرائیے جس دن تمام امورِ حیات کا قطعی فیصلہ ہوگا، (آج ان کی یہ حالت ہے) کہ خوابِ غفلت میں مست ہیں اور ایمانیات کی لذّتِ لافانی سے بے نصیب۔ ارشاد ہوا انہیں مطلع کر دیجئے کہ ہم ہی بلا مشارکتِ احدے زمین کے (وسیع خزانوں) کے وارث ہیں اور ان تمام مخلوقات کے بھی جو روئے زمین پر ہے۔ اور ان سب کو ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ ۴۰-

قال الم ۱۶

ارشاد ہوا اے رسولؐ اس کتاب میں ابراہیمؑ کا ذکر کیجئے ۔ ابراہیم اللہ تعالےٰ کا سچا نبی تھا ۔ (ابراہیمؑ بن آذر سلسلۂ نسب دس واسطوں سے بروایت نوحؑ تک پہنچتا ہے اُر میں پیدائش ۱۹۸۵ ق م میں وفات خانہ کعبہ کی بنیاد آپ نے رکھی) اس نے اپنے باپ سے کہا، اباجان، آپ ان خود ساختہ معبودوں کی کیوں عبادت کرتے ہیں جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ ہی آپ کے کسی کام آتے ہیں، اباجان مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک ایسا علم ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا ۔ آپ میری بات مانیئے میں آپ کو بالکل صحیح راستے پر لے جاؤں گا ، ابا آپ شیطان کا کہا نہ مانیں وہ تو خداوند رحمان و رحیم کا بڑا نافرمان ہے ۔ ابا مجھے بڑا خدشہ ہے کہ کہیں آپ اللہ تعالےٰ کے عذاب کی گرفت میں نہ آ جائیں اور ابا آپ اس شیطان کے ساتھی نہ بن جائیں ۔

ارشاد ہوا ابراہیمؑ کے باپ آذر نے جواب دیا کہ اے ابراہیمؑ کیا تو میرے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے ۔ اگر تو (اپنے عقائد سے) باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کروں گا تو مجھ سے ہمیشہ کیلئے دور ہو جا ۔ ابراہیم نے کہا ابا آپ پر سلام ہو، میں اپنے پروردگار سے آپ کی بخشش کی دعا کرتا ہوں، میرا اللہ مجھ پر بڑا مہربان ہے (میری توبہ قبول کرے گا) میں آپ سے اور ان تمام خود ساختہ معبودوں سے کنارہ کش ہو رہا ہوں جنہیں آپ اللہ تعالےٰ کے سوا پکارتے ہیں اور میں صرف اپنے ربّ ہی کو پکارتا ہوں مجھے یقین ہے کہ میں اسے پکار کر محروم نہیں رہوں گا ۔

ارشاد ہوا جب ابراہیم ان سب کو اور اللہ تعالےٰ کے سوا سارے خود ساختہ معبودوں کو چھوڑ چکے تو ہم نے انہیں اسحٰق و یعقوب عطا فرمائے اور انہیں منصبِ نبوت پر متمکن کیا ۔ ان سب ۵۰ ۔ پر ہم نے اپنے لامحدود رحمتوں کے دروازے کھول دیئے اور ان کے ذکرِ جمیل کو بڑا عُلو دیا (یعنی ناموری کے ساتھ بلند نام کر دیا) ۔

ارشاد ہوا اے رسولؐ اس کتاب میں موسیٰؑ کا ذکر کرو ۔ وہ ایک چیدہ و برگزیدہ انسان تھا اور صاحبِ شریعت نبی تھا ۔ ہم نے اسے (شعیبؑ کے پاس دس سال گزار کر مصر جاتے ہوئے) طور کی داہنی جانب سے (بابرکت طرف سے) پکارا ، اور اسے اپنی رازداری کا تقرب بخشا ۔ اور ہم نے اپنی رحمتِ خاص سے اس کا بھائی ہارونؑ نبی بنا کر عطا کیا ۔ اور اے رسولؐ اس کتاب میں اسمٰعیل کا ذکر کیجئے (حضرت ابراہیمؑ کے فرزند اکبر ولادت ۲۰۷۴ ق م ؟ وفات ۱۹۳۷ ق م بنی جرہم کے نبی) وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول اور نبی تھا ۔ وہ اپنے اہل و عیال کو نماز (عبادت) اور زکوٰۃ (خیرات مالی) کا حکم دیتا تھا ۔ اور اپنے پروردگار کا مقبول و پسندیدہ بندہ تھا ۔

قال الم ۱۶

۱۳۵

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ اس کتاب میں ادریسؑ کا ذکر کیجئے (توریت کے عنوک یہودیوں کے نزدیک علم نجوم، حساب، خیاطی، فن تحریر و کتابت کے موجد۔ بلند مرتبہ نبی) وہ راست باز نبی تھا ہم نے اس کے مراتب بہت بلند کئے۔ یہی ہیں وہ انبیاء جن پر اولادِ آدمؑ میں سے اللہ تعالےٰ نے انعام نازل فرمایا اور ان میں سے جنہیں سفینۂ نوحؑ میں سوار کیا، ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی نسل سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے راہِ ہدایت کا شعور دیا اور برگزیدگی بخشی تھی۔ ان کی انابت الی اللہ کی یہ کیفیت ہے کہ جب ان کے سامنے آیاتِ رحمانی کی تلاوت ہوتی ہے تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا ان کے بعد وہ ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز (عبادت) کی روحانی عظمت ضائع کر دی، اور خواہشاتِ مادی و نفسانی کے در پے ہو گئے، وہ اس گمرہی کا نقصان دہ نتیجہ دیکھ لیں گے۔ ان میں استثناء ان لوگوں کا ہے۔ جنہوں نے توبہ کی، دولتِ ایمان پائی، اور عملِ صالح کی روشنی حاصل کی یہ لوگ جنّت میں داخل ہوں گے اور ان کی کوئی حق تلفی نہ ہو گی۔

○ ارشاد ہوا یہ وہ جنّتیں ہیں جو لافانی ہیں جن کا غائبانہ وعدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں سے کیا ہے اس کے وعدے کا ایفاء ہوا ہی چاہتا ہے یہ لوگ وہاں کوئی لغویات نہیں سنیں گے۔ ہاں سلام و رحمت کے کلمات (حسنِ سماعت کا باعث ہوں گے) اور انہیں مرزوقاتِ ربّانی سحر و شام ملیں گی۔ یہ وہ جنّت ہے جس کے وارث ہم اپنے بندوں میں انہیں بنائیں گے جو متقی ہوں گے۔

○ (کفارِ مکّہ کے وحی میں تاخیر ہو جانے کے طعن کے جواب میں حضرت جبریلؑ کی صراحت ہے کہ) اے محمدؐ ہم تیرے پروردگار کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہوتے، ہمارے سامنے، ہمارے پیچھے اور اس کے مابین جو کچھ بھی ہے سب اسی کے دائرۂ اختیار میں ہے اور ایسا نہیں ہے کہ تیرا پروردگار (وحی کرنا) بھول جائے وہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں اور ان دونوں کے مابین جو کچھ بھی ہے ان کا پروردگار ہے۔ پس تو اس کی عبادت کر اور اس کی عبادت میں مداومت کر، کیا تیرے علم میں کوئی اور اس کے ہم پایہ ذات ہے؟

ارشاد ہوا انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو زندہ کیسے (قبر سے) نکالا جاؤں گا؟ کیا انسان کو یہ یاد نہیں کہ ہم نے اسے پہلے پیدا کیا اور وہ اس سے قبل کچھ نہ تھا۔ (لاشئ تھا) تیرے رب کی قسم، ہم ضرور انہیں اور ان کے شیطانوں کو (جمع کر کے) جہنّم کے گرد لا کر گھٹنوں کے بل (گرے ہوئے) حاضر کر دیں گے۔ پھر ہم ہر گروہ میں سے اللہ تعالےٰ کے خلاف سخت تر

سرکشوں کو الگ نکال کر کھڑا کریں گے ہم یقیناً انہیں زیادہ جانتے ہیں جو ان میں سے جہنم رسید ہونے کا زیادہ حقدار ہے۔ تم میں سے ہر ایک کو جہنم پر وارد ہونا ہوگا۔ یہ تیرے رب کی حتمی طور پر طے شدہ بات ہے پھر ہم تقویٰ شعار لوگوں کو بچا لیں گے اور ظالموں کو گھٹنوں پر گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔

○ ارشاد ہوا کہ جب ان پر ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ بتاؤ ہم تم فریقین میں سے کس کا مرتبہ بلند ہے اور کس کی مجلسیں بارونق ہیں؟ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی نسلیں ہلاک کیں جو مال و اسباب اور ظاہری شان و شوکت کے لحاظ سے ان سے بہتر تھیں۔ کہہ دیجئے کہ جو شخص گمراہی میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس میں زیادہ سے زیادہ مبتلا کر دیتا ہے تا اینکہ وہ ان (علامات) کو دیکھ لیں گے جن کا اُن سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ خواہ وہ عذاب الٰہی کی صورت میں ہوں یا قیامت کی گھڑی کی شکل میں۔ پس انہیں جلد ہی علم ہو جائے گا۔ کہ کس کا مقام پست ہے اور کس کا جتھہ کمزور ہے (لشکر کمزور ہے)

○ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو راہِ ہدایت اختیار کرتے ہیں ان کی راست روی میں اضافہ کرتا ہے (مزید توفیق عطا فرماتا ہے) اور باقی رہنے والی نیکیاں، عنداللہ، ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ عاص بن وائل اور خباب بن ارت رضؓ کے معاملۂ باہمی کے حوالے سے ارشاد ہوا (عاص نے خبابؓ کے قرض ادا کرنے کے لئے شرط رکھی تھی کہ وہ (خباب) انکارِ رسالت کریں، وہ نہ مانے اس پر عاص نے کہا کہ مر کر جینے پر مجھے مال و دولت ملے گی تو اس میں سے ادا کر دوں گا) کہ اے رسولؐ کیا تم نے اسے (عاص) کو دیکھا جو آیاتِ الٰہی سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے مال و اولاد دیا جائے گا۔ کیا اسے غیب کی اطلاع ہے یا اس نے خدائے رحمٰن سے کوئی اقرار لے رکھا ہے ہرگز نہیں۔ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے ہم اسے لکھ لیں گے اور اس کے لئے عذاب میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ ۸۰۔ اور جس مال و متاعِ حیات پر اسے غرہ ہے وہ تو ہمارے پاس رہ جائے گا اور وہ تو ہمارے حضور تنہا ہی آئے گا۔

○ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر خود ساختہ معبود بناتے ہیں، تاکہ ان کے لئے عزت و وقار کا باعث ہوں یہ معبودانِ باطل ان کی ارادت و عبودیت سے انکار کریں گے (لاتعلقی کا اظہار کریں گے) اور الٹے ان کے دشمن بن جائیں گے کیا تم نے غور نہیں کیا، کہ ہم کافروں کے پاس شیطانوں کو بھیجتے ہیں وہ انہیں مخالفتِ توحید و رسالت پر برابر اکساتے رہتے ہیں۔ اے رسولؐ تم ان پر نزولِ عذاب کے لئے بے چین نہ ہو ہم خود ان کے نزولِ عذاب کی مدت شماری کر رہے ہیں اس دن کی جب ہم

پرہیزگاروں کو خدائے رحمٰن کے ہاں جمع کریں گے اور مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے۔ سفارش صرف وہی کر سکیں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے کوئی قول وقرار کیا ہوگا۔

○ ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم نے کسی کو بیٹا بنا لیا ہے۔ (انہیں کہہ دیجئے) کہ تم تو بڑی زشت اور پست بات پر اتر آئے ہو۔ اس (ناپاک افتراپردازی) سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں، اس لئے کہ انہوں نے (کفار نے) رحمٰن کے لئے اولاد کا دعویٰ کیا ہے۔ اس رحمٰن ورحیم قادرِ مطلق کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ آسمانوں کی بلندیوں میں اور زمین کی وسعتوں میں جسقدر بھی مرئی و غیر مرئی مخلوقاتِ ہستی ہے سب کی سب اپنی اپنی گردنوں میں اس رحمانیتِ عظمیٰ کی عبدیت کا قلادہ ڈالے اس کے حضور پیش ہوگی۔ اس کی قدرتِ بے نہایت نے سب کا احاطہ کر رکھا ہے اور سب کچھ اس کے شمار یاتی تصرف میں ہے اس کی بارگاہِ کبریائی میں سب کو تنِ تنہا، فرداً فرداً پیش ہونا ہوگا۔

○ ارشاد ہوا بلاشبہ صاحبِ ایمان اور نیکوکار مسلمانوں کے لئے وہ ذاتِ رحمٰن ورحیم (انعام خصوصی کے طور پر) عنقریب عوام کے دلوں میں جذباتِ دوستداری و مودّت پیدا کر دے گی اے رسولؐ ہم نے قرآنِ مجید کو تیری زبان میں اس لئے آسان کر دیا ہے تاکہ تو اہلِ تقویٰ کو (بسہولت) اعمالِ خیر پر جزا کی بشارت دے اور ستیزندگانِ لایعنی کو ان کے اعمالِ باطلہ کی سزا سے تنذیر کرے۔ (ان خفتگانِ خوابِ غفلت و گمرہی کو تنبیہہ کر دیجئے کہ ہم نے) کتنے پہلی نافرمان قوموں کے ہی ہنستے بستے شہر تہ و بالا کر دیئے، ان کی عسکری زندگی کی قاہرانہ ترکتازیوں کی کوئی پرآشوب آہٹ، (ان کی عیش وعشرت کی مجلسوں کے نقرئی قہقہوں کی کوئی) بھنک کیا تمہیں کبھی محسوس ہوئی؟ (اگر تم راہِ راست پر نہ آئے تو تمہارا انجام بھی یہی ہوگا)۔

سورۃ طٰہٰ ۲۰

سورۃ طٰہٰ مکی ہے اس کی ایک سو پینتیس آیات ہیں اور آٹھ رکوع

طٰہٰ حروفِ مقطعات ہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک طٰہٰ نبطی کلمہ ہے اور اس کے معانی اے شخص ہیں (ابنِ کثیر) یا بقول سعدیؒ اے مرد یا زمین پر دونوں پاؤں رکھنا (حضرت در نمازِ تہجد بر یک قدم ایستادے و پشت پائے مبارکش ورم کردہ) روح المعانی میں ابجد کے لحاظ سے اس کے عدد ۱۴ ہونے کی نسبت سے نورِ محمدی کے اتمام کا اشارہ اور اس سے مراد انسانِ کامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قال الم ۱۶

○ طٰہٰ (اے انسانِ کاملؐ) ہم نے قرآن کریم تم پر اس لئے نہیں نازل کیا ہے کہ تم رنجوری و مشقت میں پڑ جاؤ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے انسان کے لئے نصیحت ہے۔ اسے اس ذاتِ ذوالجلال والاکرام نے نازل کیا ہے جس نے زمین (کی وسعتوں) اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ رحمانیتِ عظمیٰ کا مظہرِ اتم، کائنات کے عرشِ قدرت پر غالب ہے اسی کے حیطۂ تصرف و اختیار میں ہے جو آسمانوں کی بلندیوں میں ہے اور زمین کی وسعتوں میں ہے جو کچھ زمین و آسمان کے مابین ہے اور زمین کے نیچے (گہرائیوں میں) ہے۔ اے مخاطب، تو اسے خواہ بلند آواز سے پکارے وہ تو مخفی سے مخفی بات کو بھی جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جتنے بھی اچھے سے اچھے نام ہیں سب اسی کے ہیں۔

○ اے رسولؐ کیا تمہیں موسیٰؑ کا قصہ معلوم ہے جب (مدین سے مصر جاتے ہوئے راستہ بھول گئے) اسے آگ دکھائی دی، اس نے گھر والوں سے کہا کہ ٹھہرو میں اس میں سے

۱۰ شعلہ لے آؤں یا وہاں سے صحیح راہ کا سراغ تلاش کر لاؤں۔ جب موسیٰؑ وہاں پہنچا، آواز آئی اے موسیٰؑ! بے شک میں تمہارا پروردگار ہوں، (اس جگہ کے احترام کا تقاضا ہے کہ تو) اپنے جوتے اُتار دے تو وادیٔ مقدس طویٰ میں ہے (اس وادی کو "دوبار" مقدس بنایا گیا الکشاف) میں نے تمہیں (منصبِ نبوت کے لئے) منتخب کر لیا ہے پس جو کچھ وحی کیا جاتا ہے سُن! بلا شک و شبہ میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ تو میری ہی عبادت کر، اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔ بے شک قیامت کی ساعت آنے والی ہے میں اس ساعت کو مخفی رکھوں گا تاکہ ہر شخص کو اس کی کوشش کا بدلہ ملے۔ پس کوئی شخص جس کا روزِ قیامت پر ایمان نہیں ہے اور اپنی خواہشاتِ نفسانی کا (ہوا و ہوس کا) بندہ ہے تجھے عقیدۂ قیامت سے روک نہ دے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا!

○ ارشاد ہوا اے موسیٰؑ یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ موسیٰؑ نے جواب دیا یہ میرا عصا ہے، میں اس کا سہارا لیتا ہوں (ٹیک لگاتا ہوں) اس سے اپنی بکریوں کی خوراک کے لئے پتے جھاڑتا ہوں میرے لئے اس میں اور بھی فائدے کے کام ہیں۔ ارشاد ہوا اے موسیٰؑ اسے

۲۰ (زمین پر) پھینک دے، موسیٰؑ نے عصا زمین پر پھینک دیا، وہ ایک سانپ بن کر دوڑنے لگا (رینگنے لگا)۔ ارشاد ہوا اے موسیٰؑ اسے پکڑ لے، ڈر نہیں ہم اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا

دیں گے۔ ارشاد ہوا۔ اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال، بے عیب چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ دوسری معجزاتی نشانی ہے یہ اس لئے ہے کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھانا چاہتے ہیں۔ اب فرعون (غالباً یہ عیس ثانی اور میرینفتا ثانی) کے پاس جا، وہ سرکش ہوگیا ہے۔

○ موسیٰؑ نے بارگاہِ صمدیت میں دعا کی اے میرے پروردگار، (حقائقِ معرفت کے لئے اور تفہیمِ دین کے لئے) میرا سینہ کھول دے، تبلیغِ دین کی یہ عظیم مہم میرے لئے سہل کر دے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے میری زبان کی تعقید دور فرما دے، تاکہ یہ لوگ میری بات صحیح طور پہ سمجھ سکیں، دین کی گرانبار ذمہ داریوں میں بوجھ بٹانے کے لئے میرے کنبے ہی سے ایک مددگار مقرر فرمادے۔ ہارونؑ کو جو میرا بھائی ہے۔ (ہارون بن عمرانؑ حضرت موسیٰؑ کے بڑے بھائی۔ جانشین ۳۰۔ بنی ایدوم کے مقام پر وفات پائی) اس سے میری کمر مضبوط فرما دے، اسے میری ذمہ داریوں میں شریک فرما دے، تاکہ ہم تیری پاکیزگی کثرت سے بیان کریں (ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں) اور تیرا ذکر صبح و مسا کریں۔ بے شک تو ہر حال میں ہمارا نگرانِ حال ہے۔

○ ارشاد باری تعالےٰ ہوا کہ اے موسیٰؑ جو تو نے مانگا، تجھے سب کچھ دے دیا گیا ہے (تیری درخواست منظور کر لی گئی) یقیناً ہم نے تم پر ایک دفعہ اور احسانِ عظیم کیا۔ یاد کرو وہ وقت جب ہم نے تیری والدہ کے دل میں ڈال دیا۔ جو بذریعہ وحی ہی کیا جاتا ہے کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ دے اور صندوق کو دریا میں ڈال دے دریا اسے ساحل پر ڈال دے گا، اس صندوق کو میرا دشمن اور اس بچے کا دشمن اٹھائے گا اور میں نے اے موسیٰؑ تجھ میں اپنی خاص محبت کی کشش اور مقبولیت پیدا کر دی تاکہ تیری پرورش میری نگرانی میں ہو۔ وہ وقت بھی یاد کرو جب تمہاری بہن چل رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ میں تمہیں بتاؤں اس بچے کی بہتر تربیت کون کرے ؟ اس تدبیر سے ہم نے پھر تجھے اپنی ماں کے پاس پہنچایا، تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ حُزن و ملال سے نجات پائے اور اس واقعے کو بھی یاد کرو اے موسیٰؑ جب تم نے ایک شخص (قبطی) کو قتل کر دیا ہم نے تمہیں ان پریشانیوں سے نجات دی، پھر ہم نے تمہیں طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا، پھر تو کئی سال اہلِ مدین کے ہاں ٹھہرا۔ پھر مقدراتِ الٰہی کے مطابق تو واپس آ گیا۔ اور پھر تجھے میں نے خاص اپنی ذات ۴۰۔ کے لئے پسند کر لیا۔ اب تو اور تمہارا بھائی میری نشانیاں ساتھ لے کر جاؤ، میری یاد میں سستی اور غفلت سے کام نہ لینا، تم دونوں فرعون کے پاس (اسے راہ راست پر لانے کے لئے جاؤ) اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔ تم دونوں اس سے نرمی سے بات کرنا، ہو سکتا ہے وہ نصیحت حاصل کرے

یا اس میں خشیتِ الٰہی پیدا ہو جائے۔ دونوں بھائیوں نے (موسیٰؑ و ہارونؑ) نے کہا اے ہمارے
پروردگار ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں فرعون ہم پر زیادتی نہ کرے یا اپنی سرکشی میں بڑھ نہ جائے۔

○ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا تم دونوں کو کسی سے کوئی خوف نہیں کھانا چاہیئے۔ بے شک میں
تمہارے ساتھ ہوں، سنتا ہوں اور دیکھتا بھی ہوں، سو اس کے پاس جاؤ اور کہو، ہم دونو تیرے
پروردگار کے پیغمبر ہیں، بنی اسرائیل (تیرے تختۂ مشقِ ستم ہیں) انہیں مبتلائے عذاب نہ رکھ،
انہیں ہمارے ساتھ بھیج۔ ہم تیرے پاس تیرے پروردگار کی نشانیاں لے کر آئے ہیں، سلامتی ہے
اس کے لئے جو راہ ہدایت پر چلتا ہے۔ ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ عذابِ الٰہی اس کے لئے
ہے جو آیاتِ بینات کی تکذیب کرتا ہے اور راہِ ہدایت سے رُو گرداں ہے۔ فرعون نے سوال
کیا کہ موسیٰؑ تم دونوں کا پروردگار کون ہے؟

(حضرت) موسیٰؑ نے کہا کہ ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر شئے کو صورت خاص دی اور پھر
۵۰۔ اس کی راہ نمائی کی۔ فرعون نے پوچھا (اچھا یہ بتائیے) کہ امم گزشتہ کا کیا حال ہے؟ موسیٰؑ نے
کہا کہ ان کے بارے میں ساری معلومات میرے پروردگار کے ہاں مکتوب و محفوظ ہیں۔ میرا ربّ نہ تو
غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے (اس کی ذات ضلالت و نسیان سے پاک ہے) وہی (ہے) جس نے
زمین کو فرش تمہارے لئے بنا کر بچھا دیا، اس میں تمہارے لئے چلنے کے لئے راستے بنا دیئے،
بلندیوں سے تمہارے لئے پانی برسایا، پھر ان سے مختلف نباتات کے جوڑے پیدا کر دیئے۔ تم
خود کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی کھلاؤ۔ بلاشبہ اس میں اہلِ دانش کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

○ ارشاد ہوا اس زمین سے ہی ہم نے تمہیں پیدا کیا، اسی میں پھر تمہیں واپس لوٹائیں گے
اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکال کھڑا کریں گے۔ ہم نے اسے اپنی سب آیاتِ بینات مشاہدہ کرا دیں
لیکن اس نے تکذیب کی اور تعمیلِ احکام سے ابا کی۔ فرعون نے کہا اے موسیٰؑ کیا تو ہمارے پاس
اس لئے آیا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے ہمیں اپنے ملک سے جلاوطن (ملک بدر) کر دے؟ تو ہم بھی
تیرے مقابلے میں بہرحال اس جیسا جادو لائیں گے تو ایک وعدے کا دن مقرر کر دے، نہ ہم
اس کی خلاف ورزی کریں نہ تو، مقابلہ ایسی جگہ پر ہو جو فریقین کے لئے مساوی الفاصلہ ہو۔ موسیٰؑ نے
کہا کہ تمہارے وعدے کا دن (مقررہ دن) جشن کا دن ہے اور لوگ چاشت کے وقت جمع ہوں۔
(دن چڑھے ہی جمع ہو جائیں)۔

۶۰۔ ○ پھر فرعون لوٹ گیا۔ اپنے سارے داؤ مجتمع کر کے پھر مقابلے میں آیا۔ موسیٰؑ نے ان سے

(فرعونیوں سے) کہا تم پر بڑا افسوس ہے اللہ تعالےٰ پر بہتان تراشی تو نہ کرو۔ وہ تمہیں کسی عذاب میں مبتلا کرکے ہلاک کر دے گا۔ بلا شبہ جس کسی نے اللہ تعالےٰ پر افترا کیا وہ نامراد غارت ہوا۔ موسیٰؑ کی ان باتوں سے ان میں بعض مسائل متنازعہ ہوگئے اور وہ آپس میں کانا پھوسی کرنے لگے۔

○ انہوں نے کہا یہ دونو جادوگر چاہتے ہیں، کہ اپنے جادو سے تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں اور تمہارے مثالی نظام زندگی کو درہم برہم کر دیں۔ اسلئے آج اپنی تمام تدابیر کو مجتمع کرلو اور میدان میں پوری تنظیم سے اُترو، (یہ جان لو) آج کے معرکہ میں جو غالب آگیا فتح اسی کی ہے۔ جادوگر کہنے لگے اے موسیٰؑ تو اپنا عصا پہلے ڈالے گا یا ہم اپنی شعبدہ اندازی کا پہلے آغاز کریں۔ موسیٰؑ نے کہا، تم ہی آغاز کرو۔ جب موسیٰؑ کو جادوگروں کی رسیاں اور لاٹھیاں دوڑتی ہوئی خیال آنے لگیں تو موسیٰؑ اپنے دل ہی دل میں خوفزدہ ہونے لگے ہم نے کہا اے موسیٰؑ خوف نہ کرو تم ہی (ان پر) غالب آؤ گے تمہارے دائیں ہاتھ میں جو عصا ہے اسے پھینک دو وہ ان سب (مصنوعی شعبدہ کاریوں) کو نگل جائے گا۔ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے، وہ ساحرانہ شعبدہ کاری ہے، اور جادوگر جہاں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا۔ (وہ عصا اژدہا بن کر ان سب کو نگل گیا) جادوگر (عاجز ہوگئے اور) سجدے میں گر گئے اور کہا ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ کے پروردگار پر ایمان لائے۔

○ فرعون نے (غصے میں چلا کر کہا) ارے تم ایمان لے آئے قبل اس کے میں تمہیں اجازت دیتا، یقیناً یہی (موسیٰؑ) تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ اِس (دھوکہ دہی) کی پاداش میں لازمی طور پر تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کٹواؤں گا اور تم سب کو کھجور کے تنوں پر سولی چڑھاؤں گا۔ اور تم دیکھ لوگے کہ ہم میں سے (فرعون و موسیٰؑ) کس کا عذاب شدید اور زیادہ دیرپا ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس جو براہینِ روشن آچکے ہیں، ان کی موجودگی میں ہم تمہیں ترجیح نہیں دے سکتے اور نہ ہی اللہ تعالےٰ پر جس نے ہمیں خلعتِ تخلیق سے نوازا ہے تو جو کچھ ہم سے کرنے والا ہے کر گزر، تو جو حکم چلا سکتا ہے اس کا تعلق تو محض دنیوی / دنیاوی زندگی سے ہے بے شک ہم ایمان لائے اپنے پروردگار پر تاکہ وہ (از راہِ التفات کریمانہ) ہماری خطائیں معاف فرما دے اور جو کچھ تو نے اے فرعون! ہم سے جبراً کرایا ہے، وہ تو جادو ہے وہ ذاتِ ذوالجلالِ والاکرام ہی بہتر ہے اور پائندہ تر ہے۔

○ سچ تو یہ ہے کہ جو اپنے پروردگار کے حضور مجرم بن کر آئے گا اس کے لئے جہنّم ہے جس میں نہ وہ مرے گا نہ جیئے گا اور جو اس کی بارگاہِ عظمت میں صفاتِ ایمانی سے متصف ہو کر اور نیکوکار

بن کے آئے گا (اس کا شمار) ایسے لوگوں میں ہوگا جن لوگوں کے مدارج بلند ہیں۔ان کیلئے سدابہار باغات ہیں جن میں نہریں جاری ہیں۔ان میں انہیں حیاتِ جاوید ملے گی پاکیزگی شعار (گناہوں سے پاک) انسان کی یہ جزا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ راتوں رات، میرے بندوں کو ساتھ لئے نکل (اور عصا مار کر) ان کے لئے دریا میں خشک راستہ بنا دے (فرعون کے تعاقب اور اپنی گرفتاری سے نہ ڈر، اور نہ (ڈوب جانے کے) خطرے سے پریشان ہو۔ پھر فرعون نے موسیٰؑ اور اس کے ہمراہیوں کا اپنی فوج کے ساتھ تعاقب کیا۔ دریا (کی پرآشوب لہروں) نے انہیں اپنی پوری لپیٹ میں ہمیشہ کیلئے ڈھانپ لیا (وہ غرقِ دریا ہوگئے) فرعون نے اپنی قوم کو بھٹکا دیا اور اسے صحیح رہبری نہیں دی۔ اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں، تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے طور کے باعثِ برکت مقام پر (کوہِ سینا کے داہنی جانب) تم سے وعدہ (نزولِ توراۃ کا) کیا۔ اور (تیہہ کے بے برگ وگیاہ میدان میں عطش وجوع کی شدید تکلیف کے وقت) تم پر ہم نے مَن، (ترنجبین) وسلوی (مرغِ بریاں) ۸۰۔ نازل کیا۔ ہماری پاکیزہ مرزوقات میں سے کھاؤ، میرے احکام سے سرکشی نہ کرو، ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا وہ ہلاکت وبربادی کے گڑھے میں جا گرا۔ بلاشبہ میں اس کے لئے بہت بڑا صاحبِ غفران ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیکوکار ہو۔ اور پھر راہِ ہدایت پر بھی قائم رہتا ہو۔ ارشاد ہوا اے موسیٰؑ تم اپنی قوم سے پہلے کیسے آگئے (قوم کے ستّر افراد پہاڑ سے نیچے رہ گئے تھے) موسیٰ نے عرض کی، میرے پروردگار میں اس لئے ان سے پہلے آگیا تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ ارشاد ہوا کہ تمہاری قوم کو ہم نے تمہارے بعد آزمائش میں ڈال دیا ہے، اور سامری نے راہِ ضلالت پر لگا دیا ہے۔ (سامری لقبی نسبت ہے۔ سامرہ کا رہنے والا ایک شخص مراد ہے جو غیر اسرائیلی تھا اس نے گئوسالہ پرستی کی ترغیب کے لئے شعبدہ بازی کی۔ سمر نام کے افراد بھی اس دور میں پائے جاتے تھے واللہ اعلم) موسیٰؑ بے حد غضبناک اور متاسف ہوکر اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو اپنی قوم سے کہا! کیا تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ ایک اچھا وعدہ (نزولِ توراۃ) نہیں کیا تھا؟ کیا اس وعدے کا ایفا تمہیں طویل معلوم ہوا یا تم نے چاہا کہ تمہاری کوتاہئ عمل پر (گئوسالہ پرستی) تم پر غضبِ الٰہی کا نزول برحق ہو جائے کہ تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی؟ انہوں نے جواب دیا، اے موسیٰؑ ہم نے اپنے اختیار سے آپ کی وعدہ خلافی نہیں کی ہے بلکہ ہم مصریوں کے حاصل کردہ زیورات کے بوجھ سے لدے گئے تھے ہم نے اسے (آگ میں)

ڈال دیا اور سامری نے بھی، اس نے ان کے لئے ایک بچھڑے کا قالب ڈھال نکالا، جس کی آواز گائے کی سی تھی، (تو وہ گائے یا بیل کی آواز) وہ کہنے لگ گئے۔ یہ تمہارا اور موسیٰؑ کا معبود ہے مگر موسیٰؑ اسے بھول گیا ہے، کیا وہ دیکھتے نہ تھے کہ وہ (گوسالہ) نہ تو ان کی کسی بات کا جواب دیتا ہے نہ ان کے نقصان و نفع پر ہی کوئی اختیار رکھتا ہے اور ہارونؑ نے انہیں اس سے پہلے کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم
۹۰۔ تم اس (گوسالہ) سے آزمائے جا رہے ہو۔ تمہارا پروردگار بلاشبہ رحمٰن ہے، میری پیروی کرو اور میری ہی تعلیمات کی اطاعت کرو۔

○ ارشاد ہوا قوم موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا ہم تو اسی کی عبادت میں مصروف رہیں گے حتیٰ کہ طور سے موسیٰؑ نہ لوٹ آئیں۔ موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا اے ہارونؑ تمہیں اس امر سے کس نے باز رکھا کہ جب تم نے انہیں قعرِ ضلالت میں گرتے دیکھا تو میرے پیچھے نہ چلا آیا یا پھر تو نے میرا کہا نہ مانا؟ (موسیٰؑ نے عالمِ ناراضگی میں ہارونؑ کو داڑھی اور بالوں سے پکڑا) ہارونؑ نے کہا۔ میری ماں جائے! مجھے میری داڑھی اور بالوں سے نہ پکڑیں، (میں تجھ سے ان کی شکایت کرتا ان کے فرقے بن جاتے تو) مجھے خدشہ تھا کہ اس صورت میں آپ مجھ سے یہ نہ کہیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا۔

○ ارشاد ہوا پھر موسیٰؑ نے سامری سے پوچھا کہ اے سامری تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے وہ جانا جو انہیں معلوم نہ تھا۔ میں نے رسول (جبرئیلؑ یا موسیٰؑ) کے نقشِ قدم سے ایک مشتِ خاک لی اور اسے (گوسالہ پر) ڈال دیا (اور اس سے آواز نکلنے لگی) میرے دل نے مجھے ایسی ہی بات سمجھائی "موسیٰؑ نے کہا تو چلا جا تیرے لئے زندگی بھر یہی پاداش ہے کہ تو کہے گا" مجھے نہ چھونا" (اپنے آپ کو اچھوت سمجھتا رہے گا) تجھ سے لازماً محاسبۂ روزِ حشر ہونا ہے جو اٹل ہے اور تو اپنے معبود کو دیکھ، جس پر تو جا بیٹھا رہا۔ ہم اسے آتشِ سوزاں میں جلا کر بھسم کر کے رکھ دیں گے اور اسے دریا میں بکھیر کر بہا دیں گے۔ (سنو!) بلاشبہ تمہارا معبودِ مطلق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کے سوا عبادت کا کوئی سزاوار نہیں اس کا علم لامحدود پوری کائنات پر محیط ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ اسی طرح ہم تمہیں ازمنۂ گزشتہ و ماضیہ کی قوموں کے حالات سناتے ہیں اور ہم نے اپنی لدُنیات سے تمہیں ایک نصیحت نامہ دیا ہے جو شخص اس سے روگردانی کرے گا، روزِ قیامت بارِ گناہ اسی پر ہوگا۔ ایسے لوگ ہمیشہ اسی مصیبت میں مبتلا رہیں گے۔ روزِ قیامت ذمہ داریوں کا یہ بارِ گراں بے حد تکلیف دہ ہوگا۔ اس دن صُور پھونکا جائے گا۔ ہم تمام مجرموں کو

اکٹھا کریں گے ۔ ان کی آنکھیں خوف و دہشت سے زرقا (سفیدی و سیاہی کے بین بین ۔ نابینا (الکشاف) ہوں گی ۔ باہم آہستہ آہستہ کہیں گے حیاتِ عارضی بڑی مختصر سی ہے گویا تم دس دن ہی ٹھہرے ہو ۔ جو کچھ وہ کہہ رہے ہوں گے ، ہمیں خوب معلوم ہے ۔ ان میں اچھی اور متوازن رائے والا کوئی شخص یہ بھی کہے گا تمہارا قیام تو بس ایک دن ہی رہا ۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ تم سے (مُہیب و فلک بوس) پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں ۔ انہیں بتا دیجئے کہ وہ ربّ ذوالجلال صاحبِ جبروت انہیں ریزہ ریزہ کر کے (فضائے آسمانی میں) بکھیر دے گا اور زمین کو ایسا ہموار اور چٹیل بنا دے گا کہ نہ تو اس میں کوئی کرو پکر (عوج) رہے گا اور نہ کنٹور (امتا) روزِ حشر سب مخلوق منادی کی پکار کا اتباع کرے گی اور اس سے کوئی راہِ انحراف نہ ہو گی ۔ تمام آوازیں رحمٰن (کی عظمت و کبریائی) کے سامنے دب جائیں گی اور قدموں کی ہلکی ہلکی آہٹ کے سوا تمہیں کچھ سنائی نہیں دے گا ۔ اس دن کسی شفاعت کنندہ کی سفارش کارگر نہ ہو گی الّا اس کے جو رحمٰنِ مطلق کی طرف سے مجاز ہو گا اور جسے اذنِ کلام ملے گا ۔ وہ (علّام الغیوب) سب کچھ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے (عہدِ حاضر و مستقبل میں ہے) اور جو ان سے پیچھے (گزشتہ اقوام و ملل کو پیش آیا) اور پوری مخلوقاتِ کائنات کو اس کے علم کا احاطہ نہیں ہے اور ربِّ زندہ و پائندہ کے حضور ساری گردنیں خم ہوں گی بے شک نامراد وہ رہے گا جو ظلم و جور کے گناہوں کے بوجھ سے گرانبار ہو گا ۔

○ ارشاد ہوا ، جو شخص نیک کام کرے گا اور صاحبِ ایمان ہو گا ، نہ تو اسے ظلم کا کھٹکا ہو گا اور نہ حق تلفی کا کوئی خوف ہو گا ، اور اسی طرح ہم نے تم پر عربی قرآن (عربی زبان میں قرآن) نازل کیا ہے ۔ اور اس میں تنذیرات و تنبیہات طرح طرح سے بیان کی ہیں تاکہ ان (لوگوں) میں تقویٰ پیدا ہو ، یا ان کے دلوں میں (ان سے) سوچ سمجھ ابھرے ۔ پس اللہ تعالےٰ بلند و برتر ہے ۔ سچی بادشاہت صرف اسی کی ہے ، اے رسولؐ (سلسلۂ اخذِ وحی کو مہمل نہ کرنے کے لئے ارشاد ہوا کہ) قرآن مجید پڑھنے میں جلدی نہ کیجئے تاوقتیکہ ہماری طرف سے وحی مکمل نہ ہو جائے اور دعا کرو کہ اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم عطا فرما ۔

○ ارشاد ہوا ہم نے قبل ازیں آدمؑ سے عہد لیا تھا ۔ پھر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزیمت نہ پائی ۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا ۔ اس نے ہمارے حکم سے اِبا کی ۔ تو ہم نے آدمؑ کو کہا یہ ابلیس تمہارا اور تمہاری زوجہ کا دشمن ہے ایسا نہ ہو کہ یہ تم دونوں کو جنّت سے نکلوا دے اور پھر تمہیں مشقت و تکلیف کا سامنا ہو ۔ جنت میں تو تمہیں یہ سہولتیں ہیں کہ

قال الم ۱۶

نہ جوع (بھوک) ہے، نہ عریانی (بے لباسی) ہے، نہ عطش (پیاس) ہے اور موسمی اثرات سے محفوظ (محفوظ رہائش گاہ) میسر ہے لیکن اس کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا۔ آدمؑ سے کہا کیا میں تمہیں حیاتِ اَبدی بخشنے والا شجرۃ الخلد اور غیر زوال پذیر مملکت۔ مُلکِ لایبلیٰ کا پتہ بتاؤں؟ (آدمؑ آمادہ ہوگیا) دونوں نے اس ۱۲۰- درخت کا پھل کھالیا، ان پر ان کے سَتَر (جنسی محرکات) کھل گئے، اور وہ برہنگی کو چھپانے کے لئے اپنے اوپر جنت کے درختوں کے پتے چپکانے لگے۔ آدمؑ نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور راستے سے بھٹک گیا پھر اس کے پروردگار نے اسے برگزیدگی بخشی، اس کی توبہ قبول کر لی اور اس پر راہِ ہدایت کھول دی۔

ارشاد ہوا اے آدمؑ و حوّا تم دونو یہاں سے اتر جاؤ، تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر جب تمہیں میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو اسے قبول کرنے والا نہ تو گمراہی کا شکار ہوگا اور نہ مبتلائے مشقت ہوگا اور جو شخص میرے نظامِ نصیحت و ہدایت سے روگردانی کرے گا، نہ صرف اس کی دنیاوی زندگی تنگی میں (اضطراب و بے چینی میں) گزرے گی بلکہ قیامت کے دن بھی ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا، پروردگار، مجھے تو نے نابینا کیوں اٹھایا ہے میں تو بینا تھا؟ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہوگا کہ یونہی ہونا چاہیئے تھا۔ تمہارے پاس ہماری آیاتِ بیّنات آئیں، تو نے ان سے تغافل برتا (اور پروا نہ کی) اسی طرح آج تجھ سے بھی وہی سلوک کیا جائے گا (تجھے فراموش کر دیا جائے گا) حد سے تجاوز کرنے والوں کو اور اپنے پروردگار کی (روشن) نشانیوں پر ایمان نہ لانے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور پھر آخرت کا عذاب تو زیادہ شدید اور زیادہ دیر تک باقی رہے گا۔

ارشاد ہوا کیا (ان غافلوں کو) (تاریخ سے بھی) درسِ عبرت نہیں ملا۔ کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی اُمتوں کو ہلاک کر دیا ہے جن کی تباہ شدہ سکونت گاہوں میں وہ آج چل پھر رہے ہیں (ان آثار میں) اہلِ دانش و بینش کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اور اگر تیرے پروردگار کی طرف سے پہلے سے ہی ایک بات (سابقاً) صادر شدہ نہ ہوتی اور مہلت کی معیاد معیّن نہ ہوتی تو ان لوگوں پر بھی عذاب نازل ہو جاتا۔ پس اے رسولؐ، ان کی ناملائیم و نامعقول گفتگو پر صبر کیجئے، اور سورج کے طلوع اور سورج کے غروب سے ۱۳۰- پہلے، رات کی کچھ گھڑیوں اور دن کے حصوں میں بھی اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے تاکہ تمہیں خوشی حاصل ہو۔

ارشاد ہوا اے رسولؐ جو مادی شان و شوکت (آرائش و آسائشِ زندگی) ہم نے قسم قسم کے لوگوں کو متمتع ہونے کے لئے دے رکھی ہے اس کا مقصد ان کی آزمائش ہے۔ تم ان کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔ تمہیں جو مرزوقاتِ حلال (مادی، ذہنی و روحانی) عطا ہوئی ہیں وہ ان سے بہتر اور باقی

ہیں۔ (دیرپا ہیں) ارشاد ہوا اے رسولؐ! اپنے اہلِ خانہ کو نماز کی تاکید کرو۔ اور خود بھی اس پر باقاعدگی سے مداومت کرو۔ ہمیں تم سے کسی رزق کی طلب نہیں۔ رزق تو ہم تمہیں دیتے ہیں اور تقویٰ شعاری ہیں ہی اعمالِ انسانی کا اچھا انجام ہے ارشاد ہوا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبی ہمارے پاس اپنے پروردگار کی کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں لاتا؟ کیا ان کے ہاں صحفِ اولیٰ (کتابِ پیشین) میں موجود روشن دلائل نہیں پہنچے ہیں؟ اگر ہم انہیں اس سے قبل عذاب سے ہلاک کر دیتے تو شکایت کرتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا، تاکہ ہم اس ذلت و رسوائی سے پہلے ہی تیری آیاتِ بیّنات کا اتّباع کرتے؟ انہیں اے رسولؐ کہہ دیجئے کہ سب لوگ اپنے اپنے انجام کے منتظر ہیں تم بھی انتظار کرو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ راہِ راست پر چلنے والے لوگ کون ہیں اور ہدایت یافتہ کون ہے؟ (تم یا مسلمان)

سورۃ الانبیاء ۲۱ سورۃ الانبیاء مکی ہے، اس کی ایک سو بارہ آیات ہیں اور سات رکوع۔

عربی میں نبا خبرِ مفید کو کہتے ہیں جو علم یا غلبۂ باطن کا فائدہ دے۔ نبوۃ اللہ تعالےٰ اور بندوں میں امورِ دنیوی و اخروی کی سفارت ہے جو خرابیوں کو دور کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ نبی یہ فرض سرانجام دیتے ہیں اور انبیاء جمع ہے نبی کی۔ اس سورت میں مسلسل بہت سے نبیوں کا ذکر آیا ہے اس لئے اس کا نام الانبیاء بطورِ علامت کے استعمال ہوتا ہے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

پ ۱۷

○ ارشاد ہوا لوگوں کے اعمال کے حساب (احتساب) کا وقت قریب آ لگا اور ہنوز وہ خوابِ غفلت میں روگرداں ہیں۔ ان کے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے جو بھی (حالات کے مطابق) تازہ اور نئی نصیحت آتی ہے وہ انہیں سنجیدگی سے نہیں سنتے، ہنسی کھیل میں ٹال دیتے ہیں۔ ان کے دل غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور یہ ظالم لوگ آپس میں مسلمانوں کے خلاف سرگوشیاں کرتے ہیں (کہتے ہیں) یہ رسولؐ تمہاری طرح ایک انسان ہی تو ہے پھر کیا سبب کہ تم آنکھوں دیکھے جادو میں آ جاتے ہو؟ رسولؐ نے کہا میرا پروردگار آسمان کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی ساری باتیں سنتا ہے۔ وہ بلاشبہ سمیع (سننے والا ہے) اور علیم (جاننے والا) وہ کہتے ہیں، یہ (الہاماتِ ربانی) خواب ہائے پراگندہ ہیں بلکہ یہ کہ "افتراپردازی ہے" بلکہ یہ کہ (یہ رسول) شاعر ہے، پھر چاہیئے کہ ہمارے پاس کوئی معجزہ لائے جیسے کہ پرانے وقتوں کے رسول لاتے تھے۔ درآں حالیکہ ان سے قبل کسی بستی کے لوگ جسے ہم نے ہلاک کیا، ایمان نہیں لائے تھے۔ ان کی صورتِ حالات بھی وہی ہے کیا یہ ایمان لائیں گے؟

○ اے رسول ہم نے تم سے پہلے بھی تو آدمیوں (مردوں کو) کو رسول بنا کر بھیجا تھا جن پر ہم وحی بھیجا کرتے تھے۔ اگر تمہیں علم نہیں ہے تو اہلِ کتاب سے پوچھ لو (یہ لوگ لوازماتِ بشریہ کے ساتھ پیدا کئے گئے تھے) ہم نے ان کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے کہ انہیں احتیاجِ طعام نہ ہو اور نہ ہی وہ ہمیشہ رہنے والے (غیر فانی) تھے۔ پھر دیکھو ہم نے اُن سے جو وعدہ کیا تھا، اس کا ایفاء کر دیا، اور انہیں اور جنہیں ہم نے چاہا عذاب سے بچا لیا اور حد سے بڑھ جانے والوں کو تباہ و برباد کر دیا۔

○ ارشاد ہوا اے رسول بے شک ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب (قرآنِ مجید) نازل کی ہے

۱۰۔ جس میں تمہارا تذکرہ ہے اور تمہارے لئے نصیحت ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ (تاریخِ عالم پر نظر دوڑاؤ) کتنی ہی ظالموں کی بستیوں کو ہم نے تہس نہس کر دیا اور (قانونِ استبدالِ اُمت کے نتیجے میں) ان کی بجائے ان کے بعد اور قوموں کو (اختیار و اقتدار دے کر) قائم کر دیا۔ جب تباہ شدہ ظالم بستیوں کے لوگوں نے ہمارے عذاب کے آثار محسوس کئے تو وہ فوراً راہِ فرار اختیار کرنے لگے کہا گیا کہ کہیں مت بھاگو، اپنی عیش و عشرت کی آرام گاہوں میں لوٹ جاؤ تاکہ تمہاری مسؤلیت تو ہو۔ وہ کہنے لگے ہائے خرابی ہماری بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے۔ وہ بار بار یہی کہتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے انہیں گیاہ از بیخ بر کندہ اور شعلۂ افسردہ بنا کر رکھ دیا (کھیتی کی طرح کاٹ کر، آگ کی طرح بجھا کر ڈھیر کر دیا)۔

○ ارشاد ہوا ہم نے آسمان اور زمین کو اور ان کے مابین جو کچھ ہے محض کھیل تماشے کے دوران میں نہیں خلق کر دیا ہے اور اگر ہم اسے سامانِ لہو و لعب ہی بنا دینا چاہتے تو ہمارے ہاں اس کے اور طریق بھی تھے، وہ اختیار کر لیتے (مگر یہ تو ہم نے کائنات میں کارزارِ حق و باطل برپا کیا ہے) ہم (جنودِ) باطل پر (جنودِ) حق کی ضرب لگاتے ہیں اور حق باطل کو پاش پاش کر دیتا ہے اور وہ (باطل) نابود ہے تمہارے لئے ہلاکت ان باتوں کی وجہ سے ہے جو تم غلط اندیشی کی بنا پر کرتے ہو۔ اس قادرِ مطلق کے لئے ہے تمام کچھ جو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں ہے اور جو اس کی حضوری میں ہیں

۲۰۔ نہ استکبار کرتے ہیں اور نہ اس کی عبادت میں اکتاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ شام و سحر (...) ... مگن ہیں سستی اُن کے پاس تک نہیں پھٹکتی۔

○ ارشاد ہوا کیا انہوں نے (مشرکین نے) خود ساختہ معبود بنا رکھے ہیں جو مُردوں کو زمین سے اٹھا کھڑا کریں گے؟ (سن لو) اگر ان دونوں میں (آسمان و زمین میں) اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک کے سوا اور معبود بھی ہوتے تو ان کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ پس اللہ تعالےٰ مالکِ عرش پاک ہے۔ (شرک کی ان تمام آلائشوں سے) جو یہ مشرک بیان کرتے ہیں وہ مختارِ مطلق جو کچھ کرتا ہے اس سے

مسئول عنہ نہیں۔ اور یہ تو سب کے سب اپنے اعمال پر جواب دہ ہیں۔ کیا ان لوگوں نے اس کے سوا اور بھی معبود بنا رکھے ہیں۔ کہہ دیجئے اس (شرک کی) کی کوئی دلیل تو پیش کرو۔ (توحید تو ایسا عقیدۂ محکم ہے) کہ اس کا ذکر میرے ساتھ والوں کی کتاب میں ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے صحائف میں بھی ہے لیکن لوگوں کی اکثریت اس سے لاعلم ہے اس لئے وہ ان (حقائق) سے روگرداں ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ ہم نے تم سے پہلے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا (جسے توحید کی تعلیم وحی نہ کی ہو) کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے بس میری ہی عبادت کرو اور وہ جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ رحمٰن الرحیم نے (کسی کو) بیٹا بنا لیا ہے۔ وہ (ان مادی زندگی کے علائق سے) پاک ہے وہ تو (فرشتے جنہیں یہ معبود سمجھ بیٹھے ہیں) اللہ تعالےٰ کے مکرم و مقبول بندے ہیں، وہ اس کی بارگاہ میں اتنے مودّب ہیں کہ بڑھ کر بات نہیں کرتے (سبقتِ لسانی نہیں کرتے) اور ان کی ہر حرکتِ عمل اللہ تعالےٰ کے امر سے ہے اللہ تعالےٰ وہ سب کچھ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے (حال و مستقبل) اور جو ان کے پیچھے (ماضی) وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے بجز اس کے جسے وہ پسند کرے اور وہ اس ربِّ ذوالجلال کی ہیبت سے لرزہ براندام رہتے ہیں اور کوئی ان میں سے کہے کہ میں اللہ تعالےٰ کے سوا معبود ہوں، تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے ہم ظالموں کے ساتھ اسی طرح نبٹتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کیا کفار یہ نہیں دیکھتے کہ آسمان اور زمین باہم تخلیقی وحدت تھے ہم نے انہیں الگ الگ حیثیت دی اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا (کرۂ ارضی پر ۳/۲ تری ہے۔ حیاتیاتی تجربات کی رُو سے پروٹوپلازم کا ۸۵/ جز وجود آبی ہے) کو کیا یہ مانتے نہیں ؟ ہم نے زمین میں پہاڑ جما دیئے تاکہ ایک طرف جھک نہ پڑے اور ان میں کشادہ راستے بنا دیئے تاکہ وہ راہ پائیں (بہر دو معانی) ہم نے آسمان کو محفوظ چھت کی طرح بنا دیا ہے لیکن مشرکین کا یہ حال ہے کہ ان آیاتِ (روشن) کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے لیل و نہار اور شمس و قمر کی تخلیق کی اور وہ اپنے فلک / دائرے میں تیر رہے ہیں۔ ۳۰۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ ہمیشہ کی زندگی تو ہم نے تجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے نہیں رکھی اگر تمہاری موت واقع ہو جائے تو کیا یہ کافر ہمیشہ رہیں گے (جان لو کہ) ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے ہم تمہیں (حیاتِ دنیاوی میں) خیر و شر کی کشمکش میں مبتلا کرکے آزما رہے ہیں (مآل کار) تمہیں ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اے رسولؐ یہ لوگ جب تجھے دیکھتے ہیں تو استہزا کرتے ہیں کیا یہ وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر برائی سے کرتا ہے درآں حالیکہ وہ خود رحمٰن کے ذکر سے انکار

کرتے ہیں۔ انسان (طبعاً) جلدباز (واقع ہوا) ہے۔ اے رسولؐ میں ابھی تمہیں اپنی نشانیاں دکھلائے دیتا ہوں۔ مطالبے میں جلدی نہ کرو۔

○ ارشاد ہوا یہ کفار سوال کرتے ہیں آخر یہ عذاب کی تہدید کب پوری ہوگی اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کاش یہ کافر اس وقت کو جان لیں جب کہ یہ نارِ دوزخ کو نہ اپنے چہروں سے ہٹا سکیں گے اور نہ پیٹھوں سے اور نہ ہی انہیں کسی طرف سے مدد ہی ملے گی۔ بلکہ وہ ساعت ان پر ناگہاں آجائے گی وہ مبہوت ہو کر رہ جائیں گے نہ انہیں اسے ٹالنے کی استطاعت ہوگی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ۴۰

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ تجھ سے پہلے انبیاء و رسل سے بھی استہزا کیا گیا لیکن جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ خود اسی کی لپیٹ میں آگئے۔ اے رسولؐ ان سے پوچھئے رحمٰنِ مطلق کے سوا دن رات تمہاری حفاظت کون کرتا ہے۔ درِ اصل یہ لوگ اپنے پروردگار کے ذکر سے روگردانی کرنیوالے ہیں۔ کیا ان کے ہمارے سوا کوئی معبود ہیں جو انہیں مصیبتوں سے بچالیں نہ تو وہ خود اپنی نصرت کیلئے مستطیع ہیں نہ ہی ہماری طرف سے ان کو رفاقت و حفاظت حاصل ہوگی۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے انہیں اور ان کے آبا کو اسبابِ حیات سے متمتع کیا تا اینکہ ان پر طویل مدت گزر گئی۔ کیا انہیں دکھائی نہیں دیتا کہ ہم زمین کو ہر طرف سے گھٹاتے چلے جاتے ہیں (زمین دارالحرب رامی کا ہیم ولی اللہؒ) تو کیا۔ کفار ہی غالب رہیں گے۔ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں (اعمالِ بد کے عواقب سے) وحئ ربانی کی تعمیل میں ڈراتا ہوں۔ (اگرچہ حال یہ ہے کہ) بہرے لوگ (جن کے کان آیاتِ الٰہی کی سماعت سے کر ہیں) میری بات نہیں سنتے (جبکہ انہیں ڈرایا جائے)۔ اگر عذابِ الٰہی (نارِ دوزخ کی ایک لپیٹ ہی) انہیں چھو جائے، تو چلا اٹھیں گے ہماری بدبختی، بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے۔

○ ارشاد ہوا ہم قیامت کے دن، انصاف کے میزان لا رکھیں گے۔ کسی کی ذرہ بھر بھی حق تلفی نہیں کی جائے گی اگر کسی شخص کا عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے بھی پیشِ نظر رکھیں گے اور ہم اپنی مخلوق کا حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔

○ ارشاد ہوا بلاشبہ ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو متقیوں کی رہنمائی کے لئے الفرقان (کفر و اسلام میں فرق کرنے والی) دلوں اور ذہنوں کو روشن کر دینے والی اور نصیحت و خیر خواہی کی ضامن، کتاب نازل کی، اُن متقیوں کے لئے جو اپنے پروردگار سے بن دیکھے خشیت رکھتے ہیں اور انہیں روزِ قیامت کا خوف بھی دامن گیر رہتا ہے۔ یہ ایسا ذکر (قرآنِ مجید) ہم نے نازل کیا ہے، جو اَن گنت برکتوں والا ہے ۵۰۔ پھر کیا تم اس سے بھی انکار کرتے ہو؟

اقترب للناس ۱۷

○ ارشاد ہوا ہم ہی نے ابراہیمؑ کو پہلے ہی سے راہ یاب کر دیا تھا۔ اور ہم اس کی صلاحیت اعلائے کلمۃ الحق سے بخوبی واقف تھے۔ جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا یہ کیا مورتیاں ہیں جن کا تم اعتکاف کئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم نے اپنے آبا کو ان کی پرستش کرتے ہوئے پایا ہے ابراہیم نے کہا کہ حقیقتِ امر یہ ہے کہ تم اور تمہارے آبا ایک کھلی ضلالت میں پڑے ہو۔ لوگوں نے کہا کہ کیا تو ہم سے سچی بات کہہ رہا ہے یا مذاق کر رہا ہے ابراہیمؑ نے جواب دیا نہیں (مذاق کی بات نہیں بلکہ حقیقت میں تمہارا پروردگار آسمان کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کا مالکِ حقیقی ہے اسی کی ذات نے آسمان وزمین بنائے ہیں اور میں اس صداقتِ عظمیٰ کی (برملا) گواہی دیتا ہوں اور اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کا علاج کروں گا (توڑ دوں گا) جب تم یہاں سے جا چکے ہو گے (پیٹھ پھیر چکے ہو گے) ابراہیمؑ نے انہیں (بتوں کو) پاش پاش کر دیا بجز بڑے بت کے، تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔

○ ارشاد ہوا (جب لوگ آئے اور اپنے بتوں کی توڑ پھوڑ دیکھی)۔ لوگ کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ کس نے یہ سب کچھ کیا ہے؟ بیشک وہ تو بڑا ظالم شخص ہے۔ (کچھ لوگوں نے کہا) ہم نے ایک نوجوان کے بارے میں سنا ہے جو بتوں کو بُرا بھلا کہتا رہتا ہے۔ اسے ابراہیمؑ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

○ لوگوں نے کہا اسے (ابراہیمؑ کو) سب کے سامنے لاؤ تاکہ وہ گواہی دیں (جب ابراہیمؑ لائے گئے تو لوگوں نے پوچھا) اے ابراہیمؑ کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت تم نے کی ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا بلکہ یہ سب کچھ کیا ہو گا اس بڑے بُت نے اگر یہ بولتے ہوں تو انہی سے پوچھ لو پھر وہ اپنے طور پر سوچ کر باہم کہنے لگے بے شک تم ہی ظالم ہو۔ پھر سرنگوں کر کے (نگونسار ہو کر) بولے تجھے علم ہے یہ بات کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا (عجب بات ہے) تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس کو معبود بناتے ہو جو نہ تو تمہارا فائدہ کر سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ تف ہے تم پر اور جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنائے ہوئے ہو کیا تمہیں اتنی عقل بھی نہیں ہے؟

○ ارشاد ہوا (کافروں نے مل کر فیصلہ کیا کہ) اگر تمہیں کچھ کرنا ہے تو اسے زندہ جلا دو اور اپنے خود ساختہ معبودوں کی حمایت کرو (انہوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا) ہم نے آگ کو حکم دیا کہ اے آگ ابراہیمؑ پر بے حرارت (بارد) ہو جا اور اس کے لئے سلامتی کا باعث بن جا، انہوں نے ابراہیمؑ سے بُرائی کرنا چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں ناکام کر دیا۔ ہم نے ابراہیمؑ کو دشمنوں سے نجات دی اور لوطؑ کو بھی (لوطؑ بن حاران بن تارخ (آزر) حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے۔) اور انہیں ایسی سرزمین (شام وفلسطین) کی طرف نکال لے گئے، جسے ہم نے جہانوں کے لئے بابرکت

بنایا ہے۔ پھر ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ جیسا فرزند بخشا اور انعام میں یعقوبؑ دیا، اور سب کو صالحیت کی عظمتوں سے نوازا اور ہم نے ان کے سروں پر امامت و پیشوائی کا تاج رکھا وہ ہمارے ایماء پر ہدایت کرتے تھے ہم نے ان پر وحی کی اعمالِ خیر پھیلانے کی، نماز قائم کرنے اور زکواۃ ادا کرنے کی اور وہ ہمارے فرمان بردار بندے تھے۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے لوطؑ کو دانش و علم کی دولت بخشی اور اسے اس بستی سے بحفاظت نکال لیا جو بدکاریوں میں غرق تھی۔ بے شک وہ لوگ تھے ہی بڑے برے اور نافرمان۔ ہم نے لوطؑ پر اپنی رحمت کا سایہ کر دیا۔ بلاشبہ لوطؑ صالحین میں سے تھا۔ ارشاد ہوا (اسی طرح نوحؑ کا حال ہے) جب اس نے پہلے ہمیں پکارا ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اسے اور اس کے اہلِ خانہ کو ایک بہت بڑے کرب سے بچالیا۔ اور ہم نے انہیں اس قوم کے خلاف مدد دی جو آیات کی تکذیب کرتی تھی۔ وہ بڑے برے لوگ تھے ہم نے ان سب کو غرق کر دیا اور داؤد (بن یسی بن عدید ۱۰۴۲ق م تا ۹۶۲ ق م انہوں نے جالوت کو ہلاک کیا طالوت کے داماد ہوئے، طالوت کی وفات پر اسرائیلیوں کے بادشاہ منتخب ہوئے پیغمبر، زرہ سازی کے موجد، زبور ان پر نازل ہوئی) اور سلیمانؑ (بن داؤدؑ ۹۹۰ ق م تا ۹۳۲ ق م نامور پیغمبر، تاجدارِ ملک فلسطین و شام و عراق و مصر۔ ملکہ سبا پر بھی فتح پائی) جب وہ ایک ایسی کھیتی کا فیصلہ کر رہے تھے جسے دوسرے لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی تھیں۔ ہم ان کے فیصلوں کا مشاہدہ کر رہے تھے (داؤدؑ نے بھی فیصلہ کیا اور سلیمانؑ نے بھی) ہم نے صحیح فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا۔ حالانکہ ہم نے دونوں کو حکم اور علم عنایت کیا تھا۔

○ ارشاد ہوا ہم نے داؤدؑ کے تابع جبال (پہاڑ) اور طیور (پرندے) کئے جو اللہ تعالےٰ کی تسبیح کرتے تھے اور اپنے اپنے دائرۂ عمل میں مصروفِ بکار تھے) اور یہ سب کچھ ہم ہی کرنے والے تھے۔ اور ۸۰۔ ہم نے داؤد کو زرہیں بنانے کا فن سکھایا تاکہ ان کے استعمال سے لڑائی میں محفوظ رہو کیا تم ان نعمتوں پر شکر کرتے ہو؟ ارشاد ہوا پھر ہم نے تند ہوا سلیمانؑ کے تابع کر دی، جو اس کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی جسے ہم نے برکتوں کا مرکز بنا دیا (بادِ موافق جو خلیج فارس اور خلیج عقبہ کے درمیان بادبانی جہازوں کو چلاتی اور جس سے سلطنتِ سلیمانی کو تجارت میں بڑا نفع ہوتا) اور ہم ہر چیز پر علم رکھنے والے ہیں اور ہم نے سلیمانؑ کے زیرِ اثر سرکش شیاطین (جنات) بھی کر دیئے جو اس کیلئے سمندروں میں غوطہ زنی کر کے لولوئے لالا لاتے۔) اور وہ اس کے علاوہ اور کام بھی کرتے تھے۔ اور ان کے ہم نگہبان تھے۔

○ ارشاد ہوا کہ ایوبؑ (کو بھی ہم نے مدد دی) جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ اے میرے پالن ہار مجھے مرض لاحق ہو گیا ہے (دُکھ لگ گیا ہے) تو رحم فرما کہ تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اس کی تکلیف (بیماری) دور کر دی، اور اسے اس کے اہل و عیال (تمام مال و منال جو امتحاناً چھینا تھا اپنی طرف سے خاص رحمت سے استنے ہی اور دیئے یہ عابدوں کے لئے نصیحت ہے۔ (ایوبؑ ابراہیمی و اسحاقی تھے۔ صاحبِ ثروت تھے امتحاناً سب کچھ چھنا، صبر کیا اللہ تعالٰی کی جانب سے دوبارہ سب کچھ عطا ہوا۔ ان کی بیوی رحمت، بڑی وفا شعار تھیں) اور اسمٰعیلؑ (ابراہیمؑ و ہاجرہ کے فرزند) اور ادریسؑ (غالباً توریت کے حنوک، یاردبن محلل کے فرزند، اکبر آدمؑ سے ساتویں پشت) اور ذوالکفل (اسرائیلی نبی۔ کالڈیا آپ کا وطن، سکونت تل ابیب دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہوئے قریۂ کفل میں مزار) سب صبر و ثبات کے پیکر تھے۔ ہم نے ان سب کو اپنے دامنِ رحمت میں لے لیا اور وہ نیکوکاروں اور صالحین میں سے تھے۔ اسی طرح ہم نے ذوالنّون (پر رحم کیا) جب وہ قوم سے ناراض ہو کر چلا گیا اور سمجھا تھا کہ ہم اس پر گرفت نہیں کریں گے جب گرفت ہوئی مچھلی نگل گئی وہ عالمِ یاس کی تاریکیوں میں پکارا کہ (اے میرے پالن ہار) تیرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے تو تمام مادی علائق سے پاک ہے، بے شک میں ناانصافوں میں سے ہوں (ذوالنون یونسؑ نبی کا لقب ہے۔ مچھلی والے۔ آپ کو مچھلی نگل گئی، اللہ تعالٰی نے نجات دی۔ یونسؑ بن متی، نینوا کے باشندے، اسرائیلی بادشاہ یربعام کے معاصر عہد ۷۸۱ ق م تا ۷۴۱ ق م) پس ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اسے غم سے نجات دی، اور ہم اس طرح مومنین کو نجات دیتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا اسی طرح ہم نے زکریاؑ پر اپنا کرم کیا جب اس نے بے اولادی کے غم میں اپنے پروردگار کو پکارا کہ اے میرے پالن ہار مجھے اکیلا (لاوارث) نہ چھوڑ، تو ہی سب سے بہتر وارث ہے ہم نے اس کی دعا قبول کر لی ہم نے اسے ایک بیٹا یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی (الزبتھ ایشیع) کا بانجھ پن دور کر دیا۔ یہ (تمام انبیائے کرام) نیکیوں کے لئے ہمہ تن مستعد اور ساعی رہتے تھے ہمیں امید ۹۰۔ اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور خشوع و خضوع سے مصروفِ عبادت رہتے تھے۔

○ ارشاد ہوا ہم نے اس خاتون پر بھی اپنا کرم کیا مریمؑ جس نے اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کی پس ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اسے اور اس کے بیٹے (عیسٰیؑ) کو سارے جہانوں کیلئے (اپنی قدرتِ کاملہ کی) نشانی بنا دیا۔ ارشاد ہوا اے رسولؐ یہ لوگ تمہارے گرد کے، ہیں جو ایک ہی گروہ ہے۔ اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس میری ہی عبادت کرو اور (ان یہود و نصاریٰ نے) اپنے دین

میں اختلاف پیدا کر لیا ہے، ان سب کی ہماری بارگاہ میں بازگشت ہے۔ جو شخص اچھے کام کرے گا اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہوگا تو اس کی سعی رائیگان نہیں جائے گی۔ اور بے شک یہ فیصلے مکتوب و محفوظ ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کسی بستی والے جنہیں ہم نے ان کی بداعمالیوں کے سبب ہلاک کر دیا، ان کی ہمارے حضور، بازگشت نہ ہو، یہاں تک کہ یاجوج و ماجوج (منگولی قبیلے وسط ایشیا کے پہاڑوں میں آباد۔ شورش پسند، شورہ پشت قبائل) آزاد ہو کر ہر بلندی سے پھیل جائیں۔ اور سچا وعدہ (قیامِ قیامت) قریب آ جائے گا اور کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ وہ کہیں گے، ہائے افسوس ہم تو اس سے غفلت ہی میں رہے ہم ہی (بلکہ) ظالم تھے۔ ارشاد ہوا بے شک تم اور اللہ تعالٰے سوا جس کسی کی تم عبادت کرتے ہو سب کے سب دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تم سب کے سب اس میں جاؤ گے۔ اگر واقعی یہ بت معبود ہوتے تو دوزخ میں نہ جھونکے جاتے۔ (اب تو) یہ سب دوزخ ہی میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں وہاں مصروفِ نالہ وزاری ہونا ہوگا اور وہ دوزخ میں اس کے اس کے سوا کچھ نہیں سنیں گے۔

○ ارشاد ہوا رہے وہ لوگ جن کی ہمارے ہاں بھلائی مقدر ہو چکی ہے وہ ان تمام تعذیباتِ جہنم سے دور رکھے جائیں وہ اس کی چیخ دہاڑ کی فضا کی) آہٹ تک نہیں سنیں گے۔ وہ اپنی من پسند مرادوں کی دنیا میں ہمیشہ رہیں گے قیامت کا سب سے بڑا خوف (الفزع الاکبر) بھی انہیں ملول نہیں کرے گا، ملائکہ انہیں بڑھ کر خوش آمدید کہیں گے کہ آج کا دن تمہارے اچھے اعمال کی جزا کا دن ہے جس کے بارے میں تم سے وعدہ کیا جاتا رہا۔ یہ وہ دن ہوگا جس دن ہم آسمان کو یوں لپیٹ کر رکھ دیں کے جیسے خطوں کا طومار لپیٹا جاتا ہے جس طرح ہم نے ابتداء میں تخلیقی عمل کی جلوہ نمائی کی تھی اسی طرح ہم اس کا اعادہ کریں گے۔ ہمارے ذمہ یہ وعدہ ہے اس کا ضرور ایفاء ہوگا۔

○ ارشاد ہوا ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھ دیا ہے (طے کر دیا ہے) کہ ارضی وسعتوں کی تمام وراثت ہمارے صالح بندوں کی ہے (زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہی ہوں گے) اس میں ہمارے عبادت گزار بندوں کے لئے پیغام عمل ہے۔ اے محمدؐ ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دیجئے کہ میری طرف تو یہی وحی آتی ہے کہ بے شک تمہارا معبود تو ایک ہی معبود ہے پس کیا تم اس کی فرمانبرداری کا دم بھرتے ہو؟ پس اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دیجئے میں نے تم سب کو یکساں طور پر (حقائقِ توحید سے) آگاہ کر دیا ہے مجھے علم نہیں ہے کہ تمہاری وعیدِ عذاب قریب ہے یا بعید ہے۔ بے شک اللہ تعالٰے کی ذات تو وہ ہے جو پکار کر کہو تو وہ بات بھی سنتا ہے اور جو چھپا ہو

اسے بھی جانتا ہے۔ اور مجھے یہ بھی علم نہیں ہے شاید یہ تاخیر تمہارے لئے آزمائش ہو تاکہ ایک مقررہ وقت تک فائدہ اٹھالو۔ رسولؐ نے کہا اے پروردگار احقاقِ حق فرمادے (حق و باطل کے مابین فیصلہ فرمادے) اور ہمارا ربّ بڑا مہربان ہے اور اسی سے اے کافرو تمہاری کافرانہ باتوں پر مدد مانگی جاتی ہے۔

سورۃ الحج ۲۲ سورۃ الحج مدنی ہے اس کی اٹھتر آیات ہیں اور دس رکوع۔ الحج کے معانی زیارت کا قصد اور ارادے کے ہیں اصطلاحِ شریعت میں اقامتِ نسک کے ارادے سے بیت اللہ کا قصد کرنے کا نام حج ہے۔ اور یہ ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ جو من استطاع الیہ کے لئے فرض ہے۔ اس سورت میں حج کا ذکر بھی آتا ہے اس لئے الحج کے نام سے علامتی طور پر موسوم ہوئی۔

اللہ تعالےٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

○ اے بنی نوعِ انسان! اپنے پروردگار کے غضب سے بچو۔ زلزلۂ قیامت ایک بڑا (ہیبتناک و ہولناک) حادثہ ہے۔ (اس کے خوف و دہشت کا اندازہ اس سے کرو کہ) اس روز تم دیکھو گے کہ ہر ماں اپنے شیرخوار بچے تک سے غافل ہو جائے گی ہر حاملہ کا حمل ساقط ہو جائے گا۔ تمہیں لوگ عالم مدہوشی میں دکھائی دیں گے اور وہ مدہوش نہیں ہوں گے۔ بلکہ عذابِ الٰہی کی شدت کی بناء پر (ان کا یہ ابتر حال ہوگا)

○ اے رسولؐ بعض لوگ اللہ تعالےٰ کے بارے میں علم کے بغیر تم سے بحث و مباحثہ کرتے ہیں، وہ ہر شیطانِ سرکش کے کہنے پر چلتے ہیں۔ حالانکہ شیطان کے بارے میں نوشتۂ قدرت ہے کہ جو اس کو دوست بنائے گا وہ اسے بھٹکا دے گا۔ اے بنی نوعِ انسان! اگر تمہیں بعث بعد الموت میں (موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے میں کوئی شبہ ہے (تو یوں سوچو) کہ ہم نے تمہیں مٹی سے خلق کیا۔ پھر آبِ منی سے، پھر خونِ بستہ سے، پھر پارۂ گوشت سے، جو صورت یافتہ اور صورت نایافتہ ہوتا ہے۔ (یہ بیان اس لئے ہے تاکہ تم پر اپنی حقیقت ظاہر ہو) ہم جس قطرۂ (آبِ منی) کو چاہیں ایک مقررہ وقت تک رحمِ مادر میں ٹھہراتے ہیں۔ پھر ہم تمہیں ایک طفلِ صغیر کی طرح منصۂ شہود پر لاتے ہیں۔ (نظامِ ربوبیت کی کارفرمائی کا تقاضا ہوتا ہے کہ تم) بھرپور جوانی کو پہنچو پھر اس کے بعد کچھ مر جاتے ہیں اور تم میں سے کئی عمرِ ناکارگی تک پہنچائے جاتے ہیں۔ جب ایک شخص سمجھ بوجھ کا ایک معیار حاصل کر چکنے کے بعد ناسمجھی کی حالت میں پڑ جاتا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ تم زمین کو بے آب (و گیاہ اور خشک) دیکھتے ہو پھر جب ہم اس پر پانی کی بارش کرتے ہیں، تو وہ شاداب ہو جاتی ہے اور (نشوونما کی قوت سے) اُبھرتی ہے اور اس میں

گوناگوں خوشنما نباتات اُگ آتی ہیں (یہ اس بات کا ثبوت ہے) اللہ تعالٰے ہی حقِ مطلق ہے) اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کر دینے قادر ہے اور اس کی قدرتِ کاملہ کا سکہّ تمام اشیائے کائنات پر رواں ہے۔ (اور یہ اس امر پر بھی دلالت کرتا ہے کہ) قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور یہ کہ اللہ تعالٰے بے شک ان کو دوبارہ زندہ کرے گا جو آسودۂ لحد ہیں، بعض لوگوں میں سے ایسا شخص بھی ہے جو علم، دلیل اور کتابِ منیر وہدایت سے کے بغیر اللہ تعالٰے کی ذات کے بارے میں مجادلہ کرتا ہے۔ حق سے اعراض کرتا ہے (ثنیٰ عطفہ) تاکہ لوگوں کو راہِ حق سے بہکائے (ایسے بدبخت انسان کے لئے) دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن جلنے کے عذاب کا مزہ چکھنا مقدّر ہے۔ (ارشاد ہوگا ۱۔ اے غافل انسان) یہ ہے تیرے کرتوتوں کا بدلہ جو تونے زندگی میں توشۂ آخرت کے لئے بھیجے، بلاشبہ اللہ تعالٰے اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ بعض لوگوں میں سے وہ ہے جو اللہ تعالٰے کی عبادت میں عَلیٰ حرف (حالتِ اضطراب میں (سعدی) کفر وایمان کے مابین کنارے پر) کھڑا ہے۔ اگر اسے بھلائی پہنچتی ہے تو (اسلام پر) مطمئن ہو جاتا ہے اور کسی فتنے میں پڑ جاتا ہے تو پُر رخ الٹا پھیر لیتا ہے اس کے لئے دنیا کا خسارہ ہے اور آخرت کا بھی۔ یہی وہ صریح خسارہ ہے وہ اللہ تعالٰے کے سوا اس (خود ساختہ معبود کو) پکارتا ہے جو نہ اسے ضرر دے سکے اور نہ فائدہ پہنچا سکے۔ یہی وہ راہِ ضلالت ہے جو راہِ راست سے بہت دور ہے۔ ایسے (معبود) کو پکارتا ہے جس کا ضرر اس کے نفع سے قریب تر ہے البتہ یہ بہت بُرا کارساز ہے اور بہت بُرا رفیق۔

○ ارشاد ہوا (مندرجہ بالا طبقے کے برخلاف) بے شک اللہ تعالٰے اہلِ ایمان اور نیکوکار لوگوں کو انہار بکنار باغات میں داخل کرے گا وہ قادرِ مطلق جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالٰے اپنے رسول ؐ کی نصرت نہیں کرے گا، نہ اس دنیا میں نہ آخرت میں تو وہ ایک رسی اپنے مکان کی چھت یا آسمان تک لٹکائے اور اپنے گلے میں ڈال کر نیچے سے اسے کاٹ ڈالے اور دیکھے کہ اس تدبیر سے اس کا غصہّ دور ہو سکتا ہے (جو اسے رسول کریم ؐ کی کامیابیوں سے محسوس ہو رہا ہے اسی طرح ہم نے قرآن مجید کی آیاتِ بیّنات واضح نازل کی ہیں اور ہدایت اللہ تعالٰے جسے چاہتا ہے اسے دیتا ہے۔

○ ارشاد ہوا بے شک صاحبِ ایمان لوگ، یہود (موسیٰؑ کی امّت) صابی (یمن کی ماضی کی ایک جماعت جو ستارہ پرست تھی یا سورج پرست ان کے کچھ عقائد زرتشتیوں سے ملتے تھے یا بالائی عراق

میں حضرت یحییٰؑ کے پیروکار واللہ اعلم) اور نصاریٰ (نصرانی کی جمع ہے اور ناصرہ یا نصران ایک گاؤں سے نسبت جو ملک شام کے علاقہ ارضِ گلیل میں ہے اور حضرت عیسیٰؑ کا آبائی وطن ہے) اور مجوسی (زرتشی، آتش پرست جو دو خداؤں نیکی کے خدا (یزدان) اور برائی کے خدا (اہرمن) یعنی ثنویت کا عقیدہ رکھتے ہیں) اور مشرک لوگ؛ اللہ تعالیٰ (ان سب کے مابین نزاعِ عقائد) کا روزِ محشر فیصلہ کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ شاہد عادل ہے۔ اس کے سامنے تو ان سب کے احوال و اعمال موجود ہیں۔

۞ ارشاد ہوا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو کوئی بھی ہے اور سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چوپائے اور انسانوں کی ایک کثیر تعداد اور وہ جو مستحقِ عذاب ہیں، اللہ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ وعزّ برہانہٗ کے حضور (نہایت عاجزی سے) سجدہ ریز ہیں؟ (بھلا سوچو تو) اللہ تعالیٰ جسے اس کے کرتوتوں کے سبب ذلت ونکبت کی پستیوں میں اتار دے، اسے عزت وتکریم کی بلندیاں کون دے سکتا ہے؟ وہ قادرِ مطلق وہی کرتا ہے جو اس کی مشیّت کو منظور ہوتا ہے۔ مومن اور کافر یہ دو گروہ ربِّ کائنات کے بارے میں بحث ومباحثہ کرتے ہیں۔ جو کافر ہیں ان کے لئے تو روزِ محشر ملبوساتِ ناری تیار ہوں گے ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالوں کے ساتھ پیٹ اور اس کے اندر جو کچھ ہے جل بھُن اور پگھل جائے گا ان کے لئے آہنی ہنٹر (گرز؟) ہوں گے جن کے ذریعے سے جب وہ اس عذاب گھر سے نکلنا چاہیں گے اس میں واپس کر دیئے جائیں گے کہ اب جلنے کا عذاب چکھو۔

۞ اللہ تعالیٰ بلاشبہ اہلِ ایمان اور نیکوکار لوگوں کو بہشت عطا فرمائے گا، جن میں نہریں رواں ہوں گی وہاں انہیں انعام واتمیاز کے طور پر طلائی کڑے اور لولوئے لالا پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ریشمیں ہوگا انہوں نے کلامِ پاکیزہ کی ہدایت پائی اور انہیں اوصافِ حمیدہ وخصائلِ پسندیدہ کی زندگی کی جانب رہنمائی ملی۔ ارشاد ہوا بلاشبہ جو لوگ کافر ہیں اہلِ مسلمانوں کے راہِ حق پر چلنے اور ان کے مسجدِ حرام کے آنے کے راستے میں روکاوٹ ڈالتے ہیں (جسے ہم نے یکساں طور پر سب کے لئے عبادت گاہ بنایا ہے خواہ وہ اس جگہ کا رہنے والا ہے یا باہر سے آنے والا ہے) جو ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب دیں گے۔

ارشاد ہوا جب ہم نے ابراہیمؑ کے لئے کعبہ کی جگہ (عبادت کے لئے) مقرر کر دی تو یہ ہدایت دی کہ ابراہیمؑ میرے ساتھ ذات وصفات وعبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا، اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں، رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے صاف ستھرا رکھنا اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو [illegible]

سے آئیں تاکہ وہ اس کے (روحانی تجربے کے) دنیاوی فائدوں کا بچشم خود مشاہدہ کریں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ تعالٰے کے عطا کئے ہوئے حلال جانوروں کو اس کا نام لے کر ذبح کریں تم ان کا گوشت خود بھی کھاؤ اور محتاج فقیر کو بھی کھلاؤ۔ پھر انہیں چاہیئے کہ اپنا میل کچیل (جسمانی، ذہنی، روحانی) دور کریں اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ تعالٰے کے قدیم گھر کا طواف کریں (یہ ہدایات ہیں حج کی) اور جو شخص اللہ تعالٰے کی حرمات کی تعظیم کرتا ہے۔ اس کے لئے عنداللہ بہتر اجر ہے۔

○ ارشاد ہوا تمہارے (کھانے کے لئے) لئے جانور حلال کر دیئے گئے۔ بجز ان کے جو تمہیں بتلائے جا چکے ہیں۔ پس بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔ خالص اللہ تعالٰے کے بندے ہو رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ مشرک (تو گویا) آسمان سے گر پڑا ہے یا تو اسے مردہ خور پرندے اچک لیں گے یا ہوائے (تند) اسے دور لے جا کر پھینک دے گی۔ (اصل بات یہی ہے کہ) جو شخص شعائرِ الٰہی کا احترام ملحوظ رکھتا ہے تو یہ ہے دل کی پرہیز گاری۔ تمہیں ایک مقررہ وقت ہدی کے جانوروں سے حصولِ منفعت کرنا ہے۔ پھر اس کے ذبح ہونے کی جگہ بیت العتیق (کعبہ شریف) کے قریب ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کر دی تھی۔ تاکہ اللہ تعالٰے نے انہیں جو جانور عطا کئے ہیں۔ ان پر اللہ تعالٰے کا نام لیا کریں۔ یہ بات سمجھ لو کہ تم سب (امتوں) کا معبود ایک اللہ ہے۔ تم سب کے سب صرف اسی کے احکام کے سامنے (بے چون و چرا) سرِ تسلیم خم کر دو، اور اے رسول اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عجز، تواضع اور نرمی سے پیش ہونے والوں کو اجرِ عظیم کی بشارت دے دو، یہ وہ لوگ ہیں جن کے سامنے جب اللہ تعالٰے کا ذکر کیا جائے۔ ان کے دل خدا ترسی سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ جب ان پر مصائب کا ہجوم ہوتا ہے تو وہ صبر و ثبات کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے نماز پر مداومت کرتے ہیں، اور مرزوقاتِ الٰہی میں سے فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں۔

ارشاد ہوا کہ ہم نے قربانی کے اونٹ اللہ تعالٰے کی نشانیوں میں سے بنائے ہیں۔ اُن میں تمہارے لئے فائدے ہیں۔ انہیں ایستادہ کر کے (اللہ تعالٰے کے نام سے ذبح کرو) جب وہ کسی پہلو پر گر پڑیں۔ تو اس کے گوشت میں سے کھاؤ، درویش قناعت کنندہ اور درویش سوال کنندہ سب کو کھلاؤ۔ اس طرح ان جانوروں کو ہم نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے کہ تاکہ تم شکر گذار بندے بن جاؤ۔ (اس حقیقتِ بالغہ کو جان لو) کہ اللہ تعالٰے ان قربانی کے جانوروں کا گوشت پوست پہنچتا ہے نہ ان کا خون، اسے تو تمہاری حُسنِ نیت اور پرہیزگاری پہنچتی ہے اسی طرح اللہ تعالٰے نے ان جانوروں کو تمہارا

تاکہ تم اللہ کی کبریائی کا اعلان کرو، اس پر کہ اس منبعِ رشد و ہدایت نے تمہیں راہِ راست کی ہدایت کی اور نیکوکاروں کو ان کے اعمالِ حسنہ پر جزائے خیر کی خوشخبری سنا دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ (کی سنت ہے کہ وہ) اہلِ ایمان کی کافروں کے خلاف مدافعت کرتا رہتا ہے اور وہ کسی (حقوق اللہ اور حقوق العباد میں) خیانت کرنے والے اور کفرانِ نعمت کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

○ ارشاد ہوا کہ ان مظلوموں کو جن کے خلاف جارحیت کی جاری ہے مدافعانہ جنگ کی اجازت ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں بے سبب جلاوطن کیا گیا صرف اس کہنے پر کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی بعض سے مدافعت نہ کرتا تو خانقاہیں، گرجے، عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے ہوتا ہے، منہدم کر دی جاتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد ضرور کرے گا، جو اس (کے دین) کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ صاحبِ قوت اور صاحبِ غلبہ ہے۔ (اور یہ) وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں دنیا میں تمکن (قوت و اقتدار) دیں، تو عبادات کو بطورِ ایک نظام کے برپا کریں گے اور زکواۃ سے اقتصادیات کی بنیادیں مضبوط کریں گے۔ اپنے قوانین سے اچھی باتوں کو فروغ دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ اور تمام امورِ حیات کا انجام تو قادرِ مطلق اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہی ہے۔ ۴

○ ارشاد ہوا اے رسول ؐ اگر یہ کفار تمہاری تکذیب کرتے ہیں، تو ان سے پہلے قومِ نوحؑ اور عاد اور ثمود نے بھی تو اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا، ابراہیمؑ کی قوم، لوطؑ کی قوم، اصحابِ مدین (شعیبؑ کی قوم) نے بھی جھٹلایا اور موسیٰؑ کی بھی تکذیب کی گئی۔ (یہ کفر کی روشِ قدیم ہے) پس میں نے کافروں کو اصلاحِ حال کی مہلت دی، پھر ان کی گرفت ہوئی۔ پس انکار کی ان کو کیسی سزا ملی؟ کتنی ہی بستیاں ہم نے تہ و بالا کر دیں اور وہ ظلم و تعدی میں گرفتار تھیں۔ اب وہ بستیاں بر سقف افتادہ ہیں، کتنے ہی کنویں ازکار رفتہ پڑے ہیں۔ اور کتنے محل ہائے بلند کھنڈر بنے پڑے ہیں۔ کیا انہوں نے روئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا اگر وہ سیر فی الارض کرتے تو ان کے دلوں میں دانش برہانی کی روشنی ہوتی یا ان کے کانوں میں آیاتِ الٰہی کی حسنِ سماعت کی طلب ہوتی۔ تحقیق شدہ بات تو یہ ہے کہ کافروں اور منکرینِ حق کی آنکھیں نورِ بصارت سے محروم نہیں ہو جاتیں بلکہ دل نورِ بصیرت سے بے نصیب ہو جاتے ہیں، اے رسول ؐ یہ کافر تجھ سے عذابِ الٰہی جلدی مانگتے ہیں، (انہیں کہہ دیجئے) کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کا ہرگز خلاف نہیں کرے گا تم جنتریوں اور یوم شماریوں کے کیلنڈروں کے عادی ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار سال کے برابر ہے۔ (تمہاری شماریات بے حقیقت ہیں)۔

○ ارشاد ہوا کتنی ہی ظالموں کی بستیوں کو ہم نے (اصلاحِ حال کے لئے) مہلت دی (اور جب وہ اپنی کرتوتوں سے باز نہ آئے) تو میں نے ان کی گرفت کی اور مآلِ کار سب کو احتسابِ عمل کے لئے میرے پاس حاضر ہونا ہے اے رسولؐ کہہ دیجئے اے بنی نوع انسان! بلاشبہ میں تو تمہیں تمہارے اعمالِ بد کے نتائج سے متنبہ کرنے والا اور ان سے ڈرانے والا ہوں اور جو لوگ ایمان لائے اور نیکوکار ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ ۵۰ صاحبِ غفران کی مغفرت ہے اور باعزت معیشتِ حیات۔ اور جنہوں نے ہماری آیاتِ بینات کو لوگوں کی نگاہوں میں گرانے کی سعی کی تو وہ تو دوزخی ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ ہم نے تم سے پہلے رسول اور نبی بھیجے تو ان کے ساتھ بھی یہ معاملہ پیش آیا کہ جس نے کوئی تمنا/آرزو/تلاوت کی ہو اور شیطان نے اس میں وسوسہ اندازی/خلل اندازی نہ کی ہو پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے وسوسہ/خلل/آمیزش دور کر دیتا ہے/مٹا دیتا ہے اور پھر اپنی آیات کو محکم کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سرچشمۂ علم و حکمت ہے۔ (تلک الغرانیق العلیٰ کا قصہ محض مفروضہ ہے۔ روایت ضعیف ہے۔ سورہ والنجم کی تلاوت میں آپ نے سجدہ کیا اس کا اس سے کوئی ربط نہیں۔ یہ آیت اپنی جگہ ہر اعتبار سے مکمل و محکم ہے مزید وضاحت ہے کہ) یہ اس لئے ہے کہ شیطان کی وسوسہ اندازی اور حق میں آمیزشِ باطل، بیمار دل (کمزور ایمان) لوگوں کے لئے اور سخت دل لوگوں (کافروں کے لئے) فتنہ نہ بن جائے۔ اور صحیح تو یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ تو بڑی پکی ضد میں پڑے ہوئے ہیں (اور اس لئے بھی) تاکہ اربابِ علم و دانش اسے حق سمجھ کر اس پر ایمان لے آئیں اور پھر ان کے قلوب قبولیتِ حق کے لئے نرم ہو جائیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کی سیدھے راستے کی طرف ہدایت و راہبری کرنے والا ہے اور رہی منکرین کی بات تو وہ تو ہمیشہ گرفتارِ شک و ریب ہی رہیں گے۔ یہاں تک کہ یکایک قیامت کی ساعت آجائے یا ان پر کسی سخت دن کا عذابِ مقیم ان پر نازل ہو جائے۔ روزِ قیامت حکومت صاحبِ عظمت و جبروت اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ وہی ان کے درمیان فیصلہ کرے گا پھر جو صاحبِ ایمان اور نیکوکار ہوں گے ان کے لئے نعمت کے باغ ہوں گے۔ اور کافروں کے لئے جنہوں نے ہماری آیاتِ بینات کی تکذیب کی، ان کے لئے ذلت و رسوائی کا عذاب ہے۔

○ ارشاد ہوا وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی، پھر قتل کر دیئے گئے یا مر گئے، اللہ تعالیٰ انہیں حسین تر و بہتر مرزوقات عطا کرے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (اور وہ البتہ) انہیں ایسا (مقام) دے گا، جس میں وہ رہنا پسند کریں گے۔ اللہ تعالیٰ (علم و حلم والا ہے) علم و حلم کا سرچشمہ ہے۔ بات یہ ہے کہ جس نے اتنا ہی بدلہ لیا جتنا اسے دکھ دیا گیا تھا پھر اس پر زیادتی کی گئی تو

تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور نصرت کرے گا۔ بے شک وہ عفو کرنے والا اور صاحبِ غفران و رحمت ہے۔ (بہ تسلسلِ کلام۔ ارشاد ہوا کہ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا بھی ہے۔ (اور یہ اس لئے ہے کہ) حق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور اس کے سوا جنہیں یہ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بلند مرتبہ اور کبیر ہے۔

○ ارشاد ہوا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے بلندیوں سے پانی نازل کیا اس سے زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ باریک باتوں کو جاننے والا اور صاحبِ علم و خبر ہے۔ اسی خدائے عزوجلّ کی دسترس میں ہے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو کچھ بھی ہے اور بے شک وہ غنی اور حمید ہے۔ کیا تو نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کرۂ ارضی کی سب چیزیں، بحر میں اس کے حکم سے چلنے والی کشتیاں (اور جہاز) تمہارے تابع کر دیئے ہیں۔ اور وہ آسمان (بے ستون) کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت کرنے والا اور مہربان ہے اور اس کی ذاتِ والا صفات وہ ہے جس نے تمہیں زندگی دی (عدم سے وجود بخشا) پھر تم پر موت طاری کرے گا پھر موت کے بعد زندہ کرے گا انسان البتہ کفرانِ نعمت کرتا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے ہر قوم کے لئے دستورِ حیات (طریقِ عبادت) مقرر کر دیا ہے جس پر وہ عمل پیرا ہیں، انہیں تم سے اس بارے میں بحث و مباحثہ نہیں کرنا چاہیئے۔ تم سب کو اپنے پروردگار کے (آخری) دین کی طرف دعوت دو۔ بے شک تم البتہ راہِ راست پر ہو۔ اور (یہ لوگ) تم سے مجادلہ کریں تو انہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمالِ طالحہ کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ان مختلف فیہ باتوں میں قیامت کے روز فیصلہ کر دے گا۔ ارشاد ہوا کہ کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعت میں جو کچھ ہے۔ اس پر اس کا علم محیط ہے۔ اور یہ سب کچھ مکتوب و محفوظ ہے اور اس (عالم الغیب والشہادہ) کے لئے یہ بے حد سہل ہے۔ (یہ کفار) اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سند نہیں اتری اور نہ ہی ان کے پاس اس کا ذخیرۂ معلومات ہے اور ظالمین (ظلم: وضع الشئ فی غیر محلہ) کا کوئی بھی نصرت دہندہ نہیں ہوگا۔

○ ارشاد ہوا اے رسول جب ان (کافروں) کو ہماری (روشن اور مدلّل) آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان کے چہروں پر خاموشی کے آثار دیکھو گے اور یوں دکھائی دیتا ہے کہ عنقریب یہ ان لوگوں پر غصے کی شدت سے پل پڑیں گے جو انہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتے ہیں۔ کہہ دیجئے کیا میں تمہیں اس سے بھی (ناخوش گوار تر اور) بدتر بات بتاؤں؟ وہ آگ ہے (نارِ دوزخ) جس کا اللہ تعالیٰ

کی طرف سے وحید کافروں کو مل چکی ہے۔ اور وہ تو بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

○ ارشاد ہوا اے بنی نوعِ انسان! تمہیں ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو، دیکھو تم اللہ تعالےٰ کے سوا جن خود ساختہ معبودوں کو (مدد کے لئے) پکارتے ہو، اگر وہ سب اکٹھے ہو کر ایک مکھی کی تخلیق کرنا چاہیں تو اس پر بھی قادر نہیں ہیں۔ اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اسے اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ عابد و معبود دونوں ہی بے دست و پا ہیں۔ (کتنے افسوس کی بات ہے کہ) کہ اللہ تعالےٰ کی قدر و عظمت کا کما حقہٗ عرفان ہی نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ قوی اور غالب ہے۔

○ ارشاد ہوا اللہ تبارک و تعالےٰ (اپنی تنزیلات کے ابلاغ کے لئے) فرشتوں میں سے بھی پیغام رساں چن لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی، بے شک اللہ تعالےٰ سمیع اور بصیر ہے اور تمام امورِ کائنات کا مدار تو اللہ تعالےٰ پر ہی ہے۔ اے ایمان والو، (فلاح کی راہ یہ ہے کہ) بارگاہِ رب العزتؐ میں رکوع کرو، سجدہ کرو، عبادت کرو اور تمام بھلائی کے کاموں میں عملاً شرکت کرو، شاید تمہارا بھلا ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں (اس کے ضابطۂ حیات کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے) کما حقہٗ کوشش پیہم میں مستعد رہو اسی کا تم پر کرم ہے کہ تمہیں اپنے مشن کے لئے چن لیا ہے۔ اور تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے۔ اس نے پہلے ہی تمہارا نام مسلمان رکھا، اور قرآن مجید میں تمہارا یہی نام مسلمان ہی ہے تاکہ رسولؐ تم پر شہادت دے اور تم عالمِ انسانیت پر شہادت دو۔ پس عبادات کا نظام برپا کرو۔ معیشت کی بنیاد زکوٰۃ پر رکھو، قرآنِ مجید کے ذریعے سے اللہ تعالےٰ سے اعتصام کرو وہی تمہارا کارساز ہے وہ کتنا اچھا کارساز ہے اور کتنا اچھا مددگار۔

سورۃ المومنون ۲۳

المومنون کی (۱۱۸) ایک سو اٹھارہ آیات ہیں اور چھ ۶ رکوع ہیں۔

اس سورت کا آغاز مومنوں کے اوصاف کے بیان سے ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا نام المومنون علامتی طور پر ہوا۔ اٰمَنَ دو طرح سے استعمال ہوتا ہے (۱) متعدی بنفسہٖ جیسے اٰمَنتُہٗ میں نے اسے امن دیا اس لحاظ سے اللہ تعالےٰ کا صفاتی نام مُؤمِنٌ ہے (۲) لازم جس کے معانی پُرامن ہیں الایمان کے معانی اللہ تعالیٰ، رسولِ کریمؐ اور شریعتِ محمدیؐ کی تصدیق بالقلب کے ہیں۔ مومن کے معانی مُصَدِّق ہے ایمان سے وہ تصدیق مراد ہے جس سے تردّد دور ہو جائے اور اطمینان حاصل ہو جائے واللہ اعلم بالصواب مومنون۔ مومن کی جمع ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا یقیناً (ان) ایمان لانے والوں نے فوز و فلاح پائی ہے جو اپنے نظامِ عبادات

(صلواۃ) میں خشوع و خضوع کا اظہار کرتے ہیں، جو (حیاتِ روزمرہ کی)
لغویات سے اعراض کرتے ہیں، جو قومی معیشت مضبوط کرنے کے لئے اور اپنے رزق کو پاکیزہ کرنے کیلئے
زکوٰۃ کے نظام کو بروئے کار لاتے ہیں، جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (جنسی شہوات پر قابو
رکھتے ہیں) بجز اپنی بیویوں اور ملک یمین کے کیونکہ ان کے لئے وہ قابلِ ملامت نہیں ہیں۔ اور جو
اس کے علاوہ کا طلبگار ہو تو وہ حدود سے تجاوز کرنے والوں میں ہوگا۔ (یہ مومنین) وہ ہیں جو اپنی
۱۰۔ امانتوں اور وعدوں کا احترام کرنے والے ہیں، اور جو اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں وہی وارث
ہیں، جنہیں جنت الفردوس ورثہ میں ملے گی۔ اور انہیں اس میں ہمیشگی کی زندگی عطا ہوگی۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے بلاشبہ انسان کی تخلیق پانی میں ملی ہوئی مٹی کے جوہر (خلاصۂ گل) سے کی
ہے، پھر ہم نے ایک محفوظ مقام میں اسے نطفہ (آبِ صافی قطرہ قطرہ کرکے گرنا) بنا کر رکھا، پھر اسے
خونِ بستہ کی شکل دی، پھر اس میں ہڈیاں بنائیں، انہیں گوشت پہنایا اور ایک نئی صورت میں بنا دیا،
سو اللہ تعالےٰ نے بڑا ہی برکتوں والا اور بہترین تخلیق کار ہے (باروری کا عمل، رقیق مادہ، بارورشدہ بیضہ
کا استقرار، جنین کا ارتقا۔ سائنس کی جدید ترین تحقیقات اس سے آگے نہیں بڑھ سکیں)؛ پھر تم کو اس کے
بعد ضرور ذائقہ موت چکھنا ہے۔ پھر قیامت کے دن تم اٹھائے جاؤ گے، ہم نے تمہارے اوپر سات
راستے (یا طبقے یا منطقے) بنائے ہیں (جغرافیہ اور ہیئت و نجوم کے ماہرین کے لئے اس میں نشانیاں
ہیں اور ہم نے یہ تخلیقات بے خبری میں نہیں کی ہیں اور ہم نے آسمان سے پانی ایک خاص اندازے
اور مقدار سے نازل کیا اور اسے زمین میں ٹھہرایا۔ اور ہم اس پانی کے لے جانے پر (بھاپ میں تبدیل
کرکے اڑا دینے پر) بھی قادر ہیں۔ اس آبِ باراں کے ذریعے سے ہم نے نخیل و اعناب کے (کھجوروں
اور انگوروں کے) باغات اگائے ان میں اور بھی بہت سے پھل ہیں ان میں سے تم حصولِ رزق کرتے ہو۔
۲۰۔ اور وہ درخت بھی جو طورِ سینا میں (شام کا مشہور پہاڑ) اگتا ہے اور کھانے کے لئے لوگوں کو روغن اور
سالن مہیا کرتا ہے۔ (مراد زیتون کا درخت ہے) اور چوپایوں میں بھی (جانوروں میں) تمہارے لئے
درسِ عبرت ہے ہم تمہیں ان کے پیٹ سے (دودھ) پلاتے ہیں۔ ان سے تمہیں بہت فائدے ہیں
اور ان میں سے بعض تمہاری خوراک ہیں۔ ان پر اور کشتیوں پر تم سوار بھی ہوتے ہو۔

○ ارشاد ہوا ہم نے نوحؑ کو (نوحؑ بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل بن قینان
بن انوش بن شیث بن آدمؑ) اپنی قوم کے پاس ہدایت کے لئے بھیجا۔ تو اس نے اپنی قوم سے کہا اے
میری قوم اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارے لئے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

کیا تم راہِ تقویٰ اختیار نہیں کرتے ؟ اس کی قوم کے جن سرداروں نے انہیں نہ مانا بولے ، یہ تو تم جیسا ایک بشر ہی تو ہے یہ تم پر فضیلت چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو ہماری ہدایت منظور ہوتی تو ہم پر فرشتے نازل کرتا، ایسی باتیں ہم نے اپنے باپ دادا کے وقتوں میں تو نہیں سنیں - یہ (نوح ع) تو ایک سودائی سا آدمی ہے - اس کا کچھ وقت انتظار کرلو (شاید صحت مند ہو جائے) نوح ع نے دعا کی اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میری تکذیب کی ہے اب تو ہی میری نصرت و تائید فرما۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے نوح ع کو وحی کی کہ ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق کشتی بناؤ جب ہمارے عذاب کا حکم نافذ ہو جائے اور تنور اُبل پڑے تو اس میں ہر جانور کا ایک ایک جوڑا (نر و مادہ) لے لے اور اپنے گھر والوں کو بھی ، بجز اس کے جس کے بارے میں پہلے فیصلہ ہو چکا ہے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی کلمۂ سفارش نہ کہنا یہ تو غرقِ آب ہونے والے ہیں - پس جب تم اور وہ لوگ جو تمہارے ساتھ ہیں ، کشتی پر سوار ہو جاؤ پھر کہنا ، تمام حمد و ثنا اس اللہ تعالےٰ کو سزاوار ہے جس نے اپنی رحمتِ بے نہایت سے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات دی - اور کہہ اے میرے پروردگار مجھے برکتوں والی جگہ پر اتار ، اور تو بہترین مقام (امن) عطا کرنے والا ہے اس واقعہ میں اللہ تعالےٰ کی قدرت کی نشانیاں

۳۰- ہیں اور ہمیں تو آزمائش کرتے رہنا ہے - بعدازاں ہم نے ایک دوسرے دور کا آغاز کیا - پھر ان میں ہم نے انہی میں سے رسول بھیجا جس نے کہا اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو - تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر راہِ تقویٰ کیوں اختیار نہیں کرتے ؟

ارشاد ہوا اس قوم کے سرداروں نے کہا جنہوں نے کفر کیا تھا اور قیامت سے انکار کیا تھا - اور ہم نے انہیں دنیاوی زندگی میں آسودگی عطا کر رکھی تھی - یہ (رسول ص) تو تمہی جیسا ایک بشر ہی ہے ، جو کچھ تم کھاتے ہو یہ بھی وہی کھاتا ہے اور وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو اگر تم نے اپنے جیسے بشر ہی کی اطاعت کی تو تم تو بڑے خسارہ اٹھانے والے ہو گئے -

۳۱- ○ کیا تمہیں اللہ تعالےٰ وعدہ دیتا ہے (ڈراتا ہے) کہ جب تم مر جاؤ گے اور (مٹی میں مل کر) مٹی ہو جاؤ گے اور ہڈیاں ، تو پھر دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے ؟ یہ بعید از عقل بات ہے بعید از عقل ، وہ بات (وعدہ) جو تم سے کی جا رہی ہے - ہماری زندگی یہی دنیاوی زندگی ہے - ہمارا مرنا اور جینا یہیں ہے اور ہمارا بعث بعد الموت (مرنے کے بعد جینا) نہیں ہے - یہ سب کچھ نہیں ہے بجز اس کے کہ ایک شخص اللہ تعالےٰ پر بہتان باندھ رہا ہے اور ہم اسے نہیں مانتے - نوح ع نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری نصرت فرما ، کہ انہوں نے

۴۰- میری تکذیب کی ہے - ارشاد ہوا (انتظار کرو) تھوڑی دیر کے بعد انہیں خود پشیمان ہونا ہو گا - چنانچہ انہیں

قد افلح ۱۸

ایک ہیبتناک چنگھاڑنے آپکڑا اور وہ اس خس و خاشاک کی طرح برباد ہوگئے جو کناروں پر پڑا خراب ہوتا رہتا ہے، پس ظالموں کی رحمتِ خداوندی سے دوری ہے (اور پھٹکار ہے)

○ ارشاد ہوا پھر ہم نے ان کے بعد اور امتیں پیدا کر دیں، (سنتِ الٰہی یہ ہے کہ) کوئی امت اپنے اقتدار و عروج یا زوال و ادبار) کے مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔ پھر ہم نے (ان امم) کے پاس پے در پے مسلسل رسول بھیجے، (ان کا طریق یہ رہا کہ) جب کوئی رسولؑ اپنی قوم کی رہنمائی کے لئے آیا، وہ اس کی تکذیب کرتی رہیں۔ ہم بھی یکے بعد دیگرے اُمتوں کو ہلاک کرتے گئے۔ اور ہم نے انہیں (بھولا بسرا) افسانہ بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوں وہ امتیں جو اس کے نظامِ ہدایت پر ایمان نہیں لاتیں۔ پھر ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی ہارونؑ کو منصبِ رسالت عطا کیا۔ انہیں اپنی آیاتِ بیّنات دیں اور کھلی سند و دلیلِ روشن تاکہ وہ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس جائیں۔ (فرعون اور اس کے سرداروں نے) تکبّر کیا اور وہ سرکشی پر آمادہ تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ کیا ہم ان دو شخصوں کی رسالت پر ایمان لائیں جو ہماری طرح بشر ہیں اور جن کی قوم ساری کی ساری ہماری غلامی کا دم بھرتی ہے، (فرعونیوں نے) دونو (موسیٰؑ و ہارونؑ) کی تکذیب کی اور (غضبِ الٰہی سے) ہلاک ہونے والوں میں مل گئے۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو توریت دی تاکہ وہ اس سے ہدایت کریں۔

○ ارشاد ہوا ہم نے مریمؑ کے بیٹے اور اس کی ماں کو اپنی قدرتِ کاملہ کا ایک نشان بنایا اور انہیں (دشمنوں ہیرودیس اور بعد ازاں ارخلاؤس سے بچا کر) اونچی ہموار خود مکتفی شاداب جگہ (ربواۃ) میں پناہ دی (ملک مصر یا دمشق یا ناصرہ ؟) پھر اپنے اپنے وقت کے تمام رُسل سے خطاب ہے ۵۰ کہ اے رسولو! پاکیزہ مرزوقاتِ حیات سے فائدہ اٹھاؤ، اعمالِ صالحہ کا علَم بلند کرو۔ بے شک میں تمہارے اعمالِ حسنہ (اور جد و جہدِ رسالت) سے اچھی طرح باخبر ہوں اور بلاشبہ تم سب کی اُمت (عقیدۂ توحید کی بنیاد پر قائم) ایک ہی اُمت ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں۔ پس تم میرا ہی تقویٰ اختیار کرو۔ لیکن پھر ان کی خواہشاتِ نفسانی نے اپنے دین کو باہم تشتت و افتراق کا سبب بنا لیا اور ہر فرقہ (اپنے مزعومہ (اور خود ساختہ) عقائد) پر خوش اور مگن ہے انہیں اے رسولؐ اسی عالمِ مدہوشی میں کچھ وقت رہنے دیجئے۔ کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم مال و اولاد میں ترقی دے کر (اپنی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں اور) انہیں جلد جلد فوائد پر فوائد پہنچا رہے ہیں۔ بلکہ انہیں اس حقیقت کا شعور ہی نہیں ہے۔ بے شک جو لوگ اپنے پروردگار کے جلال و ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے پروردگار کی آیاتِ بیّنات کو دل سے مانتے ہیں، اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں

کرتے۔ اور وہ لوگ دیتے ہیں جو کچھ بھی وہ اللہ کی راہ میں دیتے ہیں اور ان کے دل اس خوف سے لبریز ہوتے ہیں کہ ان کی بازگشت ان کے پروردگار کے حضور ہونا ہے۔ وہ نیکوکاری میں مُسارِعَت (جلدی) کرتے ہیں اور مُسابِقَت (سبقت) بھی۔ ہم کسی کو بھی اس کی بساط و وسعت (طاقتِ برداشت) سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ ہمارے پاس مکتوب دستاویزات ہیں (نامہ ہائے اعمال ہیں) جو ان کے اعمالِ حسنہ و اعمالِ سیئہ صحیح طور پر بیان کر دیں گی۔ اور کسی شخص پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ان (منکرین حق) کے دل (محاسبۂ اعمال سے) غافل ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی اپنی من مانی کئے جا رہے ہیں، تا اینکہ جب ہم ان کے آسودہ حال لوگوں کو مبتلائے عذاب کریں گے تو وہ آہ و زاری کرنے لگیں گے۔ انہیں کہا جائے گا آج تمہارا آہ و زاری کرنا بے سود ہے بے شک اب تمہیں ہماری کوئی مدد نہیں پہنچے گی۔ تمہیں جب کبھی میری آیات سنائی جاتی تھیں۔ تو تم عالمِ استکبار میں انہیں افسانہ سمجھ کر، واہی تباہی بکتے الٹے پاؤں لوٹ جاتے تھے۔

○ ارشاد ہوا کیا انہوں نے (منکرین حق نے) کلام الٰہی میں غور نہیں کیا؟ یا یہ کلام ان کے پاس آیا ہے جو ان کے آباؤ اجداد کے پاس نہیں آیا تھا؟ یا انہوں نے اپنے رسولِ (برحق) کو نہیں پہچانا ہے اور اس سبب سے انکارِ رسالت کر رہے ہیں؟ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ اسے (رسولؐ کو) جنوں لاحق ہو گیا ہے۔ (ایسا نہیں بلکہ) رسولؐ ان کے پاس (زندگی کی روشن ترین) سچائی لے کر آیا ہے (اور ان کی بدبختی یہ ہے کہ) ان میں سے اکثریت حق پسند نہیں ہے۔ اگر یہ (رُشد و ہدایتِ کائناتِ انسانی کی عالمگیر) سچائی (قرآن مجید) ان (منکرین حق) کی خواہشاتِ نفسانی کی متبع ہو جاتی تو آسمانوں (کی بلندیوں) اور زمین (کی وسعتوں) کے مابین پوری (ممکنات ارضی و سماوی کا نظام) درہم برہم ہو جاتا۔ ہم نے تو انہیں ان کی ہدایت و نصیحت پہنچا دی ہے (ان کی کتنی بدبختی ہے کہ) اپنی ہی نصیحت و خیر خواہی سے منہ موڑ رہے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ کیا تم ان سے (اپنی رسالت) کی کوئی اُجرت مانگ رہے ہو؟ (کہ نیکی کی راہ سے یہ لوگ یوں بدک رہے ہیں) تمہارے لئے تمہارے پروردگار کی عنایت کردہ اُجرت بہترین ہے۔ وہ تو مرزوقاتِ حیات کا سب سے بڑا اور بہترین عطا کنندہ ہے۔ اے رسولؐ تم تو بلاشبہ لوگوں کو راہِ راست (اسلام) کی دعوت دیتے ہو، اور (اب) درحقیقت جو لوگ آخرت پر اعتقاد نہیں رکھتے وہ ہی اس راہِ راست سے انحراف کی راہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ اگر ہم ان کو مبتلائے آلام و مصائب دیکھ کر ان پر رحم بھی کریں اور اُن کی مصیبتیں ٹال دیں تو بھی انہیں اپنی سرکشی میں مزید بھٹکنے پر اصرار ہو گا۔

○ ارشاد ہوا ہم انہیں عذاب کی گرفت میں لے چکے ہیں (حضورؐ کی بد دعا پر اہلِ مکہ قحط میں مبتلا ہوئے نوبت مردار کھانے تک پہنچی) لیکن انہوں نے پھر بھی بارگاہِ ربوبیت میں اظہار عجز نہیں کیا اور نہ اپنی معصیت پر تضرع وزاری کی۔ تاآنکہ ہم ان پر عذابِ شدید کا دروازہ کھول دیں گے (اور دیکھنے والے دیکھیں گے) کہ وہ اس میں یاس و قنوط کی تصویر بن کر رہ جائیں گے۔ ارشاد ہوا کہ اسی (خلاقِ کائنات) نے تمہارے لئے کان (سمعی قوتیں) آنکھیں (بصری صلاحیتیں) اور دل (قلبی بصیرتیں) جیسی نعمتیں پیدا کیں (تمہاری بے بصیرتی یہ ہے کہ) تم شکرانِ نعمت بہت ہی کم کرتے ہو۔ اسی خالقِ حیات و ممات نے تمہیں زمین کی وسعتوں میں پھیلا رکھا ہے اور روزِ قیامت تم اسی کی بارگاہِ عظمت و جلال میں اکٹھے کئے جاؤ گے وہی ذات مبداء حیات و کائنات ہے (سوچتے کیوں نہیں تم تو عقل کی نعمت سے بہرہ ور ہو) جو زندگی بخشتی ہے اور موت طاری کرتی ہے، اور اختلافِ لیل و نہار (تغیرات و انقلاباتِ روز و شب) اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ۸۰

○ ارشاد ہوا یہ (منکرین حق) بھی وہی کچھ کہتے ہیں جو ان سے قبل اسی قبیل کے لوگ کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے، تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ بے شک ہم سے اور ہمارے آبا سے بھی یہی وعدہ ہوتا چلا آیا ہے۔ یہ تو قصصِ پارینۂ اقوامِ ماضیہ ہیں۔ ان سے پوچھئے تو کہ زمین کی وسعتیں اور جو آبادیاں اس میں پھیلی ہوئی ہیں کس کی ہیں؟ اگر علم ہے تو بتاؤ۔ وہ جواب میں فوراً ہی کہیں گے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ انہیں کہہ دیجئے کہ پھر تم کیا اس قدرت کاملہ کی حکمتوں پر غور نہیں کرتے ہو؟ ان سے پوچھئے سات مرحلہ وار سمٰوٰت کا پروردگار کون ہے؟ عرش عظیم کا پروردگار کون ہے؟ وہ کہیں گے سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ انہیں کہئے کہ پھر تم اس کے تقویٰ شعار کیوں نہیں بنتے؟ ان سے پوچھئے علم ہو تو بتاؤ کہ وہ کون ذات ہے جس کے دستِ قدرت میں اشیائے ما کان و ما یکون کا کلی اختیارِ حکمرانی ہے؟ اور کس کے دامنِ (رحمت میں مظلومیت کو) پناہ ملتی ہے اور (ظالم کو) اس کے مقابلے میں پناہ نہیں دی جا سکتی وہ کہیں گے سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ انہیں کہہ دیجئے تو تم کس بات میں دھوکہ کھائے بیٹھے ہو؟ بلکہ ہم تو تمہارے پاس سچائیوں کا دین لائے ہیں اور تمہیں (بہکانے والے) محض کاذب و مفتری ہیں۔ ۹۰

○ ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ (واحد و یکتا) کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی معبود ہی ہے۔ (اگر ایسا ہوتا) تو ہر معبود اپنی مخلوق کو الگ لے جاتا ہر معبود دوسرے پر برتری جو ہوتا۔ اللہ تعالیٰ (ان تمام ملوثاتِ مادی سے) پاک ہے جن سے یہ منکرین و مشرکین اسے متہم کرتے ہیں۔

وہ (ربِّ کائنات) چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے اس کا مرتبہ اس سے بہت بلند و برتر ہے جسے یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ دعا کیجئے، کہ اے میرے پروردگار، جس عذاب کا کفار سے وعدہ دیا جا رہا ہے تو اگر مجھے دکھا دے (میری زندگی میں لائے) تو اے قادرِ مطلق تیری شانِ ربوبیت کا واسطہ ہے) مجھے ظالموں کے گروہ میں شامل نہ کیجئیو۔ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ ہم تمہارے سامنے ہی وہ عذاب برپا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اے رسولؐ جب بدی سے سامنا ہو تو (تمہارے خلقِ عظیم کے عین شایانِ شان ہے کہ) بہترین طریق سے اس کا مقابلہ کرو (اسے دفع کرو) جو کچھ غیر ذمہ دارانہ بیان بازی کفار کرتے ہیں اسے ہم خوب جانتے ہیں۔ ارشاد ہوا اے رسولؐ دعا کرو، کہ اے میرے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں، اُکساہٹوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اے میرے پروردگار میں اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ یہ شیاطین میرے پاس آئیں۔

○ ارشاد ہوا کہ (یہ غفلت شعار اب تو اپنی من مانی میں مگن ہیں) جب ان میں سے کسی کو پیامِ اجل آتا ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار چھوڑی ہوئی دنیا میں میری بازگشت فرما دے تاکہ میں اعمالِ صالحہ میں لگ جاؤں۔ ارشاد ہوا ہرگز ایسا نہیں ہوگا یہ تو ایک (بیکار سی) بات ہے جو وہ کہے گا اب ان سب مرنے والوں کے وَرَاءِ (آگے یا پیچھے) بعث بعد الموت تک برزخ (آڑ، روک، موت اور حشر کی درمیانی مدّت) حائل ہے پھر جب صُور پھونکا جائے گا (صُور = قرن یا نرسنگھے کی قسم کی چیز جس میں پھونکے جانے سے انسانی صورتیں اور روحیں اپنے اجسام کی طرف لوٹ آئیں گی مفردات) تو اس روز کوئی رشتہ و پیوند باقی نہیں رہے گا اور نہ کوئی باہم دگر سوال جواب کرے گا جن کے اعمال باوزن ہوں گے (گراں پلّہ ترازو) وہی فلاح یافتہ ہوں گے اور جن کے اعمال بے وزن ہوں گے (سبک پلّہ ترازو) یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنا خسارہ کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے چہروں کو نارِ جہنم جھلس دے گی اور وہاں ان کی صورتیں (بکری کی بھُنی ہوئی سری کی طرح) جل کر مسخ ہو جائیں گی۔ (ان سے پوچھا جائے گا) کیا میری آیاتِ بیّنات تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی جاتی تھیں اور تم (ہی تو) ان کی تکذیب کرتے تھے؟ وہ جواب میں کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی ہم واقعی ایک قومِ راہ گم کردہ تھے۔ اے ہمارے پروردگار، ہمیں اس (عذابِ بے پناہ) سے نجات دے اگر ہم دوبارہ بے راہ روی کا ارتکاب کریں تو بے شک ہم ظالم ہوں گے۔

○ ارشادِ باری تعالیٰ ہوگا اسی جہنم میں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو، اور مجھ سے کوئی کلام نہ کرو

قد افلح ۱۸

تم تو وہی ہو نہ، کہ جب میرے بندوں کی ایک جماعت یہ دعا کرتی تھی کہ اے ہمارے پروردگار ہم تجھ پر ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں اپنے دامانِ غفران ورحمت میں لے لے اور ہم پر رحم فرما تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ تو تم نے ان کا مذاق اڑایا، یہاں تک کہ ان کے پیچھے ۱۱۰۔ تم مجھے ہی فراموش کر بیٹھے، اور تم ان کی تضحیک ہی کرتے رہے۔ میں نے (ان نیک بندوں کو) ان کے صبر و ثبات کی جزا دے دی ہے بے شک سچی کامیابی انہی کی ہے۔

ارشاد ہوا (اللہ تعالےٰ) دریافت فرمائے گا تم روئے زمین پر کتنے سال زندہ رہے؟ وہ کہیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم عرصے تک (اچھی طرح یاد نہیں) ماہر شماریات سے (فرشتوں سے) دریافت فرمائیے، اللہ تعالےٰ فرمائے گا فی الواقع تم وہاں بہت کم رہے ہو۔ اے کاش تمہیں اس سے پہلے اس حقیقت کا ادراک ہو جاتا (اے خوابِ غفلت میں مدہوش عاقبت نااندیش انسانو!) کیا تم یہ گمان کئے ہوئے تھے کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ (بے مقصد) پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے (پس جان لو) کہ اللہ تبارک و تعالےٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ وعز برہانہٗ — ایزد ذی متعال برا سچا (سب سے سچا) بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت کا سزاوار نہیں ہے اور وہ (قادرِ مطلق) گرامی قدر عرش کا مالک و پروردگار ہے۔ (اور تنبیہہ ہوئی کہ) جو (عاری از عقل و دانش) اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی (خود ساختہ) معبود کو پکارے گا جس کی اس کے پاس کوئی دلیلِ قاطع نہیں ہے تو اس کا محاسبہ اس کے پروردگار کے ہاں ہونا ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ کافر لوگ نجات سے محروم رہیں گے۔

ارشاد ہوا (اے رسولؐ برحق) دعا کیجئے اے میرے پروردگار تو اپنے دامنِ غفران میں چھپا لے تو اپنے سایۂ رحمت و احسان میں ڈھانپ لے اور تو تو سارے رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

سورۃ النّور ۲۴

سورۃ النور مدنی ہے اس کی چونسٹھ آیات اور نو ۹ رکوع ہیں۔

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ ایک سورت ہے جسے ہم نے (اپنے رسولؐ پر) نازل کیا ہے اس کے احکام اپنے بندوں پر فرض کئے ہیں، اور اس میں بڑی وضاحت سے اپنی آیاتِ بیّنات اتاری ہیں تاکہ تم پند پذیر ہو جاؤ زانیہ اور زانی دونوں کو ایک ایک سو کوڑے (سزا کے طور پر) لگاؤ (الزنا = عقدِ شرعی کے بغیر مرد اور عورت کا باہم مباشرت کا ارتکاب کرنا) (اور اگر تمہیں اللہ تعالےٰ اور یومِ آخرت پر ایمان ہے تو حدِ شریعت جاری کرنے میں) تمہیں ان پر کوئی ترس نہیں کھانا چاہیئے اور ان کو سزا دیتے وقت

مسلمانوں کی ایک جماعت (درسِ عبرت کے لئے) موجود ہونی چاہیئے۔ ایک مردِ بدکار، زنِ زانیہ یا مشرکہ کے سوائے اور زنِ فاحشہ کسی مردِ بدکار یا مردِ مشرک کے بغیر کسی سے تعلق پیدا نہیں کرتے۔ اور ان سے مناکحت مومنوں پر حرام کر دی گئی ہے۔ ارشاد ہوا جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں (اور) پھر (حسبِ احکامِ فقہ) چار عینی گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ (کوڑوں کی سزا دو) یہ ہمیشہ کے لئے شہادت کے لئے ساقط الاعتبار ہیں اور یہ لوگ فاسق ہیں۔ ہاں جو توبہ کریں اور اپنی اخلاقی حالت بہتر بنالیں تو اللہ تعالےٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگائیں، اور سوائے اپنے کوئی ان کا چشم دید گواہ نہ ہو تو ان میں سے ایک کی گواہی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی قسم کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ اللہ تعالےٰ کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں اور بیوی پر سے سزا یوں دور ہو سکتی ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ کہے کہ بلاشبہ اس کا خاوند جھوٹا ہے اور اگر اس کا خاوند سچا ہو تو اس (بیوی) پر اللہ تعالےٰ کا غضب ہو۔ اگر اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہوتی تو ان زن و شوکے باہمی الزام و جوابِ الزام میں تم الجھن میں پڑ جاتے) بے شک اللہ تعالےٰ توبہ قبول کرنے والا اور حکمت والا ہے۔ (یہ آیاتِ مُلاعَنہ کہلاتی ہیں۔ لعان سب سے پہلے ہلال بن اُمیّہ اور اس کی بی بی کا ہوا اور آیات کے نزول کا پس منظر (شانِ نزول) یہی واقعہ ہے۔)

ارشاد ہوا اے رسولؐ یہ جو افک (کسی شئے کا صحیح رخ سے پھر جانا افک ہے، تہمت تراشی) یہاں اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ کا واقعہ افک مراد ہے جو غزوہ بنی المصطلق سے واپسی پر پیش آیا۔ اُمّ المومنین ایک صبح پڑاؤ پر حوائج ضروریہ اور کھوئے ہوئے ہار کی تلاش کے سبب اپنے ہودج میں نہ بیٹھ سکیں۔ ہودج قافلے کی روانگی کے وقت اُونٹ پر رکھ دیا گیا، قافلہ روانہ ہو گیا آپ آئیں پریشان ہو گئیں اپنی چادر تان کر سو گئیں تاکہ اہلِ قافلہ انہیں نہ پائیں گے تو وہیں آئیں گے۔ اس دوران میں صفوان بن معطّل آ گیا جو قافلے کے لقطعات کا نگران تھا۔ اس نے اُمّ المومنینؓ کو پاکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ اپنا اونٹ سواری کے لئے پیش کیا آپ سوار ہو گئیں وہ مہار ہاتھ میں لئے آگے آگے چلتا گیا اور آپ کو قافلے میں پہنچا دیا۔ اس پر منافق عبداللہ بن اُبی نے ایک فتنہ برپا کرنا چاہا مگر ان آیاتِ برأت سے ایک بہت بڑا سماجی بحران ٹل گیا)۔ بہتان لوگ تراش لائے ہیں، یہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے اسے اپنے لئے شر نہ سمجھو، یہ باعثِ خیر ہے۔ ہر شخص نے اس فتنے میں جتنا حصّہ لیا اس نے اتنا ہی گناہ کمایا ان میں سے جس نے گناہ (تہمت) کی بڑی ذمہ داری سر پر اٹھائی

ہے اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ ارشاد ہوا یہ بات سنتے ہی ایسا کیوں نہیں ہوا کہ مومن مرد اور عورتیں اپنے حق میں نیک گمانی کرتے اور برملا کہہ دیتے کہ یہ تو صریح بہتان ہے۔ ۵ د
اس الزام پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اور جب یہ گواہ نہیں لائے تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ مفتری (بہتان تراش) اور جھوٹے ہیں اور اے رسولؐ اگر اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم دنیا و آخرت میں تمہارے شریکِ حال نہ ہوتا تو جس گفت و شنید میں تم پڑ گئے تھے تم پر کوئی بڑی آفت آ جاتی (شاہ عبدالقادر) (یہ بھی عجیب بات تھی کہ) تم جب اپنی زبانوں پر وہ باتیں لائے اور وہ باتیں کہے جا رہے تھے جس کا تمہیں صحیح علم ہی نہ تھا۔ اور تم اسے معمولی بات سمجھ رہے تھے۔ درآں حالیکہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑی بھاری بات (اہم بات) تھی۔ جب تم نے ایسی (ناشائستہ) بات سنی تو سنتے ساتھ کیوں نہ تردید کر دی (اُمّ المومنینؓ کا کردار کھلی کتاب تھا) کہ اے اللہ تعالےٰ تیری ذات منزّہ عن العیوب ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے (جو عزتِ رسولؐ کے خلاف تراشا جا رہا ہے) اللہ تعالےٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر ایمان سلامت ہے تو ایسی بات پھر کبھی نہ کرنا۔ اللہ تعالےٰ کی سنّت ہے کہ اپنی آیات تمہارے سامنے بیان کرتا ہے (تاکہ تمہاری راہِ حیات روشن ہو) اور اللہ تعالےٰ علم و حکمت کے لازوال خزانوں کا مالک ہے۔ ارشاد ہوا وہ لوگ جو آرزومند رہتے ہیں کہ اہلِ ایمان میں بدکاری کا چرچا ہو (فواحش پھیلیں) ان کے لئے دردناک عذاب دنیا میں ہے اور آخرت میں بھی۔ (نظامِ جزا و سزا کو) اللہ تعالیٰ
۲۰۔ ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ اگر اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحمت تم پر نہ ہوتی اللہ تعالےٰ کی کمالِ شفقت و رحمتِ فراواں تمہارے شاملِ حال نہ ہوتی (تو واقعۂ افک کے بڑے بُرے نتائج برآمد ہوتے)

○ ارشاد ہوا اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو (اس کی پیروی نہ کرو) اور جو کوئی بھی شیطان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے تو شیطان اسے بے حیائی اور برائی کے لئے کہتا ہے۔ اگر تم پر اللہ تعالےٰ کی مہربانی اور رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک صاف (اور مزکّی) نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے تزکیۂ نفس کی دولتِ بے بہا سے نواز دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ سمع و علم کی ممکن قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ (تشہیرِ افک میں مسطح بن اثاثہ بھی شریک تھا جو غالباً حضرت ابوبکرؓ کی خالہ کا بیٹا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اس کی کچھ مدد کیا کرتے تھے اس واقعہ کے بعد وہ بند کر دی اس پر ارشاد ہوا) تم میں سے جو بزرگی اور وسعتِ رزق رکھنے والے ہیں انہیں اپنے قریبیوں (رشتہ داروں) مسکینوں، مہاجروں کو اللہ کی راہ میں (زرِ اعانت دینے سے) قسم نہیں کھا لینی چاہیئے۔ بلکہ انہیں عفو و درگزر سے کام لینا چاہیئے (اللہ تعالےٰ عفوٌ ہے اور تحبّ العفو اس لئے)

قد افلح ۱۸

کیا تم نہیں چاہتے کہ (تم لوگوں کی خطائیں معاف کرو اور) اللہ تعالٰے تمہارے گناہ معاف کر دے۔
اور اللہ تعالٰے تو صاحبِ غفران ہے صاحبِ رحمت ہے۔

○ واقعہ اِفک کے پسِ منظر میں ارشاد ہوا جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی، مومنات پر تہمت تراشی کرتے ہیں۔ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے عذابِ عظیم ہے۔

○ جس روز (روزِ حشر) ان کی زبانیں، اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمالِ بد کی ان کے خلاف شہادت دیں گے۔ اللہ تبارک و تعالٰے الحق المبین (احقاقِ حق کرنے والا) ہے اور یومِ حشر عدل و انصاف سے ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

ارشاد ہوا۔ ناپاکیزہ عورتیں ناپاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور ناپاکیزہ مرد، ناپاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لئے ہیں اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لئے ہیں، ان کا دامن تہمت طرازوں کی تہمت طرازی سے پاک و صاف ہے۔ ان کے لئے مغفرت ہے اور باعزت و با فراغت رزق۔

○ (معاشرۂ انسانی کے بنیادی حق کے اعلان کے طور پر) ارشاد ہوا کہ اے مسلمانو! اپنے گھر کے سوا کسی گھر میں داخل ہونے سے پہلے اہلِ خانہ سے اجازت لو، انہیں سلام کہو یہی تمہاری بہتری کی راہ ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ اور اگر گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو گھر میں نہ جاؤ جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے۔ اگر تمہیں لوٹ جانے کو کہا جائے تو تم لوٹ ہی جاؤ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ طرزِ عمل ہے۔ اور تمہارے اعمال پر اللہ تعالٰے پوری طرح مطلع ہے۔ ہاں جہاں کوئی رہائش پذیر نہیں اور وہاں تمہارا سامان رکھا ہے تو تمہیں ایسے گھروں میں داخلے کی ممانعت نہیں۔ اللہ تعالٰے ان تمام اُمور پر مطلع ہے جو تم سب کے سامنے کرتے ہو اور جو تم چھپا کر کرتے ہو۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ؐ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ (عادتاً) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور جنسی بے راہ روی سے اپنی شرم گاہوں کی محافظت کریں (نگاہ پاک ہے تیری تو پاک ہے دل بھی!) یہی ان کے لئے پاکیزگئ حیات (کا راز) ہے۔ اللہ تعالٰے ان کی روزمرّہ کی سرگرمیوں سے پوری طرح باخبر ہے (اور اسی طرح) اے رسول ؐ اہلِ ایمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عفّت و عصمت کی محافظت کریں اور معمولاتِ روزمرہ میں اپنی زینتوں کو ظاہر نہ ہونے دیں بجز ان کے جس کا کھلا رہنا ناگزیر ہے اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت و زیبائش عام نہ دکھاتی پھریں، ہاں اپنے خاوندوں، اپنے اور اپنے خاوندوں کے آبا یا ان کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں

یا بھتیجوں، یا بھانجوں یا اپنے میل جول کی عورتوں یا غلاموں یا ان خادموں پر جنہیں عورتوں کی حاجت نہیں ہوتی، یا ان لڑکوں سے (جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہیں ہوتے) سے کوئی مضائقہ نہیں۔ انہیں چاہیئے اپنے زیورات کی جھنکار پیدا کرکے لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں۔ اور اے مسلمانو (عورتو اور مردو) تصنّعات حیات میں کھوئے نہ رہو، اللہ تعالےٰ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

○ ارشاد ہوا جو تم ایامیٰ (ایّم کی جمع وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو یا وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو مردِ بے زن یا زنِ بے مرد) ہوں ان کے نکاح کر دیا کرو۔ اور اپنے نیکو کار غلاموں اور لونڈیوں کے بھی۔ اگر وہ مفلس ہوں تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ اللہ تعالےٰ بڑی وسعتوں والا اور سیع علم والا ہے۔ ہاں جو لوگ نکاح کرنے کی توفیق نہیں رکھتے پاکباز رہیں، حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں صاحبِ استطاعت کر دے۔ جو غلام مکاتب بننا چاہیں (مال دے کر آزادی کی تحریر حاصل کرنے والے غلام) اگر تمہیں علم ہے کہ وہ معاشرتی سود و بہبود میں سرگرم عمل ہوں گے تو انہیں آزاد کر دو اور جو مال اللہ تعالےٰ نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے انہیں بھی دے دو۔ اور جو لونڈیاں پاکباز زندگی گزارنا چاہیں انہیں مادی فائدے کے لئے بدکاری پر مجبور نہ کرو، اللہ تعالےٰ ان مجبوروں کیلئے صاحبِ غفران اور صاحبِ رحمت ہے۔ (قلقیات کی جاہلی روایت کی طرف اشارہ ہے) اور تم پر گناہ کا سارا وبال ہوگا۔ (اس میں مسیکہ اور معاذہ لونڈیوں کے قصے پر بھی رہنمائی ملتی ہے جو بدکاری سے انکار کرتی تھیں اور مالک ان پر جبر کرتے تھے۔)

ارشاد ہوا اے رسولؐ ہم نے تمہاری طرف واضح اور روشن آیات نازل کیں اور کچھ ان لوگوں کے واقعات و حالات جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ان آیات میں اہلِ تقویٰ کے لئے موعظت ہے۔

ارشاد ہوا اللہ جلّ جلالہٗ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں کائناتی بصارت اور بصیرت کی غیر فانی روشنیوں کا وہ منبعٔ نور ہے جس کی ایک عام فہم مثال یوں ہو سکتی ہے کہ جس طرح ایک مشکواۃ (طاق) ہو (مردِ مومن کا دل) اس میں مصباح (چراغ) ہو (نورِ ذکرِ الٰہی) اور اس میں زجاجہ (شیشے کی قندیل یا فانوس۔ وہ پردہ جو ردیتِ الٰہی میں حائل ہے) ہے۔ اور وہ زجاجہ یوں آنکھوں کو خیرہ کر رہا ہے کہ گویا ایک کوکبِ درخشندہ و تابندہ ہے۔ وہ زیتون کے برکتوں والے درخت کے روغن سے روشن ہے وہ اپنی عظمتوں، برکتوں اور رعنائیوں کے سبب شرق و غرب کی جہات سے وراء الوراء ہے۔ وہ روغن آگ کی مدد کے بغیر ہی روشن ہوا چاہتا ہے [illegible]

[illegible]

میں اور افقِ حیات پر اس کی گوناگوں، ہر سو فراواں، ہر سو محیط، جگمگ جگمگ کرتی ہوتی روشنیاں ہی روشنیاں دکھائی دیتی ہیں۔

وہ (نور السموات والارض) اپنے نور کی طرف جس کی چاہے رہنمائی کرتا ہے۔ (عالمِ انسانیت کو راہِ ہدایت پر لانے کے لئے) اللہ تعالیٰ سچائیوں اور صداقتوں کی یہ مثالیں بیان کرتا ہے اور اس کا علم کائنات کی تمام اشیاء پر محیط ہے۔

اللہ تعالیٰ کی روشنی کے مرکز وہ گھر ہیں جن کے بارے میں اذنِ الٰہی ہے کہ انہیں بلند کیا جائے، ان میں اللہ کا ذکر ہو اور صبح و مسا اس کی تسبیح و تہلیل ہو۔ اور اس میں مصروف وہ لوگ ہیں، جنہیں حیاتِ روزمرہ کی خرید و فروخت (کاروبار) اللہ تعالیٰ کے ذکر، قیامِ صلوٰۃ و نظامِ زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی اور اس روزِ جزا و سزا سے ڈرتے ہیں جب نظامِ دل و دیدہ دَرہم بَرہم ہو جائے گا۔ اور یہ یوم (روزِ جزا) اس لئے قائم ہوگا) تاکہ اللہ تعالیٰ ان نیکوکاروں کو ان کے اعمال کی جزائے خیر دے۔ ان پر اپنا فضل مزید ارزانی کرے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے مرزوقاتِ حیات بے حساب دیتا ہے کافروں کے اعمال کی مثال اس چمکتی ہوئی ریت کی طرح ہے جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے اور پاس جاکر کچھ بھی نہیں پاتا پس اللہ تعالیٰ ان کا پورا پورا حساب چکا دے گا اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ یا ان منکرین حق کی، ان تاریکیوں کی سی مثال ہے، جو سمندر کی گہرائیوں میں موج در موج اتری ہوئی ہوں، (آسمان پر) بادلوں کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ہو (گویا) تو بر تو اندھیرے ہی اندھیرے ہوں، کوئی شخص اپنا ہاتھ نکالے

۴۰۔ تو اسے بھی نہ دیکھ پائے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نورِ معرفت سے بے نصیب رکھا ہو اس کے لئے روشنی کہاں؟ (اے مخاطب) کیا تو دیکھتا نہیں کہ آسمانوں کی رفعتوں اور زمین کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی تمام مخلوقات، اور اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے طائرانِ (نغمہ خواں) تمام کے تمام اللہ ذوالجلالِ والاکرام کی تسبیح میں مگن اور مشغول ہیں، ہر مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و صلوٰۃ کے آداب کا علم ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی عبادات کے خشوع و خضوع سے پوری طرح مطّلع ہے۔ آسمانوں کی لامحدود رفعتوں اور زمین کی ناپیدو وسعتوں کی تمام و کمال بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے اور تمام مخلوقات کی اسی کی طرف بازگشت ہے۔

اے مخاطب کیا تو دیکھتا نہیں کہ قادرِ مطلق، اللہ تعالیٰ (دوشِ ہوا پر) پارہ ہائے سحاب (لکّہ ہائے ابر) کو رواں کرتا ہے، پھر انہیں باہم پیوست کرتا ہے اور تہ بر تہ (سحابِ مرکوم) بنا دیتا ہے جس میں سے تجھے بارش ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ پہاڑوں جیسے اونچے بادلوں میں سے اولے برساتا

ہے جن سے جسے چاہتا ہے اسے نقصان پہنچاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس سے بچ جاتا ہے (بعض اوقات انہیں یوں لگتا ہے کہ عنقریب) برق رخشندہ ان کی آنکھوں کو چکا چوند کر دے گی۔ انقلاباتِ روز و شب اس کے دستِ قدرت میں ہیں چشمِ بینا والوں کے لئے ان نشانیوں میں درسِ عبرت و موعظت ہے۔

○ ارشاد ہوا اللہ تعالٰے نے ہر جان دار کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ (عصرِ حاضر کے حیاتیات کے ماہرین متفق ہیں کہ تمام حیاتیاتی عناصر کی بنیاد پانی ہے۔ پروٹو پلازم کا غالب حصہ پانی ہے) ان میں سے وہ ہے جو پیٹ کے بل رینگتا ہے ان میں سے وہ ہے جو دو پاؤں پر چلتا ہے اور وہ جو چار پاؤں پر۔ اللہ جس قسم کی مخلوق پیدا کرنا چاہے اس کی تخلیق کر لیتا ہے اور اس کا دستِ قدرت تو تمام اشیائے کائنات پر محیط ہے۔

ارشاد ہوا بے شک ہم نے بڑی واضح آیات نازل کی ہیں۔ اور اللہ تعالٰے جسے چاہتا ہے اس کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے (اور ان منافقوں کا تو یہ حال ہے کہ) کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالٰے اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے ہیں اور ان کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ روگردانی اختیار کرتا ہے اور وہ لوگ ہرگز مومن نہیں ہیں۔ اور جب ان لوگوں کو اللہ تعالٰے اور اس کے رسولؐ کی طرف باہمی مقدمہ کے فیصلے کے لئے بلایا جاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ اعراض کرتا ہے اور اگر حق ان کی موافقت میں ہو تو رسولؐ کے پاس مطیع و فرماں بردار بن کر آجاتے ہیں۔ کیا ان کے دل بیمار ہیں؟ یا شک و ریب میں متردّد ہیں، یا انہیں خدشہ ہے کہ اللہ تعالٰی ۵۔ اور اس کا رسولؐ ان پر ظلم کرے گا؟ ظالم تو یہی لوگ ہیں۔ جب مومنوں کو اللہ تعالٰے اور اس کے رسولؐ کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے امورِ مختلف فیہ میں فیصلہ کیا جائے تو وہ کہتے ہیں، سمعنا واطعنا ہم نے سنا اور مان لیا۔ یہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔ جو شخص اللہ تعالٰے اور اس کے رسول برحق کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ خشیتِ الٰہی اس کا شعار ہے اور صاحبِ تقویٰ ہے یہی لوگ فائز المرام ہیں۔ یہ لوگ (منافقین) سخت ترین سوگند کھاتے ہیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ لازماً راہِ جہاد میں تن من دھن کی بازی لگانے نکل کھڑے ہوں گے۔ انہیں کہہ دیجئے کہ لمبی چوڑی قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے موافق ہی فرمانبردار بن جاؤ۔ اور یہ جان لو کہ اللہ تعالٰے تمہارے (قول و فعل) سے پوری طرح آگاہ ہے۔

○ ارشاد ہوا کہہ دیجئے اے رسولؐ اے لوگو! اللہ تعالٰے اور اس کے رسولؐ کی فرماں برداری کرو۔ اگر ان سے روگردانی کرو گے (تو جان لو کہ) رسولؐ تو صرف اس کا ذمہ دار ہے جو فرض اس پر عائد کیا گیا ہے اور تم ان فرائض کو سرانجام دینے کے ذمہ دار ہو جو تم پر ہیں۔ اگر اطاعت و فرمانبرداری

قد افلح ۱۸

میں کوتاہی نہیں کرو گے تو راہِ ہدایت تم پر کھل جائے گی۔ اور رسولؐ کے ذمے تو اللہ تعالےٰ کا پیغام تمہیں صاف صاف لفظوں میں پہنچا دینا ہی ہے۔

○ (ان آیاتِ استخلاف فی الارض میں واضح اعلان ہے کہ) اے رسولؐ اللہ نے اہلِ ایمان اور نیکوکاروں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ خلافتِ ارضی کی باگ ڈور ضرور ان کے ہاتھوں میں سونپ دے گا۔ جس طرح اس احکم الحاکمین نے ان سے پہلوں کو عطا کی تھی۔ اور جس دین (ضابطۂ حیات) کو وہ ان کیلئے پسند کر چکا ہے اسے ٹھوس بنیادوں پر قائم کر دے گا اور (ان کے عالمِ بیچارگی و غلامی کے) خوف و خطر کو امن و عافیت میں بدل دے گا۔ (بشرطیکہ) وہ میری ہی عبادت کا دم بھرتے رہے (اور انہوں نے میرے ساتھ کسی خود ساختہ معبود کو شریک نہ ٹھہرایا۔ جو لوگ اس نعمتِ عظمیٰ کا کفران کریں گے وہ یقینی طور پر فاسق (دائرہ شریعت سے خارج) ہوں گے۔ اور تم سب کے سب نظامِ عبادات وصلواۃ و زکواۃ برپا کرو، اور اطاعتِ رسولؐ کا قلادہ اپنی گردنوں میں ڈال لو امید ہے تم پر نگہٗ رحمتِ ایزدی ہوگی۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ یہ کبھی خیال نہ کریں کہ یہ کافر لوگ ہمیں ملک میں عاجز کر دیں گے اور اللہ کے عذاب کی گرفت سے بچ جائیں گے۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ اے ایمان والو تمہارے غلام اور تمہارے لڑکے جو ابھی سنِ بلوغت کو نہیں پہنچے تم سے تین وقتوں میں اجازت لے کر آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے، دوپہر کے وقت جب (سہولت کے لئے) کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد۔ یہ تینوں اوقات تمہاری پرائیویسی (خلوت) کے ہیں۔ ان کے علاوہ آمد و رفت پر تمہارے لئے اور ان کے لئے کوئی ہرج نہیں، تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس آنے جانے والے ہو۔ اللہ تعالےٰ علیم و حکیم آدابِ زندگی کی یہ آیات تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے۔ ارشاد ہوا کہ تمہارے لڑکے بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں بھی اِذن کے ساتھ آنا چاہیئے۔ جس طرح ان سے پہلے لوگ اجازت لے کر آتے تھے۔ اللہ تعالےٰ علیم و حکیم حسنِ معاشرت کے لئے یہ احکام وضاحت سے بیان کرتا ہے۔ ارشاد ہوا وہ گھروں میں رہنے والی بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح سے رغبت نہیں ہے اگر اپنی اوڑھنیاں اتار رکھیں (بشرطیکہ زینت کا اظہار مقصود نہ ہو) تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ سمیع بھی ہے اور علیم بھی۔ ۶۰

○ (جہاد کے دوران کھانے کے بارے میں انتظام کرنے والوں یا کارکنوں سے) ارشاد ہوا کہ نابینے، لنگڑے، بیمار پر اور پھر خود تم پر کوئی ہرج نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں سے یا ماں باپ کے گھرسے یا بھائیوں، بہنوں، چچاؤں، پھوپھیوں، ماموؤں، خالاؤں، یا جن گھروں کی کنجیاں تمہارے ۔ ۱ ۔ ۲۰، ۳۱

اپنے دوستوں کے گھروں سے کھانا کھالو، خواہ پھر تم سب ساتھ بیٹھ کر کھاؤ، یا الگ الگ بیٹھ کر کھاؤ، جب تم کسی گھر میں جانے لگو تو عزیزوں کو سلام کر لیا کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور عمدہ دعا ہے، تمہارے غور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ یہ احکام بیان فرماتا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ صحیح) مومن تو وہی ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ص پر ایمان لائے ہیں اور جب کسی اجتماعی مقصد کے لئے رسول ص کے ساتھ ہوتے ہیں تو اس کی اجازت کے بغیر کہیں نہیں جاتے ایسے موقعہ پر تم سے اجازت لیتے ہیں یہ وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ص پر ایمان لائے ہیں پھر جب یہ تجھ سے بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے اجازت مانگتے ہیں تو ان میں سے جسے چاہے تو اجازت دے اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کر۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ ارشاد ہوا کہ (اے لوگو!) رسول ص کے بلانے کو ایسا معمولی بلاوا نہ سمجھ بیٹھنا جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ (رسول ص کا ادب ملحوظ رہے) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو نظر بچا کر کھسک جاتے ہیں، جو لوگ حکم الٰہی کے خلاف کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیئے۔ مبادا ان پر کوئی آفت آجائے، یا ان پر دردناک عذاب نازل ہو۔ ارشاد ہوا بے شک آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو کچھ بھی ہے اللہ الواحد القہار کے قبضہ قدرت میں ہے اسے تمہاری حالت پر اطلاع ہے۔ اور یوم بازگشت کو وہ انہیں (کفار کو) ان کے اعمال پر متنبہ کرے گا، اور اس کا علم ہر شئے پر محیط ہے۔

سورۃ الفرقان ۲۵

سورۃ الفرقان مکی ہے اس کی (۷۷) ستتر آیات ہیں اور چھ رکوع۔

قرآن مجید فرقان ہے۔ کلام الٰہی فرقان ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ حق و باطل میں اور اسلام و کفر میں کھلا کھلا امتیاز قائم کر دیتا ہے۔ قرآن مجید میں قرآن، تورات اور انجیل کو فرقان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بہت بابرکت ذات ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس نے اپنے بندے پر فرقان (اسلام و کفر اور حق و باطل کو الگ الگ کر دینے والا۔ قرآن مجید) نازل کیا۔ تاکہ وہ تمام جہان والوں کو (کفر و باطل اختیار کرنے کے عواقب سے) ڈرائے (متنبہ کرے) اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کی سلطنت آسمانوں اور زمین پر قائم ہے۔ اس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا۔ نہ اس کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اس نے ہر شئے کو خلعت تخلیق سے نوازا۔ اور پھر اس کی (تخلیق، تسویہ، تقدیر) کا ایک اندازہ مقرر کر دیا۔ اور (ان نادانوں نے) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور خود ساختہ معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی تو پیدا نہیں کر سکتے۔

وہ تو خود مخلوق ہیں اور نہ صرف یہ کہ اپنی ذات کے ضرر و منفعت پر قادر نہیں ہیں، بلکہ موت، حیات اور دوبارہ جی اٹھنے پر بھی اختیار نہیں رکھتے۔

○ ارشاد ہوا کہ کافر کہتے ہیں کہ (یہ تنزیلاتِ ربّانی) تو محض اِفک (دروغ) ہے۔ جسے رسولؐ نے گھڑ لیا ہے اور اس کام میں اسے دوسرے لوگوں نے مدد کی ہے۔ (اس تہمت میں نومسلم غلاموں جبر، یسار، عایش اور عداس کا نام لیتے تھے) پس وہ تو بڑے ظلم، اور کذب پر اتر آئے ہیں۔ اور یہ کہ تو پہلوں کی کہانیاں (افسانہ ہائے اُمَمِ ماضیہ) ہیں جنہیں اس نے (رسولؐ نے) لکھ رکھا ہے۔ اور صبح و شام سنائی جاتی ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے یہ کلام تو، اس ذاتِ بابرکت نے اتارا ہے جس پر آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کے تمام اسرار و رموز منکشف ہیں۔ وہ صاحبِ غفران ہے وہ صاحبِ رحمت و رافت ہے۔ وہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیسا رسولؐ ہے۔ جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے اس کے ساتھ ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں ہے جو اس کے ہمراہ تنذیر کے کام میں ہاتھ بٹاتا۔ یا اس کے پاس کوئی خزانہ آجاتا (جو ہم میں بانٹا جاتا) یا اس کے پاس باغ ہوتا جس سے پھل کھاتا (اور ہمیں بھی کھلاتا) اور یہ ظالم لوگ کہنے لگے کیا تم ایسے شخص کی اتباع کر رہے ہو، جس پر جادو کیا گیا ہے، دیکھو تو یہ تمہارے بارے میں کیسی کیسی باتیں بنائے پھرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے راہِ راست سے بھٹکے پھرتے ہیں اور انہیں راہ یابی کی استطاعت ہی نہیں رہی۔ بڑی برکت ہے اس ذات کی ۱۰۔ اگر اس کی مشیّت ہو تو تیرے لئے اس سے بہتر باغ بنا دے جس میں نہریں رواں ہوں، اور اس میں تیرے لئے ایک محل بلند تعمیر ہو۔

دراصل یہ (منکرینِ حق) قیامت کی مقررہ ساعت کو جھوٹ سمجھتے ہیں، ہم نے ان مکذّبینِ ساعت (منکرینِ روزِ قیامت) کیلئے نارِ سعیر (دوزخ) تیار کر رکھی ہے۔ انہیں دیکھ کر اس بھڑکتی ہوئی نار (شعلہ زن) کی خوفناک گونج اور ہیبتناک گرج وہ دور سے سنیں گے۔ جب انہیں اس دوزخ میں ڈالا جائے گا اس حالت میں وہ ایک تیرہ و تار و تنگ جگہ میں دست و پابستہ عجز و لاچاری میں پڑے ہوں گے۔ وہ وہاں موت کو پکاریں گے۔ (انہیں کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو ان سے پوچھئے تو کہ یہ (عذابِ الیم) اچھا ہے یا وہ ہمیشگی کی جنّت جس کا اہلِ تقویٰ سے وعدہ کیا گیا جو ان نیکوکار لوگوں کے اعمالِ حسنہ کا بدلہ اور ان کا آرام دہ آخری ٹھکانہ، وہ جو کچھ بھی چاہیں گے ان کیلئے وہاں مہیا ہوگا اور حیاتِ جاوداں حاصل ہوگی۔ یہ تمہارے پروردگار کے ذمّے واجب الایفاء وعدہ

○ ارشاد ہوا جب روزِ قیامت مشرکین کو اور ان کے خود ساختہ معبودوں کو جمع کیا جائے گا جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرے گا۔ کہ کیا تم ہی نے میرے ان بندوں کو ورطۂ گمراہی میں ڈالا تھا یا وہ خود راہِ ہدایت فراموش کر بیٹھے ؟ وہ جواب دیں گے بار الٰہا تو پاک ہے (تمام ملوثاتِ کائنات سے) ہمیں یہ کب شایاں ہے۔ (ہمیں کب مجال ہے) کہ تیرے سوا کسی کو اپنا کارساز بنائیں۔ لیکن تو نے انہیں اور ان کے آبا و اجداد کو آسودگئ فراواں عطا فرمائی، یہاں تک کہ وہ تیری موعظت و نصیحت فراموش کر بیٹھے اور ایک ہلاکت زدہ قوم بن کر رہ گئے۔ ارشاد ہوا کہ اس طرح تمہارے خود ساختہ معبود تمہاری ان باتوں کو جھٹلائیں گے جو تم کہہ رہے ہو۔ سو تم نہ تو عذابِ الٰہی کو ٹال سکتے ہو اور نہ کہیں سے مدد پا سکو گے اور تم میں سے جو ظلم و تعدی اختیار کرے گا ہم اسے عذابِ کبیر چکھائیں گے

○ ارشاد ہوا۔ ہم نے تم سے پہلے جس قدر رسولؑ بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے۔ ہاں ہم نے البتہ تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے۔ کیا تم (نتائجِ اعمال کے لئے) صبر اختیار کرتے ہو ؟ ربِّ پروردگار تمہارے اعمال پر نگراں ہے۔ ۲۰

ارشاد ہوا لوگوں میں سے وہ (مشرکین) جنہیں پرستشِ اعمال کے سلسلے میں ہمارے ملنے کی امید نہیں ہے یہ کہتے ہیں کہ ہم پر نزولِ ملائکہ کیوں نہیں ہوتا یا ہم کیوں اپنے پروردگار کو نہیں دیکھ پاتے۔ دراصل ان لوگوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ لیا ہے اور سرکشی میں سارے حدود سے تجاوز کر گئے ہیں۔ جس روز یہ عذاب کے فرشتوں کو دیکھیں گے تو انہیں کوئی خوشی نہیں ہوگی بلکہ چلائیں گے کہ ان کے درمیان اور فرشتگانِ عذاب کے درمیان روک ہو جائے۔ ہم ان کے اعمالِ ناشائستہ کی طرف متوجہ ہوں گے اور انہیں ذراتِ پراگندہ کی طرح زائل کر دیں گے۔ پ ۱۹

(برخلافِ ازاں) اہلِ جنت کو اس روز بہترین اقامت گاہ اور خوشگوار ترین استراحت گاہ میسر آئے گی (یہ کیفیات ہمارے حواسِ خمسہ کے ادراک سے ماوراء ہیں) آسمانی بلندیوں سے ابرہائے سفید کے شگاف سے فرشتوں کے پرے کے پرے اتارے جائیں گے۔ یہ روز اللہ رحمٰن الرحیم کی کائنات پر حقیقی بادشاہت کا دن ہوگا اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا۔ اس روز ہر ظالم انتہائی مایوسی اور کرب کے عالم میں اپنے اپنے ہاتھوں کو جھنجھلاہٹ میں چبا ڈالے گا اور پچھتائے گا کہ اے کاش میں بھی رسولؐ ہی کی راہِ ہدایت پر چلتا۔ واسفا! اے کاش میں نے فلاں کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے موعظت اور نصیحت آنے کے باوجود مجھے بھٹکا دیا اور شیطان تو ہے ہی انسان کو رسوائیوں میں تنہا چھوڑ

جاننے والا اور رسولؐ بارگاہِ احدیت میں شکایت کرے گا کہ اے میرے پروردگار بے شک میری
۳۰۔ قوم نے اس قرآن حکیم کو نشانۂ تضحیک بنا کر چھوڑ دیا!

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ ہم (اسی طرح) مجرموں کو ہر نبیؑ مرسل کا دشمن بناتے رہے ہیں۔ اور تیری ہدایت و نصرت کے لئے تیرا ربّ ہی کافی ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن (رسولؐ پر) ہم پر یکبار کیوں نہ نازل کر دیا گیا؟ (اس کی وجہ بیان ہوئی کہ) ہاں ضروری تھا کہ ہم اس کے ساتھ ساتھ تیرے دل کو اطمینان دیں اور آہستہ آہستہ نازل کریں اور (ٹھہر ٹھہر کر پڑھ) سنائیں۔ (اس میں یہ بھی ملحوظ ہے) کہ یہ کوئی انوکھا سوال تیرے سامنے پیش کریں تو ہم نے اس کا برجستہ جواب اور بہترین تفسیر (نیکوتر از روئے بیان) بھی تمہیں عطا کر دی ہے۔ جو لوگ روزِ حشر منہ کے بل جہنم کی طرف گھسیٹے جائیں گے یہ پست مقام اور غلط گام ہیں۔

○ ارشاد ہوا ہم نے موسیٰؑ کو توریت دی اور اس کے بھائی ہارونؑ کو اس کا وزیر بنایا۔ پھر ہم نے دونوں سے کہا کہ ان لوگوں کی طرف دعوتِ رشد و ہدایت لے کر جاؤ جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی ہے پھر ہم نے انہیں بیخ و بُن سے اکھاڑ پھینکا اور (اس طرح) جب نوحؑ کی قوم نے رسولوں کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں غرق کر دیا۔ اور انہیں لوگوں کے لئے نشان (درسِ عبرت) بنا دیا۔ اور ہم نے ظالموں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور اسی طرح عاد، ثمود اور اصحاب الرّس (کنوئیں والے۔ یمامہ کے علاقے میں کوئی شہر، غالباً وادئ رُمہ کے علاقے میں واقع ہے واللہ اعلم بالصواب) اور اس زمانے کی احکامِ الٰہی سے نافرمانی کرنیوالی بہت نسلیں (ہم نے ہلاک کر دیں) سبھی کو ہم نے ہلاک ہونے والوں کی مثالیں دے دے کر سمجھایا (اور سرکشی پر) انہیں بری طرح برباد و غارت کر دیا۔ اور یہ اسی بستی پر بھی گذرے ہیں جس پر بہت بُری بارانِ زحمت برسائی گئی۔ (غالباً سدوم کی بستی مراد ہے)
۴۰۔ کیا یہ لوگ ان مقاماتِ عبرت کا مشاہدہ نہیں کرتے رہتے۔ بلکہ یہ تو مرنے کے بعد جی اٹھنے کی توقع ہی نہیں رکھتے۔

○ ارشاد ہوا اور اے رسولؐ (ان کی بے نصیبی دیکھو) جب یہ تمہیں دیکھتے ہیں تو مذاق اڑاتے ہیں کہ کیا یہ وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے رسول مبعوث کیا ہے؟ اگر ہم بتوں سے اپنی وفاداری پر استوار نہ رہتے تو اس نے تو ہمیں اپنے (خود ساختہ) معبودوں سے برگشتہ ہی کر دیا تھا۔ ان نادانوں کو نزولِ عذاب پر جلد ہی علم ہو جائے گا کہ گم کردہ راہ کون تھا؟ اے رسولؐ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا۔ کیا تم اس کی ہدایت کی ذمہ داری لے سکتے ہو؟ کیا تم یہ خیال

کئے ہوئے ہو کہ ان میں سے اکثر کی سمعی اور عقلی قوتیں / صلاحیتیں بحال ہیں ؟ (نہیں) یہ تو محض جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ گم کردہ۔

○ ارشاد ہوا اے مخاطب تو نے اپنے پروردگار کی اس حکمتِ بالغہ کو نہیں دیکھا کہ اس نے سایہ کو کس طرح پھیلا دیا ہے (لمبا کر دیا ہے) اور اگر اس کی مشیت ہوتی تو وہ اسے ظلِ ساکن بنا دیتا۔ اور پھر ہم نے آفتابِ عالم تاب کو سائے کی شناخت بنا دیا۔ اور پھر (سایہ کو) ہم (آفتاب) کے طلوع کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ سمیٹے جاتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا اور اللہ تعالےٰ کی ذات وہ ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پوشش / لباس بنایا، نیند کو موجبِ راحت اور دن کو وقتِ برخاست بنایا۔ (اٹھ کھڑا ہونے کا وقت بنایا) اور اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جو بارانِ رحمت کے نزول سے پہلے، خوش خبری لانے والی، خوشگوار ہوائیں بھیجتا ہے۔ اور ارشاد ہوا کہ ہم نے آسمانوں کی بلندیوں سے آبِ پاکیزہ نازل کیا، تاکہ خشک ویران بستیوں کو سرسبز و شاداب بنا دیں۔ اس آبِ پاکیزہ میں سے اپنی پیاسی مخلوقِ حیوانی و انسانی کی تشنگی دور کر دیں ہم ابرِ بارانِ رحمت کے اس عمل کو ان کے سامنے بار بار لاتے ہیں تاکہ انہیں موعظت اور انعامِ الٰہی کی یاد دہانی ہو لیکن اکثریت نے کفرانِ نعمت ہی کیا۔ ۵۰

○ ارشاد ہوا اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں عواقبِ اعمالِ بد سے ڈرانے والا رسول مبعوث کر دیتے (لیکن آفتابِ رسالتِ محمدی کی شعاعیں عالمگیر ہیں) تم اسے رسول ؐ کافروں کا کہنا نہ مانو اور قرآن مجید کی تعلیمات کے ذریعے سے زبردست جہاد کا آغاز کر دو۔ اللہ تعالےٰ کی ذات وہ مہتم بالشان ذات ہے جس نے دو سمندروں کو ملا رکھا ہے، ایک لذیذ و شیریں، دوسرا تلخ و شور۔ دونوں کے مابین ایک پردہ اور مستحکم آڑ اور روک بنا دی گئی (اوشینولوجی کا موضوع ہے۔ ۳/۲ کرۂ ارض پانی پر مشتمل ہے اس میں صرف پیسیفک کا رقبہ تقریباً ساڑھے چھ کروڑ مربع میل ہے۔ خطۂ آبی میں ہر سال ۶۵۰۰ مکعب میل سے زیادہ پانی دریاؤں سے آتا ہے جو اپنے ساتھ تمام تر ارضی نمکیات وغیرہ لاتا ہے اس آیت کا اعجاز یہ ہے کہ اس کی مثال دریائے مس سی پی اور ینگ سی کیانگ میں ملتی ہے ان کا میٹھا پانی سمندر کے کھاری پانی سے اس وقت تک مخلوط نہیں ہوتا جب تک کہ وہ بہت آگے تک سمندر میں نہ پہنچ جائے۔)

○ ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ کی ذات ستودہ صفات وہ ہے جس نے انسان کی تخلیق ایک (حقیر لونہدر) پانی سے کی پھر اس سے تذکیر و تانیث کی رعایت سے نسب و صہر کے الگ الگ سلسلے قائم کئے۔ (ذو نسب: مرد کی جانب سے ذو صہر عورت کی جانب سے (دامادی) نسبتی رشتے دو ہیں جو آبا و اجداد

کے تعلق سے پیدا ہوں اور صہری وہ رشتے جو نکاح سے پیدا ہوں) اور تیرا پروردگار ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (اور ان کافروں کو دیکھو کہ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو معبود بنائے ہوئے ہیں، جو انہیں نہ تو نفع دے سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اور کافر احکام الٰہی کے خلاف بڑی مستعدی سے کمر بستہ ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ﷺ ہم نے تمہیں نیکوکاروں کو بشارت دینے والا اور بدکاروں کو اپنے عواقب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ میں دینِ حق کی تبلیغ کا کوئی صلہ نہیں چاہتا بجز اس کے کہ کوئی شخص راضی خوشی اپنے پروردگار کی طرف لے جانے والا صحیح راستہ اختیار کرلے اور توکل کرو، اس حیِّ لایموت پر (وہ زندہ جسے موت ہے ہی نہیں) اور اس کی حمد و ثنا کے ساتھ اس کی تسبیح کرو نیز اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے۔ اس کی ذات وہ ہے جس نے آسمانوں کی بلندیاں اور زمین کی وسعتیں اور اس کے مابین جو کچھ بھی ہے۔ چھ ادوار میں خلق کیں اور پھر خود عرشِ قدرت و اختیارِ کائنات پر متمکن ہو گیا وہ رحمانیتِ کبریٰ کا عظیم ترین مظہر ہے۔ (معلوم نہیں تو اس کی صفاتِ عالیہ کا بیان کتبِ سماویہ کے اہلِ خبر سے پوچھ لے) جب ان منکرینِ حق سے کہا جاتا ہے کہ اللہ الرحمٰن کی عظمتوں کے سامنے سربسجود ہو جاؤ تو وہ کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے؟ کیا جسے بھی تو ہمیں کہہ دے اسی کو سجدہ کر دیں اور اس سے ان کی ضد اور نفرت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ۶۰

○ ارشاد ہوا بڑی برکتوں والی وہ ذات ہے جس نے آسمانی بلندیوں میں ستارے بنائے اور ان میں سراج (تاباں) اور قمرِ منیر (روشن) سے ان کی خوشنمائی میں اضافہ کیا۔ وہی عظیم المرتبت ذات ہے جس نے لیل و نہار کو ایک دوسرے کا متعاقب بنایا۔ (ان روشن نشانیوں سے) جو چاہے غور و فکر کرے یا جو چاہے بارگاہِ ربوبیت میں شکر گزاری کرے اور پھر اب اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی صفات کا احاطہ ہے) اللہ الرحمٰن کی رحمانیتِ کبریٰ کی لذّتِ عبودیت میں سرشار تو وہ بندگانِ مقبول ہیں جو زمین پر عجز و انکسار سے چلتے ہیں، جب انہیں بے سمجھ لوگ ناسمجھی کی بات کرتے ہیں تو ان کی طرف سے سلامتی ہی کی دعا ہوتی ہے۔ ان کی راتیں اپنے رب کے حضور سجود و قیام میں بسر ہوتی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں، جو بارگاہِ ربوبیت میں درخواست گزار ہوتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹائے رکھ بے شک دوزخ کا عذاب بڑی ہی تکلیف والا ہے۔ وہ تو بہت بُری قرارگاہ اور بدترین قیام گاہ ہے۔ (عبادالرحمٰن) وہ ہیں جب مال خرچ کرنا ہوتا ہے تو وہ اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ تنگی (بُخل)

وقال الذین ۱۹

○ ارشاد ہوا یہ (عباد الرحمٰن) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔ یہ (عباد الرحمٰن) ارتکابِ زنا بھی نہیں کرتے، اور جو کوئی ایسے (اعمالِ زشت) میں مبتلا ہو گیا روزِ حشر اسے دوگنا عذاب ہو گا۔ اور وہ ذلیل و رسوا ہو کر اسی عذاب کا شکار رہے گا۔ اس میں البتہ استثناء اس کی ہے جو حضورِ حق میں تائب ہوا، ایمان لایا اور نیکوکاری کی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو بھلائیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ صاحبِ غفران ہے اور صاحبِ رحمت ہے۔

○ ارشاد ہوا جو توبہ کرتا ہے اور عملِ صالح اختیار کرتا ہے، تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ کما حقہٗ رجوع۔ عباد الرحمٰن وہ لوگ ہیں جو جھوٹی شہادت نہیں دیتے اور جب کہیں بیہودہ باتوں سے گزرتے ہیں تو باوقار طریق سے گزر جاتے ہیں۔ اور جب انہیں آیاتِ الٰہی کا درسِ موعظت دیا جاتا ہے تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے (بلکہ سمع و بصر کی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ان پر غور کرتے ہیں) اور عباد الرحمٰن وہ لوگ ہیں جو بارگاہ ربوبیت میں دست بدعا ہوتے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیویوں اور بچوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کی پیشوائی کا منصب عنایت فرما۔ ارشاد ہوا انہی لوگوں کو اپنی منظم مرتب اور پابندِ ضابطۂ شریعت زندگی (صبر) کی جزا جنّت کے منازلِ بلند کی صورت میں ملے گی اور جب وہ وہاں جائیں گے تو تحیات و تسلیمات سے ان کا استقبال ہو گا۔ انہیں وہاں غیر فانی زندگی عطا ہو گی۔ کتنی (خوبصورت) قرارگاہیں اور (پُرمسرت) قیام گاہیں ان کی منتظر ہیں!

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار کو اگر تم نہیں پکارو گے تو اسے تمہاری کیا پروا ہے۔ اب جبکہ تم آیاتِ بیّناتِ باری تعالیٰ کی تکذیب کر چکے ہو تو اس کے لئے (آخرت) کی سزا تمہیں لازماً ملے گی۔

سورۃ الشعراء ۲۶ | سورۃ الشعراء مکی ہے اس کی (۲۲۷) آیات ہیں اور گیارہ رکوع ہیں۔

جاہلی عرب شعراء کا گہوارہ تھا۔ دیوارِ کعبہ پر معلقات آویزاں کئے جاتے تھے اور انہیں عربی تہذیبی اور ثقافتی قدروں کا عظیم سرمایہ سمجھا جاتا تھا۔ قرآن مجید نہ نظم ہے نہ نثر۔ اس کا اعجاز ہے کہ شعراء عرب نے اعتراف کیا کہ وَمَا ہٰذا قول البشر۔ اس سورت میں شعراء کا ذکر بھی آتا ہے اس لئے اسے الشعراء کے نام سے موسوم کیا گیا۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے انتہا مہربانی کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ طسم (حروفِ مقطعات جن کا علم اللہ تعالےٰ کو اور اس کے رسول کو ہے) یہ حقائقِ حیات و کائنات و کھول کھول کر بیان کرنے والی کتاب کی آیات ہیں۔ اے رسولؐ یوں لگتا ہے کہ تم اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر دوگے کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ اگر ہماری مشیّت ہوتی تو آسمان سے ایسی نشانی (عذاب!) نازل کر دیں کہ ان کی گردنیں اس کے سامنے خم ہو جائیں۔ ان کے پاس اللہ الرحمٰن کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت (نظامِ ہدایت) لاتا ہے یہ اس سے روگردانی کرتے ہیں انہوں نے آیاتِ الٰہی کو جھٹلا دیا ہے۔ اب جلد ہی ان کو اس حقیقت کا علم ہو جائے گا جس کا وہ استہزا کر چکے ہیں۔

ارشاد ہوا اے رسولؐ یہ زمین میں حیاتیاتی حقیقتیں نہیں دیکھتے کہ ہم نے قسما قسم کی نر و مادہ نباتات پیدا کی ہیں۔ اس میں علاماتِ معرفتِ الٰہی ہیں (ہر ورق دفتریست معرفتِ کردگار) لیکن اکثریت اس شعورِ ایمانی سے محروم ہے۔ اور بلا شبہ تیرا پروردگار صاحبِ غلبہ اور صاحبِ رحمت ۱۰۔ ہے۔ ارشاد ہوا (وہ وقت یاد کرو جب) ہم نے موسیٰؑ سے کہا کہ ظالم قوم (قومِ فرعون) کی اصلاح کے لئے جاؤ۔ کیا وہ راہ تقویٰ اختیار نہیں کرتے؟ موسیٰؑ نے درخواست کی کہ اے میرے پروردگار مجھے خدشہ ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے۔ میرا سینہ بات کرتے وقت رکتا ہے اور میری زبان (خوش اسلوبی سے اظہار بیان پر) رواں نہیں۔ تو ہارونؑ کو پیغام دے۔ اور پھر (قبطیوں) کا مجھ پر ایک الزام بھی ہے۔ اس لئے خدشہ ہے کہ وہ کہیں مجھے قتل نہ کر دیں۔ (آپ کے گھونسے سے ایک قبطی مر گیا تھا وہ ایک اسرائیلی پر ظلم کر رہا تھا)۔ ارشاد ہوا ہر گز نہیں تم دونوں ہماری نشانیاں (عصا اور یدِ بیضا) لے کر جاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ سب کچھ سنتے رہیں گے۔ ارشاد ہوا تم دونوں (موسیٰؑ و ہارونؑ) فرعون کے پاس جاؤ (ریان بن ولید بن وامعر یا رعیمس ثانی واللہ اعلم بالصواب) اور اسے کہو کہ ہم سارے جہانوں کے پروردگار کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دو (موسیٰؑ اور ہارونؑ فرعون کے پاس دعوتِ توحید لے کر گئے) تو فرعون نے کہا کیا ہم نے تمہاری بچپن میں پرورش نہیں کی تھی؟ اور تو نے ہمارے پاس زندگی کے کئی سال گزارے اور وہ جو کچھ تو نے کر دیا سو کر دیا ۲۰۔ اور تو کفرانِ نعمت کر رہا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ میں نے وہ کام عالمِ بے خبری میں کیا تھا۔ سو میں تمہارے خوف سے بھاگ گیا اور موہوباتِ الٰہی سے مجھے دانائی عطا ہوئی اور مجھے سلسلۂ رُسل میں شامل کر لیا گیا۔ اور تو جس احسان کی بات جتا رہا ہے تو وہ یہی تھا نا کہ تو نے بنی اسرائیل کو طوقِ غلامی میں جکڑ رکھا تھا فرعون نے یہ سوال کیا کہ یہ ربّ العالمین کون ہے؟ موسیٰؑ نے کہا کہ وہ مہتم بالشّان ذات، اگر تم

یاد کرو تو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں اسی کا نظامِ ربوبیت کارفرما ہے۔ فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا سنتے ہو؟ موسیٰؑ نے (اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا) وہ پروردگار تمہارا بھی ہے اور تمہارے آباواجداد کا بھی! (فرعون نے پھر اپنے درباریوں سے مخاطب ہوکر کہا) تمہارا یہ رسولؐ جو تمہاری طرف مبعوث ہوا ہے ضرور دیوانہ ہے۔ موسیٰؑ نے کہا اگر تم عقل سے کام لو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ پروردگارِ عالم مشرق اور مغرب اور اس کے درمیان جو کچھ ہے۔ اس کا رب ہے۔ فرعون نے دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ تم نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا تو میں اے موسیٰؑ تجھے پابندِ سلاسل اور داخلِ زنداں کردوں گا۔ موسیٰؑ نے کہا خواہ میں تیرے پاس ایک روشن چیز لاؤں؟ فرعون نے کہا لے آؤ اگر تم سچّے ہو! موسیٰؑ نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا تو وہ (آشکارا) ہو بہو اژدہا بن گیا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ بغل سے باہر نکالا تو دیکھنے والوں کے لئے یدِ بیضا (یدِ درخشندہ) تھا۔ فرعون نے اپنے اعیانِ سلطنت سے کہا یہ تو ایک ماہرِ فن جادوگر ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں جلا وطن کردے۔ اب تمہاری کیا رائے ہے؟ فرعون کے درباریوں نے مشورہ دیا کہ موسیٰؑ اور ان کے بھائی کو کچھ وقت تک روک لیجئے اور اس دوران میں شہروں میں نقیب بھیج دیجئے کہ وہ جادو کے علم کے بہترین ماہرین کو تیرے پاس لے آئیں۔ چنانچہ ایک روز وقتِ مقرر پر سب جادوگر اکٹھے کئے گئے اور لوگوں سے اس اجتماع میں شریک ہونے کے لئے کہا گیا تاکہ ہم (فرعون کے ساتھی) جادوگروں کی اتباع کریں جب وہ موسیٰؑ پر غالب آجائیں۔

○ ارشاد ہوا جب جادوگر میدان میں اُترے تو فرعون سے پوچھا کہ اگر ہم نے موسیٰؑ پر غلبہ حاصل کرلیا تو کیا ہمیں کوئی بڑا انعام ملے گا۔ فرعون نے وعدہ کیا کہ وہ انہیں اپنے زُمرۂ مقربین میں شامل کرے گا۔ پھر موسیٰؑ نے جادوگروں سے کہا "ڈالو جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے انہوں نے فوراً اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈال دیں اور پکارے فرعون کے اقبال سے ہمیں غالب ہوں گے۔ پھر موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈالا اور وہ فوراً ان کی ساحرانہ شعبدہ بازیوں کو (رسیاں اور لاٹھیاں سانپ، اور اژدہا دکھائی دینے لگے تھے) ہڑپ کر گیا۔ اپنے سحر کو اس طرح ناکام اور قطعی طور پر غیر موثر دیکھ کر، سارے جادوگر بارگاہ ربوبیت میں سجدہ ریز ہوگئے اور انہوں نے برملا اعلان کیا کہ ہم سارے جہانوں کے پروردگار پر ایمان لائے ہیں جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا رب ہے فرعون نے چلّا کر کہا کہ ساحرو تم میری اجازت کے بغیر موسیٰؑ کی بات مان گئے یقیناً موسیٰؑ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے (اس کی سزا یہ ہے کہ) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹی طرف سے کٹواؤں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکاؤں گا۔

وقال الذین ۱۹

○ ارشاد ہوا کہ جادوگروں کی استقامتِ ایمانی کا یہ عالم تھا کہ وہ کہہ اٹھے کہ کوئی ہرج
۵۰۔ نہیں۔ہم اس طرح اپنے پروردگار کی بارگاہِ رحمت و مغفرت میں پہنچ جائیں گے اور ہمیں امید ہے کہ ہمارا
پروردگار ہماری خطائیں معاف فرما دے گا کیونکہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔اور ہم نے
موسیٰؑ کو وحی کی راتوں رات میرے بندوں کو ساتھ لے کر نکل جا یقیناً تمہارا تعاقب کیا جائے گا
ارشاد ہوا فرعون نے شہروں میں فوج جمع کرنے کے لئے ہرکارے (نقیب) بھیجے کہ یہ ایک مختصر
سی جماعت ہے انہوں نے ہمیں غضبناک کر دیا ہے۔ ہم ایک ہتھیار بند (مسلّح) قوم ہیں (ان کا
قلع قمع کرنا ہمارے لئے مشکل نہیں) اس طرح ہم نے انہیں اِن چمن زاروں خوشگوار چشموں، گنجینوں
۶۰۔ اور بہترین آسائیش گاہوں سے نکال لائے اور اس طرح ہم نے ان تمام ستوں کو بنی اسرائیل کا وارث
بنا دیا۔ صبحدم ہی وہ ان کے تعاقب میں روانہ ہوگئے۔جب دونو گروہ بالمقابل ہوئے تو اصحابِ
موسیٰؑ چلّا اٹھے، ہم تو دشمنوں کے ہاتھوں پکڑے گئے! موسیٰؑ نے تسلّی دی کہ ہرگز نہیں میرے ساتھ میرا
پروردگار ہے وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا۔

○ ارشاد ہوا ہم نے وحی کے ذریعے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ اپنا عصا دریا پر مار! یکایک دریا
پھٹ گیا اور اس کا ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہوگیا۔اسی مقام پر ہم دوسرے گروہ کو قریب
لے آئے اور موسیٰؑ اور اس کے ساتھی تمام لوگوں کو ہم نے بچا لیا، اور دوسروں کو غرق کر دیا۔ اس
واقعہ میں آیاتِ الٰہی ہیں۔لیکن اکثر لوگ ایمان کی دولت سے بے نصیب ہیں۔بے شک تیرا
پروردگار زبردست بھی ہے اور رحیم بھی۔

ارشاد ہوا اے رسولؐ انہیں ابراہیمؑ کے حالات سناؤ، جب اس نے اپنے باپ (آذر)
۷۰۔ اور اپنی قوم سے سوال کیا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، کچھ بت ہیں جن کی
ہم عبادت کرتے ہیں اور انہی پر معتکف بھی ہوتے ہیں، ابراہیمؑ نے پوچھا کیا جب تم انہیں پکارتے
ہو تو یہ تمہاری پکار سنتے ہیں؟ کیا یہ تمہیں کوئی منفعت پہنچا سکتے ہیں یا نقصان کر سکتے ہیں؟ انہوں نے
سیدھا سادا جواب دیا کہ ابراہیمؑ ہم نے اپنے آبا و اجداد کو اسی طرح بت پرستی کرتے دیکھا ہے۔
ابراہیمؑ نے کہا کیا تم نے اور تمہارے پہلے آبا و اجداد نے بچشم خود انہیں دیکھا ہے جن کی عبادت
کرتے ہو؟ ابراہیمؑ نے کہا یہ تو سب میرے دشمن ہیں، بجز اس ذاتِ ربوبیتِ کبریٰ کے جو تمام
جہانوں کا پالنے والا ہے۔ وہ مہتم بالشان ذات ہے جس نے مجھے خلعتِ تخلیق سے نوازا ہے
اور مجھے راہِ ہدایت پر قائم رکھتا ہے وہ تو میری ضروریاتِ زندگی (شراب و طعام) کی

۸۰- کفالت کرتا ہے۔ اور جب میں المناک امراض کے شکنجے میں پھنس جاتا ہوں تو وہ شافیٔ مطلق مجھے شفا بخش دیتا ہے وہ حیّ و قیوم ہے جو مجھ پر موت طاری کرے گا اور پھر مجھے زندگی دے گا۔ اور جس کی ذات مجمع الصفات سے مجھے امیدِ کامل ہے کہ سزا و جزا کے دن وہ رحمت کامل میری خطاؤں کو ڈھانپ لیگا۔ اے میرے پروردگار! مجھے کمالِ حکمت و حکومت کی عظمتیں بخش اور مجھے نیکوکاروں کے گروہ میں شامل کر دے۔ اور آئندہ نسلوں میں میرا ذکرِ خیر جاری و باقی رکھ مجھے نعمتوں سے مالامال جنّت کا وارث بنا دے اور میرے باپ کو اپنے سایۂ غفرانِ رحمت میں لے لے وہ راہ بھول گیا تھا۔ اے اللہ مجھے اس دن کی ذلت و رسوائی سے بچا جس روز بعث بعد الموت ہو گی۔ جس دن نہ تو مال و منال دنیاوی کوئی نفع دے سکیں گے اور نہ بیٹے۔ اس میں مستثنیٰ وہ مردِ پاکباز ہو گا جو بارگاہِ صمدیت میں دلِ بے عیب لے کر حاضر ہو۔ اس روز جنّت کی نعمتیں اہلِ تقویٰ کے قریب لے آئی جائیں گی اور راہِ راست سے بھٹکے ہوؤں کو دوزخ کا نظارا کرایا جائے گا۔ اور ان سے سوال کیا جائے گا تمہارے خود ساختہ معبود کہاں ہیں؟ اللہ تعالےٰ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اپنی ہی نگہداشت کر سکتے ہیں؟ پس وہ اور انہیں گمراہ کرنے والے معبود اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اور شیطان کے سارے کے سارے لشکر بھی ان کے ساتھ (جہنم رسید ہوں گے) وہ آپس میں لڑائی جھگڑا کرتے ہوئے کہیں گے اللہ کی قسم ہم تو کھلی گمراہی میں تھے جب (اے معبودانِ باطل) ہم تمہیں پروردگار کے برابری کا درجہ دیتے تھے۔ ہمیں تو انہی بدکاروں نے غلط راہ پر ڈالا ہے۔ پھر

۱۰۰- اب ہمارا نہ تو کوئی سفارش کنندہ ہے اور نہ مخلص دوست۔ اگر ہمیں دنیا میں دوبارہ لوٹ کر جانا ہو تو ہم مومنوں کا طریقِ زندگی اختیار کر لیں گے۔ اور اے رسولؐ تیرا پروردگا غالب ہے عالمِ تکوینیات پر اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ نوحؑ کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی نوحؑ نے ان سے کہا کہ تم راہِ تقویٰ کیوں نہیں اختیار کرتے اور میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس تمہارے لئے رسالت کی امانت ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ تقویٰ شعار بن جاؤ اور میرا کہا مانو۔ اور (دیکھو) میں تم سے تبلیغِ دین پر کوئی اُجرت نہیں چاہتا۔ مجھے اجر کی طلب تو اس پروردگار سے

۱۱۰- ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ سو اللہ تعالےٰ کے تقویٰ شعار بن جاؤ اور میرا کہنا مانو۔ انہوں نے کہا کیا ہم تم پر ایمان لائیں درآں حالیکہ تیرے پیروکار تو بڑے ہی رذیل لوگ ہیں۔ نوحؑ نے کہا مجھے ان کے اعمال کی خبر نہیں ہے ان کا محاسبۂ اعمال تو میرے پروردگار نے کرنا ہے۔

وقال الذین ۱۹

۲۸۶

اے کاش تم کچھ تو سوچو! میں ایمان لانے کے لئے آنے والوں کو حقیر سمجھ کر دھتکارتا نہیں۔
میں تو اعمالِ بد کے واضح نتائج بد سے خوف دلانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا اے نوحؑ اگر تو اپنی
پند و موعظت سے باز نہ آیا تو ہم تجھے سنگسار کر دیں گے۔ نوحؑ نے بارگاہِ ربوبیت میں فریاد کی کہ
اے میرے ربّ میری قوم نے میری تکذیب کی ہے۔ سو تو (از راہِ لطف و کرم) میرے اور ان
کے درمیان فیصلہ ہی کر دے اور مجھے اور میرے مومن ساتھیوں کو ان کے مظالم سے نجات دے
۱۲۰۔ پس ہم نے اسے اور اس کے ساتھ جو بھری کشتی میں سوار تھے سب کو بچا لیا اور اس کے بعد باقی لوگوں
کو غرق کر دیا۔ (اس واقعہ میں) نشانِ عبرت ہے لیکن ان کی اکثریت لذّتِ ایمانی سے
بے نصیب ہے اور تیرا پروردگار صاحب غلبہ ہے اور بار بار رحم کرنے والا۔

○ ارشاد ہوا کہ قوم عاد (جنوبی عرب کی ایک نافرمان قوم جس کا نسب عاد بن عوص بن ارم
بن سام بن نوحؑ تھا) نے رسولوں کی تکذیب کی جب ان کے بھائی ہود (سامی نسل کے پیغمبر) نے ان سے
کہا کہ تم تقویٰ شعار بن جاؤ۔ اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے تبلیغِ دین کا کوئی معاوضہ نہیں
چاہتا۔ مجھے اجر میرا پروردگار دے گا جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ تم ہر بلند مقام پر یادگاریں بنانے
کا بے فائدہ کام کرتے ہو۔ اور عمارتوں کی تعمیر میں اعلیٰ درجے کی کاریگری کا مظاہرہ کرتے ہو تمہیں گمان ہے
۱۳۰۔ شاید تم ان (عظیم بالشان محلات) میں ہمیشہ رہو گے اور جب کسی قوم پر گرفت کرتے ہو تو بڑی جابرانہ
گرفت۔ پس اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت سے منہ نہ موڑو۔

○ ہودؑ نے کہا اس کارسازِ مطلق نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی ہے جو تمہارے علم میں ہیں۔
اس (رحمتِ کامل) نے تمہیں (مفید) چارپایوں سے مدد دی ہے، تمہیں (ہمدرد) بیٹوں سے مدد دی
ہے۔ (لہلہاتے ہوئے) باغوں اور (خوشگوار) چشموں سے مدد دی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کفرانِ نعمت
کی وجہ سے تم پر کوئی سخت دن کا عذاب نہ آ جائے۔ قوم عاد نے جواب دیا، کہ تمہارا وعظ کرنا یا نہ کرنا
ہمارے لئے یکساں ہے۔ (اور یہ جو باتیں تم کہہ رہے ہو) اگلے لوگوں کی باتیں ہیں۔ اور ہمیں کوئی عذاب
نہیں ہوتا ہے! انہوں نے رسول کی تعلیمات کی تکذیب کی ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ اس واقعہ میں
۱۴۰۔ نشانِ عبرت ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان کی لذت سے بے نصیب ہیں۔ اور تیرا پروردگار
صاحب غلبہ اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ قوم نے (ایک نافرمان لیکن انجینئرنگ میں باکمال قوم جس کا وطن عرب کا شمالی مغربی
علاقہ تھا۔ ثمود بن جشر بن ارم بن سام بن نوحؑ مشہور نسب ہے) رسولوں کو جھٹلایا۔ ان کے بھائی

صالحؑ نے انہیں کہا کہ تم راہِ تقویٰ کیوں اختیار نہیں کرتے۔ میں وہ رسولؐ ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رسالت وہدایاتِ زندگی کی امانتیں تمہارے لئے لایا ہوں۔ سو تم تقویٰ شعار بن جاؤ اور میری اطاعت کرو۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں تبلیغِ دین کے لئے تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا اجر تو سارے جہانوں کے پروردگار کے پاس ہے۔ اور کیا تم جس عیش وسکون کی زندگی میں مستغرق ہو تمہیں انہیں آسائش وسہولت میں چھوڑ دیا جائے گا۔ (ان سرسبز وشاداب) باغات میں، ان خوشگوار چشموں میں، ان لہلہاتی ہوئی کھیتیوں میں اور ملائم خوشہ نخیل میں اور پہاڑوں میں سے سموچے کے سموچے تراشیدہ فخریہ محلات میں سو تم راہِ تقویٰ اختیار کرو۔ اور میری فرماں برداری کرو اور حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والوں کا کہا نہ مانو جو زمین میں فساد انگیزی کا سبب ہیں، اور اصلاح دشمن ہیں۔ قومِ ثمود نے صالحؑ سے کہا، تم پہ تو کسی نے جادو کر دیا ہے۔ تو ہماری طرح کا بشر ہی تو ہے۔ اگر صداقت کا دعویٰ ہے تو کوئی ثبوت میں اللہ کی نشانی لے آ! صالحؑ نے کہا یہ اونٹنی ہے ایک دن اس کے پانی پینے کا ہے اور ایک معلوم دن تم سب کا، دیکھو اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا۔ ورنہ تمہیں ایک بڑے سخت دن کا عذاب آئے گا۔ ان (نافرمان لوگوں) نے اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ پھر نادم ہوئے۔ پھر انہیں عذابِ الٰہی نے آ پکڑا اس واقعہ میں نشانِ عبرت ہے لیکن ان میں اکثر لوگ لذتِ ایمان سے بے نصیب ہیں۔ بلا شبہ تیرا پروردگار صاحبِ غلبہ اور باربار رحم والا ہے۔

۱۶۰۔ ۞ ارشاد ہوا۔ لوطؑ کی قوم نے رسولوں کی تکذیب کی۔ جب ان کے بھائی لوطؑ نے (لوطؑ بن جاران بن تارخ۔ ابراہیمؑ کے بھتیجے) کہا کیا تم راہ تقویٰ اختیار نہیں کرتے؟ میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسالت وہدایت کی امانت لایا ہوں، پس راہِ تقویٰ اختیار کرو اور میری پیروی کرو۔ اور میں تم سے تبلیغِ دین کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا ہوں۔ میرا اجر تو اس اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ کیا تم (شہوت رانی کے لئے عورتوں کی بجائے) مردوں کے پاس جاتے ہو اور (اس غرض کے لئے) تمہارے پروردگار نے تمہارے لئے جو بیویاں پیدا کی ہیں، انہیں چھوڑ دیتے ہو۔ تم تو بڑے ہی حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔ انہوں نے لوطؑ سے کہا اے لوطؑ اگر تو اپنی اس موعظت سے باز نہ آیا تو ہم تجھے جلاوطن کر دیں گے۔ لوطؑ نے کہا میں تو تمہارے اس رویے سے سخت بیزار ہوں۔ اور دعا کی اے میرے پروردگار مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے ۱۷۱ اعمالِ سُوء سے بچا۔ پھر ہم نے اسے نجات دی اور اس کے سارے کنبے کو بجز ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی (لوطؑ کی زوجہ اور آلِ ... تحقیق ڈاکٹر محمد عزالدین) پھر ہم نے سب کو

۱۶۵ا۔۱۷۰۰

ہلاک کردیا۔ پھر ہم نے ان پہ شدید بارش برسائی۔ یہ ڈرائے ہوئے اور سہمے ہوئے بدقسمت انسانوں
کے لئے بری ہی بُری بارش تھی۔ اس واقعہ میں نشانِ عبرت ہے لیکن اکثریت لذّتِ ایمانی سے
بے نصیب ہے۔ بلاشبہ تیرا پروردگار صاحبِ غلبہ اور بار بار رحم والا ہے۔

ارشاد ہوا اصحاب الایکہ (عرب و شام کی شاہراہ پہ ایک بستی کے نافرمان لوگ۔ بقولے تبوک
کا قدیم نام) نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب شعیبؑ (شعیبؑ بن میکیل موسیٰؑ کے خُسر، صفورہ کے والد) نے
ان سے کہا کہ کیا تم تقویٰ شعار نہیں بنتے؟ میں تمہارے لئے رسالاتِ [illegible]ی کا امین رسولؐ ہوں۔
پس اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ میں تم سے تبلیغِ دین کا کوئی اجر نہیں چاہتا
۱۸۰۔ مجھے اجر تو میرا اللہ دے گا جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

○ ارشاد ہوا شعیبؑ نے کہا پیمانہ (ناپ) پورا دیا کرو۔ لوگوں کو نقصان دینے والے نہ بنو۔
صحیح ترازو سے تولو۔ لوگوں کو ان کی اشیاء کم نہ دو۔ اور زمین میں اقتصادی لوٹ سے فساد نہ پھیلاتے پھرو۔
اس اللہ تعالےٰ کا تقویٰ کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلی مخلوق کو زیورِ تخلیق سے آراستہ کیا وہ لوگ
کہنے لگے۔ تم پہ کسی نے جادو کر دیا ہے۔ تو تو ہماری طرح کا ایک بشر ہی ہے۔ اور ہم تجھے کاذب
سمجھتے ہیں، اگر تو سچا رسول ہے تو بددعا کر کے ہم پہ کوئی آسمان کا ٹکڑا گرا دے۔ شعیبؑ نے تمہارے
کرتوتوں سے میرا پروردگار خوب باخبر ہے۔ پس اصحاب الایکہ نے شعیبؑ کی تکذیب کی اور انہیں
سائبان کی طرح محیط بادلوں کے عذاب نے آن پکڑا۔ اور وہ سخت دن کا عذاب تھا۔ البتہ اس واقعہ
۱۹۰۔ میں درسِ عبرت ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان کی لذّت سے بے نصیب ہیں۔ بلاشبہ تیرا پروردگار
صاحبِ غلبہ و صاحبِ رحمت ہے۔ یہ قرآن مجید تنزیلاتِ ربّانی میں سے ہے جو اس سارے جہانوں
کے پروردگار نے نازل فرمائی ہیں۔ وحی کی یہ امانت جبریلؑ کے ذریعے سے جو بڑا امانتدار فرشتہ ہے
تیرے دل پہ اتاری گئی ہے تاکہ تو لوگوں کو اعمالِ بد کے انجامِ بد سے ڈرانے والوں میں شامل ہو جائے
اور پھر اس وحی کی زبان بھی عربی ہے جو (اظہارِ مطالب میں) صاف اور فصیح ہے۔ (الہاماتِ قرآنی کا
یہ نظام پہلے صحیفوں میں بھی موجود ہے۔ کیا ان مکّہ کے کفار کے لئے یہ نشانی کافی نہیں ہے کہ اس
نظامِ الہامی کو بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں۔ (ہم نے قرآن مجید کو عربی زبان میں اس لئے
نازل کیا ہے کہ) اگر ہم اسے کسی عجمی (غیر عرب) پہ نازل کرتے اور وہ یہ آیات انہیں پڑھ کر سناتا
۲۰۰۔ تو اس پہ کبھی ایمان نہ لاتے یہ انکار ہم نے ان کے اعمالِ بد کی سزا کے طور پہ ان مجرموں کے دلوں میں
ڈال رکھا ہے۔ لہٰذا یہ لوگ جب تک دردناک عذاب کی سزا نہیں پا لیں گے۔ ایمان نہیں لائیں گے

یہ عذابِ الٰہی ان پر اچانک نازل ہوگا اور انہیں اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہوگی۔ تب یہ کہیں گے کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟ ارشاد ہوا تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کو جلد چاہتے ہیں؟

○ ارشاد ہوا اے مخاطب کیا تو نے دیکھا ہے اگر ہم سالہا سال تک انہیں آرام و آسائشِ حیات سے لطف اندوز ہونے دیں پھر ان پر وہ عذاب نازل ہو جس کا ڈراوا انہیں دیا جاتا ہے تو کیا وہ سامانِ راحت و آسائش ان کے کسی کام آئے گا؟ ہم نے کسی بستی کو ہلاکت کا شکار نہیں بنایا جب تک کہ انہیں بُرے اعمال کے نتائج سے ڈرانے والے رسول نہیں بھیجے۔ (مرسل کی بعثت کا مقصد) تذکیر اور یاد دہانی تھی اور ہم ظالم نہیں ہیں۔ (تمہارا یہ شبہ کہ الہامات کاہنوں اور شیاطین پر اتر سکتے ہیں محض اتہام ہے) یہ قرآن شیاطین لے کر نہیں اترتے۔ یہ ان کا کام نہیں ہے۔ اور نہ وہ اس کے مستطیع ہیں۔ انہیں وحیٔ الٰہی کے مقامِ سماعت سے الگ کر دیا گیا ہے۔ ۲۱۰

○ ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی معبود کو نہ پکارو، ورنہ تم عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ارشاد ہوا اے رسول اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو بُرے کاموں کے نتائجِ بد سے خوف دلاؤ اور اہلِ ایمان میں سے جو تیری اتباع کرتا ہے اس سے مُروّت و تواضع سے پیش آؤ۔ اگر یہ لوگ تیری نافرمانی کریں تو انہیں کہہ دو کہ میں تمہارے اعمالِ شنیعہ سے بیزار ہوں۔ اور اس صاحب غلبہ اور رحمتِ کامل اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ جو تجھے دیکھتا ہے جب خلوتِ شب میں تو اس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور تجھے اس حالت میں بھی دیکھتا ہے جب تو سجدہ گزاروں میں شامل ہو کر محوِ عبادت ہوتا ہے۔ بلا شبہ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ ۲۲۰

اے رسول کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر نازل ہوتے ہیں؟ وہ ہر دروغ باف گنہگار پر اترتے ہیں۔ سنی سنائی باتیں پہنچاتے ہیں اور ان میں اکثر باتیں جھوٹ ہوتی ہیں۔ ارشاد ہوا کہ رہے شاعر (دورِ جاہلیت کے عرب شعراء) ان کی فکری و عملی تقلید تو گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں۔ تم دیکھتے نہیں ہو۔ فکرِ سخن میں وادی وادی بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور ان کے قول اور فعل میں کوئی مطابقت نہیں۔ ہاں اس گروہ میں مستثنےٰ وہ اہلِ ایمان اور نیکوکار لوگ ہیں جو ذکرِ الٰہی (زندگی کی اونچی قدروں کا شعوری احساس) میں کثرت سے مصروف رہتے ہیں ان کی بے جا ہجو کی جائے تو اس کے مطابق ہی بدلہ لیتے ہیں اور ظالموں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی (بالآخر) کس جگہ بازگشت ہے۔

سورۃ النمل ۲۷

سورۃ النمل مکّی ہے۔ اس کی ترانوے ۹۳ آیات اور سات رکوع ہیں۔
عربی میں نملۃ، چیونٹی کو کہتے ہیں النمل (چیونٹیاں) اس کی جمع ہے۔ اس سورت میں اسرائیلی

وقال الذین ۱۹

صاحبِ حکم و حشم نبی حضرت سلیمانؑ بن داؤد (۹۹۰ ق م تا ۹۳۲ ق م) کا واقعہ ذکر ہے اور اس میں ایک چیونٹی دوسری چیونٹیوں سے کہتی ہے اے چیونٹیو! اپنے اپنے سوراخوں میں جا گھسو کہیں سلیمانؑ کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے۔ چیونٹیوں کے اس واقعے کے سبب سے اس سورت کا نام النمل ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ طٰس (حروفِ مقطّعات ہیں جن کی تاویل اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے علم میں ہے) یہ آیاتِ بیّنات، قرآن مجید کی ہیں، جو کتاب روشن ہے۔ اہلِ ایمان کے لئے ہدایت اور بشارت ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں، جو نظامِ عبادات اور نظامِ معاشیات (حسبِ وحیٔ الٰہی) قائم کرتے ہیں اور روزِ قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ کافر تو وہ لوگ ہیں جو یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ انہیں مادی دنیا کے کام ہم نے اچھے کر دکھائے ہیں سو وہ ان خام خیالوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ (یہ وہ بدقسمت لوگ ہیں) جنہیں بُری سزا ملنا ہے انہی کو آخرت میں سب سے زیادہ خسارہ اٹھانا ہے۔

اے رسولؐ بے شک بڑے حکمت والے اور بڑے علم والے (اللہ تعالےٰ) کی طرف سے یہ قرآن مجید عطا کیا جا رہا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنے اہلِ خانہ سے کہا کہ (تم سردی میں اور صحیح سمتِ منزل سے بے خبری کے سبب پریشان نہ ہوں) میں نے آگ دیکھی ہے میں وہاں جا کر تمہارے لئے (منزل کے لئے) خبر لاؤں گا یا کوئی انگار سلگا کر لاؤں گا۔ تاکہ تم تاپو، سینکو یا گرم ہو سکو۔ جب موسیٰؑ اس مقام پر پہنچا تو اسے ندا آئی کہ جو آگ میں اور اس کے ارد گرد ہے وہ مبارک ہے پاک ہے وہ اللہ تعالےٰ جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اے موسیٰؑ! یہ میں اللہ ہوں، غالب اور حکمت والا۔ اور تو اپنا عصا (زمین پر) ڈال دے۔ (موسیٰؑ نے عصا زمین پر ڈال دیا) دیکھا تو وہ عصا یوں جنبش کر رہا تھا جیسے ایک قسم کا سانپ ہو۔ موسیٰؑ پیٹھ ۱۰۔ پھیر کر بھاگا۔ اور پیچھے مڑ بھی نہ دیکھا۔ ہم نے کہا اے موسیٰؑ! خوف مت کھا، کیونکہ رسول میرے حضور ڈرا نہیں کرتے الّا اس کے جس نے ظلم کیا پھر بُرائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا۔ میں تو صاحبِ غفران ہوں میں تو صاحبِ رحمت ہوں۔ ہاں تو اپنا ہاتھ ذرا اپنے گریبان میں ڈالو، وہ بے عیب سفید نکلے گا۔ یہ دونوں ملا کر نو نشانیاں فرعون اور اس کی قوم کے ...

لوگ تو نا فرمانِ احکامِ خداوندی ہیں (ان دو کے علاوہ جادوگروں کی شکست، بددعا سے ملک[2] بھر میں قحط، طوفان، ٹڈی دل، غلے کے ذخائر میں سسریاں اور انسانوں کے لئے جوئیں، مینڈکوں کا طوفان، خون) ارشاد ہوا سو جب ان (فرعونیوں) کے پاس ہماری واضح اور کھلی نشانیاں آئیں (بصیرت افروز معجزے آئے) تو وہ کہنے لگے یہ تو بڑا واضح جادو ہے۔ انہوں نے اس کا ظلم و استکبار سے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے۔ پھر دیکھ کے ان نظامِ زندگی کو تہ و بالا کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔

○ ارشاد ہوا ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو حکمت و حکومت کا علم دیا۔ وہ دونوں بارگاہِ ربّ العالمین میں سربسجود ہو کر کہنے لگے سب تعریفیں اس ذاتِ باری تعالٰے کو سزاوار ہیں جس نے (ہم پر عنایاتِ خصوصی نازل فرمائیں اور) ہمیں بہت سے صاحب ایمان بندوں پر فضیلت دی۔ داؤدؑ کا وارث سلیمانؑ ہوا۔ اس نے لوگوں سے کہا۔ اے بنی نوعِ انسان! ہمیں طیور کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں عالمِ اسباب کی تمام اشیاء بخش دی گئی ہیں۔ یہ اس ربّ العالمین کا فضلِ افزوں ہے۔ سلیمانؑ کے لئے جنوں، انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع ہوتے تھے۔ (کئے جاتے تھے) اور ان کی باضابطہ نظم و تادیب ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے۔ تو ایک چیونٹی نے چلا کر کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ مبادا تمہیں سلیمانؑ اور اس کی فوجیں بے خبری میں روند ڈالیں۔ سلیمانؑ اس چیونٹی کی بات پر خوشی سے مسکرایا۔ اور کہا! اے میرے پروردگار مجھے توفیق ارزانی فرما کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا ہے۔ اور یہ کہ میں وہ عملِ صالح اختیار کروں جو تیری رضا کا باعث ہو، تو اے ذوالجلالِ والاکرام مجھے اپنی رحمتِ بے پایاں سے اپنے صالح بندوں میں شامل فرما دے۔

○ ارشاد ہوا کہ جب سلیمان نے ایک مرتبہ پرندوں کی حاضری طلب کی تو کہا مجھے ۲۰۔ ہُدہُد کہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ کیا وہ غیر حاضر ہے؟ میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے یقیناً ذبح کر دوں گا۔ یا وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بیان کرے۔ بہت دیر نہ گزری تھی کہ ہُدہُد (پرندہ) آ گیا اور اس نے سلیمانؑ سے کہا حضور میں نے وہ معلومات حاصل کی ہیں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں، میں سبا (صنعاء۔ یمن) سے تین رات کے فاصلے پر ملکہ بلقیس کا پایۂ تخت) سے آپ کے لئے ایک باوثوق اطلاع لایا ہوں، میں نے ایک عورت کو اہل سبا پر حکومت کرتے پایا ہے اس کے پاس پوری سلطنت کا حشم و خدم ہے اور اس کا ایک عظیم الشان تخت ہے۔ میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالٰے کو چھوڑ کر سورج کی پرستش کرتے دیکھا ہے اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں

بڑے اچھے کر دکھائے ہیں، انہیں راہِ ہدایت سے روک دیا ہے اور وہ بے راہ رو ہیں۔ وہ اس اللہ تعالےٰ کے سامنے سربسجود نہیں ہوتے جو آسمان کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی ہر پوشیدہ بات نکال باہر کرتا ہے اور تمہارے ظاہر و پوشیدہ ہر راز کو جانتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہ عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔

○ سلیمانؑ نے کہا اے ہُدہُد ہم دیکھ لیتے ہیں کہ تمہارا بیان مبنی بر حق ہے یا مبنی بر کذب، میرا یہ خط لے جا، یہ انہیں دے دے، پھر وہاں سے واپس آجا، پھر دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ سلیمانؑ نے بلقیس کو خط لکھا۔ اس خط پر بلقیس نے اہلِ دربار کو بلا کر کہا۔ اے اہلِ دربار میری طرف ایک بڑا معزز خط بھیجا گیا ہے۔ وہ سلیمانؑ کی طرف سے (اور یوں ہے کہ) شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے (تمہیں خبردار کیا جاتا ہے کہ) میرے سامنے تکبّر نہ کرو اور مطیع ہو کر چلی آؤ۔ بلقیس نے کہا اے اہل دربار مجھے اس اہم معاملے میں مشورہ دو۔ میں تمہاری موجودگی (اور مشاورت کے بغیر) کوئی فیصلہ نہیں کیا کرتی۔ اہلِ دربار بولے ملکۂ معظمہ! ہم بڑی قوی اور بڑے آزمودہ کار جنگجو ہیں۔ بایں ہمہ حکمرانی کی باگ تمہارے ہاتھ ہے جو حکم آپ دیں گی تعمیل ہوگی، ملکہ نے کہا کہ (تاریخ شہادت دیتی ہے کہ) بادشاہ جب کسی مفتوح شہر یا آبادی میں داخل ہوتے ہیں تو ان کا نظام امن و امان تہ و بالا کر دیتے ہیں اور وہاں کے صاحبِ عزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور سلیمانؑ (اور اس کے لشکر کے لوگ بھی) بھی یہی کریں گے۔ میں ان کے خط کے جواب کے ساتھ انہیں کچھ تحفہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا جواب لاتے ہیں۔ جب ملکۂ سبا کا ایلچی سلیمانؑ کے پاس آیا تو سلیمانؑ نے کہا کیا تم مجھے مال سے مدد دینا چاہتے ہو حالانکہ جو مجھے اللہ تعالےٰ نے دے رکھا ہے وہ اس سے بہت بہتر ہے جو تم لائے ہو۔ یہ ہدیہ تمہی کو زیبا ہے (کیا تم اس تحفے پر اتراتے ہو؟) اپنی ملکہ کے پاس لوٹ جاؤ اور ہم اس پر ایسے لشکروں سے حملہ آور ہوں گے جن کا وہ مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ اور ہم انہیں ذلیل و خوار کر کے وہاں سے نکال دیں گے۔ (اس پیغام پر ملکہ سبا نے سلیمانؑ کی خدمت میں خود آنے پر آمادگی کا اظہار کیا اور وہ سبا سے بیت المقدس روانہ ہوئی) سلیمانؑ نے اہلِ دربار سے کہا کہ تم میں سے کوئی ہے جو اس کا تخت میرے پاس لے آئے۔ قبل ازیں کہ وہ میرے پاس فرمانبردار ہو کر آئیں۔ ان میں سے درباری جنوں میں سے ایک دیو نے کہا کہ میں لا دیتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں آپ کا دربار برخواست ہو) مجھ میں اس تخت کے اٹھانے کی قوت بھی ہے اور صلاحیت بھی۔ اس درباری نے

جن کے پاس الکتاب کا علم تھا کہا کہ میں آنکھ جھپکنے سے پہلے لا دیتا ہوں۔ (روایات میں آصف بن برخیہ کا نام بھی آتا ہے خضر کا بھی واللہ اعلم بالصواب) جب سلیمانؑ نے تخت کو اپنے پاس رکھا پایا تو پکار اٹھے یہ سب کچھ میرے پروردگار کے فضلِ بے نہایت کے طفیل ہے اس میں میری آزمائش ہے کہ میں اس کی عنایاتِ بے غایات پر شکرانِ نعمت کرتا ہوں یا کفرانِ نعمت۔ دراصل جو شخص بھی (اس) صورت میں شکر ادا کرتا ہے وہ اپنے فائدے کے لئے شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے نیاز اور بزرگی والا ہے پھر سلیمانؑ نے کہا کہ اس کے لئے تخت کی ظاہری صورت بدل دو دیکھیں اسے صحیح پہچان رہتی ہے یا نہیں۔ (یعنی صحیح صورتِ حالات کا پتہ چلتا ہے یا نہیں)۔

○ ارشاد ہوا جب بلقیس دربارِ سلیمانی میں پہنچی تو اس سے پوچھا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے کہنے لگی یوں لگتا ہے کہ یہ وہی ہے۔ اور ہمیں تو پہلے ہی (آپ کے تصرفاتِ روحانی کا) علم ہو چکا تھا۔ اور ہم پہلے ہی فرماں بردار ہو چکے ہیں۔ اور بلقیس کو ایمان کی چاشنی سے لذت یاب ہونے سے ان خود ساختہ معبودوں نے محروم کر رکھا تھا، جن کی وہ اللہ تعالٰے کو چھوڑ کر عبادت کرتی تھی اور کافرہ تھی۔ اسے کہا گیا اس محل میں چلئے جب وہ چلی تو فرش کی طرف دیکھا اسے یوں لگا کہ گہرے پانی کا حوض ہے چنانچہ اس نے پائنچے اٹھائے اور دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ سلیمانؑ نے کہا یہ ایسا محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں اس پر وہ پکاری اے میرے پروردگار میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور (اب) میں سلیمانؑ کے ساتھ اس رب پر ایمان لاتی ہوں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

○ ارشاد ہوا (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے قومِ ثمود کے پاس ان کا بھائی صالحؑ بھیجا (جس نے انہیں کہا کہ اللہ تعالٰے کی عبادت کرو تو وہ دو گروہ بن کر آپس میں بحث و مباحثہ کرنے لگے۔ صالحؑ نے کہا تم بھلائی سے پہلے برائی کے طلبگار کیوں ہو جاتے ہو؟ تم اللہ تعالٰے سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے تاکہ تم اللہ تعالٰے کے سایۂ رحمت میں آجاؤ۔ قوم نے صالحؑ سے کہا تم سے اور تمہارے پیروکاروں سے تو ہمیں بدشگونی کا نشان ملتا ہے۔ صالحؑ نے کہا (نیک و بد) شگون اللہ تعالٰے ہی کی طرف سے ہیں۔ دراصل تم لوگ اللہ تعالٰے کی طرف سے آزمائش میں ڈالے گئے ہو۔ شہر میں نو ۹ جتھہ بند لوگ تھے۔ جو ملک میں غنڈہ گردی کرتے تھے۔ اور اصلاح سے کوسوں دور تھے۔ (انہوں نے مسکوٹ کی) بولے آپس میں حلفیہ اقرار کرو۔ ہم شب کی تاریکی میں صالحؑ اور اس کے اہل خاندان پر شبخون ماریں گے اور انہیں (قتل کر دیں گے) ان کے ورثا و متعلقین سے کہیں گے کہ ہم تو اس موقعہ پر

۵۔ موجود ہی نہ تھے۔ اور ہم اس قول میں سچے ہیں۔ انہوں نے چال چلی اور ہم نے بھی مخفی تدبیر کی اور انہیں اس کا علم ہی نہ ہو سکا۔ سو دیکھو ان کی چال کا کتنا بُرا انجام ہوا۔ ہم نے انہیں اور ان کی قوم کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ وادیٔ حجر میں ان کے برباد و غیر آباد گھروں کا چشمِ بصیرت سے مشاہدہ کرو یہ سب کچھ ان کے ظلموں کے سبب سے ہوا، اہلِ علم و دانش کے لئے اس واقعہ میں درسِ عبرت ہے ہم نے بے شک اہلِ ایمان اور اہلِ تقویٰ کو نجات دی۔ (بقول ابن کثیرؒ وہ نو جتھہ بند دعمی، دعیم، ہرم، داب، صواب، مسطح، رباب، اقدار ابن سالف)

ارشاد ہوا کہ ہم نے لوطؑ کو اصلاحِ قوم کے لئے بھیجا۔ اس نے اپنی قوم سے کہا تم جانے بوجھے بے حیائی کے کام کرتے ہو۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت رانی کے لئے جاتے ہو؟ تم تو بڑے ہی جاہل ہو! قومِ لوطؑ کا جواب تھا تو یہ کہ اے لوگو! لوطؑ اور اس کی آل کو شہر بدر کر دو، یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔ پس ہم نے لوطؑ کو نجات دی۔ اس کے گھر والوں کو نجات دی بجز اس کی بیوی (اوالہ) کے جس کا مقدّر ہم نے پیچھے رہ جانے والوں میں کیا۔ ہم نے ان لوگوں پر جن کی تنذیر مقصود تھی بہت بُری برسات کی۔

اے رسولؐ کہہ دیجئے تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کو سزاوار ہیں، اور سلام ہے، اللہ تعالےٰ کے ان بندوں پر جنہیں اس نے اپنی رحمتِ کاملہ سے شرف برگزیدگی بخشا۔ اللہ تعالےٰ بہتر ہے یا وہ خود ساختہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں؟

پ ۲۰

۶۔ ارشاد ہوا (یہ تو بتاؤ) بھلا کس نے آسمان کی بلندیاں اور زمین کی وسعتیں تخلیق کیں؟ اور بلندیوں سے تمہارے لئے پانی اتارا پھر ہم نے اس پانی سے خوشنما باغات اگائے (جن کے) درختوں کو اُگانا تمہارے لئے ممکن نہ تھا۔ کیا ان تخلیقی عظمتوں والے اللہ تعالےٰ کے سوا اس کام میں کوئی اور شریک بھی ہے؟ ایسا تو فکرِ کج ہی سوچتا ہے۔ بھلا (یہ بتاؤ) کس فاطر السموات والارض نے زمین کو جائے قرار بنایا، اس میں دریا رواں کئے، اس کے استحکام کے لئے پہاڑ بنائے اور دریاؤں میں روک رکھی، کیا اللہ تعالےٰ کے ساتھ کوئی اور معبود اس کام میں اس کا شریک ہے؟ اکثریت اس سے بے خبر ہے! (بھلا بتاؤ) جب ایک مصیبت زدہ شخص عالمِ بیقراری میں اس کے حضور فریاد کناں ہوتا ہے کون ہے جو اس کی فریاد سنتا ہے اور مصیبتوں کے بادل چھٹ جاتے ہیں! (اور کون ہے جس نے تمہیں) کائناتِ ارضی کی خلافت سونپ دی ہے، کیا اللہ تعالےٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم ان حقائق کو بہت ہی کم سمجھتے ہو، بھلا کون ہے جو خشکی اور تری کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور وہ کون ہے؟ جو اپنی رحمتِ کاملہ کے نزول سے پہلے خوشخبری کی خوشگوار

ہوائیں چلاتا ہے، کیا اللہ تعالےٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ؟ وہ شرک کے ملوثات سے مبرا ہے جس میں مشرکین اسے ملوث کرتے ہیں، بھلا کون ہے وہ ذات جو خلقت کی تخلیق کرتی ہے اور موت کے بعد از سرِ نو اس کی تخلیق پر قادر ہے اور کون ہے وہ ذات جو تمہیں آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں تمہارے لئے اسبابِ رزق (اسبابِ مرزوقاتِ حیات) فراہم کرتی ہے۔ کہدیجئے۔ اگر تم شرک کے دعویٰ میں سچے ہو تو کوئی دلیلِ (قاطع) لاؤ!

اے رسولؐ کہہ دیجئے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں کوئی بھی اللہ تعالےٰ کے سوا غیب کی بات نہیں جانتا اور نہ اس سے واقف ہے کہ بعث بعد الموت کب ہوگا ؟ آخرت کے بارے میں تو ان کا علم نارسا ہی رہا اور وہ اس کے بارے میں نہ صرف شک وارتیاب کا شکار ہیں۔ بلکہ ان کا شعور ہی بے بصر ہو گیا ہے۔ یہ کافر کہتے ہیں کہ (یہ بات بعید از قیاس ہے) کہ جب ہم اور ہمارے باپ دادا مرنے کے بعد مٹی میں مل جائیں گے تو کیا ہم زمین سے باہر نکالے جائیں گے۔ یہ وعدہ تو قبل ازیں ہمارے آبا و اجداد سے ہوتا آیا ہے۔ یہ تو افسانہ ہائے ماضیہ ہی ہیں اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے (چشمِ بصیرت سے کر) چل پھر کر اُممِ گزشتہ کے ادبار و زوال کے کھنڈر دیکھو۔ اور مجرموں کے انجام سے (درسِ عبرت لو) اے رسولؐ ان کی بدنصیبی پر ملال نہ کر اور نہ ان کفر اور سوءِ تدبیر پر دل میں تنگی محسوس کر۔ اور انہیں (اصرار ہے) کہ عذاب کا وعدہ پورا کیوں نہیں ہوتا ہے اس ڈراوے کو سچ کر دکھاؤ۔ اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے کہ شاید اس جلد عذاب کا کچھ حصہ تمہارے قریب ہی آگیا ہو اور اے رسولؐ تیرا رب تو انسانوں پر اپنا فضلِ بے نہایت ہی فرماتا ہے لیکن اکثر لوگ شکرانِ نعمت نہیں کرتے۔ اور تیرا پروردگار یقیناً جانتا ہے جو ان کے دل میں چھپا ہے اور جس کا اظہار ان کی زبانیں کرتی ہیں۔ عالمِ کائناتِ سماوی اور ارضی میں کوئی ایسی مخفی چیز نہیں ہے جو اس کتابِ روشن (قرآن مجید) میں نہ ہو۔ بلاشبہ یہ قرآن مجید بہت سی وہ باتیں (وضاحت سے) بتاتا ہے جن میں بنی اسرائیل باہم اختلاف کرتے تھے۔ لاریب یہ اہلِ ایمان کے لئے سرمایۂ ہدایت ہے اور گنجینۂ رحمت ہے۔ اے رسولؐ تمہارا پروردگار اپنے (قولِ فیصل سے) ان کے درمیان متنازعہ مسائل کا فیصلہ کر دے گا کیونکہ وہ صاحبِ غلبہ و صاحبِ علم ہے۔

اے رسول! پس تم اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھو اور لاریب تم حقِ مبین پر ہو۔ اے رسولؐ ۸۰۔ تم مردوں کو کچھ بھی تو سنا نہیں سکتے اور نہ بہروں کو اپنی پکار کی سماعت پر آمادہ کر سکتے ہو، جب وہ پشت گرداں بھاگے جا رہے ہوں۔ نہ تم (عقل کے) اندھوں کو ان کی فکری گمرہی سے نکال کر

امن خلق ۲۰

راہِ راست پر لاسکتے ہو۔ تم تو ان کو آیاتِ الٰہی سنا سکتے ہو جو آیاتِ بیّنات پر ایمان لاتے ہیں اور وہی مسلمان ہیں۔ ارشاد ہوا جب قربِ قیامت ہوگی تو ہم روئے زمین پر ایک جانور نمودار کریں گے جو ان کافروں سے (ان کی زبان میں؟) باتیں کرے گا (جو) ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اور جس دن ہم ہر اُمت میں سے ایک گروہ ان لوگوں کا جمع کریں گے جو تکذیبِ آیات کرتے تھے۔ پھر ان کی درجہ بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ ان سب کو حاضر کیا جائے گا۔ تو ان سے اللہ تعالےٰ پوچھے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا حالانکہ تمہارا محدود علم ان کی حکمتوں کا احاطہ نہ کرسکا اور اگر یہ نہیں تو تم کیا کرتے رہے ہو، اور اس دن ان کے ظلم سے ان پر الزام قائم ہو جائے گا۔ اور وہ کچھ بھی نہ بول سکیں گے۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان کے لئے رات آرام و سکون کیلئے بنائی اور دن کو روشن کیا (تاکہ تم پورا کاروبار کرسکو) اس میں البتہ صاحبِ ایمان قوم کیلئے اللہ تعالےٰ کی حکمت کی نشانیاں ہیں۔ اور جس روز صُور پھونکا جائے گا۔ اس کی وجہ سے آسمان و زمین کی تمام مخلوقات مضطرب و پریشان ہو جائے گی بجز ان کے جنہیں اللہ تعالےٰ اس ہول سے بچانا چاہے گا اور سب انتہائی عاجزی سے اس کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ (اے مخاطب) تو پہاڑوں کو جمے ہوئے دیکھ رہا ہے یہ بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ اس اللہ تعالےٰ کی کمالِ صنعتکاری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنا رکھا ہے۔ وہ تمہارے سارے اعمال سے باخبر ہے۔ جو شخص بارگاہِ صمدیت میں نیکی لائے گا، اسے اس کا اچھا بدلہ ملے گا۔ اور ایسے لوگ اس یوم اضطراب میں امن میں رہیں گے اور جو برائی کی کمائی لے کر آیا، انہیں اوندھے منہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ (اور کہا جائے گا) تمہیں وہی بدلہ مل رہا ہے جو تمہارے کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ ۹۰

کہہ دیجئے اے رسولؐ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اس شہر (مکہ معظمہ) کے پروردگار کی عبادت کروں جس نے اسے حُرمت بخشی ہے اور کائناتِ ہستی کی ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمان رہوں اور یہ بھی کہ قرآن مجید سنا دوں، جو راہِ ہدایت پر آگیا، تو اس میں اس کا اپنا بھلا ہے اور جو راہِ ہدایت سے بھٹک گیا تو انہیں اے رسول کہہ دیجئے کہ اپنے اعمال کے تم خود ذمہ دار ہو میں تو اعمالِ بد سے تمہیں ڈرانے والا ہوں۔ اے رسولؐ کہہ دیجئے سب تعریف اللہ تعالےٰ کو سزاوار ہے وہ تمہیں اپنی قدرتِ کاملہ کی نشانیاں دکھائے گا تمہیں جن سے معرفتِ کلی نصیب ہوگی اور اللہ تبارک و تعالےٰ تمہارے اعمالِ پسندیدہ و خصائلِ حمیدہ سے پوری طرح باخبر ہے۔

امن خلق ۲۰

القصص ۲۸ | سورۃ القصص مکی ہے اس میں اٹھاسی ۸۸ آیات ہیں اور نو ۹ رکوع۔

عربی میں القصُّ نشانِ قدم کو کہتے ہیں اور قصہ کہانی اور سرگزشت کو، القصص کے معانی قصے اور حالات ہیں اور زیرِ مطالعہ آیات میں حضرت موسیٰؑ اور قوم فرعون کے حالات بھی ذکر ہوئے اس لئے اس کا نام القصص ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

طسم (حروفِ مقطعات ہیں جن کا علم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول ﷺ نبی آخرالزمان کو ہے) یہ آیات کتابِ واضح قرآن مجید کی ہیں۔ ہم اے رسول ﷺ تمہیں موسیٰؑ اور فرعون کا کچھ حال پڑھ سناتے ہیں! جو اہلِ ایمان کے لئے بالکل حق ہے۔ فرعون نے بلا شبہ ملک مصر میں سرکشی کی۔ ملک میں لوگوں کی اجتماعی قوت توڑ کر انہیں گروہ درگروہ کر دیا۔ اور ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو بڑا کمزور بنا دیا گیا تھا۔ ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیتا تھا (تاکہ وہ قبطیوں کی نسل بڑھائیں) بلا شبہ فرعون مفسد تھا۔

ارشاد ہوا ہم چاہتے تھے کہ اس ملک کے ان لوگوں پر جنہیں ملک میں کمزور کر دیا گیا تھا۔ احسانِ خصوصی کریں ان کے ہاتھ میں ہم عنانِ قیادت و امامت دیں اور وراثتِ ملکی کی باگ دوڑ انہیں تھما دیں۔ اور ان کے ملک کی جڑیں قوی اور مستحکم کر دیں اور فرعون، ہامان (مشیرِ خاص فرعون) اور ان کے لشکروں کو وہ ہزیمت و شکست دکھا دیں جس کا ان کو خطرہ تھا۔

ارشاد ہوا کہ ہم نے اُمِ موسیٰؑ کو الہام کیا کہ تو موسیٰؑ کو دودھ پلاتی رہ جب تجھے ڈر ہو کہ موسیٰؑ کو قتل کر دیا جائے گا تو اسے دریا میں ڈال دینا، حزن و ملال کا شکار نہ ہونا ہم حسن تدبیر سے تیرے پاس لوٹا دیں گے۔ اور اسے اپنی رسالت کے منصب پر فائز کر دیں گے (امِ موسیٰؑ نے اپنے بیٹے کو صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دیا) پھر اسے فرعون کے گھر والوں نے (آسیہ زوجہ فرعون) اٹھا لیا تاکہ وہ ان کے لئے دشمن بنے اور ان کے غم کا باعث بنے، بلا شبہ فرعون، ہامان اور ان کا لشکر خطاکار تھے۔

اور فرعون کی بیوی (آسیہؓ) نے (بچے کو دیکھ کر فرعون سے کہا) یہ تو میرے لئے اور تیرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اسے قتل نہ کرو، ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے نفع رساں ہو اور ہم اسے بیٹا ہی بنا لیں۔ اور وہ نتیجے سے باخبر نہ تھے، اور موسیٰؑ کی ماں کا دل بیٹے کی جدائی میں بے چین ہو گیا۔ قریب تھا کہ وہ اس کی ماں ہونے کا اظہار کر بیٹھتی اگر ہم اس کے دل کو نہ بہلاتے

کرتے تاکہ وہ ہمارے وعدے پر یقین لائے۔ اور موسیٰؑ کی ماں کے اس کی (موسیٰؑ کی) بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے چلی جا، اور پھر خود اسے اجنبی بن کر دیکھتی رہی اور لوگوں کو اس کا علم نہ ہوا۔ ہم نے پہلے سے موسیٰؑ پر دودھ دائیوں کا دودھ روک دیا تھا۔ (موسیٰؑ کی بہن) بولی تمہیں ایسے گھر والے بتاؤں جو اس بچے کو تمہارے لئے پرورش کریں اور اس کے خیر خواہ ہوں۔ (انہوں نے اثبات میں جواب دیا) اور ہم نے موسیٰؑ کو اس طریق سے اپنی ماں کی طرف لوٹا دیا، تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ حزن و ملال سے نجات پائے اور جان لے کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ برحق ہے۔ لیکن اکثر اس سے واقف نہیں ہیں۔

○ ارشاد ہوا جب موسیٰؑ جوان ہوئے اور صحت مند توانائی کو پہنچے تو ہم نے اسے حکمت و حکومت کی بھرپور صلاحیتیں عطا کیں۔ ہم نیکوکاروں کو اسی طرح اجر دیتے ہیں۔ (ایک روز) موسیٰؑ شہر سے گزر رہا تھا جب کے اکثر لوگ محوِ استراحت تھے۔ اس نے دیکھا دو شخص مقابلہ کر رہے تھے۔ ایک بنی اسرائیلی (اس کی جماعت کا) تھا اور دوسرا اس کا دشمن (قبطی)۔ بنی اسرائیلی نے موسیٰؑ سے مدد مانگی۔ موسیٰؑ نے (مظلوم اسرائیلی کی حمایت میں) قبطی کو گھونسا رسید کیا وہ مر گیا۔ موسیٰؑ نے کہا کہ یہ شیطان کے عمل کی وجہ سے ہوا۔ بے شک شیطان کھلا گمراہ کن دشمن ہے۔ پھر اس نے دعا کی اے پروردگار بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے تو مجھے مہربانی فرما کر اپنے دامنِ مغفرت میں لے لے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اسے بخش دیا، بے شک اللہ تعالےٰ صاحبِ غفران اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا اے میرے پروردگار تو نے جو مجھ پر فضلِ خصوصی فرمایا ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں گنہگاروں کا کبھی بھی مددگار نہیں ہوں گا۔

○ ارشاد ہوا۔ موسیٰؑ نے اس شہر میں ڈر اور انتظار میں صبح کی۔ اتنے میں کل والا (مظلوم اسرائیلی) جس نے مدد مانگی تھی پھر ملا۔ اور اسے مدد کے لئے پکارنے لگا۔ موسیٰؑ نے کہا یقیناً تو کھلا (صریح) گمراہ ہے۔ جب موسیٰؑ نے بڑھ کر اسے جو ان دونوں کا دشمن (قبطی) تھا پکڑنا چاہا (تو اسرائیلی سمجھا کہ موسیٰؑ اس پر حملہ کرے گا سو) وہ پکار اٹھا۔ اے موسیٰؑ کیا تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو۔ جس طرح کل تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ یوں لگتا ہے کہ تم چاہتے ہو کہ ملک بھر میں زبردستی کرتے پھرو، اور تم اصلاحِ حال نہیں کرنا چاہتے۔ (قبطی نے فرعون کو مخبری کر دی کہ موسیٰؑ نے ایک قبطی کو قتل کر دیا) شہر کے دوسرے حصے سے ایک موسیٰؑ کا (خیر خواہ) بھاگا بھاگا آیا اور موسیٰؑ کو اطلاع دی کہ فرعون کے درباری (بڑے لوگ) مشورہ کر رہے ہیں کہ تمہیں قتل

بہ کردیں۔ میرا خیر خواہانہ مشورہ یہ ہے کہ تم یہاں سے بھاگ جاؤ۔

○ ارشاد ہوا کہ موسیٰؑ وہاں سے خائف، نتیجۂ عمل کا منتظر (پریشانی کے عالم میں) روانہ ہوا۔ اور دعا کی کہ اے میرے پالنے والے مجھے ظالم قوم کی دست بُرد سے بچا! جب اس نے مدائن (مدین) کا رخ کیا (مصر سے قریب اور آباد علاقہ یہی تھا) تو کہا کہ امید ہے میرا رب مجھے سیدھے راستے پر ڈال دے گا۔ جب وہ مدین کے پانی کے گھاٹ پر پہنچا اس نے وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو (اپنے مویشیوں کو پانی پلاتے دیکھا۔ اور ان کے علاوہ (ورے) دو عورتوں کو پایا جو اپنی بکریوں کو روک رہی تھیں۔ موسیٰؑ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے ؟ انہوں نے کہا جب تک کہ چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا کر نہ لے جائیں ہم اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں۔ ہمیں اس لئے یہاں یہ مشکل درپیش ہے کہ ہمارا باپ عمر رسیدہ اور بوڑھا ہے۔

○ ارشاد ہوا موسیٰؑ نے ان کی بکریوں (جانوروں) کو پانی پلا دیا پھر ذرا ہٹ کر سائے میں آگیا اور کہا اے میرے پروردگار تو میری طرف اپنی جناب سے جو بھی اچھی چیز اتارے میں اس کا حاجت مند (محتاج) ہوں۔ (ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ) اس کے پاس ان دو عورتوں میں سے ایک عورت باحیا طریق سے چلتی ہوئی آئی اور کہا (اے شخص) میرا ابو تمہیں بلا رہا ہے تاکہ تمہیں پانی پلانے کی اُجرت دے۔ موسیٰؑ جب اس کے پاس گئے (شعیبؑ کے پاس) اور اس سے تمام ماجرا بیان کیا۔ تو اس نے (شعیبؑ نے) کہا اے موسیٰؑ! خوف نہ کر تم ظالم قوم سے بچ آئے ہو۔ ان دونوں عورتوں میں سے ایک نے کہا ابا جان! اسے نوکر رکھ لیجئے۔ اب تو بہترین نوکر وہ رکھیں گی نا جو قوی بھی ہے اور امین بھی (اس میں دونو اوصاف ہیں قوی بھی ہے اور امین بھی) شعیبؑ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا تم سے نکاح کر دوں۔ شرط یہ ہوگی کہ تم آٹھ سال تک میری ملازمت کروگے اور اگر تم دس سال پورے کرو تو یہ تمہارا مجھ پر احسان ہوگا۔ (یہ فیصلہ تجھے کرنے کا اختیار ہے) میرا مقصد تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تو تم مجھے (اپنے معاملات میں) مردِ صالح پاؤ گے۔ موسیٰؑ نے کہا آپ کے اور میرے درمیان یہ معاہدہ طے پا گیا۔ ہاں ان دونوں مدتوں میں سے جو میں پوری کر دوں، اسے قبول کر لیا جائے، اور مجھے کسی زیادتی کا سامنا نہ ہو اللہ تعالےٰ میرے اس قول پر گواہ ہے (صفورا سے موسیٰؑ کا نکاح ہو گیا) پھر جب موسیٰؑ نے وہ مدتِ معینہ پوری کر دی، تو وہ اپنے گھر والوں کو لے کر چلا اس نے کوہ طور کی طرف سے آگ دیکھی۔ اس نے گھر والوں سے کہا ذرا رکو! میں نے آگ دیکھی ہے شاید وہاں جا کر میں

تمہارے لئے راہ کی کوئی خبر لاؤں یا آگ کا انگارہ آتش پارہ لے آؤں۔ تاکہ تم سردی سے بچنے کیلئے
آگ تاپو (سینکو) جب وہ اس کے پاس پہنچا تو وادی کے دائیں کنارے پر ایک مقام نزول برکات
۳۰۔ میں درخت سے غیبی ندا آئی کہ اے موسیٰؑ میں اللہ ہوں، سارے جہانوں کا پروردگار۔ تم اپنا عصا
زمین پر ڈال دو۔ (موسیٰؑ نے ایسا ہی کیا عصا سانپ بن گیا) جب موسیٰؑ نے اسے حرکت کرتے
ہوئے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر الٹے پاؤں بھاگ نکلے اور پیچھے دیکھا تک نہیں۔ ارشاد ہوا اے موسیٰؑ
آگے بڑھو، خوف مت کرو، تم امن پانے والوں میں سے ہو اب اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو
وہ بے عیب (بے داغ) سفید نکلے گا۔ اور خوف زائل کرنے کے لئے اپنا بازو اپنی طرف ملا۔
اب تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کے لئے دو روشن دلیلیں ہیں ۔
بلاشبہ وہ لوگ بڑے نافرمان ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا اے میرے پروردگار، میں نے ان کے ایک
قبطی کو قتل کیا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے مار ہی نہ ڈالیں۔ اور میرا بھائی ہارونؑ وہ مجھ سے
زیادہ فصیح اللسان ہے اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرے، مجھے یہ
ڈر ہے کہ (وہ طلاقت لسانی میں مجھ سے تیز ہیں) وہ میری کھلی تکذیب کریں گے۔
○ ارشاد ہوا اے موسیٰؑ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی کی مدد سے مضبوط کریں گے۔
تجھے غلبہ دیں گے۔ تم پر انہیں دسترس حاصل نہ ہوگی۔ ہماری ان نشانیوں کے سبب سے تم
اور تمہارے تمام تابع فرمان لوگ غالب رہیں گے۔ جب موسیٰؑ ہماری کھلی نشانیاں لے کر آیا۔ تو
لوگوں نے کہا کہ تو محض مصنوعی جادوگر ہی ہے اور (یہ جو ہدایت کی باتیں موسیٰ کہتا ہے) ہم نے
ایسی باتیں اپنے پہلے باپ دادوں سے نہیں سنیں۔ موسیٰ نے جواب دیا۔ میرا پروردگا خوب جانتا
ہے جو اس کی طرف سے پیغام ہدایت لایا ہے۔ اور اسے ہی علم ہے عاقبت کس کی اچھی ہے
بلاشبہ ظالم لوگ نجات سے محروم رہیں گے۔
○ ارشاد ہوا فرعون نے اپنے سرداروں سے کہا! میں تو اپنے سوا تمہارے کسی معبود کو
نہیں جانتا ہوں (اپنے وزیر اعلیٰ ہامان سے کہا) ہامان! میرے لئے خشت ہائے پختہ سے
ایک محل بنوا دو تاکہ میں موسیٰؑ کے معبود کو جھانکوں، میں تو بالیقین اسے کاذب سمجھتا ہوں اور
فرعون اور اس کے عساکر نے ملک میں ناحق استکبار کیا اور انہیں یہ گمان گزرا کہ ان کی ہمارے
۴۰۔ پاس بازگشت نہیں ہے پس ہم نے اسے اور اس کے عساکر کی گرفت کی اور انہیں دریا میں
غرق کر دیا۔ سو دیکھ لو! ظالموں کی عاقبت کیا ہے۔

امن خلق ۳۰

ارشاد ہوا ہم نے انہیں ایسا پیشوا بنایا ہے جو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن انہیں کہیں سے مدد نہیں ملے گی۔

ان کی بدحالی و مردودیت کا یہ عالم ہوگا کہ اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگی رہے گی اور قیامت کے دن وہ خراب حال اور مقبوح ہوں گے۔

○ ارشاد ہوا گزشتہ کئی نسلوں کی ہلاکت و بربادی کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو توریت دی، جس میں عالمِ انسانیت کے لئے بصیرتیں، ہدایتیں اور رحمتیں تھیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ ارشاد ہوا اے رسولؐ تم اس وقت گوشۂ مغرب میں موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰؑ کو احکامِ توریت بھیجے، نہ ہی تم اسوقت کے شاہدین میں سے تھے، تجھ سے پہلے کے یہ احوال ہیں، کہ ہم نے کئی نسلیں پیدا کی پھر ان پر مدت دراز گزر گئی، اور تو اس وقت مدین والوں میں بھی نہیں رہتا تھا کہ ہماری آیات انہیں سناتا، لیکن ہم اس عرصے میں مسلسل رُسل بھیجتے رہے۔ اور تم کنارۂ طور پر نہ تھے جب ہم نے موسیٰؑ کو آواز دی، لیکن یہ تمہارے ربّ کا انعام ہے کہ تجھے یہ سب معلومات حاصل ہیں تاکہ تم ان کفارِ (عرب کو) کو اپنے اعمالِ بد کے انجامِ بد سے ڈراؤ، جن کے پاس تم سے پہلے کوئی رسول انہیں اپنے اعمالِ بد کے انجامِ بد سے ڈرانے نہیں آیا، تمہاری تنذیر سے (ہوسکتا ہے کہ یہ) نصیحت حاصل کریں۔ (اگر یہ بات نہ ہوتی کہ) ان کے اپنے اعمالِ سُو کے سبب سے ان پر مصیبت نازل ہو جائے پھر کہتے اے پروردگار تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ مبعوث کیا تاکہ ہم تیرے احکامِ واضح کا اتباع کرتے اور ہم مومن ہو جاتے۔ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آگیا تو بولے۔ رسولِ (عربی) کو وہی کچھ (معجزوں کی اشارہ ہے) کیوں نہ دیا گیا جو موسیٰ کو دیئے گئے تھے۔ (ان سے پوچھئے) کیا انہوں نے قبل ازیں جو موسیٰ کو آیاتِ بینات دی گئیں۔ ان سے انکار نہیں کر دیا تھا۔ کہنے لگے دونوں دونو جادوگر آپس میں موافق و متفق ہیں۔ اور کافر برملا کہتے ہیں کہ ہم تو کسی کو بھی نہیں مانتے اے رسولؐ کہہ دیجئے تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی کتاب (احکام لاؤ) جو ان دونو کتابوں سے زیادہ ہدایت والی ہو تاکہ میں اس کی پیروی کروں (ایسا کر دکھاؤ) اگر تم سچے ہو۔ اے رسولؐ پس اگر اُن سے کوئی جواب نہ بن پڑے تو جان لو کہ یہ لوگ محض اپنی خواہشاتِ نفسانی کے بندے ہیں اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت کے بغیر ہی اپنی خواہشاتِ نفسانی ہی کی پیروی کر رہا ہے۔ بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت سے سرفراز نہیں کرتا۔ ۵۰

امن خلق ۲۰

۸۰۱۲

○ ارشاد ہوا کہ ہم البتہ ان کی طرف (مسلسل) ہدایت بھیجتے رہے تاکہ ان کی یاددہانی ہو جن کو ہم نے قبل ازیں کتابِ ہدایت دی وہ اس پر ایمان لائے ہیں اور جب اُن پر آیاتِ الٰہی کی تلاوت ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس نظام کی دل سے تصدیق کرتے ہیں، یہ سرچشمۂ صداقت ہے جو ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔ ہم تو اسے پہلے ہی تسلیم کر چکے ہیں۔ اور اس پر ایمان لا چکے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں صبر و ثبات (نظمِ فکر و عمل) کے سبب سے دوگنا اجر ملے گا وہ اپنی بھلائیوں سے برائیوں کو دور کرتے ہیں۔ اور ہمارے مرزوقاتِ حیات سے انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ لغو بات سنتے ہیں تو اس سے وہ اعراض کرتے ہیں، اور جہلاء سے کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں تم پر سلامتی ہو ہم جاہلانہ طریقِ کار اختیار کرنا نہیں چاہتے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ جسے تو چاہے اس کی ہدایت نہیں کر سکتا لیکن اللہ تعالےٰ ہی راہِ ہدایت دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اے رسولؐ اگر ہم تیرے ساتھ راہِ ہدایت پر گامزن ہوں تو اپنی سرزمین سے ہی اچک لئے جائیں گے۔ کیا ہم نے انہیں حرم میں تمکن نہیں دیا جو دارالامان ہے۔ جہاں ہر طرف سے ثمرات ہماری طرف سے رزق کے طور پر کھنچے چلے آتے ہیں، لیکن ان کی اکثریت نہیں جانتی۔ ہم نے بہت سی بستیاں ہلاک کر ڈالیں جنہیں اپنی حسنِ معیشت پر ناز تھا۔ (گرد و پیش کے کھنڈروں پر نظر ڈالو) یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے بعد شاذ ہی آباد ہوئے ہوں۔ (بالآخر) ہم ہی ان کے وارث ہیں۔

○ ارشاد ہوا اور تیرا ربّ آبادیوں کو برباد نہیں کیا کرتا جب تک کہ ان کے بڑے حصّے میں رسول نہ بھیجے۔ جو ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کرے اور ہماری (سنّت ہے) کہ ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے بجز اس حال میں کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں۔ جو کچھ تمہیں یہاں دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی اور اس کی سج دھج ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والی زندگی ہے۔ کیا تم سوچتے نہیں ہو؟ ارشاد ہوا کیا وہ شخص جس سے ہم نے وعدۂ حسنہ کیا ہوا ور وہ اسے پانے والا بھی ہو۔ اس شخص کے مساوی ہے جسے ہم نے دنیا کی زندگی کا ہی فائدہ دیا ہو اور قیامت کے دن وہ محاسبۂ اعمال میں پکڑا حاضر ہو۔ (یاد کرو) جس روز اللہ تعالیٰ انہیں پکارے گا۔ اور پھر کہے گا، تمہارے مزعومہ، میرے شریک کہاں ہیں جن پر شرک کا الزام

قائم ہوگا وہ جواب دیں گے کہ اے میرے پروردگار وہ یہی ہیں جنہیں ہم نے بہکایا تھا۔ انہیں ہم نے اسی طرح بہکایا تھا۔ انہیں ہم نے اسی طرح گمراہ کیا تھا جیسا کہ ہم خود گمراہ تھے ہم تیرے سامنے ان سے اعلانِ بیزاری کرتے ہیں، یہ ہمیں تو نہیں پوجتے تھے۔ پھر انہیں کہا جائے گا۔ اپنے مقرر کردہ شریکوں کو بلاؤ۔ پھر وہ انہیں پکاریں گے۔ وہ انہیں جواب نہیں دیں گے۔ اور عذاب دیکھیں گے اے کاش یہ لوگ راہِ ہدایت اختیار کرتے۔

۞ ارشاد ہوا اور جس دن، انہیں اللہ تعالےٰ پکارے گا اور کہے گا تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ اس دن انہیں کوئی بات نہیں سوجھے گی۔ پس وہ آپس میں بھی نہیں پوچھ سکیں گے۔ پھر جس نے توبہ کی۔ ایمان لایا اور نیکوکاری اختیار کی سو امید ہے کہ وہ فلاح یافتہ ہوگا۔ تیرا پروردگار جسے چاہتا ہے خلعتِ تخلیق سے سرفراز کر دیتا ہے اور جسے چاہے مسندِ برگزیدگی عطا فرما دیتا ہے۔ (ان معبودانِ باطل کو) ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے مشرکانہ ملوثات سے پاک اور برتر ہے ارشاد ہوا اے رسولؐ تیرا پروردگار جانتا ہے جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے اور جس کا یہ اظہار کرتے ہیں وہی اللہ تعالےٰ معبودِ حقیقی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت اسی کے حمد و ثنا کے نغموں سے گونج رہے ہیں، کائناتِ سماوی و ارضی کی تمام کی تمام حکومت اسی کی ہے۔ ۷۔ اور تمہاری اسی کی طرف بازگشت ہے۔

○ اے رسولؐ کہہ دیجئے (بھلا یہ تو بتاؤ) اگر اللہ تعالےٰ تم پر ہمیشہ کے لئے روزِ قیامت تک طویل تر شبِ تاریکی طاری کر دے۔ تو اللہ تعالےٰ کے سوا وہ کون معبود ہے جو تمہیں روشنی مہیا کر دے؟ کیا تم (حقائقِ حیات کی تفسیر) سنتے نہیں ہو۔ کہہ دیجئے بتلاؤ تو اللہ تعالےٰ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک رہنے والا دن برپا کر دے تو اللہ تعالےٰ کے سوا وہ کون معبود ہے جو تمہارے لئے رات لانے پر قدرت رکھتا ہو تاکہ تم اس میں سکون و آسائش پاؤ۔ کیا تم (چشمِ بصیرت سے) دیکھتے نہیں؟ اور اس کی رحمت کے کتنے نمایاں آثار ہیں کہ اس مدبرِ لیل و نہار نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم رات میں آرام پاؤ اور دن میں اپنے اللہ تعالےٰ کا فضل تلاش کرو (تدبیرِ معیشت کرو) تاکہ تم شکرانِ نعمت کرو۔ (وہ دن یاد کرو) جب اللہ تعالےٰ انہیں طلب کرے گا اور پوچھے گا وہ کون ہیں جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے۔ پھر ہم ہر امت سے ایک گواہ انتخاب کر کے لائیں گے۔ پھر ان سے کہیں گے اپنی دلیل پیش کرو اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ تمام کائناتی سچائیوں کا منبع اللہ تعالےٰ کی ذات ہے اور ان کا خودساختہ افتراء

۱۔ تخلیق ۲۰

غیر موثر ہو جائے گا۔

○ ارشاد ہوا قارون (توریت کا قرح ؟ اسرائیلی تھا اور موسیٰؑ کا چچازاد بھائی۔ دولت کی کثرت کے سبب کفر وطغیان میں مبتلا ہو گیا) موسیٰؑ کی قوم میں سے تھا اس نے ان پر تعدّی کی ہم نے اسے اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ (صرف) اس کی کلید برداری ایک طاقتور جماعت کے لئے مشکل ہوتی جب اس کی قوم نے کہا کہ اس (دولتمندی ومعیشت مستحکم) پر اِترا ؤ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے تجھے جو کچھ عطا کیا ہے اس سے آخرت کا گھر حاصل کر، اور دنیا کے مال واموال میں اپنا حصّہ نہ بھول، اور لوگوں پر اس طرح احسان کر جس طرح تجھ پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے اپنی سرمایہ داری کے بل بوتے پر ملک میں استحصال و فساد سے باز رہ، بے شک اللہ تعالیٰ کو روئے زمین پر بدامنی اور استحصال کرنے والے پسند نہیں ہیں۔ قارون بولا: یہ (سرمایہ) تو میرے اپنے ہنر اور ٹیلنٹ کا پیدا کردہ ہے۔

○ ارشاد ہوا کیا اسے علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ایسی (اَن گنت) اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا جو اُس سے مالی قوت اور قومی جمعیّت میں فزوں تر تھیں۔ اور روزِ حشر مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا (وہ تو کراماً کاتبین کی مدد سے محفوظ ہوں گے) سو قارون نے اپنے پورے جاہ وجلال کے ساتھ اپنا جلوس نکالا۔ دنیا پرستوں نے للچا کر کہا اے کاش ہمارے پاس بھی یہ سامانِ آسائشِ حیات اتنی ہی کثرت سے ہوتا جتنا کہ قارون کے پاس ہے۔ بے شک یہ شخص تو بڑا خوش نصیب ہے۔ ان لوگوں کو جنہیں علم کی عظمتوں سے بہرہ ور کیا گیا تھا بولے تمہاری اس حریصانہ روش پر) افسوس ہے جو صاحبِ ایمان اور نیکوکار ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعمالِ صالحہ کا بدلہ اور انعام اس سے کہیں زیادہ اچھا ہے۔ لیکن یہ (نعمتِ عظیمہ) تو صرف ان لوگوں کو عطا ہوتی ہے جو صبر (وتوکل علی اللہ کے پیکر) ہیں۔ ۸۰

○ ارشاد ہوا مآل کار ہم نے قارون کو اس کے گھر والوں سمیت (گنجینہ ہائے بے بہا کے ساتھ) زمین میں دھنسا دیا اور کوئی اس کی جماعت نہ تو اللہ تعالیٰ کی اس سزا کے خلاف اسے امداد دے سکی اور نہ وہ خود اپنے آپ کو اس انجام بد سے بچا سکا۔ وہ لوگ جو کل اس کی سی منزلت کی تمنا کرتے تھے اس انجام کے بعد کہنے لگے۔ ہم سے صورتِ حالات کو سمجھنے میں افسوس ہے بڑی غلطی ہوئی، بے شک یہ اللہ تعالیٰ (کی ذاتِ باعظمت وجلال) پر منحصر ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے رزق میں فراخی و وسعت عطا فرما دیتا ہے اور جسے چاہے تنگدستی و معاشی بدحالی میں گرفتار کر دیتا ہے۔ اگر ہم پر اللہ تعالیٰ

امن خلق ۲۰

کا احسان نہ ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ ہائے ہم فراموش کر بیٹھے کہ گرفتاران کفر و جحود کبھی نجات نہیں پا سکتے۔ ارشاد ہوا یہ آخرت کا گھر ہم انہی کو دیتے ہیں، جو روئے زمین پر اپنی بڑائی کے نشہ میں چور نہیں ہیں۔ اور نہ ہی حقوق انسانی کا استحصال و استیصال کرتے ہیں (فساد۔ توازن میں بگاڑ) اور نیک انجام تو اہل تقویٰ کا ہے۔ جو نیکی لے کر آئے گا اس کے لئے اس سے بہتر جزا ہوگی۔ اور جو برائی لے کر آئے گا انہیں اپنے اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا۔ ارشاد ہوا جس ربِّ ذوالجلال والاکرام نے اے رسولؐ قرآن کریم کی تبلیغ و اشاعت کی ذمہ داری تیرے کندھوں پر ڈالی ہے یقیناً وہ تجھے اس کے بہترین نتائج تک پہنچانے والا ہے۔ ان منکرینِ ہدایتِ الٰہی سے کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ ہدایت کون لایا ہے اور کھلی گمراہی میں کون غلطاں و پیچاں ہے؟ تجھے اے رسولؐ یہ امید نہیں تھی کہ تم پر یہ (مہتم بالشان، سرچشمۂ ہدایت الہامی کتاب نازل کی جائے گی۔ یہ تو تیرے پروردگار کی طرف سے سراسر رحمت ہے۔ (پس اس عظیم ترین نعمت کا شکرانہ یہ ہے کہ) تم کافروں کی طرفداری یقیناً نہیں کروگے۔ یہ لوگ تمہیں ان آیاتِ الٰہی کی تبلیغ سے روک نہ دیں، جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہیں۔ (ان گم گشتگانِ وادیٔ کفر و ضلالت) کو اپنے پروردگار کے دینِ کامل کی طرف دعوت دو، اور اس بات کو یقینی بناؤ کہ مشرکوں کے اعمالِ سیئہ میں کسی میں بھی تمہاری شمولیت نہ ہو۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی معبود کو نہ پکارو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کی ذاتِ حیؐ و قیوم کے سوا کائناتِ سماوی و ارضی کی ہر شے، فنا و ہلاکت کے بلاخیز طوفانوں میں تباہ و برباد ہو جائے گی۔ کائناتِ ہستی پر بلا شرکتِ احدے حاکمیت اعلیٰ (لہ الحکم) اسی قادرِ مطلق کی ہے اور اسی کی طرف تم سب کی بازگشت ہے۔

سورۃ العنکبوت ۲۹

سورہ عنکبوت مکی ہے اس کی انہتر آیات ہیں اور سات رکوع۔

عربی زبان میں عنکبوت مکڑی کو کہتے ہیں اور ارشاد ہوا کہ بیت العنکبوت (مکڑی کا گھر) اوھن البیوت (سارے گھروں سے کمزور) ہوتا ہے۔ مشرکین کے نظامِ فکر کا تار و پود بھی اسی طرح ہے اس حوالے سے اس سورت کا نام سورۃ العنکبوت ہے۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم والا ہے

○ الم (حروفِ مقطعات واللہ اعلم و رسولہ) کیا (اہلِ ایمان) لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ محض ان کا یہ کہہ دینا کافی ہوگا (اور انہیں چھوڑ دیا جائے گا) کہ انہوں نے ایمان قبول کر لیا ہے اور انہیں

آزمائش کی بھٹی میں نہیں ڈالا جائے گا (مکہ معظمہ میں مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ٹوٹتے تھے اور یہ دور انتہائی آزمائش کا دور تھا۔) ہم نے اس سے پہلے بہت سی قوموں کو بھی (جو گزر چکی ہیں،) آزمایا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کو یہ ضرور آزمانا ہے کہ محض (اقرار باللسان کرنے والوں میں) سچے کون ہیں اور جھوٹے کون ہ کیا یہ برے کرتوتوں میں مصروف لوگ یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے ؟ یہ ان کی خام خیالی ہے! اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنے کی توقع رکھتا ہے اسے علم ہو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ وقتِ معینہ پر ضرور پورا ہونا ہے اللہ تعالیٰ سمیع بھی ہے اور علیم بھی۔ ارشاد ہوا جو مصروفِ سعی وجہد ہے وہ یہ عمل اپنے ہی بھلے کے لئے کر رہا ہے اللہ تعالیٰ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیکوکاری کی راہ اختیار کی، ہم ان سے ان کے گناہ دور کر دیں گے۔ اور ان کو ان کے اعمالِ حسنہ کا بہت ہی اچھا صلہ دیں گے۔

○ ارشاد ہوا ہم نے تمام بنی نوعِ انسان کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے، لیکن اے مخاطب اگر وہ تجھے میرے ساتھ شریک بنانے پر مجبور کریں جسے تو جانتا ہی نہیں ہے تو ان کی اطاعت نہ کر تمہاری بازگشت میرے ہاں ہے اور وہیں تمہارے اعمال کا احتساب ہونا ہے۔ ارشاد ہوا وہ لوگ جن کے سینے نورِ ایمان سے منوّر ہوئے، اور جنہیں عملِ صالحہ کی توفیق ارزانی ہوئی یہ امر یقینی ہے کہ ہم انہیں صالح بندگانِ کرام میں شامل کریں گے۔ لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ لیکن جب انہیں راہِ حق میں تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس تکلیف کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح سمجھتے ہیں، اور اگر تیرے پروردگار کی جانب سے مدد ا۔ پہنچے تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ تعالیٰ جہان والوں کے اسرارِ قلبی سے واقف نہیں ہے؟ اور اللہ تعالیٰ یہ تو ضرور معلوم کرے گا کہ ان میں سے اہلِ ایمان کون ہیں اور اہلِ نفاق کون؟

○ ارشاد ہوا کہ اہلِ کفر اہلِ ایمان سے کہتے ہیں کہ تم ہماری راہِ عمل اختیار کر لو، ہم تمہارے سارے گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر لے لیں گے۔ درآں حالیکہ وہ دوسروں کے اعمال بد کا بوجھ بالکل بھی نہیں اٹھا سکیں گے۔ یہ تو سرتاسر کذب بیانی کر رہے ہیں ہاں یہ لوگ اپنے اعمالِ بد کا بوجھ ضرور اٹھائیں گے اور اس کے ساتھ اور بھی کتنے بوجھ اور قیامت کے دن ان سے ان کی افترا پردازیوں کا احتساب ہوگا۔

○ ارشاد ہوا ہم نے نوح ؑ کو اپنی قوم کی طرف ہدایت کے لئے بھیجا۔ وہ ان میں پچاس کم ہزار برس رہا (نوسو پچاس سال ان دنوں سال ۳۶۵ دن کا نہ تھا) اور وہ ظالم نافرمان قوم طوفان

امن خلق ۲۰

کے عذاب کی گرفت میں آگئی۔ ہم نے نوحؑ کو اور اصحابِ سفینہ کو بچا لیا۔ اور ہم نے اس کشتی کو سارے جہانوں کے لئے نشانی بنادیا (کوہِ ارارات پہ نوحؑ کی آرک کی تلاش اور مآل کار جزوی کامیابی عہدحاضر میں اس صداقت کی شہادت دیتی ہے) اور ابراہیمؑ کو ہدایت کے لئے بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو اور اسی کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر سمجھو تو یہ امر تمہارے لئے باعثِ خیر ہے۔ کیا تم اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے ہو تم تو افترا سازی کرتے ہو جنہیں تم اللہ تعالےٰ کے سوا معبود بنائے ہوئے ہو وہ تو تمہیں کچھ بھی رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ سو تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ہی رزق مانگو، اس کی عبادت کرو اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تمہاری اسی کی جانب بازگشت ہے۔ اے رسولؐ اگر یہ تمہاری (رسالت کی) تکذیب کرتے ہیں (تو یہ نئی بات نہیں) ان سے پہلی امتوں کی بھی روشِ قدیم تکذیبِ رسالاتِ ربانی ہی رہی ہے اور رسولؐ کا کام تو آیاتِ الٰہی پوری تبیان کے ساتھ لوگوں تک پہنچا دینا ہے۔ کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح خلقت کو پہلے معرضِ وجود میں لاتا ہے پھر اس کا اعادہ کرتا ہے اور (موخر الذکر بات) اللہ تعالےٰ کے لئے سہل تر ہے۔ کہہ دیجئے اے رسولؐ روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ اس (خلاق اکبر) نے کس طرح بار اوّل مخلوق پیدا کی اور پھر دوبارہ پیدا کرے گا (نشاۃِ اُخریٰ لائے گا)

۲۰۔ وہ اللہ تعالےٰ کائناتِ اشیائے ہستی پہ پوری قدرت رکھتا ہے جسے چاہے مبتلائے عذاب کردے جسے چاہے اپنے دامنِ رحمت میں لے لے اور اے لوگو تمہاری اسی کی طرف بازگشت ہے اور (سن لو) تم اسے نہ زمین میں عاجز کرسکتے ہو نہ آسمان میں، اور تمہارا اس کے سوا (کائناتِ دو عالم میں) نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار۔

○ ارشاد ہوا جن لوگوں نے آیاتِ ربانی سے اور روزِ قیامت اللہ تعالےٰ کی حضوری (ملاقات) سے انکار کیا۔ وہ میری رحمت سے مایوس ہوچکے ہیں۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ابراہیمؑ کی قوم کے پاس جواب تھا تو یہ کہ متفق اللسان ہو کر کہہ اُٹھے اسے قتل کردو یا زندہ جلا دو لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ کاملہ سے اسے آتشِ سوزاں سے بچا لیا، اس میں اہلِ ایمان کے لئے معرفتِ الٰہی کی (بڑی) نشانیاں ہیں۔ ابراہیمؑ نے ان سے کہا تم اللہ تعالےٰ کی بجائے بتوں کو معبود بنائے بیٹھے ہو تمہاری آپس میں دوستی اس مشرکانہ جتھہ بندی کا سبب بنی ہوئی ہے۔ یہ سارا معاملہ دنیاوی زندگی تک ہے، قیامت کے دن ایک مشرک دوسرے کی دوستی سے انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا۔ تمہارا ٹھکانہ نارِ جہنم ہوگی۔ اور تمہارا کوئی بھی ناصر و مددگار نہیں ہوگا۔ (یہ انباء سن کر)

اسن خلق ۲۰

لوطؑ ابراہیمؑ پر ایمان لائے اور اعلان کیا کہ میں (اپنی زندگی کے گزشتہ معمولات چھوڑ کر) اپنے پروردگار کی طرف ہجرت اختیار کرتا ہوں۔ بے شک وہ صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمت ہے۔ پھر ہم نے ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ اور یعقوبؑ جیسے فرزندانِ (جلیل) عطا کئے۔ اور اس کی نسل کو نبوّت اور کتاب عطا کر دی، ہم نے اسے اس کے اعمالِ حسنہ کا دنیا میں اجر دیا۔ اور آخرت کے دن وہ یقیناً نیکوکاروں میں شامل ہوگا۔

○ ارشاد ہوا (اور ہم نے لوطؑ کو اس کی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا)۔ اس نے جب اپنی قوم سے کہا تم نے یقیناً ایسی بے حیائی اختیار کر رکھی ہے جو قبل ازیں اہلِ عالم میں کسی نے بھی نہیں کی ہے۔ کیا تم (جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے) مردوں کے پاس جاتے اور سلسلۂ توالد و تناسل نسل انسانی منقطع کرتے ہو اور تمہاری مجالس اور کلبیں منکرات و فواحش کا گڑھ ہیں۔ لوطؑ کی قوم کا جواب یہ تھا کہ اگر تمہیں اپنی تعلیمات کی حقّانیت پر یقین ہے تو ہم پر انکار کے سبب اللہ تعالےٰ کا عذاب لے آؤ۔ لوطؑ نے دعا کی اے میرے پروردگار مجھے نظامِ اخلاقیات کو تہ و بالا کر دینے والی قوم کے خلاف جہاد میں نصرت دے۔ ۳۰

ارشاد ہوا جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس بشارت (تولیدِ فرزندِ جمیل) لے کر آئے۔ تو انہوں نے ابراہیمؑ کو بتا دیا کہ وہ اس بستی (فلسطین کا شہر حبرون) کے باشندوں کو ہلاک کرنے آئے ہیں، (کیونکہ) یہ لوگ سخت ظالم ہو چکے ہیں۔ ابراہیمؑ نے ان سے کہا کہ ان میں تو لوطؑ بھی ہیں فرشتوں نے کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہ وہاں کون کون ہے ہم لازماً اسے اور بجز اس کی بیوی کے سب گھر والوں کو بچا لیں گے۔ اس کی بیوی (اوالہ) پیچھے رہ جانے والوں میں تھی — (اس کا نسلی تعلق دینی تعلق پر غالب تھا)

○ ارشاد ہوا جب ہمارے فرستادہ (فرشتے) لوطؑ کے پاس آئے (اور وہ نوجوان خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے) تو لوطؑ کو ان کا آنا گراں گزرا اور سخت دل تنگ ہوا فرشتوں نے (صورتِ حالات کو بھانپ لیا) اور کہا خوف نہ کرو، ملول نہ ہو جاؤ۔ ہم تجھے اور تیرے گھر والوں کو بچا لیں گے۔ سوائے تیری بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں سے تعلقِ خاطر کے سبب سے انہی میں رہ جائے گی۔ ہم اس بستی کے باشندوں پر حکمِ الٰہی کے مطابق عذاب نازل کرنے والے ہیں، اس لئے کہ یہ فاسق ہیں۔ اس واقعہ میں بے شک ہم نے اہلِ دانش کے لئے آیاتِ بیّنات رکھی ہیں۔

ارشاد ہوا کہ ہم نے مدین کے لوگوں کے پاس ان کے بھائی بند شعیبؑ کو ہدایت کے لئے بھیجا۔ اس نے اپنی قوم کو دعوت دی کہ اے میری قوم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور روزِ قیامت کی امید رکھو (کہ اعمالِ حیات بے نتیجہ نہیں ہیں) اور روئے زمین میں مفسد بن کر تخریب کاری نہ کرتے پھرو۔ قوم نے اس کی تکذیب کی انہیں ایک تباہ کن جھٹکوں والے زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ (اپنی پُر آسائش خواب گاہوں میں) پڑے کے پڑے ہی رہ گئے۔ (اسی طرح) ہم نے عادؔ اور ثمود کو بھی برباد کر دیا، آج ان کے مقاماتِ رہائش و تنعم تمہارے سامنے ہیں شیطان نے انہیں اپنے اعمال بڑے اچھے کر دکھائے تھے۔ اور اس نے انہیں راہِ راست سے روک دیا حالانکہ وہ صاحبِ بصیرت لوگ تھے۔

(۰) ارشاد ہوا اور قارونؔ و فرعونؔ اور ہامانؔ کو (بھی ہم نے تباہ و برباد کر دیا) موسیٰؑ ان کے پاس بینات (واضح دلائل لے کر آیا۔ انہوں نے (میری) زمین پر استکبار کیا اور وہ ہماری گرفت سے بچ کر جانے والے نہ تھے۔ پس ہم نے ایک ایک کو اس کے گناہ پر پکڑا (اور اسے اپنے کیفرِ کردار تک پہنچایا) ان میں سے کسی پر تو ہم نے پتھروں کی بارش کی، کسی کو دھماکوں کی خوفناک چنگھاڑ نے جا لیا۔ ان میں سے ۴۰۔ کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کسی کو غرقاب کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی سنّتِ جاریہ یہ نہیں ہے کہ کسی پر ظلم کرے بلکہ وہ تو اپنے آپ پر خود ظلم کرتے تھے۔

ان لوگوں کی مثال جو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے خود ساختہ معبودوں کو دوست بناتے ہیں مکڑی جیسی ہے وہ (بڑی ہی فنکارانہ صلاحیتوں سے) ایک گھر بناتی ہے اور (اس کی اپنی تمام شعبدہ کارانہ بھول بھلیوں کے باوجود) سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے۔ اے کاش یہ (بے بصر) لوگ علمی بصیرتوں سے آشنا ہوتے اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ جس چیز کو وہ اس کے سوا پکارتے ہیں اللہ تو صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمت ہے۔ یہ مثالیں ہم تمام انسانوں کے لئے بیان کرتے ہیں لیکن انہیں اہلِ علم ہی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی نہایت ہی متوازن اور مناسب طور پر تخلیق کی ہے اور یقیناً اس میں قدم قدم پر ان لوگوں کے لئے معرفتِ حق کے نشان ہیں جن کے دل و دماغ ایمان کی نورانی قندیلوں سے روشن ہیں۔ ارشاد ہوا اے رسول جو کتاب تم پر وحی کی جاتی ہے اس کی تلاوت کرو۔ اور نماز برپا رکھو بلاشبہ نماز فحش اور ناشائستہ اعمال سے روکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد تو معرفتِ الٰہی کا سب سے بڑا خزانہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔ اے رسولؐ اہلِ کتاب سے بحث و مباحثہ بطریقِ احسن کرو۔ بجز ان کے

پ ۲۱

جو ظالم ہوں (ظلم : وضع الشیٔ فی غیر محلہٖ) اور کہو ہم اس پر ایمان لائے جو ہم پر نازل ہوا۔ اور اس پر بھی جو تم پر نازل ہوا (نظامِ تنزیلاتِ ربّانی کا مسلسل نظام ہمارے ایمانیات کا جزوِ لاینفک) (سنو) ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہے۔ اور ہم اسی کے مسلمون ہیں۔ (فرماں بردار ہیں)۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ؐ ہم نے اسی طرح (سلسلۂ وحی کے تسلسل میں) تمہاری طرف قرآن مجید بھیجا ہے جو اہلِ کتاب پہلے موجود ہیں۔ وہ اسے مانتے ہیں اور ان (اہلِ مکّہ میں سے بھی) اس پر ایمان لائے ہیں۔ اور ہماری آیات سے انکار تو کافر ہی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو اے رسول ؐ تم کوئی کتاب پڑھتے تھے۔ نہ اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے اس وقت البتہ باطل پرست شک میں پڑ سکتے تھے۔ بلاشبہ قرآن مجید تو ان آیاتِ بیّنات کا خزانہ ہے جو اہلِ علم کے سینوں میں محفوظ ہے۔ (جنہیں العلم دیا گیا ہے (دادہ شد ایشاں را علم (ولی اللہ) ہماری آیات کے بارے میں کفر و جحود کا شکار تو وہ لوگ ہیں جو ناانصاف ہیں۔ وہ اعتراض کرتے ہیں کہ رسول ؐ پر اللہ تعالےٰ کے نشان (معجزات) کیوں نازل نہیں ۵۔ ہوئے۔ انہیں کہہ دیجئے یہ نشان اللہ تعالےٰ کے پاس ہیں، میں تو تمہیں واضح طور پر تمہارے اعمالِ زشت کے عواقب سے خوف دلانے والا ہوں۔

○ ارشاد ہوا کیا ان کے لئے یہ (معجزہ) کافی نہیں ہے کہ ہم نے تجھ پر ایسی کتاب (گنجینۂ موعظت و رحمت) اتاری ہے جو انہیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بلاشبہ اس کتابِ (عظیم) میں اہلِ ایمان کے لئے رحمت اور نصیحت ہے۔ کہہ دیجئے اے کافرو میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالےٰ کی ذات شہادت کے لئے کافی ہے۔ وہ ذات آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں ہر چیز کو جانتی ہے خسارہ تو وہ لوگ پائیں گے جو باطل پرست ہیں اور اللہ تعالےٰ کی الوہیت سے انکار کرتے ہیں۔ اے رسول ؐ یہ عذاب طلبی میں بڑے جلد باز ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ کے ہاں اس کے لئے پہلے سے وقت مقرر نہ ہوتا تو وہ عذاب آچکا ہوتا۔ وہ عذاب اچانک نازل ہوگا اور انہیں اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اور کہے گا کہ اب اپنے کرتوتوں کی سزا بھگتو۔

○ ارشاد ہوا اے اہلِ ایمان، (ذلّت و نکبت میں ایک ہی جگہ نہ پڑے رہو) اللہ تعالےٰ کی زمین بڑی فراخ ہے۔ (ذلت پر ہجرت کو ترجیح دو) اور میرے ہی حقوقِ عبادت کی تکمیل کرو۔ (یہ کائناتِ ارضی و سماوی کی بہت بڑی سچائی ہے) کہ ہر متنفّس کو (زود یا بدیر) موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور تم سب کی ہماری جانب بازگشت ہے۔ ارشاد ہوا جو اہلِ ایمان اور نیکوکار ہیں ہم انہیں جنّت

کے سربفلک محلات میں جگہ دیں گے۔ اس میں نہریں رواں ہوں گی۔ وہاں کی زندگی خلود کی زندگی ہو گی۔ اور یہ عملِ حسنہ کرنے والوں کے لئے کیا ہی عمدہ اجر ہے وہ لوگ جو صبر و ثبات کے پیکر ہیں اور اپنے پروردگار پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔ (تم روزی کے فکر میں پریشان ہو دیکھو) کتنے ہی

۶۰۔ جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ تعالےٰ انہیں رزق فراہم کرتا ہے اور تمہیں بھی وہی رازقِ حقیقی رزق دیتا ہے وہ سمیع بھی ہے اور علیم بھی۔ اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی تخلیق کس نے کی ہے، اور شمس و قمر کو کس نے مسخر کر رکھا ہے (اور تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے ع تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری!) وہ یقیناً جواب میں کہیں گے اللہ تعالےٰ نے۔ پھر یہ عالمِ برگشتگی میں کہاں بھٹکے جا رہے ہیں۔ (اِفک = اپنے اصل رخ سے پھری ہوئی چیز) یہ اللہ تعالےٰ رزّاقِ حقیقی ہی کے دستِ قدرت میں ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے رزق میں فراخی اور وسعت دے دیتا ہے اور جسے چاہے۔ تنگدست کر دیتا ہے۔ اس کا علم تو ساری اشیائے ارض و سما پر محیط ہے۔

ارشاد ہوا۔ اے رسولؐ اگر تو ان سے دریافت کرے کہ بلندیوں سے آبِ باراں کون نازل کرتا ہے؟ اور اس سے (بے آب و گیاہ ویران) و مردہ زمین کو (سرسبز و شاداب لہلہاتی ہوئی فصلوں والی) زندہ زمین بنا دیا ہے؟ تو وہ بالضرور کہیں گے کہ اللہ تعالےٰ۔ انہیں کہہ دیجئے کہ تمام حمد و ثنا۔ کا سزاوار اللہ تعالےٰ ہے۔ لیکن ان میں سے اکثریت لایعقل لوگوں کی ہے۔ انہیں کہہ دیجئے کہ یہ دنیاوی (انسانی) زندگی تو (بے مصرف) شغل اور (بے مقصد) دل بہلاوا ہے اصل زندگی تو دارِ آخرت (ہی) ہے اے کاش ان کا (محدود) علم اس حقیقت کا ادراک کر سکتا!

ارشاد ہوا (ان کی عجیب کیفیت ہے) جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو (طوفانِ حوادث میں) اللہ تعالےٰ کو مدد کے لئے پکارتے ہیں۔ اور دعا میں عمیق جذبۂ خلوص کا اظہار کرتے ہیں اور جب وہ قادرِ مطلق انہیں بچا کر خشکی پر (بحفاظت) لے آتا ہے۔ تو وہ اس سے شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ہماری عطا کردہ نعمتِ طمانیتِ نجات سے کفران کریں اور تاکہ عارضی زندگی کا فائدہ اٹھائیں (انہیں کہہ دیجئے انہیں جلد ہی) اپنی کوتاہیوں کا علم ہو جائے گا۔ ارشاد ہوا کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم نے حرمِ کعبہ کو (عالمِ انسانیت کے لئے) امن کی جگہ بنا دیا ہے۔ لوگ ان کے قریب سے اچک لئے جاتے ہیں۔ کیا پھر بھی لوگ باطل پرستی میں ہی مگن ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالےٰ پر افترا پردازی کرے

آتل ما اوحی ۲۱

اور تکذیبِ حق کرے جب حق اس کے پاس آگیا ہو۔ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے؟
ارشاد ہوا وہ لوگ جو ہمارے دین کے (قیام واستحکام) کے لئے جدوجہدِ مسلسل (مجاہدہ و ریاضت) کریں گے۔ ہم یقینی طور پر اپنی رشد و ہدایت کی راہیں ان پر کھول دیں گے (البتہ دلالت کنیم ایشانرا براہ ہائے خود ولی اللہؒ) اور اللہ تعالےٰ یقیناً نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

سورۃ الروم ۳۰ سورۃ الروم مکی ہے۔ اس کی ساٹھ آیات ہیں اور چھ رکوع ہیں۔

الرّوم سے سلطنت روما مراد ہے۔ اور یہ عیسائی حکومت تھی۔ ۶۱۲ میں ایران کے خسرو ثانی اور رومیوں کی جنگ شروع ہوئی۔ رومی اپنی کمزوریوں اور نااتفاقیوں کی وجہ سے مقابلہ نہ کر سکے۔ کفارِ مکہ کی ہمدردیاں ایرانیوں کے ساتھ تھیں وہ بڑے خوش ہوئے۔ اس سورت میں رومیوں کے بالآخر غلبے کی پیشین گوئی کی گئی جو صحیح ثابت ہوئی۔ اور مسلمانوں کے غلبے اور نصرت کی بھی۔ اس حوالے سے اس سورت کا نام سورۃ الرّوم ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم والا ہے۔

ارشاد ہوا الم (حروفِ مقطّعات جن کی تاویل اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے علم میں ہے) قریب کی سرزمین میں اہلِ روم مغلوب ہو گئے۔ لیکن (اپنی اس مغلوبیت کے باوجود وہ) چند سال کے اندر اندر غالب آجائیں گے۔

پہلے بھی (ماضی میں) ان سوانح و واقعات پر اللہ تعالےٰ کا اختیار ہے اور آئندہ بھی۔ جب یہ غلبہ ہوگا تو مسلمان اللہ تعالےٰ کی اس دی ہوئی فتح پر خوش ہوں گے۔ وہ غالب اور رحم والا اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس فتح کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالےٰ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرے گا۔ البتہ لوگوں کی اکثریت کو اس کا علم نہیں ہے۔ یہ دنیا کی ظاہری اور سطحی باتوں کو تو جانتے ہیں لیکن آخرت سے بے خبر و غافل ہیں۔ ارشاد ہوا کہ یہ اپنے دل میں خیال نہیں کرتے کہ اللہ تعالےٰ نے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں اور اس کے مابین جو کچھ بھی ہے مبنی برحق اور ایک مقررہ وقت تک کے لئے پیدا کیا ہے اور لوگوں میں ایک بڑی تعداد تو قیامت کے روز اور اللہ تعالےٰ کی حضوری کی منکر ہے (اعمالِ زندگی کی سزا و جزا کے لئے قیامِ قیامت کے عقیدے سے منحرف ہے) کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے۔ وہ ان سے قوی تر تھے۔ اور انہوں نے زمین کو ہل چلا کر قابلِ کاشت بنایا اور اسے اتنا زرخیز آباد کیا جتنا ان لوگوں نے نہیں کیا۔ پھر ان کے پاس ان کے رسولؑ معجزات

اتل ما اوحی ۲۱

سے کرہی آئے۔ اللہ تعالٰے کی سنتِ جاریہ ہے کہ کسی پر ظلم نہیں کرتا لیکن وہی لوگ اپنے نفسوں پر
۱۰۔ ظلم کرتے تھے۔ پھر بُرائی کرنے والوں کا انجام بھی بُرا ہی ہوا۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالٰے
کی آیات کی تکذیب کی اور ان کا استہزا کیا۔

○ ارشاد ہوا اللہ تعالٰے خلق کا ابدا کرتا ہے اور پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور پھر تم سب
کی اسی کی طرف بازگشت ہے۔ جس روز قیامت قائم ہوگی۔ تو مجرمین سخت ناامید ہو جائیں گے۔
ان کے خود ساختہ معبودوں میں ان کا کوئی سفارش کنندہ نہیں ہوگا اور وہ اپنے معبودوں (حقیقت
کھل جانے پر) سے منکر ہو جائیں گے۔ روزِ قیامِ قیامت لوگ الگ الگ گروہ ہو جائیں گے۔ پھر
جو اہلِ ایمان اور نیکوکار ہوں گے وہ ایک پر فضا مقام پر ہشّاش و بشّاش ہوں گے۔ (برخلاف ازاں)
جنہوں نے ہماری آیات سے اور آخرت میں لقاء الٰہی سے کفر کیا اور اس کی تکذیب کی۔ وہ
عذابِ الٰہی میں ماخوذ ہوں گے۔

○ ارشاد ہوا پس اللہ تعالٰے کی تسبیح بیان کرو جب تم پر شام طاری ہو اور جب تم پر صبح
نمودار ہو۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کی حمد ہے۔ (ہمہ وقت) پچھلے پہر بھی، اور دوپہر کے
وقت بھی وہ حیّ وقیوم زندہ کو مردے سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور ویران و بنجر زمین
کو پانی سے لہلاتی ہوئی کھیتیاں بنا کر زندہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح تمہاری بعث بعد الموت ہے
اس خلّاقِ عظیم کی قدرتِ کاملہ کی روشن نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارا خمیر مٹی سے اٹھایا
۲۰۔ پھر دیکھو تم نوعِ بشر پوری روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہو۔ اور پھر اس کی روشن نشانیوں میں سے
یہ بھی ہے کہ (اس تخلیقِ کائنات کے محورِ اعظم نے) تمہارے لئے تمہاری ہی نسل میں سے
(نسلِ انسانی میں سے) بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمہارے مابین رشتۂ
مودّت ورحمت استوار کیا۔ اس میں غور کرنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالٰے کی حکمتِ کاملہ کی
نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس خلّاقِ کائنات نے آسمان کی بلندیوں اور
زمین کی وسعتوں کی تخلیق کی، تمہاری زبانوں اور رنگوں کو گوناگوں اور جدا جدا امتیاز دیا۔ یقیناً
اہلِ علم کے لئے اس میں آیاتِ معرفتِ الٰہی ہیں۔ اس کی قدرت کی نشانیوں میں تمہارا رات
کو آرام کرنا اور دن کو کاروبار کرنا ہے اس میں یقیناً ان لوگوں کے لئے اللہ تعالٰے کی پہچان
کی نشانیاں ہیں جو کلمۂ موعظت سنتے ہیں۔ اس اللہ جل جلالہٗ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے
کہ وہ تمہیں بیم ورجا (خوف و امید) دلانے کے لئے تمہیں برق و رعد کی جلوہ گری دکھاتا ہے۔

اتل ما اوحی ۲۱

آسمان سے بارانِ رحمت برساتا ہے۔ جس سے (بنجر و بے آب و گیاہ) مردہ زمین روئیدگی کی نئی قوت کے ساتھ زندہ ہو جاتی ہے۔ اہلِ دانش کے لئے اس میں آیاتِ معرفتِ الٰہی ہیں اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ پورا نظامِ سماوی و ارضی اس کے حکم سے قائم ہے اور جب وہ تمہیں نشأۃِ اُخریٰ کا حکم دے گا (پکار ہو گی) تم اچانک مرنے کے بعد زمین میں زندہ ہو جاؤ گے آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ بلا مشارکتِ احدے اسی کی ملکیت ہے۔ تمام مخلوقاتِ ہستی اس کے حضور پورے خشوع و خضوع کے ساتھ اطاعت کا التزام کئے ہوئے ہے اور وہی ہے جو خلق کا ابدا۔ کرتا ہے اور موت کے بعد دوبارہ پیدا کرتا ہے اور یہ امر اس کے لئے بہت آسان ہے ارض و سما میں اس کی عظمت و جلال کی بلندیاں بے نظیر و بے مثال ہیں وہ صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمت ہے۔

ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ تمہارے اپنے ذاتی احوال میں سے مثال دیتا ہے کیا تمہارے غلاموں میں ایسے ہیں جو ان مرزوقاتِ حیات میں جو تمہیں اللہ تعالےٰ نے دی ہیں، برابر کے شریک ہوں، اور تم ان کا ویسا ہی خیال کرتے ہو جس طرح اپنا خیال کرتے ہو (یا اسی طرح ڈرتے ہو، جیسا کہ اپنے ہمسروں سے ڈرتے ہو)۔ اہلِ عقل کے لئے ہم آیات بڑی وضاحت سے بیان کرتے ہیں لیکن یہ ظالم انجام کی سوچ کے بغیر اپنی ہوا و حرص کے پیچھے ہی جا رہے ہیں۔ پس اسے کون ہدایت دے جسے اللہ تعالےٰ اس کی کوتاہئ فکر و عمل کی سزا میں بھٹکا دے انہیں کوئی ناصر و مددگار نہیں ملے گا۔ ارشاد ہوا پس اے نبیؐ! کمالِ یکسوئی سے دین کی تبلیغ و اشاعت کے مشن کی جانب متوجہ ہو جا، فطرتِ الٰہی پر استقلال و ثابت قدمی سے قائم ہو جا۔ جس فطرت پر اس فاطر السمٰوات والارض نے پورے عالم انسانیت کو پیدا کیا اس کی مخلوقات کی فطرت کو (فطرتِ صحیح) کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ یہ دین (اسلام) (ابدالآباد) تک قائم رہنے والا دین ہے لیکن لوگوں

۳۰۔ کی اکثریت اس تابندہ حقیقت کے ادراک سے محروم ہے (اس عالمگیر صداقت پر قائم ہو جا) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے ہوئے، تقویٰ کی ساری ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے، نظامِ عبادات کو پوری باقاعدگی سے برپا کرتے ہوئے اور سنو مشرکوں کا طریق اختیار نہ کرنا جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ بن گئے ہر فرقے کے جو کچھ پلے پڑ گیا وہ اسی میں مست ہے۔

○ ارشاد ہوا جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی جانب رجوع ہو کر دعا کرتے ہیں اور جب اللہ تعالےٰ انہیں اپنی عنایت و رحمت سے حالات میں سازگاری و

خوشگواری کا لطف پیدا کر دیتا ہے۔تو ان میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتا ہے تاکہ کفرانِ نعمت کریں۔سو (انہیں کہہ دو) عارضی زندگی کا عارضی فائدہ اٹھالو انجام تو تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔کیا ہم نے ان پر کوئی اس پر (شرک اختیار کرنے پر) دلیل بھیجی ہے۔ جو اس پر (عقیدے کے فساد پر) انہیں آمادہ کر رہی ہے۔ارشاد ہوا جب ہم اپنی رحمت سے لوگوں کو لذائذِ حیات سے لطف اندوز کرتے ہیں تو بڑے شاداں و فرحاں ہوتے ہیں۔اور جب انہیں گزشتہ اعمالِ بد کے سبب سے تکالیف اور پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے تو فوراً جی ہار دیتے ہیں اور مایوس ہو جاتے ہیں۔ارشاد ہوا کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کا چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جسے چاہے اسے تنگدست بنا دیا ہے بلا شبہ ان میں اہلِ ایمان کے لئے آیاتِ معرفتِ اسرارِ الٰہی ہیں۔

○ ارشاد ہوا (اے مومن و مسلم) اپنے رشتہ دار کو اس کا حق دے، مسکین اور مسافر کو بھی اس کا حق دے اور جویانِ رضائے الٰہی کے لئے یہ بہتر اعمال ہیں اور وہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔ ارشاد ہوا جو مال تم سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑھتا نہیں اور جو مال تم بطورِ زکواۃ دیتے اور تمہارا مقصود رضاء الٰہی ہے دراصل یہی وہ مال ہے جسے صرف کرنے والے درحقیقت اپنا مال دوچند کنندہ ہیں۔اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے تمہیں خلعتِ تخلیق سے نوازا پھر تمہارے لئے سر زوقاتِ حیات بہم پہنچائیں۔پھر تم پر موت طاری کرے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا۔کیا تمہارے خود ساختہ معبودوں میں کوئی ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو؟ وہ اللہ تعالیٰ عزّ و جلّ پاک ہے (تمام ملوثاتِ کائنات سے) اور (بہت ہی) بلند و برتر ہے۔ان مشرکانہ توہم پرستیوں سے (جن میں یہ لوگ مبتلا ہیں)۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ﷺ پوری (کائناتِ ارضی) خشکی و تری کو لوگوں کی بداعمالیوں اور سیہ کاریوں کے سبب سے فتنہ و فساد نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بعض اعمالِ بد کی سزا دے شاید وہ اپنی غلط کاریوں اور بیہودہ کرتوتوں سے باز آجائیں۔

اے رسول ﷺ انہیں کہہ دیجئے کہ وسعتِ ارضی میں چلو پھرو، اور چشمِ بصیرت سے دیکھو کہ تم سے پہلے بداعمال قوموں کا مآلِ کار کیا انجام ہوا۔ان میں اکثریت ان کی تھی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر خود ساختہ معبود بنا لئے تھے۔اے رسول ﷺ اپنی مکمل توجہات، راست رو دین اسلام (ابدالآباد تک قائم دین) کی طرف مرکوز کر دے قبل اس کے کہ یوم قیامت برپا ہو جائے،

جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اٹل ہے جس دن لوگ (انفرادی احتسابِ سخت کے سبب) الگ الگ ہو جائیں گے۔ جو کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پہ ہے اور جو نیکوکار ہوگا وہ اپنی عاقبت کی راحت کا سامان فراہم کر رہا ہے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ اہلِ ایمان اور نیکوکاروں کو اپنے فضل وکرم سے اجرِ جزیل عطا فرما دے۔ اللہ تعالےٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا ہے۔

ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ مژدہ بدوش ہوائیں بھیجتا ہے تاکہ وہ انہیں اس کی رحمت کی خوشگواریوں سے لطف اندوزی کا موقع فراہم کر دیں اور تاکہ اس بادِ مراد سے کشتیاں اس کے حکم سے (سامانِ تجارت کے ساتھ چلیں) تاکہ اس کی مہربانی سے نفع بخش تجارت کرو، اور پھر تاکہ تم اللہ تعالےٰ کی ان نعمتوں کا شکر کرو۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ ہم نے تم سے پہلے (پے در پے) رسولؐ اپنی اپنی قوم کے پاس بھیجے وہ ان کے پاس اللہ تعالےٰ کی روشن دلیلیں لے کر گئے۔ (لیکن جب انہیں راہِ حق میں اذیتیں پہنچیں تو ہم نے مجرموں سے پورا پورا بدلہ لیا۔ کیونکہ ہم پر اہلِ ایمان کی نصرت لازم تھی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جو (آبِ باراں سے محروم مخلوق کے پاس) خوشگوار ہوائیں بھیجتا ہے جو سحاب در آغوش ہوتی ہیں پھر وہ ان بادلوں کو جس طرح چاہے پھیلا دیتا ہے پھر اسے تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر تو اس میں سے پانی کی بوندیں ٹپکتی ہوئی دیکھتا ہے۔ پھر وہ بارانِ رحمت اپنے بندوں میں سے جنہیں چاہے پہنچا دیتا ہے اور ان کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے در آں حالیکہ اس سے پہلے وہ قحط سالی کے سبب بڑے مایوس تھے۔

○ ارشاد ہوا ذرا اس رحمتِ مطلق کی رحمتوں کی نشانیوں کی طرف تو نظر اٹھاؤ! کہ وہ حیّ و قیّوم غیر آباد اور ویران مردہ زمین کو کس طرح سرسبزی و شادابی سے زندہ کر دیتا ہے۔ بے شک وہ اسی طرح مردہ انسانوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے۔ اس کی قدرتِ کاملہ تو تمام اشیائے کائنات پر محیط ہے۔

ارشاد ہوا اگر ہم ایسی ہوا (ریحِ صرصرا) چلا دیں جس سے ان کی کھیتی زرد ہو جائے (اور پھر وہ اسے زرد پائیں) تو وہ اس کے بعد کفرانِ نعمت کرنے لگ جائیں گے۔

اے رسولؐ تم مردوں کو اپنی موعظت نہیں سنا سکتے، نہ بہروں کو پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ پھیرے جا رہے ہوں، تم اندھوں کو بھی غلط راستے سے صحیح راستے پر نہیں لا سکتے تم تو البتہ ان لوگوں کو آیاتِ بیّنات سنا سکتے ہو جو ہماری نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہی

مسلمون (ماننے والے لوگ ہیں) اللہ تعالٰے کی ذات وہ ہے جس نے تمہیں عالمِ ضُعف اور کمزوری کی حالت سے پیدا کیا، پھر ضُعف کے بعد قوّت عطا کی۔ پھر قوت کے بعد ضُعف اور بڑھاپا طاری کر دیا۔ وہ ہر طرح کی تخلیق اپنی مشیت کے مطابق کر دیتا ہے وہ صاحبِ علم ہے اور صاحبِ قدرت۔

(۵۵) ارشاد ہوا جس روز قیامت قائم ہو گی۔ مجرم حلفیہ بیان کریں گے کہ ہمارا دنیا میں قیام ایک گھڑی سے زیادہ نہ تھا۔ اسی طرح ہی وہ دنیا کی زندگی میں دروغ بافی کرتے تھے۔ جن لوگوں کو علم و ایمان کی دولت سے مالا مال کیا گیا ہے۔ کہیں گے کہ تم تو اللہ تعالٰے کی کتاب کے مطابق قیامت تک رہے ہو۔ قیامت کا دن یہی ہے۔ (جب بعث بعد الموت ہوا ہے) لیکن تمہیں اس کا یقین ہی نہیں تھا۔ تو اس دن ظالموں کو ان کی معذرت اور ان کی کوئی توبہ قبول نہیں ہو گی۔ اور ہم نے اس قرآن مجید میں عالمِ انسانیت کے لئے ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے۔ اگر تو ان کافروں کے سامنے کوئی نشانی لائے بھی، تو یہ کافر کہہ دیں گے کہ تم باطل پر ہو۔ اسی طرح اللہ تعالٰے کافروں کے دلوں پر (جہل اور عدم استعداد قبولیتِ حق کی سزا کے طور پر) مہر کر دیتا ہے۔ اے رسول ؐ صبر و ثبات کے ساتھ اپنے عظیم مشن اور اعلیٰ موقف پر جمے رہو۔ اللہ تعالٰے نے جو تمہیں فتح و نصرت کا وعدہ دیا ہے وہ سچا ہے۔ یہ لذتِ یقین و ایمان سے بے نصیب لوگ (کہیں) تمہیں خفیف و سبکسار نہ کر دیں۔

سورت لقمٰن ۳۱

سورۃ لقمٰن مکی ہے اس کی چونتیس آیات اور چار رکوع ہیں۔

لقمان حکیم تھے نبی نہ تھے (مدارک) حبشہ کے آزاد شدہ غلام حضرت داؤد ؑ کے ہم عصر (۱۰۲۴ ق م تا ۹۶۲ ق م) اور علم و دانش کے بطلِ جلیل اس سورت میں لقمان کی حکیمانہ باتیں ہیں۔ اس سبب سے اس کا نام سورۃ لقمان ہوا۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم والا ہے۔

(۱) الم (حروفِ مقطعات ہیں جن کا علم اللہ تعالٰے اور اس کے رسول ؐ کو ہی ہے) یہ آیات قرآنِ مجید کی ہیں جو کتاب الحکیم (کتاب جو تمام دانش و حکمت کا سرچشمہ ہے) جو نیکوکاروں کیلئے سرمایۂ ہدایت و رحمت ہے۔ وہ جو نظامِ عبادات قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ کا اقتصادی منصوبہ بروئے کار لاتے ہیں، اور جو (زندگی کو فعلِ عبث نہیں سمجھتے بلکہ) آخرت پر (زندگی کی نتیجہ خیزی پر) یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کی راہِ ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ رستگار اور فلاح یافتہ ہیں۔ انسانوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو لھو الحدیث (شعر و ادب کا غیر سنجیدہ،

خرافات بنیاد حصّہ) از راہِ جہالت خرید لاتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ تعالےٰ کے راستے سے بھٹکا دیں اور راہِ حق کو نشانۂ تضحیک و استہزا بنا دیں۔ (نضر بن حارث فارس میں تجارت کے لئے گیا واپسی پر قصۂ رستم و اسفندیار وغیرہ خرید لایا اور اس دور کی فنکارہ لونڈیوں کی بدولت بڑی بڑی ثقافتی محفلیں گرم کیں اس کی طرف اشارہ ہے) ایسے لوگ بڑے ہی رسوا کن عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ ایسے شخص کو جب ہماری آیات قرآنی سنائی جاتی ہیں تو بڑے تکبّر سے روگردانی کر لیتا ہے گویا کہ اس نے کچھ سنا ہی نہیں گویا اس کے دونو کان بہرے ہیں۔ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ بلا شبہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیکو کاری کی، ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے انعامات و اکرامات سے معمور جنتیں آباد کر رکھی ہیں جن میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے یہ اللہ کا سچّا وعدہ ہے اور وہ صاحبِ غلبہ حکمت والا ہے۔

○ ارشاد ہوا اس (کارسازِ مطلق) نے آسمانوں کو جیسا تم دیکھ رہے ہو بغیر ستون کے بنایا اور زمین میں پہاڑ قائم کر دیئے تاکہ تمہیں لئے اِدھر اُدھر نہ ڈھلکے اور زمین میں مختلف النّوع جانور پھیلا دیئے اور ہم نے بلندیوں سے بارانِ رحمت نازل کی پھر ہم نے زمین پر ہر قسم کی عمدہ روئیدگیاں اُگا دیں۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کے تخلیقی شاہکار ہیں ذرا دکھاؤ تو (ان کے خود ساختہ معبودوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ بلکہ ظالم صریح گمرہی میں بھٹک رہے ہیں۔ ۱۔

○ ارشاد ہوا ہم نے لقمان (ایک حبشی دانش ور حضرت ہودؑ کی قوم سے حکیم ہیں نبی نہیں) کو حکمت و دانش کی دولت سے فیضیاب کیا تاکہ وہ شکرانِ نعمت کرے جو شخص شکر کرتا ہے اس کا اپنا ہی بھلا ہوتا ہے اور جس نے کفرانِ نعمت کیا تو تمام خوبیوں والا اللہ تعالےٰ تو اس سے بالکل بے نیاز ہے۔ (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت کے دوران میں کہا بیٹا اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، شرک (اخلاقیاتِ انسانی کی لغت میں) سب سے بڑا ظلم ہے ہم نے انسان کو اپنے والدین کی حقوق شناسی کی بڑی تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے اسے ضُعف پر ضُعف سہہ کر اسے اپنے بطن میں محفوظ رکھا، پھر دودھ چھڑانا دو سال میں ہوتا ہے (اس لئے اسے نصیحت کی گئی کہ) میرا شکر بجا لا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر مآلِ کار تمہاری بازگشت میری ہی طرف ہے لیکن اگر (ماں باپ بھی) تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی اور کو شریک کر، جس کا تجھے علم نہیں ہے۔ تو ان دونو کی اطاعت ہرگز نہ کر، مگر معمولاتِ حیات کے مطابق ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا رہ اور ان لوگوں کی راہ اختیار کر جو میری طرف رجوع ہو گئے تھے پھر تم سب کی

میری جانب ہی بازگشت ہے پھر میں تمہیں تمہارے کاموں کے بارے میں بتا دوں گا کہ تم کیا کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ اے بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہو اور وہ کسی چٹان میں یا آسمانوں کی بلندیوں میں یا زمین کی وسعتوں میں چھپا ہوا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے منظرِ عام پر لائے گا وہ تو بڑا ہی باریک بین اور ادنیٰ سے ادنیٰ جزئیات سے باخبر ہے۔ بیٹا! نماز کو بطورِ نظامِ عبادت کے برپا کرو، نیکی کے کاموں کی ترغیب دے، بُرے کاموں سے روک، اور جو کچھ بھی تبلیغ و اعلائے کلمۃ الحق میں ابتلاء آئے اس پر صبر و ثبات کا دامن ہاتھ سے نہ دے یہ امورِ مظہرِ عزیمتِ انسانی ہیں۔ اے بیٹا، لوگوں سے بے رُخی سے بات نہ کر: اور زمین پر اترا کر (اور تکبّر سے) نہ چل، اللہ تعالیٰ کسی خود پسند اور فخریلے کو پسند نہیں کرتا۔ اے بیٹا، زمین پر چلنے میں میانہ روی اختیار کر اور آواز (گفتگو) میں نرمی اور دھیما پن۔ بے شک آوازوں میں سب سے زیادہ بھدی آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔

۞ ارشاد ہوا کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو کچھ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مسخّر کر رکھا ہے اور اس رحمتِ کامل نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی تمام نعمتیں پوری کر دی ہیں، (اس کے باوجود) جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں۔ دریں حال کہ نہ تو ان کے پاس علمِ محکم ہے نہ ہدایتِ کامل ہے

۲۰- نہ قلب و نظر میں نورِ معرفت بکھیرنے والی کوئی کتابِ منیر (کتابِ روشن) ہے۔ ارشاد ہوا جب انہیں کہا جاتا ہے کہ تنزیلاتِ الٰہی کی اتباع کرو، تو ہوا یا کہتے ہیں ہم تو اسی راہ پر چلیں گے، جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو چلتے پایا ہے کیا یہ انہی کے مقلد و متّبع ہیں خواہ شیطان ان کو دوزخ کی نارِ شعلہ زن کی طرف ہی کیوں نہ بلا تا رہا ہو؟ ارشاد ہوا کہ جس نیکوکار انسان نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا تو گویا اس نے ایک قابلِ اعتماد سہارا (عروہ = ایک خاردار جھاڑی جو اونٹ کا آخری سہارا ہوتی ہے) تھام لیا اور تمام امورِ حیات، و کائنات کا آخری فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

۞ ارشاد ہوا اے رسولؐ اگر کوئی کفر کرے تو اس کا کفر تمہیں مبتلائے حزن و ملال نہ کر دے، سب کی بازگشت ہماری طرف ہے ہم انہیں ان کے اعمال پر متنبہ کر دیں گے۔

[illegible]

[illegible]

کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کا تخلیق کار کون ہے ؟ تو وہ یقیناً کہیں گے اللہ تعالےٰ ۔ کہہ دو الحمدللہ (تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کو سزاوار ہیں) مگر ان میں سے اکثریت لاعلم ہے ۔ (یہ ایک حقیقتِ کبریٰ ہے) کہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب اللہ عزّوجلّ کے قبضۂ اختیار میں ہے ۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ سب خوبیوں کا مالک ہے اور غنی و بے نیاز ہے ۔

○ ارشاد ہوا اگر روئے زمین کے تمام اشجار سے قلم تیار کئے جائیں اور سمندر (دوات) بن جائیں اور اس میں سات سمندروں کی روشنائی اور شامل ہو جائے ۔ اور اللہ تعالےٰ کے کلماتِ موعظت و ہدایت اور اس کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ کا احاطہ کرنا چاہیں تو ان کا احاطہ ناممکن ہوگا۔ یہ سب ختم ہو جائیں گے (اور اعتراف ہوگا کہ ۔ ماہم چناں در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم) وہ (لامتناہی) غلبے والا ہے وہ (لامحدود) حکمتوں والا ہے تم روئے زمین کے تمام انسانوں کو پیدا کرنا اور پھر بعث بعد الموت اس کے لئے بیش ازیں نہیں کہ جیسے ایک متنفّس کو پیدا کرنا اور دوبارہ اٹھانا ۔

کیا اے مخاطب تو نے نہیں دیکھا ، کہ اللہ تعالےٰ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور اس نے شمس و قمر کو مسخّر کر رکھا ہے ہر ایک اپنے مدار پر وقت معینّہ تک سرگرم عمل رہے گا اور یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ تمہارے سارے کاموں سے باخبر ہے ۔ اور یہ سب اس لئے ہے کہ پوری کائناتِ ارضی و سماوی میں اللہ سب سے بڑی سچائی ہے اس کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سرتاسر باطل ہیں ۔ وہ بلاشبہ علو اور کبریائی میں لاثانی و بے نظیر ہے ۔ ۳۰

○ ارشاد ہوا کیا تم نہیں دیکھتے ہو ۔ کہ سمندر میں کشتی (جہاز) اس کے فضل سے (بھیجی ہوئی بادِ مراد سے) چلتی ہے ۔ تاکہ وہ تمہیں اپنی قدرتِ کاملہ کی کچھ نشانیاں دکھائے ۔ ان میں ہر صبر و شکر کے جویا کے لئے آیاتِ الٰہی ہیں ۔ (اور پھر یہ بھی دیکھو) جب سمندر کی موجِ بلاخیز سائبانوں کی طرح ان پر محیط ہو جاتی ہے تو عالمِ یاس و قنوط میں اپنی نیّت اور یقین کے پورے خلوص میں ڈوب کر اللہ تعالےٰ کو پکارتے ہیں پھر جب اللہ تعالےٰ انہیں سیلِ حوادث سے بچا کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض میانہ رو ہوتے ہیں ہاں ہماری نعمتوں سے انکار تو عہد شکن اور ناشکر گزار کرتے ہیں ۔

○ ارشاد ہوا اے بنی نوعِ انسان ! اپنے پروردگار کے لئے تقویٰ اختیار کرو اور اس دن کے احتساب سے خوف کھاؤ ، جب کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی بیٹا اپنے باپ

کے ہی کچھ کام آئے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ برحق ہے۔ تمہیں حیاتِ دنیاوی (کی لذت کوشیاں اور سرشاریاں) دھوکے میں نہ ڈال دیں۔ اور نہ ہی کوئی فریب کار اللہ تعالےٰ کے حقوق کے بارے میں تمہیں فریب میں مبتلا کر سکے (امورِ غیب کا پورا علم اللہ تعالےٰ کو ہے) روزِ قیامت کب برپا ہونا ہے اس کی اللہ ہی کو خبر ہے بارش بھی وہی برساتا ہے، یہ بھی وہی جانتا ہے کہ رحمِ مادر میں کیا ہے؟ اور یہ بھی کوئی نہیں جانتا کہ کل اسے کیا کرنا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ کسی متنفس کو کس جگہ داعیٔ اجل کو لبیک کہنا ہے۔ اللہ تعالےٰ بلاشبہ علم وخبر کی آفاقی قوتوں کا مالک و مختار ہے۔

(ان پانچ باتوں کا علم برسبیلِ امتثال ذکر ہوا ہے کہ صرف اللہ تعالےٰ کو ہے)

سورۃ السجدہ ۳۲

سورۃ السجدہ مکی ہے۔ اس کی تیس آیات اور تین رکوع ہیں۔

اس سورت کی آیت ۱۰ میں سجدہ کا مضمون آیا ہے اس نسبت سے اسے سورۃ السجدہ کہا گیا۔ السجود کے معنی فروتنی اور عجز کے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور انتہائی عجز سے عبادت کرنے کو سجود کہتے ہیں۔ سجدہ قربِ الی اللہ کا بلند ترین مقام ہے۔ نماز گزار انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ ناک گھس کر، ماتھا زمین پر رکھ کر، گھٹنے ٹیک کر، اپنی تہی دستی اور بیچارگی کے پورے اعتراف کے ساتھ۔ بارگاہِ صمدیت میں ذوقِ سجود سے لذت یاب ہوتا ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الم (حروفِ مقطعات = لایعلم تاویلہ الا اللہ) اس کلامِ مقدس کی تنزیل لاریب، اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوئی ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ کیا اِن لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ (قرآن مجید) رسولؐ نے خود تصنیف کر لیا ہے نہیں بلکہ یہ کلامِ برحق تیرے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے تاکہ تو اس قومِ (گمراہ و سرکش) کو اعمالِ بد کے نتائج بد سے ڈراوے۔ ان کے پاس تجھ سے پہلے کوئی نذیر نہیں آیا جو انہیں ان کے غلط کاموں پر متنبہ کرتا۔ شاید یہ لوگ ہدایت پا جائیں۔ اللہ تعالےٰ کی ذات وہ ہے جس نے آسمانوں کی بلندیوں، زمین کی وسعتوں اور اس کے درمیان جو کچھ بھی ہے اسے چھ مراحل میں پیدا کیا پھر اپنی عظمت و جلال کے عرش پر جلوہ گر ہوا۔ اس کے سوا نہ تو تمہارا کوئی حامی ہے نہ سفارش کنندہ کیا تم نصیحت قبول نہیں کرتے؟ وہ (قادرِ مطلق) آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں تک کے معاملات، کی تدبیر کرتا ہے۔ اور پھر اس دن بھی جس کی مقدار تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک ہزار سال ہے وہ انتظام اس کی طرف رجوع کرے گا۔ اس کا علم غیب و شہود پر محیط ہے اور وہ زبردست ہے اور مہربان۔ اس مصورِ مطلق نے اپنی ہر مخلوق کو حسین ترین رعنائیوں سے

مالا مال کر دیا، اس نے انسانی تخلیق کی ابتدا طین (پانی میں ملی ہوئی مٹی) سے کی، پھر اس کی نسل حقیر پانی کے جوہر غذا سے جاری کی پھر اس کا تسویہ کیا (صورتِ انسانی میں درست کر دیا) اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دی، پھر اس (خلاقِ اکبر نے) تمہیں کان، آنکھیں اور دل دیئے۔ لیکن تم شکرانِ نعمت کم ہی کرتے ہو۔ یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب ہم مٹی میں رل مل جائیں گے، تو کیا ہم از سرِ نو پیدا کئے جائیں گے۔ حقیقت یہ ہے یہ لوگ تو لقاءِ الٰہی (اللہ تعالیٰ کی روزِ حشر حضوری) سے ہی منکر ہیں۔ ارشاد ہوا اے رسول صلعم انہیں کہہ دیجئے کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے، تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے اور پھر تمہاری اپنے پروردگار کی طرف بازگشت ہے۔ اے کاش! جب مجرم حضورِ حق ندامت سے سر جھکائے ہوں گے وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سُن لیا پس تو ہمیں دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ ہم عملِ صالح اختیار کریں۔ بے شک ہم اہلِ یقین میں سے ہوں گے۔ اگر ہماری مشیّت کا مقتضا ہوتا تو ہم ہر متنفّس کو راہ ہدایت دکھا دیتے۔ لیکن میرا یہ فیصلہ برحق ہے کہ میں جنّوں اور انسانوں (سب نافرمانوں سے) دوزخ کو ضرور بھر دوں گا۔ (اور ان سے کہا جائے گا) اس جرم کا عذاب چکھو کہ تم اس روزِ سزا و جزا کو فراموش کر بیٹھے تھے لہٰذا ہم نے تمہیں فراموش کر دیا اب اپنے کرتوتوں کی سزا میں ہمیشہ کا عذاب بھگتو۔۔ ہماری آیاتِ پر ایمان لانے والوں کی تو یہ کیفیت ہے کہ جب ان آیاتِ بیّنات کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ بے اختیار سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید میں مصروف ہو جاتے ہیں اور تکبّر کے قریب تک نہیں پھٹکتے (ان کی عبادت کی شانِ محویت یہ ہے کہ) راتوں ان کے پہلو، خوابگاہوں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے پروردگار کے غضب سے خائف اور اس کی رحمت کی امّید رکھتے ہیں۔ اور ہم نے انہیں جو مرزوقاتِ حیات عطا کی ہیں ان میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ارشاد ہوا یہ کسی کے علم میں نہیں ہے کہ ان کے اعمالِ حسنہ کی جزا کے طور پر ان کے لئے آنکھوں کی کیا کیا پوشیدہ سرورگاہیں مہیّا کر رکھی ہیں ؟ کیا اہلِ ایمان اور نافرمان برابر ہیں ؟ نہیں وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ جو اہلِ ایمان ہیں اور نیکوکار ہیں، ان کی رہائش جنّت میں ہو گی۔ اور ان کے اعمالِ خیر کے بدلے میں ان کی ضیافت و مہمانی ہو گی۔ لیکن وہ لوگ، جو نافرمان ہیں ان کا ٹھکانہ جہنّم ہے۔ جب کبھی وہ دوزخ سے باہر نکلنے کا ارادہ کریں گے۔ تو انہیں دوبارہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ عذابِ جہنّم کا مزہ چکھو جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے۔

ارشاد ہوا ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے کچھ دنیا کا عذاب بھی دیں گے تاکہ اعمالِ سیئہ سے باز آ جائیں۔ اس سے بڑا ظالم کون ہے جس کو آیاتِ ربانی کی نصیحت کی گئی اور اس نے ان سے روگردانی کی؟ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (توریت) دی۔ تمہیں اے رسولؐ اس کتاب کے موسیٰؑ کو ملنے میں شک نہیں کرنا چاہیئے ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے سرچشمۂ ہدایت بنایا اور ہم نے ان میں سے (بنی اسرائیل میں سے) کئی پیشوا بنائے، جو ہمارے احکام کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے۔ اس صبر آزما مشن میں انہوں نے کمالِ نظم و ثبات کا ثبوت دیا اور انہیں ہماری آیات پر یقین تھا۔ کیا ان لوگوں کو (ان مقاماتِ عبرت نے) کوئی سبق نہیں دیا کہ ہم نے قبل ازیں کتنی ہی قوموں کو تہ و بالا کر دیا۔ اب یہ اہلِ مکہ ان کے مساکن میں سے ہو کر گزرتے ہیں۔ بے شک اس میں قدرتِ الٰہی کے نشانات ہیں۔ کیا وہ ان حالات کو توجہ سے سنتے نہیں؟

○ ارشاد ہوا کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمینِ افتادہ کی طرف پانی بہا لاتے ہیں پھر اس زمینِ بے گیاہ سے مزروعات نکالتے ہیں جسے چارپائے شوق سے کھاتے ہیں اور تم خود بھی (ان سے غذا حاصل کرتے ہو) کیا وہ دیکھتے نہیں ہیں؟ وہ یہ کہتے ہیں کہ فیصلہ کب ہونا ہے (اگر سچے ہو تو کہو)۔ انہیں کہہ دیجئے فیصلے کے دن اہلِ کفر کو ایمان لانا نفع نہیں دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت ملے گی۔ سو اے رسولؐ ان سے اعراض کیجئے، اور انتظار کیجئے، بے شک وہ بھی منتظر ہیں۔

سورۃ الاحزاب ۳۳

سورۃ الاحزاب مدنی ہے۔ اس کی ۷۳ آیات ہیں اور ۹ رکوع۔

حزب عربی زبان میں گروہ یا قبیلے کو کہتے ہیں احزاب اس کی جمع ہے۔ اس سورت میں غزوۂ خندق کا ذکر بھی ہے اور اس سلسلے میں بنی قریظہ، بنی النضیر، بنی غطفان وغیرہ قبیلوں کا بھی۔ اس نسبت سے اس سورت کو سورۃ الاحزاب کہتے ہیں۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بڑا رحم والا ہے۔

ارشاد ہوا اے نبیؐ ان کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیئے، اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہیئے، بے شک [illegible] صاحبِ علم ہے وہ صاحبِ حکمت ہے۔ (ابوسفیان، عکرمہ، ابوالاعور اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے آپ سے کہا کہ آپ بت پرستی کی مذمت ترک کر دیں [illegible] اسلامی [illegible] ان احکام کی [illegible] کی جانب سے [illegible] جاتے ہیں۔ بے شک [illegible]

آیۃ ۱ و ۲

اللہ تعالٰے تمہارے سارے اعمال سے باخبر ہے۔ اللہ تعالٰے کی ذات پر توکّل کیجئے، وہی اللہ تعالٰے تمہارا کارساز ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالٰے نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے، نہ تمہاری بیویاں جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری مائیں اور نہ لے پالک تمہارے بیٹے ہیں۔ (ان تینوں جاہلی روایتوں کی تردید کی گئی ہے۔ ابو معمر دو دل والا، کچھ روائیتوں کے ساتھ مشہور تھا۔ ظہار اپنی بیوی کو کہہ بیٹھتے کہ تیری پیٹھ میری ماں کی پیٹھ اور انہیں ماں سمجھنے لگ جاتے۔ آپؐ نے اپنے منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ کی مطلّقہ بیوی حضرت زینبؓ سے نکاح کیا تو فتنہ پردازوں نے ہنگامہ برپا کرنا چاہا۔ اس وضاحتِ قرآنی کے بعد یہ مسئلہ صاف ہو گیا) یہ تمہارا اپنے منہ سے خود ہی کہنا ہے۔ اللہ تعالٰے کا حکم تو مبنی بر حق ہے۔ اور وہی مسائلِ حیاتِ انسانی کی صحیح راہِ ہدایت سمجھاتا ہے۔

ارشاد ہوا (لے پالک بچوں کو) ان کے باپ کی نسبت سے پکارو، یہ عند اللہ زیادہ منصفانہ بات ہے۔ پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور تمہارے دوست ہیں۔ اگر اس بارے میں تم سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو اس پر تم پر کوئی گناہ نہیں۔ ہاں البتہ گناہ وہ ہے جس کا تمہارے دلوں نے ارادہ کیا۔ اور اللہ تعالٰے صاحبِ غفران و صاحبِ رحمت ہے۔

ارشاد ہوا کہ النبیؐ (سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) کی ذات، اہلِ ایمان کے لئے ان کی اپنی ذات پر اولیٰ (مقدم) ہے۔ اور اس کی بیویاں، ان کی مائیں ہیں۔ کتاب اللہ کے مطابق عام مومنین و مہاجرین کی نسبت قرابت دار زیادہ مستحق ہیں اگر معروفات میں دوستوں سے نیکی کرنا چاہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ یہی حکم کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

ارشاد ہوا وہ وقت یاد کرو جب ہم نے انبیاء سے میثاق لیا، ان سے، تم سے، نوحؑ، ابراہیمؑ اور موسٰیؑ اور عیسٰیؑ ابنِ مریمؑ سے اور یہ عہد بڑا پختہ اور ناقابلِ شکست تھا۔ مقصود یہ تھا کہ اللہ تعالٰے اہلِ صدق و صفا سے ان کے پاکیزہ مشن کی تکمیل کے بارے میں ان سے دریافت کرے (اور انہیں جزائے خیر دے) اور اللہ تعالٰے نے کافروں کے لئے بڑا دردناک عذاب تیّار کر رکھا ہے۔

ارشاد ہوا اے اہلِ ایمان اُن انعاماتِ الٰہی کو یاد کرو (جو تم پر نازل ہوئے) جب تم پہ کفّار کے لشکر چڑھ دوڑے (مشرقی جانب سے بنی غطفان غربی جانب سے قریش) پس ہم نے ان پر بادِ تند و تیز کے جھکڑ چلا دیئے، اور ایسے لشکر بھیجے جو تم نے نہیں دیکھے، اور اللہ تعالٰے تو تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے جب کفّار نے تمہیں ہر طرف سے گھیر لیا، تمہارے اوپر سے (پہاڑوں سے) نیچے سے (نشیب گاہوں سے) حملہ آور ہوئے تو تمہاری آنکھیں ہکّا بکّا رہ گئیں،

اور صدمے کی شدت سے تمہارے کلیجے منہ تک آ گئے۔ اور تم اللہ تعالےٰ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگ گئے، اس موقع پر مسلمانوں کی آزمائش کی گئی اور انہیں خوف و خطر میں مبتلا کر کے شدید جھنجھوڑ سے لرزہ براندام کر دیا گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب منافق لوگ اور روگی دل کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے وعدے جو ہم سے کئے گئے تھے فریب تھے۔

ارشاد ہوا جب ان میں سے ایک گروہ کہنے لگا اے یثرب والو (تثریب غلطی پر سرزنش کرنے کے ہیں اور ثرب وہ پتلی سی جھلی جو انتڑیوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ یثرب کا شاید مادہ یہی ہے) تمہارے لئے یہاں کوئی مقام نہیں۔ لوٹ چلو، (منافقین کے گروہ مراد ہیں۔ وعدہ کو پرفریب کہنے والا معتب بن قشیر منافق تھا اور اس گروہ کا سرکردہ عبداللہ بن ابی تھا۔) ان میں سے ایک گروہ نبیؐ سے واپسی کا اجازت طلب تھا کہ ان کے گھر غیر محفوظ ہیں۔ حالانکہ گھر کی عدم حفاظت بہانہ تھا، وہ محض راہِ فرار اختیار کرنا چاہتے تھے (بنو حارثہ مراد ہیں) اگر کفار کے لشکر مدینے کی مختلف اطراف سے گھس آتے تو وہ ان سے فتنۂ ارتداد برپا کرنے کو کہتے تو انہیں عذر نہ ہوتا اور مرتد ہونے میں ذرا بھی دیر نہ کرتے۔ دراں حالیکہ وہ قبل ازیں اللہ تعالےٰ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ جہاد سے پیٹھ نہیں موڑیں گے اور ان سے اِس عہد کی باز پرس ہو گی۔

ارشاد ہوا اے رسولؐ ان سے کہہ دیجئے کہ موت یا قتل سے فرار تمہیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا زندگی سے متمتع ہونا تو چند روزہ ہی ہے۔ ان سے پوچھیئے، اگر اللہ تعالےٰ تمہیں تکلیف میں مبتلا کرنا چاہے تو تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ اور اگر اللہ تعالےٰ تم پر اپنے رحم و کرم کی بارش کرنا چاہے تو اس سے کون روک سکتا ہے؟ (انہیں کہہ دیجئے) اللہ تعالےٰ کے سوا نہ تو کوئی ان کا دوست ہے اور نہ مددگار ہی۔ بلا شبہ اللہ تعالےٰ تم میں سے جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہماری طرف آ جاؤ اور وہ شریک جہاد ہوتے بھی ہیں تو بھی برائے نام۔ میدانِ جہاد میں شمولیت میں بخیل ہیں۔ جب دشمنوں کے غلبے کا خوف انہیں آن گھیرتا ہے تو ہراس زدہ ہو کر دیدے گھما گھما کر تمہیں اس طرح دیکھتے ہیں جیسا کہ کسی شخص پر موت کی غشی طاری ہو۔ جب خطرات ٹل جاتے ہیں (اور فتح ہو جاتی ہے تو مالِ غنیمت میں حصہ بانٹنے کے لئے) تیز و طرار گفتگو سے (مال پر) اپنا حق جتاتے ہیں، یہی وہ بے نصیب لوگ ہیں جو ایمان کی نعمت سے لذت یاب نہیں ہیں۔ اور عند اللہ ان کے اعمال اکارت گئے۔ اور یہ امر اللہ تعالےٰ کے لئے مشکل نہیں۔ یہ اس گمان میں رہتے ہیں کہ بنی غطفان اور قریش کے لشکر ابھی

تک واپس نہیں گئے۔ اور جب لشکروں کے گھیرے میں آجاتے ہیں تو یہ منافقین تمنّا کرتے ہیں کہ اے کاش وہ باہر دیہات میں قیام پذیر ہوتے اور تمہارے حالاتِ (جہاد) لوگوں سے ہی پوچھ لئے ہوتے ان کے نفاق کا یہ عالم ہے اگر یہ لوگ تم میں موجود بھی ہوتے تو ان میں تھوڑے

۲۰۔ لوگ ہی قتال میں حصہ لیتے۔

ارشاد ہوا (اے لوگو) رسول اللہ ؐ میں تمہارے لئے (انسانیتِ کاملہ کے اخلاقِ عالیہ) کا بہترین و مکمّل ترین نمونہ ہے۔ اس کے لئے جسے لِقاءَ اللہ تعالےٰ اور قیامِ روزِ حشر کی امید ہے۔ اور جو کثرت سے یادِ الٰہی میں مصروف ہے (اور وہ وقت بھی یاد کیجئے) جب مسلمانوں نے لشکروں کو حملہ آور ہوتے دیکھا تو کہہ اٹھے یہی وہ وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول ؐ نے کیا تھا۔ اور ان کا یہ وعدہ برحق تھا۔ اس سے ان کے جذبۂ ایمانی اور عزمِ فرماں برداری میں بیش بہا اضافہ ہوا۔ مسلمانوں میں بہت سے لوگوں نے اپنا اللہ سے وعدہ سچ کر دکھایا، پھر ان میں کچھ وہ ہیں جنہوں نے اپنی نذر پورا کر دی (مصعب بن عمیرؓ، حمزہؓ اور بدر و احد کے شہداء) اور کوئی وہ ہیں جو ہنوز منتظر ہیں۔ ان کے نیک ارادوں اور مخلصانہ فرمانبرداریوں میں) کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سچوں کو ان کی عملی سچائیوں کے سبب جزا دے اور منافقوں کو عذاب میں مبتلا کر دے یا ان کی توبہ قبول کرے۔ اللہ تعالےٰ بے شک صاحبِ غفران و صاحبِ رحمت ہے۔

(قبائلِ عرب کی وحشتناک یلغار کے پسِ منظر میں ارشاد ہوا) کہ اللہ تعالےٰ نے غیظ و غضب میں بھرے کفار کو بے نیلِ مرام لوٹا دیا۔ انہیں کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی جہاد میں اللہ تعالےٰ کی اعانت و نصرت مسلمانوں کے لئے کافی ہو گئی۔ بے شک اللہ تعالےٰ قوی بھی ہے اور زبردست بھی پھر اہلِ کتاب میں سے جن لوگوں نے اہلِ مکہ کا ساتھ دیا تھا۔ انہیں ان کی قلعہ بندیوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب اور دبدبہ پیدا کر دیا۔ تمہیں اللہ تعالےٰ نے ان پر ایسی برتری دی کہ ایک گروہ کو تو تم قتل [illegible] دوسرے کو قید کر رہے تھے (یہود بن [illegible] سے مقاتلہ، اور ان کا محاصرہ [illegible] [illegible] کی آبادکاری، مسلمانوں کی فاتحانہ [illegible] نے تمہیں ان کی [illegible] [illegible] ان کے اموال و اسباب اور اس زمین [illegible] قدم نہیں [illegible] [illegible] یا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کاملہ تمام [illegible] ہے۔

ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ (اب جبکہ نصرتِ الٰہی سے مسلمانوں پر فراخیٔ رزق اور آسودگیٔ حیات کا دور آیا ہے تو ضرور ہے کہ اس کا حیاتِ روزمرہ پر اثر پڑے گا، (ازواجِ مطہرات کی طرف سے نان و نفقہ میں سہولتوں میں اضافے کی طلب بھی ہوئی) اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی کی آسائش اور زیبائش ہی چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال و اسباب دے دلا کر، اچھے طریقے سے رخصت کر دوں۔ لیکن اگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی رضا مطلوب ہے۔ اور آخرت کے گھر کی طلب ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکو کاروں کے لئے اجرِ عظیم ۳۰۔ مہیا کر رکھا ہے۔ اے ازواجِ نبیؐ، اگر تم میں سے کسی سے صریح بے حیائی کا ارتکاب ہوا تو تمہیں دوگناہ عذاب دیا جائے گا۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے سہل ہے۔ اور جو تم میں سے پ ۲۲ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری و اطاعت کرے گی اور اعمالِ صالحہ اختیار کرے گی۔ تو ہم اس کا دوگنا صلہ دیں گے۔ اور ہم نے اس کے لئے بڑے آبرومندانہ مرزوقاتِ حیات مہیا کر رکھے ہیں۔ اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، تم تقویٰ شعار بن جاؤ تو یہ بات ملحوظ رکھو کہ نامحرموں سے دبی زبان میں گفتگو نہ کیا کرو، مبادا خرابیٔ دل میں مبتلا کوئی شخص طمع میں پڑ جائے۔ بات جچی تلی اور معقول کہو۔ (خانگی زندگی کا اصلِ اصول یہ ہے کہ) اپنے خانگی ماحول میں قرار پکڑو (جم کر رہو، ٹِک کر رہو) اور جاہلیتِ ماضیہ کی زیب و زینت کی نمائش نہ کرتی پھرو۔ نظامِ عبادات روزمرہ کو باقاعدگی سے برپا کرو۔ اور زکواۃ کو معیشت کا ستون بناؤ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا حق ادا کرو۔ اے اہلِ بیت! مشیّتِ ایزدی یہ ہے کہ وہ تم سے تمام ناپاکیزگیاں دور کر دے اور تمہیں پوری طرح گناہوں سے پاک کر دے اے نبی کی بیویو! جو آیاتِ الٰہی اور حکمت کی باتیں تمہارے گھروں میں بیان کی جاتی ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا باخبر اور باریک بین ہے۔

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، صاحبِ ایمان مرد اور صاحبِ ایمان عورتیں، فرمان بردار مرد اور فرمان بردار عورتیں، صداقت شعار مرد اور صداقت شعار عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، خشوع و خضوع سے عبادت کرنے والے مرد اور عورتیں، صدقہ و خیرات کرنے والے مرد اور عورتیں، روزہ دار مرد اور عورتیں، اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی جنسی خواہشات پر قابو رکھنے والے مرد اور عورتیں، اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی عورتیں۔ ان سب کے لئے

اللہ تعالیٰ نے غفران کا وسیع سائبان اور اعمالِ صالحہ کے لئے اجرِ عظیم مہیا کر رکھا ہے۔ ارشاد ہوا کہ کسی مردِ مومن یا زنِ مومنہ کے لئے زیبا نہیں کہ جب اللہ اور رسول ؐ نے کسی امر کا فیصلہ کر دیا ہو تو وہ اس میں اپنا اختیار کام میں لائیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ کی نافرمانی کرے گا بلاشبہ وہ قعرِ گمراہی میں جا پڑا۔ اے رسول ؐ جب تم (حضرت زینب اور زید کے نکاح کے پسِ منظر میں) اس شخص کو جس پر اللہ تعالیٰ نے اور ہم نے انعام و احسان کیا تھا کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو نہ چھوڑو اور اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس وقت تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ اور تم لوگوں سے خائف تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اسی کی ذات سے خشیت ہو۔ (زید و زینب کے نکاح کے حوالے سے ارشاد ہوا) کہ جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکا۔ تو ہم نے اس کا (زینب) کا نکاح تم سے کر دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی الجھن باقی نہ رہے جب کہ وہ اس سے اپنی ضرورت پوری کریں اور اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ ہو کر ہی رہتا ہے۔ نبی پر کسی کام کا حرج نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے طے کر دیا ہو۔ انبیائے ماسبق کے معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ کی سنّت یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک قطعی طے شدہ فیصلہ ہوتا ہے۔ (یہ معمول ان نفوسِ قدسیہ کا ہے) جو رسالاتِ پروردگار لوگوں تک پہنچاتے ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ اور احتساب کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ ارشاد ہوا کہ محمد ؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ؐ اور خاتم النّبیینؐ (لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں)

۴۰۔ اور اللہ تعالیٰ کا علم تمام کائنات پر محیط ہے۔

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو، اور سحر و شام اس کی تسبیح میں مشغول رہو۔ اس کی ذات وہ ہے جو تم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تم پر رحمتیں بھیجتے ہیں تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنیوں میں لے آئیں اور وہ مومنین پر بڑا رحم والا ہے جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ملاقی ہوں گے تو ان پر سلام کہا جائے گا۔ اور ان کے اعمالِ صالحہ کے سبب سے ان کے لئے باعزت اجر مہیا کر رکھا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اے نبی ؐ ہم نے تمہیں عالم انسانیت کے لئے لافانی صداقتوں پر شاہد بنا کر بھیجا ہے۔ نیکوکاروں کو ان کے اعمالِ حسنہ پر انہیں بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے اور منکرین کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خوف دلانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اے نبی مکرم ! تو اللہ تعالیٰ

کے حکم سے لوگوں کو اللہ تعالٰے کی راہِ ہدایت کی جانب دعوت دینے والا ہے اور آفاقی نظامِ معرفتِ الٰہی کا سراجِ منیر۔ اہلِ ایمان کو خوش خبری سنا دیجئے کہ ان کے لئے اللہ تعالٰے کی طرف سے بڑا فضل و کرم فراہم ہے۔ اے نبیؐ کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانیئے، ان کی ایذا رسانی کی بھی پرواہ نہ کیجئے۔ صرف اللہ تعالٰے پر بھروسہ کیجئے وہی کارسازِ مطلق تمہارے لئے کافی ہے۔

۞ ارشاد ہوا اے ایمان والو جب تم مومنات سے نکاح کرو اور انہیں صحبت یا خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق دے دو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں کہ تم اس کی گنتی کرنے لگو۔ پس انہیں کچھ مال و متاع دے دو اور بطریقِ احسن انہیں رخصت کر دو۔ اے نبیؐ ہم نے بلاشبہ وہ تمہاری بیویاں تمہارے لئے حلال کر دی ہیں جن کا حق مہر تم نے ادا کر دیا ہے اور وہ کنیزیں جو اللہ تعالٰی نے ملکِ یمین میں دی ہیں، تمہارے چچا کی لڑکیاں، پھوپھیوں کی لڑکیاں، ماموؤں کی لڑکیاں، خالاؤں کی لڑکیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ راہِ ہجرت اختیار کی۔ اور کوئی مسلمان خاتون جس نے اپنی جان نبیؐ کے لئے ہبہ کر دی کہ اگر نبی چاہے تو اس سے نکاح کرے یہ خاص امر تمہارے لئے ہے دوسرے مومنین کے لئے نہیں ہے۔ ہمیں علم ہے کہ عامۃ المسلمین کو ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے لئے کیا فرائض عائد کئے ہیں یہ تمہارے لئے استثنٰے اس لئے ہے تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ رہے اللہ تعالٰی بڑا بخشنے والا اور رحم والا ہے تمہیں یہ اختیار ہے کہ جسے چاہو اپنے سے الگ رکھو، جسے چاہو اپنے ساتھ

۵۰۔ رکھو جسے چاہو الگ رکھنے کے بعد اپنے پاس بلا لو اس معاملے میں تو تم پر کوئی الزام نہیں اس طرح زیادہ امکان ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں وہ غم زدہ نہ ہوں، اور جو کچھ تم انہیں دو گے سب راضی رہیں گی۔ اللہ تعالٰے کے علم میں ہے جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے وہ صاحبِ علم ہے اور صاحبِ حلم بھی۔ (یہ آیہ تخییر ہے جس کی رُو سے حضورؐ جسے چاہتے طلاق دے سکتے تھے، جسے چاہتے پاس رکھ سکتے تھے اور جس کی چاہیں باریاں آگے پیچھے کر سکتے تھے۔ ازواجِ مطہراتؓ کے باہمی مشورے سے آپ نے چار ازواج عائشہؓ، حفصہؓ، اُم سلمٰیؓ، زینبؓ کی باری مقرر رکھی پانچ ازواج اُم حبیبہؓ، میمونہؓ، سودہؓ، جویریہؓ، صفیہؓ کی باری مقرر نہ رکھی اس آیہ میں ازواج مطہرات کے جذبۂ ایثار پر انعام کا اظہار بھی ہے اس کے بعد کوئی نکاح نہ ہوا نہ کسی کو طلاق ہوئی۔ ملک میں جو دو کنیزیں تھیں ماریہ قبطیہ اور ریحانہ) اس کے بعد اے نبیؐ تمہارے لئے عورتیں حلال نہیں ہیں۔ نہ انہیں اور عورتوں سے تبدیل کریں، خواہ ان کا حسن تمہارے لئے کتنا ہی پُرکشش کیوں نہ ہو۔ (بجز ملکِ یمین کے) اللہ تعالٰے ہر چیز پر نگران ہے۔

ومن یقنت ۲۲

○ ارشاد ہوا اے ایمان والو (آدابِ مجالسِ طعام سکھانا مطلوب ہیں) لوگ کھانا تیار ہونے سے پہلے آجاتے تھے اور کھانا کھانے کے بعد دیر تک مستانسین بالحدیث (ادھر اُدھر کی گپ شپ میں مصروف ہو جاتے) نبیؐ کے گھروں میں جب تک کھانے کی اجازت نہ دی جائے تو نہ چلے آیا کرو، نہ تیاریٔ طعام تاکتے ہوئے، البتہ جب کھانے کے لئے بلایا جائے تو چلے آؤ، کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ، باہم گپ شپ میں نہ لگے رہو تمہاری یہ بات تمہارے نبیؐ کے لئے تکلیف دہ تھی، وہ تمہیں ازراہِ مروّت کچھ نہیں کہتے تھے اللہ تعالٰے ایک صحیح بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ اور اے اہلِ ایمان جب تمہیں ازواجِ نبیؐ سے کوئی چیز مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ روش تمہارے دلوں کی پاکیزگی کے لئے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے اچھی اور پسندیدہ ہے۔ تمہارے لئے مناسب نہیں ہے کہ تم رسول اللہ کو ایذا دو، اور نہ یہ کہ اس کی بیبیوں سے اس کے بعد کبھی بھی نکاح کرو۔ اللہ تعالٰے کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے۔ تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپا لو، بلاشبہ اللہ تعالٰے کا علم تو اشیائے کائنات پر محیط ہے۔ (آیتِ حجاب کے نزول پر لوگوں کے استفسار کے جواب میں ارشاد ہوا) ان کے لئے باپ، بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے مسلمان عورتوں اور مملوکہ کنیزوں کے سامنے آنے میں کوئی گناہ نہیں۔ حجاب کے حکم کے بارے میں اللہ تعالٰے سے ڈرتی رہو، اللہ تعالٰے ہر چیز پر شاہد ہے۔ ارشاد ہوا بلاشبہ اللہ تبارک و تعالٰے اور اس کے فرشتے نبی کریمؐ پر درود و رحمت بھیجتے ہیں۔ اے اہلِ ایمان تم بھی نبیؐ پر درود و رحمت بھیجو اور کثرت سے سلام۔

○ ارشاد ہوا جو (بے نصیب لوگ) اللہ تعالٰے کو اور اس کے رسولؐ کو ایذا پہنچاتے ہیں، اللہ تعالٰے نے انہیں دنیا و آخرت میں پھٹکار دیا ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔ ارشاد ہوا اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور عورتوں کو بلا قصور ایذا دیتے ہیں وہ اپنے سر پہ بہتان اور کھلا گناہ لیتے ہیں۔ اے نبیؐ اپنی بیبیوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر سے اپنی چادروں کے پلّو لٹکا لیا کریں یہ بات زیادہ مناسب ہے کہ وہ پہچانی جائیں پس انہیں ایذا نہ پہنچائی جائے۔ اور اللہ تعالٰے صاحبِ غفران ہے اور صاحبِ رحمت۔

○ ارشاد ہوا کہ اگر یہ اہلِ نفاق، اور وہ لوگ جن کے دِل مرضِ معصیت میں مبتلا ہیں اور مدینے میں جھوٹی سنسنی خیز افواہیں پھیلانے والے، اپنے کرتوتوں سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں ان کی سرکوبی کا حکم دیں گے (تمہیں ان کے خلاف اٹھا کھڑا کریں گے) پھر وہ تمہارے ساتھ مشکل ہی سے رہ سکیں گے

۶۰۔ ہر طرف سے ان پر لعن طعن ہو گی۔ جہاں کہیں وہ پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور بُری طرح قتل کر دیئے جائیں گے۔ (اس بدکردار گروہ کے لئے) اللہ تعالٰے کی ایک سنتِ جاریہ ہے۔ جو اس قسم کے لوگوں کے لئے پہلے سے چلی آ رہی ہے۔ اور تم سنت الٰہی میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ قیامت کب برپا ہو گی؟ کہہ دیجئے۔ اس کا علم اللہ تعالٰے کو ہے۔ اور اے مخاطب تمہیں کیا خبر ہے وہ شاید قریب ہی ہو۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالٰے نے کافروں پر پھٹکار کی ہے۔ اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی نارِ جہنّم مہیا کر دی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کا کوئی بھی حامی و مددگار نہیں ہو گا۔ ارشاد ہوا جب روزِ قیامت ان کے چہرے آگ میں جھلسائے جائیں گے اور وہ پچھتائیں گے کہ اے کاش انہوں نے اللہ تعالٰے اور اس کے رسولؐ کی راہِ اطاعت اختیار کی ہوتی۔ وہ پکار کر کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے لیڈروں اور بزرگوں کی اطاعت کی، انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا، اے ہمارے پروردگار انہیں دوگناہ عذاب دے اور ان پر پھٹکار کی بھرمار کر دے۔

○ ارشاد ہوا اے ایمان والو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰؑ پر جھوٹی تہمت لگا دی تھی اور اسے ایذا دی تھی۔ پھر اللہ تعالٰے نے اسے اس تہمت سے بری کر دیا۔ اور موسیٰؑ تو اللہ تعالٰے کے نزدیک ایک مکرّم و صاحبِ عزت نبی تھا۔

۷۰۔ ارشاد ہوا اے اہلِ ایمان راہِ تقویٰ اختیار کرو۔ اور سچی بات کہو تاکہ اللہ تعالٰے تمہارے اعمال کو درست کر دے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے، جس کسی نے بھی اللہ تعالٰے اور اس کے رسول کی اطاعت کی بے شک وہ بہت بڑی کامیابی کے منصب پر فائز ہوا۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے کائنات کی لافانی سچائیوں اور صداقتوں کی امانتِ عظیمہ آسمانوں زمین اور جبال کے سپرد کرنا چاہی اور پیشکش کی۔ لیکن انہوں نے یہ بارِ گراں اٹھانے سے پہلو تہی کی اور ڈر گئے، مگر انسان (ضعیف البنیان نے) اس امانتِ گراں مایہ کا بوجھ اٹھا لیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم ہے۔ بڑا نادان ہے۔ (آسماں بارِ امانت نتوانست کشید قرعہ فال بنامِ من دیوانہ زدند) اس ذمہ داری کی تکمیل کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ اللہ تعالٰے منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو مبتلائے عذاب کر دے اور مومن مردوں اور عورتوں کی توبہ قبول کرے اللہ تعالٰے صاحبِ غفران ہے اور صاحبِ رحمت۔

سورۃ سَبَا ۳۴

سورۃ سَبَا مکی ہے اس کی ۵۴ آیات ہیں اور ۶ رکوع۔

اس سورت میں سَبَا بن یشجب بن قحطان کی نسل کا ذکر ہونے کی وجہ سے سورۃ سَبَا سے موسوم ہوئی۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو رحمٰن ہے اور رحیم۔

○ ارشاد ہوا کہ تمام تعریف اس قادرِ مطلق کو سزاوار ہے جو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کا بلاشرکتِ احدے مالک و مختار ہے آخرت میں بھی تمام محامد اسی کے لئے ہوں گے وہ صاحبِ حکمت ہے اور باخبر بھی۔ اس کے علم میں ہے جو کچھ (بیج) زمین میں ڈالا جاتا ہے اور جو کچھ روئیدگی کی شکل میں اس سے باہر نکلتا ہے۔ اور جو بلندیوں سے نازل ہوتا ہے اور جو کچھ دعاؤں، ملائکہ اور روحوں کی شکل میں اس میں چڑھتا ہے (بلند ہوتا ہے) وہ ہر چیز کو جانتا ہے وہ رحیم اور غفور ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ قیامت کی ساعت ہم پر نہیں آئے گی، کہہ دیجئے، اس عالم الغیب کی قسم، جس سے آسمانوں اور زمین کی کائنات کا ذرّہ ذرّہ پوشیدہ نہیں رہ سکتا، نہ اس سے چھوٹی کوئی چیز، اور نہ بڑی ہی ہے جو اس کتاب مبین میں نہیں ہے۔ ہاں، قیامت تم پر آکر رہے گی! تاکہ اللہ تعالٰے اہلِ ایمان اور نیکوکاروں کو ان کے اعمالِ حسنہ کی جزا دے۔ بخشش کردگار کے وہی مستحق ہیں اور انہی کے لئے عزت کی روزی ہے (برخلاف ازاں) جن لوگوں نے ہماری آیات کی تردید و تنقیص کی اور ہمیں عاجز کر دینے کی کوشش کی تو ان لوگوں کے لئے سخت دردناک عذاب ہے۔ ارشاد ہوا جن لوگوں کو علم عطا کیا گیا ہے وہ تم پر تنزیلاتِ ربّانی کو برحق مانتے ہیں اور یہ کہ قرآن مجید اللہ تعالٰے غالب اور سزاوار حمد و ثنا کی راہ دکھاتا ہے۔ کافر لوگ کہتے ہیں، کیا ہم تمہیں اس شخص کے بارے میں بتائیں جو تمہیں مطلع کرتا ہے کہ جب تم خاک میں مل کر ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم ایک نئی پیدائش میں نمودار ہو گے؟ کیا اس نے اللہ تعالٰے پر افترا کیا ہے یا اُسے سودا یا جنون ہے۔ یہ شخص نہیں بلکہ وہ لوگ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے، وہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہیں اور پیچ در پیچ گمراہی میں پڑے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا، جو صورتِ حالات ان کے سامنے درپیش ہے اور جو عہدِ ماضی میں واقعات ہوئے۔ جن میں لوگوں کے کرتوتوں کے سبب آسمان و زمین سے عذاب نازل ہوا۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو بھی زمین میں دھنسا دیں یا آسمان سے ان پر کوئی ٹکڑا گرا دیں، اللہ تعالٰے کی طرف رجوع کرنے والوں کے لئے ان باتوں میں اللہ تعالٰے کے نشاناتِ قدرت ہیں۔

○ ارشاد ہوا ہم نے داؤدؑ کو اپنے لطفِ خاص سے فضیلت عطا کی، ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ ۱۰۔ وہ اور پرندے بھی اس کے کلماتِ زبور کے ساتھ تسبیح و تہلیل دہرائیں۔ اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا اور کہا بنا مکمل اور کشادہ زرہیں (سابغات) اور فنّی لحاظ سے اندازۂ نگاہ کڑیاں جوڑنے میں ملحوظ رکھو اور اس فن کو سب مل جل کر پایۂ تکمیل تک پہنچاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالٰے تمہارے سارے کاموں کو

ومن یقنت ۲۲

دیکھ رہا ہے۔

○ ارشاد ہوا ہم نے ہوا کو سلیمانؑ کے تابع فرمان کر دیا۔ صبح سے شام تک اس کا چلنا گویا ایک ایک ماہ کی مسافت طے کر لینا تھا۔ صبح دمشق، دوپہر اصطخر، شام کابل، ہوائی سروس کا متداول نظام ہم آہنگ معلوم ہوتا ہے) اور ہم نے اس کی صنعتی ترقی کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بنا دیا اور ایسی غیر مرئی قوتیں اس کے مسخر کر دیں جن سے ان صنعتوں کو فروغ ملا۔ اور جو ہمارے احکام سے سرتابی کرتے تھے۔ انہیں بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھاتے، وہ جناتی فنکار و معمار سلیمانؑ کے حسب فرمائش محلات اور مساجد کی پرشکوہ محرابیں بناتے، مناظر فطرت کے مشابہ نہایت دیدہ زیب تماثیل نقش کرتے، فن برتن سازی کے ماہر حوض جیسے لگن بناتے اور ایسی بڑی بڑی دیگیں جو چولہوں پر ہی جمی رہتی تھیں۔

○ ارشاد ہوا کہ اے آلِ داؤدؑ ہمارا شکر ادا کرتے رہو، لیکن میرے شکر گزار بندے تھوڑے ہیں۔ پھر جب ہم نے سلیمانؑ کی موت کا حکم دیا، تو جنات کو اس وقت تک پتہ نہ چلا جب تک کہ دیمک کے کیڑے نے اس کا عصا نہ کھا لیا پس جب وہ گر گیا تو جنوں کو پتہ چلا کہ اگر وہ غیب سے مطلع ہوتے تو رسوا کرنے والے دکھ میں نہ پڑے رہتے۔

ارشاد ہوا کہ قوم سبا کے لئے اُن کے شہر میں (مارب میں) اللہ تعالٰے کے نشانِ قدرت کے طور پر دو باغ تھے۔ ایک دائیں طرف دوسرا بائیں طرف (۸۰۰ ق م میں سدِ مارب تعمیر ہوئی، بڑے تالاب میں پانی جمع ہوا اور اس سے مشرق و مغرب میں دو وسیع باغ آباد ہوئے)۔

○ ارشاد ہوا کہ اے لوگو! اپنے پروردگار کے مرزوقاتِ طیبات سے متمتع ہو جاؤ اور اللہ تعالٰے کا شکر ادا کرو، جس نے تمہیں یہ خوبصورت اور پاکیزہ نظامِ شہریت بخشا ہے اور وہ پروردگار تو بڑا صاحبِ غفران ہے۔ لیکن ان (کافروں نے) احکامِ الٰہی سے روگردانی کی اور اس پر ہم نے ان پر سیل العرم (تند و تیز سیلاب) بھیجا۔ اور ان دو سرسبز ثمردار باغوں کو دو اور باغوں سے بدل دیا۔ جن میں کچھ پیلو، جھاڑ اور بیری کے درخت رہ گئے تھے۔ یہ ہم نے ان کے کفرانِ نعمت پر سزا کے طور پر عذاب دیا، اور ناشکر گذاروں کا یہی بدلہ ہے۔ ہم نے اہلِ سبا کے لئے اس عذابِ سیلاب سے قبل کچھ بستیاں واضح راستوں پر، ان برکت والی بستیوں کے درمیان آباد کر دی تھیں اور سفر کے لئے منزلیں مقرر کر دی تھیں، جن میں یہ شب و روز پُرامن سفر کرتے تھے۔ انہوں نے کفرانِ نعمت کی اور کہا اے اللہ ہمارے سفروں میں دوری ڈال دے (یہ منزلیں تو قریب قریب ہیں) اور انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ ہم نے قومِ سبا کو قصۂ پارینہ بنا دیا اور وہ پوری طرح تباہ و برباد ہو گئے۔ بلاشبہ

قوم سبا کی تاریخ میں ہر صابر و شاکر انسان کے لئے درس عبرت ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ شیطان نے بلاشبہ ان پر اپنا ظن سچ کر دکھایا سو سب نے شیطان کی پیروی

۲۰- اختیار کر لی بجز ایک اہل ایمان کے گروہ کے (جو شیطان کی چالوں سے بچا رہا) شیطان کا ان پر کچھ بھی زور نہ چلا، یہ اس لئے ہوا کہ ہم اسے جو آخرت پر ایمان لاتا ہے اس سے علاحدہ کر دیں جو اس کے بارے میں شک میں مبتلا ہے اور تیرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان و نگران ہے۔

ارشاد ہوا کہہ دیجئے اے رسولؐ کہ اللہ تعالے کے سوا ان خود ساختہ معبودوں کو پکارو، وہ تو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں ذرّہ بھر کسی چیز کے مالک نہیں نہ ہی ان کا دونوں میں ساجھا ہے نہ کوئی ان کا ناصر و ظہیر ہے۔ نہ کسی سفارش کنندہ کی سفارش نفع دے گی بجز اس کے جس کے بارے میں اذنِ الٰہی ہوگا۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جائے گی تو ایک دوسرے سے پوچھیں گے، کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ (فرشتے کہیں گے) کہ اللہ تعالے نے حق فرمایا ہے اور وہی عالیشان اور کبریائی والا ہے۔ ان سے پوچھئے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے رزق کون فراہم کر دیتا ہے؟ کہہ دیجئے اللہ تعالے ہی اور بے شک ہم یا تم راہِ ہدایت پر ہیں یا صریح قعرِ ضلالت میں۔ کہہ دیجئے کہ تم نہیں پوچھے جاؤ گے ہم سے سرزد شدہ جرائم کے بارے میں اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کی بازپرس ہو گی۔ کہہ دیجئے روزِ حشر اللہ تعالیٰ سب کو جمع کرے گا اور پھر ہمارے اعمال و کردار کے بارے میں انصاف سے صحیح صحیح فیصلہ کر دے گا۔ وہی ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے والا ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے کہہ دیجئے مجھے وہ خود ساختہ معبود دکھاؤ جنہیں تم نے شریک بنا کر اللہ کے ساتھ ملا رکھا ہے (یہ معبودانِ باطل قابلِ استرداد ہیں) اللہ معبودِ حقیقی غالب اور حکمت والا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولِ کریمؐ ہم نے تمہیں پوری عالم انسانیت کے لئے نیکوکاری پر بشارتیں بکھیرنے والا اور بدکاری پر غضبِ الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن انسانوں کی عظیم بھیڑ اس حقیقتِ کبریٰ کے ادراک سے محروم ہے۔ ارشاد ہوا کہ یہ کافر (بار بار پوچھتے ہیں) کہ عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا۔ بتائیے اگر سچے ہو! انہیں کہہ دیجئے کہ عذابِ الٰہی

۳۰- کا ایک وقتِ مقرّر ہے۔ جس روز وہ میعاد پوری ہو گی۔ نہ تو اس سے تم ایک گھڑی پیچھے رہ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔

○ ارشاد ہوا کہ یہ کفار کہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن مجید پر ایمان لائیں گے اور نہ اس سے

قبل نازل شدہ کتاب پر۔ اے کاش تم دیکھتے کہ یہ ظالم جب اپنے رب کے حضور حاضر کئے جائیں گے تو یہ ایک دوسرے کی بات رد کر رہے ہوں گے۔ متکبرین (بڑے بننے والے) سے مستضعفین (کمزور عام لوگ) شکایت کریں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم لازماً ایمان دار ہوتے۔ متکبرین انہیں کہیں گے کہ ہم نے تمہیں راہِ ہدایت سے روکا تھا۔ لیکن تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی ہدایت آئی اور تم نے انکار کیا تو مجرم تم ہی ہوئے۔ مستضعفین متکبرین کی تکذیب کریں گے کہ تمہاری شبانہ روز چالبازیوں نے ہمیں کفر اور شرک کے لئے مجبور کر دیا۔ وہ اپنی ندامت کو چھپائیں گے جب اپنے آپ کو ہر طرف عذاب میں گھرا ہوا پائیں گے۔ ہم کافروں کی گردنوں میں طوقِ لعنت ڈال دیں گے اور یہ سب ان کے کرتوتوں کا ہی کیا دھرا ہوگا۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے جب بھی کسی بستی میں بُروں کو اعمالِ بد کے انجام سے ڈرانے والا رسول بھیجا۔ تو اسے آسودہ حال لوگوں نے یہی کہا کہ تم جو دین لے کر آئے ہو ہم تو اسے نہیں مانتے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم تو اقتصادی اعتبار سے زیادہ مستحکم معیشت کے مالک ہیں اور اولاد کے اعتبار سے وسیع برادری والے ہیں، ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔ اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے کہ (نادانو) بے شک میرا پروردگار جس کی چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا ادراک نہیں رکھتے۔

○ ارشاد ہوا کہ تقربِ الٰہی کا ذریعہ نہ تو تمہارے اموال ہیں اور نہ تمہاری اولاد ہے بلکہ وہ بلند معیارِ ایمانی ہے اور بلند کردار زندگانی ہے ایسے لوگوں کے لئے ان کے اعمالِ حسنہ کا بدلہ دوگنا ہے اور وہی جنت الفردوس کے بلند مقامات میں امن سے رہیں گے اور جو لوگ ہماری آیات کی تردید کی کوشش میں رہتے ہیں، اور ہمیں عاجز کرنے میں سعی کرتے رہتے ہیں، وہی لوگ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ اے رسولؐ کہہ دیجئے میرا پروردگار ہی اپنے بندوں میں جس کو چاہے رزق میں فراخی عطا کر دیتا ہے اور جس کو چاہے کمی کر دیتا ہے۔ تم جو اس کی راہ میں انفاق کرتے ہو وہی اس کا معاوضہ اور جزا دیتا ہے۔ اور وہ بہترین روزی رساں ہے۔

○ ارشاد ہوا جس روز اللہ تعالیٰ سب انسانوں کو جمع کرے گا، پھر فرشتوں سے دریافت کریگا کیا یہی وہ لوگ ہیں جو تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟ فرشتے جواب دیں گے۔ اے اللہ تعالیٰ تو پاک ہے ہمارا ولی تو تو ہے نہ کہ یہ مشرک! یہ لوگ تو جنوں کی پرستش کرتے تھے۔ ان میں سے اکثریت انہی پر ایمان رکھتی تھی۔ پس آج ان کا دن وہ ہے۔ جس روز کوئی مالک نہیں تم میں سے

ومن یقنت ۲۲

کسی کے نفع کا نہ نقصان کا اور ہم ظالموں سے کہیں گے۔ اب اس نارِ جہنّم کا مزہ چکھو جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایک ایسا شخص ہے جو تمہارے آباؤ اجداد کے معبودوں کی عبادت سے تمہیں روکنا چاہتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن مجید تو اس نے اپنے آپ تصنیف کر لیا ہے۔ اور کافر حق بات کو جب ان کے پاس آتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ قرآن مجید تو کھلا جادو ہے۔

○ ارشاد ہوا ہم نے ان کی طرف کوئی کتابیں نازل نہیں کی ہیں جنہیں وہ پڑھتے ہوں اور نہ ہی ان کے پاس تم سے پہلے اعمالِ سُوء کے عواقبِ بد سے ڈرانے والا کوئی رسول بھیجا ہے۔ تکذیبِ رُسُل ان سے پہلوں کا بھی شیوہ رہا ہے اور انہیں تو قوّت و شوکت میں ان کا عُشرِ عشیر بھی نہیں ملا جو انہیں ہم نے دیا تھا۔ لیکن انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا، تو دیکھو میری سزا کیسی سخت تھی؟

○ ارشاد ہوا اے نبیؐ انہیں کہو کہ میں تمہیں بس ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو دو مل کر یا فرداً فرداً سوچو کہ تمہارے ساتھی کو کوئی جنون نہیں ہے بلکہ (بنا بر خیر خواہی) وہ تمہیں عذابِ شدید سے پہلے متنبّہ کرنے والا ہے۔ انہیں کہہ دیجئے کہ جو میں نے تم سے اجر مانگا ہے تو وہ تمہارے لئے ہی ہے میرا اجر تو اللہ تعالےٰ کے ذمّے ہے۔ اور وہ ہمہ اشیائے کائنات پر شاہد مطلق ہے کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار مجھ پر حقائقِ کائنات کا القاء کرتا ہے اور وہ تمام پوشیدہ اور غیر مرئی صداقتوں کو پوری طرح جاننے والا ہے۔ کہہ دیجئے اب لافانی صداقتیں مُنصّۂ شہود پر جلوہ گر ہو گئی ہیں اور باطل (بے دست و پا ہو کر رہ گیا ہے) نہ کسی کی ابتداء کر سکتا ہے اور نہ لوٹا سکتا ہے۔ کہہ دیجئے اگر میں راہِ گم گشتہ ہوں تو اس کا وبال مجھ پر ہے اور اگر میں راہِ ہدایت پر ہوں تو اس کا سبب وہ وحیٔ الٰہی ہے جو میرا پروردگار مجھ پر نازل کرتا ہے۔ وہ سب کچھ سنتا ہے اور قریب ہی ہے۔ ۵۰

○ اور کاش تو انہیں دیکھتا جب یہ لوگ گھبراہٹ کے عالم میں پریشان ہوں گے، کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے بلکہ قریب ہی سے پکڑ لئے جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور ان کے لئے مقامِ بعید سے ایمان کا تناوش (پا لینا) کیسے ممکن ہے؟ در آں حالیکہ وہ قبل ازیں انکار کر چکے تھے۔ دور سے اٹکل پچّو چلا رہے ہیں۔ ان کفّار اور ان کی خواہشوں کے درمیان آڑ حائل کر دی جائے گی۔ جس طرح ان کے پیش رو ہم مشرب

یہ گمراہ کن شکوک وشبہات کا شکار ہیں۔

سورۃ فاطر ۳۵ سورۃ فاطر مکی ہے اس کی ۴۵ آیات اور ۵ رکوع ہیں۔

اللہ تعالٰے کا ایک صفاتی نام فاطر بھی ہے۔ فطرت کے معنی تخلیق کے ہیں فاطر السمٰوات والارض آسمانوں اور زمین کو تخلیق کرنے والا۔ چونکہ پہلی آیت میں فاطر کا لفظ استعمال ہوا ہے اس لئے اس آیت کا نام فاطر ہے۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

سب تعریف اللہ تعالٰے کو سزاوار ہے جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، اور فرشتوں کو پیغام رسان ورسول بنانے والا ہے جن کے دو دو، تین تین، چار چار بازو ہیں۔ وہ پیدائش و ساخت میں جس طرح چاہتا ہے اضافہ کر دیتا ہے۔ بلا شبہ اللہ تعالٰے تمام اشیائے کائنات پر قدرتِ کاملہ رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنی رحمت کے دروازے لوگوں پر کھول دے تو اسے بند کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اور اگر وہ بارش کشائیشِ رزق اور اپنی عنایاتِ بے غایات کے دروازے مخلوقات پر بند کر دے تو انہیں کوئی کھولنے والا نہیں ہے۔ وہ صاحبِ غلبۂ عظمٰی ہے وہ صاحبِ حکمتِ کاملہ ہے۔ ارشاد ہوا اے انسانو! اللہ تعالٰے کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر نازل کی گئی ہیں، کیا اللہ تعالٰے کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تمہیں آسمان وزمین سے رزق فراہم کرتا ہے اس کے سوا کوئی سزاوارِ عبادت نہیں ہے کس دھوکے میں پڑے ہوئے ہو؟ اے رسولؐ اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ تم سے پہلے رسول بھی جھٹلائے جاتے رہے اور تمام امور کی بازگشت تو اللہ تعالٰے کی طرف ہے۔ ارشاد ہوا اے بنی نوعِ انسان! اللہ تعالٰے کا وعدہ برحق ہے تمہیں کہیں دنیاوی زندگی کی آسائیشیں اللہ تعالٰے کے بارے میں دھوکے اور غفلت میں نہ ڈال دیں۔ بلا شبہ شیطان تمہارا دشمن ہے اسے دشمن ہی جانو، وہ تو اپنی جماعت کو اس لئے بلا رہا ہے کہ وہ اہلِ دوزخ میں شامل ہو جائیں۔ بے شک جو لوگ کافر ہیں ان کیلئے عذابِ شدید ہے اور جو اہلِ ایمان اور نیکوکار ہیں، ان کے لئے مغفرت وبخشش ہے، اور بہت بڑا اجر۔ اس شخص کی گمراہی کتنی گھمبیر ہے جسے اس کا برا عمل بڑا خوشنما معلوم ہو۔ سو اللہ تعالٰے جسے چاہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہِ ہدایت کی توفیق بخش دیتا ہے۔ اے رسولؐ تم ان کی خیر خواہی میں غم وتاسف کے سبب اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالئے۔ اللہ تعالٰے کو ان کے کرتوتوں کا پورا پورا علم ہے۔

ارشاد ہوا اور اللہ تعالےٰ تو وہ حیّ وقیّوم ہے جو خوشگوار ہواؤں کو بھیجتا ہے، پھر وہ ابرِ باراں اٹھاتی ہیں جسے ہم ایک مردہ شہر کی طرف لے جاتے ہیں اور اس کی زمینِ مردہ (ویران و بے آب وگیاہ) کو زندہ کر دیتے ہیں (بعینہٖ) اسی طرح بعث بعد الموت ہونا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ جس کسی کو بھی عزّت و آبرو کی طلب ہے وہ جان لے کہ کائناتِ ہستی کی تمام عزت و آبرو اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اسی کی بارگاہ میں کلماتِ طیبات اور عملِ صالح مقبول اور بلند درجہ ہوتے ہیں اور جو لوگ بُری تدبیریں کرتے ہیں، ان کے لئے عذابِ شدید ہے ان کی سازشی مخفی تدبیریں غارت ہو جائیں گی۔ ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ کی ذات وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر تمہیں زوج زوج بنایا۔ اور مادہ حاملہ نہیں ہوتی اور نہ بچہ جنتی ہے بجز اس کے علم کے۔ کوئی عمر پانے والا عمر نہیں پاتا اور نہ کسی کی عمر میں کمی ہوتی ہے اِلّا یہ کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں ایک کتاب میں لکھا ہوتا ہے یہ مکمل و محیط نظامِ معلومات اس کے لئے سہل تر ہے۔ ارشاد ہوا دو دریا (ذخائرِ آبی) برابر نہیں یہ شیریں و پیاس بجھانے والا ہے اِس کا پینا خوشگوار ہے دوسرا کھاری اور تلخ۔ ان سے تم لحمِ تازہ حاصل کرتے ہو، اور حسن وزیبائش کے لئے زیورات، اور اے مخاطب توکشتیوں (جہازوں) کو دیکھتا ہے کہ سمندر کا سینہ چیرتی چلی جاتی ہیں تاکہ تم (سامانِ تجارت میں سے) اللہ تعالےٰ کا فضل تلاش کرو تاکہ تم شکرانِ نعمت کرو۔ وہ خالقِ حیاتِ کائنات رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے شمس و قمر کو مسخّر کر دیا۔ سارا نظام ایک خاص انداز سے اور وقتِ مقررہ تک چل رہا ہے۔ یہی حاکمیتِ اعلیٰ ہے تمہارے پروردگار کی پوری کائنات کی شہنشاہیت اسی کی ہے اور (اے نادانو) تم جنہیں پکارتے ہو (خود ساختہ معبودانِ باطل کو) ان کی ملکیت میں تو ایک قطمیر (کھجور کی گٹھلی کا ننھا گریا) ذرا سی چیز بھی نہیں ہے۔ اگر تم ان معبودانِ باطل کو پکارو تو وہ تو تمہاری پکار کو بھی نہیں سنتے، اور اگر سن بھی پائیں تو تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے، روزِ حشر وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور اللہ تعالےٰ اِن باتوں سے واقف ہے اس کے سوا حقیقتِ حال کون بتا سکتا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے بنی نوعِ انسان! (زندگی کی بے بضاعت شان وشوکت پر اتراؤ نہیں) تم سب کے سب اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم کے محتاج ہو اور وہ خلّاقِ کائنات غنی وبے احتیاج ہے اور حمید وسزاوارِ حمد ہے۔ اس کی مشیّت ہو تو تم سب کو نیست و نابود کر دے اور تمہاری جگہ آفرینشِ نو لے آئے، اور اس قادرِ مطلق کے لئے یہ سہل ہے مشکل نہیں ہے۔ ارشاد ہوا کوئی

شخص کسی دوسرے کی ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ اور اگر کوئی ذمہ داریوں کے بوجھ میں لدا ہوا شخص بوجھ ہٹانے کے لئے کسی دوسرے کو بلائے گا بھی تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی نہ اٹھایا جائے گا خواہ وہ اس کا قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔

○ ارشاد ہوا اے رسول تم صرف ان کی تنذیر کرتے ہو جو اپنے پروردگار سے بن دیکھے خشیت رکھتے ہیں، نمازیں برپا کرتے ہیں جو شخص اپنی جان کو پاک کرتا ہے وہ اپنی جان کی بھلائی کے لئے ایسا کرتا ہے اور سب کی بازگشت تو اللہ تعالے کی طرف ہے ارشاد ہوا

۲۰۔ اندھا اور بینا برابر نہیں ہیں نہ اندھیرا اور روشنی، نہ سایہ اور دھوپ، نہ زندہ اور نہ مردہ۔ بلاشبہ اللہ تعالے جسے چاہتا ہے اپنی آیات سناتا ہے۔ اور اے رسول تم انہیں جو قبروں میں آسودہ ہیں کچھ نہیں سنا سکتے، تمہارا منصب تو نذیر کا منصب ہے۔ بلاشبہ ہم نے تمہیں لافانی صداقتوں کی رسالات کے ساتھ نیکوکاروں کے لئے بشارت سنانے والا اور بدکاروں کو ان کے اعمالِ بد کے عواقب سے خوف دلانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ان کی تاریخ میں کوئی ایسی امت نہیں گزری جس کے پاس ہم نے ایک نذیر (اعمالِ بد پر انتباہ کرنے والا) نہ بھیجا ہو۔ اے رسول ان کی تکذیب سے دل برداشتہ نہ ہوں۔ اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو ان سے پہلوں نے بھی اپنے انبیاء کی تکذیب کی تھی۔ درآں حالیکہ ان کے پاس رسول واضح دلائل و براہین لے کر آئے تھے۔ صحیفے بھی لائے تھے اور کتابِ روشن بھی۔ پھر میں نے ان کی گرفت کی جنہوں نے کفر و جحود کی راہ اختیار کی اور دیکھو تو میری سزا کتنی سخت تھی۔

○ ارشاد ہوا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالے بلندیوں سے پانی اتارتا ہے، پھر ہم اس کے ساتھ مختلف قسموں کے پھل اور غلے اگاتے ہیں۔ پہاڑوں میں سفید، سرخ مختلف اللون اور سیاہ دھاریدار حصے ہیں، اور اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چوپائیوں کے بھی مختلف رنگ ہیں، (اس کے کارخانہ تخلیقاتِ گوناگوں کا اندازہ تو صحیح علم سے ہو سکتا ہے) اور بلاشبہ خشیتِ الٰہی کی توفیق تو اللہ تعالے کے اہلِ علم بندوں کو ہی میسر آتی ہے اللہ تعالے جل جلالہٗ و عم نوالہٗ و عز برہانہٗ صاحبِ غلبہ اور صاحبِ غفران ہے۔

○ ارشاد ہوا جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں نماز برپا کرتے ہیں، اور مرزوقاتِ الٰہی میں سے پوشیدہ اور ظاہر انفاق کرتے ہیں۔ وہ ایک ایسی تجارت و سوداگری کے امیدوار ہیں جس میں قطعاً کوئی خسارہ نہیں۔ انہوں نے یہ تجارت اس لئے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا

اجر پورا پورا انہیں دے اپنے فضلِ بے نہایت سے اس میں اضافہ کرے۔ بے شک وہ صاحبِ
۳۰۔ غفران اور قدر دان ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ جو کتاب ہم نے تیری طرف وحی کی ہے وہ تنزیلاتِ حقانی پر مبنی ہے اور صحائفِ سابقہ کی تصدیق کرتی ہے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے احوال سے خبردار ہے اور ان پر نگران ہے۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے اپنی کتاب کا وارث اپنے بندگانِ مصطفٰی کو بنادیا ہے ان میں سے ایک گروہ تو اپنے آپ پر ظلم کرنے والوں کا ہے (عملاً حقِ وراثت ادا نہیں کر پاتے) دوسرا گروہ مقتصد (میانہ رو کچھ حقِ وراثت ادا کرتے ہیں کچھ نہیں) اور تیسرا گروہ (اللہ تعالیٰ کے اذن سے) نیکی میں سبقت لے جانے والوں کا ہے یہی بہت بڑا فضل ہے وہ ہمیشگی کے گلشن ہائے رنگ و بو میں آباد ہوں گے ان میں انہیں اعترافِ خدمت و عبادت کے طور پر طلائی تمغے (کنگن) ہیرے اور موتی، زرق برق لباس پہنائے جائیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے عمیق جذبۂ تشکر و امتنان میں ڈوب کر کہیں گے۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے جس کے کرمِ بے نہایت نے ہمارا حزن و ملال دور فرمادیا، یقیناً ہمارا پروردگار مطلق صاحبِ غفران اور نہایت قدر دان ہے۔ اس کی رحمت بے پایاں ہے کہ اس نے ہمیں ٹھہرنے کے لئے ابدی آسودہ گھر میں اتارا نہ ہمیں یہاں کوئی مشقت پیش آئے گی اور نہ کوئی تکان محسوس ہوگی۔ (برخلاف ازاں) جو کافر ہیں، ان کے لئے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ نہ تو اس پر قضا آئے گی کہ مر جائیں اور نہ ہی عذاب میں تخفیف ہوگی۔ یہی ہماری طرف سے سزا ہے ہر ناشکر گزار معصیت کار کے لئے۔ وہ اس دار العذاب میں بے چینی کے عالم میں چلائیں گے، اور درخواست کریں گے کہ اے میرے پروردگار ہمیں اس نارِ جہنم سے نجات دے، اب ہم وہ عملِ صالح کریں گے جو ہم پہلے نہ کرتے تھے۔ ارشاد ہوگا کہ کیا ہم نے تمہیں پہلے اتنی عمر نہیں دی تھی کہ نصیحت پکڑتے اور تمہیں بداعمالیوں پر متنبہ کرنے والا رسول (نذیر) آیا۔ تم نے اس کی کوئی بات نہ مانی پس اپنے اعمالِ بد کی سزا بھگتو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

ارشاد ہوا کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ [illegible] کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو بھی چھپا ہوا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے بے شک وہ تمہارے سینوں کے بھیدوں سے [illegible] آگاہ ہے۔ اس کی ذات وہ ہے جس نے تمہیں کائناتِ ارضی میں خلیفہ بنایا جو کفرانِ نعمت کرے گا، اس پر اس کے کفر کا وبال ہوگا، کافر اپنے کفر کے سبب سے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے غضب میں اضافہ ہی کا

موجب بنتے ہیں۔ اور کافروں کو ان کا کفر خسران و نقصان میں ہی بڑھاتا ہے۔
○ ارشاد ہوا کہہ دیجئے بھلا ان شریکوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوائے پکارتے ہو تم نے دیکھا ہے؟ بھلا دکھاؤ تو انہوں نے زمین میں کیا تخلیق کی ہے؟ یا انہوں نے آسمانوں میں کوئی
۴۔ شراکت کی ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتابِ ہدایت دی ہے، جس میں انہیں شرک پر کوئی سند ملی ہے یہ ظالم تو ایک دوسرے کی فریب دہی میں لگے ہوئے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نظامِ سماوی و ارضی کو سنبھالے ہوئے ہے کہ وہ درہم برہم نہ ہو جائے اگر ارض و سما اپنے اپنے محور سے ہٹ جائیں، تو انہیں کوئی بھی اپنے مدار میں نہیں لا سکتا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا صاحبِ حلم و صاحبِ غفران ہے۔ (ان کی بدعہدی کا یہ حال ہے) کہ بار بار اللہ تعالیٰ کی پختہ قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اگر انہیں اعمالِ بد پر متنبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے گا۔ تو وہ راہ ہدایت قبول کرنے میں ہر دوسری قوم سے سبقت کریں گے لیکن جب انہیں عواقبِ بد سے تنذیر کرنے والا رسول آ چکا تو ان کے نفور عن الحق میں اضافہ ہوا اور وہ زمین میں زیادہ استکبار کرنے لگے اور نظامِ حیاتِ صالحہ کو برباد کرنے لگے بُری چال چلنے لگے، اور بُری چالیں تو الٹ کر اپنے چال بازوں پر ہی پڑتی ہیں۔ انہیں گزشتہ امتوں کے بارے میں جو سنتِ الٰہی ہے اس کا انتظار ہے۔ یہ بات ہے تو تم جان لو کہ تم سنتِ الٰہیہ میں کوئی تغیر و تبدل نہیں پاؤ گے۔ کیا انہوں نے کائناتِ ارضی کی سیاحت نہیں کی کہ قرونِ ماضیہ میں ان لوگوں کا حشر و عبرتناک انجام دیکھتے، جو قوت میں ان پر برتری رکھتے تھے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو کسی بات میں عاجز نہ کر سکے اور کائناتِ سماوی و ارضی میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کو اس کے احکام کے نفاذ میں عاجز کر دے۔ اس کا علم سب پر حاوی ہے۔ اس کی قدرت سب پر غالب ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ انسانوں کے اعمالِ بد پر فوراً مواخذہ کرتا تو سطحِ ارضی پر کوئی متنفس زندہ نہ رہتا۔ لیکن ان کا
۴۵۔ (قانونِ تمہیل کارفرما ہے) وہ ڈھیل دیتا ہے، انہیں ایک مقررہ وقت تک سو جب وہ وقت آن پہنچتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ کوئی شخص اپنے کرتوتوں پر مواخذے سے نہیں بچے گا۔

سورۃ یٰسین ۳۶

سورہ یٰسین مکی ہے، اس کی تراسی (۸۳) آیات ہیں اور ۵ رکوع

یہ سورت حروفِ مقطعات یٰسین سے شروع ہوتی ہے۔ لفظ یٰسین سریانی ہے اور اس کے معانی اے انسان! اے انسانِ کامل یا اے سردار! کے ہیں اور اس سے مقصود حضور

سرورِ کائنات فخرِ موجودات سیدنا وسندنا ومولٰنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بڑا رحم والا ہے۔

○ یٰسین (حروفِ مقطعات جن کا صحیح علم اللہ تعالٰے کو ہے) قسم ہے قرآن کی جو سرچشمۂ حکمت ہے۔ (اے محمدؐ) بے شک تم ایک رسولؐ ہو۔ اور تم سیدھی راہ پر ہو۔ یہ قرآن مجید کی راہِ ہدایت اس صاحبِ غلبۂ عظمیٰ و صاحبِ رحمتِ کاملہ کی تنزیل ہے۔ تاکہ تم ایک ایسی قوم کو جس کے آباؤ اجداد متنبّہ نہ کئے گئے تھے اس لئے ورطۂ غفلت میں پڑے تھے، عواقبِ اعمال سے باخبر اور متنبّہ کر دو۔ ان لوگوں کی اکثریت عذاب کی مستحق ہو چکی ہے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے سے انکار کر دیا ہے۔ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں، جو تھوڑیوں تک دراز ہیں اس لئے وہ سر اوپر اٹھائے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان کے سامنے ایک دیوار اور ان کے پیچھے ایک دیوار کھینچ دی ہے پھر ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے اور وہ کچھ بھی دیکھ نہیں پاتے۔ ان کیلئے ۱۰۔ یکساں ہے خواہ اے رسولؐ تو انہیں غضبِ الٰہی سے ڈرائے یا نہ ڈرائے، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ بلاشبہ تم اسے انجام کا خوف دلا سکتے ہو جو نصیحت اختیار کرے اور بن دیکھے اللہ الرحمان سے ترساں ہو اسے بخشش اور عزت واکرام کے اجر کی بشارت دے دیجئے۔ بے شک، ہم ہی مُردوں کو افرینشِ نو بخشتے ہیں اور ضبطِ تحریر میں لاتے ہیں ہر اس عمل کو جو وہ آگے بھیجتے ہیں۔ اور ان کے نقشِ قدم محفوظ کرتے ہیں جو وہ چھوڑ جاتے ہیں۔ ہم نے ہر چیز کے مالہٗ وما علیہا کا احاطہ کتابِ واضح (لوحِ محفوظ) میں کر رکھا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ انہیں بیان کیجئے ایک مثال اس بستی والوں کی (اہلِ انطاکیہ؟) جبکہ ان کے پاس رسول آئے، جب ہم نے ان کی طرف دو فرستادے (یحیٰی ویونس؟) بھیجے انہوں نے ان کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں تقویت دی تیسرے (شمعون؟) سے ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف رسول کی حیثیت میں بھیجے گئے ہیں، انہوں نے کہا، تم تو ہماری طرح بشر ہی ہو۔ تم پر کوئی تنزیل نہیں ہوئی اور تم غلط بیانی کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ ہمیں تمہارے پاس ہی بھیجا گیا ہے۔ اور ہمارے ذمے تو تمہیں صاف صاف پیغامِ الٰہی پہنچا دینا ہے۔ وہ بولے ہم تو تمہارا آنا بدشگونی سمجھتے ہیں اگر تم اپنی تبلیغ سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔ اور تمہیں ہمارے ہاتھوں عذابِ دردناک پہنچے گا۔ انہوں نے کہا تمہاری بدشگونی تو تمہارے اپنے ساتھ ہی ہے۔ اگر تم سے تمہاری خیر خواہی کی بات کی جائے تو تم اسے بدشگونی

سمجھتے ہو تم تو متجاوز عن الحدود لوگ ہو (اسی اثناء میں) شہر کے دور سرے سے ایک صالح شخص
۲۰۔(حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے لوگوں سے کہا اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو، یہ رسول تم سے
اجر نہیں مانگتے، اور وہ راہِ راست پر ہیں، اور میرے پاس کیا عذر ہے کہ میں اس ذاتِ ذوالجلال
کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب کی بازگشت ہے۔ کیا میں اس
(پاک پروردگار) کے سوا اور معبود بنالوں، کہ اگر مجھے خدائے رحمٰن تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے
تو ان کی سفارش میرے کسی کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے عذابِ الٰہی کی گرفت سے بچا سکیں۔ (اگر میں
انہیں معبود بنالوں) تو بلاشبہ میں کھلی گمراہی میں جا پڑوں گا۔ (حبیب نجار نے) کہا میں تو تمہارے
پروردگار پر ایمان لا چکا ہوں۔ پس میری بات مانو (ان لوگوں نے حبیب نجار کو قتل کر دیا) اسے ارشادِ
باری تعالےٰ ہوا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ! اس نے کہا اے کاش میری قوم کے لوگ ان حقائقِ
حیات سے واقف ہوں کہ میرے پروردگار نے مجھے اپنے سایۂ مغفرت میں لے لیا ہے اور
مجھے اپنے غیر معمولی عزت و اکرام سے نواز دیا ہے۔ اس قوم کو سزا دینے کے لئے ہمیں کوئی
آسمان سے لشکر نہیں اتارنا تھا اس کی ضرورت بھی نہ تھی۔ بس ایک دھماکہ یا چنگھاڑ برپا ہوئی
جس سے ان کی ناچتی گاتی سرکش زندگی بجھ کر رہ گئی افسوس بندوں کے حال پر ان کے پاس
۳۰۔ جو رسول بھی بھیجا گیا انہوں نے اسے نشانۂ تضحیک و استہزا بنایا۔ کیا ان کے مشاہدے میں نہیں
آیا کہ ان سے قبل عہدِ ماضی میں ہم کتنی ہی اقوام و ملل کو قعرِ ہلاکت میں ڈال چکے ہیں۔ اور وہ
کبھی پلٹ کر نہیں آئیں۔ ان سب کو قیامت کے دن ہمارے سامنے حاضر کئے جانا ہے۔
(بعث بعد الموت کے لئے) ان کے لئے ویران و مردہ زمین ایک نشانی ہے ہم نے اسے
زندگی بخشی، اس سے غلہ اُگایا، جس میں سے وہ خوراک حاصل کرتے ہیں، ہم نے اس میں
نخیل و اعناب کے باغات اُگائے اور اس کے اندر سے چشموں کو پھوٹ بہایا تاکہ یہ باغات
کے فواکہات کھائیں۔ یہ سب کچھ ان کے اپنے ہاتھوں کا پیدا کردہ نہیں ہے۔ پس کیا یہ شکرانِ نعمت
نہیں کرتے؟

○ ارشاد ہوا پاک ہے وہ ذات جس نے تمام مخلوقات کو زوج زوج پیدا کیا خواہ وہ زمین
کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس یا ان مخلوقات میں سے جنہیں یہ جانتے تک
نہیں ہیں (علم الحیاتیات کے مبادیات اس سے زیادہ وضاحت سے کہاں ملیں گے) ان کے لئے
ایک نشانِ راہ حکمت و معرفتِ الٰہی رات ہے جب ہم اس سے دن ہٹا دیتے ہیں تو یکبارگی
وحالی ۲۲

وہ ظلمت شعار ہو کر رہ جاتے ہیں اور سورج اپنی قرارگاہ پر (حرکتِ دوران ۳۶۵ دن کی مکمل کرتا ہے) یہ اندازۂ لیل و نہار اس صاحبِ غلبۂ عظیم اور صاحبِ علم قدیم کا ہے۔ اور چاند کی ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کر دی ہیں تا اینکہ وہ کھجور کی پرانی سوکھی شاخ کی مانند رہ جاتا ہے نہ سورج کے اختیار میں ہے کہ چاند کو جا لے اور نہ ہی رات دن سے آگے نکل جانے والی ہے سب اپنے
۴۰۔ اپنے گھیرے (دائرے) میں چل رہے ہیں (تیر رہے ہیں) ان کے لئے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے کہ پہلی نسلِ انسانی کو بھری ہوئی سفینۂ نوحؑ میں سوار کر دیا پھر ایسی اور کشتیاں اور جہاز بنا دیئے جن پر یہ سوار ہوتے ہیں اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں اور نہ تو کوئی ان کا فریاد رس ہو اور نہ مخلصی دہندہ۔ ہاں مگر ہماری رحمت ان پر سائبان ہے اور کچھ مدت تک حیات سے تمتّع اندوز کرتی ہے۔ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اپنے اعمالِ بد کے عواقب سے بچو جو تمہارے سامنے ہیں اور جو تمہارے پیچھے ہیں تاکہ تم پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہو۔ (لیکن ان کی بے نصیبی کا یہ عالم ہے کہ) جب بھی ان کے پاس ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی بھی آئی تو انہوں نے اس سے اعراض و روگردانی کی۔ پھر یہ بھی ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ مرزوقاتِ حیات میں سے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا کئے ہیں، انفاق فی سبیل اللہ کرو تو کافر لوگ اہلِ ایمان سے (طنزاً) کہتے ہیں، کیا ہم اسے کھانا کھلائیں جسے اگر خود اللہ تعالیٰ چاہتا تو کھانا کھلا سکتا تھا۔ تم تو کھلی ضلالت میں ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ عذاب کا وعدہ کب پورا ہونا ہے بتاؤ اگر تم اپنے وعدے میں سچے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی روشن دلیلوں سے بے بصر لوگ، تو صرف اس ایک خوفناک چنگھاڑ کا انتظار کر رہے ہیں جو ان کو یکبارگی آ پکڑے گی درآن حالیکہ وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے انہیں وصیت کرنے کی مہلت
۵۰۔ بھی نہ ہوگی اور نہ اُن کی اپنے گھروں ہی میں بازگشت ہوگی۔ پھر ایک صُور پھونکا جائے گا اور وہ یکایک و ناگہاں اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کے حضور حاضری کے لئے دوڑ پڑیں گے اس وقت افسوس کریں گے کہ ہائے بدبختی ہماری، ہمیں کس نے اپنی خوابگاہ سے اٹھا دیا یہی ہے جو رحمٰن نے وعدہ کیا تھا (اور سچ کہا تھا اس روز کے بارے میں رسولوں نے) ایک زور کی آواز ہوگی پہلا صُور نفخۃ الفزع، دوسرا صُور نفخۃ الصعق، اور تیسرا نفخۃ القیام لربّ العالمین ہوگا پھر وہ سب کے سب ہمارے حضور پیش کر دیئے جائیں گے۔ ارشاد ہوا آج کے دن کسی پر بھی کچھ ظلم نہیں ہوگا۔ اور تمہیں تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ بے شک اہلِ جنت

آج شادان و فرحاں مزے میں ہیں، وہ اور ان کی بیویاں گھنے درختوں کے خوشگوار سایوں میں مسندوں پر تکیئے لگائے نشستہ ہوں گے۔ انہیں بکثرت فواکہات اور کل ما یشتہی میسّر ہوگا پروردگارِ عالم بکمالِ لطف و رحمت ارشاد فرمائے گا کہ تم پر سلامتی ہو! اور مجرموں سے ارشاد ہوگا کہ اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ، کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ اے اولادِ آدمؑ تم ۶۔ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے (اس فہمائش کے باوجود) شیطان نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا، کیا تم میں اتنی سمجھ بھی نہ تھی! اب اس کی سزا یہ ہے کہ یہی وہ دوزخ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ آج اس دوزخ میں داخل ہو جاؤ یہ تمہارے کفر کی سزا ہے۔ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے۔ ان کے ہاتھوں کو اذنِ کلام ملے گا اور وہ ہم سے بولیں گے، اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے کہ وہ کہاں کہاں گناہ کے ارتکاب کے لئے گئے۔ اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کا نورِ بصارت چھین لیں پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں انہیں راستے کی سوجھ کیسے ہوگی؟ اگر ہم چاہیں تو ان کی صورتیں ان کے اپنے اپنے مقامات پر اس طرح مسخ کر دیں گے کہ نہ تو وہ آگے بڑھ سکیں گے اور نہ ہی واپس لوٹ سکیں گے ہم جس کی عمر زیادہ کر دیتے ہیں تو اس کو ساخت میں نگونسار کر دیتے ہیں کیا انہیں عقل نہیں آتی؟ ارشاد ہوا ہم نے رسول کریمؐ کو شعر کہنا نہیں سکھایا، اور (شاعر ہونا) اُن کی شان کے شایان بھی نہ تھا۔ تنزیلاتِ الٰہی تو ذکر و موعظت ہیں اور قرآن واضح حقائقِ کائنات کا گنجینۂ لازوال ہے۔ تاکہ ہر زندہ انسان کو نتائجِ اعمالِ بد سے متنبّہ کر دے اور تاکہ کفار پر حجّتِ الٰہی ثابت ہو جائے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے دستِ قدرت سے بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لئے مویشی بنا دیئے اب وہ ان کے مالک ہیں ہم نے انہیں ان کے مطیع و تابع فرمان کر دیا ہے۔ بعض ان میں سے ان کی سواری ہیں، اور بعضوں کا وہ گوشت کھاتے ہیں۔ ان میں ان کے لئے منافع ہیں اور مشروبات بھی کیا وہ شکرانِ نعمت نہیں کرتے؟ انہوں نے خود ساختہ معبود بنائے ہیں تاکہ انہیں مدد مل سکے۔ وہ ان کی نصرت پر مستطیع نہیں ہیں بلکہ یہ ان کے لئے حاضر باش لشکر بنے ہوئے ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ ان کی بے سر و پا لایعنی باتیں تمہیں رنجیدہ نہ کر دیں ان کی ظاہر اور پوشیدہ باتوں کو ہم جانتے ہیں۔ کیا انسان نے نہیں سوچا کہ ہم نے اسے نطفے

سے پیدا کیا پھر وہ کھلم کھلا بحث پر تل گیا اس نے ہمارے لئے ایک مثال بیان کی اور اپنی پیدائش بھول بیٹھا۔ وہ کہنے لگا، جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو انہیں کون زندہ کرے گا؟ اے رسولؐ کہہ دیجئے کہ وہی جس نے انہیں پہلی دفعہ پیدا کیا تھا۔ اور وہ پورے نظامِ تخلیقات کا علیم و خبیر ہے۔ وہ ذات جس نے تمہارے لئے، درختِ سبز (مرخ و عفار) سے آگ پیدا کر دی ۸۰- پھر تم یکایک اس سے آگ سلگا لیتے ہو۔ ارشاد ہوا کیا وہ ذات جس نے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی تخلیق کی ہے، اس پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسے اور انسان تخلیق کر دے کیوں نہیں؟ وہ تو خلّاقِ کائنات ہے اور اس کا علم سب پر محیط ہے۔ وہ تو جس چیز کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے اس کو کہ ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت و اختیار میں ہے ہر شئے کی حاکمیت و شہنشاہیت اور تمہاری (بالآخر) اسی کی طرف بازگشت ہے۔

سورۃ صٰفّٰت ۳۷

سورۃ الصّٰفّٰت مکّی ہے اس کی (۱۸۲) آیات ہیں اور ۵ رکوع۔

پہلی آیت میں فرشتگانِ صف در صف ایستادہ کا ذکر ہے اس سبب سے یہ سورت صافّات سے موسوم ہوئی۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

○ ارشاد ہوا ملائیکہ صف در صف مصروفِ عبادت ملائیکہ زجر و توبیخ نافرمانانِ انسؑ جن اور ملائکۂ خوانندگانِ وحی الٰہی شاہد ہیں کہ تمہارا معبود یقیناً ایک ہی ہے۔ وہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کا پروردگار ہے اور ان کے مابین سب کا اور ہر روز نئے نئے مطلع بدلنے والے مشرقوں کا بھی وہی رب ہے ہم نے آسمانِ دنیا کو ان رنگت خوشنما ستاروں سے زینت بخشی، اور ان کی (کاہنوں کی غلط فہمیوں کے باوصف) ہر شیطانِ سرکش سے محافظت کی۔ شیاطین ملاءِ اعلیٰ کی باتیں نہیں سن سکتے، ان کی ہر طرف سے ملامت کے لئے مار اور ہانک ہے اور ان کے لئے غیر مختتم عذاب ہے۔ کہانت کی تردید میں ارشاد ہوا کہ اگر کوئی ۱۰- شیطان (ملاءِ اعلیٰ کے اسرار میں سے) کچھ لے اڑے تو شہابِ ثاقب (شعلۂ سوزندہ) اسے جلا دیتا ہے اب ان سے پوچھئے تو کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا ان کا جنہیں ہم نے پیدا کیا؟ ہم نے انہیں گلِ چسپندہ (لیس دار مٹی) سے پیدا کیا۔ اے رسولؐ تم تو اللہ تعالٰے کی تخلیقی عظمتوں پر تعجب کرتے ہو اور کفّار تمسخر و استہزا کرتے ہیں۔ اور جب انہیں خیر خواہی کی باتیں

کہی جاتی ہیں تو وہ انہیں قبول نہیں کرتے۔ جب کوئی نشانِ قدرتِ الٰہی دیکھتے بھی ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ کہتے ہیں تو بس یہ کہ یہ تو جادو ہے کھلا جادو۔ (اور کہتے ہیں) جب ہم مر جائیں گے اور مٹی میں مل کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ مبعوث کئے جائیں گے؟ کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی؟ کہہ دیجئے ہاں ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور ذلیل بھی ہو گے! پس وہ تو ایک زجر ہو گی۔ پس وہ یکایک دیکھنے لگیں گے۔ چلا اٹھیں گے اے ہماری بدبختی

۲۰۔ یہ تو جزا و سزا کا دن ہے۔ یہ فیصلے کا دن ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ اکٹھا کرو، ان ظالموں کو ان کی بیویوں کو اور ان کے خود ساختہ معبودوں کو جن کی وہ اللہ تعالٰی کے سوا عبادت کرتے تھے اور ان سب کو دوزخ کی طرف لے جاؤ۔ انہیں ٹھہرائے رکھو کہ ان سے ان کے اعمال کی باز پرس ہو گی۔ کیا ہوا تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کر پاتے ہو؟ آج تو وہ سب عاجز و فرماں بردار ہیں، پھر وہ آمنے سامنے آ کر باہم تکرار کریں گے۔ مشرکین اپنے سرغنوں سے پوچھیں گے تم تو ہم پر زعمِ قیادت کے ساتھ آتے تھے، وہ جواب میں کہیں گے ایمان تو تم

۳۰۔ خود نہ لائے تھے اور ہمیں تم پر کیا زور تھا تم لوگ تو تھے ہی سرکش اور منہ زور۔ پس ہم پر ہمارے پروردگار کا قول سچ ثابت ہو گیا۔ اب ہمیں عذاب چکھنا ہے۔ ہم نے تمہیں بلاشبہ بہکایا کیونکہ ہم خود ہی بہکے ہوئے تھے۔ پس بلاشبہ وہ اس روز عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے۔ بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہیں۔ واقعی وہ ایسے ظالم لوگ تھے کہ جب انہیں کہا جاتا کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ سرِ استکبار اونچا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعرِ مجنوں کے کہنے پر چھوڑ دیں؟ (یہ ان کا واہمۂ باطل ہے) بلکہ رسولؐ توحیدِ حیاتِ کائنات کی لافانی سچائیاں لے کر آیا ہے اور اس نے تمام سابقہ رُسُل کی تصدیق کی ہے۔ بلاشبہ تم سب کے سب دردناک عذاب بھگتو گے۔ تمہیں اپنے اپنے اعمال کی جزا ملے گی۔ (کرتوتوں کی سزا ملے گی) اس میں استثناء اللہ تعالٰی

۴۰۔ کے برگزیدہ بندوں کا ہے یہی لوگ ہیں جنہیں مقررہ جانا بوجھا رزق ملے گا مختلف النوع فواکہہ اور انہیں نعمتوں کی جنتوں میں مقامِ اکرام و احترام عطا ہو گا۔ وہ پُر شکوہ تخت پر آمنے سامنے نشستہ ہوں گے۔ شرابِ طہور کا جام گردش میں لایا جائے گا چکدار چھلکتی ہوئی شراب شاربین کے لئے سُرور آفریں، نہ جس میں دردِ سر ہے مستی ہو گی نہ عقل کو فتور اور ان کی مصاحبت میں باحیا (قاصرات الطرف) حورانِ آہو چشم (حورانِ فراخ چشمان) ہوں گی۔

گویا وہ بیضہ ہائے پوشیدہ کی طرح ہیں، یہ مخلص بندگانِ برگزیدہ ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر
۵۰۔ سوال جواب کریں گے۔ ان میں سے ایک کہے گا، میرا ایک ساتھی تھا۔ وہ دریافت کیا کرتا
تھا کہ کیا تو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمارے اعمال
کی جزا و سزا ہو گی؟ اور کہے گا کیا تم اس شخص کو دیکھنا چاہو گے؟ سو اس نے جھانکا تو اسے
دوزخ کی گہرائیوں میں پایا اور کہا اللہ تعالیٰ کی قسم تو تو مجھے برباد ہی کر دیتا۔ اگر مجھ پر میرے
پروردگار کی عنایت نہ ہوتی تو مجھے بھی آج عذاب کے لئے مجرموں کے ساتھ حاضر کیا جاتا۔
پس کیا اب ہم مرنے والے نہیں ہیں؟ موت جو ہمیں آئی تھی وہ بس پہلے آ چکی؟
۶۰۔ اب ہمیں کوئی عذاب نہیں ہونا ہے؟ بے شک یہی کامیابی سب سے عظیم کامیابی ہے۔
ایسی کامیابی کے حصول کے لئے نیکوکاروں کو عملِ خیر کرنا چاہیئے۔ کیا یہ فواکہاتِ کثیرہ کی جنت
کی مہمانی اچھی ہے یا بُروں کے لئے مخصوص تھوہر کے درخت کی مہمانی بے شک ہم نے اسے
ظالموں کے لئے آزمائش کا سبب بنا دیا۔ بے شک تھوہر کا درخت اتنا تلخ و ناگوار ہوتا ہے کہ
وہ گویا جحیم کی جڑوں سے اُگتا ہے اس کا پھل سانپوں کے پھن کی طرح خوفناک ہے (شیطان
کے سر کی طرح؟) دوزخی اسے کھا کھا کر پیٹ بھریں گے اور پینے کے لئے انہیں کھولتے ہوئے
پانی کی ملونی ملے گی پھر بلا شبہ ان کی بازگشت دوزخ کی آگ کی طرف ہو گی۔ بلا شبہ انہوں نے
اپنے آباؤ اجداد کو گمراہ پایا تھا۔ پس وہ بھی ان کے نقشِ قدم پر بے سوچے دوڑے چلے
۷۰۔ جاتے ہیں۔ ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ راہِ گم کردہ تھے۔ ہم نے بے شک انہیں
اعمالِ شنیعہ کے عواقب سے ڈرانے کے لئے مُنذرین بھیجے۔ پس غور کرو، جنہیں ڈرایا گیا
تھا ان کا کیا انجام ہوا؟ عذابِ الٰہی سے وہی اللہ تعالیٰ کے بندے بچے جو مخلص تھے۔
○ ارشاد ہوا کہ ہمیں (تکلیف و پریشانی کے عالم میں) نوحؑ نے پکارا تھا۔ اور ہم
(نیکوکاروں کو مصیبت کے وقت) کیا خوب جواب دیتے ہیں اور ہم نے نوحؑ کو اور اس کے
گھر والوں کو کربِ عظیم سے بچا لیا، اور اس کی اولاد ہی کو ابقائے نسلِ انسانی کا ذریعہ بنایا
اور آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی چھوڑا۔ سارے جہانوں میں نوحؑ پر سلام و رحمت ہو۔
۸۰۔ ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ بے شک نوحؑ ہمارے مومن بندوں میں سے
تھا۔ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔ بے شک ابراہیمؑ بھی اس کے پیروکاروں کے
گروہ میں سے تھا۔ جب وہ اپنے پروردگار کے حضور دلِ پاک بازسے کر آیا۔ (وہ وقت یاد کیجئے

جب) ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے پوچھا کہ یہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ کیا
(ازروئے دروغ) سوائے اللہ تعالٰے کے تم خود ساختہ معبودوں کو چاہتے ہو؟ پس تمہارا
پروردگارِ عالم کے بارے میں کیا خیال ہے؟ (لوگوں نے ابراہیمؑ کو عید کی تقریبات میں شمولیت
کے لئے اپنے ساتھ لے جانا چاہا) تو اس نے ستاروں پر نظر ڈالی (سوچنے کے لئے) اور کہا
میں تو بیمار ہوں، لوگ ابراہیمؑ کو چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد ابراہیمؑ
چپکے سے ان کے خود ساختہ معبودوں کے پاس چلا گیا اور ان سے کہنے لگا تم کچھ کھاتے نہیں؟
تمہیں کیا ہوا ہے بات چیت بھی نہیں کرتے ہو؟ پھر وہ ان بتوں پر پل پڑا اور داہنے
ہاتھ سے ایک زوردار ضرب لگائی (واپس آکر بت خانہ برباد پاکر) وہ لوگ بھاگے بھاگے
ابراہیمؑ کے پاس آئے (اور صورتِ حالات دریافت کی) ابراہیمؑ نے کہا کیا تم خود تراشیدہ
معبودوں کی پرستش کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالٰے نے تمہیں پیدا کیا ہے اور ان چیزوں کو،
بھی جنہیں تم بناتے ہو؟ (دلائل و براہین سے جواب دینے کی بجائے انہوں نے فیصلہ کیا
کہ ایک آتشکدہ بھڑکا کر ابراہیمؑ کو اس آگ میں ڈال دو۔ انہوں نے داؤ چلایا اللہ تعالٰے نے اسے
ذلیل اور بے کار کر دیا۔ ابراہیمؑ نے کہا (میں تم سے بیزار ہوں اور مع اپنی بیوی سارہ اور لوطؑ
عراق سے ہجرت کر کے شام کے ایک قصبے حاران میں جا بسے) میں اپنے پروردگار کے
پاس جاتا ہوں وہی میری راہنمائی کرے گا اور دعا کی اے میرے پروردگار مجھے ایک فرزندِ
صالح عطا فرما۔ پس ہم نے اسے ایک صاحبِ حلم لڑکے کی ولادت کی بشارت دی۔ (جب
بچے کی ولادت ہو گئی) اور جب وہ اپنے باپ کے ساتھ کاروبار کی عمر کو پہنچ گیا۔ تو ابراہیمؑ نے
کہا بیٹا! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ بیٹا اس معاملے میں تمہارا کیا
خیال ہے؟ بیٹے نے کہا ابا جان! آپ کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے اس کی تعمیل کیجئے
انشاء اللہ آپ مجھے صابر و ثابت قدم پائیں گے۔ پس جب دونوں نے رضائے الٰہی کے
سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا، اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا تو ہم نے ندا دی اے
ابراہیمؑ تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ یقیناً یہ
ایک صریح ابتلاء تھی۔ اور ہم نے اس کا بدلہ ایک بڑی مسلسل قربانی فدیئے میں دے کر اس
بچے کو چھڑا لیا، اور آپ کے بعد آنے والے لوگوں میں ذکرِ خیر (اور بصورتِ سنتِ قربانی؟) باقی رکھا
ابراہیمؑ پر سلام ہو! ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح نیک بدلہ دیتے ہیں۔ ابراہیمؑ ہمارے

مومن بندوں میں سے تھا۔

○ ارشاد ہوا ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ کی ولادت کی خوشخبری دی جو نبی تھا اور نیکو کاروں میں سے تھا۔ ہم نے اس پر اور اسحاقؑ پر برکاتِ خصوصی نازل فرمائیں۔ ان دونوں کی نسل سے نیکی کرنے والے بھی ہیں اور اپنے نفس پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی۔ ہم نے بے شک موسیٰؑ اور ہارونؑ پر احسان کیا۔ اور ان دونو کو اور ان کی قوم کو ایک کربِ عظیم سے نجات دی ہم نے ان کی مدد کی اور وہ غالب رہے اور ہم نے ان دونوں کو کتابِ مستبین (بیّنات واضح کتاب) عطا کی۔ اور دونوں کو صراطِ مستقیم کی ہدایت کی۔ اور ہم نے ان دونوں کا ذکرِ خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا سلام ہو موسیٰؑ پر، سلام ہو ہارون پر ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح اچھا بدلہ دیتے ہیں، وہ دونو ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ الیاسؑ بھی رسولوں میں سے تھا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم راہِ راست کیوں اختیار نہیں کرتے، کیا تم بعل (لبنان کی فنیقی قوم کا سب سے بڑا نر بُت۔ اس کی دیوی کا نام اشتارات تھا۔ اسرائیلیوں کا بڑا محبوب بت) جیسے خود ساختہ معبود کو پکارتے ہو اور بہترین کائناتی تخلیقات کے خلاقِ اعظم اللہ تعالےٰ کو چھوڑتے ہو؟ یعنی اللہ تعالےٰ جو تمہارا اور تمہارے باپ دادا سب کا ربّ ہے۔ ان لوگوں نے الیاسؑ کو جھٹلایا پس وہ بے شک عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ الیاسؑ پر سلام ہو ہم اس طرح نیکو کاروں کو جزائے خیر دیتے ہیں، الیاسؑ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ اور لوطؑ بھی ہمارے مرسلین میں سے تھا۔ جب ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو بچا لیا بجز اس کی بیوی اوالہ کے جو عذاب پانے والوں میں رہ گئی تھی۔ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اور بلاشبہ تم (دورانِ سفر) صبح و شام ان کے (نشان ہائے عبرت) کے پاس سے گزرتے ہو۔ کیا تم (گمراہ قوموں کے انجام) سوچتے نہیں ہو؟ ارشاد ہوا یونسؑ بھی رسولوں میں سے تھا۔ جب وہ مسافروں سے بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگ نکلا، اس نے قرعہ اندازی میں حصہ لیا۔ ہار گیا، سو ایک مچھلی نے اسے لقمہ بنا لیا اور وہ بڑا پشیمان تھا۔ لیکن اگر وہ تسبیح و تہلیل کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو تا قیامِ قیامت مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتا۔ پھر ہم نے اسے حالتِ بیماری میں میدان میں ڈال دیا۔ اور اس پر ایک درخت بیلدار اُگا دیا۔ پھر اسے ایک لاکھ یا زیادہ لوگوں کے پاس تبلیغ کے لئے بھیجا۔ وہ لوگ دولتِ ایمان سے مالامال ہوئے اور ہم نے انہیں کچھ مدت تک حیاتِ دنیاوی سے متمتع کیا۔ (مفسرین کے نزدیک غصے اور جھنجھلاہٹ میں یونسؑ یوم عذاب کا خود تعین کر بیٹھے تھے، ہجرت کر کے

وما لی ۲۳

وہ علاقہ چھوڑ دیا اور عذاب ٹلنے پر واپس نہ آئے۔ یہ خطایائے اجتہادی تھیں۔ جن پر توبہ قبول ہوئی)
ارشاد ہوا اے رسول ان سے دریافت کرو کہ کیا تیرے پروردگار کے لئے بیٹیاں ہیں اور
۱۵۰۔ کے لئے بیٹے؟ کیا یہ شہادت دیتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا۔ سنو
وہ تو کذب بیانی کر رہے ہیں کہ اللہ تعالٰے کی اولاد ہے یہ تو سراسر جھوٹے ہیں، کیا اللہ تعالٰے نے
بیٹوں کی بجائے بیٹیاں اپنے لئے چن لی ہیں تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے فیصلے کرتے ہو؟ کیا تم
سوچتے نہیں ہو؟ کیا تمہارے پاس اپنے اس دعوے کی کوئی دلیلِ واضح ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اپنی
کتاب لے آؤ۔ (کفارِ مکہ نے دیوتا اور دیویاں بنا رکھی تھی، الہ ان کی دیوی لات تھی، العزیز کی عزیٰ
اور المنان کی منات اور اسی طرح اللہ کی بیٹیاں مقرر کی تھیں) اور انہوں نے تو اللہ تعالٰے اور غیر مرئی
مخلوق کے لئے رشتے تجویز کر رکھے ہیں اور یہ غیر مرئی مخلوق اچھی طرح جانتی ہے کہ اسے اللہ تعالٰے
۱۶۰۔ کے حضور پرسشِ اعمال کے سلسلے میں پیش ہونا ہے اللہ تعالٰے ان تمام ملوثات سے پاک ہے جو وہ
(از راہِ شرارت) اس سے منسوب کرتے ہیں۔ ہاں اللہ تعالٰے کے مخلص بندے بچ جاتے ہیں۔ سو تم
اور جن خود ساختہ معبودوں کی تم پرستش کرتے ہو کسی کو آزمائش میں نہیں ڈال سکتے بجز اس کے
جو خود دوزخ کی آتشِ شعلہ زن میں گرنے والا ہو۔ ہم فرشتوں کے (ہر گروہ کا) ایک جانا بوجھا مقام ہے
اور ہم بلا شبہ صف در صف قیام میں ہیں۔ ہم مصروفِ تسبیح و محوِ تہلیل ہیں۔ (یہ منکرین آیاتِ الٰہی)
کہا کرتے تھے اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی تعلیمات کتابِ الٰہی ہوتیں تو ہم اللہ تعالٰے کے برگزیدہ
۱۷۰۔ بندے ہوتے۔ مگر جب ان کے پاس تنزیلاتِ ربانی آ گئیں تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اب انہیں اس
کفر و جحود کا انجام جلد معلوم ہو جائے گا۔ ہمارا اپنے مرسلین کے بارے میں یہ حکم پہلے سے ہو چکا ہے کہ
انہیں ضرور مدد دی جائے گی۔ اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا۔ تم اے رسول کچھ وقت
کے لئے اعراض کیجئے۔ اور انہیں دیکھتے رہیئے۔ یہ بھی عنقریب خود دیکھ لیں گے۔ وہ ہمارے
عذاب مانگنے میں جلدی کر رہے ہیں۔ سو جب یہ عذاب ان کے گھروں کے صحنوں میں اتر آئے گا
تو ان کی صبح بڑی بری ہو گی جنہیں عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا تھا۔ ایک وقت تک ان سے اعراض
کیجئے۔ ان کے اعمال و کردار دیکھتے رہیئے اور وہ بھی عنقریب اپنے اعمالِ بد کے عواقب دیکھ
لیں گے۔ ارشاد ہوا اے رسول تیرا پروردگار صاحبِ احترامات فائقہ و اکرام عالیہ رب، سب سے
۱۸۰۔ پاک و منزہ ہے ان تمام ملوثات سے جو اس کی ذات سے یہ منسوب کر رہے ہیں۔ اور تمام رسولوں
پر اللہ تعالٰے کا سلام رحمت ہو اور سب تعریف اس اللہ جلّ جلالہٗ و عمّ نوالہٗ و عزّ برہانہٗ کو سزاوار

ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

سورۃ صٓ ۳۸

سورۃ صٓ مکی ہے۔ اس کی ۸۸ آیات اور ۵ رکوع ہیں۔

اس سورت کا آغاز صٓ سے ہوا ہے جو حروفِ مقطعات میں سے ہے۔ اسی نسبت کی وجہ سے اس سورت کا نام صٓ ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

○ صٓ۔ قسم ہے قرآنِ مجید کی جو سراسر نصیحت و موعظت ہے۔ بلکہ جو لوگ کفر و جحود اختیار کئے ہوئے ہیں، تکبر اور ضد کا شکار ہیں۔ ان اہلِ مکہ سے پہلے کتنی ہی نسلیں ہم نے (منکرینِ حق کی) ہلاک کر دیں، جب عذاب نازل ہوا تو وہ مدد کے لئے پکارنے لگے لیکن مخلصی کا وقت نہ رہا تھا۔ انہیں اس بات پر تعجب تھا کہ انہی میں سے مُنذِر (اعمالِ بد کے عواقب سے ڈرانے والا) آگیا۔ اور منکرین کہنے لگے یہ تو بہت بڑا دروغ گو شعبدہ باز ہے۔ کیا اس نے سب معبودوں کو ایک معبود بنا دیا ؟ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے ان منکرینِ مکہ کے سرگروہ (ابوجہل وغیرہ) چل کھڑے ہوئے کہ چلو، اپنے معبودوں کی پرستش میں ثابت قدم رہو، یہ وحدتِ الٰہ کی بات تو اپنی کسی غرض کی بنا پر کہی جارہی ہے۔ ہم نے پہلے دین میں ایسی باتیں نہیں سُنیں۔ یہ تو (سارا نظامِ فکر ہی) من گھڑت ہے۔ کیا ہم میں سے صرف وہی شخص اس قابل رہ گیا ہے کہ اس پر ذکرِ الٰہی نازل کر دیا گیا ہے درحقیقت انہیں شک ہے تو میرے ذکر و سرمایۂ پند و موعظت میں ہے! بلکہ انہوں نے ابھی میرا عذاب چکھا ہی نہیں۔ کیا ان کے پاس تیرے غالب و وہاب پروردگار کی رحمتِ بے پایاں کے لازوال خزانے ہیں کیا ان کے لئے آسمانوں اور زمین اور اس کے مابین تمام کائنات کی شہنشاہیت ہے اگر ایسا ہے تو یہ عالمِ اسباب کی بلندیاں پھلانگ کر دیکھیں یہ تو گروہوں میں ایک مختصر سا گروہ ہے جو اسی جگہ شکست کھانے والا ہے ارشاد ہوا ان کفارِ مکہ سے پہلے قومِ نوحؑ، دعاد اور فرعون ذوالاوتاد (مستحکم بنیاد حکمران) قومِ ثمود و قومِ لوطؑ بَن کے رہنے والے، تکذیبِ تنزیلاتِ الٰہی کر چکے ہیں۔ یہ گروہ تھے ان میں سے سب نے رسولوں کو جھٹلایا اور اس کے نتیجے کے طور پر میرا عذاب ان پر واجب ہو گیا (تبلیغِ دین کی پیغمبرانہ مساعی کے باوجود) یہ لوگ اب منتظر ہیں تو (غضبِ الٰہی سے) فرشتے کی ایک دہشت ناک آواز کے جس کے درمیان توقف نہیں ہوگا۔ یہ کفار (از راہِ تمسخر) کہتے ہیں کہ اے اللہ ہمارا عذاب کا حصہ یومِ حساب سے پہلے ہی ہمیں جلدی دے دے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ ان کافروں کی لایعنی باتوں پر صبر کیجئے اور یاد کیجئے ہمارے بندے

داؤد کا حال، جو بڑا قوی اور طاقتور تھا۔ بے شک وہ ہر معاملے میں اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرنیوالا تھا۔ ہم نے پہاڑوں کو اس کے تابع فرمان کر دیا تھا۔ اور وہ شام و سحر اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی اس کے مطیع کر دیا تھا جو اکٹھے ہو جاتے تھے اور سب اس کے حضور متوجہ ہو جاتے تھے ہم نے اس کی سلطنت کی بنیادیں مستحکم کر دی تھیں۔ اسے حکومت کے ساتھ حکمت بھی عطا کی تھی اور فصل الخطاب (فیصلہ کن بات کہنے کی استعداد بھی) عنایت فرمائی تھی۔ اور کیا اے رسولؐ تمہیں ان جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی ہے جو دیوار پھاند کر داؤدؑ کے محرابِ عبادت میں جا پہنچے۔ (جب خلافِ معمول دیوار پھاند کر اجنبی اس کی خلوت گاہ میں داخل ہوئے تو) داؤد گھبرا گئے (وہ بولے ڈریئے نہیں ہم دو فریق ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے سو تم ہم میں انصاف کرو، ناانصافی نہ کرو اور ہمیں راہ راست کی ہدایت کرو۔ ایک بولا یہ میرا بھائی ہے اس کی ننانوے دُنبیاں ہیں۔ اور میری ایک ہی دُنبی ہے تو اس نے کہا یہ میرے سپرد کر دے اور طلاقتِ لسانی (بحث و تکرار) میں مجھ پر غالب آ گیا۔ (جب مدعا علیہ نے کوئی جرح نہ کی) تو داؤدؑ نے کہا یقیناً اس نے تجھ پر زیادتی کی ہے کہ تجھ سے سوال کیا ہے کہ تو اپنی دُنبی ان دنبیوں میں ملا دے۔ بلاشبہ بہت سے شریکِ کاروبار لوگ ایک دوسرے پر زیادتی ہی کرتے رہتے ہیں، البتہ کچھ لوگ اس (زیادتی) سے بچے ہوئے ہیں۔ اور وہ قلیل ہی ہیں۔ داؤدؑ نے سمجھا کہ ہم نے اسے آزمائش میں ڈالا ہے سو اس نے اپنے پروردگار کی محافظت مانگی اور نہایت عاجزی اور انابت سے اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا۔ تب ہم نے اس کی غلطی معاف کر دی اور اسے اپنے حضور تقرُّب بخشا اور قابلِ قدر منزلت عطا کی۔ (بائیبل نے یہاں حضرت داؤدؑ کے اوریاہ حطی کی بیوی سے نکاح کرنے کے لئے اسے بنی عمّون سے قصداً ہلاک کروانے کا قصہ ذکر کیا ہے۔ اور یہ کہ دُنبیوں کے واقعے سے فرشتوں نے اسی حوالے سے بات کی تھی۔ قرآن مجید نے نہ تو داؤدؑ کی اوریاہ کی بیوی سے ناجائز تعلقات کی تصدیق کی ہے اور نہ اسے قتل کرا دینے کی۔ البتہ یہ اشارہ ضرور ہے کہ اس خاتون کے حصول کے لئے جو طریق اختیار ہوا اس پر داؤدؑ نے استغفار کی اور اس کا قصور معاف ہو گیا) ارشاد ہوا اے داؤدؑ ہم نے تجھے روئے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے سو تو لوگوں کے مابین حق کے ساتھ فیصلہ کر، اپنی حرص و ہوا کی پیروی نہ کر ورنہ وہ تجھے راہ حق سے بھٹکا دیں گی۔ جو لوگ راہِ راست سے بھٹک گئے ان کے لئے سخت عذاب ہے کہ ان لوگوں نے روزِ حساب کو فراموش کر دیا۔ ارشاد ہوا ہم نے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کو اور اس کے مابین جو کچھ بھی ہے اسے بے فائدہ و بے مقصد نہیں بنایا۔ یہ کافروں کا گمان ہے کافروں پر نارِ دوزخ کی وجہ سے افسوس ہے

ویل لہم

۵۵۵

ارشاد ہوا کہ کیا ہم اہلِ ایمان اور نیکوکار لوگوں کو اور ملک میں فساد برپا کرنے والوں کو برابر کر دیں گے؟ ہرگز نہیں، کیا ہم اہلِ تقویٰ سے فاجروں اور فاسقوں کی طرح برتاؤ کریں گے؟

ارشاد ہوا اے رسولؐ قرآن مجید ایک بڑی برکتوں والی کتاب ہم نے تمہاری طرف نازل کی تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر تدبّر کریں، اور اہلِ عقل و دانش اس سے نصیحت حاصل کریں۔ ارشاد ہوا کہ میں نے داؤدؑ کو سلیمانؑ عطا کیا، وہ کیا اچھا بندہ تھا۔ وہ بار بار اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ اور یاد کر و اس وقت کو جب وہ ایک سہ پہر کو اصیل تیز رو گھوڑوں کا معائنہ کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ میں گھوڑوں کو اس لئے پسند کرتا ہوں کہ (اس عسکری قوت کے ذریعے سے) مجھے اپنے ربّ کے دین کے قیام میں مدد ملے گی۔ وہ گھوڑے اتنے مستعدی سے دوڑے کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ اس نے انہیں واپسی کا حکم دیا، اور پھر (از راہِ پسندیدگی و شفقت) ان گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ ارشاد ہوا ہم نے سلیمانؑ کو امتحان میں ڈالا، اس نے قابلِ اعتماد جانشینوں (فرزندوں) کی تمنا کی لیکن ایک اُدھورا بچہ پیدا ہوا۔ (غالباً رجحام) حضرت سلیمانؑ کو اپنی آرزوئے خام پر ندامت ہوئی اور دعا کی کہ اے اللہ تعالےٰ میری سلطنت مجھی پر ختم کر دیجیو اور میری بادشاہی ایسی ہو کہ میرے بعد کسی کو شایان اور سزاوار نہ ہو۔ بے شک تو ہی واھب العطایا ہے ہم نے سلیمانؑ کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا، جو اس کے حکم سے جہاں وہ قصد کرتا نرم رو چلتی تھی۔ اور عمارت گروں اور غوطہ زنوں کو اس کے کام پر لگا دیا۔ اور دوسرے فنکاروں اور کارکنوں کو بھی جو اس کے تفویض کردہ امور کے سلسلے میں پابند تھے۔ ہم نے اسے کہہ دیا تھا۔ یہ ہماری بخشش ہے ۴۰۔ بے حساب، تو مختار ہے خواہ احسان کر یا روک رکھ۔ یقیناً اس کے لئے ہمارے ہاں مقامِ قرب اور عمدہ ٹھکانہ ہے ارشاد ہوا ہمارے بندے ایوبؑ کا ذکر بھی کیجئے جب اس نے فریاد کی اے میرے پروردگار مجھے شیطان نے سخت تکان و تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے (میری مدد کر) ہم نے اسے حکم دیا کہ اپنا پاؤں زمین پر مار یہ آبِ سرد غسل کے لئے اور پینے کے لئے ہے (اس چشمے کا پانی پیتے اور اس میں نہانے سے ایوبؑ کے عوارض جلدی دور ہو گئے) ہم نے اس کے اہل و عیال اسے عطا کر دیئے اور از راہِ رحمت اس میں اتنا ہی اضافہ کر دیا، اہلِ عقل کے لئے یہ نصیحت ہے (غالباً اپنی بیوی کیلئے غصّے کی حالت میں بیوی کو کوڑے مارنے کی قسم کھائی تھی۔ جب صحت ہوئی تو بیوی رحمت کی وفاداری کے پیشِ نظر بڑے پریشان تھے ارشاد ہوا) اپنے ہاتھوں میں تنکوں کا مٹھا لے کر اسے مار اور یوں قسم بھی نہ ٹوٹے گی (اور بیوی کو ضربات بھی نہ آئیں گی) ہم نے ایوبؑ کو صابر پایا، وہ بڑا نیک

بندہ تھا۔ اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ ہمارے نیک بندوں ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کا ذکر کیجئے۔ وہ صاحبِ دست و بازو اور صاحبِ بصارت و فہم لوگ تھے۔ ہم نے انہیں ایک خالص صفت کی بنا پر چن لیا تھا اور وہ دارِ آخرت کی یاد تھی۔ بے شک ان کا شمار ہمارے منتخب اہلِ خیر میں ہے۔ ارشاد ہوا اے رسولؐ اسمٰعیلؑ الیسعؑ اور ذی الکفلؑ کا ذکر کیجئے یہ سب نیک لوگ تھے۔ یہ ایک نصیحت ہے اور اب سنو کہ اہلِ تقویٰ کے لئے بہترین ٹھکانہ ہے۔ خلود کی جنتیں ہیں جن کے دروازے ان پر کھول دیئے گئے ہیں۔ وہ وہاں نشستہ ہوں گے وہ وہاں فواکہٴ کثیرہ اور مشروبات لذیذہ طلب کریں گے۔ ان کے پاس باحیا ہم سن بیویاں ہوں گی۔ یہ وہ ہے (پاکیزہ و مکرم زندگیٴ جاوید) جس کی عطا کا تمہیں یومِ حساب وعدہ دیا جاتا تھا۔ یہ ہمارا عطا کردہ رزق ہے جو غیر مختتم ہے۔ یہ اہلِ تقویٰ کیلئے ہے۔ اور احکامِ الٰہی سے سرکشی اختیار کرنے والوں کے لئے بہت بُرا ٹھکانہ ہے یعنی جہنم اس میں داخل ہوں گے۔ سو وہ تو بڑی بُری جگہ ہے۔ یہ ہے ان کے لئے پس وہ یہ ابلتا ہوا اور بے حد متعفن و بدبودار پانی چکھیں گے اور اسی طرح کی دوسری تلخیاں۔ (اپنے پیروؤں کو دوزخ میں جاتا دیکھ کر ایک دوسرے سے کہیں گے) یہ ایک فوج گھسی چلی آتی ہے۔ انہیں خدا کرے آسائش کی جگہ نہ ملے۔ یہ دوزخ میں جھلسے جانے والے ہیں (ان کے پیرو جواب میں کہیں گے) خدا کرے تمہیں کوئی آسائش کی جگہ نہ ملے تم ہی تو یہ انجامِ بد ہمارے لئے لائے ہو پھر وہ فریاد کریں گے اے ہمارے ربّ ان کیلئے جہنم کا عذاب دوگنا بڑھا دے۔ وہ کہیں گے کہ ہم ان لوگوں کو یہاں نہیں دیکھ پا رہے جنہیں ہم اشرار میں شمار کرتے تھے، ان کا تمسخر اڑاتے تھے یا ہماری آنکھیں ان سے چُوک گئی ہیں۔ ان اہلِ دوزخ کا باہم جھگڑنا صحیح ہے ارشاد ہوا کہہ دیجئے کہ میں کو اعمالِ شنیعہ کے انجامِ بد سے تنذیر کے لئے آیا ہوں۔ اور (اس تعلیم کے ساتھ کہ) اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و واحد ہے اور تمام قہرمانی قوتوں کا مالک ہے۔ وہ پروردگار ہے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کا اور اس کے مابین تمام کائنات کا۔ وہ زبردست ہے اور بہت بڑا صاحبِ غفران۔ ان سے کہہ دیجئے یہ بڑی مہتم بالشان خبر ہے۔ (توحید و اعمال کی نتیجہ خیزی) لیکن تمہاری بدنصیبی ہے کہ اس سے روگردانی کر رہے ہو۔ ملاءِ اعلیٰ کے مباحث کا مجھے کوئی علم نہیں۔ مجھے تو لوگوں کو اعمالِ بد کے ڈرانے کی واضح وحی ہوتی ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ وہ وقت یاد کیجئے جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے

ومالی ۲۳

ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں۔ جب میں اس کا تسویہ (ہر عضو کو صحیح صحیح جگہ پر درست کر دینا) ہو جائے اور میں اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر جانا۔ (چنانچہ آدم کی تخلیق مکمل ہو گئی تو) سب کے سب فرشتوں نے اس کے سامنے سجدہ ریزی کی بجز ابلیس کے، اس نے تکبّر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا۔ ارشادِ خداوندی ہوا کہ اے ابلیس تجھے آدمؑ کو (جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا) سجدہ کرنے سے کس نے روکا؟ کیا تو نے تکبّر کیا یا تو (ملکوتی صفات) اونچی ہستیوں میں سے ہے۔ ابلیس نے جواب دیا بارِ الٰہا! میں آدمؑ سے بہتر ہوں۔ تو نے میری تخلیق آگ سے کی ہے اور آدمؑ کی تخلیق پانی ملی مٹی سے۔ ارشادِ باری تعالےٰ ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو بلا شبہ مردود ہے اور تجھ پر میری لعنت کی پھٹکار روزِ جزا تک رہے گی! ابلیس نے کہا باری تعالےٰ مجھے بعث بعد الموت تک مہلت دے۔ ارشاد ہوا تجھے مہلت ہے اس وقت تک جو معلوم ہے۔ ابلیس نے کہا باری تعالےٰ تیری عزّت کی قسم! میں ان سب کو تیرے راستے سے بھٹکا دوں گا۔ البتہ تیرے خالص بندے مستثنےٰ ہوں گے۔ ارشاد ہوا یہی حق ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں کہ میں تجھ سے اور تیرے سارے پیروکاروں سے جہنّم بھر دوں گا۔ اے رسولؐ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اجرِ رسالت نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف پسند لوگوں میں سے ہوں۔ یہ قرآنِ مجید تو تمام جہانوں کیلئے نصیحت و موعظت ہے اور تم حقائقِ قرآنی کا ادراک کچھ وقت کے بعد کر لوگے۔

سورۃ الزُّمر ۳۹

سورۃ الزُّمر مکّی ہے اس کی پچھتر آیات ہیں اور آٹھ رکوع

عربی میں زُمر گروہ کو کہتے ہیں، اس سورت کے آخر میں متقیوں اور کافروں کے گروہوں کے علی الترتیب جنّت اور جہنّم میں داخل ہونے کا ذکر ہے اس لئے اس سورت کا نام الزُّمر ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا یہ کتاب (قرآن مجید) اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہے پس تم اللہ تعالےٰ کی ہی عبادت کرو دین (نظامِ زندگی کے دینی تقاضے) کو صرف اسی کے لئے خالص کر دو سنو! خالص دینی تقاضے صرف اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری سے پورے ہوتے ہیں۔ (دین خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہے) اور جو لوگ اللہ تعالےٰ کے سوا دوسروں کو ولی اور سرپرست بنائے ہوئے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ تعالےٰ کے بہت قریب کر دیں گے اللہ تعالےٰ یقینی طور پر ان کے مابین تنازعی اور مختلف فیہ امور کا فیصلہ کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے

اور کفر و جحود میں مبتلا لوگوں پر راہِ ہدایت نہیں کھولتا، اگر اللہ تعالٰے کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی (وسیع و عریض دنیا میں پھیلی ہوئی) مخلوقات میں جسے چاہتا چُن لیتا۔ وہ تو پاک و منزّہ ہے، وہی یکتا و واحد ہے۔ اور قہر و غضب کی قوتوں کا بہت بڑا مظہر۔ اس نے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی تخلیق ٹھوس مقاصد کے ساتھ کی ہے۔ وہ رات کو دن میں لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر۔ اس نے سورج اور چاند کی تسخیر کر رکھی ہے۔ ہر اک اپنے اپنے مدار اور دائرۂ عمل میں وقتِ مقررہ کے ساتھ چل رہا ہے۔ سنو وہ بہت بڑا صاحبِ غلبہ ہے اور بہت بڑا صاحب غفران و رحمت ہے۔

(۷) ارشاد ہوا۔ اللہ تعالٰے نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اس نے اس سے اس کا جوڑا (بیوی) بنایا۔ اور اس نے تمہارے لئے مویشیوں سے آٹھ نر و مادہ پیدا کئے (یہاں اس علاقے میں میسّر اونٹ، بیل، نر بُز و نر میش اور ان کے چار مادہ مراد ہیں)۔ تمہیں تمہاری ماؤں کے بطون میں پیدا کرتا ہے اور یکے بعد دیگرے تین اندھیروں کے تخلیقی عمل میں سے گزارتا ہے (بطن، رحم اور مشیمہ)۔ یہی اللہ تعالٰے تمہارا پرورش کنندہ ہے۔ اسی کی حاکمیت و حکومت سب پر محیط ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تم کس چکّر میں پڑے ہو؟ اگر تم اس کا کفر کرو تو وہ تم سے بے نیاز ہے۔ لیکن وہ اپنے بندوں کے لئے کفر و جحود ناپسند کرتا ہے۔ اگر تم اس کی نعمتوں کا شکر کرو تو وہ اسے (تمہاری بہتری کے لئے) پسند کرتا ہے۔ روزِ محشر کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ پھر تمہاری بازگشت اپنے پروردگار کی طرف ہونا ہے اور وہ تمہیں متنبّہ کرے گا کہ تم کیا کیا اعمال سرانجام دیتے رہے ہو بلاشبہ وہ تو دلوں کے اسرار بھی خوب جانتا ہے۔

() ارشاد ہوا۔ جب انسان کو کوئی گزند پہنچتا ہے، تو اللہ تعالٰے کی طرف رجوع کرتا ہوا اسے پکارتا ہے اور جب وہ اسے اپنی طرف سے نعمت سے نواز دیتا ہے تو اس مصیبت (اور بُرے وقت) کو بھول جاتا ہے جس میں اللہ تعالٰے کو مدد کے لئے پکارتا تھا۔ اور اللہ تعالٰی کے شریک ٹھہراتا ہے تاکہ لوگوں کو راہِ حق سے بھٹکا دے۔ انہیں کہہ دیجئے کہ کفرانِ نعمت سے جو ظاہری عارضی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے، اٹھالے بے شک تو جہنمیوں میں سے ہے۔

() ارشاد ہوا کہ کیا وہ (میرا مخلص و عبادت گزار بندہ) جو رات بھر قیام و قعود و رکوع و سجود میں مصروف رہتا ہے آخرت کے محاسبے سے خائف ہے اور اپنے پروردگار کی رحمتِ بیکراں

کی امید لگائے بیٹھا ہے (کیا عبدِ نافرمان کے برابر ہے ؟) کہہ دیجئے کیا آیاتِ معرفتِ الٰہی کو جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں ؟ نصیحت و موعظت تو بے شک اہلِ عقل و دانش کا مقبول سرمایہ ہے۔

○ ارشاد ہوا اے میرے صاحب ایمان بندو، اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرو جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی زمین فراخ و وسیع ہے۔ اللہ تعالےٰ صابروں کو ۱۔ (مرضاتِ الٰہی پر پورے نظم و ضبط کے ساتھ پابند لوگ) تو اجر بے حساب دے گا۔ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے لئے ہی دین خالص کر کے میں اس کی عبادت و فرمانبرداری کروں۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے بڑھ کر میں مسلمان بنوں۔ کہہ دیجئے کہ میں اگر اپنے پروردگار کے احکام سے روگردانی و نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے کٹھن دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ کہہ دیجئے بس اپنے دین کو اللہ تعالےٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے، اسی کی عبادت کرتا ہوں، تمہیں اختیار ہے کہ جسے چاہو اس کے سوا پوجو۔ کہہ دیجیے بے شک خسارہ اٹھانے والے تو وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے میں رکھا سنو! کھلم کھلا اور واضح خسارہ و نقصان یہ ہے۔ ان کے سروں پر آگ کے بھبوکوں کے سائبان ہوں گے اور ان کے پاؤں کے نیچے بھی۔ یہی وہ بڑی تکلیف دہ سزا ہے جس کا اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے اے میرے بندو! میرا تقویٰ اختیار کرو۔ برخلاف ازاں جن لوگوں نے طاغوتی قوتوں کی غلامی سے اجتناب کیا اور اللہ تعالےٰ کی طرف انابت کی۔ ان کے لئے بشارت ہے پس اجرِ عظیم کی بشارت دے دیجئے میرے بندوں کو، جو نصیحت و موعظت توجہ سے سنتے ہیں اور اس میں سے بہترین باتوں کا اتّباع کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے ہدایت سے نوازا ہے، اور دراصل یہی دانشور ہیں۔ پس کیا وہ شخص جس پر کلمۂ عذاب ثابت ہو گیا۔ کیا تم اسے عذاب سے بچا سکتے ہو جو آگ میں گر گیا ہو ؟ لیکن جو لوگ اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں، ان کیلئے ۲۔ عماراتِ بلند پر بالا خانے تعمیر ہوں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالےٰ اپنے وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرتا۔ اے مخاطب! تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالےٰ نے بلندیوں سے پانی اتارا پھر اسے زمین میں چشموں اور دریاؤں کی صورت میں رواں کر دیا، پھر پانی کے سبب سے طرح طرح کی زراعت کاری ہوئی، پھر وہ (مزروعات) پک کر سوکھ گئیں، پھر تو اے مخاطب انہیں زرد رنگ دیکھتا ہے۔ پھر وہ اسے ریزہ ریزہ کر کے بھس بنا دیتا ہے،

بے شک اس سارے (نظامِ زراعت) میں اہلِ دانش کے لئے سبق ہے (ہر ورق دفتریست
معرفتِ کردگار!) اب کیا وہ (خوش نصیب انسان) جس کے سینے کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قبول کرنے
کی وسعت اور صلاحیت بخشی ہے اور (اس کے دل ونگاہ) انوارِ ربانی سے منوّر و مستنیر ہیں۔
اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس نے ہدایتِ الٰہی کی کوئی کرن تک قبول نہ کی ہو؟) بربادی و
مصیبت ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل سخت ہیں (اور استعدادِ قبولیتِ حق سے محروم ہیں)
بے شک وہ صریح گمراہی کا شکار ہیں۔ ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے۔ ایک
ایسی کتاب جس کے تمام اجزا ہم رنگ و ہم آہنگ ہیں اور اس کی آیات بار بار دہرائی جاتی ہیں۔
انہیں سن کر خشیتِ ربانی کے حاملین کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے جسم اور دل
نرم ہو کر ذکرِ الٰہی کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جسے چاہے اس
دولت سے مالا مال کر دے اور جسے چاہے اسے اعمالِ بد کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ راہِ گم کردہ
کر دے اسے راہ پر کون لا سکتا ہے؟ (اس بدنصیب کی محرومی کا خیال کرو جو) جو روزِ قیامت کے
بدترین عذاب اپنے منہ پر سہے گا اور اس روز ظالموں سے کہا جائے گا۔ اب اپنے کرتوتوں کا
انجام بھگتو! ان سے پہلوں نے تکذیبِ آیاتِ الٰہی کی اور انہیں ایسی جگہ سے عذاب نازل
ہوا جو ان کے سان و گمان میں نہ تھی! اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیاوی زندگی میں رسوائی مقدر
کی اور آخرت کا عذاب تو بہت برا ہے اے کاش یہ لوگ جان لیتے۔ ہم نے قرآن مجید میں لوگوں
کو حقائقِ حیات سمجھانے کے لئے ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت و موعظت
سے فائدہ اٹھائیں۔ قرآنِ مجید عربی زبان میں ہے جس میں کوئی پیچیدگی یا کجی نہیں ہے تاکہ لوگ
اسے (سن کر) تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ ایک مثال دیتا ہے ایک تو وہ غلام ہے جس کے
مالک بہت سے باہم جھگڑنے والے لوگ ہیں جو اسے اپنی اپنی جانب کھینچتے ہیں اور دوسرا
وہ جو صرف ایک شخص کا غلام ہے۔ کیا ان دونوں کی حالت برابر ہے؟ (توحید کی کتنی گرانقدر مثال
۳۰ ہے) تمام حمد اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے نبی تمہیں بھی مرنا ہے
اور ان لوگوں کو بھی۔ مآلِ کار تم روزِ قیامت اپنے پروردگار کے حضور مابہ الاختصام معاملات
پ ۲۴ پیش کرو گے۔ پس اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ باندھا
اور جب سچائی اس کے سامنے آئی تو اس نے اس کی تکذیب کی کیا کافروں کا ٹھکانہ دوزخ
نہیں ہے؟ جو شخص سچی بات لایا اور اس نے اس کی تصدیق بھی کی صحیح پرہیزگار وہی ہیں

فمن اظلم ۲۴

انہیں اپنے رب کے ہاں سے کل مایشاؤن ملے گا یہ نیکوکاروں کی جزا ہے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ان سے وہ برائیاں دور کر دے جو ان سے سرزد ہوئی تھیں اور ان کے بہترین اعمال کا بہترین اجر دے۔ کیا اللہ تعالےٰ کی عنایاتِ بے غایات اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ؟ یہ منکرین حق (اے رسول ﷺ) تجھے ماسوا اللہ سے ڈراتے ہیں۔ جسے اللہ تعالےٰ اس کے کرتوتوں کے سبب گمراہی میں ڈال دے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ اور جسے اللہ تعالےٰ راہِ ہدایت پر لے آئے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ تعالےٰ غالب اور بُرے کام پر سزا دینے والا نہیں ہے؟ اور اگر ان سے دریافت کیا جائے کہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کا خالق کون ہے تو وہ یقیناً کہیں گے کہ اللہ تعالےٰ۔ ان سے پوچھئے کہ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا تم جن خود ساختہ معبودوں کو مدد کے لئے پکارتے ہو، اگر اللہ تعالےٰ مجھے کوئی تکلیف یا نقصان پہنچانا چاہے تو کیا وہ اس تکلیف یا نقصان کو دور کر سکتے ہیں ؟ یا اگر وہ مجھ پر اپنی رحمتیں نازل کرنا چاہے تو کیا وہ اسے روک سکتے ہیں ؟ کہہ دیجئے میرا اللہ میرے لئے کافی ہے اور بھروسہ کرنیوالے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے اے میری قوم ایک لائحہ عمل ہے جس کے مطابق میں کام کر رہا ہوں، ایک طریق کار ہے جس کے مطابق تم کام کر رہے ہو۔ نتائج کا تمہیں جلد علم ہو جائے گا کہ کس پر رسوا کن عذاب نازل ہوتا ہے اور وہ سزا ملتی ہے جو اٹل ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ﷺ ہم نے بنی نوعِ انسان کی رشد و ہدایت کے لئے تم پر قرآن مجید برحق نازل کیا ہے، جو راہِ ہدایت اختیار کرے گا، تو وہ اس کے اپنے ہی بھلے کے لئے ہے اور اگر کوئی قعرِ ضلالت میں گر جاتا ہے تو اس کی ضلالت کا وبال بھی اسی کی گردن پر ہے، اس کے لئے تم پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ وہ حیّ و قیوم ذات اللہ تعالےٰ ہی کی ہے جو موت کے وقت روح قبض کر لیتا ہے اور جو ابھی نہیں مرا ہے اس کی روح نیند میں قبض کر لیتا ہے پھر وہ جن کی موت کا فیصلہ کرتا ہے تو انہیں روک لیتا ہے اور دوسروں کی روحیں ایک خاص وقت تک ان کے جسموں میں بھیج دیتا ہے۔ بے شک اہلِ فکر کے لئے اس میں معرفتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں۔ ارشاد ہوا کیا ان منکرین حق نے اللہ تعالےٰ کے سوا سفارش کنندگان تلاش کر رکھے ہیں خواہ وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ سمجھ رکھتے ہوں ؟ کہہ دیجئے کہ سب سفارش اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ اسی کے لئے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی حاکمیت و شہنشاہیت ہے اور تمہاری بازگشت اسی کی طرف ہے۔

○ ارشاد ہوا جب اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے تو ان منکرین حق کے دلوں کو انقباض ہوتا ہے اور جب اللہ کے سوا دوسروں کا ہوتا ہے تو بڑے خوش ہوتے ہیں کہہ دیجئے اے اللہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق کرنے والے! علیم غیوب وشہود کا پورا پورا علم رکھنے والے، تو اپنے بندوں کے ان معاملات کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے لئے جو ظلم کرتے ہیں جو کچھ زمین میں پھیلا ہے اور اتنا ہی اس کے ساتھ شامل کرکے قیامت کے برے عذاب سے بچنے کے لئے فدیئے میں دے دیں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ منظر عام پر آئے گا جس کا انہیں سان وگمان بھی نہ تھا۔ ان کے کرتوتوں کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور ان پر وہ عذاب نازل ہوگا جس کا سن کر وہ استہزا کرتے تھے۔ (انسان کی عجیب روشِ حیات ہے) جب اسے کوئی تکلیف پہنچنے لگتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے جب ہم اسے کوئی نعمت عطا کر دیتے ہیں تو وہ اسے اپنے علمی اور فنی کمالات کا نتیجہ سمجھتا ہے یہ تو اس کی آزمائش ہوتی ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ ان سے منکرینِ حق کا بھی یہی شعار رہا ہے لیکن ان کی یہ مکسوباتِ علمی ان کے کچھ کام نہ آئے۔ انہیں ان اعمالِ شنیعہ کے برے نتائج ہی بھگتنا پڑے یہ ہمیں عاجز و بے بس کرنے والے نہیں ہیں۔ کیا ان نادانوں کو علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے کشادہ اور فراخ روزی دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگدست اور محتاج کر دیتا ہے۔ ان آیات میں صاحبِ ایمان قوم کے لئے معرفتِ الٰہی کے نشان ہیں۔ ۵۰

○ ارشاد ہوا اے میرے وہ بندو جنہوں نے ظلم وتعدی سے اپنی جانوں کو کچل کر رکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے نہایت سے مایوس نہ ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ صاحبِ غفران ہے یقیناً وہ تمہارے سب کے سب گناہ بخش دے گا۔ وہ سراپا مغفرت ہے وہ سراسر رحمت ہے (اے میرے بندو) اپنے پروردگار کی طرف انابت اختیار کرو، اس کی مرضیات کے سامنے سرِ تسلیم خم کردو، پیشتر ازیں کہ تم عذابِ الٰہی کی گرفت میں آجاؤ اور تمہیں مدد بھی نہ مل سکے۔ (اے میرے بندو!) ان اچھی باتوں کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہیں قبل ازیں کہ بے خبری میں ناگہانی عذاب کی پکڑ میں آجاؤ۔ (ایسا نہ ہو کہ کسی کو حسرت سے کہنا پڑے کہ) ہائے افسوس میری غفلت پر) میں نے حقوق اللہ کی سرانجام دہی میں کوتاہی کی۔ اور میں (ان غیر سنجیدہ لوگوں میں شامل رہا) جو تنزیلاتِ ربانی کا مذاق اڑاتے تھے۔ (یا یہ کہنا پڑے کہ) اے کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا کی ہوتی تو میں بھی متقی بن جاتا۔ یا جب عذاب دیکھے تو کہے کاش میری دنیا میں

بازگشت ممکن ہوتی تو میں بھی نیکوکاروں میں شامل ہو جاتا۔ ارشاد ہوگا کیوں نہیں، تیرے پاس میری
آیاتِ بینات آچکی تھیں۔ تو نے ان کی تکذیب کی تکبّر کیا اور تو کافر ہو گیا۔ اے مخاطب تو قیامت
کے دن ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ تعالےٰ پر جھوٹ باندھ رکھے ہیں، وہ رُوسیاہ
۶۰۔ ہیں، کیا متکبّرین کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے۔ اس طبقے کے برخلاف اللہ تعالےٰ اہل تقویٰ کو
ان کی حصولِ کامیابی پر نجات دے گا نہ تو انہیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمگین وملول ہوں گے۔
ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ ہر شئے کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہی عالم اشیائے حیات کا نگہبان و
نگران ہے۔ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کے پھیلے ہوئے مرزوقاتِ حیات کے خزانوں
کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ جن لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی آیاتِ بینات سے انکار کیا
وہی سب سے زیادہ خسارہ کار ہیں۔ ارشاد ہوا کہہ دیجئے (اے جاہلو) تم اللہ تعالےٰ کے سوا اوروں
کی عبادت کے لئے مجھے کہتے ہو؟ (انہیں وضاحت کر دیجئے) کہ اے رسول تیری طرف اور
تجھ سے پہلے انبیاء ورسل کی جانب وحی کی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک اختیار کیا تو تمہارے اعمال
اکارت ہو جائیں گے اور یقیناً تم خسارہ کار ہو گے۔ پس تم صرف اور صرف اللہ کی عبادت کرو
اور اس کی (اَن گِنت نعمتوں پر) شکر گزاری کرو (ان نادان لوگوں نے) اللہ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ وعزّ
برہانہٗ کی کما حقہٗ قدر ہی نہیں پہچانی (انہیں معرفتِ پروردگار نہیں ہے) روزِ قیامت روئے زمین
کی مخلوقات کی تقدیر اس کے قبضۂ قدرت میں ہو گی اور آسمان گویا اس کے دستِ راست میں
لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ تمام پاکیزگیوں کا منبع اور ان ملوثاتِ شرک سے ارفع واعلیٰ ہے جو یہ
مشرک اس سے منسوب کئے ہوئے ہیں۔

◯ ارشاد ہوا وقت یاد کرو جب روزِ محشر صُور پھونکا جائے گا۔ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین
کی وسعتوں کی ساری کی ساری مخلوق مر جائے گی بجز ان کے جنہیں اللہ تعالےٰ زندہ رکھے گا پھر
دوسری دفعہ صُور پھونکا جائے گا تو وہ یکایک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے اور کائناتِ ارضی انوارِ
پروردگارِ عالم سے جگمگا اٹھے گی۔ کتاب الاعمال سامنے لا کر رکھ دی جائے گی۔ تمام انبیاء، رُسل
اور شہید (گواہ) طلب کر لئے جائیں گے۔ لوگوں کے مابین ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا
۷۰۔ جائے گا۔ اور اللہ تعالےٰ تمام انسانوں کے اعمال سے خوب واقف ہے۔

◯ ارشاد ہوا۔ (اس کے بعد) کافروں کو گروہ در گروہ سوئے جہنم ہانکا جائے گا۔ یہاں تک کے
وہ اس کے پاس پہنچیں گے۔ تو ان پر ابوابِ جہنم کھول دیئے جائیں گے۔ اور ان سے دوزخ

کے داروغہ پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے، جنہوں نے تمہارے سامنے اللہ تعالےٰ کی آیات پڑھی ہوں، اور تمہیں جزا و سزا کے اس دن کی پیشی سے ڈرایا ہو۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں، لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہوا۔ (دوزخ کے داروغہ کہیں گے) چلو داخل ہو جاؤ دوزخ میں تمہیں ہمیشہ اسی میں مبتلائے عذاب رہنا ہے۔ اور یہ تکبر کرنے والوں کے لئے کیسا بُرا ٹھکانہ ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کے متقی بندے جنّت کی طرف گروہ در گروہ لے جائے جائیں گے یہاں تک کہ وہ جنت کے پاس پہنچیں گے تو جنّت کے دروازے ان پر کھول دیئے جائیں گے۔ بہشت کے داروغہ انہیں خوش آمدید اور سلام کہیں گے۔ تم گناہوں سے پاک ہو گئے ہو اب بہشت میں ہمیشگی اور ابدی زندگی گزارو۔ اہلِ تقویٰ کہیں گے۔ تمام حمد سزاوار ہے اس اللہ ذوالجلالِ والاکرام کو جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا (سچا کیا) اور ہمیں ارضِ جنّت کا وارث بنا دیا ہمیں یہ اختیار بھی دیا گیا ہے جنّت میں جہاں چاہیں رہیں، اچھے کام کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کتنا اچھا اجر ہے۔ اور اے مخاطب تو فرشتوں کو عرشِ الٰہی کے گرد حلقہ باندھے اپنے پروردگار کی تسبیح و تہلیل میں مصروف دیکھے گا۔ (میزانِ عدل قائم ہو گی) تمام انسانوں میں ٹھیک ٹھیک حق و انصاف کے ساتھ ان کے امورِ متنازعہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اور اس منصفانہ، عادلانہ اور روحانی عظمتوں سے معمور فضا میں سب ہمزبان ہو کر کہیں گے۔ وہ تمام تعریف جس کا احاطہ عقل، شعور وجدان سے ممکن ہے، صرف اللہ تعالےٰ کی شان کے شایان ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

سورۃ المومن ۴۰ سورۃ المومن مکّی ہے۔ اس کی چالیس آیات ہیں اور ۹ رکوع۔

حضرت موسیٰؑ کے دین کی حمایت میں ایک فرعون کے درباری نے بھرے دربار میں اعلائے کلمۃ الحق کہا۔ اس سورت میں اس کا ذکر ہے۔ اس سبب سے اس سورت کا نام المومن ہوا۔ اس مردِ مومن کا نام شمعان یا حزقیل کہا گیا ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم والا ہے۔

حٰم (حروفِ مقطعات جن کا علم اللہ اور اس کے رسول کو ہے) یہ تنزیلاتِ قرآنی اس اللہ جل شانہٗ کی جانب سے ہیں، جو صاحبِ غلبۂ عظمیٰ ہے، صاحبِ علمِ لامحدود ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، بُرائی پر سزا دینے والا ہے۔ صاحبِ فضل و کرم ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور سب کی اسی کی طرف بازگشت ہے۔ اللہ تعالےٰ کی آیات کے بارے

ہیں کافر ہی جھگڑا کرتے ہیں ہاں کا شہری زندگی میں (مقاماتِ تجارت میں) ان کا کار و بہوار اور گرم بازاری تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، انہی کی طرح نوح ؑ کی قوم اور ان کے بعد اور گروہوں نے تکذیبِ آیاتِ ربّانی کی اور ہر قوم نے اپنے رسول کو پکڑ کر اسے تشدّد کا نشانہ بنانا چاہا تاکہ جدلِ باطل برپا کر کے اسے حق سے متزلزل کر دیں پھر ہم نے ان کی گرفت کی، تو کیسا تھا عذاب ؟ اور اس طرح تیرے پروردگار کا کافروں کے بارے میں فیصلہ صحیح ثابت ہوا کہ وہ دوزخی ہیں۔

وہ فرشتے جو عرشِ الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو عرشِ الٰہی کے ارد گرد ہیں۔ اپنے پروردگار کی تسبیح و تہلیل میں مصروف ہیں، ان کا ذاتِ صمدیت پر پورا پورا ایمان ہے اور وہ اہلِ ایمان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرے علم نے ہر شئے کا احاطہ کر رکھا ہے، پس تو از راہِ کرمِ بے نہایت ان لوگوں کو جنہوں نے گناہ سے توبہ کی ہے اور تیری راہ پر گامزن ہیں، انہیں معاف فرما دے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے پروردگار ان لوگوں کو حیاتِ ابدی کی جنّتوں میں داخل فرما دے جن کا تو نے وعدہ کیا ہے اور یہ انعام ان کے والدین، بیویوں اور اولاد کو بھی (بشرطِ صالحیتِ اعمال) عطا ہو۔ تو بلا شبہ صاحبِ غلبۂ عظیم اور صاحبِ علم و حکمت ہے (اے اللہ اور) انہیں برائیوں سے بچا لے، اور جسے تو نے روزِ حشر برائیوں سے بچا دیا تو تو نے بلا شبہ اسے اپنے دامنِ رحمت میں لے لیا، اور (در اصل) یہی اس کی بڑی کامیابی ہے۔ اہلِ کفر و جحود کو روزِ قیامت پکار کر کہا جائے گا۔ آج تمہیں اپنے آپ پر جسقدر سخت غصّہ آ رہا ہے ۱۔ اللہ تعالےٰ کو تم پر اس وقت شدید تر غصّہ آتا تھا جب تمہیں دعوتِ ایمانی دی جاتی تھی اور تم اس سے انکار کرتے تھے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی دی، ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ کیا یہاں سے نکلنے کی کوئی راہ ہے ؟ (تو انہیں جواب ملے گا) یہ جس عذاب میں تم مبتلا ہو، اس کا سبب یہ ہے کہ جب خدائے واحد کی طرف تمہیں بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے۔ اور جب اس کے ساتھ شریک کو پکارتے (خود ساختہ معبود کو) تو تم اس کی بات مان لیتے تو اب تو (یہ جو عذاب تم پر نازل ہوا ہے) اس سب سے بلند اور تمام کبریائی کے مالک اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ وہی ہے جو تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے۔ اور آسمان کی (بلندیوں) سے تمہارے لئے مرزوقات مہیا کرتا ہے۔ اور موعظت تو اس کے لئے ہے جس میں انابتِ الی اللہ ہے (اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے) سو اللہ تعالیٰ

فمن اظلم ۲۴

کو (بلا شرکتِ احدے) خلوصِ اطاعت سے پکارو خواہ منکرینِ حق اسے بُرا ہی مانیں۔ وہ اللہ تعالےٰ جلّ جلالہٗ بلند سے بلند درجات و مراتب پر فائز ہے۔ کائناتِ ہستی کے عرشِ قدرت و حاکمیت کا وہی مالک ہے۔ وہ اپنے (برگزیدہ) بندوں میں سے جسے چاہے اپنے امر سے اسرارِ وحی القا کرتا ہے۔ تاکہ اسے روزِ حشر کی حاضری وجوابدہی پر متنبّہ کر دے (جہاں وہ کھُلے کفِ دست میدان میں) نکل کھڑے ہوں گے، اُن کی کوئی بات مخفی و پوشیدہ نہیں رہے گی۔ (ارشادِ باری تعالےٰ ہوگا) آج کس کی حاکمیت و حکومت ہے؟ (پھر خود ہی ارشاد ہوگا) اس اللہ جلّ جلالہٗ عمّ نوالہٗ وعزّ برہانہٗ کی جو واحد و یکتا ہے اور تمام قاہرانہ قوّتوں کا مالک ہے۔ آج کے دن ہر متنفس کو اپنے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج (اللہ تعالےٰ کے عدل کے ظہور کا دن ہے) کسی پر کسی قسم کا کوئی ظلم نہیں ہوگا اور حساب کتاب کے اس عمل میں (عدل بالتاخیر، عدل فی التنکیر نہیں) بلکہ جلد فیصلہ ہوتا ہے۔ اور اے رسولؐ ان لوگوں کو قریب ہی آنے والے روزِ قیامت سے متنبّہ کر دے جب دل غم والم کے وُفور سے گھُٹ گھُٹ کر حلق تک آ جائیں گے ظالم مجرموں کا اس روز نہ کوئی ہمدرد ہوگا نہ سفارش کنندہ۔ وہ تو دزدیدگیٔ نگاہ اور اسرارِ خفیۂ قلب سے پوری طرح باخبر ہے اس لئے وہ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا۔ اس کے سوا جن خود ساختہ معبودوں کو پکارتے ہیں، وہ تو کچھ بھی

۲۰۔ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالےٰ بے شک سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ ارشاد ہوا کیا انہوں نے مُلک میں سیاحت نہیں کی ہے کہ وہ دیکھتے کہ ان جیسے مکذّبین کا کیا حشر ہوا؟ دراں حالیکہ وہ لوگ قوّت و غلبۂ مادی اور آثارِ تعمیر و تمدن کے لحاظ سے ان سے فائق تر تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے گناہوں کے سبب سے ان پر گرفت کی۔ اور انہیں عذابِ الٰہی سے کوئی بچا نہ سکا۔ ارشاد ہوا کہ ان قوموں کا یہ انجام اس لئے ہوا کہ ان کے پاس اللہ تعالےٰ کے رسول کھلی آیات لے کر آئے مگر وہ انکار ہی کرتے رہے پس اللہ تعالےٰ نے ان کے اعمالِ سوء کی سزا میں انہیں پکڑا، بے شک اللہ تعالےٰ بے حد قوی اور شدید سزا دینے والا ہے۔ ہم نے موسیٰؑ کو اپنے احکامِ شریعت، اور واضح معجزوں کے ساتھ فرعون، ہامان اور قارون کے پاس بھیجا۔ وہ لوگ کہہ اٹھے یہ تو دروغ گو جادوگر ہے۔ جب موسیٰؑ ہمارا دینِ حق لے کر ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا موسیٰؑ کے ہمراہی اہلِ ایمان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو، ان کافروں کی چال بازی و حیلہ سازی بالکل اکارت گئی۔ فرعون نے کہا مجھے موسیٰؑ کو قتل کرنے دو اور وہ (بے شک) مدد کے لئے اپنے پروردگار کو پکارے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ تمہارا دین نہ بدل دے یا ملک میں

بدامنی نہ پھیلا دے اور موسیٰؑ نے کہا میں اپنے اور تم سب کے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں اور وہ مجھے ہر متکبّر کے شر سے بچائے گا جو یومِ حساب (زندگی کے احتساب کے دن) پر ایمان نہیں رکھتا۔

○ ارشاد ہوا آلِ فرعون میں سے ایک مردِ مومن نے (شمعان ؟) جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا کہا (نادانو) کیا تم ایسے انسان کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے درآں حالیکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلائل بھی لایا ہے اگر وہ دروغ گو ہے تو اس کا دروغ اسی کی گردن پر ہوگا اور اگر وہ سچ کہہ رہا ہے تو جس عذاب کا وہ وعدہ کرتا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ تو تم پر نازل ہوگا۔ تم تو اللہ تعالےٰ کے حدود سے تجاوز کرنے والے دروغ گو ہو۔ اس مردِ مومن (شمعان) نے کہا اے میری قوم کے لوگو آج اس ملک میں تمہاری فرمان روائی ہے اور روئے زمین پر تمہارا غلبہ ہے۔ (لیکن سوچو) اگر اللہ تعالےٰ کا عذاب تم پر نازل ہوا تو اس کے سزا سے بچانے والا ہمارا مددگار کون ہوگا ؟ فرعون نے کہا میں تمہیں وہی راہِ عمل دکھاتا ہوں جو مجھے مناسب معلوم ہوتی ہے اور میں تمہاری بھلائی کی طرف راہنمائی کرتا ہوں۔ اس صاحبِ ایمان (شمعان) نے کہا اے قوم میں تم پر اور سرکش قوموں (گروہوں) کی طرح روزِ بد آجانے سے ڈرتا ہوں۔ جیسا (روزِ انجام) قومِ نوحؑ ، عاد اور ثمود اور ان کے بعد آنے والے انہی کے پیروکاروں کا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ تو (رحمت کا بحرِ بے کراں ہے) بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ اور اے میری قوم میں اس دن سے بھی خائف ہوں جب لوگ عالمِ اضطراب میں ایکدوسرے کو چلا چلا کر پکاریں گے۔ جس روز تم پیٹھ پھیرے ہوئے راہِ فرار اختیار کروگے۔ تمہیں (اس روز) اللہ تعالےٰ کے سوا بچانے والا نہیں ہوگا جسے اللہ تعالےٰ اس کے بُرے کرتوتوں کے سبب گمراہ ٹھہرائے تو اسے ہدایت دینے والا کون ہو سکتا ہے ؟ اے (اہلِ مصر) تمہارے پاس قبل ازیں یوسفؑ بھی روشن دلیلیں لے کر آیا تھا۔ لیکن تم اس کی تعلیمات کے بارے میں شک ہی میں رہے۔ حتیٰ کہ وہ وفات پا گیا تو تم نے کہا کہ اس کے بعد اللہ تعالےٰ کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اللہ تعالےٰ اسی طرح حد سے تجاوز کرنے والے شک شعاروں اور شبہ شکاروں کو ورطۂ ضلالت میں چھوڑ دیتا ہے اور بلا دلیل و سند آیاتِ الٰہی کے بارے میں بحث و تکرار کرتے ہیں۔ یہ اندازِ فکر اللہ تعالےٰ اور اہلِ ایمان کے نزدیک بڑا ناپسندیدہ ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ ہر متکبّر اور سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے (استعدادِ قبولیتِ حق سلب کر لیتا ہے) فرعون نے ہامان سے کہا کہ ایک بلند و بالا عمارت تعمیر کروا دو تاکہ میں اس پر چڑھ کر آسمانوں کے راستوں تک،

پہنچ سکوں۔ اور موسیٰ کے اللہ کو میں دیکھوں تو، اور میں اسے دروغ گو ہی سمجھتا ہوں۔ اس طرح فرعون کو اپنے اعمالِ شنیعہ خوشنما لگے اور وہ راہِ حق سے روک دیا گیا۔ اور فرعون کی تمام تدبیرکاری اسے تباہی و بربادی کی طرف ہی لے گئی۔ قومِ فرعون کے مردِ مومن (شمعان یا حزقیل؟) نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم میری پیروی کرو تو میں تمہیں نیکی کی راہ بتاؤں گا۔ اے میری قوم یہ دنیاوی زندگی تو سامانِ چند روزہ ہے اور فی الواقع آخرت کا گھر ہی آرام و آسائش کا (ابدی) گھر ہے۔ جس کسی نے بُرائی کی تو اس کی اس کے برابر (مطابق) سزا ہوگی۔ اور مرد یا عورت میں سے جس نے اعمالِ صالحہ کئے اور وہ صاحبِ ایمان ہوا تو اسے جنّت میں داخل کیا جائیگا۔

۴۔ اور انہیں بے حساب مرزوقاتِ الٰہی عطا ہوں گی۔ جو بُرے اعمال کا مرتکب ہوتا ہے اسے اس کا اس کے مطابق بدلہ ملتا ہے اور جو مرد یا عورت کارِ خیر سرانجام دیتا ہے اور اہلِ ایمان ہے تو وہ لوگ ہی جنّت میں داخل ہوں گے اور وہاں انہیں بے حساب مرزوقاتِ حیات میسّر آئیں گی۔ اے قوم مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تو تمہیں نجات کی طرف دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے نارِ دوزخ کی طرف بلاتے ہو؟ تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں احکامِ الٰہی سے انکار کروں اور اللہ الواحد کے ساتھ انہیں شریک ٹھہراؤں جس کا مجھے علم نہیں ہے۔ میں تو تمہیں اس صاحبِ غلبۂ مطلق اور صاحبِ مغفرتِ بے پایاں کی جانب دعوت دیتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو اس کیلئے نہ تو دنیا میں کوئی بنائے دعوت ہے اور نہ آخرت کے لئے۔ اور ہم سب کی بازگشت اللہ تعالےٰ کی طرف ہونا ہے اور کفر و جحود میں حد سے گزر جانے والے لوگ ہی جہنّمی ہیں۔ تم میرے ان اقوال کی حقانیت کا جلد ہی احساس کر لوگے۔ میں تو اپنا معاملہ اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں، وہ انسانوں کے اعمال و احوال پر پوری طرح نگران ہے۔ سو اللہ تعالےٰ نے اس مردِ مومن کو ان کے غلط منصوبوں اور سازشوں کے شر سے بچا لیا اور آلِ فرعون کو بدترین عذاب نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ بھڑکتے دوزخ کی نارِ سوزندہ ہے جو انہیں صبح و شام عالمِ برزخ میں دکھائی جاتی ہے اور جب قیامت کی گھڑی آجائے گی تو (فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔ وہ دوزخ میں باہم جھگڑا کریں گے۔ ضعیف و کمزور لوگ ان تکبّر کرنے والے نافرمانوں سے کہیں گے ہم نے تمہاری متابعت کی تھی کیا تم آتشِ دوزخ کا کچھ حصہ ہٹا سکتے ہو؟ وہ متکبّرین جواب دیں گے۔ ہم سب کے سب عذابِ آتشِ دوزخ میں مبتلا ہیں، بے شک اللہ تعالےٰ نے

فمن اظلم ۲۴

ہمارے اعمال کا فیصلہ کر دیا ہے (اب وہ بدل نہیں سکتا) اہلِ نار دوزخ کے داروغوں سے درخواست کریں گے کہ اپنے پروردگار کے حضور ہماری سفارش کرو کہ وہ ایک دن کے لئے اس عذابِ مسلسل میں تخفیف کر دے، وہ دریافت کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول اللہ تعالیٰ کی روشن دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے تو وہ داروغہ انہیں کہیں گے کہ پھر تم ہی اللہ تعالیٰ کو پکارو اور یہ ان کی انتہائی بے نصیبی ہوگی کہ ان کافروں کی دعا بھی بے سود ثابت ہوگی۔ ۵۰

○ ارشاد ہوا بے شک ہم حیاتِ دنیاوی میں اپنے رسولوں اور ان کے اہلِ ایمان لوگوں کی نصرت کرتے ہیں، اور روزِ قیامت بھی ان کی مدد کریں گے جب بارگاہِ صمدیت میں کھڑے ہوں گے۔ اس روز ظالموں کو نہ تو معذرت فائدہ دے گی ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے بہت برا گھر ہے۔ بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتابِ ہدایت دی اور اس کتابِ حکمت و دانش کا بنی اسرائیل کو وارث بنایا یہ ہدایت و موعظمت تو اہلِ فہم و دانش کیلئے ہے۔ تم انتظار کرو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اس اضطراب میں اپنی کوتاہیوں پر اللہ تعالیٰ سے محافظت طلب کرو اور اس کی تحمید و تسبیح و تہلیل میں شام و سحر مصروف رہو۔ یقیناً جو لوگ آیاتِ الٰہی کے بارے میں بے دلیل بحث و مجادلہ کرتے ہیں ان کے دلوں میں کبر و تمرد ہے اور جس مقامِ کبریائی کی انہیں طلب ہے وہ اس تک نہیں پہنچ پائیں گے پس اے رسولؐ تم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، وہ سمیع ان کی استکبار کی باتیں سن رہا ہے وہ بصیر تمہاری راہِ ہدایت پر ثابت قدمی دیکھ رہا ہے (دیکھو) آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی تخلیق، انسانوں کی تخلیق سے یقیناً زیادہ بڑا کام ہے۔ لیکن اکثر لوگ ان باتوں کا علم نہیں رکھتے۔

○ ارشاد ہوا نابینا اور بینا برابر نہیں ہیں، اور نہ ہی اہلِ ایمان نیکوکار اور بدکار لوگ لیکن تم لوگ تو کم ہی سمجھتے ہو۔ یقیناً قیامت آنے والی ہے اس کے آنے میں کوئی شک نہیں لیکن لوگوں کی اکثریت کو یقین نہیں ہے۔ ارشاد ہوا تمہارا پروردگار (از رہِ رحمتِ بے پایاں و لطفِ فراواں!) کہتا ہے کہ اے میرے (پریشان حال) بندو! مجھے اپنی دعاؤں میں پکارو، میں تمہاری دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشوں گا۔ جو لوگ تکبر کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے، وہ (مآلِ کار) ذلیل و رسوا ہو کر جہنم رسید ہوں گے۔ ۶۰

○ ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ (کی ذات) وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات کو (تاریک و

بے ہنگامہ) بنایا تاکہ تم اس میں سکون سے سو سکو اور دن کو روشن و سرگرم بنا دکھایا تاکہ اس میں فرائضِ حیات سرانجام دے سکو۔ اللہ تعالٰے کا لوگوں پر فضلِ بے پایاں ہے لیکن اکثر لوگ شکرانِ انعامِ الٰہی نہیں کرتے۔ یہی اللہ تعالٰے تمہارا پروردگار ہے۔ جس نے ہر شے کو خلعتِ تخلیق سے نوازا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی معبود و یکتا ہے) پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ اسی طرح وہ لوگ بھٹکتے تھے جو آیاتِ الٰہی کا انکار کرتے تھے۔ وہ ذات اللہ تعالٰے ہی کی تو ہے جس نے روئے زمین کو تمہارے لئے جائے قرار بنا دیا اور آسمان کو عمارتِ عافیت، تمہاری صورتیں بنائیں تو کتنی اچھی صورت گری کی۔ اور تمہیں پاکیزہ مرزوقاتِ حیات بخشیں۔ وہی اللہ تعالٰے تمہارا پروردگار ہے۔ اس پروردگارِ عالم کی ذات بڑی بابرکت ہے۔ (تنہا صرف وہی) زندہ ہے اس معبود کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ دلوں میں عمیق جذبۂ اطاعت اور مخلصانہ ذوقِ عبودیت کے ساتھ، صرف اسی کو پکارو، سب خوبیاں صرف اسی کو سزاوار ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

○ ارشاد ہوا، اے رسولؐ کہہ دیجئے کہ مجھے ممانعت کر دی گئی ہے کہ تمہارے خود ساختہ معبودوں کی پرستش کروں جب کہ میرے پاس میرے پروردگار کی جانب سے واضح آیات آ چکی ہیں، اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سارے جہانوں کے پروردگار کے احکام کی تعمیل میں اپنا سر تسلیم خم کر دوں۔ پروردگارِ عالم وہی ہے جو ایک تخلیقی عمل سے تمہیں تُراب (مٹی) نطفہ (پانی کی بوند) اور علقہ (خونِ منجمد) میں سے گزار کر بچہ بنا نکالتا ہے۔ پھر ارتقائی عمل طے کر کے سے تمہیں جوانی تک پہنچاتا ہے پھر بوڑھے ہونے تک عمر بڑھاتا ہے۔ تم میں سے بعض بڑھاپے سے پہلے وفات پا جاتے ہیں اور بعض کو مہلت دیتا ہے کہ ایک مدتِ مقررہ پوری کر لو (اور تمام نظامِ مدارجِ حیات اس لئے بیان کر دیئے گئے ہیں) تاکہ تم ان پر غور کرو۔ (یہ بھی سوچو کہ) وہی جس کے قبضۂ اختیار میں زندگی عطا کرنا ہے، اور موت طاری کرنا ہے جب وہ کوئی بھی تخلیقی عمل بروئے کار لانا چاہتا ہے تو وہ اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔

○ ارشاد ہوا کیا تم نے ان نادانوں کو نہیں دیکھا جو آیاتِ الٰہی میں بحث و جدال کرتے ہیں، یہ کس چکر میں پڑے ہوئے ہیں؟ جن لوگوں نے کتابِ الٰہی کی تکذیب کی ہے اور رسولوں پر ہماری تنزیلات کو نہیں مانا ہے انہیں اپنا انجام جلد ہی معلوم ہو جائے گا جبکہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور پاؤں میں زنجیریں ہوں گی اور (نہایت) ذلت سے گھسیٹے جائیں گے۔ انہیں کھولتے ہوئے پانی میں اور پھر (بھڑکتی ہوئی) نارِ دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر ان سے

کہا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ تمہارے خود ساختہ معبود جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر اس کا شریک بناتے تھے۔
وہ کہیں گے وہ تو ہم سے کھو گئے، بلکہ ہم تو پہلے کسی کی بھی پرستش نہیں کرتے رہے اس طرح
اللہ تعالٰے کافروں کے حواس باختہ (بدحواس) کر دے گا۔ یہ عذاب تمہیں اس لئے ہوا کہ تم ملک
میں حق کے بطلان پر خوش ہوتے تھے۔ اور اپنی اس (جھوٹی کامیابی) پر اتراتے تھے۔ (آج)
جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ، (دوزخ) متکبرین کے لئے بڑا بُرا ٹھکانہ
ہے تم (اے رسولؐ) ذرا توقف کرو (اور ثابت قدم رہو) اللہ تعالٰے کا وعدہ یقیناً پورا ہوگا پھر
اگر ہم تمہیں ان سے کئے گئے وعدے (وعدۂ عذاب) کا کچھ حصہ دکھا دیں یا تجھے پہلے ہی دنیا سے
اٹھا لیں (وفات دے دیں) تو ان سب کی بازگشت تو ہماری طرف ہی ہے۔ ارشاد ہوا اے
رسولؐ ہم نے تم سے پہلے بھی رسول بھیجے ہیں، ان میں سے وہ رسول بھی ہیں جن کے واقعات
حالات ہم نے تمہیں سنائے ہیں اور وہ بھی ہیں جن کے نہیں سنائے ہیں۔ اور یہ کسی رسول کے مقدور میں نہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ
کے اذن کے بغیر کوئی معجزہ (نشانی) لے آتا۔ پس جب اللہ تعالٰے کا حکم آپہنچے گا، عدل کے ساتھ
فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اس وقت خسارہ کار تو وہی ہوں گے جو لوگ برسرِ باطل تھے۔ ارشاد ہوا
کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات تو وہ ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے مہیا کئے تاکہ ان میں
سے کسی کی سواری کرو اور کسی کو ذبح کر کے کھاؤ اور ان سے اور بھی بڑے فائدے ہیں اور یہ بھی
کہ تم حسبِ منشا تکمیلِ مقصد کے لئے منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ۔ تم ان چوپائیوں اور کشتیوں پر سفر کرتے ہو۔
۸۰۔ (ان پر لدے پھرتے ہو) وہ (ربِ ذوالجلال) تمہیں اپنی عظمت و قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے۔
(اے منکرینِ حق) تم اللہ تعالٰے کی کن کن نشانیوں سے انکار کرو گے۔ کیا انہوں نے روئے زمین
کا سفر نہیں کیا کہ (قصص و آثار دیکھ کر اندازہ لگائیں) کہ ان سے پہلے منکرینِ حق ان سے قوّتِ مادی
اور تمدنی آثار کے لحاظ سے کہیں برتر تھے اور ان کی قوّت (حکومت و صنعت و حرفت، تہذیب و
ثقافت ان کے کچھ کام نہ آئی جب ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تو ان دانشوروں نے
اپنی عقل و فہم و فکر کی ڈینگیں ہانکیں اور ان پر اترائے، اور وہ عذابِ الٰہی کا استہزا کرتے تھے وہی
ان پر الٹ پڑا۔ جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو پکار اٹھے ہم اللہ الواحد پر ایمان لائے۔ اور
جس کو اللہ کا شریک کرتے تھے اس سے ہم انکار کرتے ہیں، لیکن ان کا ایمان انہیں اس وقت
کیا نفع دیتا جب ہمارا عذاب نازل ہو گیا یہ سنّتِ الٰہی اس کے بندوں میں ہمیشہ سے جاری ہے
اور ہمیشہ اہلِ کفر و جحود ہی خسارے میں رہے۔

فمن اظلم ۲۴

۴ ع ۸

سورہ حٰمٓ السجدہ ۴۱ (سورہ فُصِّلت) سورہ حٰمٓ السجدہ مکی ہے۔ اس کی ۵۴ آیات ہیں اور چھ رکوع۔

اس سورت کی ابتدا حٰمٓ سے ہے اور ابتدائی کلمات میں فُصِّلت بھی ہے اور اس میں سجدہ بھی ہے۔ اس لئے اس سورت کو سورہ حٰمٓ السجدہ یا فُصِّلت کہتے ہیں۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ حٰمٓ یہ کتاب (مقدس) بڑے ہی مہربان اور نہایت رحم والے اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کے معانی بڑے واضح ہیں، قرآنِ عربی ان لوگوں کے لئے ہے جو اہلِ علم و دانش ہیں۔ اس میں تبشیر ہے ان کے لئے جو اہلِ ایمان اور نیکوکار ہیں اور تنذیر ہے ان کے لئے جو عاقبت فراموش ہیں پھر ان سے اکثر نے روگردانی اختیار کر رکھی ہے (اس کے پسِ منظر میں کفارِ مکہ کی مسلسل مخالفت ہے اور ابو الولید عتبہ بن ربیعہ کی پیشکش کہ اے رسولؐ اگر آپ ہمارے بتوں کی برائی نہ کریں تو ہم آپ کو بادشاہ تسلیم کریں گے وغیرہ وغیرہ اور آپ کا ارشاد کہ میں اللہ تعالےٰ کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتا) وہ کچھ سنتے ہی نہیں۔ وہ تو کہتے ہیں کہ تم ہمیں جن تعلیماتِ دینی کی طرف بلا رہے ہو اس کے لئے ہمارے دل مغلوف ہیں، اور ہمارے کان بہرے ہیں، اور تمہارے اور ہمارے مابین پردہ پڑا ہوا ہے تو تم اپنا کام کرو، ہم اپنا کام کرتے ہیں۔

○ اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے کہ میں بھی تو تمہارے جیسا ایک بشر ہوں، میری طرف تو یہی وحی آتی ہے کہ تمہارا معبودِ حقیقی ایک ہی ہے تم سیدھے اسی کی طرف یکسوئی سے متوجہ رہو۔ اسی سے مغفرت چاہو، مشرکوں کے لئے بڑی بربادی ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت کے منکر ہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیکوکارانہ زندگی اختیار کی ان کے لئے غیر مختتم اجر ہے۔ اے رسولؐ انہیں کہئیے کہ کیا تم اس اللہ تعالےٰ کا انکار کرتے ہو جس نے روئے زمین کو دو ادوار میں خلق کیا، کیا تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔ وہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اس نے زمین کے اوپر بوجھ رکھے اس میں اپنی برکتیں ڈال دیں۔ اور ۱۰- اس کی خوراک کا اندازہ کیا۔ چار مدارج میں (ایام متبادر و معروف، دن مراد نہیں)

پھر اللہ تعالےٰ آسمانی بلندیوں کی طرف متوجہ ہوا۔ وہاں دھواں ہی دھواں تھا۔ ارشاد ہوا کہ آسمان و زمین عالمِ وجود میں اکٹھے تکمیلِ مشیئت کے لئے خواہی نخواہی آ جاؤ، انہوں نے اطاعت کی

تفسیر انوار القرآن ۲۱۴

اور کہا کہ ہم بخوشی مقدراتِ فطرتِ الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے
سات آسمان معرضِ وجود میں آ گئے۔ اور ہر آسمان کو اس کا کام القا کر دیا۔ ہم نے پہلے آسمان کو
مصابیح (مصباح قندیل) سے جگمگا دیا۔ اور اسے محفوظ کر دیا، یہ ایک زبردست اور ہر چیز کو جاننے
والے کا جانا بوجھا منصوبہ ہے سو اگر یہ کفار روگردانی کریں تو انہیں کہہ دیجئے کہ میں تمہیں یکبارگی
کڑکتی بجلیوں کے عذاب سے ڈراتا ہوں جو عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا۔ ان کے پاس ان کے اپنے
زمانے میں رسول آئے اور ان سے پہلے بھی (اور ان کی تعلیم تھی کہ) اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کی
عبادت نہ کرو، وہ کہنے لگے اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو ہمارے لئے فرشتے بھیجتا۔ ہم تو تمہاری
رسالات پر ایمان نہیں لاتے۔ سو عاد نے اپنے ملک میں بے جا تکبر کیا (اور بزعم خود غلط کبریائی کے
زعم میں کہنے لگے) ہم سے قوت و حاکمیت میں کون زیادہ ہے؟ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جس
خلاقِ اکبر نے انہیں پیدا کیا ہے ان سے قوت و کبریائی میں کہیں بلند ہے! اور وہ لوگ ہماری
آیات کا انکار کرتے رہے۔ ان کے عمال کی خرابی کے سبب منڈلاتی ہوئی نحوستوں کے دور میں ہم نے
ان پر بادِ صرصر (تند و تیز ہوائے سرکش) کے طوفان بھیجے تاکہ انہیں حیاتِ دنیاوی میں رسوائی کا
عذاب چکھائیں۔ اور آخرت کا عذاب تو زیادہ رسواکن ہے اور انہیں تو مدد بھی نہیں ملے گی
اور رہا ثمود کا معاملہ تو ہم نے انہیں راہِ ہدایت دکھائی، لیکن انہوں نے اپنے فکری اور علمی اندھے پن
کو ہدایت پر ترجیح دی۔ ہم نے ان کے کرتوتوں پر انہیں برقِ صاعقہ (کڑکتی بجلی) کا ذلت آفریں عذاب
بھیجا، اور اس عذاب سے اہلِ ایمان و اہلِ تقویٰ کو نجات دی۔ (اور اس روز کا بھی خیال کرو)
جس دن اللہ تعالےٰ کے یہ دشمن سوئے جہنم ہانکے جائیں گے اور وہ روک لئے جائیں گے (یہاں تک
۲۰۔ کہ سب اکٹھے ہو جائیں گے۔) تو ان پر ان کے کان، آنکھیں اور کھالیں، ان کے اعمال پر گواہی
دیں گے۔ وہ اپنی کھالوں سے پوچھیں گے کہ تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی کہ ہمیں اللہ تعالےٰ
نے گویائی دی جس نے کائنات کی ہر شئے کو گویائی دی ہے۔ اور اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے
اور تمہاری بازگشت بالآخر اسی کی طرف ہے۔ جب تم اعمالِ غیر صالحہ میں مصروف ہوئے تھے
(اور لوگوں کی نگاہوں سے چھپتے تھے) تمہیں کبھی گمان تک نہ تھا کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں
اور تمہاری کھالیں بھی تم پر گواہی دیں گی۔ تم تو یہ بھی گمان کرتے تھے کہ جو کچھ تمہارے کرتوت
تھے ان میں اکثر اللہ تعالےٰ بھی نہیں جانتا۔ اپنے پروردگار کے بارے میں اس ظنِ فاسد (گمانِ بد)
نے تمہیں برباد کر دیا۔ اور تم مآلِ کار خسارہ کار بن گئے۔ اب اگر یہ صبر کریں (یا نہ کریں) ان کا

ٹھکانہ تو جہنم ہی ہے اگر وہ معافی چاہیں گے تو انہیں معافی نہیں دی جائے گی۔ پھر ہم نے ان کے ہمنشین مقرر کر دیئے انہوں نے ان کے گزشتہ و موجودہ اعمال خوشنما کر کے دکھائے اور اللہ تعالےٰ کی سنّت ان کے بارے میں اسی طرح پوری ہوئی جس طرح جنوں اور انسانوں کے پہلے گروہوں کے بارے میں پوری ہوئی۔ بلاشبہ وہ خسران و نقصان میں رہ جانے والے تھے۔

○ ارشاد ہوا۔ اہلِ کفر نے کہا کہ (اے لوگو) تم اس قرآن مجید کو نہ سنو، اور جب اس کی آیات پڑھی جائیں تو اس میں خلل اندازی کرو، شاید تم اس طرح غلبہ حاصل کر لو۔ پس ہم کافروں کو عذابِ شدید میں مبتلا کریں گے اور ان کے اعمالِ سوء کی بدترین سزا دیں گے۔ اللہ تعالےٰ کے دشمنوں کی سزا یہی آگ ہے۔ اس میں ان کے لئے ہمیشہ رہنے کا گھر ہے اور یہ اس جرم کی سزا ہے جس کا ارتکاب وہ آیاتِ الٰہی کے انکار کی صورت میں کیا کرتے تھے۔ کافر لوگ کہیں گے اے باری تعالےٰ ہمیں جنوں اور انسانوں میں سے (وہ بدبخت انسان) دکھائے جائیں، جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ تاکہ ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے روند ڈالیں، تاکہ وہ سفلگی کی پست ترین سطح تک گر جائیں۔

○ ارشاد ہوا جن برگزیدگانِ الٰہی نے کہا تھا کہ ہمارا پروردگار (صرف) اللہ (ہی) ہے، پھر اس پر پوری استقامت سے جمے رہے، ان پر فرشتگانِ رحمت کا نزول ہوگا۔ وہ کہیں گے تم کوئی خوف نہ کرو، تم کوئی غم نہ کرو، اور اس جنّت کی زندگی کی بشارت سے شادمان ہو جاؤ جس کا (اعمالِ صالحہ کے عوض) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے دوست ہیں۔ بہشت میں تمہارے لئے ہر وہ نعمت موجود ہے جس کی تمہارا دل خواہش کرے اور تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کی تمہیں طلب ہوگی۔ تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو صاحبِ غفران اور صاحبِ رحمت ہے مہمانی ہے۔ اور اس سے بہتر کس شخص کی بات ہے جس نے لوگوں کو دعوتِ الی الحق دی، اور عملِ صالح کی ترغیب دی، اور برملا کہا کہ میں یقیناً مسلمان ہوں۔

○ ارشاد ہوا۔ نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتیں۔ تم برائی کا دفعیہ بہترین نیکی سے کرو۔ (اس طرزِ عمل سے تم مشاہدہ کرو گے کہ) جس شخص کو تم سے عداوت تھی ناگہاں تمہارا مخلص دوست بن گیا ہے (یہ سعادتِ حسنِ اخلاق) انہیں عطا کی جاتی ہے جو صابر و شاکر رضائے الٰہی رہتے ہیں اور بڑے ہی اچھے نصیب والے ہیں۔ ارشاد ہوا اگر شیطان کی طرف سے تمہیں کوئی وسوسہ محسوس ہونے لگے تو اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگ لیجئے۔ وہ سب کچھ سنتا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی (روشن) نشانیوں میں سے رات، دن، سورج اور چاند ہیں۔ تم سورج

کے سامنے سرِ عبودیت نہ جھکاؤ، نہ چاند کے سامنے اگر سچے عابد ہو تو اس مہتم بالشان اللہ جل جلالہٗ کے سامنے سجدہ کرو جس نے ان سب اجرامِ فلکی اور زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ وہ لوگ جو تمہارے پروردگار کے پاس ہیں، رات دن اس کی تسبیح میں مصروف رہتے ہیں اور انہیں تکان نہیں ہوتی۔ اور اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تو زمین کو مردہ اور بے کار دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں، تو نشوونما کی بھرپور توانائیاں انگڑائی لیتی ہیں اور فصلیں ابھرتی اور بڑھتی ہیں۔ یقیناً جس نے زمینِ مردہ کو زندہ کر دیا ہے۔ وہی حیّ و قیوم مردوں کو بھی زندہ کرے گا۔ اس کی قدرتِ کاملہ تمام اشیائے کائنات پر محیط ہے۔

○ ارشاد ہوا جو لوگ ہماری آیات میں راہِ کج تلاش کرتے ہیں، وہ ہم سے مخفی نہیں ہیں، کیا وہ شخص جو نارِ دوزخ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ شخص جو اعمالِ صالحہ کی بدولت روزِ قیامت امن و طمانیت میں ہوگا؟ اپنی من مانی کرتے رہو، جو کچھ تمہارے اعمال ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر نگران ہے۔

○ ارشاد ہوا وہ لوگ جنہوں نے نصیحت و موعظت جب انہیں پہنچی اور انہوں نے اسے انکار کیا اور تحقیق یہ نصیحت و موعظت والی کتابِ عزیز ہے۔ جس کے سیاق و سباق میں (نہ آگے نہ پیچھے) باطل دخل نہیں پا سکتا۔ یہ تنزیلات اس اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں جو ہر حکمت کا سرچشمہ اور حمد کا سزاوار ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ تم سے وہی کچھ کہا جا رہا ہے جو تم سے پہلے رسولوں کو کہا جاتا رہا ہے۔ بلاشبہ تمہارا پروردگار اطاعت شعاروں کے لئے بخشش کرنے والا ہے اور (سرکشوں اور نافرمانوں) کو عذاب دینے والا ہے۔ اگر ہم قرآن مجید کو عجمی زبان میں ڈھال دیتے تو وہ اعتراض کرتے کہ اس کی آیات واضح طور پر کیوں نہیں بیان کی گئیں۔ کیا یہ کتاب جو عجمی زبان میں لکھی گئی ہے عربی لوگوں کے لئے ہے، گویا کہ انہیں جو بات بیان کی جا رہی ہے ان کے ماحول سے بالکل الگ ہے۔

○ کہہ دیجئے یہ قرآن مجید اہلِ ایمان کے لئے سرچشمۂ ہدایت اور شفاء (امراضِ روحانی) ہے جو اس کتابِ مقدس پر ایمان نہیں لاتے۔ ان کے کان سماعت سے محروم ہیں، اور قرآنِ کریم ان کے حق میں آنکھوں کی نابینائی ہے۔ [illegible] لوگ بڑی دور سے پکارے جا [illegible]۔ ارشاد ہوا ہم نے موسیٰؑ پر تورات نازل کی۔ اس [illegible] اختلاف کیا گیا۔ اگر ایک بات تیرے [illegible] کی طرف سے پہلے نہ طے ہو چکی ہوتی تو ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ان (نادانوں کو تو) قرآن مجید کے منزّل من اللہ ہونے میں

جس کسی نے بھی نیک کام کیا تو وہ اس کے اپنے فائدے کے لئے ہے۔ اور اگر کسی نے عملِ بد کیا تو اس کا وبال اس پر ہے اور اے رسولؐ تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے لئے ظلّام (بہت زیادہ ظلم کرنے والا) نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جانب ہی قیامت کے علم کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اور کوئی غلافوں سے برآمد ہونے والا ثمر، اور کوئی حاملہ کے بطن سے وضع ہونے والا مولود نہیں ہے جس کا اسے علم نہ ہو۔ اور یومِ حشر اللہ تعالیٰ پکارے گا، کہاں ہیں میرے شریک؟ کہیں گے ہم عرض کر چکے ہیں کہ ہمیں کسی کو بھی ان کی خبر نہیں اور جنہیں وہ اس سے قبل مدد کے لئے پکارا کرتے تھے اس وقت وہ خود ساختہ معبود ان سے کھو جائیں گے۔ اور وہ یقین کر لیں گے کہ انہیں کوئی جائے فرار (جائے پناہ) نہیں ملے گی۔ انسان (طبعاً) اپنے لئے بھلائی مانگنے سے کبھی نہیں تھکتا (اکتاتا) اور اگر اسے کوئی شر (برائی) لاحق ہو جائے تو مایوس اور نا امید ہو جاتا ہے۔ (پھر) اگر تکلیف کے بعد ہم اسے اپنی رحمت سے لطف اندوز کرتے ہیں تو وہ لازماً کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق ہے اور میں خیال نہیں کرتا کہ قیامت برپا ہو گی اور اگر میری بازگشت اپنے پروردگار کی طرف ہوئی بھی تو بلا شبہ اس کے ہاں میرے لئے بھلائی ہی ہو گی۔ (حالانکہ) ہم کافروں کو پوری طرح ان کی بداعمالیوں پر متنبہ کریں گے ۵۰۔ اور انہیں عذاب میں مبتلا کریں گے۔ اور (انسان کی عجیب حالت ہے) جب ہم اس پر اپنے انعامات کی بارش کرتے ہیں تو وہ روگردانی اختیار کرتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اسے تکالیف و مصائب گھیر لیتے ہیں تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے۔ اے رسولؐ ان سے کہئیے دیکھو، اگر یہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا اور تم انکار کر بیٹھے تو اس شخص سے زیادہ قعرِ ضلالت میں کون ہو گا جو اس کی مخالفت میں دور تک نکل گیا؟ ہم عنقریب ان کافروں کو اپنی آیاتِ بیّنات عالمِ آفاق میں دکھلائیں گے اور ان کے اپنے انفس (جانوں میں) بھی۔ یہاں تک کہ یہ بات کھل کر ان کے سامنے آجائے گی کہ یہ (تعلیماتِ قرآنی) برحق ہیں کیا یہ بات کافی نہیں ہے کہ تیرا پروردگار ہر شئے پر شاہد ہے۔ سنو! یہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات کے بارے میں (اس کی حضوری کے بارے میں) شک و شبہ کا شکار ہیں۔ سنو! اس قادرِ مطلق کی کبریائی تمام اشیائے کائنات پر محیط ہے۔

سورۃ الشوریٰ ۴۲

سورۃ الشوریٰ مکی ہے اس کی تریپن آیات ہیں اور پانچ رکوع۔
شوریٰ نام اس لئے ہوا کہ اس سورۃ کی تیسویں آیت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اہلِ ایمان کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے۔

الیہ یرد ۲۵

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ (حروفِ مقطعات جن کا علم اللہ تعالیٰ اور رسول کریمؐ کو ہے)
(جس طرح انبیاء و رُسل پر وحی ہوتی رہی ہے) اسی طرح اللہ تعالیٰ زبردست اور غالب، صاحبِ حکمت (اے رسولؐ تیری طرف وحی کرتا ہے۔ اور ان کی طرف جو تجھ سے پہلے تھے وحی کرتا رہا ہے۔ اس کے قبضۂ قدرت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں کی بلندیوں میں ہے اور جو زمین کی وسعتوں میں ہے اور وہ بلندیوں اور عظمتوں کا مالک ہے۔

ارشاد ہوا (شرک گزیدہ انسانیت پر) قریب ہے کہ اوپر سے آسمان (غضبِ الٰہی سے) پھٹ پڑیں اور ملائکہ (انسانی نظامِ فکر کی اس نارسائی پر کہ عرفانِ حق حاصل نہیں کر سکا ہے اور خود تراشیدہ اصنام کا پجاری ہے) اپنے پروردگار کی تحمید میں مصروفِ تسبیح ہیں اور اہلِ زمین کی کوتاہیٔ فکر و عمل پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کر رہے ہیں۔ سنو، بیشک اللہ تعالیٰ کی ذات صاحبِ غفران صاحبِ رحمت ہے۔

۝ ارشاد ہوا اے رسولؐ وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز بنا رکھے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر نگران ہے تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔ ہم نے اسی طرح قرآن مجید عربی زبان میں وحی کیا تاکہ تم اہلِ مکہ اور اس کے ماحول میں رہنے والوں کو یقیناً آنے والے روزِ قیامت سے ڈراؤ (اس روز اعمال کے اعتبار سے جزا و سزا ملنا ہے) انسانوں کا ایک گروہ (نیکوکاروں کا) جنت میں جائے گا اور دوسرا گروہ (بدکاروں کا) دوزخ میں جائے گا۔ اگر منشاء الٰہی ہوتی تو یہ سب ایک ہی جماعت ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے اپنے دامنِ رحمت میں لے لیتا ہے اور حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والے ظالموں کا نہ تو کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ کیا ان (کافروں نادانوں نے) اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز بنا رکھے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ تو ولی ہے اور وہی مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اور اس کی قدرتِ کاملہ تمام اشیائے کائنات پر محیط ہے۔ اور جس بات میں بھی تمہیں اختلاف ہے۔ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ میرا پروردگار ہے۔ مجھے اسی (کی شانِ کبریائی) پر بھروسہ ہے اور میں (صدقِ دل سے) اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا خالق و فاطر ہے۔ اس خلّاقِ کائنات نے تمہاری جنس میں سے تمہارے ازواج (جوڑے) بنائے اور چوپائیوں کو بھی جوڑے بنائے اور اسی طرح انسانوں اور حیوانوں کی نسل کو روئے زمین پر پھیلاتا ہے۔ کائناتِ ہستی میں اس کی مثل کوئی شے نہیں ہے۔

اِلیہ یُرَدُّ ۲۵

وہ سب کچھ سنتا ہے وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ اس کے دستِ قدرت میں آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں مہیا مرزوقاتِ حیات کے خزانوں کی کنجیاں ہیں (اقوام و ملل میں) جس کی چاہے مرزوقات میں وسعت اور کشاد پیدا کر دے اور جس کی چاہے مرزوقات میں کمی پیدا کر دے۔ بلاشبہ اس کا علم تمام اشیائے کائنات پر حاوی ہے۔ ارشاد ہوا اس مدبرِ کائنات نے تمہارے لئے دین کا وہ راستہ مقرر کیا جس کا نوحؑ کو حکم دیا تھا۔ اور جو کچھ تم پر وحی کیا گیا۔ اسی کی ہدایت ہم ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دے چکے ہیں، (اور وہ یہ تھی کہ) اقامتِ دین میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا، اور امورِ دینی میں ہرگز تفرقہ اندازی نہ کرنا، (تم انہیں توحید کی دعوت دیتے ہو) یہ دعوت مشرکوں کو بڑی گراں گزرتی ہے۔ مشیّتِ الٰہی جسے چاہتی ہے برگزیدگی عطا فرماتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے اصحابِ انابت کو منصبِ ہدایت سے سرفراز کرتا ہے۔ اور یہ لوگ جو علمِ حق آجانے کے بعد فرقے فرقے ہو گئے ہیں، اس کا باعث محض باہمی ضد (اور حسد) ہے۔ اگر تمہارے پروردگار کی جانب سے ایک امر کی وقتِ مقررہ تک تمہیل طے نہ ہو گئی ہوتی تو ان کافروں کے درمیان فوراً فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور ان کے بعد جو لوگ کتاب (اللہ) کے وارث بنائے گئے وہ ایسے شک میں پڑے ہیں جس نے انہیں متردّد کر رکھا ہے۔ پس (اے رسولؐ) تم اسی دینِ برحق کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہو، احکامِ الٰہی پر پوری استقامت سے جمے رہیے، ان کفّار کی خواہشات کی اتّباع نہ کرو۔ (ولید بن مغیرہ مال کا لالچ دیتا تھا، شیبہ بن ربیعہ اپنی بیٹی کے نکاح کا) اور برملا اعلان کر دو کہ میں صدقِ دل سے تنزیلاتِ ربّانی پر ایمان لایا ہوں، جو اس کتاب میں ہیں، — مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم میں انصاف کروں، اللہ ہمارا پروردگار ہے اور تمہارا بھی۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال کی سزا و جزا ہے اور تمہارے لئے تمہارے اعمال کی۔ ہمارے اور تمہارے مابین بحث و تکرار کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی ہم سب کو اکٹھا کرے گا اور ہم سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔ اور جو لوگ اللہ تعالےٰ کی ذات کے بارے میں باوجود اس کے کہ اسے مانا جا چکا ہے حجّت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ان کی حجّت حجّتِ داحضہ (باطل اور فضول) ہے۔ ان پر اللہ تعالےٰ کا غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

○ ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ کی ذاتِ والا صفات تو وہ ہے جس نے یہ کتابِ ہدایت تمام صداقتوں کا سرچشمہ بنا کر نازل کی۔ اور ایسی شریعت بھیجی جو میزانِ حقوقِ انسانی ہے۔

ارشاد ہوا (کہ قیامت کے بارے میں لوگ سوال کرتے رہتے ہیں) انہیں کہہ دیجئے کہ

تمہیں کیا خبر ہے شاید قیامت قریب ہی آن پہنچی ہو۔ جلدی وہ لوگ مچا رہے ہیں جنہیں (روزِ قیامت) یقین نہیں ہے اور اہلِ ایمان تو روزِ قیامت سے خائف رہتے ہیں۔ اور انہیں علم ہے کہ قیامت برحق ہے۔ آگاہ رہو کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں بحث و مجادلہ کرتے ہیں۔ یہ تو (عمیق در عمیق دور دراز کی) گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے لئے صاحبِ الطاف و عنایات ہے مرزوقاتِ حیات عطا فرماتا ہے جسے چاہے۔ وہ صاحبِ قوتِ عظمیٰ ہے وہ غالب و مقتدرِ اعلیٰ ہے۔ جو آخرت کی کھیتی کی طلب کرتا ہے ہم اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیاوی کھیتی کا خواہاں ہے تو ہم اس سے اس میں سے کچھ دیں گے۔ (لیکن) اس کا آخرت میں ۲۰۔ کوئی حصّہ نہ ہوگا۔ کیا ان مشرکوں کے خود ساختہ معبود ایسے ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین تجویز کیا ہے جس کی اللہ تعالےٰ نے اجازت نہیں دی۔ اور اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو ان کا قصّہ پاک کر دیا جاتا۔ یقیناً ان ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تم ان ظالموں کو روزِ قیامت دیکھو گے کہ اپنے اعمالِ شنیعہ کے نتائجِ بد کے خیال سے لرزاں و ترساں ہوں گے۔ اور یہ عذابِ دردناک ان پر ضرور واقع ہوگا۔ وہ لوگ جو صاحبِ ایمان اور نیکوکار ہیں وہ بہشت کے باغات میں ہوں گے۔ وہ اپنے پروردگار کے ہاں سے وہ سب کچھ پائیں گے جو چاہیں گے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے۔ یہی وہ فضل ہے جس کی اللہ تعالےٰ اپنے ان بندوں کو بشارت دیتا ہے جو صاحبِ ایمان اور نیکوکار ہیں۔

اے رسولؐ کہہ دیجئے کہ میں تم سے رسالاتِ ربّی کا کوئی اجر نہیں مانگتا بجز اس کے کہ قرابتداروں سے محبت و مودّت رکھو، جو کوئی نیکی کرتا ہے تو ہم اس کے لئے خوبی بڑھاتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالےٰ صاحبِ غفران اور قدردان ہے۔ کیا یہ الزام تراشی کرتے ہیں کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا ہے، اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو تمہارے دل پر مہر کر دے اور اللہ تعالےٰ اپنی آیات سے باطل کا ابطال کرتا ہے اور حق کا احقاق کرتا ہے۔ (باطل کو مٹاتا ہے حق کو سچ ثابت کرتا ہے) وہ تو سینوں کے پوشیدہ اسرار بھی جانتا ہے اس کی ذات وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتی ہے اور ان کے گناہوں پر عفو کرتا ہے، درآں حالیکہ اسے تمہارے (پوشیدہ و ظاہر) تمام اعمال کا علم ہے۔ وہ (سمیع و علیم) اہلِ ایمان اور نیکوکاروں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور اپنے فضلِ بے پایاں سے مانگنے سے بھی زیادہ دیتا ہے اور کافروں کے لئے عذابِ شدید ہے۔

ارشاد ہوا اگر اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو بے اندازہ مرزوقاتِ حیات عطا کر دے تو وہ

زمین میں سرکشی کرنے لگیں لیکن وہ انہیں بڑے حساب سے اپنی مشیّت کے مطابق اتارتا ہے وہ بلاشبہ اپنے بندوں کے احوال سے باخبر بھی ہے اور ان پر نگران بھی ہے۔ ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ کی ذات وہ مہتمم بالشّان ذات ہے جو بلندیوں سے بارانِ رحمت نازل کرتی ہے جبکہ لوگ مایوس ہو چکے ہوتے ہیں اور اپنی رحمت کا دامن اپنی مخلوقات پر پھیلاتا ہے۔ وہ سزاوارِ حمد، کارساز ہے اس کی آیاتِ بیّنات میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق ہے اور وہ تمام مخلوقات ہے جو اس نے آسمانوں و زمین میں پھیلا رکھی ہے۔ (اسی طرح) وہ اس مخلوق کو جب چاہے اکٹھا کرنے پر قادر ہے تم پر
۳۱۔ جو مصیبت آتی ہے وہ تمہارے خود کردہ بُرے کاموں کی وجہ سے آتی ہے اور اللہ تعالےٰ بہت سے کاموں میں درگزر بھی کر دیتا ہے۔

○ ارشاد ہوا تم روئے زمین میں اللہ تعالےٰ کو عاجز و بے بس نہیں کر سکتے، (کائناتِ ہستی میں) اس کے سوا نہ تو کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ مددگار۔ اس کی قدرتِ کاملہ کی نشانیوں میں سمندر میں رواں دواں پہاڑوں کی طرح جہاز ہیں۔ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے سو وہ (جہاز) سمندر کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ اس مثال میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے نشانیاں ہیں۔ یا ان کفّار کو ان کے کرتوتوں کی سزا میں تباہ و برباد کر دے۔ وہ بہت سے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے اور وہ لوگ جو ہماری واضح آیات میں بحث و مجادلہ کرتے ہیں، جان لیں کہ ان کے لئے کوئی جائے فرار نہیں ہے۔ یہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے یہ تو حیاتِ دنیاوی کی متاع ہے (عارضی و ناپائیدار) اور جو اللہ تعالےٰ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ یہ انہیں انعام ہوگا جو صاحبِ ایمان ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں، اور جب انہیں لوگوں کی کوتاہیوں پر غصّہ آئے تو انہیں معاف کر دیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں، نظامِ عبادات (صلوٰۃ) قائم کرتے ہیں، اور ان کے امور باہمی مشاورت سے طے پاتے ہیں، اور ہمارے عطا کردہ مرزوقاتِ حیات میں سے انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں۔ اور جب ان سے زیادتی کی جاتی ہے تو بدلہ لیتے ہیں۔ بدی کا بدلہ
۴۰۔ اتنی ہی بُرائی ہے جتنی کی گئی ہو۔ پس جس نے عفو و درگزر سے کام لیا، اور صلح کر لی، اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے یقیناً اللہ تعالےٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ جو شخص کوئی ظلم سہنے کے بعد انتقام لے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ الزام البتہ ان لوگوں پر ہے جو انسانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ ملک میں ناحق سرکشی کرتے ہیں، اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو کوئی صبر کرے اور درگزر سے

کام لے، تو یہ اولوالعزمی اور بڑی ہمت کا کام ہے اور جسے اللہ تعالیٰ اس کے بُرے کرتوتوں کی سزا میں گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی کارساز نہیں۔ اور اے مخاطب تو قیامت کے دن جب ظالموں کو دیکھے گا جب وہ عذاب الٰہی دیکھیں گے تو کہیں گے، کیا کوئی لوٹنے اور بازگشت کا راستہ بھی ہے؟ اور تم انہیں دیکھو گے کہ جب وہ دوزخ کے سامنے لائے جا رہے ہوں گے۔ تو وہ انتہائی ذلت سے خشوع کر رہے ہوں گے اور کن انکھیوں سے دیکھتے جا رہے ہوں گے۔ اہلِ ایمان کہیں گے کہ بے شک دراصل نقصان میں وہ لوگ رہے ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں رکھا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ظالم عذابِ مسلسل میں گرفتار رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی حامی و سرپرست نہ ہوں گے، جو ان کی نصرت پر قادر ہوں، اور اللہ تعالیٰ جسے اپنے کرتوتوں کی پاداش میں گمراہی میں ڈال دے تو اس کے لئے کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔

○ ارشاد ہوا اے لوگو اپنے پروردگار کے احکام مان لو قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اٹل ہے اس روز نہ تو تمہارے لئے کوئی جائے پناہ ہو گی نہ اپنے اعمالِ بد کے ارتکاب سے انکار کر سکو گے۔ اے رسولؐ اگر یہ اعراض اور روگردانی پر تلے ہوئے ہیں (تو تمہیں ملول نہیں ہونا چاہئیے) ہم نے تمہیں ان کا حافظ و نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ تمہارا کام تو صرف ان تک (رسالاتِ ربّانی) پہنچا دینا ہے۔ جب ہم کسی انسان پر اپنی رحمتیں نازل کرتے ہیں، تو وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا لیکن اگر اپنی کوتاہئ فکر و عمل کے سبب سے کسی مصیبت میں پھنس جاتا ہے (تو کفرانِ نعمت کرتا ہے) بے شک انسان بڑا ناشکر گزار ہے۔ ارشاد ہوا آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت و حاکمیت ہے، وہ تخلیقات (ذکر و انثیٰ میں آزاد ہے) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے

○ ارشاد ہوا کہ یہ کسی بشر کا حق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ (اس سے بجز وحی بالمشافہ) کلام کرے یا پس پردہ گفتگو کرے یا کوئی فرشتہ بھیج دے جو اس کے حکم کے مطابق حسبِ منشا القا کرے، وہ تو بڑا اعلیٰ بالشان اور صاحبِ حکمت ہے۔ اور (انہی وحی کی صورتوں کے مطابق) تمہاری طرف اپنے حکم سے قرآن مجید وحی کیا تمہیں علم نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور نہ خبر تھی کہ ایمان کیا ہوتا ہے لیکن ہم نے اسے (قرآن مجید کو دانشِ برہانی اور معرفتِ ربّانی کا سرچشمہ) نور بنایا ہے جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں اپنی راہِ ہدایت روشن کر دیں اے رسولؐ یقیناً تم صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کرتے ہو
الیہ یرد ۲۵

رہبری کر رہے ہو۔ یہ صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) اس اللہ جلّ جلالہٗ کی ہے جس کی حاکمیتِ مطلق ان سب
اشیائے کائناتِ ہستی پر محیط ہے جو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ!
مآل کار تمام اُمور اللہ تعالٰے ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

سورۃ الزُخرُف ۴۳ | سورۃ الزخرف مکی ہے اس کی ۸۹ آیات ہیں اور سات رکوع۔

عربی لغت میں الزُخرف اس زینت کو کہتے ہیں جو ملمع سے حاصل ہو۔ اسی لئے سونے
کو بھی زخرف کہتے ہیں۔ اس سورت میں زخرف سونے کے معانی میں استعمال ہوا ہے اور اس سے
اس کا نام ماخوذ ہے۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

○ حٰمٓ (حروفِ مقطعات جن کا علم اللہ تعالٰے اور رسول کریم ﷺ کو ہے) اس کتاب واضح کی قسم
ہے ہم نے اسے عربی زبان کے قرآن مجید میں اس لئے ڈھالا ہے کہ تم لوگ اسے سمجھ سکو۔ اور بلاشبہ
یہ قرآن مجید ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں ہے اسے (محفوظ ہونے کے سبب سے صحفِ سابقہ پر)
برتری حاصل ہے اور اس کے دلائل و براہین مستحکم اور پُر از حکمت ہیں۔ کیا ہم تمہارے تجاوز
عن الحدود کے سبب سے اس کتابِ علم و حکمت کی برکات تم سے موڑ کر پھیر دیں گے؟

○ ارشاد ہوا ہم نے پہلے لوگوں میں بہت سے نبی بھیجے ہیں۔ جونہی بھی ان کے پاس بھیجا
جاتا تو وہ اس کا استہزاء کرتے تھے۔ پھر ہم نے ان سے زیادہ صاحبِ اقتدار قوموں کو ہلاک و برباد
کر ڈالا قرونِ ماضیہ میں اس کی مثال (جا بجا) ملتی ہے۔ اے مخاطب اگر تو ان سے دریافت کرے
کہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق کس نے کی ہے۔ (اس کی ذاتِ والا صفات) وہی ہے جس نے
روئے زمین کو تمہارے لئے بچھونے کی طرح (راحت و سہولت کا سبب) بنایا اور پھر اس میں
(ہمہ جہت) راہیں بنا دیں تاکہ تم (منزلِ مقصود تک) پہنچ سکو۔ (اسی کی ذات بابرکات)
وہی ہے جس نے بلندیوں سے پانی اندازے سے نازل کیا۔ اور اس سے مردہ ملک کو (زندگی اور
آبادی سے) ابھار کھڑا کیا اسی طرح (مرنے کے بعد) تمہیں بھی (دوبارہ قبروں سے) نکال کھڑا کرے
گا۔ وہی ہے جس نے ہر چیز کے زوج خلق کئے۔ اور تمہارے لئے کشتیاں (جہاز) اور چوپائے
بنا دیئے جن پر تم سواری کرتے ہو تاکہ ان کی زمامِ اختیار تمہارے ہاتھوں میں ہو۔ (ان کی پیٹھ
پر تمہیں قابو ہو) پھر ان کو اپنے بس میں کر لو اور اللہ تعالٰے کے لئے کلماتِ تشکر یوں ادا کرو۔
پاک ہے وہ ذات جس نے اسے (کشتی یا سواری کو) ہمارے اختیار (بس) میں دے دیا ہے۔

(اس کے کرم بے نہایت کے بغیر) ہم اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔ اور ہم سب کی بازگشت اپنے پروردگار کی طرف ہے۔ ارشاد ہوا ان (مشرکین نے) اللہ تعالےٰ کی اولاد اس کے بندوں ہی میں مقرر کر دی ہے۔ (ٹھہرا دی ہے) بلاشبہ انسان کھلا ناشکر گزار ہے۔ کیا اللہ تعالےٰ نے اپنے لئے تو (مخلوق میں سے مقابلتاً ضعیف مخلوق) بیٹیاں رکھ لی ہیں اور تمہیں بیٹے انتخاب کر کے عطا کر دیئے (ان کی حالت یہ ہے کہ) جب انہیں اپنے لئے اس مخلوق کی خبر ملے جس کی اللہ تعالےٰ سے مثال دے رہے ہیں (بیٹی کی ولادت کی) تو ان کا منہ غصے سے سیاہ ہو جاتا ہے اور دل پیچ و تاب کھاتا ہے کیا ایسا شخص جو زیورات کی آرائش و زیبائش میں پرورش پاتا ہے اور جھگڑوں میں مردوں سے کھل کر بات نہ کر سکے وہ اللہ تعالیٰ کے شایاں ہے؟ انہوں نے فرشتوں کو جو اللہ الرحمٰن کی مخلوق ہیں مونث ٹھہرایا۔ کیا ان کی تخلیق ان کے سامنے ہوئی تھی؟ اب ہم ان کی بات لکھ لیں گے اور ان سے روز قیامت اس بات کی جواب طلبی ہوگی۔ یہ مشرکین کہتے ہیں کہ اگر اللہ الرحمٰن چاہتا تو ہم ان خود ساختہ معبودوں کو نہ پوجتے انہیں (صحیح) علم نہیں ہے اور اٹکل کے تیر چلا رہے ہیں

○ ارشاد ہوا کیا ہم نے قبل ازیں کوئی کتاب دی ہے جس سے انہوں نے تمسک اختیار کر رکھا ہے؟ (اس پر عمل پیرا ہیں) بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایک طریق حیات پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم سے ہدایت یا رہے ہیں۔ اے رسولؐ تم سے پہلے ہم نے جس کسی نبی کو تنذیر کے لئے کسی بستی میں بھیجا تو اس کے خوش حال (اہل ثروت) لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایک طریق حیات پر پایا ہے ہم تو انہی کے پیروکار ہیں۔ اس نبی نے کہا کہ اگر میں تمہیں تمہارے آبا کے طریق حیات سے بہتر طریق حیات کی نشاندہی کر دوں تو۔ (ان پرانی لکیر کے فقیروں نے کہا) ہم تو تمہارے لائے ہوئے رسالات نہیں مانیں گے۔ ہم نے ان کے کفر و جحود کی انہیں سزا دی۔ سو تم دیکھ لو کہ آیات الٰہی سے انکار کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔

○ ارشاد ہوا (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہہ دیا کہ جن خود ساختہ معبودوں کو تم پوجتے ہو میں ان سے الگ ہوں۔ میں تو اس کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے بنایا ہے۔ سو وہی میری ہدایت بھی کرے گا (ابراہیمؑ کی) یہ حقیقت ابدی پر مبنی وصیت اس نے اپنے بعد آنے والوں کے لئے چھوڑی تاکہ وہ رجوع الی اللہ ہوں۔ (انہوں نے وصیت پر عمل نہ کیا) ہم نے انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو دنیاوی نعمتیں دی تھیں وہ ان میں کھو گئے ان کے پاس دین حق اور احکام الٰہی صاف ۳۰۔ صاف سنانے والا رسولؐ پہنچا۔ وہ کہہ اٹھے یہ تو جادو ہے اور ہم اسے نہیں مانیں گے۔ انہیں یہ اعتراض

بھی ہے کہ قرآن مجید اگر نازل ہی ہونا تھا تو مکہ و طائف (دو بڑے شہروں) کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل ہوا۔ کیا اللہ تعالےٰ کی رحمت کی تقسیم وہ کرتے ہیں۔ (یہ تو اللہ تعالےٰ کا اختیار ہے اس لئے) ہم نے دنیاوی زندگی میں ان کے لئے نظامِ تقسیمِ معیشت برپا کیا ہے اور بعض انسانوں کے درجات بعض دوسروں سے بلند کئے ہیں تاکہ (حسبِ انتظامِ امور) کوئی تابع ہو اور کوئی متبوع۔ اور اے رسول تیرے پروردگار کی رحمت (رسالت) ان تمام دنیاوی امتیازات و مادی اعزازات سے کہیں بہتر ہے جن کے سمیٹنے میں یہ لوگ مصروف ہیں۔

ارشاد ہوا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریق (کفر) پر ہو جائیں تو ہم اللہ الرحمٰن کے کافروں کے گھروں کی چھتیں اور ان پر چڑھنے کے لئے سیڑھیاں بھی چاندی کی کر دیتے اور ان کے گھروں کے دروازے اور نشستگاہیں جن پر تکیہ لگا کر بیٹھیں سونے کی۔ یہ سب کچھ دنیاوی زندگی کی متاعِ عارضی کے سوا کچھ نہیں ہے اور حسنِ آخرت تو تیرے پروردگار کے متقی بندوں کے لئے ہے۔ ارشاد ہوا جو اللہ الرحمٰن کی یاد سے اعراض کرتا ہے ہم اس کے ساتھی کے طور پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔ اور یہ شیطان انہیں راہِ حق سے روکتے رہتے ہیں۔ اور وہ اتنے گمراہ ہو جاتے ہیں کہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں تا اینکہ جب وہ جوابدہی کے لئے میری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اپنے شیطان ساتھی سے کہے گا کہ اے کاش تجھ میں اور مجھ میں مشرق اور مغرب کا فاصلہ حائل ہو جاتا۔ تو نے مجھے برباد کر دیا تو کتنا بُرا ساتھی ہے اور آج (یوم قیامت کو) تمہیں یہ پچھتاوا کوئی نفع نہیں دے گا، جبکہ تم ظالم قرار پا چکے ہو۔ اور تم اس عذاب میں شامل ہو۔ تو کیا اے رسول تو (سماعتِ قولِ حق سے) بہروں کو سنائے گا؟
۴۰ اور (اللہ تعالےٰ کی قدرتِ کاملہ کی نشانیوں سے) اندھوں کو سمجھائے گا انہیں جو صریح گمراہی میں بھٹک رہے ہیں۔ پھر اگر کبھی ہم تجھے یہاں سے لے جائیں تو ہمیں ان سے بدلا لینا ہے، یا جو ان سے وعدۂ عذاب کیا ہے تجھے دکھا دیں یہ تو ہمارے بس میں ہے۔

ارشاد ہوا اے رسول وحئ الٰہی کے ساتھ تمسک قائم رکھئیے، یقیناً تو ہی راہ راست پر ہے۔ اس قرآن مجید کے ذریعے سے (ابدالآباد تک) تیرا اور تیری قوم کا تذکرہ نیکی کے ساتھ باقی رہے گا اور تم سے اس عظیم ترین نعمت کا حق ادا کرنے پر سوال کیا جائے گا۔ اور تو دریافت کر دیکھ کہ تجھ سے پہلے جتنے رسول بھیجے گئے کیا ہم نے (کبھی ایسا ہوا) رحمٰن کے سوا کسی خود ساختہ معبود کی عبادت کے لئے کہا ہو (مقرر کیا ہو)؟

ارشاد ہوا کہ ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔ موسیٰ نے کہا کہ ...

تمام جہانوں کے پروردگار کا رسولِ مرسل ہوں۔ جب موسیٰؑ ہماری نشانیاں ان کے پاس لے گئے تو انہوں نے تضحیک کی۔ ہم نے موسیٰؑ کی صداقت کا ایک سے ایک بڑھ کر نشان دکھایا اور ہم نے انہیں مبتلائے عذاب کیا تاکہ وہ (اپنے کافرانہ موقف سے) باز آجائیں۔ وہ کہنے لگے اے ساحر عذاب سے رستگاری کیلئے اپنے پروردگار کی تعلیم کے مطابق دعا کر۔ (اگر عذاب ٹل گیا) ہم ضرور ہدایت قبول کر لیں گے۔ جب ان سے
۵۔ عذاب ٹل گیا تو انہوں نے وعدہ توڑ دیا۔ فرعون نے اپنی قوم سے پکار کر کہا اے میری قوم کیا میرے زمام اختیار میں ملک مصر کی حکمرانی نہیں ہے؟ اور دیکھو یہ میرے محل کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ تم میری (قوت، حشمت اور اقبال) نہیں دیکھتے؟ بھلا میں بہتر (صاحبِ اختیار و اقتدار) ہوں یا یہ پست درجہ شخص، جو صاف ستھری گفتگو پر بھی قادر نہیں (میرے ہاں تو امتیازاتِ اعلیٰ پر طلائی کنگن کے انعام یافتگان موجود ہیں) موسیٰؑ کو طلائی کنگن کیوں نہ ملے؟ یا اس کے ساتھ صف در صف (پرے باندھے) فرشتے کیوں نازل نہ ہوئے؟ (فرعون نے) اپنی قوم کو بیوقوف بنالیا۔ وہ سب اس کے مطیع و منقاد ہو گئے بے شک وہ نافرمان لوگ تھے۔ جب انہوں نے ہمارے غیض و غضب کو دعوت دی تو ہم نے انہیں سزا دی، اور سب کو غرق کر دیا۔ پس ہم نے انہیں قصۂ ماضی بنا دیا اور آنے والی نسلوں کے لئے درسِ عبرت۔ اور جب مریم کے بیٹے کی اے رسولؐ تم مثال لاتے ہو تو تمہاری قوم اس پر چلّانے لگتی ہے اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ، اس مثال سے ان کا مقصود مجادلہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ تو جھگڑالو ہیں۔ وہ تو (عیسیٰؑ ابن مریمؑ) ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعامات نازل کئے اور
۶۰۔ اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے مقرر کیا۔ اگر ہماری مشیّت ہو (منشاء ہو) تو ہم تمہاری جگہ تم میں سے فرشتے پیدا کر دیں۔ (آمدِ مسیحؑ) قیامت کا نشان ہے سو اس میں شک نہ کرو، میرا کہا مانو، یہ راہ سیدھی ہے۔ اس صراطِ مستقیم سے تمہیں شیطان روک نہ دے وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔
ارشاد ہوا جب عیسیٰؑ براہین و دلائل لے کر مبعوث ہوئے تو انہوں نے (قوم سے کہا) کہ میں تمہارے پاس علم و حکمت کی باتیں لایا ہوں۔ اور تمہاری مختلف فیہ امور میں تبیان اور وضاحتیں، سو تم راہِ تقویٰ اختیار کرو اور میرا کہا مانو۔ بلا شبہ وہ پروردگار میرا بھی ہے اور تمہارا بھی، اسی کی عبادت کرو، یہی راہِ مستقیم ہے۔ گروہ در گروہ لوگ آپس میں اختلاف کرنے لگ گئے، خرابی ہے ان ظالموں کیلئے، کہ ان پر دردناک دن کی آفات کا نزول ہوگا۔ اب یہی ہے کہ وہ قیامت کی راہ تکتے ہیں کہ اچانک ان پر عالم بے خبری میں قائم ہو جائے۔ جتنے دوست احباب ہیں اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ البتہ مستثنےٰ اہلِ تقویٰ ہوں گے۔

ارشاد ہوا اے میرے بندو، آج تم پر نہ خوف ہے نہ حزن و ملال - جو ہماری آیات پر
۷- ایمان لائے ہو اور مسلمان ہو - جنّت میں معہ ازواج داخل ہو جاؤ تاکہ تمہیں حسب مرتبہ عزّت ملے -
ان میں طلائی رکابیوں اور خوبصورت آبخوروں کا دور چلتا رہے گا - اور وہاں اشتہائے نفس
اور لذّتِ دید کا ہر سامان موجود ہو گا اور تم ان میں ہمیشہ رہو گے - اور یہی وہ جنّت ہے جو اعمالِ صالحہ کے
صلہ میں تمہیں میراث میں ملی ہے - اس میں تمہارے لئے کثیر فواکہات ہیں ان میں سے کھاتے رہو -
البتہ جو مجرم اور گنہگار ہیں وہ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے - ان کے عذاب میں کبھی تخفیف
نہیں ہو گی - اور وہ اس میں انتہائی دل شکستہ ہوں گے - ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا خود وہی بےانصاف
تھے - وہ داروغہ دوزخ مالک کو پکاریں گے کہ (ہم نہ مرتے ہیں نہ جان چھوٹتی ہے) رب سے کہو
کہ ہمارا ایک دفعہ عذاب سے فیصلہ کر دے - مالک کہے گا کہ تمہیں یہیں ہمیشہ رہنا ہے - ہم تمہارے
پاس سچّا دین لائے، لیکن تمہاری اکثریت کلمۂ حق کو بُرا مانتی تھی - رسولؐ کی (تحقیر و تعذیب) کیلئے
انہوں نے کچھ باتیں طے کی ہیں تو ہم بھی کفّار کو رسوا کرنے کے لئے کچھ باتیں ٹھہرائیں گے - کیا یہ کفّار
۸- گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کے اسرار اور باہمی مسکوٹ نہیں سنتے، کیوں نہیں ہم بھی سنتے ہیں اور
ہمارے رسول (فرشتے کراماً کاتبین) ان کے پاس لکھتے رہتے ہیں - کہہ دیجئے اگر اللہ الرحمٰن کی کوئی
اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اس کی پرستش کرتا - وہ سمٰوات و الارض کا پروردگار پاک ہے، وہ
صاحبِ عرش ہے اور ان تمام باتوں سے مبرّا ہے جو مشرکین اس سے منسوب کرتے ہیں - اے رسولؐ
انہیں ان کی بیکار و بیہودہ گفتار اور لہو و لعب میں پڑا رہنے دیں - حتّیٰ کہ وہ وعدے کے دن (روزِ قیامت)
ملیں اور اپنی جواب دہی میں پیش ہوں - وہ الٰہ العالمین وہ ہے جس کی عبادت آسمانوں کی بلندیوں
اور زمین کی وسعتوں میں ہوتی ہے - وہ صاحبِ حکمتِ بالغہ ہے وہ صاحبِ علومِ عالیہ ہے - وہ بڑی
برکتوں والا ہے - آسمان و زمین کی (اور اس کے مابین جو کچھ ہے) حاکمیت و شہنشاہیت اسی کی ہے
قیامت کا علم اسی کو ہے - اور اس کی طرف سب کی بازگشت ہے - ارشاد ہوا کہ یہ جن خود ساختہ
معبودوں کو سفارش کے لئے بلاتے ہیں یہ تو بے اختیار ہیں بجز اس کے جس نے سچّی گواہی دی اور
وہ صاحبِ علم و معرفت ہے - اگر تم ان سے پوچھو کہ انہیں کس نے خلق کیا ہے ؟ تو وہ یقیناً کہیں
گے اللہ تعالےٰ نے - پھر یہ کہاں الٹ جاتے ہیں ؟ قسم ہے رسولؐ کے یا ربّ پکارنے کی کہ اے
پروردگار یہ قوم ہے جو ایمان نہیں لاتی - پس اے رسولؐ تم اس سے منہ پھیر لو، انہیں (اہلِ جہالت)
کو سلام کہو - انہیں انجام جلد معلوم ہو جائے گا!

سورۃ الدّخان ۴۴

سورۃ الدّخان مکّی ہے اس کی ۵۹ آیات ہیں اور تین رکوع۔

عربی لغت میں دخان دُھوئیں کو کہتے ہیں جو علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ ابن مسعودؓ اس سے مراد قریش کے کفر و تمرد اور اس کی سزا سات سالہ خشک سالی اور ثمامہ بن آثالؓ کی مکّہ کو غلّہ کی سپلائی کی بندش، خشک فضا میں گرد و غبار اور دھواں سے مراد لیتے ہیں۔ الدّخان کا دسویں آیت میں ذکر ہوا۔ اور یہی اس سورت کا نام ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ (حروف مقطعات جن کا علم اللہ اور رسولِ مقبولؐ کو ہے) قسم ہے اس کتابِ مبین (واضح) کی، ہم نے اس (قرآن مجید) کو مبارک رات میں اتارا (لیلۃ القدر) ہم (اقوام و ملل کو ان کے اعمالِ بدپر) متنبّہ کرنے والے ہیں۔ اس رات میں ہر امرِ حکیم الگ الگ کیا جاتا ہے۔ یہ امور ہمارے ہاں سے فیصل ہوتے ہیں (ہم ہی طے کر کے بھیجتے ہیں) (یہ رسالاتِ الٰہی) تیرے پروردگار کی طرف سے رحمت ہیں۔ بے شک وہ سب کی پکار سنتا ہے اور سب کے حالات جانتا ہے اگر یقین کرو تو وہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں اور اس کے مابین تمام مخلوقات کا پروردگارِ مطلق ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کا سزاوار نہیں۔ زندگی اسی کی عطا ہے، موت (بھی) وہی طاری کرتا ہے۔ وہ تم سب کا پروردگار ہے اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد کا بھی۔ بلکہ (ان منکرینِ حق کا یہ حال ہے کہ) وہ (توحید و آخرت کی جوابدہی کے بارے میں) شکوک و شبہات میں گرفتار ہیں (اور انہیں سنجیدگی سے سوچنے کی بجائے) ہنسی کھیل سمجھتے ہیں سو تم انتظار کرو، اس دن کا (روزِ قیامت) کہ آسمان پر کھُلا دھواں ہی دھواں ہوگا جو انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا، یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دردناک عذاب ہوگا۔ (منکرینِ حق) فریاد کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر سے یہ آفت ٹال دے ہم ایمان لاتے ہیں۔ اب انہیں موعظت کیا فائدہ دے گی، درآں حالیکہ ان کے پاس سب کچھ کھول کھول کر بیان کرنے والا رسول بھی آچکا۔ اس سے انہوں نے اعراض کیا اور کہا یہ تو کسی کا سکھایا ہوا مجنون ہے۔ ارشاد ہوا کہ اگر ہم یہ عذاب کچھ وقت تک کے لئے ملتوی کر دیں تو تم وہی کرو گے (جس میں مصروف ہو) (اور اس دن کا سوچو) جب ہماری جانب سے سب سے بڑی گرفت ہوگی۔ یقیناً ہم پورا پورا بدلہ لینے والے ہیں۔ ○ ہم ان سے پہلے قومِ فرعون کو آزما چکے ہیں، ان کے پاس رسولِ کریم آئے۔ اور کہا کہ یہ بندگانِ الٰہی میرے حوالے کر دو میں تمہارے صاحبِ امانت رسول آیا ہوں۔ تم (ظلم و تکذیب میں) اللہ تعالےٰ کے مقابل یوں چڑھتے نہ جاؤ میں (اعلائے کلمۃ الحق کے لئے) کھلی سند لایا ہوں۔ میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ میں ہوں اور

۔ تم مجھے سنگسار نہیں کر سکو گے۔ اگر تم حقائقِ ربّانی پر ایمان نہیں لاتے تو میرا راستہ نہ روکو (مجھ سے پرے ہٹ جاؤ) پھر اس نے اپنے پروردگار کو پکار کر کہا کہ اے اللہ یہ لوگ تو مجرم ہیں۔ (انہیں سزا دے) ارشاد ہوا اے موسیٰؑ شب کی تاریکی میں میرے بندوں کو لے نکل، البتہ یہ (فرعونی) تمہارا تعاقب کریں گے تو دریا کو تھا ہوا چھوڑ دے۔ (فرعون کے لشکر) اس میں غرق ہو جائیں گے۔ (وہ اپنے پیچھے بہت سے) ہرے بھرے باغات (خوشنما) چشمے، لہلہاتی ہوئی کھیتیاں اور پُرشکوہ محلات و آرام گاہیں اور سامان آسائش جس میں وہ بیٹھے باتیں بنایا کرتے تھے، چھوڑ گئے۔ یونہی ہوا، اور یہ سب کچھ ہم نے ایک دوسری قوم کو دے دیا۔ نیک اعمال اقوام کے زوال پر آسمان اور زمین روتے ہیں (لیکن ان بدبختوں پر) نہ تو آسمان و

۳۰۔ زمین روئے اور نہ ہی انہیں اصلاحِ حال کی مہلت ہی ملی۔ اور ہم نے بے شک بنی اسرائیل کو ذلت کی مصیبت سے بچا نکالا، جس میں فرعون نے انہیں مبتلا کر رکھا تھا۔ فرعون جو بڑا متکبر اور حد سے تجاوز کرنے والا تھا۔ ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے علم کی بنا پر تمام اہل جہان سے پسندیدہ و ممتاز کیا۔ اور انہیں ہم نے نشانیاں دیں جن میں ان کے لئے صریح آزمائش تھی۔ یہ لوگ کہتے ہیں۔ ہمارا یہی پہلا مرنا ہے اور پھر ہمیں دوبارہ نہیں اٹھنا ہے۔ اگر تم بعث بعد الموت کے دعویٰ میں سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو واپس لے آؤ، کیا یہ بہتر ہیں یا تبّع کی قوم (تبّع یمن کے بادشاہوں کا لقب تھا) یا ان سے پہلے لوگ وہ سخت گنہگار تھے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ ہم نے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں اور اس کے اندر تمام نظامِ کائنات کو کھیل تماشا نہیں بنایا انہیں ہم نے ایک حقیقی مقصدیت کے لئے بنایا ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ حقائق ناآشنا ہیں۔ بلاشبہ یوم الفصل (فیصلے کا دن) ان سب کے حساب کتاب

۴۰۔ کے وعدے کا دن ہے۔ اس دن کوئی رفیق کسی کی کچھ بھی رفاقت کر سکے گا اور نہ انہیں کہیں سے مدد پہنچے گی۔ مستثنیٰ وہی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے دامنِ رحمت میں ہوں گے۔ بے شک وہ زبردست بے رحم والا ہے۔

○ ارشاد ہوا شجرِ زقوم گنہگار کا کھانا ہے۔ اس کے معدے میں یوں کیفیت ہے جیسے پگھلا ہوا تانبا ہو۔ جیسے ابلتا کھولتا ہوا پانی۔ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ اس مجرم کو پکڑ لو، اسے دوزخ کے اندر دھکیل کر لے جاؤ۔ پھر تعذیباً اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو، ہاں مزا چکھ تو تو دنیا میں بڑا

۵۰۔ باعزت سردار بنا ہوا تھا۔ یہ وہی ہے جس کے سبب تم دھوکے میں پڑے تھے۔ اہلِ تقویٰ امن کے گھر میں ہیں، لہلہاتے باغات اور بہتے ہوئے شیریں چشموں میں ریشم کی باریک اور دبیز پوشاک پہنے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اسی طرح ہو گا۔ مغزال چشم حوریں ان کی زوجیت میں

آلیہ یہ ۱۰۵

وہاں ہر قسم کا پھل دل جمعی سے طلب کریں گے۔ انہیں پہلی موت کے بعد دوسری موت نہیں آئے گی۔ دوزخ کے عذاب سے بچا لئے جائیں گے۔ تیرے پروردگار کے فضل سے یہی فوزِ عظیم ہے۔ یہ قرآن مجید ہم نے اے رسولؐ تیری زبان میں آسان کر دیا تاکہ وہ موعظت حاصل کریں۔ (جس عذاب کی انہیں انتظار ہے) تم بھی دیکھو وہ بھی دیکھتے ہیں۔ (مکافات عمل ہونا ہے)

سورۃ الجاثیہ ۴۵

سورۃ الجاثیہ مکّی ہے اس کی سینتیس ۳۷ آیات ہیں اور ۴ رکوع۔

جاثیہ لغت عربی میں گھٹنوں کے بل بیٹھنے والی جماعت کو کہتے ہیں جس کا ذکر آیت ۲۸ میں آیا ہے اس لئے یہ نام ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ (حروف مقطعات ہیں۔ لایعلم تاویلہ الا اللہ) (اس) کتاب کی تنزیلات اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں جو صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمت ہے۔ یقیناً آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں ایمان والوں کے لئے آیاتِ معرفتِ ربّانی ہیں۔ تمہاری تخلیق اور جانوروں کے (جا بجا) پھیلانے میں (بھی) اہلِ ایقان کے لئے نشاناتِ معرفتِ حیات ہیں۔ (اہلِ فہم و بصیرت کے لئے) نشان ہائے قدرتِ الٰہیؔ لیل و نہار کے اختلاف، آسمان کے مرزوقاتِ آبی، ارضِ مردہ کے احیاء اور ہواؤں کی گردش میں (لمحہ بہ لمحہ) موجود ہیں۔ یہ آیاتِ الٰہی ہیں جو ہم تمہیں ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں۔ (یہ نادان) اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے۔ بربادی و تباہی ہے ہر اس جھوٹے گنہگار پہ جو آیاتِ الٰہی سنتا تو ہے لیکن بسببِ استکبار اصرار کرتا ہے کہ گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ اے رسولؐ اسے عذابِ دردناک کی خبر دے دو، اور جب ہماری آیات میں سے کوئی بات اس کے علم میں آ جائے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ جہنم ان کے سامنے ہے۔ انہوں نے حیاتِ دنیاوی میں جو کچھ کمایا ہے ان کے کچھ کام نہیں آئے گا۔ اور نہ وہ اولیا جنہیں ۱۔ اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر اختیار کیا تھا۔ اور ان کے لئے (بہت) بڑا عذاب ہے۔ یہ قرآن مجید تو سراسر ہدایت ہی ہدایت ہے اور وہ لوگ جو اپنے پروردگار کی آیات کے منکر ہیں، ان کے لئے شدید قسم کا عذاب ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر (تابع فرمان) کر دیا ہے تاکہ اس کے امر سے اس میں جہاز چلیں تاکہ تم اس کا فضل (بین الاقوامی تجارت اور مال کے لین دین سے) تلاش کرو۔ اور اس کا شکر ادا کرو۔ اور اس (قادرِ مطلق ربّ الارباب نے) آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں واقع پوری کائنات کو اپنے فضلِ بے نہایت سے تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ یقیناً اس میں

آلیہ یرد ۲۵

فکری صلاحیتیں رکھنے والی قوم کے لئے حصول ترقی کی نشانیاں (راہیں) ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے رسول اہل ایمان سے کہہ دیجئے کہ ان کو جو ایّام الٰہی (عذاب یوم قیامت) کی توقع نہیں رکھتے اپنے حال پر ہی چھوڑ دیں (معاف کر دیں) تاکہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے کرتوتوں پر سزا دے۔ اگر کوئی نیکوکار ہے تو اپنے ہی لئے ہے اور اگر اعمالِ بد کا مرتکب ہوگا تو یہ تمام وبال اپنے اوپر لے گا پھر تم سب کی بازگشت تو اللہ تعالےٰ ہی کی طرف ہے۔

○ بلا شبہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (توریت) حکومت اور نبوّت دی، پاکیزہ مرزوقاتِ حیات عطا کئے، اور انہیں تمام جہانوں پر فضیلت عنایت کی۔ ہم نے انہیں دین کے احکامِ واضح دیئے، لیکن انہوں نے باہمی ضد اور حسد کے سبب، وحی کے صحیح علم آجانے کے باوجود اختلاف کیا۔ ان کے مختلف فیہ امور میں روز قیامت اللہ تعالےٰ فیصلہ کر دے گا۔ ہم نے (بالآخر) اے رسول تمہیں ہدایتِ انسانی کے لئے اس (وسیع شاہراہ) شریعت پر مقرر کر دیا، تم اس پر قائم رہو، اور (ان) بے علموں کی خواہشات کا اتّباع نہ کرو۔ یہ لوگ بلا شبہ اللہ تعالےٰ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آئیں گے۔ بے شک ظالم لوگ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔ یہ (کائناتِ ارضی وسماوی کے انوار کا سرچشمہ) قرآن مجید دولتِ ایقان وایمان سے مالامال قوموں کے لئے (سرمایۂ بصیرت ہے) (گنجینۂ) ہدایت ہے اور (سراسر رحمت ہی) رحمت ہے۔ ۲۰۔

○ ارشاد ہوا کہ کیا جو لوگ برائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں یہ گمان کئے بیٹھے ہیں کہ ہم ان سے اہلِ ایمان اور نیکوکاروں کا سلوک روا رکھیں گے، کیا ان کی حیات و ممات یکساں ہے؟ ان کا یہ فیصلہ (خیال) باطل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی تخلیق ایک مصلحتِ حقیقی کے ماتحت کی ہے۔ تاکہ ہر متنفّس کو اس کے اعمال کا (پورا پورا) بدلہ دیا جائے اور ان پر ہرگز ظلم نہ کیا جائے گا۔ بھلا تم نے اسے دیکھا ہے جو اپنی خواہشِ نفسانی کا بندہ بن گیا (اور اس کی کمالِ دانشوری کے باوصف) اللہ تعالےٰ نے اس کے ذہنِ کج کے سبب گمراہ کر دیا، اور اس کے کانوں اور دل پر (عدم استعدادِ قبولیتِ حق کی وجہ سے) مہر کر دی اور اس کی آنکھوں پر (عدم بصارتِ حق پر) پردہ ڈال دیا۔ پھر اللہ تعالےٰ کے بعد اسے کون راہِ ہدایت دکھا سکتا ہے؟ تم کیوں نہیں سمجھتے؟

○ یہ (نادان) کہتے ہیں کہ زندگی تو بس یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہمارا مرنا اور جینا تو گردشِ دہر پر موقوف ہے۔ ان (دہریوں) کو حقیقتِ حال کا علم ہی نہیں محض اٹکلیں چلاتے ہیں۔ جب انہیں ہماری واضح آیات سنائی جاتی ہیں تو ان کے پاس، اس کے سوا کوئی حجّت نہیں ہوتی کہ اگر سچے ہو تو ہمارے آباؤ اجداد

کو سے آؤ! ارشاد ہوا اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے اللہ تعالےٰ محی و ممیت تمہیں زندہ کرتا ہے اور تم پر موت طاری کرتا ہے پھر وہی تم سب کو یقیناً آنے والی قیامت میں (اٹھا) جمع کرے گا، لیکن لوگوں کی اکثریت جانتی ہی نہیں۔ تمام آسمانوں اور زمین کی شہنشاہیت اللہ تعالےٰ ہی کی ہے۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی تو حق کا ابطال کرنے والے خسارہ کار ہوں گے۔ ارشاد ہوا تم دیکھو گے کہ ہر امّت اللہ تعالےٰ کی بارگاہِ عظمت و جلال میں گھٹنے ٹیکے ہوئے ہے، اسے اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ آج تمہیں تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا یہ ہمارا دفتر (نامۂ اعمال کا ریکارڈ) تمہاری زندگیوں پر ٹھیک ٹھیک شہادت ہے جو اعمال تم سے سرزد ہوتے تھے ہم ساتھ ساتھ لکھواتے جا رہے تھے۔ پس اہلِ ایمان اور نیکوکاروں کو ان کا پروردگار اپنے ظلِّ رحمت میں لے لے گا اور یہ ان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اہلِ کفر سے کہا جائے گا کیا ہماری آیات تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ تم نے استکبار کیا اور تم مجرم لوگ تھے۔ جب کہا جاتا تھا کہ قیامت کے بارے میں اللہ تعالےٰ کا وعدہ سچّا ہے قیامت کا آنا لاریب ہے تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے؟ ہم تو اسے ایک ظنّی سی بات خیال کرتے ہیں۔ ہمیں قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے ان پر ان کے اعمال کی بُرائی کھل کر سامنے آجائے گی۔ اور انہیں وہ آفت اپنی لپیٹ میں لے لے گی جس کا وہ استہزا کرتے تھے۔ اور ارشاد ہوگا کہ آج ہم تمہیں فراموش کئے دیتے ہیں جس طرح تم نے آج کے دن کے ملنے کو فراموش کر دیا تھا۔ تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور تمہارا کوئی ناصر و مددگار نہیں۔ یہ اس کی سزا ہے کہ تم آیاتِ الٰہی کا مذاق اڑاتے تھے اور تمہیں مادی زندگی آسائشوں نے دھوکا دے رکھا تھا۔ سو آج انہیں اس عذاب سے رستگاری نہیں ملے گی اور نہ ہی معافی مانگ کر گناہ بخشوانے کا موقع ملے گا۔ پس حمد بے نہایت سزاوار ہے اللہ جلّ جلالہٗ کو جو سارے اسماؤں کا پروردگار ہے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں تنہا اسی کی کبریائی ہے وہ صاحبِ غلبۂ عظمیٰ ہے صاحبِ حکمتِ بالغہ ہے۔

پ ۲۶ **سورۃ الاحقاف ۴۶** | سورۃ الاحقاف مکّی ہے۔ اس کی پینتیس ۳۵ آیات ہیں اور چار رکوع۔

الاحقاف، حقف کی جمع ہے حقف معنی تودۂ ریگ ہوتا ہے۔ یہاں قومِ عاد کی تگ و تاز سے معروف وہ وادی مراد ہے جو حضر موت کے اونچے اونچے ریت کے ٹیلوں کے درمیان واقع ہے اور جس کا ذکر اس سورت کی آیت ۲۱ میں آیا ہے۔ اس سبب سے یہ آیت الاحقاف کہلائی۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

① حٰمٓ (حروفِ مقطعات۔ لایعلم تاویلہٗ الّا اللہ) اس کتابِ زندہ کی تنزیل صاحبِ غلبۂ عظمیٰ اور

حکمتِ بالغہ، اللہ تعالٰے کی طرف سے ہوئی ہے۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے آسمان اور زمین اور اس کے مابین تمام کائنات کی تخلیق ایک تدبیرِ درست سے اور میعادِ معین کے لئے کی ہے۔ مگر یہ کافر لوگ جس (یوم قیامت) سے انہیں تنذیر کی جاتی ہے اس سے روگردان ہیں۔ اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے جنہیں تم اللہ تعالٰے کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ تو انہوں نے روئے زمین کی تخلیق کی ہے یا آسمانوں (کی کبریائی میں) میں ان کا کیا حصہ ہے اگر سچے ہو تو اس سے پہلے کوئی آئی ہوئی کتاب یا روایتِ علمی سے سند پیش کرو۔ اس سے بڑا راہ گم کردہ کون ہے جو اللہ تعالٰے کے سوا اسے پکارتا جو اسے روزِ قیامت تک جواب نہیں دے سکے اور انہیں ان کی پکار کی خبر نہ ہو۔ اور جب روزِ حشر (لوگ جواب دہی کے لئے پیش ہونے کے لئے) جمع کئے جائیں گے۔ تو وہ اُن کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہوں گے۔ ان لوگوں کو جب ہماری آیاتِ بیّنات سنائی جاتی ہیں اور حق ان کے سامنے آجاتا ہے تو وہ کافر اسے سحرِ صریح (کھلا جادو) قرار دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ تم نے یہ کلام خود تصنیف کر لیا ہے انہیں کہہ دیجئے کہ اگر میں نے یہ کلام خود بنا لیا ہے تو تم مجھے اس بارے میں اللہ تعالٰے کی گرفت سے نہیں بچا سکو گے اللہ تعالٰے کو خوب علم ہے جو باتیں تم بنا رہے ہو، میرے اور تمہارے معاملات میں وہی شاہدِ عادل ہے وہ صاحبِ غفران اور صاحبِ رحمت ہے۔

○ اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے میں (انبیاء و رُسُلِ سابقہ سے) کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں، میں نہیں جانتا کہ (فردائے قیامت کو) میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔ میں تو صرف اس وحی کا اتّباع کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے میں تو صرف ایک صاف صاف نذیر (بُرے اعمال کے عواقب سے ڈرانے والا) ہی ہوں۔

اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے دیکھو تو، اگر یہ (قرآن مجید) اللہ تعالٰے کی طرف سے ہو، اور تم اس سے کفر و حجود پر مصر ہو، درآں حالیکہ بنی اسرائیل کا ایک گواہ (غالباً عبداللہ بن سلامؓ) اس کتاب پہ گواہی دے کر ایمان بھی لے آیا۔ اور تم نے استکبار کیا۔ ایسے ظالموں پہ اللہ تعالٰے راہِ ہدایت نہیں کھولتا۔ کافروں نے اہلِ ایمان سے کہا اگر یہ (تعلیمات دینی) اچھی ہوتیں تو ہم سے (تم) سبقت نہ لے جاتے چونکہ انہوں نے اس سے ہدایت نہیں پائی تو کہیں گے کہ یہ کذبِ کہن ہے۔

ارشاد ہوا قرآن مجید سے پہلے موسیٰؑ پہ نازل شدہ توریت آچکی ہے۔ جو (عالم انسانیت کیلئے) رہنمائی اور رحمت تھی۔ یہ کتاب (قرآن مجید) اس کتابِ ہدایت کی تصدیق کرتی ہے اسے عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے تاکہ ظالموں کی تنذیر اور نیکوکاروں کی تبشیر۔ (یہ عالمگیر صداقت ہے) کہ یقیناً جن

(اولوالعزم) انسانوں نے برملا کہا کہ ہمارا پروردگار (صرف) اللہ تعالےٰ ہے پھر اس پر پوری استقامت سے جمے رہے تو ان کے لئے نہ تو (کسی آنے والی آزمائش کا) خوف ہے اور نہ (کسی گزری ہوئی ابتلاء پر) حزن و ملال۔ یہی لوگ اصحابِ جنت ہیں، جس میں حیاتِ ابدی ہے اور یہ ان کے اعمالِ حسنہ کی جزا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے احسان کرنے کی تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے اسے بڑی تکلیف سے اپنے پیٹ میں رکھا، اور تکلیف کی حالت میں ہی اسے جنم دیا، اس کے استقرارِ حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس ۳۰ ماہ کا عرصہ ہے۔ تا اینکہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا، اور چالیس سال کا ہو گیا (جسمانی، ذہنی اور روحانی زندگی کا مسلمہ معیار) تو اس نے دعا کی کہ اے پروردگار مجھے توفیقِ انیق عطا فرما کہ تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے (ازراہِ کرمِ بیکراں) مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں۔ اور ایسے صالح اعمال کروں جن سے (جن میں تیری خوشنودی ہو) تو راضی ہو تو (ازراہِ عنایتِ بے غایت) میرے لئے میری اولاد میں موافقتِ حسنہ (واصلح لی من ذریتی) پیدا فرما دے، میں تیری بارگاہ میں توبہ کے لئے حاضر ہوں، اور بلا شبہ میں مسلمان ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں، جن سے ہم ان کے اعمالِ احسن قبول کرتے ہیں انہیں بہشتوں میں داخل کر کے ان کی کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہیں، یہ عمل اس وعدۂ صادقہ کے مطابق ہے جو ان سے کیا گیا تھا۔

○ ارشاد ہوا جس (بدقسمت انسان نے) اپنے ماں باپ سے جھنجلا کر کہا کہ اُف (تم نے تو مجھے پریشان کر دیا ہے) کیا تم مجھے خائف کرتے ہو کہ میں مرنے کے بعد قبر سے نکالا جاؤں گا، اور مجھ سے پہلے سی امتیں گزر چکی ہیں ان کا (بعث بعد الموت تو نہیں ہوا) اور اس کے والدین اللہ سے فریاد کر رہے ہیں (دوہائی دے رہے ہیں) تیرا بُرا ہو ایمان لے آ اللہ تعالےٰ کا وعدہ سچا ہے (قیامت ضرور برپا ہو گی) پھر وہ کہتا ہے کہ یہ تمام باتیں تو افسانہ ہائے ماضی ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں، جن پر جنوں اور انسانوں کی اُممِ سابقہ کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا حکم ثابت ہو چکا بے شک وہی خسارہ کار ہیں۔ ہر ایک گروہ کو اپنے اپنے اعمال کی کمیت و کیفیت کے مطابق درجہ بندی ہے تاکہ اللہ تعالےٰ انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں ہو گا۔ اور (یاد کرو) جس دن کافر لوگ نارِ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ تم اپنے حصے کی پاک چیزیں دنیا میں ہی لے چکے، اور ان سے خوب متمتع ہوئے، آج تمہیں بے سبب استکبار فی الارض (زمین پر اپنے آپ کو بہت بڑا جاننا) اور فسق و فجور کی پاداش میں ذلت انگیز عذاب دیا جائے گا۔ ۲۰

حٰم ۲۶

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ کفارِ مکّہ کے سامنے قوم عاد کے بھائی ہود کا تذکرہ بیان کیجئے۔ جب اس نے اپنی قوم کو وادیٔ احقاف میں، اپنے اعمالِ بد کی سزا سے ڈرایا تھا۔ اور تنذیر کا یہ فریضہ اس سے قبل اور بعد بھی رُسُلِ سابقہ نے سرانجام دیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تم پر یومِ عظیم کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ انہوں نے کہا اے ہودؑ کیا تو ہمیں اپنے معبودوں سے بہکانے کے لئے آیا ہے تو وہ عذاب لے آ جس سے تو ہمیں خوفزدہ کرتا ہے اگر تیرا قول سچ ہے۔ اس نے کہا کہ (عذاب کی ساعت کا) صحیح علم تو اللہ تعالےٰ کو ہے۔ میں تو تمہیں وہ رسالاتِ ربّانی پہنچانے کے لئے آیا ہوں، جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے لیکن مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ تم ایک جاہل قوم ہو۔ پھر جب انہوں نے عذابِ الٰہی کو بادل کی طرح دیکھا جو وادیوں کی طرف بڑھا آ رہا ہے بولے یہ تو ابرِ باراں ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں۔ یہ تو وہ عذاب ہے جس کو تم جلد آنے کی دعوت دے رہے تھے۔ ایک شدید آندھی جس میں دردناک عذاب کے تمام لوازمات تھے۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دے گی۔ (سات رات اور آٹھ دن کے طوفانِ باد کے بعد) یہ کیفیت ہو گئی تھی کہ ان کے گھروں کے کھنڈرات کے سوا کچھ بھی تو نظر نہ آتا تھا۔ ہم مجرم قوم کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا ہم نے (قوم عاد کو وادیٔ احقاف میں) وہ قوت و جلال دیا تھا جو تم اہلِ مکّہ کو نہیں دیا۔ ہم نے انہیں (سماعت سے بھرپور) کان (روشنی سے بھرپور) آنکھیں اور (شعورِ معرفت سے معمور) دل دیئے تھے لیکن وہ آیاتِ الٰہی سے انکار ہی کرتے رہے اور وہ عذاب جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے، اُن پر نازل ہو گیا۔ نہ تو ان کے کان کام آئے، نہ آنکھیں اور نہ دل! ہم اس ماحول کی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ اور ہم نے اپنی آیاتِ بیّنات طرح طرح سے انہیں دکھائیں تاکہ وہ باز آ جائیں۔ (لیکن ایسا نہ ہوا)

○ ارشاد ہوا پس ان کے خود ساختہ معبودوں نے (جنہیں اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اپنا رکھا ہے) ان کی مدد کیوں نہیں کی۔ بلکہ وہ تو سب کے سب ان سے کھوئے گئے، اور ان کے جھوٹ اور افترا کا یہی انجام ہونا تھا۔ اور جب ہم نے تمہاری طرف کچھ جنّوں کو پھیر دیا، جو آیاتِ قرآن مجید کی سماعت کر رہے تھے۔ پس جب تمہارے پاس حاضر ہوئے تو کہنے لگے، خاموش ہو جاؤ اور جب تلاوت (قرآنِ مجید) ختم ہو گئی تو اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے تاکہ انہیں متنبّہ کریں۔ انہوں نے

۳۰- اپنی قوم سے کہا، اے ہماری قوم ہم نے ایک ایسی کتاب کی آیات سنی ہیں، جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے جو گزشتہ تنزیلاتِ ربّانی کی تصدیق کرتی ہے۔ حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور سیدھی راہ

تم ۲۶

کھولتی ہے۔ اے ہماری قوم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے (داعی الی اللہ) کو مان لو، اس کی تعلیمات پر ایمان لاؤ، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا۔ جو (جن) داعی الی اللہ کا کہا نہیں مانے گا، وہ اسے زمین میں عاجز نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو وہ مہتم بالشان ذات ہے جس نے آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی تخلیق کی اور اس سے واماندہ نہیں ہوا اس امر پر پوری طرح قادر ہے کہ وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر دے۔ کیوں نہیں اس کی قدرتِ کاملہ تو تمام اشیائے کائنات پر محیط ہے۔ اور جس دن (قیامِ قیامت پر) کافروں کو نارِ جہنّم کے سامنے لایا جائے گا۔ اور ان سے پوچھا جائے گا، کیا قیامت برحق نہیں ہے؟ جواب دیں گے ضرور پروردگار کی قسم ضرور امرِ واقعی ہے۔ ارشاد ہوگا کہ تم اپنے کفرِ جحود کی سزا میں عذاب جھیلو۔

○ ارشاد ہوا اے رسول، تم بھی اُولُوالعزم (صاحبِ عزیمت) رسولوں کی طرح صبر اختیار کرو۔ اور ان کے بارے میں عجلت سے کام نہ لو۔ جب یہ کافر عذابِ دوزخ کا مشاہدہ کریں گے جس کا انہیں خوف دلایا جاتا تھا، تو انہیں ایسا معلوم ہوگا گویا وہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی ہی ٹھہرے تھے۔ اے رسولؐ تمہارا کام تو تنزیلاتِ ربّانی ان تک پہنچا دینا ہے۔ اب کیا نافرمان لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک ہوگا؟

سورۃ محمدؐ ۴۷

سورۃ محمدؐ مدنی ہے اس کی اڑتیس آیات اور چار رکوع ہیں۔

سورۃ محمدؐ میں حضور سرورِ کائناتؐ کا نامِ نامی واسمِ گرامی دوسری آیت میں ذکر ہوا ہے۔ اس لئے اس مناسبت سے اس کا نام سورۃ محمدؐ ہے۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ جن لوگوں نے کفرِ جحود کی راہ اختیار کر لی اور انہوں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیکوکاری اختیار کی اور ان تمام تنزیلاتِ ربّانی کو دل سے مانا جو محمدؐ پر نازل کی گئیں اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے برحق بھی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیاں ان سے دور کر دے گا، اور ان کے حالاتِ زندگی ان کے لئے سازگار کر دے گا۔ یہ اس لئے ہے کہ کافروں نے باطل کی اتّباع کی اور مومنوں نے اپنے پروردگار کی طرف سے لائے ہوئے حق کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس طرح مثالوں سے حقائقِ معرفتِ حیات و کائنات سمجھاتا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے مسلمانو جب میدانِ جہاد میں تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو توان کی گردنیں مارو، یہاں تک کہ تم انہیں خوب مفتوح و مغلوب کرلو تو انہیں قید کرلو (مشکیں کس لو) پھر یا توان پر احسان کرو (بلا معاوضہ چھوڑ دو) یا فدیہ (تاوانِ جنگ) لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ محاربہ ختم ہو جائے۔ (لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے)۔ اللہ تعالےٰ کا یہی حکم ہے۔ اگر مشیّتِ ایزدی ہوتی تو اللہ تعالےٰ ان سے کفرو جحود کا انتقام لے لیتا۔ لیکن جہاد کا حکم اس لئے ہے کہ تمہیں ایک دوسرے سے آزمائے جو راہِ حق میں قتل کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔ انہیں جلد راہِ حق کی رہبری کرے گا، اور ان کے حالات کو ان کے لئے سازگار کر دے گا۔ اور انہیں اس جنّت میں داخل کرے گا جس کی حقیقت انہیں بتادی ہے۔ اے اہلِ ایمان! اگر تم (تن من دھن سے) اللہ تعالےٰ کی مدد کروگے تو وہ تمہیں نصرتِ عظیم دے گا، تمہارے قدم جمائے رکھے گا۔ کافروں کے لئے تباہی ہے۔ ان کے اعمال اللہ تعالےٰ اکارت کر دے گا۔ یہ اس جرم کی سزا ہے کہ انہوں نے ناپسند کیا جو اللہ تعالےٰ نے ان کی طرف نازل کیا پس اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے

○ ۱۰۔ کیا انہوں نے روئے زمین کی سیر و سیاحت نہیں کی وہ (آثارِ قدیم) دیکھتے کہ ان سے قبل منکرینِ حق کا کیا انجام ہوا؟ اللہ تعالےٰ نے ان پر ہلاکت (مسلط کر دی) اور کافروں کے لئے ایسی ہی سزائیں ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالےٰ مومنوں کا دوستدار و کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔ بے شک اللہ تعالےٰ اہلِ ایمان اور نیکوکاروں کو باغاتِ بہشت میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ اور اہلِ کفرو طغیان چند روزہ عیش کر رہے ہیں اور جانوروں کی طرح کھانا (پینا) ہی ان کا مقصودِ حیات ہے ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ کتنی ہی بستیاں تھیں جو تیری اس بستی سے قوت میں بڑھ کر تھیں جس سے تجھے جلاوطن کر دیا گیا ہے کہ ہم نے ان کی بداعمالیوں کی سزا میں تباہ و برباد کر دیا اور ان کی نصرت کو کوئی نہ پہنچا۔ پس کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل پر قائم ہے۔ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے اس کے اعمالِ سُوء خوشنما کر کے دکھائے گئے ہوں، اور وہ اپنی خواہشاتِ نفسانی ہی کا بندہ بن کر رہ جائے۔ ارشاد ہوا اس جنّت کی مثال جس کا اہلِ تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے یوں ہے۔ کہ اس میں ایسی (شیریں) پانی کی نہریں ہوں گی جن کا ذائقہ متغیر نہیں ہوگا۔ دودھ کی نہریں ہوں گی جن کا مزہ نہیں بدلے گا، شراب کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کے لئے خوش ذائقہ ہوں گی۔ اور شہد کی نہریں ہوں گی مُصفّیٰ مقدّما، ان کے لئے وہاں ہر قسم کے ثمرات واجناس

ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے غفران و رحمت کی فروانی۔ کیا وہ ان (بدقسمتوں) کی طرح ہوں کے جنہیں ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے، کھولتا ہوا پانی (سزا کے طور پر) پینا ہے جو ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اے رسولؐ ان میں سے بعض وہ ہیں جو تمہاری بات سنتے ہیں۔ لیکن جب تمہارے ہاں سے چلے جاتے ہیں تو اہلِ دانش سے کہتے ہیں اس نے ابھی کیا کہا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے عدمِ استعدادِ قبولیتِ حق کے سبب مہر کر دی ہے اور وہ صرف اپنی خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے راہِ راست اختیار کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے زیادہ سے زیادہ اسبابِ ہدایت مہیا کرتا ہے اور انہیں تقویٰ کی نعمت سے سرفراز کرتا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ پھر یہ منکرینِ حق ساعتِ قیامت کا انتظار کرتے ہیں کہ اچانک نازل ہو جائے۔ بلاشبہ اس کی علامات تو ظاہر ہو چکی ہیں۔ پھر جب قیامت آ گئی، تو انہیں نصیحت کیا فائدہ دے گی؟ پس اے رسولؐ جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اپنے مسلمان مردوں کے اور مسلمان عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگیئے، اللہ تعالیٰ ہی تمہاری بازگشت اور آرام گاہ کو جانتا ہے۔ اور اہلِ ایمان کہتے ہیں کہ کیوں (کافروں کے خلاف قتال) کی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی، لیکن جب ایک سورتِ محکم نازل کی گئی اور اس میں جہاد کا ذکر کیا گیا تو جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے کہ تم انہیں دیکھتے ہو کہ وہ تمہاری جانب یوں دیکھتے ہیں جیسے وہ شخص دیکھتا ہے جس پہ موت کی غشی طاری ہو۔ پس ایسے لوگوں کے لئے تباہی ہے۔ ان کے لئے اطاعتِ احکامِ الٰہی اور ذمہ دارانہ بات کہنا لازم ہے جب معاملہ طے پا جائے تو اگر لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنے قول میں سچے رہے تو ان کے لئے بہتر ہے۔ پھر تم سے یہ بعید نہیں کہ تم سرتابی کرو، تو ملک میں فساد برپا کرنے لگو اور قطع رحمی شروع کر دو۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور انہیں (سماعتِ حق) سے بہرا اور (مشاہدۂ حق سے) اندھا کر دیا ہے۔ ارشاد ہوا پھر یہ لوگ حقائقِ قرآنی پر کیوں غور نہیں کرتے؟ کیا ان کے دلوں پر قفل لگ رہے ہیں؟ بے شک جو لوگ تبیانِ ہدایت کے باوجود اپنے سابقہ بت پرستی کی طرف لوٹ گئے اور مرتد ہو گئے، شیطان نے ان کے بُرے کام بھلے کر دکھائے اور انہیں (جھوٹی) آرزو دلائی۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ ان لوگوں کو جنہوں نے تنزیلاتِ ربّانی کو ناپسند کیا۔ کہنے لگے کہ ہم بعض اُمور میں تمہاری اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رازداری سے باخبر ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اس وقت ان کا کیا حال ہو گا جب ان کی روح فرشتے قبض کریں گے اور ان کے موہنوں پر اور پیٹھوں پر ضربات لگا رہے ہوں گے۔ ان کا یہ انجام اس لئے ہوا کہ یہ اس راہ پر چلے جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہے اور انہوں نے رضائے ربانی کا احترام نہ کیا (ناپسندیدگی برتی) پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔

○ ارشاد ہوا کہ کیا یہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے یہ گمان کئے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی دلی کدورتوں (کینوں) کو ظاہر نہیں کرے گا؟ اگر ہم چاہتے تو تمہیں وہ لوگ دکھا دیتے۔ تم انہیں ان کی پیشانیوں سے پہچان لیتے تم انہیں ان کے اسلوبِ سخن سے جان لو گے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔ ارشاد ہوا ہم البتہ تمہیں آزمائیں گے تاکہ تم میں سے مجاہدین اور صابرین کو چھانٹ لیں۔ اور تمہارے حالات کا جائزہ لے لیں۔ بلاشبہ جن لوگوں نے آیاتِ الٰہی سے انکار کیا اور لوگوں کو دینِ حق سے روکا، اور تبیانِ حق کے باوجود رسولؐ کی مخالفت کی، وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور وہ ان کے اعمال اکارت کر دے گا۔

○ ارشاد ہوا کہ اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول پاکؐ کا حکم مانو اور اپنے اعمال ان کی نافرمانی کے سبب ضائع نہ کر دو۔ جو لوگ کافر ہو گئے اور انہوں نے دینِ حق کی راہ میں رکاوٹ ڈالی۔ پھر کفر کی حالت میں مر گئے، سو اللہ تعالیٰ ان کی ہرگز مغفرت نہیں کرے گا۔ پس (اے مسلمانو) کافروں کے مقابلے میں سستی و غفلت کا شکار نہ بن جاؤ اور نہ (فریقِ مغلوب بن کر) انہیں صلح کی دعوت دو، اور تم ہی غالب رہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے وہ تمہارے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا۔

○ ارشاد ہوا یہ دنیا کی زندگی تو سامانِ غفلت و لعب ہے ہاں اگر تم دل و دماغ میں ایمان کی قوت راسخ کر لو اور تقویٰ شعاری اختیار کرو، تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمالِ حسنہ کا تمہیں اجر دے گا اور تم سے (مال) نہیں مانگے گا۔ اگر وہ تم سے (مال) مانگے پھر تمہیں تنگ کرے (مبالغہ کرے) تو تم بخل کرنے لگو، اور وہ تمہارے دلی کینے ظاہر کر دے۔ سنو! تم تو وہ لوگ ہو جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم میں سے کوئی وہ ہے جو بخل کرتا ہے اور جو بخل کرتا ہے وہ اپنی ذات سے بخل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے محتاج تو تم ہو۔ اور اگر تم احکامِ الٰہی سے سرتابی کرو گے۔ (تو اللہ تعالیٰ کا قانونِ استبدالِ امت حرکت میں آئے گا) تمہارے سوا وہ اور قوم کو بدل کر لے آئے گا۔ پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے

سورۃ الفتح ۴۸

سورۃ الفتح مدنی ہے۔ اس کی انتیس ۲۹ آیات ہیں اور چار رکوع۔

اس سورت کے ابتدائی کلمات ہی میں فتح مبین کی بشارت ہے پس منظر میں صلحنامہ حدیبیہ ہے۔ روح المعانی میں ہے کہ لم یکن فتح اعظم من صلح الحدیبیہ۔ چنانچہ کفار مکہ صلح میں مقید ہوئے، شرائط سے نباہ نہ ہوا معاہدہ فسخ ہوا۔ جنگ ہوئی فتح مکہ ہوئی۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا اے رسولؐ بے شک ہم نے تمہیں کھلی فتح دی۔ تاکہ اللہ تعالےٰ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دے اور تاکہ تمہیں سیدھے راستے پر چلائے رکھے، اور تاکہ اللہ تعالےٰ تمہاری زبردست (غیر معمولی) مدد کرے۔ اللہ تعالےٰ کی ذاتِ بابرکات وہ ہے جس نے مومنین کے قلوب میں تسکین نازل کی۔ تاکہ ان کی قوتِ ایمانی اور مستحکم ہو جائے اور آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کے تمام مرئی و غیر مرئی قوتوں کے لشکر اللہ تعالےٰ کی شانِ کبریائی کو سزاوار ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ صاحبِ علم اور صاحبِ حکمت ہے۔ تاکہ وہ (رحمٰن و رحیم) مومنین اور مومنات کو بہشت کے باغات میں داخل کرے، جن میں نہریں رواں ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان سے ان کے گناہ دور کر دے گا، اور یہ اللہ تعالےٰ کے ہاں (ان کی) بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور تاکہ وہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو، جو اللہ تعالےٰ کے بارے میں بدظنی رکھتے ہیں، انہی پر بُری گردش ہے۔ اللہ نے ان پر غضب نازل کیا ہے ان پر لعنت کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے (بھڑکتا ہوا) جہنم تیار ہے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے اور اللہ تعالےٰ کی بے پناہ (مرئی اور غیر مرئی) قوتوں کے لشکر آسمانوں اور زمین میں پھیلے ہوئے ہیں وہ (قادرِ مطلق) بڑا غالب حکمت والا ہے۔ ارشاد ہوا اے رسولؐ بے شک ہم نے تمہیں (عالمِ انسانیت پر) گواہ بنا کر بھیجا ہے (نیکوکاروں کے لئے) بشارت دینے والا اور (بداعمالوں کو عواقب سے خبردار کرتے والا اور) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ (اے لوگو) تم اللہ تعالےٰ (کی توحید) اور اس کے رسولؐ (کی رسالت) پر ایمان لاؤ، اس (کے دین) کی مدد کرو، اس کے وقار کو ملحوظ رکھو اور سحر و شام اس کی تسبیح کرو۔ اے رسولؐ یہ لوگ جو تمہارے دستِ (حق پرست) پر بیعت کرتے ہیں، وہ اللہ تعالےٰ سے ہی بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (یہ بیعت مقامِ حدیبیہ میں ببول کے نیچے ہوئی) جو بیعت شکنی کرے گا، اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

۱-۱۰ اور جو اللہ تعالےٰ سے کئے گئے عہد کا ایفا کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ اعراب

(اہلِ دیہیں سے) جو لوگ اے رسول تمہارے ساتھ نہیں جا سکے تھے (جہینہ، مزینہ، غفار، اشجع وغیرہ) عنقریب تمہارے پاس آکر (معذرت کریں گے کہ) ہمیں ہمارے مال اور اہل و عیال نے مشغول رکھا سو آپ ہمارے لئے مغفرت مانگئے۔ ان سے پوچھئے تو، کہ تم میں کون صاحبِ اختیار ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں نقصان پہچانا چاہے یا فائدہ پہچانا چاہے (تو وہ اس میں کچھ بھی دخل دے سکے) (بلکہ) اللہ تعالیٰ تو تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔ بلکہ تم نے گمان کیا کہ رسول اور مومن (جو اس کے ہمراہ تھے) اپنے گھروں کو کبھی (بعافیت) نہیں لوٹیں گے۔ یہ گمان تمہیں بڑا بھلا لگا اور یہ تمہاری بڑی بدگمانی تھی۔ اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔

○ ارشاد ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائے، ہم نے ان کافروں کی سزا کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ارض و سما کی تمام حاکمیت و شہنشاہیت اللہ تعالیٰ کی ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے گرفتارِ عذاب کر دے، اللہ تعالیٰ صاحبِ غفران ہے صاحبِ رحمت ہے۔ جب تم مالِ غنیمت کے حصول کے لئے جانے لگو گے تو یہ پیچھے رہ جانے والے کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ لے چلو، وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بدل دیں۔ انہیں کہہ دیجئے کہ تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گے یہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ہی طے فرما دیا ہوا ہے تو وہ کہیں گے (بلکہ) تم ہم سے حسد کرتے ہو۔ درآں حالیکہ وہ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ ان پیچھے رہ جانے والے بدویوں سے کہہ دیجئے (اس جہاد میں تو تم شریک نہ ہوئے اب) کہ عنقریب تمہیں ایک سخت جنگجو قوم سے جہاد کی دعوت دی جائے گی۔ تم اس سے (مسلسل) جہاد کرو گے یا (یہاں تک کہ وہ) تمہاری اطاعت قبول کرے گی۔ اگر تم (احکامِ الٰہی کی) اطاعت کرو گے تو وہ اللہ تعالیٰ تمہیں نیک اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر تم نے حسبِ سابق روگردانی کی تو وہ قادرِ مطلق تم پر دردناک عذاب نازل کرے گا۔

○ (جہاد میں عدمِ شرکت کا) نابینا، لنگڑے اور بیمار پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی حکمبرداری کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں رواں ہوں گی۔ اور جو احکامِ الٰہی سے سرتابی و سرکشی اختیار کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے دردناک عذاب دے گا۔ (بیعت الرضوان کے حوالے سے ارشاد ہوا کہ) بے شک اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر راضی ہوا جب وہ اے رسول (۱۴ سو مسلمان حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے) تیری بیعت کر رہے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر

طمانیتِ قلبی نازل کر دی اور انہیں جلد ہی فتح و نصرت سے ہمکنار کر دیا۔ اور بہت سا مالِ غنیمت بھی جو وہ حاصل کر رہے ہیں اللہ تعالےٰ صاحبِ غلبۂ عظمیٰ ہے صاحبِ حکمتِ کاملہ ہے۔ تم سے اللہ تعالےٰ نے مالِ غنیمتِ کثیر کا وعدہ کیا تھا۔ وہ تمہیں اس نے جلد ہی عنایت کر دیا، اور تم سے دشمنوں کے ہاتھ روک دیئے، تاکہ یہ اہلِ ایمان کے لئے نشانِ (امتیاز) ہو۔ اور تمہیں صراطِ مستقیم کی ہدایت کرے۔ اور بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے فتوحات ہیں، جن پر تم قادر نہ تھے البتہ اللہ تعالےٰ ۲۰۔ کے بس میں ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی قدرت تو عالمِ امکان کی ہر شئے پر محیط ہے۔

○ اگر کافر تم سے مقابلہ کرتے تو تاب نہ لا کر پیٹھ پھیر بھاگ جاتے اور پھر ان کا نہ کوئی حامی ہوتا اور نہ مددگار۔ یہ سنّتِ الٰہی ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے اور تم اللہ تعالےٰ کی سنّتِ جاریہ میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔ (اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے) جس نے وادیٔ مکّہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے۔ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر پورا پورا غلبہ دے دیا۔ اللہ تعالےٰ تمہارے سب اعمال دیکھ رہا ہے۔ یہ تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے (اطاعتِ احکامِ الٰہی سے) انکار کیا تھا۔ تمہیں مسجد الحرام میں عمرہ کرنے سے روکا۔ اور قربانی کے جانوروں کو قربان گاہ تک پہنچنے نہ دیا۔ کچھ مکّہ کے مومنین اور مومنات تھے جنہیں (تم جنگ کی صورت میں) لاعلمی میں پامال کر دیتے اور تمہیں اس طرح ان کی طرف سے نادانستہ الزام آتا۔ (ان سے اس لئے روکا گیا) تاکہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمتِ بے پایاں کا سایہ جس پر چاہے کرے۔ اور اگر کفّارِ مکّہ ان کمزور مسلمانوں سے الگ ہو گئے ہوتے تو ہم کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔ جب کفّارِ مکّہ (اپنی جاہلیت کی ضد پر اڑے رہے کہ مسلمانوں کو مسجد الحرام میں عمرہ کے لئے داخل نہیں ہونے دیں گے) تو یہ ان کا جوشِ جہالت کا جوش تھا۔ اللہ تعالےٰ نے (اپنے کرمِ بے نہایت سے) اپنے رسولؐ اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین و حوصلہ و طمانیت نازل کر دی۔ اور انہیں تقویٰ پر ثابت قدم رکھا۔ اور یہ تقویٰ و ثابت قدمی ان کے شایان بھی تھی۔ اللہ تعالےٰ کا علم تمام اشیائے کائنات پر محیط ہے۔ ارشاد ہوا بے شک اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ تم ضرور مسجد الحرام میں بے خطر داخل ہو گے، امن و سلامتی کے ساتھ سر منڈاتے بال کترتے ہوئے، اللہ تعالےٰ کے علم میں تھا جس کا تمہیں علم نہ تھا۔ پس اس نے (فتح مکّہ) سے پہلے ہی ایک قریبی فتح (فتح غزوۂ خیبر) تمہیں عطا کر دی۔

ارشاد ہوا کہ اللہ (جلّ جلالہٗ عمّ نوالہٗ کی) ذات تو وہ ہے جس نے (عالم انسانیت کے

پاس) اپنے رسولؐ (خاتم النبیین) کو (آخری کتاب) ہدایت دی اور دینِ برحق دے کر بھیجا، تاکہ وہ (اس نظامِ زندگی کو) ہر دینِ ماسبق پر غالب کر دے اور اس (حقیقتِ کبریٰ) پر اللہ تعالیٰ کی شہادت کافی ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ محمدؐ، اللہ تعالیٰ کے رسولِ (برحق ہیں) اور جو لوگ ان کی معیت و مصاحبت میں ہیں کفار کے خلاف قوی و مستحکم ہیں، تعلقاتِ باہمی میں رحم دل ہیں، تو انہیں رکوع و سجود (و قیام و قعود) میں مصروف اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشنودی کی جستجو میں مگن پائے گا، ان کے چہروں پر (پیشانیوں پر) پے در پے سجدوں کے نشان ان کی پہچان ہے۔ تورات اور انجیل میں بھی ان کا یہی وصف ہے مثل اس کھیتی کے جس نے اپنی (کونپل) نکالی پھر اس سے قوی کر دیا پھر موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی اور کاشتکاروں کو خوش کرنے لگی۔ تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو غصے میں لائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اہلِ ایمان اور نیکو کاروں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے (توریت انہیں قدوسی قرار دیتی ہے۔ انجیل میں مارک (۴:۲۶) اے۔ مین۔ کاسٹس۔ دی۔ سیڈ۔ اپان۔ دی۔ گراؤنڈ... دی سیڈ سپراؤٹس۔ اینڈ۔ گروز ٹال، ـــ میں اسی کی طرف اشارہ ہے)

سورۃ الحجرات ۴۹ | سورۃ الحُجرات مدنی ہے۔ اس کی اٹھارہ آیات ہیں اور دو رکوع۔

حجرات، حجرہ کی جمع ہے جس کے معانی کمرہ یا مکان کے ہیں، چونکہ اس سورت میں اُمہات المومنینؓ کے حجرات کا ذکر آتا ہے اس لئے اس سورت کا نام الحجرات ہے شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمٰن رحیم ہے۔

○ ارشاد ہوا اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے کسی بات میں بھی کسی طرح سبقت نہ کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی راہِ تقویٰ اختیار کرو وہ سب کچھ سنتا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔ اور نہ اس سے اونچی آواز میں بات کرو جس طرح تم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سوءِ ادبی کے سبب بے خبری میں تمہارے اعمال ہی برباد ہو جائیں۔ بے شک جو لوگ رسول اللہ کے حضور احتراماً اپنی آوازیں دھیمی کر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لئے پرکھ لیا ہے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے اور اجرِ عظیم۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ بے شک جو لوگ تمہیں حجروں سے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں سے اکثر سوچتے نہیں۔ اگر یہ کچھ وقت انتظار کر لیتے تا اینکہ تم ان کے پاس نکل کر آ جاتے، تو ان کیلئے زیادہ اچھا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ تو صاحبِ غفران ہے صاحب رحمت ہے۔ اے ایمان والو! اگر کوئی

فاسق تمہارے پاس کوئی سی خبر لائے تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں کسی قوم کو دُکھ پہنچا بیٹھو اور (حقیقتِ حال معلوم ہونے پر) تمہیں اپنے کئے پر پشیمانی ہو۔ (ولید بن عقبہؓ کو حضورؐ نے قبیلہ بنی المصطلق سے زکواۃ کی وصولی کے لئے بھیجا جب لوگ اس کے استقبال کے لئے آئے تو کسی سابقہ رنجش کی بنا پر انہیں گمان ہوا کہ وہ اس پر حملہ آور ہوں گے، وہاں سے بھاگ کر حضورؐ کی خدمت میں آئے اور ان کے ارتداد کی شکایت کی اور یہ کہ وہ زکواۃ نہیں دیں گے۔ آپ نے خالد بن ولیدؓ کو خفیہ طور پر بھیجا اور ولیدؓ کا گمان غلط ثابت ہوا۔ اس آیت کی شانِ نزول یہ واقعہ ہے) اور جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسولؐ ہے اگر وہ بہت سے امور میں تمہاری بات مانے تو تم تکلیف میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالےٰ نے تم میں ایمان کی محبت پیدا کر دی ہے اور تمہارے دلوں کو اس کی روشنی سے مزین و منور کر دیا ہے۔ اور تمہارے دلوں میں کفر، نافرمانی اور معصیت سے کراہت ڈال دی ہے۔ ہدایت یافتہ لوگوں کا گروہ یہی ہے۔ یہ ان پر اللہ تعالےٰ کا فضلِ بے پایاں ہے اور نعمتِ (غیر مترقبہ) اللہ تعالےٰ صاحبِ علم ہے اور صاحبِ حکمت ہے۔

○ ارشاد ہوا۔ اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں برسرِ پیکار ہوں تو ان میں صلح کرا دو۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرتا ہے، تو اس سے جنگ کرو جو زیادتی کرتا ہے تا اینکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ پس اگر وہ رجوع کرے تو فریقین کے مابین عدل سے صلح کرا دو۔ اور انصاف پسند (منصف) بنو، اللہ تعالےٰ یقیناً منصفوں کو پسند کرتا ہے۔ (منصفوں سے محبت کرتا ہے۔) (یہ امر شک و شبہ سے بالا ہے) مومن بھائی بھائی ہیں اپنے بھائیوں کے مابین (اگر الجھاؤ

۱۰۔ ہو جائے) صلح کرا دیا کرو۔ راہِ تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

○ ارشاد ہوا اے ایمان والو! کوئی قوم دوسری کا تمسخر نہ اُڑائے، عجب نہیں وہ ان سے بہتر ہو، نہ عورتیں دوسری عورتوں کا استہزا کریں، کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں، باہم طعنہ زنی نہ کرو (ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ) اور نہ ایک دوسرے کے بُرے لقب تجویز کرو، ایمان لانے کے بعد بُرا نام فسق ہے اور جو باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔ اے ایمان والو بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو کیونکہ بعض ظن گناہ ہیں۔ دوسروں کے بھید کی جاسوسی نہ کرو، نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بے شک اللہ تعالےٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم والا ہے۔

ارشاد ہوا۔ اے بنی نوعِ انسان! ہم نے ایک مرد اور ایک عورت سے تمہاری تخلیق کی۔

اور تمہارے شعوب اور قبائل بنائے (معاشرے کی بنیادی اکائی عشیرہ ہے، عشائر کے بعد فصیلہ ہے، فصائل کے بعد افخاذ ہیں، افخاذ کے بعد بطون، بطون کے بعد عمارہ، پھر قبائل اور پھر شعوب) تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، (نسب وجۂ تفاخر نہیں) اللہ تعالیٰ کے نزدیک گرامی ترین (معزز ترین) وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ شعار ہے۔ اللہ تعالیٰ بلاشبہ علم و خبر کی تمام وسعتوں پہ محیط ہے۔

○ ارشاد ہوا یہ بدوی کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لے آئے، انہیں کہہ دیجئے کہ تم کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں اور ابھی تک ایمانِ حقیقی تمہارے دلوں میں نہیں اُترا، اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے (رسولؐ برحق) کے سامنے سرِ اطاعت جھکا دو تو اللہ تمہارے اعمالِ صالحہ کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ تو صاحبِ غفران ہے صاحبِ رحمت ہے۔ بے شک سچے مسلمان تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر اور اس کے رسولؐ کی رسالت پر ایمان لائے۔ پھر اس میں شک نہ کیا۔ (راہِ حق میں) اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا۔ یہی لوگ صاحبِ صدق (ویقین) ہیں

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دین داری جتلاتے ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ تو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو کچھ بھی ہے ہر چیز کو جانتا ہے۔ اے رسولؐ یہ لوگ تجھ پر احسان جتلاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ انہیں کہہ دیجئے کہ مجھ پر اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ، بلکہ یہ تم پر اللہ تعالیٰ نے احسانِ (عظیم) کیا ہے کہ ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی ہے۔ اگر تم سچ کہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو اسرارِ غیبی ہیں انہیں بخوبی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

سورۃ قٓ ۵۰

سورۃ ق مکی ہے، اس کی پینتالیس آیات ہیں اور تین رکوع۔

چونکہ یہ سورت حرفِ مُقطّع ق سے شروع ہوتی ہے اس لئے یہ سورۃ ق ہے۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

○ ق (حروفِ مقطّعات میں سے ہے۔ لایعلم تاویلہ الا اللہ) اس قرآنِ مجید کی قسم جو سرچشمہ مجد و شرف ہے بلکہ یہ لوگ تعجب کرتے ہیں کہ انہی میں سے ان کے پاس مُنذر (عواقبِ اعمال سے ڈرانے والا) آیا۔ کفّار کہتے ہیں یہ تو ایک عجیب بات ہے۔ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے۔ یہ بازگشت تو بعید از قیاس ہے۔ (ان نادانوں کو علم نہیں) ہمیں بخوبی علم ہے۔ جو (حصّہ) زمین (ان کے اجسام میں سے) کم کرتی ہے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں

سب کچھ محفوظ ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ ان منکرینِ حق نے (جب انہیں تعلیماتِ حقانی پہنچیں) حق کی تکذیب کی اور وہ اپنے ذہنی الجھاؤ میں پڑے رہے ہیں۔ کیا یہ لوگ اپنے سروں پر آسمان کو نہیں دیکھتے۔ ہم نے اسے کس طرح بنا دیا ہے؟ اور ہم نے اسے (گوناگوں جمالیاتی خوبیوں سے) آراستہ کر دیا ہے، اس میں کوئی شگاف (خلل) نہیں ہے۔ ہم نے زمین (کی وسعتوں) کو پھیلا دیا ہے اس میں مضبوط پہاڑ ڈال دیئے ہیں۔ اور اس میں ہر قسم کی خوشنما نباتات اگائیں۔ اس میں ہر (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرنے والے بندے کے لئے بصیرت ہے۔ اور نصیحت ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے بلندیوں سے (آسمانوں سے) برکت والی بارش برسائی، پھر اس کے ذریعے سے (نباتات، باغات اور اناج جس کے کھیت کاٹے جاتے ہیں) اور لمبی لمبی کھجوریں جن کی گیلیں ۱۰۔ بڑی گھتی ہوئی ہیں (جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں) یہ رزق ہے بندوں کے لئے، (بارانِ رحمت سے) ہم مردہ بستی کو زندہ کرتے ہیں۔ اسی طرح روزِ حشر (انسانوں کو) قبروں سے باہر نکلنا ہوگا۔ ارشاد ہوا (ان کفار کی تکذیبِ آیاتِ الٰہی کوئی نئی بات نہیں ہے) ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے، رس والوں نے (کوئیں والے، ان کا شہر یمامہ تھا۔ قوم ثمود ہی سے تھے) اور ثمود (سامی قوم جس کا مورثِ اعلیٰ ثمود تھا۔ ثمود بن جشر بن ارم بن سام بن نوح) فرعون اور قوم لوط بن والوں (ایکہ والے بن والے۔ ایک ظالم قوم عرب سے شام کے راستے میں آباد تھی) اور تُبّع (زید بن یحال کی قوم۔ تُبّع یمن کے بادشاہوں کا لقب بھی تھا) سب نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی تکذیب کی سو میرا عذاب کا وعدہ سچا ہوا۔ (کیا ان کا گمان ہے کہ) ہم پہلی تخلیق سے تھک گئے ہیں، نہیں بلکہ یہ اہلِ کفر و طغیان خلقِ جدید کے بارے میں شک میں گرفتار ہیں۔

○ ارشاد ہوا بے شک ہم نے (ہی) انسان کو پیدا کیا اور اس کے دل (و دماغ میں) میں جو وساوس گزرتے ہیں ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ ہم اس سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ جب (کراماً کاتبین) دائیں اور بائیں بیٹھے اس کی نیکی اور بُرائی کے کام لکھتے جاتے ہیں، وہ جو بات بھی منہ سے نکالتا ہے (اسے ریکارڈ کرنے کے لئے) ایک نگہبان مستعد ہوتا ہے۔ (انسان کتنا ہی ٹالنا چاہے) سکرات الموت (موت کی بے ہوشی) ضرور آ کر رہے گی۔ (بالحق ہے) تو اسی سے ۲۰۔ گریز کرتا تھا۔ صُور میں پھونکا جائے گا، عذاب کے وعدے کا دن یہی ہے۔ ایک فرشتہ اسے ہانک کر لے جا رہا ہوگا (بسبب سوء اعمال) اور دوسرا اس کے اعمالِ خیر پر گواہی کے لئے ساتھ ہوگا (ارشاد ہوگا)

کہ بے شک تو روزِ قیامت کے بارے میں غفلت میں تھا۔ ہم نے تیرا پردۂ (غفلت) دُور کر دیا پس آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اس کا ساتھی کہے گا یہ اس کا اعمالنامہ ہے جو میرے پاس تیار ہے ارشاد ہوگا (سائق اور شہید) ہر ناسپاس گزار سرکش کو جہنم میں ڈال دو۔ جو راہِ خیر سے روکتا تھا نافرمانی میں حد سے متجاوز تھا اور (دینِ حق میں) شک کرنے والا، اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتا تھا۔ اسے عذابِ شدید میں مبتلا کر دو۔ اس کا ساتھی کہے گا۔ اے ہمارے پروردگار میں نے اسے سرکش نہیں بنایا بلکہ وہ خود ہی گمراہی میں دور نکل گیا تھا۔ (وہ منکرِ احکامِ الٰہی اس سے بحث کرے گا) اس پر ارشاد ہوگا کہ میرے سامنے بحث و تکرار نہ کرو۔ اور میں عذاب کا وعدہ (انتباہ) تمہاری طرف ہی بھیج چکا تھا۔ ہمارے ہاں کی بات (فیصلہ) بدل نہیں جاتی، اور نہ میں بندوں کے لئے ظلّام ہوں۔ (بہت زیادہ ظلم کرنیوالا)
۳۰۔ روزِ محشر وہ دن ہوگا جب دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟ اور وہ کہے گی کیا کچھ اور (مجرم قابلِ سزا) بھی ہیں؟

○ ارشاد ہوا کہ پھر بہشت اہلِ تقویٰ کے قریب لائی جائے گی۔ ان میں فاصلہ نہیں ہوگا۔ ارشاد ہوگا کہ یہی ہے (وہ انعام) جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ (ہر اس نیکوکار انسان کے لئے ہے) جو اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہے اور (حقوق اللہ اور حقوق العباد کی) حفاظت کرنیوالا ہے اور اَن دیکھے اللہ الرحمٰن سے خشیت رکھتا ہے اور اس کے حضور قلبی انابت سے پیش ہوتا ہے۔ ارشاد ہوگا بہشت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا دن ہے۔ اہلِ بہشت کو وہاں ہر مرغوبِ خاطر چیز ملے گی۔ اور ہمارے پاس ان کے لئے اجرِ مزید بھی ہے۔

○ ارشاد ہوا ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں (کفر و جحود کی سزا میں) ہلاک کر دیں جو (اہلِ مکہ سے قوی تر تھیں۔ انہوں نے شہر شہر چھان مارا کیا ان کے لئے کوئی جائے پناہ بھی ہے؟ یقیناً (منکرینِ حق کے اس انجام میں) اس شخص کے لئے، بڑی عبرت و موعظت ہے جس کے پاس قلبِ سلیم ہے یا جو حضورِ قلب سے (آیاتِ بینات کی طرف) متوجہ ہوتا ہے۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے مابین کائناتِ ہستی کی تخلیق چھ ایام (ادوار) میں کی۔ اور ہمیں (اس مہتم بالشان کام کی تخلیق پر) تکان نہیں ہوئی۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ ان منکرینِ حق کی (دل شکن) باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے پروردگار کی تسبیح اس کی تحمید کے ساتھ طلوعِ شمس سے قبل، غروبِ شمس سے قبل، اور کچھ رات میں بھی
۴۰۔ بیان کیجئے، اور نماز کے بعد بھی۔ اور توجہ سے سنیئے، جس روز منادی کرنے والا، مکانِ قریب سے

پکارے گا۔ (اس دن) اس چیخ کو حق کے ساتھ سب سن لیں گے۔ یہ قبروں سے نکل پڑنے کا دن ہو گا۔ یقیناً ہم ہی زندگی عطا کرتے ہیں، ہم ہی موت طاری کرتے ہیں، اور ہماری طرف (ہی) سب کی بازگشت ہے۔ (قیامت کے دن) ان پر سے زمین پھٹ جائے گی وہ تیزی سے دوڑ کر نکل پڑیں گے یہی جمع کرنا ہے اور یہ ہم پر بڑا سہل ہے۔ (یہ جو حشر نشر کے بارے میں کہہ رہے ہیں) ہم اس سے بخوبی باخبر ہیں، تم اے رسولؐ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو، قرآن مجید کی نصیحت و موعظت ان لوگوں کو پہنچاتے رہیئے جو اللہ تعالےٰ کے وعدۂ عذاب سے خائف ہیں۔

سورۃ الذّاریات ۵۱

سورۃ الذّاریات مکّی ہے اس کی ساٹھ آیات اور تین رکوع ہیں۔

سورۃ الذّاریات ان ہواؤں کو کہتے ہیں جو بخارات اٹھاتی ہیں۔ اس سورت کے ابتدائی کلمات میں ان کا تذکرہ ہے اس لئے اس سورت کا یہی نام ہوا۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا، ان ہواؤں کی قسم ہے جو (آبی بخارات کو) اڑاتی ہیں، پھر ان بادلوں کی جو بارش کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں، پھر قسم ان کشتیوں کی جو نرم خیز ہوا میں آہستہ آہستہ چلتی ہیں، پھر ان فرشتوں کی (جو حسبِ ارشادِ الٰہی) تقسیم کرنے والے ہیں، جس قیامت کا تمہیں وعدہ دیا جاتا رہا ہے وہ یقیناً وعدۂ صادق ہے۔ اور سزا و جزا کی میزان ضرور قائم ہوگی اور (مختلف) رستوں والے آسمان کی قسم، بے شک تم ایک اختلافی بات میں (قیامت کے بارے) پڑے ہوئے ہو، حق سے وہی بہکتا ہے جو (ازل سے) گمراہ ہے اٹکل پچو چلانے والے مارے گئے جو اپنی غفلت کا شکار ہیں۔ دریافت کرتے ہیں بدلے کا دن کب آئے گا؟ وہ دن جب انہیں آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ اپنے فتنوں کی سزا پاؤ، اسی (عذاب) کو تم بہ عجلت چاہتے تھے۔

○ ارشاد ہوا اہل تقویٰ (لہلہاتے) باغات اور (فرحت بخش) چشموں میں ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف سے عطا کردہ انعامات حاصل کر رہے ہوں گے۔ وہ اس سے پہلے (حیاتِ دنیا میں) نیکوکار تھے۔ وہ (عبادت گزار لوگ) رات کا تھوڑا حصہ سوتے تھے۔ اور صبحوں کو وہ اللہ تعالےٰ سے مغفرت مانگتے تھے۔ ان کے (مملوکہ) اموال میں سائل اور محتاج کا حق ہوتا تھا۔ اہل یقین کے لئے روئے زمین میں آیاتِ معرفتِ الٰہی ہیں۔ معرفتِ حق کی نشانیاں تمہارے نفسوں میں بھی ہیں کیا تم میں بصیرت نہیں؟

○ تمہارا رزق آسمان میں ہے اور وہ بھی جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے (آفات و تعذیب)

آسمان وزمین کا پروردگار گواہ ہے کہ قرآن مجید برحق ہے ٹھیک اسی طرح جیسا کہ تم باتیں کرتے ہو۔ اے رسولؐ کیا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ہے؟ جب وہ (دو فرشتے) ابراہیمؑ کے ہاں پہنچے تو اسے سلام کہا۔ اس نے سلام کا جواب دیا اور یہ خیال کیا یہ لوگ اجنبی سے ہیں۔ پھر وہ چپکے سے اپنے اہلِ خانہ کی طرف گیا اور ایک موٹا بچھڑا تلا ہوا لے آیا۔ پھر اس نے اسے ان کے سامنے لا رکھا۔ (جب انہوں نے اس کی طرف کوئی رغبت نہ کی تو پوچھا) کیا تم اسے کھاتے نہیں؟ اس نے دل میں خوف محسوس کیا۔ فرشتوں نے کہا اے ابراہیمؑ خوف نہ کھا۔ اور انہوں نے اسے دانش ور بیٹے کی بشارت دی۔ (ان کی بیوی سارہ پسِ پردہ یہ باتیں سن رہی تھی) وہ چلاتی ہوئی آگے آئی اور اپنا منہ پیٹ لیا اور
پ ۲۷ ۳۰۔ کہا کیا بڑھیا بانجھ (لڑکا جنے گی؟) فرشتوں نے کہا تیرے پروردگار نے یونہی فرمایا ہے۔ وہ (سرچشمۂ) حکمت ہے وہ (منبعِ) علم و دانش ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا اے رسولو (فرشتو!) تمہارا اصل مقصد کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں ایک قوم (قومِ لوطؑ پر عذاب نازل کرنے کے لئے) بھیجا گیا ہے تاکہ ان پر سنگِ گِلی کی بارش کردیں جو تمہارے پروردگار کی طرف سے حد سے بڑھنے والوں کے لئے مقرر ہو چکا ہیں۔ پس ہم نے ان میں سے مومنوں کو نکال لیا (بچا لیا) اور وہاں ہم نے مسلموں کے لئے ایک گھر کے (حضرت لوطؑ) سوا کوئی گھر نہ پایا۔ اور (اس واقعہ میں) ہم نے دردناک عذاب سے خوف کھانے والوں کے لئے ایک (درسِ) عبرت چھوڑا ہے۔

○ ارشاد ہوا اور موسیٰؑ کے قصے میں بھی درسِ عبرت ہے جب ہم نے اسے فرعون کے پاس صریح معجزات (واضح دلائل) کے ساتھ بھیجا۔ سو اس نے اپنی قوت کے (زعم میں) روگردانی
۴۰۔ کی اور کہنے لگا، کہ (موسیٰؑ) جادوگر یا دیوانہ ہے۔ سو ہم نے اس پر اور اس کے لشکر پر گرفت کی اور انہیں دریا میں پھینک دیا، اور اس نے کام ہی قابلِ ملامت کیا تھا۔ اور قومِ عاد (کے قصے میں) ہم نے ان پر بادِ بے منفعت (سخت آندھی) بھیجی جو جس شے پر گزرتی اسے بوسیدہ ہڈیوں کی طرح چورہ چورہ کر دیتی اور ثمود کے قصے میں بھی درسِ عبرت ہے، جب ان سے کہا گیا کہ وقتِ معیّن (تک حیاتِ دنیا سے) بہرہ مند ہو جاؤ، تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی تو انہیں صاعقہ (بجلی کی کڑک) نے آن پکڑا اور وہ (عالمِ بیچارگی میں) سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ پس پس نہ تو وہ (اس قعرِ مذلت سے) اٹھ ہی سکے اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے۔ (اسی طرح) قومِ نوحؑ کا واقعہ (ہلاکت و عبرت) ہے بے شک وہ ایک نافرمان قوم تھی۔

ارشاد ہوا آسمانوں کو ہم نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اور ہم وسیع القدرت ہیں۔ اور

ہم نے ہی زمین کو بچھا دیا، ہم ہموار و سہل گسترانندہ ہیں۔ اور ہم نے ہر شئے کو زوج زوج پیدا کیا۔
تاکہ تم (عظمت و حکمت تخلیق پر) غور کرو۔ ارشاد ہوا اے رسولؐ انہیں کہو کہ بس تم سب کے سب
۵۰۔ ماسوا اللہ سے منہ موڑ کر) اللہ تعالےٰ کی طرف بھاگو اس کے سوا کوئی معبود نہ بناؤ، میں تمہاری بداعمالیوں
پر اللہ تعالےٰ کے عذاب سے تمہاری برملا تنذیر کرتا ہوں۔ ارشاد ہوا اسی طرح ان سے پہلوں کے
پاس بھی جب رسول آیا تو انہوں نے یہی کہا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔ کیا یہ (نسل در نسل) اس کی
وصیت کرتے چلے آرہے ہیں بلکہ یہ تو خود ہی سرکش و نافرمان ہیں۔ پس اے رسولؐ تم ان سے روگردانی اختیار
کرلو (ان کی پرواہ نہ کرو) تم پر ان (کی سرکشی کا) الزام نہیں ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ لوگوں کو نصیحت کرتے رہیئے، بے شک اہلِ ایمان کو نصیحت
نفع بخش (سودمند) ہے اور ہم نے عالمِ جنات و عالمِ انسانیت کی تخلیق (عبادت بالتسخیر یا عبادت
بالاختیار یا دونوں لحاظ سے) صرف اپنی عبادت (و خدمت) کے لئے کی ہے۔ مجھے ان سے کسی
رزق کی طلب نہیں ہے اور نہ طعام کی۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ہی بڑا روزی رسان ہے اور توانا و زورآور
ہے۔ ارشاد ہوا پس ظالموں کے لئے بھی عذاب کی نوبت (پیمانہ) مقرر ہے جس طرح ان کے
ساتھیوں کی نوبت مقرر تھی۔ یہ (عذاب میں) عجلت کا مطالبہ نہ کریں۔ پس منکرینِ قیامت کو
۶۰۔ (عذاب) کے لئے وائے ہے (مصیبت ہے، ہلاکت ہے) اس دن جس کا ان سے وعدہ کیا
جاتا ہے۔

سورۃ الطور ۵۲

سورۃ الطور مکّی ہے اس کی انچاس آیات ہیں اور دو رکوع۔

اس سورت کی ابتداء طورِ سینا کی قسم سے ہوئی ہے جس پہاڑ پر حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل
ہوئی، اس لئے اس کا نام طور ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ قسم ہے (کوہِ) طور کی (کوہِ طور گواہ ہے) اور کتاب کی جو اوراقِ کشادہ میں لکھی ہوئی
ہے (لوحِ محفوظ) اور قسم ہے بیت المعمور (آباد گھر آسمان پر فرشتوں کے طواف کا کعبہ) کی۔ اور
اونچی آسمانی چھت کی اور متلاطم سمندر کی (پُرجوش سمندر کی) کہ تمہارے پروردگار کا عذاب (نافرمانوں
۱۰۔ پر) ہو کر رہے گا، اسے کوئی نہیں ٹال سکے گا۔ جس روز آسمان جنبشِ پیہم سے کپکپانے لگے گا۔
اور پہاڑ تیزی سے چلنے لگیں گے۔ پس اس روز دینِ حق کی تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی
ہے۔ جو بے مقصد بات چیت میں لگے، کھیل رہے ہیں، جس دن انہیں نارِ جہنم کی طرف بُری طرح

قال فما خطبکم ۲۷

دھکیلا جائے گا، (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہ آگ ہے جسے تم دنیا میں جھٹلاتے رہے تھے۔ کیا یہ جادو ہے یا تمہیں کچھ سوجھ نہیں پڑتا۔ اس میں داخل ہو جاؤ، اب یکساں ہے خواہ تم صبر کرو یا نہ کرو، (تمہیں اس میں جلنا ہے) تمہیں تو ویسا بدلہ دیا جائے گا جیسا تم کرتے تھے۔ (ان کے برخلاف) اہلِ تقویٰ بوستانوں اور نعمت گاہوں میں ہوں گے۔ عطایائے پروردگار پر شادماں ہوں گے۔ اور اس پر کہ ان کے پروردگار نے انہیں جلتی ہوئی آگ کے عذاب سے بچا لیا۔ ارشاد ہوگا اپنے نیک اعمال کی جزا کے طور پر یہاں کے خوشگوار خورد و نوش سے لطف اٹھاؤ۔ صف در صف بچھے تختوں پر تکیے

۲۰۔ لگائے ہوئے نہایت آسودگی سے ان کی نشست ہوگی اور غزال چشم حوریں ان کی زوج ہوں گی۔ اور جو لوگ اہلِ ایمان ہیں، اور ان کی ذریات نے قبولیت و استقامتِ ایمانی میں ان کا ساتھ دیا، ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ شامل کر دیں گے۔ اور ان کے اعمال سے کچھ بھی کم نہیں کریں گے۔ ہر شخص اپنے اعمالِ گزشتہ کے بدلے گروی ہے۔ ہم انہیں زیادہ پھل اور گوشت حسبِ طلب و آرزو دیں گے۔ وہ ایک دوسرے کی جانب اس شراب کے جام بڑھا رہے ہوں گے جس میں نہ تو لغویت ہے نہ گناہ کا کام (تنازعو (الکاس) کے معنی تعاطوھا) اور ان کی خدمت کیلئے مضبوط موتیوں کی طرح صاف ستھرے غلمان ہوں گے وہ باہم متوجہ ہوں گے اور گفتگو کریں گے کہ ہم قبل ازیں اپنے گھر والوں میں ڈرا کرتے تھے (کہ روزِ حشر ہمارے ساتھ کیا ہوگا؟) پس اللہ تعالےٰ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں (نارِ دوزخ کی) لُو سے بچا لیا۔ بے شک ہم قبل ازیں اس سے دُعا کرتے تھے، وہی احسان کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ پس اے رسولؐ تم انہیں نصیحت برابر کرتے رہو۔ نہ تم اپنے پروردگار کے فضل سے کوئی کاہن ہو نہ مجنون۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ شاعر

۳۰۔ ہے۔ ہم تو اس کے لئے ریب المنون (ریب گردش منون زمانہ۔ گردشِ زمانہ) کا انتظار کر رہے ہیں کہہ دیجئے (بہتر ہے) انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں (کہ خود تمہارا انجام کیا ہونا ہے؟) کیا ان کی عقلیں ان کی یہ رہنمائی کرتی ہیں یا یہ ہیں ہی سرکش و خودسر قوم؟ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ (قرآنِ مجید) خود ہی بنا لیا ہے؟ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ ایمان لانا نہیں چاہتے۔ (اگر ایسا ہے) اور یہ اپنے وعدے میں سچے ہیں تو یہ لوگ اس کلام کے مثل کوئی کلام ہی لے آئیں، کیا یہ خود ہی بغیر کسی خالق کے پیدا ہوئے ہیں یا وہ خود ہی خالق ہیں؟ کیا آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں کی تخلیق انہوں نے کی ہے؟ یہ تو باور ہی نہیں کر سکتے! کیا انہی کے پاس تمہارے پروردگار کی (رحمتوں کے) خزانے ہیں، یا وہ ان پر بطور داروغہ مقرر و مسلط ہیں؟ کیا ان کے پاس

کوئی سُلَّم (سیڑھی) ہے جس کے ذریعے سے یہ (آسمان کی) باتیں سن لیتے ہیں۔ پس جو یہ باتیں سن آتا ہو وہ کوئی واضح دلیل لائے۔ کیا اللہ تعالےٰ کے لئے تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے؟ ہم کیا تم ان سے معاوضہ طلب کر رہے ہو کہ وہ اس تاوان کی گرانباری سے دبے جا رہے ہیں، کیا ان کے پاس علمِ غیب ہے کہ وہ خود ہی لکھ لیتے ہیں، کیا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں۔ تو (جان لیں کہ) جو منکرینِ حق ہیں وہی اس چال میں پھنس جائیں گے۔ کیا اللہ تعالےٰ کے سوا ان کا کوئی اور معبود ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے شرک سے پاک ہے۔ (ان کی قساوتِ قلبی کا یہ حال ہے کہ اگر عذاب کے طور پر) آسمان سے گرتا ہوا کوئی ٹکڑا دیکھیں تو کہیں گے کہ تہ بہ تہ بادل ہے۔ ارشاد ہوا انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے تا اینکہ انہیں وہ دن درپیش ہو جس میں ان کے ہوش اڑ جائیں۔ وہ دن جس دن ان کے داؤ باطل ہو جائیں گے اور انہیں کہیں سے مدد نہیں ملے گی۔ اور ان ظالموں کو اس عذاب کے علاوہ بھی عذاب (بصورت قحط، قتل، ہزیمت) بھگتنا ہوں گے۔ لیکن ان کی اکثریت اس سے بے خبر ہے۔ اے رسولؐ اپنے پروردگار کے حکم کا انتظار کیجئے۔ تم ہماری نگہداشت میں ہو۔ اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح میں لگ جاؤ، جب اٹھا کیجئے، رات کے کسی حصّے میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی۔

سورۃ النجم ۵۳ | السورۃ النجم مکی ہے۔ اس کی باسٹھ آیات ہیں اور تین رکوع۔

نجم عربی زبان میں ستارے کو کہتے ہیں اس سورت کی ابتدا نجم کی شہادت سے ہوئی ہے اس لئے یہی نام ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا ڈوبتے ستارے شاہد ہیں (کہ وہ صبحِ عالم تاب کے پیام بر ہیں) کہ تمہارا رفیق (رسول کریمؐ) نہ تو بھٹکا ہے نہ بہکا ہے وہ اپنی خواہشِ نفسانی سے تو بولتا نہیں، یہ تو وحی ہے جو اس کو کی جاتی ہے اسے ایک بڑے طاقتور (جبرئیلؑ) نے تعلیم دی ہے، وہ توانا مستوی القامت ہو کر اصلی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور وہ آسمان سے بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ قریب ہوا اور بہت ۱۔ نزدیک ہوا۔ اور (ان کے مابین) دو کمانوں یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ اور پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے بندے پر نزولِ وحی کیا (کلمۂ تفخیم ہے) دل نے جو دیکھا تھا، جھوٹ نہیں کہا تھا (مشاہدے میں چشمِ بصارت اور قلبی بصیرت میں مکمل ہم آہنگی تھی) پھر اس کے مشاہدے کے بارے میں تم نزاع کرتے ہو؟ اور اس نے (رسولؐ نے) اسے ایک بار اور بھی دیکھا ہے۔

قال فما خطبکم ۲۷

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس (سدرہ بیری یا اس طرح دکھائی دینے والا درخت وہ مقام جہاں عالمِ ناسوت کی حد ختم ہوتی ہے اور عالمِ لاہوت کی شروع ہوتی ہے) اس کے قریب جنت الماویٰ (پرہیزگاروں کا ٹھکانہ ہے) جب سدرہ پر (تجلیاتِ الٰہی) چھا رہے تھے۔ رسول کریمؐ کی نگاہِ پاک نہ تو دائیں بائیں ہٹی اور نہ حد سے آگے بڑھی، (انوارِ حقانی پر جمی رہی) یقیناً رسول کریمؐ نے کائنات کے پروردگارِ مطلق کے عجائبات کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

۲۰۔ ارشاد ہوا۔ کیا تم نے کبھی (دیویوں) لات، عزیٰ اور منات جو تیسری اور درجے میں دوسری ہے (اللات الالٰہ کی، عزیٰ عزیزہ کی منات شاید منیہ اس کا مادہ ہو) کے بارے میں بھی غور کیا ہے؟ کیا تم اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لئے (اللہ تعالےٰ کے لئے) بیٹیاں؟ یہ تو بڑی ہی بے ڈھب (بھونڈی / نامنصفانہ) تقسیم ہے (لات، عزیٰ اور منات) یہ تو صرف نام ہی ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ چھوڑے ہیں، اللہ تعالےٰ نے اس پر کوئی سند بھی نہیں وحی کی یہ تو اٹکل پچو چلا رہے ہیں اور خواہشاتِ نفسانی کے بندے ہیں۔ درآں حالیکہ ان کے پروردگار کی جانب سے پورا نظامِ ہدایت آچکا ہے۔ کیا کہیں انسان کو وہی مل جاتا ہے جس کا وہ متمنی ہو؟ آخرت اور دنیا کی ہر آرزو پوری کرنا یا نہ کرنا اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں۔ جن کی سفارش کسی کے کچھ بھی کام نہیں آتی اِلّا اس کے کہ اِذنِ الٰہی ہو جس کے لئے وہ چاہے اور جسے وہ پسند کرے۔

○ ارشاد ہوا بے شک وہ لوگ جنہیں آخرت پر ایمان نہیں ہے وہ فرشتوں کے نام عورتوں پر رکھتے ہیں حالانکہ انہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے محض اٹکل پر چل رہے ہیں اور اٹکل حق بات کی جگہ بالکل پُر نہیں کر سکتی۔ (قطعاً حق کا بدل نہیں ہے) جو ہماری موعظت سے روگردانی کرتا ہے اور صرف دنیوی زندگی اس کا مقصود ہے، اے رسولؐ! اس سے اعراض کیجئے، ان نادانوں کی رسائی ہی یہیں تک ہے بلاشبہ تیرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ

۳۰۔ سے بھٹکا ہوا ہے اور اسے بھی خوب جانتا ہے جو راہِ راست پر ہے۔

ارشاد ہوا آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب اللہ جل جلالہٗ کے قبضۂ اختیار میں ہے تاکہ وہ سزا دے ان کو جنہوں نے اعمالِ بد کا ارتکاب کیا اور جزا دے اچھی ان لوگوں کو جنہوں نے اعمالِ حسنہ سرانجام دیئے۔ وہ جو کبیرہ گناہوں اور فواحش سے اجتناب کرتے ہیں مگر صغیرہ گناہ (ہلکے ہلکے گناہ) اس سے مستثنیٰ ہیں۔ (س) تمہارا

پروردگار بڑا وسیع المغفرت ہے۔ وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب کہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا تھا۔ جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بطور جنین (بچہ جب تک بطن مادر میں رہے) رہے تو تم اپنے آپ کو مقدّس و پاکیزہ نہ ٹھہراؤ۔ اللہ تعالےٰ ہی اہلِ تقویٰ کو خوب جانتا ہے بھلا تم نے اس کو دیکھا ہے جس نے روگردانی اختیار کی، خیرات میں مالِ قلیل دیا اور پھر رُک گیا (ولید بن مغیرہ نے اسلام لانے کا ارادہ کیا پھر رک گیا اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے)۔ کیا اسے غیب کا علم حاصل ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے (ملامت کرنے والوں کی اسلام قبول کرنے پر طنزا تنی موثر کیوں ہے) ارشاد ہوا کیا ان کو (اہلِ مکہ کو) موسیٰؑ کے صحیفوں کی خبر نہیں پہنچی۔ اور ابراہیمؑ کے صحیفوں کی جس نے اپنے وعدے کا ایفا کیا۔ کہ کوئی کسی کے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہوگا (کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔)

۴۰۔ اور یہ کہ انسان کو اپنی ہی سعی کا نتیجہ (ثمر) ملے گا۔ اور یہ کہ اس کی کوشش جلد دیکھ لی جائے گی پھر اسے اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ سب کی تمہارے پروردگار کی طرف بازگشت ہے۔ اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے وہی رُلاتا ہے، اور یہ کہ وہی موت وارد کرتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے۔ اور یہ کہ اس نے (رحم مادر میں) ایک نطفے کے ٹپکانے سے نر و مادہ زوج زوج پیدا کئے۔ اور یہ کہ دوبارہ پیدائش بھی اس کی ذمہ داری ہے اور یہ کہ وہی (بے نواؤں کو) غنی اور سرمایہ دار کر دیتا ہے اور یہ کہ وہی اس ستارے شعریٰ کا بھی پروردگار ہے (جسے بنی خزاعہ پوجتے تھے اور اسے موسم بہار کی رنگینیوں اور مسرتوں کا نقیب سمجھتے) اور یہ کہ اسی صاحبِ قوت و جبروت نے عادِ اولیٰ (عاد، ثمود عادِ ثانی

۵۰۔ کہلاتے تھے) کو ہلاک کر دیا اور ثمود کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ اور ان سے پہلے نوحؑ کی نافرمان قوم کو برباد کر دیا۔ کیونکہ وہ ظلم و طغیان میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ (اور یہ کہ قومِ لوطؑ کی بستی سدوم وغیرہ، موتفکات وہ ہوائیں جو زمین کو تلپٹ کر دیں۔ موتفکہ اہوئی تلپٹ ہوئیں ہوئیں بستیاں) تباہی نے انہیں پوری طرح گھیر لیا۔ (اپنی پیٹ میں لے لیا) تو تم اپنے پروردگار کی کن کن کرشموں اور قدرتوں میں شک کروگے؟ یہ رسولؐ بھی پہلے نذیروں میں سے ایک نذیر (اعمال کے عواقب پر سے متنبہ کرنے والا۔ ڈرانے والا) ہے۔ (ساعتِ قیامت) قریب آنے والی، قریب آ پہنچی ہے اللہ تعالےٰ کے سوا اسے کوئی ہٹانے والا نہیں ہے۔ کیا تم اس کلام پر تعجب کرتے ہو؟ اور اس کا

۶۱۔ مضحکہ اڑاتے ہو اور (اپنے بُرے کرتوتوں پر) آہ و بکا نہیں کرتے (اپنے کبر و نخوت کے سبب سے غفلت میں ہو (تمہاری بہتر عاقبت اس میں ہے کہ) بارگاہِ ربّ العزت میں سجدہ ریز ہو جاؤ اور اسی کی عبادت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دو۔

قال فما خطبکم ۲۷

سورۃ القمر ۵۴ | سورۃ القمر مکی ہے اس کی پچپن آیات ہیں اور تین رکوع۔

عربی میں قمر کہتے ہیں غالب آنے اور جیتنے کو کہتے ہیں چونکہ چاند ستاروں کو خیرہ کر کے ان پر غالب آجاتا ہے اس لئے قمر ہوا۔ لفظ قمر اس سورت کی پہلی آیت میں ذکر ہوا ہے اس لئے اس سورت کا نام القمر ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا قیامت نزدیک آپہنچی اور چاند شق ہو گیا۔ اگر یہ منکرینِ حق کوئی معجزہ دیکھ لیتے ہیں (یہاں معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے) تو اس سے اعراض کرتے ہیں، اور یہ کہتے ہیں کہ یہ جادو تو ہمیشہ سے چلا آرہا ہے (یا جلد زائل ہونے والا ہے) ان لوگوں نے تنزیلاتِ ربانی کو جھٹلایا اور اپنی خواہشاتِ نفسانی کی اتباع کی (اللہ تعالےٰ کے ہاں) ہر امر کے لئے ایک وقت مقرر ہے ان کے علم میں ماضی کے واقعات آچکے ہیں، جن میں انتباہ اور سامانِ عبرت ہے۔ ان میں دانش کا اونچے سے اونچا معیار ہے لیکن منکرینِ حق کے لئے تنذیرات غیر موثر ہیں۔

اے رسولؐ ان سے اعراض کیجئے۔ (پھر وہ دن آئے گا جب) ایک پکارنے والا (اسرافیل فرشتہ) انہیں ایک ناگوار امر (احتسابِ یومِ حشر) کی طرف بلائے گا۔ (ندامت سے) آنکھیں جھکائے یہ اپنی قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے جیسے ٹڈی دَل منتشر ہو رہا ہو۔ بلانے والے کی طرف بھاگے جا رہے ہوں گے اور یہ کافر کہہ رہے ہوں گے کہ یہ دن تو بڑا (مشکل) سخت ہے۔

○ ارشاد ہوا ان کافروں سے پہلے قومِ نوحؑ نے بھی تنزیلاتِ ربانی کی تکذیب کی تھی۔ قومِ نوحؑ نے ہمارے (مقبول) بندے کو جھٹلایا۔ انہوں نے کہا یہ مجنون ہے اور اسے دھمکایا گیا۔

۱۰۔ پس (اس عالمِ یاس میں) نوحؑ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (اے میرے اللہ) میں واماندہ ہوں تو میری مدد کر۔ پس ہم نے آسمان کے دروازے موسلا دھار پانی سے کھول دیئے۔ اور ہم نے سطحِ ارضی پر چشمے ہی چشمے بہا دیئے، پس پورا پانی اس اندازے کے مطابق مل گیا، جو تجویز ہو چکا تھا۔ اور ہم نے نوحؑ کو تختوں اور کیلوں سے تیار شدہ کشتی میں سوار کیا۔ جو ہماری زیرِ نگرانی رواں تھی۔ یہ جزا تھی (اس نیک بندے کی) جس کی تکذیب کی گئی تھی۔ (جس سے انکار کیا گیا تھا) ہم نے اس واقعہ کو نشانِ عبرت و موعظت بنا کر چھوڑا تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟ پھر (دیکھو) ہماری تعذیب اور ہماری تنذیر کیسی تھی؟ (نُذری کی ی رعایتِ قافیہ سے حذف ہو گئی) البتہ ہم نے قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا، سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا

قال فما خطبکم ۲۷

ہے ؟ قوم عاد نے آیاتِ الٰہی کی تکذیب کی تھی، پھر (دیکھی) ہماری تعذیب و تنذیر ؟ ہم نے ان پر شمال کی (بادِ تند) صرصر بھیجی جس کی نحوست و یبوست کا دور مسلسل رہا، جو لوگوں کا اس طرح
۲۰۔ اکھاڑ پچھاڑ کر رہی تھی گویا وہ کھجور کی جڑ سے اکھڑے ہوئے تنے ہیں، پھر دیکھو ہماری تعذیب اور تنذیر کیسی تھی ؟ اور ہم نے قرآن کو نصیحت کرنے کے لئے سہل کر دیا ہے۔ کیا کوئی موعظت حاصل کرنے والا ہے ؟

○ ارشاد ہوا کہ تنذیراتِ ربانی سنانے والوں کو قوم ثمود نے جھٹلایا۔ انہیں اعتراض تھا کہ کیا ہم ایک اپنی ہی طرح کے بشر کی پیروی اختیار کریں جو ہے بھی تنہا۔ اس طرح تو ہم قعرِ گمرہی و مصیبت میں گر جائیں گے۔ کیا ہم سب میں صرف اسی پر وحی بھیجی گئی ہے۔ بلکہ وہ تو بڑا جھوٹا (اور) شیخی خورہ ہے۔ کل کو وہ جان لیں گے کون جھوٹا اور شیخی باز ہے۔ ارشاد ہوا ہم (اے صالح) ان کی آزمائش کے لئے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں، تم اسے دیکھتے رہنا اور صبر و انتظار کرنا۔ ان سے کہہ دو کہ پانی ان میں تقسیم ہو گیا ہے اور ہر ایک اپنی باری سے پانی پلایا کرے۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی (ابنِ سالف) کو بلایا اس نے اونٹنی پر وار کیا اور اس کی کونچیں
۳۰۔ کاٹ دیں۔ پس (دیکھو تو) ہماری تعذیب اور تنذیر کیسی تھی۔ ہم نے ان پر ایک تُند و دُرشت چنگھاڑ بھیجی اور وہ کانٹوں کی باڑ کے چورے کی طرح تباہ و برباد ہو کر رہ گئے۔ البتہ ہم نے قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ پھر ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ؟ ارشاد ہوا لوطؑ کی قوم نے بھی تنذیراتِ ربانی کو جھٹلایا تھا۔ ارشاد ہوا ہم نے یقیناً ان پر بادِ سنگ بار بھیجی۔ سوائے لوطؑ کی آل کہ جنہیں ہم نے اپنے فضلِ خاص سے صبح کے وقت نجات دی۔ جو ہمارا شکر کرتا ہے ہم اسے ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ وہ انہیں ہماری گرفت سے ڈرا چکا تھا۔ لیکن وہ تنذیراتِ ربانی میں شک کرنے لگ گئے۔ پھر وہ لوطؑ سے ان کے مہمانوں (خوبصورت لڑکوں کا جو دراصل فرشتے تھے) کا مطالبہ کرنے لگے۔ تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا کر انہیں اندھا کر دیا۔ (اور کہا) کہ لو اب میری تعذیب و تنذیر کا مزہ چکھو اور صبح ہی ان پر ایک اٹل عذاب نازل
۴۰۔ ہو گیا۔ پس میری تعذیب و تنذیر کا مزہ چکھو۔ البتہ ہم نے قرآن مجید کو سہل کر دیا ہے۔ کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے ؟

○ ارشاد ہوا کہ فرعون کی آل کے پاس بھی نذیر آئے تھے۔ آلِ فرعون نے ہماری تمام نشانیوں کی تکذیب کی ہم نے ان کی ایسی گرفت کی جیسی گرفت ایک غالب اور مقتدر کرتا ہے۔ (اے کفارِ مکہ)

کیا تمہارے منکرینِ حق اِن لوگوں سے اچھے ہیں - یا یہ کہ تمہارے لئے آسمانی نوشتوں میں نجات لکھ دی گئی ہے - کیا اہلِ مکہ کہتے ہیں کہ ہم ایک انتقام لینے والی جمعیّت ہیں ؟

○ ارشاد ہوا عنقریب (جنگ بدر میں) یہ جماعت شکست کھا جائے گی - اور (میدانِ جنگ سے) پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے گی - بلکہ ان سے کئے گئے وعدے کے پورا ہونے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت کی گھڑی سخت، تر اور تلخ تر ہے - بے شک اس روز مجرم لوگ، گمراہی اور مصیبت میں ہوں گے - یہ وہ دن ہوگا جب یہ منکرینِ حق، منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جا رہے ہوں گے - (اور کہا جائے گا کہ) دوزخ کی لپٹ کا مزہ چکھو -

○ ارشاد ہوا ہم نے عالم کائنات کی ہر شئے کی تخلیق ایک خاص اندازے سے کی ہے -

۵۰- ہمارا حکم ایسا سریع الوقوع ہے جس طرح پلک کا جھپکنا (کلمح البصر) - ہم تم جیسوں (تمہاری مانند بہت سے لوگوں) کو تباہ و برباد کر چکے ہیں - (بسبب کفر و جحود) کوئی تم میں نصیحت حاصل کرنیوالا ہے ؟ اور ان (کافروں) نے جو کچھ بھی کام کیا ہے، وہ اعمالناموں میں درج ہے اور چھوٹا بڑا ہر کام حیطۂ تحریر میں ہے - (قلمبند ہے) - ارشاد ہوا بے شک اہلِ تقویٰ باغات اور انہار کے ماحول میں پُر مسرت زندگی گزار رہے ہوں گے - وہ قادرِ مطلق شہنشاہِ کائنات کے حضور ایک مقامِ بلند پر فائز ہوں گے -

سورۃ الرحمٰن ۵۵ | سورۃ الرحمٰن مدنی ہے اس کی اٹھتّر آیات ہیں اور تین رکوع -

سورۃ الرحمٰن اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام رحمٰن سے شروع ہوتی ہے اس لئے سورت رحمان کہلائی -

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے -

○ ارشاد ہوا الرحمٰن (رحمٰن فعلان کے وزن پر مبالغے کا صیغہ ہے - وہ ذات جس نے اپنی رحمت کی وسعت میں ہر شئے کو سمو لیا ہو - رحیم سے اخص ہے اور کسی انسان کے لئے استعمال نہیں ہوتا) ہی وہ ذات ہے جس نے انسان کی (عالمِ انسانیت کی) تخلیق کی - اور اسے نطق و بیان کی تعلیم کی - آفتاب و مہتاب ایک مقررہ حساب کے مطابق (اپنے اپنے مدار میں) ہیں اور بے تنہ اور تنہ دار نباتات اسی کے مطیع ہیں اس نے آسمان کو بلندی بخشی اور ایک نظامِ توازن قائم کر دیا تاکہ (تم اسے نظامِ ارضی میں بھی قائم رکھو) اور معاملاتِ حیات میں خواہ تجارت ہو یا میزان عدل) اس سے سرکشی نہ کرو - ماپ تول کے معاملات میں انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو اور ماپ، تول میں کمی نہ کرو -

۱۰۔ اس نے روئے زمین کو انسانوں اور جنوں (انام) کے لئے پھیلادیا۔ (بچھادیا) اس میں پھل غلاف دار خرما چھلکوں میں محفوظ اجناس اور خوشبودار پھول اُگتے ہیں، (تو اے جنو اور انسانو) تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (مولانا حمیدالدین فراہیؒ نے آلاء کے معانی کارنامے، کرشمے، عجائب، قدرت و حکمت، شان کئے ہیں اور یہ آیت اس سورت کی (۷۸) آیات میں اکتیس مرتبہ آئی ہے، اور اس میں آلاء کے معنیٰ ہر جگہ نعمت ہی نہیں ہے) ارشاد ہوا اس (خلاقِ اکبر) نے انسان کو سفال کی طرح کی گلِ خشک سے پیدا کیا اور جنات کو شعلۂ آتش سے (تو اے جنو اور انسانو) تم دونو اپنے پروردگار کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ (رب العالمین) دونو مشارِق (چاند اور سورج کے طلوع ہونے والے دو افق) اور دونو مغارِب (چاند اور سورج کے غروب ہونے والے دونو افق) کا وہی پروردگارِ مطلق ہے۔ تو اے جنو اور انسانو! تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے؟

اس (مدبرِ کائنات) نے دو آبی راستوں کو (ایک آبِ شور کا دوسرا آبِ شیریں کا) کو ساتھ ساتھ رواں کیا وہ باہم ملے بھی ہوئے ہیں اور ان کے مابین ایک حجاب بھی حائل ہے جس سے وہ حد سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ پس اے (جنو اور انسانو) تم اپنے پروردگار کے کن کن کرشموں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونو آبی راستوں (دریاؤں) میں سے مروارید (موتی) اور مرجان (مونگا) نکلتے ہیں، پس اے جنو اور انسانو تم اپنے پروردگار کی کن کن نیرنگیوں سے انکار کرو گے؟ اور اسی قادرِ مطلق کے اختیار میں وہ اونچے اونچے بحری جہاز ہیں جو وسیع سمندر میں پہاڑوں کی طرح ایستادہ ہیں۔ پس اے جنو اور انسانو تم اپنے پروردگار کے کن کن عجائبِ قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ روئے زمین پر (کائناتِ ارضی میں) جو کچھ بھی ہے فنا پذیر ہے۔ بقا ہے تو صرف تیرے پروردگار کی ذاتِ لافانی کو ہے جو صاحبِ جلال ہے جو صاحبِ اکرام ہے۔ پس اے جنو اور انسانو تم اپنے پروردگار کی کن کن عظمتوں سے انکار کرو گے؟ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو مخلوق بھی ہے، اسی کی بارگاہِ عظمت و جلال میں کاسۂ گدائی لئے کھڑی ہے۔

۳۰۔ وہ خداوند قدوس، ہر آن نئی شان میں جلوہ گر ہے تو اے جنو اور انسانو تم اپنے پروردگار کی کن کن شانوں کو جھٹلاؤ گے؟ اے انس و جان کے گروہ ہم جلد ہی تمہارے اعمال کی جزا و سزا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں (فراغتِ توجہ تامّ سے عبارت ہے)۔ پس تم دونو اپنے پروردگار کی کن کن شانوں کو جھٹلاؤ گے؟ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم میں قوت ہے تو آسمانوں اور زمین کے حدود سے باہر نکل جاؤ۔ تم بغیر حکم نامۂ اختیار کے ایسا نہیں کر سکتے۔ پس تم اپنے پروردگار کے کن کن اختیارات کو جھٹلاؤ گے؟ تم پر آگ کے شعلوں اور دھوئیں (کے بادلوں) کا عذاب نازل کیا جائے گا (جس سے

تم بچ نہ سکو گے۔ تو تم (اے جنّو اور انسانو) اپنے پروردگار کی کس کس قدرت سے انکار کرو گے؟ پس (یاد کرو جب) آسمان شق ہو جائے گا اور ادیم سرخ کی طرح اس کی رنگت سرخ ہو جائے گی تو تم اپنے پروردگار کے کن کن کرشموں کو جھٹلاؤ گے؟ اس روز انس و جان سے ان کے گناہوں کے بارے میں
۴۰۔ پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں ہو گی۔ پس تم اپنے پروردگار کی کن کن شانوں سے انکار کرو گے؟ مجرم اپنے نشانوں سے ہی پہچان لئے جائیں گے۔ اور موئے پیشانی اور پاؤں سے پکڑ کے جہنّم کی طرف گھسیٹے جائیں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کن کن قدرتوں سے انکار کرو گے؟ یہی وہ جہنّم ہے جسے مجرم لوگ جھٹلاتے تھے۔ وہ اس جہنّم اور کھولتے ہوئے پانی میں پھرتے رہیں گے۔ پس تم اپنے پروردگار کی کن کن شانوں سے انکار کرو گے؟ ارشاد ہوا کہ اس کے لئے جو جوابدہی کے لئے بارگاہِ ربّ العزّت میں پیش ہونے سے خائف ہوا، اسے دو باغ انعام ہوں گے۔ پس تم اپنے پروردگار کی کن کن نشانیوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہ باغات کثیر شاخوں والے ہوں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کن کن رحمتوں کو جھٹلاؤ
۵۰۔ گے۔ ان دونو باغات میں دو دو چشمے بہتے ہوں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں ہر پھل کی الگ الگ قسمیں ہوں گی۔ تو تم اپنے پروردگار کے کن کن افضال کی تکذیب کرو گے؟ (وہ بڑی آسائش کے ساتھ) فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، یہ فرش ایسے ہوں گے جن کا استر دبیز ابریشم کا ہوگا۔ اور دونو باغوں کے پھل بہت ہی قریب ہوں گے (سہل الحصول ہوں گے) تو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟ ان میں قاصرات الطرف (باحیا۔ محفوظ نگاہ) ہوں گے جنہیں قبل ازیں نہ کسی انسان نے مَس کیا ہوگا نہ جنّ نے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے؟ وہ (حوریں) گویا وہ یاقوت (سرخ) اور مرجان
۶۰۔ (سفید) کی طرح خوبصورت ہوں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے انکار کرو گے؟ نیکی (کمالِ اطاعت) کا بدلہ سوائے نیکی (کمالِ عنایت) کے سوا اور کیا ہے؟ تو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونو باغوں میں دو چشمہ ہائے جوشندہ ہوں گے۔ پس تم اپنے
۷۰۔ پروردگار کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے؟ ان باغات میں پھل، خرما اور انار ہوں گے۔ پس تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں خوش سیرت و خوش صورت عورتیں ہوں گی۔ پس تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے؟ حوریں (جنّت کی نسوانی مخلوق) خیموں میں بحفاظت ٹھہرائی ہوں گی۔ پس تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ انہیں اس سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا نہ جنّ نے۔ پس تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے؟ یہ لوگ سبز قالینوں

اور ندرت کار دیباج پر مسندیں جائے بیٹھے ہوں گے۔ پس تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ صاحبِ جلال و ذی الاکرام رب العزت کا نام بڑا ہی بابرکت ہے۔

سورۃ الواقعہ ۵۶ | سورۃ الواقعہ مکی ہے اس میں چھیانوے آیات اور تین رکوع ہیں۔

اس سورت کا نام اس کی ابتدائی دو آیات سے لیا گیا ہے کہ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ (جب واقع ہونے والی قیامت) واقع ہو گی۔ لغت میں الوقوع کے معنیٰ کسی چیز کے ثابت ہونے اور نیچے گرنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں اس مادہ کے تمام مشتقات عذاب و شدائد کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

○ جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو گی جس کے وقوع پذیر ہونے میں کسی کذب کا شائبہ نہیں۔ تو وہ (پست کرداروں کو) پست کر دے گی اور (بلند کرداروں) کو بلند کر دے گی۔ جب زمین کو سخت ارتجاج (جنبش ہو گی) ہوگا اور پہاڑ ٹوٹ ٹوٹ کر بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ اور پھر وہ غبارِ پراگندہ بن جائیں گے۔ اور تم تین جماعتوں میں منقسم ہو جاؤ گے۔ پس اصحابِ مَیمنہ (دائیں جانب والے۔ اصحابِ یُمن و سعادت) کیا ہی خوب ہیں اصحابِ مَیمنہ، اور اصحابِ مَشئَمہ (بائیں جانب والے۔ اصحابِ نحوست و شقاوت) اور کیسے بُرے ہیں اصحابِ مَشئَمہ اور السابقون (پیش روندگان ۱۔ در صفِ اوّل) تو السابقون (طاعت و عبدیت میں مسابقت کرنے والے) ہی ہیں۔ وہ مقربانِ بارگاہِ الٰہی ہیں۔ جو لافانی نعمتوں سے مالا مال باغات میں ہوں گے۔ ان میں بڑا گروہ پہلوں کا ہوگا اور تھوڑے لوگ پچھلوں میں سے ہوں گے۔ یہ مقربین زر بافتہ تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے طوافِ خدمت کے لئے ہمہ وقت جوان غلمان ہوں گے جو انہیں مشروباتِ تازہ سے بریز کوزے، بادستہ ۲۔ آبخورے اور لبالب جام پیش کریں گے۔ جس سے نہ تو انہیں دردِ سر ہوگا اور نہ عقل میں فتور لاحق ہوگا۔ انہیں ان کی پسند کے پھل، رغبت کے لحمِ طیر (پرندوں کا گوشت) غزال چشم حوریں جیسے کہ محفوظ موتی ہوں۔ یہ ان کے اعمالِ صالحہ کا صلہ ہے۔ وہ ایسا پاکیزہ ماحول ہوگا کہ جس میں نہ کوئی لغو بات ہو گی اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ ہر طرف فضا خیر و سلامتی کے کلمات سے معمور ہو گی۔

○ ارشاد ہوا اور جو دائیں جانب والے ہوں گے۔ (اصحاب الیمین اصحابِ یُمن و سعادت ۳۔ کیسے اچھے ہیں۔ اصحابِ الیمین ایسے ماحول میں جہاں کنارِ بے خار، موز تہ بہ تہ، لمبے لمبے سائے، رواں دواں آبشار اور ثمراتِ فراواں ہیں۔ (جن کے حصول میں نہ کمی کا خدشہ نہ روک ٹوک کا اندیشہ) فرشِ رفیع پر یہ مقربانِ بارگاہِ الٰہی متمکن ہوں گے۔ (ان کی رفاقت کے لئے) ایک خاص طریق سے

قالا رقما نحطبکم۔

۴۰۔ تخلیق کردہ حوریں ہوں گی۔ کنواری، پرکشش اور ہم عمر۔ ان کا ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے ہوگا۔ اور ایک بڑا گروہ پچھلوں میں سے بھی اور جو اصحابِ شمال (بائیں جانب والے) ہیں یہ بائیں والے کتنے بُرے ہیں، بادِ سوزاں کی لپیٹ میں ہوں گے، اور سایۂ دودِ سیاہ کے عذاب میں نہ تو ان کے مقدر میں برودت ہوگی نہ فرحت۔ قبل ازیں وہ آسودہ حال لوگ تھے۔ اور انہیں بڑے بڑے گناہ کرنے پر اصرار تھا۔ اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی میں مل کر مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو پھر کیا پھر سے زندہ اٹھائے جائیں گے۔ یا ہمارے ساتھ ہمارے باپ دادا بھی ہمارے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے کہ ہاں، اگلے پچھلے سب لوگ ہی ایک
۵۰۔ متعین وقت پر (میدانِ حشر میں) جمع کئے جائیں گے۔ پھر تمہیں اسے رہ گم کردہ لوگو جنہوں نے احکام ربانی کو جھٹلانا ہی اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے شجرِ زقوم کی خوراک ملے گی تمہیں اس سے اپنا پیٹ بھرنا ہوگا۔ پھر اس پہ کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا اور (عالمِ عطش میں) حمیم بھی ترستے ہوئے اونٹوں کی طرح پیو گے۔ یہ ہوگی ان کی دعوت و مہمانی قیامت کے دن! ہمیں نے تو تمہیں پیدا کیا ہے؟ سو تم اس کی تصدیق کیوں نہیں کرتے؟

○ بھلا دیکھو جو قطرۂ آبِ منی تم ٹپکاتے ہو، (ڈالتے ہو) تو اس نومولود کی صورت گری اور تخلیق تم
۶۰۔ کرتے ہو یا ہم کرتے ہیں؟ ہم ہی نے تمہارے مابین موت مقرر کر رکھی ہے اور ہم عاجز نہیں بلکہ اس پہ پوری طرح قادر ہیں کہ تمہاری طرح تم جیسے اور آدمی پیدا کر دیں اور تمہیں ایسی تخلیق میں ڈھال دیں کہ تمہیں اس کی خبر ہی نہیں کیا تم اپنی تخلیقِ اولیٰ سے آگاہ ہو؟ تو تم اس سے نصیحت کیوں حاصل نہیں کرتے (کہ تخلیقِ ثانی (بعث بعد الموت) بھی ممکن ہے؟)

○ ارشاد ہوا تم جو کچھ بوتے ہو اس کے بارے میں بتاؤ کہ کیا تم اسے اُگاتے ہو یا ہم اس کے اگانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو (تمہاری ساری مزروعات کو) ریزہ ریزہ اور چورہ چورہ کر دیں اور تم انگشت بدنداں رہ جاؤ! (باتیں بناتے ہوئے) کہ ہم پر تاوان پڑ گیا بلکہ ہم تو محروم و بے نصیب رہ گئے۔ ارشاد ہوا اچھا یہ بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو۔ کیا اس کو بادل سے تم برساتے ہو یا اسے برسانے
۷۰۔ والے ہم ہیں؟ اگر ہم چاہیں (تو اس آبِ شیریں کو جو تم پیتے ہو) کڑوا (اور تلخ) بنا دیں۔ تم شکرانِ (انعاماتِ الٰہی) کیوں نہیں کرتے؟

○ ارشاد ہوا یہ بتاؤ کہ جو آگ تم جلاتے ہو کیا اس کے درخت (مرخ و عفار) کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے اس آگ کو (نارِ دوزخ کی) یاد دہانی کا سبب بنایا ہے اور مسافروں کی منفعت کی چیز۔ پس اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔

[illegible]

سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے ڈوبنے کے محلِ وقوع کی (فلآ اُقسِم میں لانفی کا نہیں تاکید کا ہے) اگر جانو تو یہ بڑی قسم ہے۔ کہ قرآن مجید ایک گرامی منزلت کتاب ہے۔ ایک محفوظ کتاب میں پہلے سے درج ہے (لوحِ محفوظ مراد ہے) اسے پاک لوگوں کے سوا کوئی ہاتھ نہیں لگاتا، یہ

۸۰۔ (قرآن مجید) سارے جہانوں کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ تو کیا تم اسے (مرقع تنزیلاتِ ربانی کو) سرسری کلام سمجھے ہوئے ہو؟ اور جو تمہارے لئے (ذہنی وروحانی) رزق ہے اس کی تکذیب کر رہے ہو؟

○ ارشاد ہوا تو تم کس لئے (جب کسی کی روح حلق تک آپہنچتی ہے، اور تم اسے (عالمِ مایوسی میں) تکا کرتے ہو اور ہم اس مرنے والے کے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں، البتہ تم نہیں سمجھتے ہو۔ اگر تم کسی کے مدین (انڈر کنٹرول) نہیں ہو تو تم) اس مرنے والی کی (زندگی) جان کو لوٹا نہیں لیتے۔

○ ارشاد ہوا کہ اگر وہ مقربین (بارگاہِ الٰہی) میں سے ہوا تو اس کے لئے راحت، رزق اور

۹۰۔ بہشت کی نعمتیں ہیں اور اگر ان میں سے کوئی اصحاب الیمین میں سے ہوگا۔ تو اسے کہا جائے گا تیرے لئے سلامتی ہے اور تو یمن وسعادت کے حامل (دائیں جانب والوں میں ہے) — اور جو کوئی تکذیب کرنے والوں اور راہ گم کردہ لوگوں میں سے ہوا تو اس کی مہمانی دوزخ کا کھولتا ہوا پانی اور جحیم کی آگ میں داخل ہونا اور جلنا ہے۔ یقیناً یہ تحقیقی یقینی بات ہے۔ آپ اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔

سورۃ الحدید ۵۷ سورۃ الحدید مدنی ہے اس کی انتیس آیات ہیں اور چار رکوع۔

لغت میں حدید لوہے کو کہتے ہیں اس سورت میں لوہے کی منفعتوں کا ذکر ہوا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ کی جو مخلوقات آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں موجود ہے تمام کی تمام اس کی تسبیح وتقدیس میں مصروف ہے وہ خالق کائنات صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمتِ بالغہ ہے۔ آسمانوں اور زمین کی شہنشاہیت صرف اسی کو سزاوار ہے۔ زندگی بھی وہی عطا کرتا ہے اور موت بھی وہی طاری کرتا ہے، اور اس کی قدرت، کائناتِ ارضی وسماوی کی ہر شئے پر محیط ہے۔ وہ اوّل ہے جس سے پہلے کوئی اوّل نہیں اور وہ آخر ہے جس کے بعد کوئی آخر نہیں۔ وہ سب سے زیادہ ظاہر ہے اور سب سے زیادہ مخفی ہے۔ اور اس کا علم تمام اشیائے کائنات

کو اپنے احاطے میں لئے ہوئے ہے۔ وہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ ایام میں پیدا کر دیا، پھر اپنے عرشِ جلالِ کبریائی پر متمکّن ہو گیا۔ اس کے علم میں ہے ہر وہ چیز جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس میں چڑھتی ہے اور تم جہاں بھی ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اللہ تعالٰے تمہارے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور حیات و کائنات کے تمام امور کی رُجعت اور بازگشت اسی کی طرف ہے۔ (وہ خالقِ حقیقی) رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ وہ تو سینوں کے اسرار بھی جانتا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے لوگو اللہ تعالٰے اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور جس مال میں اس نے تمہیں دوسروں کا امین بنایا ہے اس میں سے (مسلمانوں کے سود و بہبود کے لئے) خرچ کرو۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں، اور خرچ (فی سبیل اللہ) کریں، ان کے لئے بڑا اجر ہے۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے اللہ تعالٰے پر ایمان نہیں لاتے اور رسولِ (برحق) تمہیں اپنے پروردگار پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے اور وہ (اللہ تعالٰے) تم سے میثاقِ عبودیت لے چکا ہے۔ (الستُ بربکم قالوا بلیٰ کی طرف اشارہ ہے اور اسی طرح ہر رسول کے تجدیدِ عہد کی طرف) اگر تم صاحب ایمان ہو۔

○ ارشاد ہوا (اللہ تعالٰے کی ذات) وہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات نازل کرتی ہے تاکہ انہیں (کفر و طغیان) کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ایمان کے اجالوں میں لے آئے اور یقیناً اللہ تعالٰے تم پر بے حد شفیق اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا تمہیں کیا ہوا ہے کہ فی سبیل اللہ خرچ نہیں کرتے ہو، حالانکہ آسمانوں اور زمین کا ورثہ تو اللہ تعالٰے کے لئے ہی ہے۔ جن لوگوں نے فتح مکّہ سے پہلے انفاق و جہاد کیا ان کے برابر نہیں ہیں جنہوں نے بعد میں انفاق و جہاد کیا، ان کا درجہ بعد والوں سے بڑا ہے۔

۱۰۔ اللہ تعالٰے نے جزائے حَسَنہ کا وعدہ ہر اک سے کیا ہے اور وہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔

○ ارشاد ہوا ایسا کون ہے جو اللہ تعالٰے کو قرضِ حَسَنہ دے اور اللہ تعالٰے اس کے لئے اسے بڑھائے اور اس کے لئے باعزت صلہ ہے۔ ارشاد ہوا اس دن کو یاد رکھو جب تم مومنین اور مومنات کو دیکھو گے کہ ان کا نورِ ایمان ان کے آگے اور دائیں جانب ان کی رہنمائی کر رہا

ہوگا۔ آج (یوم حشر) تمہارے لئے بشارت ہے ان انہار بر کنار باغات میں حیاتِ اَبدی کی اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس (دن) منافقون اور منافقات اہلِ ایمان سے کہیں گے کہ رکو ہمیں بھی ساتھ لے لو، تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی لے لیں۔ انہیں جواب ملے گا کہ واپس چلے جاؤ پھر وہاں روشنی تلاش کرو۔ پس ان کے اور اہلِ ایمان کے مابین ایک دیوار حائل کر دی جائے گی۔ اس میں ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر رحمت اور باہر عذاب ہوگا۔ منافق اہلِ ایمان کو پکاریں گے۔ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں، لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈالا، ہماری خرابی کے منتظر رہے، شکوک و شبہات میں مبتلا رہے۔ تمہاری آرزوئے خام نے تمہیں دھوکہ دیا، یہاں تک کہ اللہ تعالٰے کا حکم آپہنچا۔ اور فریب دینے والے (شیطان نے) تمہیں دھوکے میں رکھا، پس آج تم سے کوئی فدیہ قبول نہیں ہوگا اور نہ ہی کافروں سے، تم سب کا ٹھکانہ جہنم ہے وہی تمہارا رفیق ہے اور وہ کتنا بُرا ٹھکانہ ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ؐ کیا اہلِ ایمان کے قلوب کی ابھی یہ کیفیت نہیں ہوئی کہ ان میں موعظتِ الٰہی اور تنزیلاتِ حقّانی کے لئے خشوع و خضوع پیدا ہو جائے اور اُن کی حالت ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائے جنہیں قبل ازیں الکتاب عطا کی گئی پھر ان پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا تو ان کے قلوب بڑے سخت ہو گئے اور ان میں اکثریت نافرمانوں کی ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالٰے ہی کی قدرت میں ہے کہ وہ زمینِ مردہ کو زندہ کرتا ہے۔ ہم تمہیں آیات واضح طور پر بیان کرتے ہیں تاکہ تم سمجھو۔

○ ارشاد ہوا کہ مخیر مردوں اور عورتوں نے جنہوں نے اللہ تعالٰے کو قرضِ حَسنہ دیا ہے، ان کا دیا ہوا ان کے لئے بڑھایا جائے گا۔ اور انہیں اجرِ پسندیدہ ملے گا۔ اور جو لوگ اللہ تعالٰے پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، وہی پروردگار کے نزدیک صدیقین اور شہداء ہیں۔ ان کے لئے ان کا صلہ بھی ہے اور نورِ (ہدایت) بھی۔ اور جنہوں نے کفر اور تکذیبِ آیاتِ ربانی کا شد اختیار کیا تو یہی لوگ اہلِ دوزخ ہیں۔ ارشاد ہوا۔ اے بنی نوعِ انسان جان لو یہ دنیا کی (چند روزہ) زندگی لہو و لعب ہے، زینت و زیبائش ہے، باہم مفاخرت ہے۔ مال و دولت اولاد میں تکاثر (کا جنون) ہے اس کی مثال اس بارش کی ہے۔ جس کی سرسبزی کسانوں کو (کافر کے معنی کسان بھی ہے جو بیج کو مٹی میں چھپاتا ہے) بھلی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے اور اے مخاطب تو اسے زرد زرد دیکھتا ہے پھر وہ مآل کار ریزہ ریزہ ہو جاتی اور آخرت میں بھی عذابِ شدید ہے۔ اور اللہ تعالٰی کی مغفرت اور خوشنودی بھی۔ اور یہ حیاتِ دنیا تو محض دھوکے کا سامان ہے۔

○ ارشاد ہوا اے انسانو! اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف سبقت کرو اور اس جنت کی طرف،

جس کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے - یہ ان کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تو بڑے فضل والا ہے (صاحبِ فضلِ بے کراں ہے)

○ ارشاد ہوا۔ روئے زمین پر جو بھی مصیبت نازل ہوتی ہے یا خود تمہارے نفوس اس میں مبتلا ہوتے ہیں تو اس کے نزول سے پہلے وہ ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ اور یہ امر اللہ تعالےٰ کے لئے سہل ہے۔ تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر غم نہ کرو اور جو میسر ہے اس پر اتراؤ نہیں۔ اللہ تعالےٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔ جو خود بھی بخیل ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کا مشورہ دیتے ہیں، اور جو کوئی روگردانی اختیار کرے گا۔ وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ بے نیاز اور حمید ہے۔

○ ارشاد ہوا البتہ ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیوں (معجزات) کے ساتھ بھیجا۔ اور ان کے ساتھ الکتاب اور المیزان نازل کئے۔ تاکہ حیاتِ انسانی کی بنا قسط و عدل پر قائم ہو سکے۔ اور ارشاد ہوا کہ ہم نے لوہا بھی اتارا جس میں شدید قوتِ جہاد ہے اور منفعتِ انسانی بھی۔ اور تاکہ اللہ تعالےٰ یہ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں (کے دین کی) غائبانہ مدد کون کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالےٰ بے حد قوی (صاحبِ قوت) اور صاحب غلبہ ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو (عالمِ انسانیت کی فلاح کے لئے) بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتب و صحائفِ آسمانی کا سلسلہ بھی جاری کیا۔ ان میں سے ہدایت یافتہ بھی نکلے اور نافرمان بھی۔ پھر ہم نے ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے، اپنے اور رسول بھی بھیجے، اور عیسیٰؑ ابن مریم کو بعد میں بھیجا۔ اور اسے انجیل دی۔ ہم نے ان کے دلوں کو گہوارۂ رافت و رحمت بنا دیا اور رہبانیت (ترک دنیا) انہوں نے خود ایجاد کر لی۔ ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی۔ مگر انہوں نے رضائے الٰہی کے حصول کے شوق میں ایسا کیا۔ لیکن وہ اس کی پوری پوری رعایت ملحوظ نہ رکھ سکے۔ ہم نے ان میں اہلِ ایمان کو اجر عطا کیا۔ ان میں سے بہت سے تو فاسق و فاجر ہی ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے ایمان والو، اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دیگا۔ اور تمہیں ایسا نور عطا کرے گا جسے تم لیکر چلو گے (جس سے تمہاری راہیں جگمگا اٹھیں گی) اور تمہاری مغفرت کریگا، اور اللہ تو صاحبِ غفران ہے صاحبِ رحمت ہے تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے کسی چیز پر ۲۹۔ کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ اور یہ کہ تمام فضل اللہ تعالےٰ کے حیطۂ اختیار میں ہے جسے چاہے اسے

اپنے فضل سے نواز دے اور اللہ تعالےٰ بہت بڑا فضل کرنے والا ہے۔

پ ۲۸ **سورۃ المُجادِلہ ۵۸** سورۃ المجادلہ مَدَنی ہے، اس کی بائیس ۲۲ آیات ہیں اور تین رکوع۔

لغت میں مجادلہ کے معانی جَدَل باہم یا آپس میں جھگڑا کے آتے ہیں۔ سورۃ المجادلہ میں ایک خاتون خولہ بنت ثعلبہ نے حضور سرورِ کائنات ؐ کی خدمت میں حاضری دی اور اپنے شوہر اوس بن صامت انصاری کے اعلانِ ظِہار پر جرح کی۔ آپ نے توقف فرمایا اور نزولِ وحی پر اس کے مطابق فیصلہ کیا اور اس طرح زمانۂ جاہلیت کی ایک معاشرتی برائی کا قلع قمع ہو گیا۔ المجادلہ ایسی گفتگو کو کہتے ہیں جس میں طرفین ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (لفظ جھگڑا یہاں موزوں نہیں)۔ اس واقعہ سے اس سورت کا آغاز ہوا۔ اس لئے المُجادِلہ کہلائی۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ؐ بے شک اللہ تعالےٰ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کی بات سن لی جو تم سے اپنے شوہر (اوس بن صامت انصاری) کے بارے میں مجادلہ کرتی تھی، اور اللہ کی جناب میں شکوہ سنج تھی۔ اللہ تعالےٰ تم دونو کی گفتگو سن رہا تھا۔ یقیناً اللہ تعالےٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا جو لوگ اپنی بیویوں سے ظِہار کر بیٹھتے ہیں (انہیں کہہ بیٹھتے ہیں کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے اور قدیم عرب میں یہ طلاق تھی) وہ (یہ کہنے سے) ان کی مائیں نہیں بن جاتیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جَنا ہے۔ ہاں البتہ اس طرح کہنا ایک بُری اور جھوٹی بات کہنا ہے (اس سے توبہ کریں) بے شک اللہ تعالےٰ صاحبِ عفو اور صاحبِ غفران ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظِہار کر بیٹھیں اور پھر اس کہی ہوئی بات سے پھرنا چاہیں تو وہ ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کریں (یہ کفّارہ ہے) یہ اس لئے ہے کہ تمہیں اس سے نصیحت ہو۔ اللہ تعالےٰ تو تمہارے سارے اعمال کی خبر رکھتا ہے۔ پس جس کو غلام میسر نہ ہو تو وہ ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے مسلسل دو مہینے کے روزے رکھے۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دے یہ اس لئے ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ؐ پر تمہارا ایمان پختہ ہو۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، اور کافروں کے لئے دردناک ہے۔

○ ارشاد ہوا جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ؐ کے خلاف صف آرا ہیں وہ اسی طرح ذلیل کئے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے منکرین حق ذلیل کئے گئے تھے۔ ہم نے تو واضح آیات نازل کر دی ہیں۔ اور کافروں کے لئے رُسوا کن عذاب ہے۔ جس دن اللہ تعالےٰ انہیں قبروں سے

قد سمع اللہ ۲۸

اٹھائے گا۔ (بعث بعد الموت ہوگا) ان کے اعمال پر انہیں متنبہ کرے گا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے شمار کر رکھا ہے اور وہ فراموش کر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر شاہد ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا دائرۂ علم آسمانوں اور زمین کی ہر شے پر حاوی ہے۔ کوئی تین خفیہ مشاورت کار نہیں ہوتے جن میں چوتھا وہ نہ ہو اور نہ پانچ جن میں چھٹا وہ نہ ہوتا ہو۔ نہ اس سے کم نہ بیش مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں پھر وہ قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال پر متنبہ کرے گا یقیناً اللہ تعالیٰ کا علم ہر شے پر محیط ہے۔

○ ارشاد ہوا کیا تم نے انہیں دیکھا جنہیں سرگوشیوں سے روکا گیا تھا۔ پھر وہ اس امر کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انہیں روکا گیا تھا۔ یہ لوگ گناہ، تعدی اور رسول ؐ کی نافرمانی کی سرگوشی کرتے ہیں، اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں ایسے الفاظ میں سلام بھیجتے ہیں جن سے تمہیں اللہ نے سلام نہیں بھیجا۔ (یہودی ازراہِ شرارت السلام علیکم کی جگہ السام علیکم کہتے (تجھے موت آئے) منافقین اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس قول پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا۔ ہم کہتے ہیں کہ ان کے لئے دوزخ کافی ہے۔ وہ اس میں ڈالے جائیں گے۔ سو دوزخ بہت بُری جگہ ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے اہلِ ایمان جب تم الگ ہو کر سرگوشی کرو تو گناہ، تعدی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچو، اللہ تعالیٰ کی راہِ تقویٰ اختیار کرو اور اسی ہی سے ڈرو جس کے حضور تم سب اکٹھے کئے جاؤ گے۔ یہ (دل آزار) سرگوشیاں شیطان کی طرف سے ہیں، تاکہ اہلِ ایمان کو وہ حزن و ملال میں مبتلا کر دے۔ کوئی ایسی (سرگوشی) انہیں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر، انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے اور اہلِ ایمان تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ارشاد ہوا اے اہلِ ایمان جب تمہیں مجلسوں میں کھل بیٹھنے کو کہا جائے تو کھل کر بیٹھو، اللہ تمہارے لئے وسعت پیدا کر دے گا، اور جب کہا جائے اُٹھ جاؤ، تو اُٹھ جایا کرو، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو تم میں سے اہلِ ایمان ہیں، اور جنہیں علم کی نعمتِ عظیم عطا ہوئی ہے ان کے درجات بلند کرے گا اور تمہارے اعمال سے اللہ تعالیٰ پوری طرح باخبر ہے۔

○ (سرگوشیوں اور غیبت کی اُس دور کی وبائے عام روکنے کیلئے ارشاد ہوا کہ جب تمہیں رسول ؐ سے کوئی رازدارانہ بات کہنی ہو تو اس سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ تر ہے۔ اگر اس کی توفیق نہ پاؤ تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم والا ہے۔ کیا تم رسول ؐ سے مشورہ سے پہلے صدقہ دینے سے اندیشے میں پڑ گئے، اور پھر جب تم نے صدقہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف بھی کر دیا۔ تو بس نظامِ عبادات (نماز)

برپا کرو، اور زکواۃ کے ذریعے معاشرے کی معیشت کو مستحکم کرو، اور اللہ تعالٰے اور اس کے رسول ؐ کے سامنے سرِ اطاعت جھکا دو۔ اللہ تعالٰے تو تمہارے اعمال سے اچھی طرح باخبر ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسول ؐ تم نے انہیں نہیں دیکھا جو ان لوگوں سے دوستی گانٹھتے ہیں۔ جن پر اللہ تعالٰے کا غضب نازل ہوا۔ نہ وہ تم میں سے ہیں اور نہ تم ان میں سے ہو اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ اللہ تعالٰے نے اُن کیلئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ بے شک ان کے کرتوت بُرے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ وہ اللہ تعالٰے کی راہ (ہدایت) سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ سو ان کے لئے رُسوا کن عذاب ہے۔ اللہ تعالٰے کے مقابلے میں نہ تو ان کے اموال اور نہ اولاد ہی انہیں عذاب سے بچا سکیں گے۔ یہ لوگ دوزخ والے ہیں، یہ اسی میں رہیں گے۔ جس دن اللہ تعالٰے ان سب کو (قبروں سے) اٹھائے گا۔ تو وہ ایسی ہی قسمیں اس کے سامنے کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں۔ اور یہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم رستے پر ہیں۔ آگاہ رہو، یہی جھوٹے ہیں۔ شیطان نے ان پر غلبہ پا لیا ہے اور اللہ تعالٰے کی یاد بھلا دی ہے یہ شیطانی گروہ ہے آگاہ ہو جاؤ شیطان کا گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے۔ بلا شبہ جو لوگ اللہ تعالٰے کی اور اس کے رسول ؐ کی مخالفت کرتے ہیں، یہی لوگ سب سے زیادہ ذلیل ہیں۔ ۲۰

○ ارشاد ہوا اللہ تعالٰے نے لکھ رکھا ہے (فیصلہ کر دیا) کہ میں اور میرے رسول ؐ (لازماً) غالب آئیں گے۔ بے شک اللہ تعالٰے صاحبِ قوت ہے صاحبِ غلبہ ہے۔

ارشاد ہوا تم ایسی کوئی قوم نہیں پاؤ گے جو اللہ تعالٰے اور اس کے رسول ؐ پر ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے بھی دوستی رکھتی ہو جو اللہ تعالٰے اور اس کے رسول کے خلاف ہوں۔ (خواہ) وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا اہلِ کنبہ ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالٰے نے ایمان پختہ کر دیا ہے اور انہیں اپنے فیضِ غیبی سے قوت دی ہے۔ اور وہ انہیں ایسے گلستانوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں جاری ہوں گی۔ وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالٰے ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالٰے سے راضی ہوئے، یہی لوگ اللہ تعالٰے کا گروہ ہیں اور آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالٰے کا گروہ ہی بامراد (کامیاب) ہے۔

سورۃ الحشر ۵۹ | سورۃ الحشر مدنی ہے اس کی چوبیس آیات اور ۳ رکوع ہیں۔

لُغت میں حَشر کے معنیٰ لوگوں کو گھروں سے نکال کر لڑائی کی طرف لے جانے کے ہیں۔ سنہ ہجری میں یہودیوں کی سازشوں نے منافقین کے اشارے پر مسلمانوں کے لئے بڑی مشکلات پیدا کر دی تھیں۔

حضورؐ کو قتل کرنے کی سازش بنو نضیر نے کی، یہ قبیلہ مدینے سے دو میل کے فاصلے پر آباد تھا اور اسے اپنی قلعہ بندی پر بڑا ناز تھا۔ ان سازشیوں اور بدباطن یہودیوں پر چڑھائی ہوئی اور وہ خیبر اور شام کی طرف چلے گئے اس سورت میں یہ واقعہ ذکر ہوا اس لئے اس کا نام حشر ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں تمام مخلوق اللہ تعالےٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ وہ صاحبِ غلبۂ عظمیٰ ہے وہ صاحبِ حکمتِ بالغہ ہے۔ وہی ہے جس نے اہلِ کتاب (یہود) میں سے کافروں کو پہلا لشکر جمع کرتے وقت ان کے گھروں سے نکال دیا۔ حالانکہ تمہیں ان کے اخراج کا گمان نہ تھا اور وہ اس زعم میں تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ تعالےٰ کی گرفت سے بچالیں گے۔ پھر اللہ تعالےٰ کا عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں سے آنے کا انہیں گمان تک نہ تھا۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالےٰ نے ہیبت ڈال دی (تمہاری دھاک بٹھادی) کہ وہ اپنے ہی گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اجاڑ رہے تھے۔ اے اہلِ دانش! ان سے درسِ عبرت لو۔

○ ارشاد ہوا اگر اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو انہیں دنیا ہی میں (قتل کی) سزا دیتا۔ آخرت میں تو ان کے لئے آگ کا عذاب ہی ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی۔ اور جو اللہ تعالےٰ کی اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالےٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔ ارشاد ہوا (اے مسلمانو) تم نے (بنو نضیر کے کھجور کے باغوں میں اگر حربی حکمتِ عملی میں) کوئی درخت کاٹ ڈالا یا اسے اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو سب اللہ تعالےٰ کے اذن سے ہوا ہے تاکہ وہ نافرمانوں کو ذلیل کرے اور جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ کو مالِ غنیمت دلوادیا، سو تم نے ان پر نہ تو گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ (مشقتِ جنگ و جدال نہیں ہوئی) لیکن اللہ تعالےٰ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتا ہے غلبہ دے دیتا ہے اس کی قدرت تو تمام اشیائے کائنات پر محیط ہے۔

○ ارشاد ہوا جو مالِ فیئے اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ کو دیہات والوں سے حرب میں (بلاقتل و قتال) دلادیا، تو اس کی تقسیم اللہ تعالےٰ، رسولؐ، قرابتداروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں میں (اس طرح ہوگی) کہ وہ (مال) تمہارے دولتمندوں میں ہی نہ گردش کرتا رہے (ایک طبقے میں ہی محدود ہو کر نہ رہ جائے) اور جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ، اور اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بے شک اللہ تعالےٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اور وہ مال ترکِ وطن کرنے والے فقراء کے لئے بھی ہے وہ لوگ جو اپنے گھروں اور مالوں (جائیدادوں) سے نکالے گئے ، جنہیں اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کی رضا جوئی مطلوب ہے - اور وہ اللہ تعالےٰ اور رسول ؐ کی مدد کرتے ہیں - یہی راست باز مسلمان ہیں - اور یہ مال ان انصار کے لئے بھی ہے جنہوں نے ان سے پہلے مدینہ میں گھر رکھا ہے اور ایمان قبول کیا ہے - ان کے پاس جو مہاجرین آئے وہ ان سے محبت کرتے ہیں ، مہاجرین کو جو کچھ دیا جائے تو اپنے سینوں میں اس کے بارے میں کوئی خلش یا تنگی نہیں رکھتے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ، خواہ خود فاقہ کشی کی حالت میں ہوں (شدتِ فقر و احتیاج) اور جو حرص و ہوائے نفسانی سے بچا لیا گیا ، وہی لوگ کامیاب و بامراد ہیں - (اور اس مال میں حصہ ہے ان کا بھی) جو مہاجرین کے بعد آئے اور دعا مانگا کرتے ہیں - اے ہمارے پروردگار ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ہم سے سابق الایمان ہیں - اور اہلِ ایمان کے بارے میں ہمارے سینوں میں کینہ نہ ہونے دے - اے ہمارے پروردگار بے شک تو بڑا شفیق اور رحم والا ہے - ۱۰

ارشاد ہوا اے رسول ؐ تم نے انہیں نہیں دیکھا - جنہوں نے راہِ منافقت اختیار کر رکھی ہے - اہلِ کتاب میں سے اپنے کافر بھائیوں میں سے کہتے ہیں ، کہ اگر تم نکال دیئے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے (عبد اللہ بن ابی منافق نے بنی نضیر اور بنی قریظہ سے کہا تھا) اور تمہارے بارے میں کسی کی کوئی بات نہیں مانیں گے - اور تم سے ان کا مقاتلہ ہوا تو ہم تمہاری مدد کریں گے اللہ تعالےٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ (منافق) سراسر کاذب ہیں - اگر وہ خارج البلد کئے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے - اور اگر ان سے مقاتلہ ہوا یہ ان کی مدد بھی نہیں کریں گے اور اگر ان کی مدد بھی کریں گے تو پیٹھ پھیر کر راہِ فرار اختیار کریں گے - پھر ان کی کوئی مدد نہ ہو گی - ارشاد ہوا البتہ تمہارا خوف ان (منافقوں) کے دل میں اللہ کے خوف سے زیادہ ہے یہ اس لئے ہے کہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں - یہ سب مل کر بھی (اے رسول ؐ) تم سے نہیں لڑ سکتے - الّا یہ کہ قلعہ بند بستیوں میں ہوں یا دیواروں کی اوٹ میں ہوں - ان میں باہمی شدید لڑائی ہے - تم انہیں متحد خیال کر رہے ہو حالانکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں - (بنی قینقاع مراد ہے) - یہ اس لئے ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو عقل کو کام میں نہیں لاتے - ان کا حال تو ان پہلوں کی طرح ہے - جنہوں نے اپنے کرتوتوں کی سزا پائی ، اور ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے - اور ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ وہ انسان سے کہتا ہے کہ تو کفر اختیار کر لے پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے

تو شیطان اس سے کہتا ہے کہ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو اللہ جہانوں کے پروردگار سے ڈرتا ہوں۔ سو آخری انجام ان دونوں کا یہ ہوگا کہ دو تو دوزخ میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ ارشاد ہوا اے اہلِ ایمان اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور ہر شخص دیکھ لے کہ اس نے فردائے قیامت کے لئے کیا (توشہ) بھیجا ہے اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بے شک اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ ارشاد ہوا کہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ تعالےٰ کو فراموش کر دیا، سو اللہ تعالےٰ نے بھی ان کو اپنے آپ سے خود فراموش کر دیا یہی لوگ نافرمان ہیں۔

○ ارشاد ہوا اہلِ دوزخ اور اہلِ جنّت یکساں (برابر) نہیں۔ اہلِ جنّت تو فائز المرام ہیں۔ اگر ہم اس قرآن مجید کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تو دیکھتا کہ پہاڑ خشوع میں گر جاتا اور خوفِ خدا سے (خشیتِ الٰہی سے) ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

اللہ (جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ وعزّ برہانہٗ) کی ذات (مجمع الصفات) وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا علیم (بے نہایت) تمام نہاں و آشکار پر محیط ہے، وہ بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا عبادت کا کوئی سزاوار نہیں وہ شہنشاہ ہے۔ وہ (سب سے زیادہ) پاک ہے، وہ (سب سے زیادہ) سلامتی دینے والا ہے۔ وہ سب سے بڑا محافظ ہے (القائم علی النّاس) وہ غالب علیٰ کلّ غالب ہے۔ وہ بڑا صاحبِ جبروت ہے بڑا صاحبِ کبریائی ہے اور (مشرکوں کی منسوب کردہ ہر آلائشِ شرک سے) پاک و منزہ ہے وہی اللہ ہے جو (تخلیقاتِ ما کان وما یکون) کا خالقِ مطلق ہے، (سب سے عظیم) ایجاد و اختراع کرنے والا ہے اور کمالِ صورت گری پر وہی قدرتِ کاملہ رکھتا ہے۔ اور (ان کے علاوہ جتنی بھی اعلیٰ ترین صفات کا احاطہ فہم و فکرِ انسانی سے ممکن ہے) وہ تمام اچھے اچھے صفات اسی کے ہیں۔ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جو کوئی ہے، سب اس کی تسبیح میں محو ہیں، وہ صاحبِ غلبۂ (عظمیٰ) اور صاحبِ حکمتِ (بالغہ) ہے۔

سورۃ الممتحنۃ ۶۰

سورۃ الممتحنہ مَدَنی ہے اس کی تیرہ آیات اور دو رکوع ہیں۔

اس سورت کی دسویں آیت میں ارشاد ہوا کہ اے اہلِ ایمان جب تمہارے پاس عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو فَامْتَحِنُوْهُنَّ (ان کا امتحان کر لیا کرو) اس سبب سے اس سورت کا نام ممتحنہ ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ اے اہلِ ایمان میرے دشمنوں سے اور اپنے دشمنوں سے دوستی نہ کرو۔ نہ ان سے

اظہارِ مودّت کرنے لگو، اور ان کا یہ حال ہے کہ جو دینِ حق تمہارے پاس آچکا ہے وہ اس کے منکر ہیں، اور وہ رسول ؐ کو اور تمہیں، اس لئے خارج البلد کر چکے ہیں کہ تم اپنے پروردگار اللہ تعالےٰ پر ایمان لے آئے ہو۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کے لئے اور میری رضا جوئی کے لئے نکلے ہو (تو ان کو دوست نہ بناؤ) ان سے خفیہ محبّت کا نام و پیام کرتے ہو اور مجھے ان تمام باتوں کا جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو، پورا پورا علم ہے۔ اور تم میں سے جس نے ایسا کیا تو وہ راہِ راست سے بھٹک گیا اگر انہیں (کافروں کو) تم پر قابو مل جائے تو وہ تمہاری دشمنی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کریں گے۔ تم پر دست درازی بھی کریں گے اور زبان درازی بھی۔ ان کی (تو سب سے بڑی) خواہش یہ ہے کہ تم کافر ہو جاؤ۔ تمہیں تمہارے رشتے ناتے اور تمہاری آل و اولاد قیامت کے روز کوئی نفع نہیں دیں گے اللہ تعالےٰ تمہارے مابین فیصلہ کر دے گا (کیونکہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالےٰ اسے خوب دیکھ رہا ہے (فتح مکّہ کی تیاری کے دنوں میں، بدری صحابی حاطب بن ابی بلتعہ یمنی نے اپنے بال بچوں کی حفاظت کے لئے قریش کو خط بھیجا، بذریعہ وحی آپ ؐ مطلع ہوئے۔ حضرت علی رضؓ، زبیر رضؓ اور مقداد رضؓ نے آپ ؐ کے حکم سے وہ خط راستے ہی میں پکڑ لیا، ان آیات میں دشمنوں سے خفیہ خط و کتابت کرنے پر تنبیہہ ہوئی)۔

○ ارشاد ہوا کہ بے شک تمہارے لئے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھ (ایمان و اطاعت میں شرکت کرنے والے لوگوں) کی زندگیوں میں (بہترین) اُسوۂ حیات ہے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا۔ کہ ہم تم سے اور اللہ تعالےٰ کے سوا جن خود ساختہ معبودوں کو پوجتے ہو ان سب سے بیزار ہیں۔ ہم تمہارے معتقداتِ حیات سے انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت و بغض ہمیشہ کے لئے برپا اور ظاہر ہو گیا۔ جب تک تم اللہ تعالےٰ (وحدہٗ لاشریک لہٗ) کی توحید پر ایمان نہ لے آؤ۔ البتہ ابراہیمؑ نے یہ اپنے باپ سے کہا تھا (البتہ یہ بات ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہی تھی) ابّا میں آپ کے لئے (اللہ تعالےٰ کے حضور) ضرور استغفار کروں گا۔ اگرچہ آپ کے لئے مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کسی بات پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ اے میرے پروردگار! ہم نے (تمام امورِ حیات و مابعد الممات میں) تجھی پر بھروسہ کیا ہے۔ ہم تیری طرف ہی رجوع ہوئے ہیں اور ہماری بازگشت بھی تیری ہی جناب میں ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں کفّار کا تختۂ مشقِ (ستم) نہ بننے دیجئے (اے ہمارے پروردگار) ہماری مغفرت فرما دیجئے، بے شک آپ صاحبِ غلبۂ عظیم اور (علیم) و حکیم ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ تمہارے لئے ان کے لائحۂ حیات میں (اسلامی زندگی کا) بہترین نمونہ ہے۔ (ان کے لئے) جو اللہ تعالیٰ پر اور یومِ آخرت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جو روگردانی کرے گا، تو اسے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ تو (کائنات کی تمام احتیاجات) سے بے نیاز ہے اور تمام حمد وستائش کا سزاوار ہے۔ (یہ بھی ہو سکتا ہے کہ) اللہ تعالیٰ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم نے دشمنی کی ہے۔ دوستی پیدا کر دے۔ وہ صاحبِ قدرت واختیار (لامحدود) ہے اور وہ صاحب غفران ہے اور صاحبِ رحمت۔

○ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان (کافروں) کے ساتھ احسان وعدل سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کی بنیاد پر نہیں لڑے اور جنہوں نے نہ ہی تمہیں خارج البلد کیا۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بس ان لوگوں سے دوستی سے منع کرتا ہے جو دین کے معاملے میں تم سے لڑے، انہوں نے تمہیں خارج البلد کیا، اور تمہارے اخراج میں مدد دی جنہوں نے ان سے دوستی کی تو پھر وہی ظالم بھی ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے اہل ایمان! جب مومن عورتیں (دار الحرب سے) ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کے بارے میں (پوری) جانچ کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کی کیفیتِ ایمانی سے پوری طرح باخبر ہے۔ جب تم باور کر لو کہ وہ مومنات ہیں، تو انہیں کافروں کی طرف واپس نہ بھیجو، نہ وہ عورتیں ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ ان عورتوں کے لئے حلال ہیں اور کفار نے جو ان پر خرچ کیا ہے انہیں ادا کر دو، اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اگر تم ان سے نکاح کر لو جب انہیں ان کے مہر ادا کر دو۔ اور کافرہ عورتوں کے ناموس کو اپنے قبضے میں نہ رکھو۔ جو تم نے ان پر خرچ کیا تھا، طلب کر لو اور جو وہ مطالبہ کریں ادا کر دو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم صادر فرمایا ہے۔ وہ صاحبِ علم ہے وہ صاحبِ حکمت ہے۔ ارشاد ہوا اگر تمہاری بیویوں کے مہر میں سے کچھ کافروں کے پاس رہ جائے، تو جب تمہاری باری آئے، تو جن کی بیویاں گئی ہیں ان کو ادا کر دو جو کچھ انہوں نے خرچ کیا اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔ ۱۰

○ ارشاد ہوا اے رسول اگر صاحبِ ایمان عورتیں تمہارے پاس ان امور پر بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی۔ سرقہ نہیں کریں گی۔ زنا نہیں کریں گی۔ قتلِ اولاد نہیں کریں گی نہ بہتان کی اولاد لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (نطفۂ شوہر سے بنی ہوئی اولاد) بنالیں (بدکاری کی اولاد کو شوہر کی اولاد بنالیں) کسی امرِ معروف میں رسول کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ تو ان کی بیعت قبول کر لیجئے۔ اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے

بخشش مانگیئے ۔ بے شک اللہ تعالٰے بڑا بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے ۔ اے اہل ایمان اس قوم سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ تعالٰے کا قہر و غضب نازل ہوا وہ تو آخرت سے اسی طرح مایوس ہو گئے ہیں جس طرح کافر لوگ اہلِ قبور کے دوبارہ زندہ ہو جانے سے مایوس ہو گئے ہیں۔

سورۃ الصّف ۶۱ سورۃ الصّف مدنی ہے اس کی چودہ آیات ہیں اور دو رکوع۔

سورۃ الصّف کی تیسری آیت میں جہاد میں صف باندھ کر لڑنے کا ذکر ہے اس لئے یہ سورت اس نام سے موسوم ہوئی۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے ۔

○ ارشاد ہوا کہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں جتنی مخلوقات ہے سب کی سب اللہ تعالٰی ہی کی تسبیح کرتی ہے اے اہلِ ایمان وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔ اللہ تعالٰے کے نزدیک بڑی ناپسندیدہ بات ہے کہ کہو کچھ اور کرو کچھ۔ ارشاد ہوا یقیناً اللہ تبارک و تعالٰے ان (مجاہدوں) کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف (در صف) اس طرح جم کر قتال کرتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔

○ ارشاد ہوا وہ وقت یاد کرو، جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم میری ایذا رسانی پر کیوں کمر بستہ ہو۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالٰے کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ جب وہ کج ہو گئے تو اللہ تعالٰے نے ان کے دلوں کو کج کر دیا، اور اللہ تعالٰے نافرمانوں کو راہ نہیں دیتا اور یاد کرو جب عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ نے کہا اے بنی اسرائیل بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں میں تورات کی جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی ہے اس کا مصدق ہوں۔ اور ایک رسولؐ کی بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد مبعوث ہوگا اور اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ پھر جب وہ رسولؐ ان کے پاس روشن دلائل و براہین کے ساتھ آیا تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے (انجیل کے موجودہ محرّف و مبدّل نسخوں میں بھی یوحنّا ۱۴، ۱۳، ۷ : ۱۶ میں یہ پیشین گوئی موجود ہے "اِف۔ آئی۔ ڈو۔ ناٹ۔ گو۔ مائی۔ وے۔ دی ہیلپر (فارقلیط) وِل بائی نو مینس کم ٹو یُو۔ بٹ۔ اِف آئی۔ ڈُو۔ گو۔ مائی۔ وے۔ آئی۔ وِلّ۔ سینڈ۔ ہِم۔ ٹو۔ یُو ...... ہی وِلّ۔ گیو۔ دی ورلڈ۔ کنوِلنسنگ" اے وِی ڈینس، کنسرننگ۔ سِنّ۔ کنسرننگ۔ رائیچی ایس نیس۔ اینڈ کنسرننگ۔ ججمنٹ۔ اس میں اہم ترین لفظ فارقلیط ہے جس کا ترجمہ مددگار کیا گیا ہے پہلے نسخوں میں اور سُریانی لغت میں اس لفظ کے معانی بہت تحریف کیا گیا، احمد اور محمّد ۳۰ (۸ - ۷ : ۱۶

○ ارشاد ہوا اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ تعالےٰ کی ذات پر افتراء باندھے، درآں حالیکہ اسے دعوتِ اسلام دی جا رہی ہو۔ اور اللہ تعالےٰ ظالموں کو راہ یاب نہیں کرتا۔ ارشاد ہوا کہ یہ (منکرینِ حق) چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی لافانی روشنی (نظامِ ہدایت) کو اپنے مونہوں کی پھونک سے بجھا دیں لیکن اللہ تعالےٰ ان کی تمام کفر سامانیوں کے باوجود اپنے نور کو اتمام و کمال تک پہنچا کر رہے گا۔ اگرچہ یہ امر منکرینِ حق کو کتنا ہی بُرا لگے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات وہی تو ہے جس نے اپنے رسول ؐ کو نظامِ ہدایت اور دینِ حقّانی دے کر بھیجا تاکہ وہ اس کو تمام ادیانِ ماسبق پر غالب کر دے اگرچہ اسے مُشرک لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔

○ ارشاد ہوا اے ایمان والو میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتاؤں، جو تمہیں عذابِ دردناک سے نجات دے؟ (وہ یہ ہے کہ) تم سب اللہ تعالےٰ کی توحید پر ایمان لاؤ۔ رسول ؐ کی رسالت پر ایمان لاؤ۔ اور تم اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو، یہ امر تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں انہار بہ کنار باغات میں داخل کر دے گا جس میں بڑی پاکیزہ سکونت گاہیں ہیں۔ یہ بڑی کامیابی ہے اور دوسری بات جو تم پسند کرتے ہو، وہ اس کی طرف سے نصرت ہے اور عنقریب فتح۔ اور مومنوں کو بشارت دے دیجئے اے اہلِ ایمان اللہ تعالےٰ کے مددگار بن جاؤ، جیساکہ عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے حواریوں سے کہا تھا (حواری: لوگوں کو دینی فائدہ پہنچا کر گناہوں کی میل کچیل سے پاک کرنے والے لوگ) کہ راہِ خدا میں میرا مددگار کون ہے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ تعالےٰ کے مددگار ہیں، پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک اور گروہ کفر و جحود میں گرفتار ہو کر رہ گیا پھر ہم نے اہلِ ایمان کو ان کے دشمنوں پر غالب کر دیا۔ پھر وہی غالب ہو کر رہے۔

سورۃ الجمعہ ۶۲ | سورۃ جمعہ مدنی ہے اس کی گیارہ آیات اور دو رکوع ہیں۔

لغت میں الجمع متفرق اشیاء کو ایک دوسرے کے قریب لاکر ملا دینا ہے جمعہ کے دن کو یوم الجمعہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز علاقے کے لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ نمازِ جمعہ مکہ مکرمہ میں فرض ہوئی اور غالباً پہلی نماز حضورؐ کے حکم سے مصعب بن عمیرؓ نے مدینہ منورہ میں پڑھائی۔ اس سورت کی آخری تین آیات، نمازِ جمعہ سے متعلق ہیں، اس لئے اس سورت کا نام سورۃ الجمعہ ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی [illegible] ساری چیزیں اس اللہ تعالےٰ کی تسبیح کرتی ہیں،

جو شہنشاہ ہے، ساری پاکیزگیوں کا مظہر (اتم) ہے، صاحبِ غلبۂ عظیم ہے اور صاحبِ حکمتِ کاملہ ہے۔ وہی ہے جس نے اُمیّوں میں (اُم القریٰ کے لوگ یا بے پڑھے لکھے لوگ) ایک رسول بھیجا جو انہی میں سے تھا۔ جو انہیں آیاتِ الٰہی پڑھ کر سناتا تھا۔ ان کا تزکیۂ نفس کرتا تھا، اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا تھا۔ اور وہ لوگ یقیناً قبل ازیں کھلی گمراہی میں پڑے تھے (اور یہ بعثتِ رسول ؐ) (ان) دوسروں کے لئے بھی ہے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے (عرب اور ماوراء العرب علاقے) وہ صاحبِ غلبۂ عظیم اور صاحبِ حکمتِ بالغہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جو وہ جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ اور وہ فضلِ بے پایاں کا مالک ہے۔

○ (یہودیوں کی بلید الذہنی کے پسِ منظر میں ارشاد ہوا) کہ ان لوگوں کی مثال جن پر (تعلیمات) تورات (کی تبلیغ کی) ذمہ داری ڈالی گئی، اور وہ اس کے تقاضوں کو پورا نہ کر سکے، ان کی مثال تو (لدّو) گدھے کی سی ہے۔ جو کتابیں اٹھائے اٹھائے پھرتا ہے (چار پائے برو کتابے چند) جن لوگوں نے آیاتِ الٰہی کی تکذیب کی ہے اُن کی بہت بُری مثال ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ یاب نہیں کرتا۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ؐ کہہ دیجئے کہ اے یہودیو اگر تمہیں زُعم ہے کہ (دوسری تمام اقوام و ملل کے مقابلے میں) صرف تم ہی اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو تو تم موت کی آرزو کرو، اگر اپنے اس دعوے میں سچّے ہو۔ (اے رسول ؐ) یہ لوگ موت کی کبھی تمنّا نہیں کریں گے۔ اپنے (اُن) اعمالِ بد کے سبب سے جو وہ (توشۂ آخرت کے طور پر) بھیج چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہہ دیجئے وہ موت جس کے (تصوّر سے) تم راہِ فرار اختیار کرتے ہو، وہ تمہیں آن پکڑے گی پھر تمہاری عالم الغیب والشہادت (غائب و حاضر کا عالم) کی طرف بازگشت ہوگی۔ اور وہ تمہیں تمہارے اعمالِ (کردہ) پر متنبّہ کرے گا۔ ارشاد ہوا کہ اے اہلِ ایمان جب بروزِ جمعہ تمہیں نماز کے لئے اذان دی جائے۔ تو بڑی مستعدی سے ذکرِ الٰہی کی طرف لپکو، اور خرید و فروخت چھوڑ دو اگر تم جمعہ کی اہمیت و فضیلت کا علم رکھتے ہو تو تمہارے لئے یہی بات بہتر ہے پھر جب نماز ادا ہو چکے، تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ تعالیٰ کی (مہیا کردہ) روزی تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ

۱۰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اے رسول جب یہ لوگ (بعض لوگ) تجارت یا لہو و لعب کے (میلے، ہنگامے) دیکھتے ہیں تو اُن پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اور تمہیں کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ انہیں کہہ دیجئے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ لہو و لعب اور تجارت سے کہیں بہتر ہے۔ اور

اللہ تعالےٰ ہی سب سے اچھا روزی رساں ہے۔ (شام سے دحیہ کلبی کا کاروان سامانِ تجارت لایا، مدینہ منورہ میں غلے کی کمی تھی، اس لئے لوگ خرید و فروخت کی طرف یوں مائل ہوئے کہ حضورؐ کے پیچھے بارہ مقتدیوں نے نماز پڑھی۔ اس پر یہ تنبیہ نازل ہوئی)

سورۃ المنافقون ۶۳ سورۃ المنافقون مدنی ہے۔ اس کی گیارہ آیات اور دو رکوع ہیں۔

اس سورت میں منافقوں کے ذوالوجہین ہونے اور قول و فعل میں تضاد کا ذکر ہے۔ شانِ نزول: زید بن ارقم نے دورانِ سفر منافق عبداللہ بن ابی کو حضورؐ اور مسلمانوں کے خلاف باتیں کہتے سنا، لیکن جب حضورؐ نے اس سے پوچھا تو وہ صاف مکر گیا اور قسم اٹھائی کہ اس نے تو کچھ بھی نہیں کہا تھا ..... منافقین کے ذکر کے سبب سے اس سورت کا نام سورۃ المنافقون ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اے رسولؐ تمہارے پاس جب منافق آتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالےٰ کے رسولِ برحق ہو، مگر اللہ تعالےٰ گواہی دیتا ہے کہ منافق لوگ دروغ گو ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے سو وہ اللہ تعالےٰ کے راستے سے روکتے ہیں۔ بے شک بہت ہی برا ہے جو وہ کر رہے ہیں، یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ایمان قبول کیا پھر کافر ہو گئے (مرتد ہو گئے) ان کے دلوں پر (بسبب عدمِ استعداد قبولیتِ حق) مہر لگ گئی۔ سو وہ سمجھتے نہیں۔ تم جب ان کے قد و قامت اور ڈیل ڈول کو دیکھتے ہو تو تمہیں وہ اچھے (معقول) لوگ دکھائی دیتے ہیں۔ اور جب تم ان کی بات سنتے ہو تو ان کی مثال ایسی ہے۔ جیسے چوب بہ دیوار نہادہ ہوں (دیوار سے ٹیکے لکڑی کے کندے) وہ ہر غل پکار کو اپنے لئے خطرہ سمجھتے ہیں۔ ان سے حذر کرو، اصل دشمن وہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں غارت کرے یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں۔

○ ارشاد ہوا جب ان منافقوں سے کہا جاتا ہے کہ آؤ، تاکہ رسول اللہ تمہارے لئے بخشش کی دعا کریں۔ تو اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ وہ دوسروں کو بھی روکتے ہیں، اور یہ اعراض از راہِ استکبار کرتے ہیں۔ ان کے لئے برابر ہے خواہ اے رسولؐ تم ان کے لئے مغفرت چاہو یا نہ چاہو، اللہ تعالےٰ انہیں (بسبب نفاق و جہالت) ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ اللہ تعالےٰ نافرمانوں کو راہ یاب نہیں کرتا۔

○ ارشاد ہوا یہ (بد باطن لوگ کہتے ہیں۔ منافق عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی) کہ اے لوگو، ان پر مال خرچ نہ کرو جو اللہ تعالےٰ کے رسول کے پاس (گرد جمع ہیں) ہیں تاکہ وہ منتشر ہو جائیں،

(درآں حالیکہ) اسی کے گنجینہ ہائے بے بہا ہیں جو آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن منافقوں کو سمجھ نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ جب ہماری بازگشت (مدینہ منورہ میں) ہوگی تو معزز اور غالب لوگ وہاں کے ذلیل و بے حیثیت لوگوں کو شہر بدر کر دیں گے۔ (انہیں علم نہیں ہے) یقیناً تمام عزت اللہ جل جلالہٗ اس کے رسولِ برحق اور اہلِ ایمان کے لئے ہے لیکن منافق نہیں جانتے۔

○ ارشاد ہوا اے اہلِ ایمان (دیکھو) کہیں تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ تعالٰے کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ جو ایسا کریں گے۔ تو یاد رکھیں وہی لوگ خسارہ کار ہیں۔ (اے مسلمانو!) اپنے مرزوقاتِ حیات میں سے (جو ہم نے تمہیں عطا کئے ہیں) انفاق فی سبیل اللہ کرو۔ قبل اس کے کہ تم میں موت کسی کا رشتۂ حیات منقطع کر دے۔ اور وہ کہے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی مدت کے لئے ڈھیل کیوں نہ دی۔ کہ میں صدقہ کرتا (خیرات کرتا) اور نیکوکار بن جاتا۔ (سُن لو) اللہ تعالٰی ۱۰۔ کسی کو ہرگز مہلت نہیں دیتا، جب اس کی مقررہ مدت آ پہنچتی ہے۔ اور اللہ تعالٰے تمہارے اعمال سے پوری طرح خبردار ہے

سورۃ التغابن ۶۴

سورۃ التغابن مدنی ہے اس کی اٹھارہ آیات ہیں اور ۲ رکوع ہیں۔

لغت میں تغابن تجارت میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے ہیں اس سورت میں یوم التغابن یعنی روزِ قیامت کا ذکر ہے۔ اور اس کے معانی بقول شاہ عبدالقادر ہار جیت کا دن ہیں۔ نفسِ مضمون کی رعایت سے اس سورت کا یہ نام ہوا۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں موجود تمام کی تمام مخلوقات اللہ جل جلالہٗ کی تسبیح میں محو ہے۔ اس کی حکومت تمام کائنات پر محیط ہے، اس کی شان کے شایان سے تمام حمد (جو زبان زبان ادا کر سکتی ہے جس کا ذہن ادراک کر سکتا ہے اور جس کا وجدان روح کر سکتی ہے) اور اس کی قدرتِ کاملہ تمام اشیائے حیات و ممکنات پر حاوی ہے۔ اس کی ذات ہے جس نے تمہاری تخلیق کی۔ پس تم میں کوئی کافر ہے اور کوئی مومن۔ اور اللہ تعالٰے دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اس (خلاقِ لایزال) نے آسمانوں اور زمین کو اپنی مصلحت سے (ٹھیک ٹھیک اور صحیح اندازے) سے خلق کیا۔ اور تمہاری صورت گری کی تو اس نفاست سے کہ تم حسین حسین پیکروں میں ڈھل گئے۔ اور (بالآخر) تمہاری بازگشت بھی اسی کی طرف ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین کے اسرارِ خفی جانتا ہے اور تمہارے باطن اور ظاہر کو بھی۔ اور اللہ تعالٰے تو راز ہائے درون سینہ سے بھی...

○ ارشاد ہوا کیا تمہیں ان لوگوں کا حال معلوم نہیں ہوا جنہوں نے قبل ازیں کفر کیا پس انہوں نے اپنے کرتوتوں کا وبال جھیلا (چکھا) ان کے لئے تو بڑا دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ ان کے پاس اللہ تعالےٰ کے رسولؑ واضح دلائل لے کر آتے تھے۔ اور وہ کہا کرتے تھے کہ کیا ایک بشر ہماری رہنمائی کرے گا ؟ پس انہوں نے راہِ کفر اختیار کی اور (راہِ راست سے) روگردانی کی، اور اللہ تعالےٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہیں، اللہ تعالےٰ کی ذات تو بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ کفار اس زعم میں مبتلا ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ (ہرگز) نہیں اٹھائے جائیں گے۔ انہیں کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار کی قسم تمہاری بعث بعد الموت ضرور ہونا ہے۔ پھر تمہیں اس سے آگاہ کیا جائے گا جو تم کرتے رہے۔ یہ بات اللہ تعالےٰ کے لئے بڑی آسان ہے۔ پس تم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؑ پر ایمان لاؤ اور اس نورِ ہدایت (قرآن مجید) پر جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور (کبھی نہ بھولو) اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

○ ارشاد ہوا (اس دن کو یاد رکھو) جب جمع کرنے کے دن اللہ تعالےٰ تم سب کو جمع کرے گا۔ یہی دن یوم التغابن ہے۔ (ہار جیت کا دن، نفع ونقصان کا دن) اور جو اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے اور نیکوکار ہو۔ اللہ تعالےٰ اس کی برائیاں دور کر دے گا۔ اور اسے ان بہشتوں میں داخل کر دے گا جس میں نہریں رواں ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری ۱۰۔ آیات کی تکذیب کی۔ یہی لوگ اصحاب النار ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

○ ارشاد ہوا اللہ تعالےٰ ہی کی ذات وہ ذات ہے جس کے سوا سزاوارِ عبادت کوئی اور ذات نہیں، اور اہلِ ایمان کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اے اہلِ ایمان! یقیناً تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، سو ان سے روابط میں محتاط رہو (حذر احتیاط) اور اگر تم (ان کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر) انہیں معاف کرو گے اور (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرو گے اور انہیں بخش دو گے تو (جان لو) اللہ تعالےٰ صاحبِ غفران وصاحبِ رحمت ہے (اس کی نظرِ غفران و رحمت تم پر بھی ہو گی) (درحقیقت) تمہارے اموال اور تمہاری اولاد، تمہارے لئے آزمائش ہے اور (اس آزمائش میں پورا اترو تو) اللہ تعالےٰ کے ہاں اس کا بہت بڑا اجر ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ جس قدر ممکن ہو اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ (اس کے ارشادات غور سے) سنو، اس کے احکام (صدقِ دل سے) اطاعت کرو، (اس کی راہ میں دل کھول کر) خرچ کرو (یہ امور

تمہارے لئے) بہت اچھے ہیں۔ کامیاب (بامراد) وہ ہے جسے نفس کے حرص اور لالچ سے بچا لیا گیا۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دو تو وہ تمہارے لئے مضاعف (دگنا) کر دے گا۔ اور تمہیں بخش دے گا، اور اللہ تعالیٰ بڑا قدردان اور صاحبِ حلم ہے۔ وہ سب چھپی اور کھلی (نیکیوں) کو اچھی طرح جاننے والا ہے اور وہ صاحبِ غلبۂ عظیم اور ہمہ حکمت حکیم ہے۔

سورۃ الطلاق ۶۵

سورۃ الطلاق مدنی ہے اس کی بارہ آیات ہیں اور دو رکوع۔

لغت میں طلاق کے معانی کسی بندھن سے آزاد کرنے کے ہیں۔ فقہی لحاظ سے احکامِ شرعی کے مطابق مرد کا اپنی بیوی کو نکاح کے بندھن سے آزاد کر دینے کے ہیں۔ اس سورت میں طلاق کے احکام ہیں اس لئے الطلاق کہلائی۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے نبیؐ جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں شروع عدت میں دو (حیض اوّل سے طہر میں) اور عدت کا شمار کرتے رہو (تین حیض پورے کرنے لازم ہیں) اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو جو تمہارا پروردگار ہے نہ تم انہیں گھروں سے نکال باہر کرو اور نہ وہ خود راہِ فرار اختیار کریں، مگر بجز اس صورت کے کہ ان سے صریح بے حیائی کا ارتکاب ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی (قائم کردہ) حدود ہیں، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کر گیا تو اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ اے مخاطب کیا تجھے علم نہیں ہے۔ شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی صورتِ حالات پیدا کر دے (تعلقات میں سازگاری پیدا ہو جائے) پھر جب وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں (عدت: وہ مدت جس کے دوران عورت عقدِ ثانی نہیں کر سکتی) تو یا تو انہیں حسبِ دستور اپنے پاس رکھ لو یا حسبِ دستور چھوڑ دو، البتہ اپنے میں سے دو معتبر آدمی گواہ کر لو۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے گواہی پوری دو۔ یہ نصیحت انہیں سمجھائی جاتی ہے جسے اللہ تعالیٰ پر اور یومِ آخرت پر ایمان ہے۔ اور جس میں خوفِ خدا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی صورت نکال دیتا ہے اور اس کیلئے ان ذرائع اور وسائط سے سامانِ رزق پیدا کر دیتا ہے جن کا اسے سان و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا امر پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ بے شک اس نے اشیائے کائنات کی ایک قدر مقرر کر رکھی ہے۔

○ ارشاد ہوا جن عورتوں کو حیض کی امید نہیں اگر ان کے بارے میں شک ہو ان کی عدت کے تین مہینے ہیں اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض نہیں آتا، اور حمل والیوں کی عدت وضعِ حمل ہے۔ ان

(حقوق میں) جو اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے (معاملاتِ حیات) آسان کر دیتا ہے
یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ جو (حقوق العباد میں) اللہ تعالےٰ سے
ڈرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس سے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے اور اس کے اجر میں اضافہ کر دیتا
ہے۔ ارشاد ہوا ان طلاق دی ہوئی عورتوں کو رکھو جہاں تم اپنی حیثیت کے مطابق رہتے ہو اور تنگی
میں ڈالنے کے لئے ان کی ضرر رسانی نہ کرو۔ اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تک انہیں نان و نفقہ
دو (طلاق کے بعد) اگر وہ بچے کو تمہارے لئے دودھ پلائیں تو انہیں اُجرت ادا کرو اور باہم
حسبِ دستور مشورہ کر لو اگر تم کوئی زحمت محسوس کرو تو اس کے لئے اور دودھ پلائے گی۔ چاہیئے
کہ صاحبِ مقدور اپنی مقدرت کے مطابق خرچ کرے اور تنگدست اپنے اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے رزق میں
سے اپنی حیثیت کے مطابق۔ اللہ تعالےٰ نے جتنا کسی کو دے رکھا ہے اس سے زیادہ اس پر بوجھ نہیں
ڈالتا۔ اللہ تعالےٰ ان کی تنگی کے بعد جلد ہی آسانی پیدا کر دے گا۔

○ ارشاد ہوا کتنی ہی بستیاں ہیں، جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی
کی اور ہم نے ان کا سخت محاسبہ کیا اور انہیں بُری سزا دی۔ پس ان بستیوں نے اپنے کرتوتوں کے وبال
کا مزا چکھا اور ان کے کام کا انجام خسران ہی تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے شدید عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۰۔ پس اے صاحبِ ایمان اہلِ دانش! اپنے پروردگار کی راہِ تقویٰ اختیار کئے رہو، بے شک اس
(فاطر السّمٰوات والارض) نے تمہاری طرف نزولِ ذکر کیا ہے یعنی ایک رسول جو تمہیں واضح آیاتِ الٰہی
پڑھ پڑھ کر سناتا ہے تاکہ اہلِ ایمان اور نیکوکاروں کو کفر و طغیان کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ایمان کے
اُجالوں میں لے آئے۔ اور جو کوئی اللہ تعالےٰ پر ایمان لایا اور اس نے اعمالِ صالح کئے تو اللہ تعالےٰ
اُسے بہشتوں میں داخل کرے گا، جس میں نہریں رواں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
اللہ تعالےٰ نے انہیں مرزوقاتِ حسنہ عطا کئے ہیں۔

ارشاد ہوا اللہ ہی ہے جس نے سات آسمان تخلیق کئے اور اتنی ہی زمینیں، ان میں اس کے
احکام کا نزول ہوتا رہتا ہے تاکہ تم جانو کہ اللہ تعالےٰ تمام اشیائے کائنات پر قادر ہے اور اس کا
علمِ بے پایاں تمام اشیائے ما کان و ما یکون پر محیط ہے۔

سورۃ التحریم ۶۶

سورۃ التحریم مدنی ہے۔ اس کی بارہ آیات اور دو رکوع ہیں۔

اس سورت کا آغاز اس واقعۂ شانِ نزول سے ہوتا ہے جس کی رُو سے حضورؐ نے بعض ازواج
کی خوشنودی کے لئے شہد پینا اپنے لئے حرام کر دیا تھا۔ اور اس سورت میں اللہ تعالےٰ نے

آپ کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ اس سورت کا نام تحریم اس کے ابتدائیہ کی رعایت سے ہے۔
شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اے نبیؐ تم اپنی بیویوں کی دلداری (خوشنودی) کے لئے وہ چیز کیوں حرام ٹھہراتے ہو جسے اللہ تعالٰے نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔ اللہ تعالٰے صاحبِ غفران ہے صاحبِ رحمت ہے۔ اللہ تعالٰے نے تمہارے لئے (اس بارے میں) قسموں کا توڑنا فرض کر دیا ہے۔ اللہ تعالٰے ہی تمہارا مالک ہے وہ علیم بھی ہے اور حکیم بھی (اُمّ المومنین زینبؓ بنت جحشؓ کے ہاں شہد آیا آپؐ کو مرغوب تھا، ان کے ہاں آمد و رفت بڑھ گئی تو اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ اور اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ کو گوارا نہ ہوا باہم مشورہ کیا کہ حضورؐ کو شہد سے متنفر کر دیا جائے، چنانچہ آپؐ سے دونوں نے الگ الگ کہا کہ آپؐ کے منہ سے مغافیر (ایک بدبو دار گوند) کی بو آتی ہے۔ آپؐ نے شہد کا استعمال اپنے آپ پر حرام کرنے کی قسم کھائی جس کا انفساخ اس حکمِ الٰہی کی تعمیل میں ہوا۔)

○ ارشاد ہوا کہ جب نبیؐ نے ایک رازدارانہ بات اپنی کسی بیوی سے کہہ دی، اور جب اس نے یہ بات (دوسروں کو) بتا دی اور اللہ تعالٰے نے نبیؐ کو اس سے مطلع کر دیا نبیؐ نے اسے کچھ بات جتلا دی اور کچھ ٹال دی۔ جب نبیؐ نے اسے وہ بات جتلا دی تو اس نے پوچھا آپؐ کو یہ کس نے خبر دی؟ آپ نے فرمایا مجھے میرے علیم و خبیر پروردگار نے خبر دی ہے۔ اگر تم دونوں اللہ تعالٰے کی جناب میں توبہ کرو تو بہتر ہے تمہارے قلوب تو مائل ہو ہی چکے ہیں۔ (صَغَت قلوبکما کے معنی انابت قلوبکما و مالت الی اللہ ورسولہٗ (فراہیؒ) اگر تم نبیؐ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی (تو جان لو) کہ اللہ تعالٰے اس کا مددگار ہے۔ اور جبریلؑ اور تمام مومنینِ صالح اور مزید برآں ملائکہ بھی اس کے حامی ہیں۔ اگر نبیؐ تمہیں طلاق دے دے تو پروردگار تمہارے بدلے میں تم سے اچھی بیویاں عنایت کر دے گا۔ ایمان دار، اطاعت شعار، توبہ اختیار، عبادت گزار اور روزہ دار، شوہر دیدہ بھی اور باکرہ بھی۔ ارشاد ہوا اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اور جس پر تند خو اور سخت گیر ملائکہ عذاب مقرر ہوں گے۔ وہ اللہ تعالٰے کے کسی حکم میں بھی اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم دیا جاتا ہے اسے فوراً بجا لاتے ہیں۔ ارشاد ہوا اے کافرو! آج کوئی عذر مت کرو، تمہیں سزا انہیں افعالِ بد پر ملے گی جس کا تم ارتکاب کرتے رہے ہو۔ اے اہل ایمان اللہ تعالٰے کے حضور سچی توبہ کرو۔ (توبۃ النصوح) امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے برائیوں کو دور کر دے گا اور ان باغاتِ (بہشت) میں داخل کرے گا جس میں نہریں بہتی

ہیں جس دن، اللہ تعالٰے نبیؐ اور اس پر ایمان لانے والے ساتھیوں کو رُسوا نہیں کرے گا۔ اس روز ان کا نورِ یقین آگے آگے اور دائیں طرف ان کی رہنمائی کرے گا۔ (اور ان کے وردِ زبان یہ دعا ہو گی کہ) اے ہمارے پروردگار ہمارے نورِ ایمان کی تکمیل فرما دے (کامل فرما دے) اور ہماری مغفرت فرما، تو کائناتِ ارضی و سماوی کی ہر چیز پر قادر ہے۔ ارشاد ہوا اے نبیؐ کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے، اور ان کے مقابلے میں سخت موقف اختیار کیجئے (ثابت قدمی اختیار کیجئے) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے۔ ارشاد ہوا اللہ تعالٰے کافروں کے لئے نوحؑ کی عورت اور لوطؑ کی عورت (عائلہ اور وائلہ) کی مثال بیان کرتا ہے۔ وہ دونو عورتیں ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کے تحت ان کے حبالۂ عقد میں تھیں لیکن انہوں نے ان کے حق ضائع کئے (بے وفائی کی) تو وہ دونو نیک بندے غضبِ الٰہی کے مقابلے میں ان کے کچھ کام نہ آسکے۔ اور ان دونو عورتوں کو حکم ملا کہ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جانے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ اور اہلِ ایمان کے لئے اللہ تعالٰے فرعون کی بیوی (آسیہؑ) کی جب اس نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل (کے اثرات سے) سے بچا دے۔ اور مجھے ان ظالموں کی قوم سے نجات دے اور مریمؑ بنت عمران، جنہوں نے اپنے عصمت و ناموس کو محفوظ رکھا (شرمگاہ کو محفوظ رکھا)۔ ہم نے اس میں (جبریل کے ذریعے چاکِ گریبان میں) اپنی روح پھونک دی۔ اس نے کلماتِ ربّانی کی تصدیق کی اور اس کی کتابوں کی بھی اور وہ اطاعت گزاروں میں سے تھی۔

پ ۲۹ سورۃ الملک ۶۷

سورۃُ الملک مکّی ہے۔ اس کی تیس ۳۰ آیات ہیں اور دو رکوع۔

سورۃُ الملک کی ابتداء "تبارک الذی بیدہ الملک" سے ہوئی ہے اور اللہ تعالٰے کی حاکمیتِ مُطلقہ اور تصرّف و اختیارِ کلّی کی شہادتِ عظمٰی ہے اس لئے الملک سے موسوم ہوئی۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بڑی برکتوں والی ہے وہ ذات، جس کے قبضۂ اختیار میں کائناتِ ارضی و سماوی کی کامل شہنشاہیت ہے۔ اور اس کی قدرتِ کاملہ ممکنات کی ہر شئے کا مکمل احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وہ وہی ہے جس نے (سلسلۂ) موت و حیات کی تخلیق کی ہے تاکہ تمہیں جانچے کہ تم میں عمل میں بہتر کون ہے؟ وہ بڑا زبردست اور بڑا مغفرت والا ہے۔ وہ ہے جس نے سات آسمان تہ بہ تہ بنائے، اے مخاطب تو اس رحمان کی صفتِ تخلیق میں کوئی خلل نہیں پائے گا۔ سو پھر نگاہ دوڑاؤ، کہیں کوئی

تمہیں کوئی خامی نظر آتی ہے۔ پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھو، نگاہ ہی آخر واماندہ ہو کر لوٹ آئے گی۔
ارشاد ہوا کہ ہم نے آسمانِ زیریں کو مصابیح (مصباح۔ چراغ، مصابیح۔ چراغوں) سے زینت دے رکھی ہے۔ اور ہم نے ان کو شیاطین کو سنگسار کرنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے (رَجم سنگسار کرنا) اور ہم نے ان کے لئے دوزخ کا عذاب بھی تیار کر رکھا ہے۔ جو لوگ اپنے پروردگار سے کفر کرتے ہیں، ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ دوزخ میں جب لوگ ڈالے جائیں گے۔ وہ اس کی دھاڑ (گرج) سنیں گے، اور وہ اسطرح جوش زن ہو گی کہ گویا غیظ و غضب سے پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں کافروں کے گروہ ڈالے جائیں گے، تو اس کا محافظ ان سے پوچھے گا۔ کیا تمہیں تمہاری برائیوں پر اللہ تعالےٰ کے غضب سے ڈرانے والا کوئی (نذیر) نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں، ہمارے پاس نبیٔ مرسل نذیر آیا تھا۔ لیکن ہم نے اس کی تکذیب کی اور کہا کہ اللہ تعالےٰ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا، تم ایک بڑے خبط میں مبتلا ہو۔

○ ارشاد ہوا اور وہ کہیں گے کہ اگر ہم ارشاداتِ ربّانی سن لیتے یا (مقاصدِ حیاتِ انسانی) سمجھ لیتے تو آج اہلِ دوزخ میں سے نہ ہوتے۔ غرض وہ اپنے گناہوں کا (برملا) اقرار کریں گے۔ پس اہلِ دوزخ پر لعنت ہو۔ بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے خشیت رکھتے ہیں، ان کے لئے مغفرت ہے اور بہت بڑا اجر۔ خواہ تم کوئی بات چھپا کر کہو یا برملا کہو، وہ (علّامُ الغیوب تو) دلوں تک کے بھید سے آگاہ ہے۔ کیا وہ آگاہ نہ ہو جس نے (سب کی) تخلیق کی ہے؟ اور وہ تو بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔ وہ وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے نرم و ہموار کر دیا تاکہ تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور مرزوقاتِ ربّانی میں سے کھاؤ پیو اور تمہیں اسی کی طرف زندہ ہو کر جانا ہے۔
ارشاد ہوا کیا تم اس (قہّار و جبّار صاحبِ ذُوالجلال) سے نڈر ہو گئے ہو۔ اُس صاحبِ عرشِ عُلا سے جو بلندیوں میں ہے وہ کہیں تمہیں تمہارے کرتوتوں کی سزا میں زمین میں نہ دھنسا دے اور وہ یکایک کپکپانے اور تھرتھرانے۔ کیا تم اس صاحبِ عرشِ عُلا اللہ تعالےٰ کے غضب سے نڈر ہو گئے ہو کہ وہ تم پر تیز و تند ہوا کے طوفان بھیج دے، سو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ میری تنذیر کیسی تھی؟ اور (امرِ واقع ہے) کہ ان سے پہلے بھی لوگ آیاتِ الٰہی کی تکذیب کر چکے ہیں، (دیکھو) پھر ہماری ناراضگی کا انجام کیسا ہوا؟

○ ارشاد ہوا کیا انہوں (منکرینِ حق) نے اپنے اوپر پرندوں کو اُڑتے نہیں دیکھا، کبھی وہ پروں کو پھیلاتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ اللہ الرحمٰن کے سوا انہیں کوئی اور تھامے نہیں رکھتا ہے؟

بے شک وہ ہر شئے پر نگران ہے (بھلا یہ بتاؤ) تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو اللہ الرحمٰن کے مقابلے میں تمہاری نصرت کرے گا ؟ کافر تو بالکل دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو تمہیں مرزوقاتِ حیات مہیا کرے گا اگر وہ (رزّاقِ مطلق) اپنا رزق روک دے ؟ (کچھ نہیں) بلکہ وہ سرکشی اور تنفّر پر جمے ہوئے ہیں۔ (اچھا بتاؤ بھلا) جو منہ کے بل اوندھا گر گر کر چل رہا ہو زیادہ راہِ راست پر ہے یا وہ جو سیدھا ہموار راستے پر گامزن ہے ؟ کہہ دیجئے کہ (اللہ وہی ہے) جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے، مگر تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔ (شکر نعمتوں کا صحیح صحیح استعمال ہے)

○ ارشاد ہوا اے رسول کہہ دیجئے اللہ تعالےٰ وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر پھیلایا ہے اور تم اسی کے پاس اکھٹے کر کے لائے جاؤ گے۔ اور وہ یہ پوچھتے ہیں یہ وعدہ (عذاب) کب پورا ہوگا ؟ (بتاؤ) اگر تم سچے ہو! انہیں کہہ دیجئے اس کا علم تو اللہ تعالےٰ ہی کو ہے۔ اور میں تو تمہیں تمہارے اعمالِ بد پر صاف صاف تنذیر کرنے والا ہوں۔ (یہ کفّار) جب قیامت کو قریب دیکھیں گے تو ان کافروں کے چہرے (غم و غصّہ سے) بگڑ جائیں گے۔ اور انہیں کہا جائے گا کہ یہی وہ (وعید) ہے جس کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔

○ ارشاد ہوا اے رسول کہہ دیجئے (بھلا سوچو تو سہی) اللہ تعالےٰ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاکت میں ڈال دے یا ہمیں اپنے دامنِ رحمت میں لے لے تو پھر وہ کون ہے جو (منکرینِ حق) کو دردناک عذاب سے بچالے گا ؟ انہیں کہہ دیجئے کہ وہ اللہ الرحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے۔ اور ہم صرف اسی پر توکّل کرتے ہیں۔ (مآلِ کار) تم عنقریب جان لوگے کہ کھلی گمراہی میں کون ہے ؟ اے رسول انہیں کہہ دیجئے بھلا سوچو ! تو سہی اگر (لق ودق صحرا کے اس علاقے کا پانی نیچے ہی نیچے سے اُتر جائے تو تمہارے لئے صاف و شفاف آبِ رواں کون لائے گا ؟

سورۃ القلم ۶۸

سورۃ القلم مکّی ہے ۔ اس کی باون آیات ہیں اور دو رکوع۔

اس سورت کی پہلی آیت میں صاحبِ لوح و قلم اللہ تعالےٰ نے قلم کی قسم کھائی ہے اس لئے اس سورت کو القلم کہا گیا ہے۔ قلم کی قسم، اس کی عزت و عصمت کی دلیل ہے اور اس کی مسطورات اس کی عظمت کی شہادت ہیں۔ اسی سے مقدراتِ ہستی لوحِ محفوظ میں لکھ دی گئی ہیں۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے، جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

نٓ حروفِ مقطعات میں سے ہے (جس کا علم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کو ہے) قسم ہے قلم کی اور اس تمام گنجینہ ہائے علوم و معارف کی جو اس کی عظمت مسطوریت کا نتیجہ ہیں۔ کہ اے رسول

تم بفضلِ پروردگارِ خویش مجنون نہیں ہو۔ اور تمہاری (خدمتِ رسالت کے صلہ میں) تمہارے لئے ایسا اجر ہے جو غیر مختتم ہے۔ اور اے رسولؐ (یہ ایک حقیقتِ ثابتہ ہے کہ) تم بے شک اخلاقِ انسانی کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز۔ سو تم دیکھ لوگے اور یہ بھی دیکھ لیں گے کہ کس کو (واقعی) جنون لاحق تھا۔ تمہارا پروردگار اچھی طرح باخبر ہے کہ اس کی صحیح راہ سے کون بہکا ہے۔ اور وہ سیدھی راہ اختیار کرنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ سو اے رسولؐ تم آیاتِ کی تکذیب کرنے والوں کی بات نہ مانو، وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ تم مداہنت اختیار کرو تاکہ وہ بھی مداہنت اختیار کریں۔ (نرم رویہ اختیار کریں)

۱۰۔ اے رسولؐ کسی ایسے شخص کا کہا نہ مانیں جو جھوٹا حلف باز ہے، رسوا (سر بازار) ہے، بات بات پہ طعنہ زن ہے، کارِ خیر سے روکتا ہے، حدِ اعتدال سے متجاوز ہے، گنہگاری میں نڈر ہے، سخت مزاج اور بے نسب بھی ہے۔ اس لئے (ان برائیوں کا مرتکب ہوا) کہ وہ مال اور بیٹوں والا ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ قصہ ہائے پارینہ ہیں۔ ہم عنقریب اس کے ناکٹے پہ داغیں گے۔ ہم نے ان کی آزمائش کر دی ہے جیسا کہ ہم نے باغ والوں کی آزمائش کی تھی۔ (باغ والوں کی تمثیل یوں ہے کہ) انہوں نے قسمیں کھائیں کہ صبح سویرے وہ اپنے باغ کے پھل توڑ لیں گے اور انہوں نے انشاء اللہ بھی نہ کہا (یا مسکینوں کے مال کا استثنا نہیں کرتے تھے) پھر باغ پر اس دوران میں کہ وہ سو رہے تھے، ایک تباہی خیز طوفان پھر گیا۔ صبح کو باغ ایک زراعتِ بریدہ شدہ تھا پھر وہ ایک دوسرے کو پکارنے لگے، کہ اگر پھل توڑتے ہیں تو صبح صبح کھیت میں چلو، جب وہ چلے تو چپکے ہوئے کہہ رہے تھے کہ آج ہمارے پاس کوئی محتاج ہرگز نہ آئے۔ وہ صبح سویرے وہاں جا پہنچے، اور اپنے باغوں میں سے کسی کو کچھ نہ دینے پر اپنے آپ کو قادر سمجھے۔ پھر جب باغ کو (تباہ و برباد) دیکھا تو کہا ہم راہ بھول کر کسی اور جگہ آگئے ہیں، پھر کہنے لگے کہ ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی ہے۔ ان میں سے جو شخص کچھ معقول تھا کہنے لگا، کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا سو اب تسبیح کیوں

۳۰۔ نہیں کرتے ہو؟ سب بولے ہمارا پروردگار پاک ہے بلا شبہ ہمیں قصوروار ہیں۔ پھر وہ ایکدوسرے الزام دینے لگے اور یہ کہا کہ ہائے ہماری شامت! ہم ہی سرکش تھے۔ شاید ہمارا پروردگار اس باغ سے بہتر باغ دے دے۔ ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ عذاب کا نزول اسی طرح ہوا کرتا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اے کاش یہ لوگ یہ حقیقت مان لیتے۔

○ ارشاد ہوا۔ پرہیزگاروں کے لئے اللہ تعالٰے کے ہاں بوستان ہائے آسائش و راحت مہیا ہیں۔ کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کی طرح کر دیں گے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟

کیا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے کہ اس میں وہ درج ہو جسے تم پسند کرو؟ کیا تمہارے لئے ہم نے قسمیں کھائی ہیں کہ قیامت تک تمہارے لئے وہ کچھ ہے جو تم فیصلہ کر دو گے؟ بھلا ان سے پوچھئے کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ دار بنتا ہے؟ کیا ان کے کوئی شرکاء ہیں۔ تو وہ اپنے ان شریکوں کو لے آئیں۔ اگر راستی پر ہیں۔

○ ارشاد ہوا (وہ دن یاد رکھنے کے قابل ہے) جب ہلچل بڑھ جائے گی۔ (شدت امر ظاہر ہو گی (کشف الساق بڑی بدامنی جس میں شریف زادیاں پائنچے اٹھا کر بھاگنے پر مجبور ہو جائیں) وہ سجدے کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ کر نہیں سکیں گے۔ ان کی گردنیں ندامت سے جھکی ہوئی ہو گی۔ ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔ اور یہ سجدے کے لئے اس وقت بھی بلائے جاتے تھے، جب وہ صحیح سالم تھے۔

ارشاد ہوا ان کلامِ الٰہی کو جھٹلانے والوں کو میرے لئے چھوڑ دو۔ ہم انہیں دوزخ کی طرف بتدریج لے جائیں گے۔ ایسے طریق سے کہ انہیں خبر تک نہ ہو گی۔ ہم انہیں مہلت دیتے ہیں۔ بیشک ہماری تدبیر نہایت محکم ہوتی ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ کیا تم ان سے اجرِ رسالت طلب کر رہے ہو کہ جس کے تاوان کے بوجھ سے وہ دبے جا رہے ہیں یا ان کے پاس غیب کا علم ہے۔ کہ وہ اسے لکھ کر محفوظ کر لیتے ہیں۔ اے رسولؐ تم اپنے پروردگار کے فیصلے کا انتظار کرو اور مچھلی والے کی طرح بے خبر نہ ہو جاؤ (حضرت یونسؑ بن متی)۔ جب اس نے اپنے پروردگار کو مدد کے لئے پکارا اور وہ نہایت ہی غمگین تھا۔ اگر اسے رحمتِ ربانی سہارا نہ دیتی تو وہ ذلیل و خوار ہو کر چٹیل میدان میں پڑا رہ جاتا۔

۵۰۔ پس اس کے پروردگار نے اسے برگزیدگی بخشی اور اسے نیک بختوں میں کر دیا۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ قریب تھا کہ منکرینِ حق تمہیں اپنی تیز نگہی سے پھسلا دیں اور جب انہوں نے قرآنِ حکیم کی آیاتِ بینات سنیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔ حالانکہ یہ قرآنِ حکیم تمام جہانوں کے لئے نصیحت و موعظت ہے۔

سورۃ الحاقہ ۶۹

سورۃ الحاقہ مکی ہے۔ اس کی باون آیات اور دو رکوع ہیں۔

حاقہ کے معنی وہ چیز جس کا وقوع حق اور یقینی ہو یہاں مراد قیامت ہے۔ اس سورت کا آغاز الحاقہ سے ہوا ہے اس لئے یہی نام ہوا۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تبارک الذی ۲۹

وہ ہونے والی (شُدنی یعنی قیامت) کیا ہے؟ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیسی کچھ ہے؟ ثمود اور عاد نے القارعہ (کھڑکھڑانے والی۔ قیامت) کی تکذیب کی تھی۔ پس قوم ثمود زوردار کڑک سے ہلاک کردی گئی اور قومِ عاد ایک سخت تُندو تیز طوفان سے برباد کردی گئی، جو اس پر سات راتیں اور آٹھ دن ان کے استیصال کے لئے لگاتار مسلّط رہا۔ اور اے مخاطب تو انہیں زمین پر یوں پچھاڑ کھاتے دیکھتا گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہیں۔ کیا تمہیں ان میں سے کوئی بچا نظر آیا؟

○ ارشاد ہوا (اسی طرح) فرعون نے، اس سے پہلوں نے اور لوطؑ کے دور کے باشندوں نے (جن کی بستیاں عذابِ الٰہی نے الٹ دی تھیں) بڑی بڑی خطا کاریاں کی تھیں۔ انہوں نے اپنے پروردگار ۱۰۔ کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔ سو اللہ تعالےٰ نے ان کی سخت گرفت کی۔ بے شک ہم نے جب پانی حد سے گزر گیا تو تمہیں کشتی میں سوار کردیا تھا تاکہ اس واقعہ کو تمہارے لئے درسِ عبرت و موعظت بنا دیں۔ اور یاد رکھنے والے کان، اسے سُنیں اور محفوظ کرلیں۔

○ ارشاد ہوا (جب روزِ قیامت) صُور میں ایک بار پھونکا جائے گا۔ اور زمین اور پہاڑوں کو اکٹھا کرکے ایک ہی بار پاش پاش کردیا جائے گا۔ پس اس روز قیامت برپا ہوگی۔ آسمان شق ہو جائے گا اور اس دن وہ بودا اور کمزور ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے۔ اور اس روز آٹھ فرشتے تیرے ربّ کے عرش کو اٹھائیں گے۔ اس دن تم بارگاہِ ایزدی میں پیش کئے جاؤ گے اور تمہارا کوئی بھید چھپا نہیں رہے گا جسے اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ سو دیکھو ۲۰۔ وہ کہے گا میرا اعمال نامہ پڑھو، بے شک میں سمجھتا تھا کہ میں اپنا حساب دیکھوں گا۔ سو وہ ایک دل پسند مقامِ عیش میں ہوگا اور بہشتِ بریں میں، جس کے میوے (ان کے سروں پر) جھکے ہوئے ہوں گے۔ (سہل الحصول ہوں گے) خوش گوار ماکولات و مشروبات کا لطف اٹھاؤ، یہ تمہارے اعمالِ حسنہ کا صلہ ہے جو تم نے گذرے دنوں میں (عہدِ ماضی میں) کئے تھے۔

○ ارشاد ہوا اور جس کو نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا۔ اے کاش مجھے میرا نامۂ اعمال نہ ملتا۔ نہ میں یہ جانتا کہ میرا حساب کتاب کیا ہے۔ اے کاش وہی موت ہی ہمیشہ کے لئے ہی فیصلہ کن ہوئی ہوتی۔ میری مادی (مال و دولت) میرے کچھ کام نہ آئی۔ میں محروم الاقتدار ہو گیا۔ (میری حکومت مجھ سے چھن گئی)۔ ارشاد ہوگا اسے پکڑو اور ایسے طوق پہنا دو، پھر اسے ۳۰۔ نارِ جہیم میں پھینک دو۔ پھر اسے ستر گز لمبی (طویل) زنجیر میں جکڑ دو۔ بے شک یہ شخص صاحبِ عظمت و (جبروت) اللہ تعالےٰ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ نہ وہ مسکین (غریب) آدمی کو کھلانے کی

ترغیب دیتا تھا۔ سو آج اس کے لئے کوئی دلی دوست نہیں اور نہ زخموں کے غسالہ کے سوا اس کا طعام ہوگا۔ جسے بجز گنہگاروں کے کوئی نہیں کھائے گا۔ پھر میں قسم کھاتا ہوں ان تمام چیزوں کی ۴۰۔ جنہیں تم دیکھتے ہو اور جن کو تم دیکھ نہیں پاتے۔ یہ قرآنِ کریم ایک معزز و گرامی قدر رسول (فرشتے) کا لایا ہوا ہے (فرشتے کی بجائے حضورؐ کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے) اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ تم بہت کم ہی یقین کرتے ہو۔ اور یہ کسی کاہن کا کلام بھی نہیں۔ تم بہت ہی کم سمجھتے ہو، اور یہ کلام تنزیلاتِ پروردگارِ عالمین کا ہے۔

ارشاد ہوا اگر رسولؐ ہم پر کچھ باتیں افتراء کرتا، تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر اس کی رگِ جان کاٹ دیتے۔ پھر تم سے کوئی ہمیں اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور یقیناً یہ قرآن مجید اہلِ تقویٰ کے لئے موعظت ہے اور ہم بھی خوب جانتے ہیں کہ تم میں (آیاتِ الٰہی) کی تکذیب کرنے والے ۵۰۔ بھی ہیں۔ اور یہ قرآن مجید کافروں کے لئے موجبِ حسرت ہے اور یہ قرآن مجید تحقیق یقینی بات ہے۔ پس اپنے پروردگارِ عظیم کے نام کی تسبیح بیان کیجئے۔

سورۃ المعارج ۷۰

سورۃ المعارج مکی ہے، اس کی چوالیس آیات اور دو رکوع ہیں۔

معارج (آلۂ عروج) لغت میں سیڑھیوں کو کہتے ہیں، دوسری آیت میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس صفت کا استعمال ہوا ہے۔ ذی المعارج (سیڑھیوں/زینوں کا مالک) اور اسی سے یہ سورت موسوم ہوئی۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا ایک جلد عذاب مانگنے والا (غالباً نضر بن الحارث المکی مراد ہے) اس عذاب کا مطالبہ کرتا ہے جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اور اسے کوئی دفع کر سکنے والا نہیں ہے۔ یہ عذاب اس اللہ تبارک و تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوگا جو بلندیوں کی طرف لے جانے والے زینوں کا مالک ہے۔ جس کی طرف فرشتے اور روحیں صعود کریں گی۔ ایک ایسے دن میں جس کی مقدار (تمہارے) پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ تم اے رسولؐ صبرِ جمیل اختیار کرو۔ یہ کفار اس دن کو بہت دور سمجھتے ہیں لیکن تم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔ (یہ وہ دن ہوگا) جس دن آسمان تیل کی تلچھٹ کی مانند ہو جائے گا، پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔ کوئی ۱۰۔ دوست کسی دوسرے دوست کا پرسانِ حال نہ ہوگا۔ حالانکہ وہ انہیں دکھائی بھی دیئے جائیں گے۔

ارشاد ہوا مجرم اس دن تمنا کرے گا کہ اس دن کے عذاب سے رستگاری کے لئے

اپنے بدلے میں اپنے بیٹوں، بیوی، بھائی، کنبہ جو اس کی پناہ رہا ہے اور سب کچھ جو زمین میں ہے فدیہ دے دے اور اپنے آپ کو بچالے۔ یہ ہرگز نہیں ہوگا وہ آگ (نارِ دوزخ) ایسی شعلہ سامان ہے کہ کھالیں جلا کر اتار دے گی، وہ آگ اسے بلاوا دے گی جو اعراض کرنے والا اور روگردانی کرنیوالا ہے۔ ارشاد ہوا بے شک انسان پیدائشی طور پر بے صبر و ہمت ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو ۲۰۔ جزع فزع کرنے لگتا ہے اور جب اسے بھلائی پہنچتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ البتہ وہ نماز گزار (اس حکم میں داخل نہیں) جو اپنی نمازوں میں مداومت کرتے ہیں۔ اور جن کے مالوں میں سائل اور اور محروم کا مقررہ حق ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔ جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے والے ہیں، بے شک ان کے پروردگار کا عذاب بے خوف ہونے والی چیز بھی نہیں ہے۔ وہ جو اپنی شرم گاہوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ مگر ان کی بیویوں اور ملکِ یمین کا اس سے ۳۰۔ استثنا ہے۔ سو بے شک انہیں ان کے بارے میں کوئی ملامت نہیں ہے (البتہ جو کوئی اس کے علاوہ شہوت رانی کا شکار ہو تو وہ لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں) وہ لوگ اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کی رعایت کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی شہادتوں کے ادا کرنے میں مضبوطی سے قائم ہیں۔ اور جو لوگ اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ وہ بہشتوں میں نہایت عزت و اکرام سے داخل ہوں گے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ یہ کافر تمہاری طرف ٹولیاں بن بن کر دائیں اور بائیں سے تم پر دوڑے چلے آتے ہیں کیا ان میں سے ہر کوئی طمع رکھتا ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائیگا۔ ہرگز نہیں، ہم نے جس سے ان کی تخلیق کی ہے اسے یہ جانتے ہیں۔ میں مشرقوں اور مغربوں کے ۴۰۔ پروردگار کی قسم کھاتا ہوں۔ (اپنی قدرت و جلال کی) ہمیں اس پر پوری قدرت حاصل ہے کہ ان (نافرمان اور کج فہم) لوگوں کی بجائے ان سے بہتر، لوگوں کا گروہ معرضِ وجود میں لے آئیں، اور ہم ایسا کرنے سے عاجز نہیں ہیں۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ انہیں ان لایعنی باتوں میں اور لہو و لعب میں پڑا رہنے دیجئے۔ یہاں تک کہ وہ دن آموجود ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے۔ وہ دن جس دن وہ بکمالِ سرعت قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے، گویا وہ کسی بتوں کی پرستش گاہ کی طرف لپکے جا رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں شدتِ ندامت سے جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت اور نامرادی چھا رہی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

سُورۃ نُوح ۷۱ | سورۃ نوح مکی ہے۔اس کی اٹھائیس آیات ہیں اور دو رکوع۔

حضرت نوحؑ بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن بیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن آدم کا شمار دنیا کے قدیم ترین انبیاء میں ہوتا ہے آپ کی بد دعا سے طوفان آیا۔ اس سورت میں آپ کا ذکر ہے اس لئے نوح نام ہوا۔ آپ کی بیوی وائلہ اور آپ کا بیٹا کنعان بھی نافرمان تھے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا بے شک ہم نے نوحؑ کو اپنی قوم کے پاس رسول بنا کر بھیجا کہ اپنی قوم کو انتباہ (عذابِ الٰہی) کر دے۔ قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب نازل ہو۔ نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا، میں واضح طور پر تمہیں بد اعمالیوں کے انجام پر متنبّہ کرتا ہوں اور (نصیحت کرتا ہوں کہ) کہ اللہ تبارک و تعالےٰ کی عبادت کرو، اور اسی کا تقویٰ اختیار کرو، اور میری اطاعت کرو۔ وہ غفور الرّحیم تمہارے (سابقہ) گناہ بخش دے گا۔ اور (اصلاحِ حال اور نیک اعمال کے لئے) تمہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے گا، کاش تم سمجھ پاتے کہ اللہ تعالےٰ کی مقرّر کی ہوئی مدّت جب پوری ہو جائے گی تو اس میں کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔

○ ارشاد ہوا (نوحؑ نے بدرگاہِ ربّ العزت دعا کی) کہ اے میرے پروردگار، میں نے اپنی قوم کو شبانہ روز لگاتار دعوت (الی الحق) دی مگر میری دعوت پر انہوں نے کوئی توجہ نہ دی اور راہِ فرار اختیار کی۔ اور بلاشبہ میں نے انہیں جب بھی احکامِ ربّانی کی طرف بلایا تاکہ وہ (معافی مانگیں) اور تو (مولا کریم) انہیں معاف کر دے، تو اس پر انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھوس لیں اور اوپر کپڑے اوڑھ لئے (تاکہ کچھ نہ سن سکیں) اپنے (کفر و جحود پر) اصرار کیا، اور استکبار میں بہت آگے بڑھ گئے، پھر میں نے انہیں برملا دعوت دی، پھر میں نے علانیہ انہیں دعوتِ (الی الحق) دی اور انہیں مخفی طور پر بھی سمجھایا۔ پس میں نے ان سے کہا (اے میری قوم) تم سب اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، بلاشبہ وہ بہت بڑا مغفرت کرنے والا ہے۔ (وہ قادرِ مطلق) تم پر کثرت سے (موسلا دار بارش) برسائے گا اور تمہیں اموال و اولاد میں بڑھائے گا (فروغ دے گا) تمہارے لئے باغات اگا دے گا اور نہریں بہا دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس کی عظمتِ ربوبیت کا خیال (لحاظ) نہیں کرتے ہو۔ حالانکہ اس نے تمہیں تخلیق کے مختلف (ادوار و) اطوار سے گزارا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح سات آسمان تہ بہ تہ پیدا کئے اور ان میں چاند کو چمکتا ہوا اور سورج کو سراج بنایا۔ اللہ تعالےٰ ہی نے تمہیں (جسمِ انسانی کو) عناصرِ ارضی سے نشو و نما دی۔ اور پھر وہ

تمہیں اسی میں لے جائے گا۔ اور اسی سے تمہیں باہر لے آئے گا۔ اور اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے
۲۰۔ زمین کو (ہموار) فرش بنایا ہے تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو۔ نوحؑ نے عرض کی اے میرے
پروردگار ان لوگوں نے میری نافرمانی کی ہے۔ اور ان لوگوں کی بات مانی ہے جن کے خسارے میں ان کے
مال واولاد نے اضافہ ہی کیا ہے اور انہوں نے بڑی بڑی چالیں ہیں اور کہنے لگے کہ تم ہرگز وَدّ (قبیلہ
کلب کا بُت) سواع (قبیلہ ہُذیل کا بُت) یغوث (قبیلہ طے کا بت) یعوق (ہمدان کا بُت) اور نَسر
(حَمیر کا بُت) کو نہ چھوڑنا اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ اور اللہ تعالےٰ تو ان ظالموں
کی گمراہی میں اور اضافہ فرمادے۔ چنانچہ وہ اپنی خطاکاری کے سبب سے غرق کر دیئے گئے، پھر وہ
اس دوزخ میں داخل کر دیئے گئے۔ (جھونک دیئے گئے)۔ وہاں انہیں اللہ تعالےٰ کے مقابلے
میں کوئی مددگار میسر نہ آئے۔ اور نوحؑ نے بد دعا کی کہ اے میرے پروردگار روئے زمین پر، کفار کا
ایک متنفّس بھی زندہ نہ چھوڑ۔ اگر تو نے انہیں چھوڑ دیا (تو اے اللہ!) یہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے
اور ان کی اولاد بھی فاجر اور کافر ہی ہوگی۔ اے میرے پروردگار میری مغفرت فرمادے، میرے
والدین کی مغفرت فرمادے، اور اس کو جو میرے گھر میں بحیثیتِ مومن داخل ہو، اور تمام مومنین
اور مومنات کو، اور کفّار کی ہلاکت و بربادی میں اضافہ فرما۔

سورۃ الجنّ ۷۲

سورۃ الجنّ مکّی ہے، اس کی اٹھائیس آیات اور دو رکوع ہیں۔

اس سورت میں جنّوں کا ذکر ہے اس لئے سورۃ الجنّ سے موسوم ہوئی۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ اے رسولؐ کہہ دیجئے، کہ مجھے وحی کے ذریعے سے اطلاع دی گئی ہے کہ جنّوں کے ایک گروہ
نے قرآن مجید سنا اور انہوں نے اپنی قوم کو بتایا کہ ہم نے ایسا قرآن مجید سنا ہے جو (معارفِ الٰہیہ سے
مالا مال ہے اور اپنے حقائقِ عرفان کی اثر آفرینی کے لحاظ سے) عجیب ہے وہ رشد و ہدایت کی طرف
رہبری کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔
ہمارے پروردگار کی بزرگی کی شان بلند و برتر ہے نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد، اور ہم میں سے بعض
بے عقل ہیں جو اللہ تعالےٰ کے بارے میں جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے۔ اور ہمارا خیال تو یہ تھا کہ انسان
اور جنّ اللہ تعالےٰ پر کوئی جھوٹ نہیں باندھیں گے۔ اور یہ کہ انسانوں میں کچھ ایسے بھی تھے جو جنّات
میں سے بعض لوگوں کی پناہ لیتے رہتے تھے۔ اور انہوں نے جنّات کی نخوت اور بڑھا دی۔
اور کہ وہ بھی یہ خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ تم خیال کرتے ہو کہ موت کے بعد اللہ تعالےٰ [illegible]

۔ ا [illegible] الذمر ۹

اٹھائے گا۔ ہم نے آسمان کی بلندیوں میں جستجو کرنا چاہی تو ہم نے اسے شدید پہروں اور بھڑکتے شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔ اور کہ ہم اس کے ٹھکانوں میں (خبریں) سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے۔ اب اگر کوئی سننا چاہتا ہے تو اپنے لئے ایک شعلہ تاک لگائے ہوئے پاتا ہے۔ ہمیں کوئی علم نہیں ہے کہ زمین والوں کو اللہ تعالٰے نے نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا ہے یا انہیں ہدایت دینے کا قصد کیا ہے۔ اور ہم (جنوں) میں نیک ہوئے ہیں اور کچھ اور طرح کے۔ ۱۰

○ ارشاد ہوا (جن نے کہا) غرض ہم بھی مختلف طریقوں پر تھے۔ ہم نے یہ بات بخوبی سمجھ لی ہے کہ (ہم چھپ کر) اللہ تعالٰے کو عاجز نہیں کر سکیں گے اور نہ کہیں بھاگ کر اور جب ہم نے ہدایت کی بات سن لی ہے تو ہم (بصمیم قلب) اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ بس جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے گا، تو اسے نہ تو کسی کا خدشہ رہے گا اور نہ زیادتی کا خرخشہ اور یہ کہ ہم میں بعض مسلمان ہیں، اور ہم میں سے بعض بے راہ۔ پس جو کوئی فرمانبردار ہو گیا، تو اس نے ہدایت کی راہ ڈھونڈ لی۔ اور جو قاسطون (بے راہ) ہیں، تو وہ تو دوزخ کے ایندھن ہیں، اور اگر یہ لوگ راہِ راست پر قائم رہتے تو ہم انہیں (اپنے فضلِ بے پایاں سے) بافراط پانی سے سیراب کرتے تاکہ اس (آسائشِ حیات) میں اسے آزمائیں۔ اور جس نے اپنے پروردگار کے ذکر سے روگردانی کی۔ تو وہ اللہ تعالٰے اسے سخت عذاب میں ڈالے گا۔

○ ارشاد ہوا کہ تمام مساجد اللہ تعالٰے کے لئے ہیں۔ پس تم اللہ تعالٰے کے سوا کسی کو نہ پکارو۔ اور جب اللہ تعالٰے کا بندہ (نبیؐ) اللہ تعالٰے کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اس پر بھیڑ لگانے کو ہو جاتے ہیں۔ کہہ دیجئے اے رسولؐ میں تو اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور میں اس کا کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا۔ ۲۰

○ ارشاد ہوا کہہ دیجئے کہ میں نہ تو تمہیں ضرر پہنچانے کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ ہدایت (کی منفعت) پہنچانے کا۔ کہہ دیجئے کہ مجھے تو (اللہ تعالٰے ناراض ہو تو) اس کے غضب سے کوئی نہیں بچا سکے گا اور اس کی پناہ کے بغیر میں کوئی پناہ گاہ نہیں پا سکوں گا۔ البتہ اللہ تعالٰے کے احکام لوگوں تک پہنچانا اور رسالت کے مقتضیات سرانجام دینا (میرا کام ہے) ہاں جو اللہ تعالٰے اور اس کے رسولؐ کی عدول حکمی کرے گا تو اس کے لئے نارِ جہنم ہو گی، جس میں اسے ہمیشہ رہنا ہو گا۔ یہاں تک کہ جب وہ عذاب کا خود مشاہدہ کریں گے (جس کا انہیں وعدہ کیا گیا تھا) تو جان لیں گے کہ کس کے مددگار ضعیف و ناتواں ہیں اور عددی اعتبار سے شمار میں کم ہیں۔

تبارک الذی ۲۹

ارشاد ہوا اے رسولؐ انہیں کہہ دیجئے کہ مجھے علم نہیں ہے کہ جس کا (عذابِ قیامت) تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا میرے پروردگار نے کوئی مدّتِ دراز مقرر کر رکھی ہے۔ وہ سرچشمۂ علوم و معارف علمِ غیب کا مالک ہے۔ سو وہ ایسی غائب کی باتوں پر کسی کو واقف نہیں کرتا۔ ہاں البتہ کسی برگزیدہ رسول کو (جب کسی علمِ غیب کی بات پر مطلع کرنا چاہتا ہے تو) اور پھر اس کے آگے اور پیچھے محافظ مقرر کر دیتا ہے تاکہ علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور اس نے ان امور کا احاطہ کر رکھا ہے جو اس کے سامنے ہیں اور ہر شئے از روئے شمار اس کی گرفت میں ہے۔ (اس کی شماریاتی گرفت میں ہے۔)

سورۃ المزمّل ۷۳ سورۃ المزمّل مکّی ہے۔ اس کی بیس آیات ہیں اور دو رکوع۔

المزمّل لغت میں متزمّل اوڑھنے والے یا کپڑے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے کو کہتے ہیں۔ مزمّل اسی سے ہے۔ پہلی آیت میں حضورؐ کو اس لقب سے خطاب کیا گیا ہے چنانچہ اس سورت کا نام مزمّل ہے۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے (جامہ بر خود پیچیدہ)۔ کپڑے اوڑھے لیٹے (رسولؐ) قیامِ لیل کیجئے لیکن تھوڑے سے حصّے کے لئے، نصف شب، یا اس سے کچھ کم، یا اس سے کچھ اضافہ کر دیجئے، اور قرآن مجید کو ترتیل (صاف صاف اور ٹھہر ٹھہر کر) سے پڑھیئے، ہم عنقریب تم پر تنزیلاتِ قرآنی کی ذمہ داریوں کا غیر معمولی بوجھ ڈالیں گے۔ رات کا اٹھنا قول و فعل میں مؤاطات (موافقت) پیدا کرتا ہے اور قول کو راہ راست سے بھٹکنے نہیں دیتا۔ بے شک تمہارا دن بڑا مصروف و مشغول ہے۔ اور اپنے پروردگار کے ذکر میں محو ہو جائیے اور (اس دوران میں) سب سے پوری طرح الگ تھلگ ہو جائیے۔ وہ (ربُّ العالمین) مشرق و مغرب کا پروردگار ہے۔ (کائناتِ ارضی و سماوی میں) اس کے سوا کوئی سزاوارِ عبادت نہیں ہے۔ اسی کو اپنا کارساز بنائے رکھیئے۔ (کافروں کے اقوالِ طنز و طعن) پر ۱۰ صبر کیجئے۔ اور ان سے ترکِ صحبت اور قطع تعلقات بکمالِ حسن و خوبی کیجئے۔ ان خوشحال و دفعہ الحال مکذّبین سے (جھٹلانے والوں سے) میں نبٹ لوں گا، انہیں تھوڑی سی مہلت دے دیجئے۔ ہمارے پاس ان کی (تعذیب کے لئے) انکال ہیں۔ (لگام کا لوہے کا حصّہ جس سے جانور قابو آتا ہے۔ یہاں بیڑیاں ہتھکڑیاں، طوق و سلاسل مراد ہوتے ہیں) اور بڑھتی ہوئی نارِ دوزخ ہے، اور ایسی گلوگیر غذا ہے (جو ضریع اور زقوم کی طرح) گلے میں پھنس جاتی ہے اور نہایت دردناک عذاب

ہے۔ (روزِ قیامت کی دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ) کہ اس روز زمین اور پہاڑ کپکپا اٹھیں گے اور پہاڑ ریگِ رواں کے (متحرک) تودوں کی طرح ہو جائیں گے۔

○ ارشاد ہوا اے لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک رسول ؐ تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف (موسیٰ ؑ کو) بھیجا تھا۔ فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی۔ سو ہم نے اس پر وبالِ شدید کے ذریعے گرفت کی۔ اگر تم انکار کروگے تو اس دن کی (مشقت) سے کیسے بچ سکو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا، آسمان اس دن پھٹ جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

○ ارشاد ہوا یقیناً یہ (قرآن مجید) موعظت و نصیحت ہے پس جو چاہے (اس کی اتباع سے) اپنے پروردگار کی طرف آنے کا راستہ اختیار کرلے۔ اے رسول ؐ بے شک تمہارے پروردگار کے علم میں ہے کہ تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں، کبھی دو تہائی شب کے قریب، کبھی نصف شب، اور کبھی تہائی شب، قیام (نمازِ تہجد) کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی شب و روز کا اندازہ کرتا ہے۔ اور اسے معلوم ہے کہ تم اسے نباہ نہیں سکتے۔ پس اس نے تم پر التفاتِ رحیمانہ کی۔ اس لئے (اب) جتنا قرآنِ مجید میں سے پڑھنا آسان ہو، پڑھ لیا کرو۔ اسے (یہ بھی) علم ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے، کچھ لوگ تلاشِ معاش (فضل اللہ) کے لئے جگہ جگہ سرگرم سفر ہوں گے، اور کچھ لوگ وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ پس تم لوگ بسہولت جتنا قرآن مجید پڑھنا ممکن ہو پڑھ لیا کرو۔ نظامِ صلواۃ و عبادات برپا کرو۔ زکواۃ (حسبِ احکامِ الٰہی) ادا کرو۔ اور (نفاذِ شریعتِ اسلامی میں) اللہ تعالیٰ کو زیادہ سے زیادہ اخلاص سے قرض دو اور تم جو (حسنات و خیرات) آگے بھیجو گے تو اسے اللہ تعالیٰ کے حضور بہتر اور ثواب میں بڑھ کر پاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگو، وہ صاحبِ غفران و صاحبِ رحمت ہے۔ ۲۰۔

سورۃ المدثر ۷۴

○ سورۃ المدثر مکی ہے اس کی چھپن آیات اور دو رکوع ہیں۔

فترت اس عرصے کو کہتے ہیں جو پہلی وحی کے بعد دوسری وحی کے مابین تھا۔ اور یہ وحی کے رکنے کا وقفہ چھ ماہ تھا۔ اقراء کے بعد یہ دوسری وحی یا ایہا المدثر ہے۔ (وحی کے وقت غالباً آپ کی دفعِ دہشت کے پیشِ نظر۔ اے کپڑے میں (کمبل یا لحاف، چادر) لپٹنے والے) اسی رعایت سے اس سورت کا نام المدثر ہوا۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھیئے پھر کفار کو نتائجِ اعمال کے خوف سے تنذیر کیجئے

اور اپنے پروردگار کی کبریائی کا اعلان کیجئے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیئے، اور میل کچیل (جسمانی اور روحانی دونو) دور کیجئے، اور اس لئے احسان نہ کیجئے کہ معاوضہ اور بدلہ زیادہ ملے اور اپنے پروردگار کی
۱۰۔ رضا کے لئے صبر اختیار کیجئے۔ اور جب صُور پھونکا جائے گا تو وہ روز بڑا مصیبت کا وقت ہوگا۔ کفّار کے لئے وہ دن سہل نہیں ہوگا۔ اور اس کا معاملہ جسے میں نے تنہا پیدا کیا (بعض کے نزدیک ولید بن مغیرہ) اسے مال ومنالِ فرواں دیا، اور خدمت میں حاضر باش بیٹے عطا کئے۔ اور اسے ہر قسم کا سامان مہیّا کر دیا۔ پھر وہ آرزومند ہے کہ میں اس میں اور اضافہ کر دوں، ہرگز نہیں بلاشبہ وہ ہماری آیات کا سخت مخالف ہے۔ میں اسے بڑی مشقّت میں مبتلا کر دوں گا۔ بلاشبہ اس نے سوچا اور ایک تجویز
۲۰۔ طے کی، اس پر اللہ کی بارش نے کیسی تجویز کی، اس پر اللہ کی بارش نے کیسا اندازہ لگایا۔ پھر اس نے نگاہ کی، پھر تیوری چڑھائی اور بُرا منہ بنالیا۔ بس اس نے پیٹھ پھیر لی اور استکبار کیا اور کہنے لگا کہ یہ تو روائتی جادو ہے۔ یہ قرآن مجید تو انسان کا قول ہے۔ میں اسے عنقریب سقر (دوزخ) میں ڈالوں گا۔

○ ارشاد ہوا تمہیں کیا معلوم ہے کہ یہ سقر کیا ہے، وہ نہ تو کسی شئے کو باقی رہنے دے گی،
۳۰۔ اور نہ اسے چھوڑے گی۔ (آدمی کو پوری طرح جھلس کر رکھ دے گی۔ اس پر انیس ۱۹ فرشتے مامور ہیں۔ ہم نے دوزخ کے محافظ فرشتے ہی مقرر کئے ہیں، اور ان کی گنتی اس لئے ہے تاکہ منکرینِ حق کی آزمائش ہو جائے، تاکہ اہلِ کتاب یقین کرلیں، اور اہلِ ایمان کا ایمان زیادہ ہو۔ اور اہلِ کتاب، مسلمان اور معصیت کے مریضِ دل اور کافر کسی شک میں گرفتار نہ رہیں۔ کہ اس مثال سے اللہ تعالےٰ کی مراد کیا ہے۔ ہ اسی طرح اللہ تعالےٰ جسے چاہے اس کی عدم استعدادِ قبولیتِ حق کی بناء پر گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کی دولت سے نواز دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے لشکروں کی تعداد تو وہی جانتا ہے اور یہ باتیں لوگوں کے لئے موعظت اور نصیحت (کے لئے) ہیں۔

تحقیقاً چاند کی قسم ہے اور رات کی جب وہ ختم ہونے لگے، اور صبح کی جب در[illegible]ن ہو جائے، دوزخ بڑی بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے۔ انسان کی تنذیر کے لئے ہے۔ اس کیلئے جو نیکی کے لئے قدم آگے بڑھانا چاہے اور اس کے لئے جو نیکی سے قدم پیچھے ہٹانا چاہے۔

○ ارشاد ہوا ہر کوئی اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے (اعمال کے مطابق سزا وجزا کا مستوجب ہے) ہاں ان میں سے اصحاب الیمین مستثنٰے ہیں۔ وہ باغات (بہشت) میں ہوں گے اور مجرموں
۴۰۔ کے بارے میں باہم سوال جواب کر رہے ہوں گے۔ تمہیں سقر میں (دوزخ میں) کیوں ڈالا گیا؟ وہ کہیں گے ہم نمازی نہیں تھے، نہ ہم مساکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ ہم بیکار بحث کرنے والوں کے

ساتھ مباحث میں الجھے رہتے تھے۔ اور ہم روز جزا کی تکذیب کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔ (روزِ قیامت) انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کام نہیں دے گی۔ پس انہیں
۵۰۔ کیا ہوگیا ہے کہ وہ موعظت و نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے ہیں۔ بلکہ ان میں سے ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے ہوئے صحیفہ (لائے آسمانی بالراست) دیئے جائیں۔ ہرگز نہیں (بلکہ وہ) آخرت سے ڈرتے نہیں؟ بلاشبہ یہ تو موعظت ہے۔ پس اسے جو چاہے یاد کرے اور وہ یاد نہیں کر سکتے بجز اس کے کہ یہ اللہ تعالےٰ ہی چاہے۔ وہی مہتم بالشان ذات اس لائق ہے کہ جس کا تقویٰ اختیار کیا جائے اور وہی ذات بابرکات ہے جس سے مغفرت مانگی جائے۔

سورۃ القیمۃ ۷۵

سورہ القیامہ مکی ہے۔ اس کی چالیس آیات اور ۲ رکوع ہیں۔

قرآن مجید میں قیامت کی تشریح میں ارشاد ہوا کہ یوم یقوم الناس لرب العالمین (سورۃ المطففین: ۶) جس دن لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کے حضور کھڑے ہوں گے۔ اس سورت میں قیامت کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہے۔

○ شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قیامت کے دن کی قسم (لاقسم کے ساتھ آئے تو تاکید کا فائدہ دیتا ہے) اور نفس لوامہ کی قسم (تین اقسام نفس ہیں۔ امارہ غلبۂ حیوانیت کا مظہر ہے نفس لوامہ ارتکاب گناہ پر ملامت کا اور نفس مطمئنہ حالتِ اصلاح پر طمانیت کا) کیا انسان کا یہ گمان ہے کہ ہم (گلی سڑی) ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے۔ ہاں ہم تو اس کے بنانہ (انگلیوں کے پور پور) کو درست حالت میں لانے پر قادر ہیں بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ وہ آئندہ بھی (فسق و) فجور میں مبتلا رہے۔ (اس لئے ازراہِ تمسخر پوچھتا ہے) روزِ قیامت کب ہوگا؟

○ (پس روزِ قیامت برپا ہوگا) جس روز آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی، چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاند (ایک ہی حالت میں) اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ اس روز انسان (عالم بے چارگی میں) کہے گا، جائے فرار کہاں ہے؟ ہرگز نہیں کوئی جائے پناہ نہیں! اس دن تمہارے پروردگار ہی کی طرف ٹھکانہ ہے۔ انسان کو اس روز جتلا دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو اس نے پیچھے چھوڑا (بلکہ) انسان تو اپنے آپ پر خود شاہد ہے گو وہ کتنے ہی بہانے تراشے۔

○ ارشاد ہوا اے رسول! قرآن مجید کی آیات کو جلدی جلدی لینے میں اپنی زبان کو حرکت نہ دیجئے

بے شک اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمّے ہے، جب ہم اس کی قرأت پوری طرح کر لیں تو اس قرأت کا اتباع کیجئے۔ پھر بے شک اس کا تبیان (کھول کر بیان) ہمارے ذمّے ہے۔ ارشاد ہوا (اے لوگو)
۲۰۔ ہرگز ایسا نہیں دراصل تم تو سریع الافادہ فانی چیزوں سے محبت کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑتے ہو۔ (اس لئے کہ اس کا اجر بالتاخیر ملتا ہے)۔ (روزِ محشر) کئی چہرے ہشّاش بشّاش (ترو تازہ) ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور کتنے ہی چہرے اس دن اداس (بے رونق) ہوں گے۔ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ شدت ہو گی (فاقرہ پیٹھ کی ہڈی توڑنے والی مصیبت) ہرگز نہیں جب جان گلے تک پہنچ جائے گی۔ اور لوگ کہیں گے (کہ کہیں کوئی عامل پھونکنے جھاڑنے والا طبیب ہے؟) وہ خیال کرے گا کہ اب تو (دنیا سے) جدائی کا وقت ہے اور (سکراتِ
۳۰۔ موت سے) ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹنے لگتی ہے اس دن تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہو گا۔

ارشاد ہوا (اس کافر ابوجہل نے) نہ تو (تعلیماتِ قرآن کی) تصدیق کی تھی اور نہ نماز پڑھی تھی لیکن اس نے تکذیبِ آیاتِ الٰہی کی اور (احکامِ ربّانی سے) روگردانی کی اور پھر اپنے گھر فخریلا اور متکبّر ہو کر چل دیا۔ (اے انسان) تیرے لئے افسوس پر افسوس ہے پھر افسوس پر افسوس ہے (آپؐ نے ابوجہل کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا!) کہ اسے (احتساب روزِ حشر کے بغیر) چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ ٹپکتی منی کی ایک بوند نہ تھا۔ پھر وہ خونِ بستہ بنا، پھر اللہ تعالےٰ نے اسے پورا انسان بنایا (اور اعضاء) ٹھیک کئے پھر اس نے مرد و عورت دو جنسیں نر و مادہ بنائیں۔ کیا وہ (خلّاقِ لایزال) اس پر قادر نہیں ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے؟

سورۃ الدھر ۷۶

سورہ الدھر مدنی ہے اس کی اکتیس آیات ہیں اور دو رکوع

لغت میں الدھر (زمانہ) اصل میں مدتِ عالم کو کہتے ہیں یعنی ابتدائے آفرینش سے لے کر اس کے اختتام تک کا عرصہ اور یہی اس سورت کی پہلی آیت میں پیرایۂ آغاز ہے۔ اس لئے یہی اس سورت کا نام ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے کہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا۔ یقیناً ہم نے انسان کو نطفۂ مرکّب (اختلاط ماء الرجل و ماء المراۃ) سے پیدا کیا۔ ہم اس کی آزمائش کرنا چاہتے تھے۔ پس ہم نے اسے سمیع (شنوا) اور بصیر (بینا بنایا) ہم نے اسے راہِ ہدایت بتادی یا تو وہ

(اس پر گامزن ہو کر) شکر گزار ہے اور یا اسے ترک کر کے ناشکر گزار ہے۔ بے شک ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں، طوق اور آتشِ افروختہ تیار کر رکھی ہے۔ بلاشبہ نیک لوگ ایسے جام نوش کریں گے جس میں کافور کا امتزاج ہوگا۔ وہ جنّت میں ایک چشمہ جاری ہوگا جس سے مقبول بندگانِ الٰہی پئیں گے اور اسے حسبِ خواہش جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے وہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں، اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی مصیبت سب جگہ محیط ہوگی اور اللہ تعالےٰ کی محبت میں وہ مسکین، یتیم اور اسیر کی ضروریاتِ طعام پوری کرتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا کہ انہیں ضروریاتِ طعام مہیا کر کے وہ انہیں کہتے ہیں کہ ہم جو تمہیں کھلاتے ہیں تو خاص اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے کھلاتے ہیں، تم سے نہ جزا طلب کریں گے اور نہ شکر گزاری۔ ہم تو
۱۰۔ اپنے پروردگار سے ان دن سے خائف ہیں، جس دن ترش روئی اور غلظت و شدّت عام ہوگی۔ پس اللہ تعالےٰ انہیں اس روز کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور انہیں تازہ کاری اور سرورِ بے پایاں بخشے گا۔ اور ان کے صبر کے بدلے آسائش گاہ (جنّت) اور ملبوساتِ حریر دے گا۔ (جنّت میں دریں حالیکہ) وہ مسندوں پر تکیہ لگائے نشستہ ہوں گے۔ نہ تو تمازتِ آفتاب ہوگی۔ نہ بُرودتِ زمہریر، درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور پھلوں کے خوشے بہت ہی قریب لٹک رہے ہوں گے اور ان پر ماکولات سے پُر نقرئی برتنوں اور مشروبات سے پُر بلّورین آبگینوں کی گردش ہوگی۔ یہ آبگینے نقرئی ہوں گے (مزیّن بر نقرہ؟) اور انہیں بھرنے والوں نے پورے اندازے سے بھرا ہوگا۔ وہاں انہیں ایسے جامہائے شراب لنڈھائے جائیں گے جن میں زنجبیل (جنجر) کی آمیزش ہوگی۔ وہاں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے اور ان کے پاس ہمہ وقت مستعد غلمان طوافِ خدمت میں مصروف ہوں گے۔ ان کی جمالیاتی کیفیت یہ ہوگی کہ گویا وہ بکھرے ہوئے مروارید ہیں۔ اے مخاطب جب تو وہاں (ثم) دیکھے گا
۲۰۔ تو (شان و شوکت و فراوانئ رزق کے اعتبار سے) تجھے یوں دکھائی دے گا کہ ایک وسیع سلطنت میں نعمتوں کی بے انتہا فراوانی ہے۔ (ان مقبول بندگانِ الٰہی پر باریک سبز اور دبیر ریشم کے ملبوسات ہوں گے اور انہیں اعترافِ خدمت کے صلے کے طور پر پروردگار پاک شراب پلائے گا، اور فرمائے گا، بے شک یہ تمہارے نیک اعمال کا صلہ ہے۔ اور تمہاری سعی مشکور ہوگی۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ؐ ہم نے تم پر قرآن مجید تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے۔ اپنے پروردگار کے حکم کا انتظار کریں۔ اور گنہگاروں اور ناشکروں کا کہا نہ مانا کریں۔ ارشاد ہوا اے رسول ؐ اپنے پروردگار کا نام صبح و شام لیتے رہئیے اور کچھ حصّہ شب میں بھی اس کا سجدہ ادا کیجئے، اور شب میں دیر تک اس کی

تسبیح کیجئے۔ ارشاد ہوا بے شک یہ لوگ تو دنیا ہی چاہتے ہیں، جس کے فائدے ابھی حاصل ہو جاتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بھاری ذمہ داریوں کے دن کو چھوڑتے ہیں۔

○ ارشاد ہوا ہم ہی نے انہیں خلق کیا، ان کے جوڑ بند مضبوط کئے، اور جب چاہیں ان جیسے ان کی بجائے لا سکتے ہیں، بلاشبہ یہ (قرآن مجید) ایک موعظت و نصیحت ہے۔ پس جو چاہے (اس پر عمل کر کے) اپنے پروردگار کی خوشنودی کا راستہ اختیار کرے۔ تم چاہ بھی تو وہی کچھ سکتے ہو جو اللہ تبارک و تعالیٰ چاہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سرچشمۂ علومِ عالیہ اور گنجینۂ حکمت بالغہ ہے، جسے چاہتا ہے اسے اپنے دامنِ رحمت میں لے لیتا ہے اور ظالموں کے لئے تو اس قادرِ مطلق نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورۃ المرسلٰت ۷۷

سورۃ المرسلٰت مکّی ہے۔ اس کی پچاسی آیات اور دو رکوع ہیں۔ پہلی آیت لفظ مرسلٰت سے شروع ہوتی ہے۔ جو مرسلہ کی جمع ہے اور اس کے معانی بھیجی ہوئی ہوائیں ہیں۔ اس آیت کی رعایت سے سورت کا نام المرسلٰت ہے۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ قسم ان ہواؤں کی (جو تمہارے فائدے کے لئے) بھیجی جاتی ہیں، پھر اُن کی جو تندی سے تیز رو ہو جاتی ہیں اور ان کی جو بادلوں کو پھیلاتی ہیں اور ان ہواؤں کی جو بادلوں کو پھاڑ کر الگ الگ کر دیتی ہیں، پھر ان ہواؤں کی جو دلوں میں یادِ الٰہی القا کرتی ہیں، عذر کے لئے یا تنذیر کے لئے (بہر نوع) جس (روزِ قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، ضرور برپا ہونے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا پس جب ستارے مٹ جائیں گے (بے نور ہو جائیں گے) اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے اڑتے پھریں گے۔ اور جب رسول وقتِ معین پر اکٹھے کئے جائیں گے۔ کس دن کے لئے تاخیر کی گئی تھی۔ فیصلے کے دن کے لئے اور تمہیں کیا علم ہے کہ فیصلے کا دن کیا ہے۔ اس دن آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ کیا ہم نے پہلوں کو (نافرمانی کی سزا کے طور پر) ہلاک نہیں کر ڈالا، پھر ہم پچھلوں کو بھی ان کے ساتھ شامل کر دیں گے۔ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی برتاؤ کرتے ہیں، اس دن آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے نہیں بنایا پھر ہم نے ایک اندازۂ معلوم تک اسے ایک محفوظ ٹھکانے میں رکھا، پھر ہم نے ایک اندازہ ٹھہرایا۔ پس ہم کتنا اچھا اندازہ لگانے والے ہیں۔ آیاتِ ربانی کی تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

○ ارشاد ہوا کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو سمیٹنے والا نہیں بنایا! اور ہم نے زمین میں مضبوط بلند پہاڑ رکھ دیئے اور تمہیں آبِ شیریں پلایا۔ اس دن آیاتِ ربانی کی تکذیب کرنے والوں کیلئے بڑی تباہی ہے۔

○ ارشاد ہوا اس دوزخ کی طرف چلو جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ ایک تین شاخوں والے سائبان کی طرف چلو، جو نہ سایہ کرتا ہے نہ تپش سے بچاتا ہے۔ بے شک وہ (آتشِ دوزخ) محل کے برابر آگ پھینک رہی ہوگی۔ (رنگ کے لحاظ سے) گویا وہ زرد زرد اونٹ ہیں۔ اس دن آیاتِ ربانی کی تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی ہے۔ یہ قیامت کا دن وہ ہوگا۔ جس دن وہ کوئی بات تک نہیں کرسکیں گے۔ نہ انہیں کوئی عذر پیش کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس دن آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

○ ارشاد ہوا یہ فیصلے کا دن ہے۔ ہم تمہیں اور پہلوں کو اکٹھا کریں گے۔ (انہیں کہا جائے گا) پھر اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو مجھ پر آزما دیکھو۔ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ اہلِ تقویٰ (گھنیرے درختوں کے گھبیر) سایوں اور آبِ شیریں کے خوشگوار چشموں میں ہوں گے۔ مرغوب میوے انہیں مہیا ہوں گے اور کہا جائے گا کہ بہشت کی تمام نعمتیں مزے سے کھاؤ اور پیو، ان اعمال کی جزا کے طور پر جو تم کرتے رہے ہو۔ یقیناً ہم نیکوکاروں کو اسی طرح جزا دیں گے۔

○ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ اے (غافل انسانو) کھاؤ پیو اور چند روزہ قلیل فائدہ اٹھالو۔ بے شک تم مجرم ہو۔ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لئے بربادی ہے۔ جب انہیں رکوع کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو رکوع نہیں کرتے۔ اس روز تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ پس یہ لوگ اس کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے۔

پ ۳۰ **سورۃ النبا ۷۸** | سورۃ النبا مکی ہے اس کی چالیس آیات اور دو رکوع ہیں۔

لغت میں نبا خبر کو کہتے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں النبا العظیم (بڑی خبر) یعنی قیامت کا حوالہ ہے۔ اسی سبب سورت کا نام النبا ہے۔ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

ارشاد ہوا یہ لوگ کس چیز کی بابت باہم سوال (چہ می گوئی) کرتے ہیں (عَمَّ یَتَسَاءَلُونَ؟) اس عظیم خبر کے متعلق جو ان میں مختلف فیہ ہے؟ ہرگز نہیں، وہ جلد ہی جان لیں گے پھر ہرگز نہیں انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا۔ کیا ہم نے (بساطِ ارضی کو) گہوارہ عافیت نہیں بنا دیا؟ اور پہاڑوں کو محکم میخیں نہیں کر دیا؟ اور تمہیں زوج زوج پیدا کیا اور ہم نے نیند کو تمہارے لئے

۱۰۔ باعثِ راحت بنا دیا اور شب کو تمہارے لئے پردہ پوش کر دیا، دن کو تمہارے لئے طلبِ معیشت کا وقت بنا دیا، تمہارے اوپر سات مستحکم آسمان بلند کر دیئے اور سورج کو سراجِ درخشندہ بنا دیا، اور ہم نے آبِ ریزاں سے بھرپور بدلیوں سے موسلا دھار پانی برسایا تاکہ اس سے اناج بناتات اور (کثیر الاوراق) گھنے باغات اُگیں۔ بے شک فیصلے کا دن مقرر ہے۔ جس دن صُور پھونکا جائے گا، اور تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے، اور جب آسمان کھل جائے گا، تو اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے، پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر ریگِ رواں کی طرح چلنے لگ جائیں گے۔ اور سراب کی طرح دکھائی دیں گے۔

۲۰۔

○ ارشاد ہوا دوزخ گھات میں ہے۔ سرکشوں (و نافرمانوں) کا ٹھکانہ (دوزخ) ہے۔ وہ اسی میں مسلسل مدتِ دراز تک رہیں گے (حقب: زمانہ طویل و دراز) نہ اس میں (باآسائش) برودت ہوگی اور نہ گرم پانی اور زخموں سے بہتی پیپ کے سوا کوئی پینے کی چیز (مشروب) یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کے موافق، ان لوگوں کو محاسبۂ اعمال کی کوئی امید نہیں تھی (خدشہ اور اندیشہ نہیں تھا) اس لئے انہوں نے ہماری آیاتِ بیّنات کی بھرپور تکذیب کی۔ اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے۔ پس چکھو اب ہم تمہارے عذاب ہی میں اضافہ کریں گے۔

۳۰۔

○ ارشاد ہوا یقیناً اہلِ تقویٰ فائز المرام ہیں، (ان کے لئے) باغات ہیں، اور انگور ہیں، نوخاستہ ہم عمر عورتیں ہیں اور چھلکتے ہوئے جام، اس ماحول میں نہ تو کوئی لغویات ہوگی نہ کذب و افترا۔ ارشاد ہوا کہ ان کو حسبِ اعمال تیرے پروردگار کی طرف سے جزا عطا ہوگی، وہ پروردگار ہے، آسمان کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں اور ان کے مابین تمام کائناتِ ارضی و سماوی کا، بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ اس کے حضور خطاب کرنے کی کسی میں مجال نہیں ہوگی۔ جس روز، اس کی بارگاہِ عظمت میں جبریل اور تمام فرشتے صف بستہ ایستادہ ہوں گے، کسی میں بھی بات کر سکنے کی جرأت نہیں ہوگی بجز اس کے جسے اللہ الرحمٰن کی طرف سے اذن ہوگا اور وہ کہے گا بھی صحیح بات۔

○ ارشاد ہوا یہی (روزِ قیامت) روزِ برحق ہے۔ پس جو چاہے اللہ تعالیٰ کے ہاں مرجع و جائے بازگشت اختیار کرے۔ بے شک ہم نے تمہیں ایک عذاب کی تنذیر کی ہے جو عنقریب نازل ہونے والا ہے جس روز آدمی دیکھے گا۔ کہ اس نے توشۂ عاقبت کے طور پر کیا بھیجا اور کافر (اپنی بدعملیوں کے شدید احساس میں ڈوب کر کہے گا) اے کاش میں (اس روز عذاب دیکھنے سے پہلے ہی) مٹی ہو جاتا۔

النّٰزعات ۷۹ سورۃ النّٰزعات کی چھیالیس آیات ہیں اور اس کے دو رکوع ہیں۔
النازعات کے معنی وہ فرشتے ہیں جو سختی سے جان نکالیں گے۔ اس سورت کا آغاز آیت
والنازعات غرقاً سے ہوتا ہے اس لئے اس کا نام النازعات ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ فرشتوں کی اس جماعت کی قسم جو (کفّار) کی جان سختی سے نکالے گی، اور فرشتوں کی اس جماعت کی قسم جو اہلِ ایمان کی جان اس طرح نکالے گی کہ گویا بند آسمانی سے کھول دیئے گئے ہیں اور قسم ہے فرشتوں کی اس جماعت کی جو تعمیلِ ارشاداتِ ربّانی میں فضا میں تیرے پھرتے ہیں۔ (قسم ہے فرشتوں کی اس جماعت کی) اور جو اطاعتِ الٰہی میں سرگرمِ مسابقت ہے۔ اور پھر ان فرشتوں کی جماعت جو امورِ مفوّضہ سرانجام دینے کے لئے مصروفِ تدبیر رہتی ہے۔ (کہ یہ کارخانۂ عالم بے مقصد نہیں ہے اور اس کا یومِ احتساب ہے) جب وہ دن آئے گا کہ جس دن (صُورِ اولیٰ سے) زمین جنبشِ شدید سے کپکپا اٹھے گی۔ (اور صُورِ ثانی) اس کے بعد (پیچھے) آئے گی، کتنے دل اس روز دھڑکتے ہوں گے۔ ان (کفار) کی آنکھیں ندامت سے جھکی ہوئی ہوں گی۔

۱۰○ ارشاد ہوا (یہ ناسمجھ لوگ پوچھتے ہیں) کیا ہم پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے (حفر کسی چیز میں عود کرنا)۔ جب ہم استخوانِ بوسیدہ ہو جائیں گے ؟ یہ تو بڑی خسارے کی بازگشت ہوگی۔ پھر یہ واقعہ تو بلاشبہ ایک خوفناک آواز ہے (نفخۂ ثانی) وہ اسی وقت میدان (ساہرہ) میں آموجود ہوں گے۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ؐ کیا تمہیں موسیٰ ؑ کا حال معلوم ہے جب اسے اس کے پروردگار نے طویٰ کے پاک میدان میں پکارا (طویٰ وادی کا نام یا حضرت موسیٰ ؑ کا مقام مجتبیٰ) کہ موسیٰ ؑ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔ اس سے کہو کہ کیا تمہیں پاکیزگیٔ فکر و عمل کی خواہش ہے اور (کیا تو چاہتا ہے) کہ میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ (راہِ ہدایت) دکھاؤں تاکہ تجھ میں
۲۰۔ خشیتِ الٰہی پیدا ہو۔ پس موسیٰ ؑ نے اسے بڑی نشانی (بڑا معجزہ) دکھائی (لیکن) فرعون نے اس کی تکذیب کی اور نافرمانی کی۔ پھر فرعون وہاں سے لوٹ گیا تاکہ اپنی قوت مجتمع کرنے کی سعی کرے چنانچہ سب لوگوں کو جمع کیا اور بآوازِ بلند اعلان کیا کہ میں تمہارا ربِ اعلیٰ ہوں۔ پس اللہ (صاحبِ جلال و جبروت) نے اس کی گرفت کی آخرت میں (آگ میں حرق کی) اور دنیا میں (پانی میں غرق کی)۔ بے شک اس واقعہ میں اس کے لئے درسِ عبرت ہے جس میں خشیتِ الٰہی ہے۔

○ ارشاد ہوا اے لوگو! کیا تمہاری تخلیق بڑی بات ہے یا آسمان کی تخلیق جو ہم نے کی

۳۳۔ ہم نے اس کی ارتفاع کو قائم کیا، اور پھر اسے سنوارا۔ اس کی شب کو تاریکی دی اور روز کو روشنی۔ بعد ازاں زمین کو ہموار بچھا دیا۔ (دحو بمعنی بسط پھیلانا، بچھانا) پھر زمین سے پانی نکالا اور چارہ اگایا، اور پہاڑوں کو خوب جما دیا۔ زمین اور پہاڑ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لئے سامانِ حیات ہے۔

○ ارشاد ہوا جب وہ مہہ غالب بڑی مصیبت نازل ہوگی، جب انسان اپنے کئے ہوئے کاموں کو یاد کرے گا اور ہر دیکھنے والے کے سامنے جہنّم ظاہر کی جائے گی سو جس نے طغیان و سرکشی کی ہوگی اور دنیا کی زندگی کو مقدّم جانا ہوگا (اثر = ترجیح) تو اس کا ٹھکانہ تو دوزخ ہی ہوگا اور البتہ جو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیشی سے (سامنے کھڑے ہونے سے) ڈرتا رہا ہوگا اور اس نے اپنے آپ کو ہوائے نفسانی سے روکا ہوگا۔ سو یقیناً اس کا ٹھکانہ جنّت ہی ہے۔ ۴۰

○ ارشاد ہوا اے رسول ﷺ تم سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کب برپا ہوگی؟ اس کے برپا کرنے کا مدار و اختیار تو تمہارے پروردگار کی طرف ہے۔ تمہارا اس بحث سے سروکار نہیں۔ (یہ معاملہ تو اللہ تعالٰے کے حوالے ہے) تم تو بے شک اس کی تنذیر کے لئے ہو جس میں خشیت ہے۔ جس روز قیامت دیکھیں گے تو یہی سمجھیں گے کہ دنیا کی حیاتِ فانی تو گویا ایک شام یا ایک صبح کا قیام تھا!

سورۃ عَبَس ۸۰ | سورۃ عَبَس مکّی ہے۔ اس کی بیالیس آیات ہیں اور ایک رکوع۔

عَبَس کے معانی چیں بہ جبیں ہونا ہے واقعہ یوں ہوا کہ حضورؐ کے پاس مکّے کے رئیس عتبہ، شیبہ، ابوجہل بن ہشام اور امیّہ ابی بن خلف صنادید قریش جمع تھے اور آپؐ سے مصروفِ گفتگو تھے کہ نابینا صحابی عبداللہ ابن اُمّ مکتوم آئے اور آپؐ سے کچھ سوالات کئے۔ آپ کو موقع کی مناسبت سے ان کی یہ مداخلت پسند نہ آئی۔ سورت کا انداز یہ ہے کہ مکّے کے سرداروں کو یہ احساس ہو کہ اللہ تعالٰے کے نزدیک تمہاری دنیاوی وجاہت کے مقابلے میں ایک نابینا شخص کی دین دوستی اور دینداری کی زیادہ اہمیت ہے۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا (رسولؐ کا) چیں بہ جبیں ہوئے اور اعراض کیا اس لئے کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا تجھے کیا خبر شاید وہ تذکیہ اختیار کرتا، یا موعظت قبول کرتا اور اسے نصیحت کرنا فائدہ ہی پہنچاتا۔ جو بے پروائی برتتا ہے تم اس کی طرف توجہ کرتے ہو، حالانکہ اگر وہ راہِ تذکیہ اختیار نہ کرے تو تم پر

کوئی ذمہ داری نہیں۔ اور جو تیرے پاس ہمہ شوق بھاگا بھاگا آتا ہے اور اس میں خشیت الٰہی بھی ہے، تو تم اس سے بے اعتنائی برتتے ہو۔ ایسا نہیں چاہیئے۔ (قرآن مجید تو) نصیحت ہے جو چاہے اسے قبول (یاد) کرے یہ تو بڑے ہی تکریم والے بلند مرتبہ اور پاکیزہ صحیفوں میں ہے اور ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے جو بزرگ اور نیکوکار ہیں۔

○ ارشاد ہوا۔ انسان پر اللہ کی مار، کیسا ناشکر گزار ہے۔ اسے کس چیز سے اللہ تعالےٰ نے بنایا؟ نطفہ سے، اس کی تخلیق کی، پھر اسے موت دی، پھر اس کی تدفین کرائی پھر جب چاہے گا، اسے اٹھا کھڑا کرے گا۔ (ایسا ہرگز نہیں چاہیئے تھا) اور اللہ تعالےٰ نے اسے جو حکم دیا تھا اس نے اس کی تعمیل نہیں کی۔ انسان ذرا اپنی غذا ہی کو دیکھے کہ ہم نے اوپر سے خوب پانی برسایا، پھر زمین کو خوب شق کیا، پھر ہم نے اس میں اناج اگایا، انگور، ترکاری (قضبا سعدیؒ اور ولی اللہؒ کے نزدیک سیب) اور زیتون، اور نخلِ خرما اور بارونق و گنجان گلشن و بستان، میوے اور چارے (پیدا کئے) جو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے سامانِ حیات ہے۔

○ ارشاد ہوا پھر جب کانوں کو بہرا کر دینے والا شدید شورِ قیامت برپا ہوگا، (اس روز) انسان اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگنے (لگے) گا۔ اس دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہوگی جو اسے اوروں سے بے پروا کر دے گی۔ بہت سے چہرے اس روز روشن ہوں گے خنداں و شاداں اور بہت سے چہرے اس روز گرد و غبار آلود ہوں گے۔ اور ان پر سیاہی چھائی ہوگی یہی لوگ ہیں کافر و فاجر (کفر و جحود میں مبتلا)۔

سورۃ التکویر ۸۱	سورۃ التکویر کی انتیس آیات ہیں اور ایک رکوع۔

تکویر کے معانی کسی چیز کو لپیٹ دینے کے ہیں۔ سورت کی پہلی آیت ہے اذا الشّمسُ کُوِّرَت جب سورج کی بساط لپیٹ دی جائے گی اور یہ علاماتِ ظہورِ قیامت میں سے ہے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں تکویر کا استعمال ہوا ہے چنانچہ یہی اس کا نام ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا جب سورج کی بساطِ نور لپیٹ دی جائے گی، اور ستارے ماند پڑ جائیں گے، اور جب پہاڑ چلائے جائیں، اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھٹی پھریں گی (مالکوں کو ان کا خیال ہی نہیں رہے گا) اور جب تمام جانور اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ اور جب سمندر پُرجوش و متلاطم کر دیئے جائیں گے۔ اور جب ایک ایک قسم کے لوگ ایک جگہ کر دیئے جائیں گے۔

۱۰۔ اور جب زندہ درگور ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی۔ جب تمام اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے۔ اور جب آسمان پوست کندہ کر دیا جائے گا۔ اور جب نارِ جحیم کو برافروختہ کر دیا جائے گا۔ اور جب بہشت قریب لائی جائے گی، اس وقت ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

○ ارشاد ہوا میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے، چلنے والے چھپنے والے ستاروں کی (زہرہ، مشتری، عطارد، مریخ) اور رات کی جب وہ جانے لگے اور صبح کی جب وہ آنے لگے۔ کہ وہ (قرآنِ حکیم) ایک قاصدِ صاحبِ تکریم کا لایا ہوا کلام ہے۔ جو صاحبِ قوّت ہے اور ۲۰۔ اللہ تعالےٰ صاحبِ عرش کے ہاں صاحبِ مرتبہ ہے۔ اس کی بات مانی جاتی ہے اور وہ امانتدار ہے اور تمہارا ساتھی، مجنون نہیں ہے۔ یقیناً اس نے اسے (فرشتے کو) کھلے کنارے پر (روشن کنارے پر) دیکھا بھی ہے۔ اور وہ اسرارِ خفی کے بیان میں بخیل بھی نہیں (یہ قرآن کریم) کسی شیطان مردود کا قول نہیں ہے۔ (تمہیں کیا ہو گیا ہے؟) کدھر بھاگے جا رہے ہو یہ تو ایک موعظت نامہ ہے تمام جہانوں کے لئے یعنی اس کے لئے جو تم سے راہ راست اختیار کرنا چاہے اور تم جب ہی چاہو گے جب اللہ تعالےٰ چاہے گا جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

سورۃ الانفطار ۸۲

سورۃ الانفطار مکّی ہے، اس کی انیس ۱۹ آیات اور ایک رکوع ہے۔

انفطار کے معانی پھٹ جانے کے ہیں اس سورت کی ابتداء قیامت کے ظہور کے وقت اذا السماء انفطرت (جبکہ آسمان پھٹ جائے گا) سے ہوئی اس لئے الانفطار نام ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے جھڑ جائیں گے، اور جب سمندر بہہ پڑیں گے، اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی ہر شخص کو اپنے اگلے اور پچھلے اعمال معلوم ہو جائیں گے اے انسان تجھے آخر کس چیز نے اپنے کریم پروردگار کے بارے میں مغرور کر دیا ہے اس کی ذات تو وہ ہے جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر تیرا تسویہ کیا (ہر عضو کو صحیح صحیح جگہ درست طور پر لگا دیا) پھر تیری تعدیل کی (اعتدال و توازن بخشا) پھر تجھے جس صورت میں چاہا ترکیب دیا۔ یوں نہیں بلکہ تم ۱۰۔ جزا ہی کی تکذیب کرتے ہو۔ درآں حالیکہ تم پر نگہبان لکھنے والے بزرگ مقرر ہیں، جو کچھ تم کرتے ہو، انہیں اس کا علم ہے۔

○ ارشاد ہوا یقیناً نیک لوگ آسائشوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ اور یقیناً فاجر لوگ

دوزخ میں ہوں گے۔ بروزِ جزاء انہیں دوزخ میں جھونکا جائے گا۔ یہ (بدقسمت لوگ) دوزخ سے کبھی باہر نہیں نکلیں گے۔ تجھے کیا خبر ہے کہ روزِ جزا کیا ہے؟ ہاں تمہیں کیا علم ہے روزِ جزا کیا ہے؟ وہ دن وہ ہے جس دن کسی کے لئے کوئی کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ اس دن تمام تر (فرامین و احکام) صرف اللہ تعالےٰ کے ہی ہوں گے۔ ۱۹

سورۃ المطففین ۸۳ سورۃ المطففین مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس کی چھتیس آیات ہیں اور ایک رکوع۔

لغت میں تطفیف کسی حق کی ادائیگی میں کمی کرنا ہے مطففین سے بندوں کے حق کی ادائیگی میں کمی کرنے والے، (تول میں کمی کرنے والے بھی شامل ہیں) مراد ہیں، پہلی آیت میں ان کی تنذیر ہے اس لئے یہی سورت کا نام ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔

○ ارشاد ہوا ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا ناپ کر لیتے ہیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو اس میں کمی کریں کیا وہ خیال نہیں کرتے کہ وہ (روزِ محشر) اٹھائے جائیں گے۔ ایک بڑے سخت دن میں جس روز تمام انسان (اٹھیں گے) اور جہانوں کے پروردگار کے حضور پیش ہوں گے، ہرگز ایسا نہیں ہوگا کہ (یہ یوم جزا و سزا برپا نہ ہو) بے شک فاجروں کے نامۂ اعمال سجّین میں ہوں گے اور تمہیں کیا علم ہے کہ یہ سجّین کیا ہے؟ ایک دفتر ہے جس میں کفار کے جرائم و معاصی کی تمام تفصیلات کا ریکارڈ ہے اس روز (روزِ حشر) تکذیب کرنے والوں کی بربادی ہے۔ وہ لوگ جو جزا و سزا کے نظام اور انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ (یوم الدین) کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھا ہوا گنہگار ہوتا ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت ہوتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پہلوں کے افسانہ ہائے ماضی ہیں۔ یوں نہیں بلکہ ان کے اعمالِ بد کے سبب ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں کہ احتسابِ اعمال نہ ہو۔ لوگ، اس روز اپنے پروردگار کے دیدار سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ پھر یہ لوگ جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ یہی وہ چیز ہے جسے تم جھٹلاتے تھے؟

○ ارشاد ہوا (ایسا ہرگز نہیں کہ جزا و سزا نہ ہو) یقیناً نیکوکاروں کا نامۂ اعمال علیین میں رہے گا۔ اور تمہیں کیا خبر کہ علیّون کیا ہیں۔ ایک دفتر ہے جس میں اندراج ہوتا ہے اسے مقرّب فرشتے دیکھتے ہیں (ان کی نگرانی میں ہے) بے شک نیکوکار لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے۔

مسہریوں سے جنّت کے عجائب کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے تو ان کے چہروں سے نعمت کی تازگی کے اثرات محسوس کرے گا۔ انہیں پینے کو سربمہر خالص شراب ملے گی۔ جس پر مُشک کی مہر ہو گی۔ رغبت کرنے والوں کو اس کی رغبت کرنی چاہیئے۔ اس شراب میں تسنیم کا امتزاج ہوگا۔ (تسنیم جنّت کا ایک چشمہ) وہ چشمہ جس سے مقرّب بندے پیئں گے

○ ارشاد ہوا جو لوگ مجرم تھے۔ وہ اہلِ ایمان کا مضحکہ اڑاتے تھے۔ اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں غمزہ بازی (کن انکھیوں سے اشارے) کرتے اور جب اپنے گھروں کے پاس لوٹتے تو ان سے دل لگی کرتے لوٹتے۔ جب اہلِ ایمان کو دیکھتے تو کہتے بے شک یہی ہیں بالکل گمراہ۔ (یہ مشرکین اہلِ ایمان پر) نگران بنا کر تو نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج (روزِ قیامت) اہلِ ایمان کافروں پر ہنس رہے ہوں گے۔ مسندوں پر (تخت پر) بیٹھے انہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ واقعی کافروں کو اپنے اعمال کا بدلہ دیا گیا ہے۔

سورۃ الانشقاق ۸۴

سورۃ الانشقاق مکّی ہے۔ اس کی پچّیس آیات ہیں اور ایک رکوع۔

اس سورت کی ابتدا علاماتِ قیامت سے ہوتی ہے اور پہلی آیت میں آسمان کے انشقاق کا (شق ہوجانے کا) ذکر ہے اس لئے اس کا نام انشقاق ہے۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ جب آسمان شق ہو جائے گا۔ اور وہ اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرے گا اور پروردگار کا یہی حق ہے (کہ اس کے حکم کی تعمیل کی جائے) اور جب زمین پھیلا دی جائے گی اور اس کے اندر جو کچھ ہے باہر نکال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔

○ ارشاد ہوا اے انسان تو بلا شبہ اپنے پروردگار تک پہنچنے میں خوب کوشش کر رہا ہے۔ پس تو اسے ملے گا۔ پس جس کسی کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوشی خوشی لوٹے گا۔ لیکن جسے اعمال نامہ پیٹھ پیچھے دیا جائے گا۔ سو وہ موت کو پکارے گا اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔ بے شک وہ اپنے گھر والوں میں خوش و خرّم زندگی بسر کرتا تھا۔ اور بے شک وہ یہ بھی خیال کرتا تھا کہ اس کی بازگشت نہیں ہے کیوں نہیں، اس کا پروردگار بے شک اسے دیکھ رہا تھا۔

○ ارشاد ہوا کہ میں شفقِ شام کی قسم کھاتا ہوں۔ اور شب کی جب وہ (اپنے اندر حوادث و ظلمات کو) سمیٹ لیتی ہے اور چاند کی جب وہ ماہِ کامل بن جاتا ہے (اتسق القمر چاند کامل ہو گیا)

تمہیں لازماً ایک درجے سے دوسرے بلند درجے پر فائز ہونا ہے۔ پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے سامنے قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ؟ بلکہ منکرین برملا تکذیبِ آیاتِ ربّانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں میں محفوظ (کفر و شرک کے جذبات و عقائد) کو خوب جانتا ہے۔ انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے۔ البتہ ان میں سے وہ لوگ مستثنےٰ ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے اعمال کئے، ان کے لئے ایسا اجر ہے جو غیر مختتم ہے۔

سورۃ البروج ۸۵

سورہ البروج مکی ہے۔ اس کی بائیس آیات اور ایک رکوع ہے۔

لغت میں البروج برج کی جمع ہے جس کے یہاں معنیٰ ستاروں کے مخصوص منازل ہیں۔ پہلی آیت میں لفظ بروج استعمال ہوا ہے۔ اس لئے یہی سورت کا نام ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا آسمان صاحب و خداوند بروج کی قسم ہے اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (روزِ قیامت) اور قسم حاضر ہونے والے کی اور اس کی جس کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ خندقوں والے (ذونواس شاہِ یمن نے عیسائیوں کو ایک بڑی خندق کی بھڑکتی آگ میں بھسم کر ڈالا تھا) ہلاک کر دیئے گئے، جس میں بہت ایندھن والی آگ تھی اور وہ اس کے کنارے بیٹھے تھے۔ اور اپنے کرتوت دیکھ رہے تھے جو وہ اہلِ ایمان کے ساتھ کر رہے تھے۔ اور انہیں مومنوں کی یہ بات بڑی لگتی تھی کہ وہ عزیز اور حمید اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے تھے۔ وہ جس کی شہنشاہی کا سکہ تمام آسمانوں اور زمین پر رواں ہے اور وہ کائنات کی ہر شئے پر شاہد ہے۔ بے شک جن لوگوں نے اہلِ ایمان مردوں اور اہلِ ایمان عورتوں کو ستایا اور اس گناہ پر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے، ان کے لئے جلانے والا عذاب ہے۔ اہلِ ایمان اور نیکوکار لوگوں کے لئے باغات ہیں جن میں نہریں جاری ہیں یہ ان کی بڑی کامیابی ہے۔ بے شک تیرے پروردگار کی گرفت بڑی زبردست ہے۔ بے شک وہی پہلے پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ وہ بڑا بخشنے والا، محبت کرنے والا صاحبِ عرش بڑی بزرگی والا ہے۔ وہ جو چاہے کرتا ہے کیا تمہارے پاس لشکروں کا حال پہنچا۔ (فرعون اور ثمود کے لشکروں کا) ۲۰- منکرینِ حق تو تکذیب پر کمربستہ ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ دراصل قرآن مجید لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

سورۃ الطارق ۸۶

سورۃ الطارق مکی ہے اس کی سترہ آیات اور ایک رکوع ہے۔

لغت میں طارق رات کے آنے والے کو کہتے ہیں، یہاں مقصود نجم ثاقب ہے (یعنی چمکتا ہوا

نجم ۳۰

ستارہ) پہلی آیت میں لفظ طارق آنے کے سبب سورت کا یہی نام ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی، اور تمہیں کیا خبر ہے کہ یہ رات کو آنے والا کون ہے؟ وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ کوئی متنفّس نہیں جس پر ایک نگران مقرر نہیں۔ پھر انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے اسے کس چیز سے پیدا کیا۔ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے جو پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں میں سے نکلتا ہے۔ بے شک اللہ تعالےٰ انسان کے لوٹانے پر قادر ہے۔ جس روز ساری دنیا کے بھید ظاہر کئے جائیں گے۔ تو اس کے لئے (منکرینِ حق کے لئے) نہ تو کوئی قوّتِ اختیار و غلبہ ہوگی نہ کوئی مددگار۔ قسم ہے بارش بھرے آسمان کی اور نباتات کے اُگنے سے پھٹ جانے والی زمین کی کہ قرآن مجید ایک قولِ فیصل ہے۔ (دوٹوک بات) اور کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں۔ وہ مل جل کر ایک تدبیر کر رہے ہیں۔ اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں۔ پس ان منکرینِ حق کو تھوڑے دنوں کی مہلت دے دو۔

سورۃ الاعلیٰ ۸۷

سورت اعلیٰ مکی ہے اس کی انیس ۱۹ آیات ہیں اور ایک رکوع۔

اعلیٰ کے معنی سب سے بلند و برتر ہے۔ یہ صفاتِ الٰہی میں سے ایک مقبول صفت ہے۔ اس سورت کا آغاز اسی سے ہوا، اس لئے اس کا نام الاعلیٰ ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسولؐ تسبیح کیجئے اپنے بلند و برتر پروردگار کے نام کی، جس نے انسان کو تخلیق، (پیدا کرنا) تسویہ (اعضاء و جوارح کو اپنے اپنے مقام پر صحیح طور پر رکھنا) تقدیر (اس کا اندازہ مقرر کرنا) اور ہدایت (راہ بتلانا) کے مراحل سے گزارا (گھڑی کی سی مثال ہے جیسے پُرزے گھڑنا، اپنی اپنی جگہ رکھنا، چابی بھرنا اور اس کا اس کی سوئیوں کے ایک نظام کے مطابق چلنا) جس نے ہرے بھرے سرسبز چارے کو نشو و نمو دی پھر اسے سیاہ کوڑا کرکٹ کر دیا۔ ہم تمہیں اے رسولؐ البتہ قرآن مجید پڑھا دیں گے تو تم بھولو گے نہیں، بجز اس کے جسے اللہ تعالےٰ بھلا دینا چاہے۔ اس کا علم ہر ظاہر و مخفی شئے پر محیط ہے۔ ہم تم پر سہل طریق (اسلام) پر چلنا آسان کر دیں گے۔ ان لوگوں کو نصیحت کرتے ۱۰۔ رہیئے اگر موعظت انہیں نفع دے، خشیّتِ الٰہی رکھنے والا انسان نصیحت حاصل کرتا ہے اور شقی و بدبخت نصیحت سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ تو آخر سخت آگ میں پڑے گا، پھر وہ اس میں نہ تو مرے گا اور نہ جئے گا۔ بے شک وہ کامیاب ہوا جو (معاصی سے) پاک ہو گیا۔ اس نے اپنے پروردگار کے نام کا

ذکر کیا پھر اس نے نماز ادا کی۔ (تمہارے لئے مشکل یہ ہے کہ) تم دنیاوی زندگی کو مقدم سمجھتے ہو۔ درآں حالیکہ آخرت بہتر اور باقی و پائیدار ہے۔ یقیناً یہ باتیں پہلے صحیفوں میں بھی ہیں۔ وہ صحیفے جو ابراہیمؑ پر نازل ہوئے اور جو موسیٰؑ پر نازل ہوئے۔

سورۃ الغاشیہ ۸۸ سورۃ الغاشیہ مکی ہے اس کی چھبیس آیات ہیں اور ایک رکوع۔

غاشیہ کے معانی ڈھانپ لینے والی کے ہیں۔ یہاں قیامت مراد ہے یہ لفظ اس سورت کی پہلی آیت میں وارد ہوا ہے اس لئے اس سورت کا نام یہی ہوا۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا کیا تجھے تمام ماحول پر چھا جانے والی آفت کی خبر پہنچی ہے، کچھ چہروں پر اس دن ذلت برس رہی ہو گی، سخت مشقت سے نڈھال ہوں گے۔ وہ آتشِ افروختہ میں پڑیں گے۔ گرم گرم ابلتے چشمے سے انہیں پانی پلایا جائے گا۔ کانٹے دار جھاڑیوں کے سوا انہیں کھانے کو کچھ نہیں ملے گا۔ (یہ خوراک) ان کو نہ تو فربہ کرے گی اور نہ بھوک مٹائے گی۔

○ ارشاد ہوا اس روز کچھ چہرے خوش و خرم ہوں گے۔ اپنی مساعیٔ جمیلہ پر مطمئن و راضی ہوں گے۔ وہ اونچے باغات میں ہوں گے۔ وہاں تم کوئی لغو بات نہیں سنو گے۔ اس (جنت میں) ۱۰۔ رواں چشمے ہیں، اس میں بلند نشست ہوں گی۔ آبگینے مہیا ہوں گے۔ گاؤ تکیے قطار اندر قطار ہوں گے اور فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔

○ ارشاد ہوا کیا یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اس کی تخلیق کیسے ہوئی ؟ (ابل کے معانی بعض اہلِ لغت نے بادلوں کے بھی لئے ہیں) اور آسمان کو نہیں دیکھتے اسے بلندیاں کیسے عطا ہوئیں ؟ اور پہاڑوں کو نہیں کہ انہیں نصب کس طرح کیا گیا ؟ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح ۲۰۔ ہموار کر کے بچھائی گئی ؟ تم اے رسولؐ نصیحت کرو، بے شک تم نصیحت کرنے والے ہو۔ تمہیں (تکلیف و تعب میں پڑنے کی ضرورت نہیں) تم ان پر گماشتہ یا داروغہ تو نہیں مقرر کئے گئے ان میں جو روگردانی اختیار کرتا ہے اور آیاتِ ربانی سے انکار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب دے گا ہر آئینہ ان کی بازگشت تو ہماری طرف ہی ہے۔ پھر ان کے اعمال کا حساب لینا ہمارے ذمہ ہے۔

سورۃ الفجر ۸۹ سورۃ الفجر مکی ہے اس کی تیس ۳۰ آیات اور ایک رکوع ہے۔

فجر کے لغوی معانی کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنا ہیں، اصطلاحاً صبح کی روشنی کے پھوٹنے سے

عبارت ہے چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں فجر کا لفظ استعمال ہوا ہے اس لئے یہی اس کا نام ہوا۔
شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔
ارشاد ہوا۔ فجر کی قسم، (اور ذی الحجہ کی) دس راتوں کی (جن کی بڑی فضیلت ہے) اور شفع (یوم عرفہ کی) اور وتر کی (یوم نحر) اور شب کی جب وہ گزرنے لگے۔ ان قسموں میں اہلِ دانش کے لئے زبردست شہادت ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے پروردگار نے (سرکش قوم) عاد کو کیسے سزا دی ہ اور ستونوں والے (قد آور) ارم کی قوم کو (ارم بن عوض بن سام بن نوحؑ) جن کی مثال دنیا میں کوئی اور قوم نہ تھی، اور قومِ ثمود کے ساتھ جس نے (انجینئرنگ اور فنِ تعمیر وہ کمال حاصل کیا کہ) وادئ قریٰ میں چٹانیں تراش کر گھر بنائے تھے۔ اور ذی الاوتاد (صاحب حشمت) فرعون کے ساتھ ساتھ۔ (ان سب نے) اپنے اپنے ملک میں سرکشی اختیار کر رکھی تھی، اور انہوں نے کثرت سے بدامنی اور فساد پھیلایا تھا۔ پس تمہارے پروردگار نے ان (سب پر) تازیانۂ عذاب نازل کیا۔ بے شک تمہارا پروردگار ان منکرینِ حق کی تاک میں ہے۔ ارشاد ہوا (ناشکرگزاروں کا بھی عجب حال ہے) پس جب انسان کو اس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اسے اکرام و انعام سے نوازتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے میرا اکرام کیا ہے (اور میں اس کا پوری طرح مستحق ہوں) اور جب وہ اسے اس طرح جانچتا ہے کہ اس کے رزق میں کمی کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کر دیا ہے۔ (اصل بات یہ نہیں بلکہ) تم لوگ یتیم کا اکرام نہیں کرتے، اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے اور میّت کے ترکے اور وراثت کا مال ہضم کر جاتے ہو۔ اور تم مال و منالِ دنیاوی سے بہت زیادہ محبّت رکھتے ہو۔ ہرگز نہیں (اس دن کو فراموش نہ کرو جس دن) زمین پر تعمیر فلک بوس عمارتوں اور پہاڑوں کو شدید زلزال سے ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور جب تیرا پروردگار صف در صف فرشتوں کے ساتھ نزولِ اجلال فرمائے گا اور جس دن جہنّم بھی لائی جائے گی اس دن انسان (منکرِ حق) نصیحت پکڑے گا (سوچے گا) لیکن اس کا کیا فائدہ ؟ (اس دن سمجھنا، سوچنا، نصیحت پکڑنا کیا فائدہ دے گا) ؟

○ ارشاد ہوا۔ انسان (منکرِ حق) اس دن پچھتائے گا کہ اے کاش میں نے اپنی آخرت کی زندگی کے لئے کوئی عملِ خیر آگے بھیج دیا ہوتا۔ یومِ حشر اللہ تعالےٰ کا سا عذاب کوئی اور نہ دے سکے گا اور اس جیسی قید و بند کی گرفت کسی اور کی نہ ہوگی۔
اے نفسِ مطمئنّہ (رضائے حق تعالےٰ میں مطمئن نفس۔) اپنے پروردگار کی طرف بازگشت کر

تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پس تو میرے بندگانِ برگزیدہ میں شامل ہو جا، اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

سورۃ البلد ۹۰ سورۃ البلد مکی ہے اس کی بیس آیات ہیں اور ایک رکوع۔

بلد لغت میں شہر کو کہتے ہیں ال کے لاحقے سے اس میں اختصاص کے معانی پیدا ہو گئے یعنی خاص شہر۔ یہاں مکہ معظمہ مراد ہے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں البلد کی قسم کھائی گئی ہے۔ اس رعایت سے اس سورت کا نام البلد ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا میں اس شہر (مکہ معظمہ) کی قسم کھاتا ہوں۔ حالانکہ تم اس شہر میں مقیم ہو (یعنی رہتے ہو یا تم پر اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے) قسم ہے والد (آدمؑ) کی اور اس کی اولاد کی (نسل آدم نسل انسانی کی) کہ ہم نے نوعِ انسان کو بڑی مشقت کے لئے پیدا کیا ہے۔ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا قابو نہیں ہوگا۔ کہتا پھرتا ہے کہ میں نے تو ڈھیروں مال لٹا دیا۔ اڑا دیا ہے۔ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا ہے

○ ارشاد ہوا۔ کیا ہم نے اسے دو آنکھیں نہیں دیں، ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے ۱۰۔ اور انہیں دونوں راہیں نہیں سُجھا دیں۔ اس نے (دین کی) گھاٹی پار نہیں کی۔ اور تجھے کیا خبر ہے کہ عَقَبَہ (گھاٹی) کیا ہے ؟ وہ غلامی سے کسی کو رستگاری دلانا ہے، یا قحط و گرانی کے ایام میں کسی رشتہ دار یتیم یا خاک بسر محتاج کو کھانا کھلانا ہے پھر وہ ان میں سے ہو جو صاحبِ ایمان ہیں، باہم صبر اور ترحم کی ناصحانہ ہدایت کرتے ہیں۔ یہی لوگ اصحاب یمن و سعادت (دائیں والے) ہیں اور وہ جو ہماری ۲۰۔ آیات کا انکار کرتے ہیں۔ وہ (بدبخت) بائیں والے ہیں۔ ان پر چاروں طرف سے محیط آگ ہوگی۔

سورۃ الشمس ۹۱ سورۃ الشمس مکی ہے، اس کی پندرہ آیات ہیں، اور ایک رکوع۔

لغت میں شمس کے معانی سورج یا دھوپ کے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ شمس وارد ہوا ہے اس لئے یہی اس سورت کا نام ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا کہ سورج اور اس کی روشنی کی قسم، اور چاند کی جب وہ سورج کے پیچھے آئے، اور دن کی جب وہ (سورج) اسے روشن کر دے اور رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لے اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسے سنوارا۔ پھر اس نے اسے بدی اور نیکی کی سمجھ دی جس نے

تزکیۂ نفس اختیار کیا اس نے مراد پائی اور جس نے نفس کو آلودہ کر لیا وہ نامراد ہوا۔
۱۰۔ ارشاد ہوا ثمود نے (مشہور سامی قوم جس نے فنِ سنگ تراشی میں کمال حاصل کیا۔ حضرت صالحؑ کی قوم) اپنی سرکشی کی بنا پر تکذیبِ آیاتِ ربّانی کی۔ جب اس قوم کا سب سے زیادہ بدبخت شخص (قدار بن سالف) اٹھا۔ پس اللہ تعالٰے کے رسول نے لوگوں سے کہا کہ اللہ تعالٰے کی اونٹنی اور اس کی پانی پینے کی باری سے بچو۔ پھر انہوں نے اسے (حضرت صالح) کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں پھر انہیں ان کے پروردگار نے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کر دیا (دَم دَم ہلاک کر دیا) اور بستی پیوند زمین کر دی اور اللہ تعالٰے نے اس کے انجام کی پروا نہ کی۔

سورۃ الّیل ۹۲ سورۃ الّیل مکّی ہے اس کی اکیس ۲۱ آیات ہیں اور ایک رکوع۔

لُغت میں لیل رات کو کہتے ہیں۔ اس لفظ سے سورت کی ابتداء ہوئی، اس لئے اسی سے موسوم ہوئی۔

○ شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا کہ رات کی قسم جب وہ (ساری کائنات) کو ڈھانپ لے اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے اور اس قسم جس نے نر و مادہ کی تخلیق کی۔ بلاشبہ تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہے۔ سو جس نے (فی سبیل اللہ) اپنے مال کا انفاق کیا اور تقویٰ اختیار کیا، اور حسنات کی تصدیق کی۔ تو ہم اس پر آسانیوں کی راہیں کھول دیں گے (اور) لیکن جس نے بخیلی اختیار کی اور (مخلوق الٰہی کے دکھ درد سے) بے نیاز رہا۔ اور حسنات کی تکذیب کی تو ہم اس پر مشکلات کے دروازے کھول دیں گے۔ اور اس کا مال اس کے کسی کام نہیں آئے گا (جب وہ ہلاکت کے گڑھے میں اوندھا گرے گا) ۱۰۔

○ ارشاد ہوا ہمارا کام تو راستہ دکھا دینا ہے۔ بلاشبہ آخرت اور دنیا (کا نظامِ کار) ہمارے ہی ہاتھوں میں ہے۔ پس میں نے تمہیں (افعالِ شنیعہ کے انجام) بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے۔ جس میں صرف وہی بدبخت داخل ہوگا، جس نے احکامِ الٰہی کی تکذیب کی ہوگی اور ان کی تعمیل سے روگردانی۔ اور اس (نارِ دوزخ سے) اہلِ تقویٰ کو دور رکھا جائے جو اپنے مال میں سے انفاق فی سبیل اللہ کرتا ہوگا تاکہ وہ پاک و صاف ہو جائے۔ اور اس کے ذمّے کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے وہ تو صرف اپنے برتر پروردگار کی رضا جوئی کے لئے انفاق فی سبیل اللہ کرتا ہے اور وہ (اس کے پروردگار کی خوشنودی) عنقریب یقیناً اسے حاصل ہو جائے گی۔ ۲۰۔

سورۃ الضحیٰ ۹۳ | سورۃ الضحیٰ مکی ہے اس کی گیارہ آیات اور ایک رکوع ہے۔

لغت میں ضحیٰ دھوپ پھیل جانے اور دن چڑھ جانے کے ہیں۔ یہ لفظ اس سورت کی پہلی آیت میں استعمال ہوا اس لئے سورت کا نام یہی ہوا۔ ابو لہب کی بیوی ام جمیل نے زخم انگشت کے سبب حضورؐ کے ایک یا دو قیام شب نہ کر سکنے پر طعن کیا، مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی میں اس کا مسکت جواب ہے۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا قسم ہے دن کی روشنی کی (چاشت کے وقت کی) اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔ اے رسولؐ تمہیں تمہارے پروردگار نے نہ چھوڑا ہے نہ وہ بیزار ہوا ہے۔ اور تمہاری آخرت تمہاری دنیا سے بہت اچھی ہے اور تم پر عطایائے پروردگار اتنی زیادہ ہوں گی کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں یتیم نہ پایا تھا اور تمہیں ٹھور ٹھکانہ دیا؟ کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں راہ تلاش نہ پایا تھا سو تمہیں راستہ بتا دیا؟ (ضلال بمعنی بھٹکنا، بھولنا اور راہ تلاش کرنا) اور تمہیں نادار نہیں پایا تھا اور مالدار بنا دیا؟

۱۱۔ ارشاد ہوا پس تم (شکرانِ نعمت کے طور پر) یتیم پر سختی نہ کرو، اور سائل کو نہ جھڑکو اور اپنے پروردگار کی تحدیثِ نعمت کرتے رہو (نعمتوں کا بیان و اعتراف و تشکر)

سورۃ الم نشرح ۹۴ | سورہ الم نشرح مکی ہے اس کی آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔

الم نشرح لک صدرک کے معانی ہیں، کیا ہم نے تیرا سینہ کھول نہیں؟ اور یہ اس سورت کی پہلی آیت ہے۔ اسی رعایت سے سورت کا نام الم نشرح ہوا۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا اے رسولؐ ہم نے تمہارا سینہ (آفاقی حقائق کے لئے) کھول نہیں دیا اور تمہارا (معاشرے میں نظام رشد و ہدایت برپا کرنے) طبیعت کا بوجھ ہلکا نہیں کر دیا جس نے تمہاری کمر جھکا دی تھی۔ اور ہم نے تیرے تذکارِ (مقدس) کو کائناتِ ارض و سماء میں بلند کر دیا ہے۔ پس بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ پس جب تم تبلیغ احکام ربانی سے فارغ ہو جاؤ، تو عبادت میں ریاضت کرو، اور اپنے پروردگار کی طرف راغب ہو جاؤ۔

سورۃ التین ۹۵ | سورہ التین مکی ہے اس کی آٹھ آیات ہیں اور ایک رکوع۔

لغت میں تین انجیر کو کہتے ہیں۔ اس سورت کا آغاز والتین سے ہوا ہے اس لئے یہی سورت کا نام ہے۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا کہ انجیر (دمشق) اور زیتون (بیت المقدس) کی طورِ سینا اور شہر مکّہ (دارالامان) کی قسم ہے ہم نے انسان کی تخلیق بہترین انداز و ساخت پر کی۔ پھر اس کی بے اعتدالیوں کے سبب اسے پستوں سے بھی پست تر کر دیا۔ ان میں استثنٰے اہل ایمان اور نیکو کاروں کا ہے ان کے لئے ایک اجرِ غیر مختتم ہے۔ (مسلسل ہے) اب اس کے بعد وہ تمہیں یوم الدّین کے بارے میں کیسے جھٹلا سکتے ہیں؟ کیا اللہ تعالٰے (عالم النفس و آفاق کے) سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

سورۃ العلق ۹۶ سورۃ العلق مکّی ہے اس کی انیس آیات اور ایک رکوع ہے۔

لغت میں علق خون بستہ کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں وجود انسانی کا خونِ بستہ سے تشکیل پانے کا ذکر ہے اس لئے علق کے نام سے موسوم ہوئی۔ یہ وہ سورت ہے جو غارِ حرا میں آپ پر سب سے پہلے نازل ہوئی۔

شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا (جبریل نے حضور سے کہا) پڑھیئے۔ اس پروردگارِ عالم کے نام سے جو کائناتِ ہستی کے نظامِ تخلیقات کا مرکز و محور ہے۔ جس نے انسان کی تخلیق خونِ بستہ سے کی۔ پڑھیئے پروردگارِ عالم بڑا کریم ہے۔ اس کی ذات وہ ہے جس نے قلم کے ذریعے سے آفاقی بصیرت کے پھول گلشنِ ہستی میں بکھیر دیئے اور انسان پر ان علوم و فنون کے دروازے کھول دیئے جو اس کے سان میں گمان میں بھی نہ تھے۔ ارشاد ہوا ہاں ہاں انسان حد سے نکل جاتا ہے جب وہ اپنے آپ کو غنی پاتا ہے۔ تیری بازگشت تیرے پروردگار ہی کی طرف ہو گی۔

۱۔ ارشاد ہوا کیا تو نے اس (نادان) کو دیکھا ہے جو (مخلص) بندے کو بوقتِ عبادت (نماز) روکتا ہے؟ ارشاد ہوا کیا تو نے دیکھا وہ (مخلص بندہ) اگر حق پر ہو، یا تقویٰ کی ترغیب دے رہا ہو؟ کیا تو نے دیکھا (کہ وہ دوسرا بندہ) اگر تکذیب کر رہا ہو اور راہِ حق سے روگردانی کر رہا ہو؟ کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالٰے اس (کے سارے کرتوت) خوب دیکھ رہا ہے۔ یقیناً اگر وہ (افعالِ شنیعہ سے) باز نہ آیا تو اسے موئے پیشانی سے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ وہ پیشانی جو کاذب اور خطا کار انسان کی پیشانی ہے۔ سو وہ اپنے ہم مجلس لوگوں کو امداد کے لئے بلالے، ہم بھی دوزخ کے موکّلین کو بلالیں گے۔ خبردار! تم ان کا کہنا نہ مانو (بارگاہ صمدیت میں) سجدہ ریزی کرو اور قربِ ربانی کی طلب میں سرگرمِ عمل رہو۔

سورۃ القدر ۹۷ سورۃ القدر مکی ہے، اس کی پانچ آیات اور ایک رکوع ہے۔

قدر لغت میں اندازے کو کہتے ہیں اس سورت میں لیلۃ القدر کی برکات کا ذکر پہلی آیت میں ہوا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر کو نازل کیا۔ اور اے مخاطب تجھے کیا علم ہے کہ یہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر کا عملِ خیر ہزار مہینوں کے عملِ خیر سے بہتر ہے۔ اس رات اذنِ ربانی سے فرشتے اور روح القدس امورِ خیر سرانجام دینے کے لئے نازل ہوتے ہیں اور یہ سلامتی اور خیر بکھیرنے کا عمل طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔ (مَن قَامَ لیلۃ القدر ایمانًا و احتسابًا غُفر لہ ما تقدّم مِن ذنبہ (بخاری)

سورۃ البینۃ ۹۸ سورۃ البینۃ مدنی ہے اس کی آٹھ آیات ہیں اور ایک رکوع۔

لغت میں بَیّنہ کا مفہوم دلیلِ روشن ہے۔ یہ لفظ اس سورت کی پہلی آیت میں وارد ہوا اس لئے سورت کا نام یہی ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا کہ اہل کتاب میں سے کافر اور مشرک لوگ دلیلِ روشن کے بغیر اپنے عقائد سے باز آنے والے نہ تھے۔ (وہ دلیلِ روشن) اللہ تعالےٰ کا وہ رسول ہے جو صحائفِ مطہرہ کی تلاوت کرتا ہے جن میں احکام محکم ہیں۔ اہل کتاب اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھلی نشانیاں آنے کے بعد تفرقہ بازی میں مبتلا ہو کے جدا جدا ہو گئے۔ (درآں حالیکہ) انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کریں۔ اور دین کو اسی کے لئے یکسو ہو کر خالص رکھیں۔ نظامِ صلوٰۃ قائم کریں زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشی استحکام کو یقینی بنائیں۔ اور یہی صحیح اور مستحکم نظامِ حیات ہے۔

○ ارشاد ہوا اہلِ کتاب میں سے کافر اور مشرک لوگ ہمیشہ نارِ دوزخ میں رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔ وہ لوگ جو اہلِ ایمان اور نیکوکار ہیں وہ بہترین خلائق ہیں۔ ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں بہشت ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (انہیں رضائے الٰہی کی دولتِ بے پایاں عطا ہو گی) اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو گا اور وہ اس سے راضی ہوں گے یہ سعادت اس معاشرۂ انسانی کیلئے ہے جس میں خشیتِ الٰہی ہو۔

سورۃ الزلزال ۹۹ سورۃ الزلزال مدنی ہے۔ اس کی آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔

لُغت میں زلزال بھونچال کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں زلزلہ یوم قیامت کا ذکر ہے اس لئے یہ نام ہوا۔

○ شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا جب زلزلوں کی شدت سے زمین تھرتھرا اُٹھیگی، اور اپنے سارے بوجھ نکال باہر کرے گی منکرِ قیامت (خوفزدہ اور حیرت زدہ ہوکر) کہے گا، یہ اسے کیا ہوا؟ زمین اس دن اپنی سرگزشت بزبانِ حال خود بیان کرے گی۔ یہ اس لئے کہ تیرے پروردگار نے اسے یہ حکم دیا ہوگا اس دن روز لوگ گروہ در گروہ لوٹ رہے ہوں گے کہ اپنے اعمال نامے دیکھیں۔ جو شخص ذرّہ برابر بھی نیکی کرے گا وہ اس کا نتیجہ دیکھ لے گا اور جس نے ذرّے کے برابر برائی کی ہو گی وہ بھی اس کا نتیجہ دیکھ لے گا۔

سورۃ العادیات ۱۰۰

سورۃ العادیات مکّی ہے اس کی گیارہ آیات اور ایک رکوع ہے۔

عادیات سے مراد دوڑنے والے گھوڑے ہیں اس سورت میں ان کا ذکر ہونے کے سبب سے اس کا نام سورہ العادیات ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قسم ہے شدّتِ تنفّس سے پھنکارتے ہوئے اسپانِ تیز دوندہ کی جن کی ٹاپوں سے چنگاریاں جھڑتی ہیں، جو صبح سویرے غنیم پر چھاپہ مارتے ہیں، گرد و غبار کے طوفان اٹھاتے ہیں، اور پھر (غنیم کی) جمعیتوں میں گھس جاتے ہیں، درحقیقت انسان اپنے پروردگار کا شکر گزار نہیں ہے اور وہ اس پر گواہ بھی ہے وہ مال و منال جمع کرنے کی محبت میں شدّت سے جکڑا ہوا ہے کیا اسے وقت کا علم نہیں ہے جب جو کچھ قبروں اور دلوں میں مخفی راز ہیں ظاہر کر دیئے جائیں گے (اور ان کی جانچ ہوگی) ان کا پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا پورا باخبر ہوگا۔ ۱۰

سورۃ القارعہ ۱۰۱

سورۃ القارعہ مکّی ہے اس کی گیارہ آیات ہیں اور ایک رکوع۔

قارعہ کے معانی ٹھونکنے والی، کھٹکھٹانے والی اور کھڑکھڑانے والی۔ اس کی حادثۂ قیامت سے مراد ہے اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ استعمال ہوا اور اس سے یہ سورت موسوم ہوئی۔

○ شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا وہ کھڑکھڑانے والی، اور یہ کھڑکھڑانی والی کیا ہے؟ اور تو کیا سمجھتا ہے کہ یہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ (یہ حادثۂ قیامت ہے) جس دن لوگ منتشر پروانوں کی طرح اور پہاڑ

رنگا رنگ دھنکی ہوئی اون کی طرح ہوں گے۔ جن کے اعمالِ (صالحہ) کا وزن بھاری ہوگا۔ وہ دل پسند عیش میں ہوگا اور جس کے اعمالِ صالحہ کا وزن ہلکا ہوگا، اس کے لئے جائے قرار ھاویہ ہے اور تمہیں کیا معلوم یہ ھاویہ کیا ہے؟ یہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

سورۃ التکاثر ۱۰۲ سورۃ التکاثر مکّی ہے۔ اس کی آٹھ آیات ہیں۔

لفظ تکاثر سے مراد مال و جاہ و اولاد و اسبابِ حیات میں زیادتی کی حرص و طلب ہے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ استعمال ہوا یہی اس سورت کا نام ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا کہ اے لوگو تم پر مال و جاہ میں اضافے کی طلب نے پردۂ غفلت ڈال رکھا ہے اسی غفلت میں غلطاں و پیچاں تم قبروں تک پہنچ جاتے ہو۔ سن لو بار بار سن لو (جان لو) ایسا نہیں چاہیئے۔ کاش تم یقینی طور پر جان لیتے کہ اس غفلت و روگردانی کا انجام جہنم ہے پھر تم اسے یقینی طور پر دیکھوگے۔ پھر اس دن تم سے عطا کردہ نعمتوں کے بارے میں بازپرس ہوگی۔

سورہ العصر ۱۰۳ سورۃ العصر مکّی ہے اس کی تین آیات اور ایک رکوع ہے۔

عصر سے مراد زمانہ ہے اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ عصر استعمال ہوا ہے۔ اور یہی اس سورت کا نام ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا کہ زمانے کے حالات شاہد ہیں کہ انسان درحقیقت گھاٹے اور خسارے میں ہے (البتہ مستثنیٰ وہ لوگ ہیں) جو اہلِ ایمان اور نیکوکار ہیں اور باہم حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

سورۃ الھمزہ ۱۰۴ سورۃ الھمزہ مکّی ہے اس کی نو آیات اور ایک رکوع ہے۔

لغت میں ھمزہ عیب جوئی اور عیب گیری کرنے والا مراد ہے۔ اس سورت کی شانِ نزول غالباً خنس بن شریق اور اس کے ہم کردار لوگوں کی نشاندہی اور ان سے درسِ عبرت کا حصول ہے ھمزہ ہی اس سورت کا نام ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا تباہی ہے ہر سامنے اشارہ بازی کرنے والے اور پیٹھ پیچھے غیبت کرنیوالے کی جو مال جمع کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اور اسے گن گن کر خوش ہوتا ہے۔ کیا وہ (نادان) یہ سمجھتا

ہے کہ اس مال ہمیشہ رہے گا ؟ وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا حُطَمہ قہرِ الٰہی کی بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں کو محصور کرے گی۔ اور لمبے لمبے ستونوں میں اسے گھیرے میں لے لے گی۔

سورۃ الفیل ۱۰۵

سورۃ الفیل مکی ہے اس کی پانچ آیات ہیں اور ایک رکوع۔

لغت میں فیل ہاتھی کو کہتے ہیں یہاں مراد وہ لشکر ہے جس میں ۶۰ ہزار فوج اور ۹ ہاتھی شامل تھے اور اس کا سالار ابرہہ بن اشرم (صباح) تھا جو ابی سینیا کے اس وقت کے صوبے یمن کا سردار تھا۔ اصحابِ فیل کے خانہ کعبہ پر حملہ آور ہونے کی بنا پر اس سورت کا نام الفیل ہوا۔

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا کیا اے رسول تم نے نہیں دیکھا (معلوم کیا) کہ تمہارے پروردگار نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا ؟ کیا اس نے ان کا منصوبہ (انہدام کعبۃ اللہ) کو باطل نہیں کر دیا تھا اور اس پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیج دیئے وہ ان پر سنگِ گل کی کنکریاں برساتے تھے اور سو اللہ تعالیٰ نے انہیں برگِ کاہ خوردہ شدہ (کھائے ہوئے بھوسے کی طرح) کر دیا۔

سورۃ القریش ۱۰۶

سورۃ القریش مکی ہے۔ اس کی چار آیات اور ایک رکوع ہے۔

قریش قرش سے ہے جس کے معانی جمع کرنا کے ہیں، قریش ایک دریائی جانور بھی ہے جو قوی اور غالب رہتا ہے۔ قریش مشہور قبیلہ تھا حضورؐ اسی قبیلے کے چشم و چراغ تھے۔ یہ قبیلہ قیدار ابن اسماعیلؑ کی نسل سے ہے۔ اس سورت میں پہلی آیت میں قریش کا لفظ استعمال ہوا اسلئے سورت کا نام قریش ہوا۔

○ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا قریش مانوس ہیں انہیں وابستگی ہے جاڑے اور گرمی کے سفر سے (اور اس سفر سے انہیں آسائشیں اور منفعتیں حاصل ہوتی ہیں) اس لئے انہیں چاہیئے کہ اس گھر (بیت اللہ) کے پروردگار کی عبادت کرتے رہیں، جس نے انہیں بھوک میں غذا دی اور خوف میں امن و امان دیا۔

سورۃ الماعون ۱۰۷

سورۃ الماعون مکی ہے اور اس کی سات آیات اور ایک رکوع ہے۔

ماعونَ لغت میں عام برتنے کی چیز کے ہیں، یہ لفظ اس سورت کی آخری آیت میں استعمال ہوا ہے اور یہی اس سورت کا نام ہوا۔

○ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا کیا تو نے اس کو دیکھا جو روز جزا کی تکذیب کرتا ہے یہ وہی تو ہے جو یتیم کو

دھتکارتا ہے، اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب سے محروم ہے۔ ان نمازیوں پر افسوس ہے، (صلاۃ گزاروں پر افسوس ہے) جو اپنی نماز میں غفلت برتتے ہیں۔ یہ ریاکار ہیں۔ اور لوگوں کو روزمرّہ عام استعمال کی چیزیں بھی بسبب بخل نہیں دیتے۔

سورۃ الکوثر ۱۰۸

سورۃ الکوثر کی تین آیات ہیں اور ایک رکوع۔

الکوثر جنّت کے ایک چشمے کا نام ہے الکوثر سے مراد خیرِ کثیر بھی ہے۔ اس سورت میں پہلی آیت کا آغاز اسی سے ہوا ہے اس لئے اس کا نام الکوثر ہوا۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے

ارشاد ہوا اے رسول ؐ ہم نے تمہیں خیرِ کثیر سے مالا مال کر دیا ہے اس لئے تم اپنے پروردگار کی صلوٰۃ ادا کرو، اور قربانی دو، تمہارا دشمن ہی مقطوع النسل ہوگا۔ اور جڑ کٹا۔

سورۃ الکافرون ۱۰۹

سورۃ الکافرون مکّی ہے اس کی چار آیات ہیں اور ایک رکوع۔

کافرون میں کافر کی جمع ہے اور اس کے معانی ایک ایسے گروہ کے ہیں جو کفر و شرک پر جم گئے ہیں۔ اس سورت میں انہی کا ذکر ہوا اس لئے کافرون نام ہوا۔

○ شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا اے رسول ؐ کہہ دیجئے کہ اے کافرو میں تمہارے معبودوں کی پرستش نہیں کرتا نہ تم میرے معبودِ حقیقی کی عبادت کرتے ہو۔ نہ تم ہی عبادت کرتے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں نہ ہی میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم ہی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ (ہمارے معبود الگ الگ ہیں) تمہارے لئے تمہارا دین ہے میرے لئے میرا۔

سورۃ النصر ۱۱۰

سورۃ النصر مَدَنی ہے اس کی تین آیات اور ایک رکوع ہے۔

لُغت میں نصر فتح کو کہتے ہیں اس سورت میں فتح مکّہ کی خوشخبری ہے۔

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بے حد مہربان اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

○ ارشاد ہوا اے رسول ؐ جب اللہ تعالےٰ کی نصرت اور فتح تمہیں آن پہنچی تو تم نے لوگوں کو جوق در جوق اللہ تعالےٰ کا دین قبول کرتے ہوئے دیکھ لیا۔ پس تم اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو، وہ بے شک بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

سورۃ اللھب ۱۱۱

سورۃ اللھب مکّی ہے۔ اس کی پانچ آیات ہیں اور ایک رکوع۔

للھب شعلۂ نار کو کہتے ہیں۔ ابی لھب (عبد العزیٰ بن عبد المطلب) حضورؐ کے چچا تھے جن کا چہرہ سرخ رہتا تھا۔ انہوں نے آپکو بڑی اذیت پہنچائی اور ان کی بیوی (ام جمیل) نے بھی۔ اس سورت میں ان میاں بیوی کی ایذارسانی اور ان پر اللہ تعالٰے کے عذاب کا ذکر ہے۔ اس لئے سورۃ اللھب نام ہوا۔

○ شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ابولھب کے دونو ہاتھ ٹوٹ گئے (وہ مسلوب الاختیار ہوگیا) اور وہ خود بھی برباد ہوگیا۔ اس نے مادی لالچ میں جو کچھ کمایا اسے کچھ کام نہ آیا۔ وہ آتشِ فروزندہ میں پڑے گا۔ اور اس کی بیوی جو لکڑیاں لادکر لاتی تھی (فتنہ جو عورت تھی جو فساد کی آگ میں لکڑیاں ڈال کر اور بھڑکاتی تھی) اور ذلت و رسوائی کے لئے اس کی گردن میں (نشانِ ذلت کے طور پر) بٹی ہوئی رسّی ہوگی۔

سورۃ الاخلاص ۱۱۲

سورۃ الاخلاص مکّی ہے اس کی چار آیات ہیں اور ایک رکوع۔

اخلاص سے مراد خالص توحیدِ الٰہی ہے۔ معجزانہ اجمال کے ساتھ تعلیماتِ کے بھرپور اظہار کے سبب سے اس سورت کا نام الاخلاص ہوا۔

○ شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اے رسولؐ کہہ دیجئے، وہ اللہ (ذاتی نام) یکتا ہے، وہ اللہ تعالٰے بے نیاز ہے۔ (صمد جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو) نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کے برابر کا کوئی ہے (کف اور کفو مقام و قدر میں ہم پلّہ)

سورۃ الفلق ۱۱۳

سورۃ الفلق مکّی ہے اس کی پانچ آیات ہیں اور ایک رکوع۔

فلق پھاڑنے کے معنوں میں آتا ہے یہاں مراد صبح ہے جس کا نور ظلمتوں کو پھاڑ کر نمودار ہوتا ہے۔ پہلی آیت میں فلق کا لفظ وارد ہوا ہے اس لئے یہی سورت کا نام ہوا۔

○ شروع اللہ تعالٰے کے نام سے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوا اے رسولؐ کہہ دیجئے میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے ربّ کی (عالمِ نشو و نما کے ربّ کی) اور ہر چیز کے شر سے جو اس کی تخلیق ہے اور تاریکئ شب کے شر سے جب وہ محیط ہو جائے اور گرہوں میں پڑھ پڑھ پھونکنے والیوں (نَفّٰثٰتِ فِی العُقَد) کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورۃ النّاس ۱۱۴

سورۃ النّاس مکّی ہے اس کی چھ آیات ہیں اور ایک رکوع۔

ربّ النّاس تمام انسانوں کا پالنہار (پروردگار) لفظ الناس پہلی آیت کا حصّہ ہے۔

اس لئے سورت کا یہی نام ہوا۔

○ اے رسولؐ کہہ دیجئے میں اس ذاتِ بے ہمتا کی پناہ مانگتا ہوں، جو پورے عالمِ انسانیت کا پروردگار ہے۔ اس کی پناہ جو انسانوں کا شہنشاہ ہے اس کی پناہ جو معبودِ حقیقی ہے تمام لوگوں کا، اس شیطان (غصّے سے جلا بھنا، دُور معصیت کی تاریکیوں میں لے جانے والا) کے شر سے جو انسانوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ (خیالِ باطل اور اندیشہ ہائے گوناگوں پیدا کرتا ہے۔ خواہ وہ جنّ ہو یا انسان!

دعائے ختم القرآن

یا اللہ تعالےٰ! میری تنہائی قبر میں تو میرا انیس ہو
یا اللہ تعالےٰ قرآن مجید کی برکت سے مجھ پر رحم کر!
یا اللہ تعالےٰ قرآن مجید کو میرا پیشوا اور رہنما بنا دے اور
باعثِ نور، ہدایت و رحمت!
یا اللہ تعالےٰ جو بھول ہوگئی ہو وہ مجھے یاد کرا دے اور
مجھے سکھا دے جو میں نہیں جانتا اور
یا اللہ تعالےٰ مجھے قرآن مجید کی روز و شب تلاوت کی توفیق عطا فرما
اور یا اللہ تعالےٰ قرآن مجید کو میرے لئے دلیل کر دے
اے سارے جہانوں کے پاک پروردگار! آمین

الحمد للہ الذی ھدانا لھٰذا وما کنّا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ! العبد العاصی
شبیّر بخاری عفی عنہٗ (بعمر اٹھتّر سال آٹھ ماہ چار دن)

۱۶ رجب المرجب ۱۴۰۸ ہجری
۶ مارچ ۱۹۸۸ء
شب ایک بج کر دس منٹ

مخدوم جہانیاں اکیڈمی
وحجرہ اعتکاف مسجد بیت المعظّم جہانزیب بلاک
اقبال ٹاؤن لاہور

ا۔ رموزِ اوقافِ قرآن

۵ = حضرت عثمانؓ کے عہد میں دس آیات بعد کا نشان تھا۔

ع ن ق (معانقہ) نشانِ علامت آیت

∴ رق ب (مراقبہ)

○ = آیت کا نشان ابوالاسود دوئلی نے تجویز کیا۔

مندرجہ ذیل رموزِ اوقاف ابوعبداللہ محمد طیفور سجاوندی کے تجویز کردہ ہیں۔

ج = وقف جائز   ج ز = وقف جائز و مجوّز

ز = وقفِ مجوّز، ٹھہرنا بہتر ہے   س (سکتہ) = ٹھہریں مگر سانس نہ ٹوٹے

ص = وقفِ مرخّص ملا کر پڑھیں۔ بصورتِ تکان رخصت ہے۔

صلے = الوصل اولیٰ وصل بہتر ہے۔

ط = وقفِ مطلق ع رکوع اوپر کا ہندسہ سورت کا رکوع نمبر، نیچے کا پارے کا درمیانہ آیاتِ رکوع کی تعداد۔

ق = قیل علیہ الوقف   قف یوقف علیہ وقف بہتر ہے۔

ک = کذالک (حسبِ سابق) لا لا وقف علیہ

م = وقف لازم   مع = معانقہ کی علامت

وقفہ = سانس توڑ دیں۔ لمبا سکتہ ۵ یا ○ وقفِ تام

○ حروفِ مقطّعات ۲۹ سورتوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

○ الم - المص - المر - کھیعص ، طٰہٰ - یٰسین - طٰس - حٰم - حٰم عسق - ق - ن - ص -

○ یہ ۱۴ حروفِ تہجّی ہیں - ا - ل - م - ص - ر - ک - ھ - ی - ع - ط - س - ح - ق - ن انہیں الگ الگ پڑھنا ہوتا ہے۔

○ مقاماتِ سجدہ ۱۴ ہیں (۱) سورۂ الاعراف: ۲۰۶ (۲) سورۂ الرعد: ۱۵ (۳) سورۂ النحل: ۵۰ (۴) سورۂ بنی اسرائیل: ۱۰۹ (۵) سورۂ مریم: ۵۸ (۶) سورۂ الحج: ۱۸ (۷) سورۂ الفرقان: ۶۰ (۸) سورۂ النمل: ۲۶ (۹) السّجدہ: ۱۵ (۱۰) سورۂ ص: ۲۴ (۱۱) سورۂ حم السجدہ: ۳۸ (۱۲) سورۂ النجم: ۶۲ (۱۳) سورۂ الانشقاق: ۲۱ (۱۴) سورۂ العلق: ۱۹ - (طریق: تکبیر کہہ کر سجدہ کرنا ہوتا ہے)

(ب) ترتیلِ (اور فنِ تجوید) قرآن

○ قرآن مجید کو ترتیل سے پڑھنے کا حکم ہے اور ترتیل خفض الصوت و تحسین الصوت ہے (المنجد) اور آیاتِ قرآنی کی بسہولت اور بحُسنِ تناسب ادائیگی ہے (مفردات)۔ ارشاد ہوا ورتل القرآن ترتیلا (مزّمل) (قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر ایک حرف کو دوسرے سے جدا کر کے پڑھو)

○ قرائے متقدمین میں سابقون الاولون قرآن مجید۔ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت ابو الدرداؓ ہیں۔

○ اصطلاحِ قرّاء میں فن تجوید حروف کو صحیح مخارج سے صفاتِ لازمہ و عارضہ کے ساتھ ادا کرنے کا نام ہے۔ فنِ قرأت و تجوید میں سبعہ قرّاء کی خدمات قابلِ ستائش ہیں۔ ابوعمرو بن العلاء (م ۱۵۴ ہجری) نافع بن ابی نعیم (م ۱۶۹ ہجری) ابن کثیر الدارمی (م ۱۲۰ ہجری)۔ عاصم بن بہدلہ الاسدی (م ۱۲۷ ہجری) عبداللہ بن عامر (م ۱۱۸) حمزہ بن حبیب الزیّات (م ۱۵۶ ہجری) ابوالحسن علی بن حمزہ الکسائی (م ۱۸۹ ہجری) عشرہ قراء میں ان سات قاریوں کے علاوہ تین قراء اور بھی شامل ہیں۔ ابوجعفر المدنی (م ۱۳۰ ہجری) یعقوب الحضرمی (م ۲۰۵ ہجری) ابومحمد خلف بن ہشام (م ۲۲۹ ہجری)

○ علمِ تجوید کی بعض معروف اصطلاحات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حروفِ متشابہ (ملتے جلتے حروف) اور حروفِ غیر متشابہ (۲) حروف قریب الصوت جیسے س ص، بعید الصوت جیسے ک ل (۳) حروف معجمہ یا منقوط اور حروف مہمل یا غیر منقوط (۴) حروفِ فوقانی، وسطانی اور تحتانی اوپر، درمیان اور نیچے نقطوں والے حروف (۵) حروفِ حلقی جیسے ع۔ ہ۔ ح۔ ء۔ غ۔ خ (۶) حروف لہاتیہ جیسے ق۔ ک (۷) حروف شجریہ جیسے ج۔ ش۔ ی (۸) حروفِ حافیہ جیسے ض (۹) حروفِ ذلقیہ جیسے ل۔ ن۔ ر (۱۰) حروف نطعیہ جیسے ت۔ د۔ ط (۱۱) حروف لثویہ جیسے ث ذ ظ (۱۲) حروف اسلیہ جیسے ز۔ س۔ ص (۱۳) حروف ہوائیہ جیسے ا۔ و۔ ی اور حروف لین جیسے وا را (۱۴) سکون کی مختلف اقسام (۱۵) متحد المخرج جیسے ت و ط مختلف المخرج جیسے ب ج (۱۶) حرکاتِ ثلاثہ، فتحہ، کسرہ، ضمّہ (۱۷) امالہ، اقبل مابعد (۱۸) حروف شمسی جیسے الشمس اور حروف قمری جیسے القمر

(۱۹) وقف مالاسکان وقف بالرّوم اور وقف بالاشمام (۲۰) اظہار، ادغام، ابدال، اقلاب، اخفاء، تفخیم، ترقیق، ترتیل، حدر، تدویر وغیرہ

قرأت میں بے حد احتیاط کے مقامات

(۱) سورۃ فاتحہ: انعمتَ علیھم تَ پر زبر ہے۔
(۲) " : اِیّاکَ ی پر شدّ ہے۔
(۳) سورۃ بقرہ: ابراہیم ربّہٗ م پر زبر با پر پیش۔
(۴) " : قَتَلَ داودُ جالُوتَ داود کی دال پر پیش جالوت کی ت پر زبر۔
(۵) " : اللّٰہُ لاالٰہ الاھُوَ اللہ کا الف مد نہیں۔
(۶) " : واللہ یُضٰعِفُ ض پر کھڑی زبر ہے۔
(۷) سورۃ نساء: مُبَشِّرِین ومُنذِرِین دونو را کے نیچے زیر ہے۔
(۸) سورۃ توبہ: مشرکین ورسُولُہٗ ل پر پیش ہے۔
(۹) سورۃ بنی اسرائیل: وما کنّا مُعذِّبِیْن ذ کے نیچے زیر۔
(۱۰) سورۃ طٰہٰ: عصیٰ اٰدمُ رَبَّہٗ م پر پیش با پر زبر۔
(۱۱) سورۃ انبیاء: اِنّی کُنتُ من الظالمین ت پر پیش ہے۔
(۱۲) سورۃ شعراء: لتکونَ من المُنذِرِین ز اور ر کے نیچے زیر۔
(۱۳) سورۃ فاطر: یخشَی اللہَ عبادہِ العلمٰا اللہ (زبر)
(۱۴) سورہ صافات: مُنذِرِین ز اور ر کے نیچے زیر
(۱۵) سورۃ فتح: صَدَقَ اللہُ رسولَہٗ لام پر زبر ہے۔
(۱۶) سورۃ حشر: مُصَوِّرُ واؤ کے نیچے زیر را پر پیش۔
(۱۷) سورۃ حاقہ: الاّ الخاطِئُون ط کے زیر۔
(۱۸) سورۃ مزمّل: فعصیٰ فرعونُ الرسولَ ن پر پیش ل پر زبر۔
(۱۹) سورۃ مرسلٰت: فی ظِلال ظ کے نیچے زیر۔
(۲۰) سورۃ النازعات: انما انتَ مُنذِرُ ز کے نیچے زیر۔

ح تورات وانجیل و قرآن

(۱) خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا، اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اس نے ظاہر کیا یوحنا ۱: ۱۸
قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کا تصورِ توحید سورۂ اخلاص میں پیش کیا جو تمام ملوثاتِ مادی سے پاک ہے تعلیماتِ قرآنی تمام کتبِ سماویہ کا ماحصل ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخرۃ قرار دیتا ہے۔

(۲) نبوت: جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں یوحنا ۱۰: ۹
قرآن مجید میں نبوت و رسالت ایک مسلسل نظامِ ہدایت ہے اور متقین کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ ان تمام تنزیلاتِ ربانی پر ایمان لاتے ہیں جو سرورِ کائنات پر نازل ہوئیں اور ان تمام پر جو آپ سے پہلے نازل ہوئیں اور تمام رسولوں پر ایمان لانا، انہیں اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ سمجھنا، یقینیاتِ اسلامی کی اساس ہے۔

(۳) قصہ آدمؑ و حواؑ خدا نے عورت سے کہا میں (اس گناہ کے سبب کہ تو نے آدم کو ثمرِ ممنوعہ کھلایا) تیرے دردِ زہ کی شدت میں اضافہ کروں گا اور تو زندگی بھر دکھ میں بچے جنتی اور اپنے شوہر کی غلامی میں رہے گی ... پیدائش ۳: ۱۶
قرآن مجید میں ہے کہ شیطان نے دونو کو پھسلایا (البقرہ ۲: ۳۶) اس لئے صرف عورت ہی قابلِ الزام نہ رہی۔

(۴) خدا نے آدمؑ سے کہا تم نے اپنی بیوی کا کہا مانا ..... زمین تیری وجہ سے ملعون ہوگئی پیدائش ۳: ۱۷۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ آدمؑ کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ (البقرہ: ۳۷) اور آدمؑ اور بنی آدمؑ پر تکریماتِ ارضی و سماوی کے دروازے کھول دیتا ہے ولقد کرمنا بنی آدم (بنی اسرائیل: ۷۰)

(۵) ۱۔ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا نبی برپا کروں گا استثنا ۱۸: ۱۸
۲۔ یعنی میرے بعد آنے والا، جس کی جوتی کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں یوحنا ۱: ۲۱، ۲۷
کیا یہ دعائے خلیل اور نوید مسیحا کی طرف واضح اشارہ نہیں ؟

(۶) البقرہ: آیت ۴۷ نے بنی اسرائیل کی اس ابتلاء کی تصدیق کی ہے جس کا ذکر انجیل میں ہے کہ اگر بیٹا ہو تو ہلاک کر دو اور بیٹی ہو تو جینے دو (خروج ۱: ۱۵، ۱۶) اسی طرح چالیس راتوں کی حضرت موسیٰؑ کی طور پر خلوت (خروج ۲۴: ۱۸) بارہ چشموں سے آب رسانی (خروج ۱۵: ۲۵، ۲۷)

(۷) حضرت زکریاؑ کا بوڑھا ہونا اور ان کی بیوی کا بانجھ ہونا اور انہیں معجزانہ طور پر بیٹا عطا ہونا جو لوقا میں مذکور ہے۔ قرآن مجید اس کی تصدیق کرتا ہے۔ آلِ عمران: ۴۰

(۸) قرآن مجید عقیدۂ توحید کے بارے میں یسعیاہ ۴۶ فقرہ ۹ کے الفاظ میں خدا ہوں، اور کوئی دوسرا خدا نہیں ہے میں خدا ہوں اور کوئی مجھ سا نہیں، کی تائید کرتا ہے اور شرک اور کفر کی ہر جگہ تردید ہے۔

(۹) ا: قرآنِ حکیم حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ مَاصَلَبُوْهُ (یہود مسیحؑ کو سولی پر نہ چڑھا پائے) عیسائیوں میں اس عقیدے کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں۔

(ب) قرآن مجید قصاص میں آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت ۔ ۔ ۔ ۔ کے خروج ۲۱: ۲۳، ۲۵ میں بیان کردہ نظریئے کی تائید کرتا ہے۔

(۱۰) قرآن مجید زبور میں بیان کردہ اس صحت مند الہام کی تائید کرتا ہے کہ صادق زمین کے وارث ہوں گے زبور ۳۷: ۲۹ قرآن مجید سورۃ الانبیاء : ۱۰۵

(۱۱) قرآن مجید حضرت لوطؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت داودؑ اور حضرت مسیحؑ کی کردار کشی پر مبنی اسرائیلیات اور عائد کردہ الزامات کی سختی سے تردید کرتا ہے۔

(۱۲) قرآنِ قصہ موسیٰؑ کی بعض تشریحات مندرجہ خروج ۲: ۴، ۵، ۶ کی تصدیق کرتا ہے۔ اور حضرت سلیمانؑ کی جاہ و حشمت کے بارے میں سلاطین کے مندرجات ۱۰: ۲۱ سے ۲۶ کی بھی حضرت یونسؑ اور مچھلی کا واقعہ یوحناہ: ۱: ۴ - ۱۷ کی بھی۔

(۱۳) تثلیث، تحریف، ابنیت، حلول، فطرتِ انسانی، اکل و شرب میں حلّت و حرمت، زندگی میں اخلاقیات، اقتصادیات، سیاسیات اور سائنس اور ٹکنالوجی وغیرہ میں مسیحی نقطہ ہائے نظر اور اسلامی نقطہ ہائے نظر میں واضح اور وسیع فرق ہے۔

(۱۴) برنارڈ شا نے انسانیت کے روشن مستقبل کی پیشین گوئی قرآنی نظامِ زندگی میں ڈھونڈی تھی اور اس کے سامنے غالباً استثناء باب ۳۳ آیت ۲ تھی کہ

اور اس نے کہا، خداوند سینا سے ان پر آشکار ہوا، وہ کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدّوسیوں کے ساتھ آیا، اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشیں شریعت تھی یا یوحنا باب ۱۴ آیات ۱۵ تا ۱۷ کی بہ تلخیص: ۔ ۔ ۔ ۔ اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے (مددگار جس کا ترجمہ کیا گیا ہے وہ فارقلیط یا پاراقلیط ہے جس کے معانی تسلی دینے والا، روحِ حق اور ڈاکٹر سیل کے نزدیک ستودہ محمود، مختار اور محمدؐ ہے۔

(۱۵) بائیبل میں وسیع پیمانے پر تحریف ہوئی ہے جس کا قرآنِ مجید میں جا بجا ذکر ہے۔ پیدائش: ۱۹ میں حضرت لوطؑ کی بیٹیوں کا قصہ جس اخلاقی بے رحمی سے گھڑا گیا ہے اسے مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے کسی رسولِ برحقؑ کی اس طرح تذلیل کی کہیں مثال نہیں ملے گی۔

(۱۶) قرآنِ مجید میں سورۃ فتح: ۲۹ میں توریت اور انجیل کا حوالہ ہے۔ وہ موجودہ نسخوں میں موجود ہے ملاحظہ ہو مارک ۴: ۲۶ سے ۲۸ کہ راستی کا بیج کس طرح بڑھتا، پھیلتا اور پھولتا ہے۔

(۱۷) توریت اور انجیل میں بعض رجال و اماکن کی صراحت میں مدد مل سکتی ہے۔ کیونکہ ان تمام صحفِ مطہرہ اور قرآن مجید میں ان مشترک مقاماتِ مقدسہ اور انبیاء و صالحین کا تذکرہ ہے جن کا دائرۂ تعارف و حلقۂ رشد و ہدایت، انسانی تہذیب و ثقافت کے یہی اوّلین مراکز ہیں۔

(۱۸) دین و سیاست کی کشمکش مسیحی ممالک میں قریب قریب ختم ہو گئی ہے مادی مقتضیاتِ تہذیبِ مغرب نے اقدارِ انسانی پر آخری اور کاری ضرب لگائی ہے۔ ایک مثال دینِ مسیحیت کے محافظ ملک انگلستان کی پارلیمنٹ نے کی ہے جس نے لواطت پر مہرِ جواز ثبت کر دی اور ۱۹۶۷ء میں باضابطہ ایکٹ پاس کر دیا درآں حالیکہ کتابِ پیدائش میں باب ۱۹ میں لواطت کی انتہائی مذمت ہے۔ اور شہر سدوم کی بربادی کا ذکر عبرتناک ہے۔

(۱۹) تعلیماتِ قرآنی اور تعلیماتِ انجیل کا ایک متوازن اور عادلانہ مطالعہ فرانسیسی مصنف موریس بوکائے نے اپنی کتاب بائیبل، قرآن اینڈ سائنس میں کیا ہے۔ سائنسی مضامین کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے کہ قرآنِ مجید میں مقدس بائیبل سے کہیں زیادہ سائنسی دلچسپی کے مضامین زیرِ بحث آئے ہیں، بائیبل میں یہ بیانات محدود تعداد میں ہیں، لیکن سائنس سے متبائن ہیں، اس کے برخلاف قرآن مجید میں بکثرت مضامین سائنسی نوعیت کے ہیں اور قرآنِ مجید میں کوئی بیان ایسا نہیں جو سائنسی نقطۂ نظر سے متصادم ہوتا ہو اور آخیر میں قرآنی سائنسی استناد کو بنی نوعِ انسان کے لئے چیلنج قرار دیا گیا ہے۔

(۲۰) پوپ پال ششم کا اسلام کے بارے میں اگر فراخدلانہ طرزِ عمل معنی خیز ہو سکتا ہے اور وحدت، اخوت، مساوات اور عدلِ عمرانی کی نورانی کرنوں سے عالمی بصیرت میں روشنی کے نئے آفتاب ڈھل سکتے ہیں تو صرف اور صرف ایک پیغامِ سرمدی پر لبیک کہنے سے کہ

یٰاَہلَ الکِتٰبِ تَعَالَوا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَینَنَا وَبَینَکُم اَلَّا نَعبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشرِکَ بِہٖ شَیئًا ـــ

○ آلِ عمران: ۶۴ عقیدۂ توحید آسمان کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں انسانی اقدارِ عالیہ کی

پاکیزہ عظمتوں کا پہلا اور آخری نشان ہے جسے نبیٔ آخر الزمان صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اجاگر تر
کیا۔ اللھم صل علیٰ محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(د) مضامین قرآن

(ا) سبعۃ احرف :۔ امر نہی، حلال، حرام، محکم، متشابہ، امثال یا امر نہی، ترغیب (وعدہ)
ترہیب (وعید) عدل، قصص، امثال، زجر، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ، اعمال، عبادات و معاملات

(ب) دائرہ معارفِ اسلامیہ کی رو سے ۲۸

وجودِ باری تعالےٰ، توحید، تنزیہ باری تعالےٰ، علمِ غیب، شرک، تقویٰ، رسالت، اطاعتِ رسولؐ
جہاد، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، عدل و انصاف، سود، اخلاق، معاشیات، آدابِ مجلس، آدابِ رسول
ترغیبِ علم، دین میں عقل کا مقام، قصاص و دیت، لوٹ مار ڈکیتی کی سزا، چوری کی سزا، حدِ قذف،
حد زنا، ناپ تول، امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔

ر - شماریاتِ قرآن

(ا) ۱- منازل = ۷

۲- مقاماتِ سجدہ = ۱۵

۳- پارے = ۳۰

۴- سورتیں = ۱۱۴

۵- مکی = ۸۶ مدنی = ۲۸

۶- الطوال = (۷) المثانی = (۱۵)

المفصّل (ق سے والناس)

المئون ۲۶

۷- رکوع = ۵۵۸

۸- اعشارِ کوفی = ۴۲۳

۹- اعشارِ مصری = ۶۲۳

۱۰- اخماسِ کوفی = ۸۴۷

۱۱- اخماسِ مصری = ۱۲۴۶

۱۲- آیاتِ کوفی = ۶۲۳۶

۱۳- آیاتِ مصری = ۶۲۱۲

۱۴- بروایت علیؓ و عبداللہ بن مسعود = ۶۲۱۸

۱۵- آیاتِ شامی = ۶۲۵۰

۱۶- آیاتِ مکی = ۶۲۱۲

۱۷- آیاتِ عراقی = ۶۰۱۴

۱۸- آیاتِ عامہ = ۶۶۶۶

(ب) کلمات = ۸۶۴۳۰

۲- حروف = ۲۲۳۶۷۰

۳- مدّات = ۱۷۷۱

۴- تشدیدات = ۱۲۵۳

۵- فتحہ = ۵۳۲۴۳

۶- ضمّہ = ۸۸۰۴

۷- کسرہ = ۳۹۵۸۲

۸- نقاط = ۱۰۵۶۸۴

(ج) ۱- ا = ۴۸۸۷۲

۲- ب = ۱۱۴۲۸

۳- ت = ۱۱۹۹

۴- ث = ۱۲۷۶

۵- ج = ۳۲۷۳

۶- ح = ۹۷۳

۷- خ = ۲۴۱۶

۸- د = ۵۶۴۲

۹- ذ = ۴۶۹۷

۱۰- ر = ۱۱۷۹۳

۱۱- ز = ۱۵۹۰

۱۲- س = ۵۸۹۱

۱۳- ش = ۲۲۵۳

۱۴- ص = ۲۰۱۷

۱۵- ض = ۱۶۰۷

۱۶- ط = ۱۲۷۴

۱۷- ظ = ۸۴۲

۱۸- ع = ۹۲۲۰۰

۱۹- غ = ۲۲۰۸	(د) ۱- آیاتِ وعدہ = ۱۰۰۰
۲۰- ف = ۸۴۹۹	۲- آیاتِ وعید = ۱۰۰۰
۲۱- ق = ۶۸۱۳	۳- آیاتِ نہی = ۱۰۰۰
۲۲- ک = ۹۵۲۲	۴- آیاتِ امر = ۱۰۰۰
۲۳- ل = ۳۴۳۲	۵- آیاتِ مثال = ۱۰۰۰
۲۴- م = ۲۶۵۲۳	۶- آیاتِ قصص = ۱۰۰۰
۲۵- ن = ۲۶۵۶۰	۷- آیاتِ حلال = ۲۵۰
۲۶- و = ۲۵۵۳۶	۸- آیاتِ حرام = ۲۵۰
۲۷- ہ = ۱۹۰۷۰	۹- آیاتِ تسبیح = ۱۰۰
۲۸- لا = ۳۷۲۰	۱۰- آیاتِ منسوخہ = ۶۶ میزان = ۶۶۶۶
۲۹- ی = ۲۵۹۱۹	

○ مقاماتِ سجدہ ۱۴ ہیں۔ (۱) سورۂ الاعراف: ۲۰۶ (۲) سورۂ الرعد: ۱۵ (۳) سورۂ النحل: ۵۰ (۴) سورۂ بنی اسرائیل: ۱۰۹ (۵) سورۂ مریم: ۵۸ (۶) سورۂ الحج: ۱۸ (۷) سورۂ الفرقان: ۶۰ (۸) سورۂ النمل: ۲۶ (۹) السجدہ: ۱۵ (۱۰) سورۂ ص: ۲۴ (۱۱) سورہ حم السجدہ: ۳۸ (۱۲) سورۂ النجم: ۶۲ (۱۳) سورۂ الانشقاق: ۲۱ (۱۴) سورۂ العلق: ۱۹ (طریق: تکبیر کہہ کر سجدہ کر لیا جائے دورانِ تلاوت اختتام پر تکمیل تلاوتِ قرآن پر یکجا)

فہرست آیات، سُوَر، و پارہ ہائے قرآنی (س)

۴۵	سورۃ جاثیہ (۳۷)	۳۶۶	۲۵	۷۰	سورۃ معارج (۴۴)	۴۲۵	۲۹
۴۶	سورۃ احقاف (۳۵)	۳۶۸	۲۶	۷۱	سورۃ نوح (۲۸)	۴۲۷	۲۹
۴۷	سورۃ محمد (۳۸)	۳۷۲	۲۶	۷۲	سورۃ جن (۲۸)	۴۲۸	۲۹
۴۸	سورۃ فتح (۲۹)	۳۷۶	۲۶	۷۳	سورۃ مزمل (۲۰)	۴۳۰	۲۹
۴۹	سورۃ حجرات (۱۸)	۳۷۹	۲۶	۷۴	سورۃ مدثر (۵۶)	۴۳۱	۲۹
۵۰	سورۃ ق (۴۵)	۳۸۱	۲۶	۷۵	سورۃ قیامۃ (۴۰)	۴۳۳	۲۹
۵۱	سورۃ ذاریات (۶۰)	۳۸۴	۲۷-۲۶	۷۶	سورۃ دہر (۳۱)	۴۳۴	۲۹
۵۲	سورۃ طور (۴۹)	۳۸۶	۲۷	۷۷	سورۃ مرسلات (۵۰)	۴۳۶	۲۹
۵۳	سورۃ والنجم (۶۲)	۳۸۸	۲۷	۷۸	سورۃ نبا (۴۰)	۴۳۷	۳۰
۵۴	سورۃ قمر (۵۵)	۳۹۱	۲۷	۷۹	سورۃ نازعات (۴۶)	۴۳۹	۳۰
۵۵	سورۃ رحمٰن (۷۸)	۳۹۳	۲۷	۸۰	سورۃ عبس (۴۲)	۴۴۰	۳۰
۵۶	سورۃ واقعہ (۹۶)	۳۹۶	۲۷	۸۱	سورۃ تکویر (۲۹)	۴۴۱	۳۰
۵۷	سورۃ حدید (۲۹)	۳۹۸	۲۷	۸۲	سورۃ انفطار (۱۹)	۴۴۲	۳۰
۵۸	سورۃ مجادلہ (۲۲)	۴۰۲	۲۸	۸۳	سورۃ مطففین (۳۶)	۴۴۳	۳۰
۵۹	سورۃ حشر (۲۴)	۴۰۴	۲۸	۸۴	سورۃ انشقاق (۲۵)	۴۴۴	۳۰
۶۰	سورۃ ممتحنہ (۱۳)	۴۰۷	۲۸	۸۵	سورۃ بروج (۲۲)	۴۴۵	۳۰
۶۱	سورۃ صف (۱۴)	۴۱۰	۲۸	۸۶	سورۃ طارق (۱۷)	۴۴۶	۳۰
۶۲	سورۃ جمعہ (۱۱)	۴۱۱	۲۸	۸۷	سورۃ اعلیٰ (۱۹)	۴۴۶	۳۰
۶۳	سورۃ منافقون (۱۱)	۴۱۳	۲۸	۸۸	سورۃ غاشیہ (۲۶)	۴۴۷	۳۰
۶۴	سورۃ تغابن (۱۸)	۴۱۴	۲۸	۸۹	سورۃ فجر (۳۰)	۴۴۸	۳۰
۶۵	سورۃ طلاق (۱۲)	۴۱۶	۲۸	۹۰	سورۃ بلد (۲۰)	۴۴۹	۳۰
۶۶	سورۃ تحریم (۱۲)	۴۱۷	۲۸	۹۱	سورۃ الشمس (۱۵)	۴۴۹	۳۰
۶۷	سورۃ ملک (۳۰)	۴۱۹	۲۹	۹۲	سورۃ لیل (۲۱)	۴۵۰	۳۰
۶۸	سورۃ قلم (۵۲)	۴۲۱	۲۹	۹۳	سورۃ ضحیٰ (۱۱)	۴۵۱	۳۰
۶۹	سورۃ حاقہ (۵۲)	۴۲۳	۲۹	۹۴	سورۃ انشراح (۸)	۴۵۱	۳۰

۹۵	سورۃ تین (۸)	۴۵۱	۳۰	۱۰۵	سورۃ فیل (۵)	۴۵۶	۳۰
۹۶	سورۃ علق (۱۹)	۴۵۲	۳۰	۱۰۶	سورۃ قریش (۴)	۴۵۶	۳۰
۹۷	سورۃ قدر (۵)	۴۵۳	۳۰	۱۰۷	سورۃ ماعون (۷)	۴۵۶	۳۰
۹۸	سورہ بیّنہ (۸)	۴۵۳	۳۰	۱۰۸	سورۃ کوثر (۳)	۴۵۷	۳۰
۹۹	سورۃ زلزال (۸)	۴۵۴	۳۰	۱۰۹	سورۃ کافرون (۶)	۴۵۷	۳۰
۱۰۰	سورۃ عادیات (۱۱)	۴۵۴	۳۰	۱۱۰	سورۃ نصر (۳)	۴۵۷	۳۰
۱۰۱	سورۃ قارعہ (۱۱)	۴۵۴	۳۰	۱۱۱	سورۃ لھب (۵)	۴۵۷	۳۰
۱۰۲	سورۃ تکاثر (۸)	۴۵۵	۳۰	۱۱۲	سورۃ الاخلاص (۴)	۴۵۸	۳۰
۱۰۳	سورۃ عصر (۳)	۴۵۵	۳۰	۱۱۳	سورۃ خلق (۵)	۴۵۸	۳۰
۱۰۴	سورۃ ھمزہ (۹)	۴۵۵	۳۰	۱۱۴	سورہ ناس (۶)	۴۵۸	۳۰

ل) منتخب کتابیات

عربی :- تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین ابو الفدا اسمٰعیل ابن کثیر دمشقیؒ مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) امام المفسرین فخر الدین عمر رازیؒ۔ ظلال القرآن سید قطبؒ

تفاسیر، جلالین، بیضاوی، قرطبی، مراغی۔

فارسی :- نجوم القرآن تفسیر حسینی مطبوعہ اعجاز محمدی پریس آگرہ ۱۳۰۸ حضرت شاہ ولی اللہؒ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ (چار تراجم) مطبوعہ مطبع مجتبائی ۱۲۹۹۔

اُردو (اسماء بلحاظ ابجد) :- تفسیری سرمایہ و قرآنی لٹریچر از رشحاتِ قلم مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ، مولانا ابو الکلام آزادؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا امین احسن اصلاحی، احمد رضا بریلویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا حمید الدین فراہیؒ، مولانا شاہ رفیع الدینؒ مولانا شاہ عبد القادرؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا عبد الماجد دریا بادیؒ، مسٹر غلام احمد پرویز، مولانا فرمان علیؒ مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی، مولانا فتح محمد جالندھری، مولانا محمود حسنؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولوی محمد علی لاہ

انگریزی :- کتبِ سماوی کا تقابلی مطالعہ، انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنس، اناجیل، توریت، زبور، وید، شاستر، رامائن و مہابھارت (دیال سنگھ لائبریری و یونیورسٹی لائبریری اور الگ الگ نسخے دیال سنگھ لائبریری و پبلک لائبریری)

موریس بوکائے، عبد اللہ یوسف علی، جارج سیل و مارماڈیوک محمد پکتھال

معاجم لغت :- انسائیکلو پیڈیا، اور دائرۂ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی۔ مفردات امام راغب اصفہانی مہیا (پنجاب پبلک لائبریری، پنجاب یونیورسٹی لائبریری و دیال سنگھ لائبریری) وغیرہ۔

اختصار البیان

فی

ما فی القرآن

شبیر بخاری

مخدوم جہانیاں اکیڈمی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور